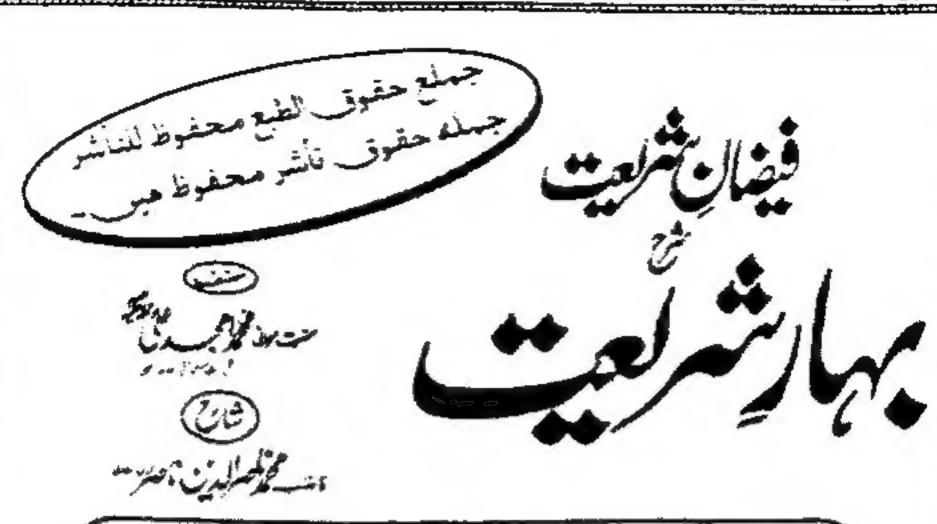
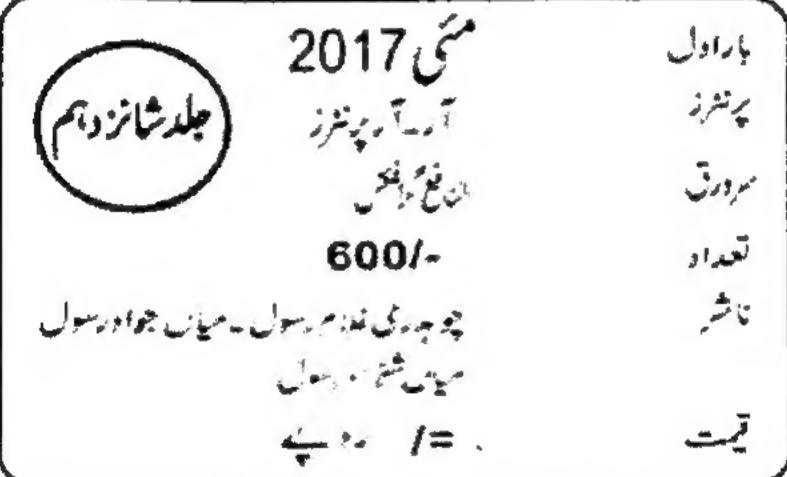


طاء المستن كى كتب Pdf قائل عين حاصل 2 2 1 "PDF BOOK "نقير حنى" چین کو جوائی کریں http://T.me/FigaHanfiBooks عقائد پر مشتل ہوسٹ حاصل کرنے کے لیے تحقیقات چینل لیگرام جمائن کریں https://t.me/tehqiqat طاء المسنت کی ٹایاب کتب گوگل سے اس لاک ے بڑی قاول لوڈ کیاں https://archive.org/details/ @zohaibhasanattari طالب وقا۔ اگر حرقاق مطالکی الاوروبيب المساكل وطالك









## فہر ست

صفحه			عنوانات
	ت کابیان	حظرواباحن	•
37			کھانے کا بیان
4Ó	•		اطاديث
40			تحيم الامت كي مدني محول
40			تحکیم الامت کے مدنی پھول
41		9	ڪيم الامت کے مدنی پھول
42	•	•	تحکیم الامت کے مدنی پھول
42	-		حكيم الامت ك مدنى يحول
43			تحكيم الامت كيدني يحول
44			عكيم الامت كيدني محول
45	•		تحکیم الامت کے مدنی پھول
47 .		•	عكيم الامت كي يعول
48	,		حكيم الامت كے مدنی پھول
48			حكيم الامت في مدنى يحول
49			عكيم الامت كي مدنى بجول
49			حكيم الامت كيدني مجول
51			عليم الامت كمدنى ميحول
51	-		محيم الامت ك مدنى يحول
52			حکیم الامت کے مدنی پھول
53	). The state of th		حكيم الامت كي مدني مجول

# المرا المراديم المراديم المحادث المحاد

55			الامت کے مدنی پھول
55			الامت کے مدنی پھول
56			م الامت کے مدنی مچول
57			م الامت کے مدنی مچول
58			ہم الامت کے مدنی مچھول
64			مائل فقهيد مائل فقهيد
64		•	ں میں ہیں۔ ملیم الامت کے مدنی بھول
04		A SA SA SA	م الاست مع مدن چون
		پانی پینے کا بیان	*
75			حادیث
80		*	مسائل فقهيه
		وليمه اور ضيافت كابيان	
82			اجاديث
82			عکیم الامت کے بدنی بھول
83			تحكيم الامت کے مدنی محبول
83			تحکیم الامت کے مدنی پھول
84			تحکیم الامت کے مدنی بھول
84		F	حکیم الامت کے مدنی محول
85			تعكيم الامت كے مدنی پھول
85			و حكيم الامت كمدني يعول
86			تحکیم الانمت کے مدنی بھول
86			حكيم الامت كي مدنى مجول
87			حكيم الامت كيدني بجول
88			حكيم الامت كي يهول
89	-		حكيم الامت كي مدني مجول
91			مسائل فصهيه

Visit of the second	Dis Tanxing - Water	
: ( ( ·	Ha BURIE WIT	المن في المن المن المن المن المن المن المن المن
91		ضیفت ( بعنی مہما <b>ن نوازی )</b> کے آ داب:
	ظروف كابيان	£.
96		سونے، چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا
1.01		خبر کہال معتبر ہے؟
	لباس كابيان	- /· U+/·
105		ا حادیث
105		محکیم الامت کے مدنی پھول
105		علیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول
106		عکیم الامت کے مدنی بھول عکیم الامت کے مدنی بھول
106		علیم الامت کے مدنی پھول حکیم الامت کے مدنی پھول
107		۔ تھکیم الامت کے مدنی کچھول ۔
108		عکیم الامت کے مدنی پھول محکیم الامت کے مدنی پھول
108		عکیم الامت کے مدنی پھول
108		عکیم الامت سے مدنی بھول
109		حكيم الامت كي مدنى يھول
109		حكيم الامت كے مدنی پھول
. 110		عکیم الامت کے مدنی پھول
110		حكيم الامت كے مدنی پھول
111		بطور يمكبرشلواركو برزار كهنا
114		تعکیم الامت کے مدنی بھول
114		تھیم الامت کے مدنی پھول
114		حکیم الامت کے مدنی پھول
115	•	حکیم الامت کے مدنی پھول
115		حكيم الامت كمدنى يهول
116		حکیم الامت کے مرنی پھول

شرح بهار شویست (صرنازدیم) که هنگی هنگی در این
---

116		عورت كا باريك لباس پېننا
117		حكيم الامت كي مدنى مجول
118		تحكيم الامت كي مدنى ويصول
2.	۔ کے فضائل	عمامه شريف
118		يردبار بننے كا آسان عمل
118		جِلْمِ ایک بے بہا دولت
119		عمامه شريف حسن وجمال كا ذريعه
119		عاے تاج بین
120		عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں
120	-	تُو بِي اورعمامه
121		عماہے کے ہر پیچ پر نیکی
121		عماے ترک کر دینے کا تقصان
122	-3	عمامه باندھنے کی ترغیب
123		عمامه مسلمانول اورغیر مسلموں میں فرق کرنے والا
123		فرشتوں کے تاج
123		عمامه باندهنا فطرت ہے۔
124		عمامہ باعث عراست
124		شیاطین عمامے ہیں باندھتے
124		عليم الامت كمدني بجول
125		تحکیم الامت سے مدنی مخول
125	,	عليم الامت كي مدنى ميمول
126		علیم الامت کے مدنی پھول
126		باوجود تدرت عاجزي كي بناء پرعمره لباس نه پہننے كا تواب
128		علیم الامت کے مدنی پھول
1.29		حکیم الامت کے مدنی مجول
1		

سرج بهار شریعت (مدنازدم) کی کاری کاری کاری کاری کاری کاری کاری ک	
	,

129				علیم الامت کے مدنی مچھول
130				علیم الامت کے مدنی پھول
130		•		بلاعذ رشرى ريشم پېننا
135				عليم الامت ع بدني محول
136	41			عيم الامت سے مدنی پھول
136				عليم الامت كي يحول
137				عكيم الامت ك مدنى يجول
137				حكيم الأمت كي مدنى محول
138			*	عكيم الامت كم مرتى يھول
138	,			تحکیم الامت کے مدنی پھول
144			t.	مردوں اور عور توں کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کر
145				عكيم الامت كي مدني مجعول
.146			(ne	عورت کا خوشبولگا کرگھر ہے نکلنا (اگر چیشو ہر کی اجازت
147		at .		عكيم الامت كي مدنى مجعول
147	1			عكيم الامت كيدني ويحول
148	•		4	تحكيم الامت كي مدنى مجول
149		4		مسائل فتنهيد
158	,	Ť		محرم میں بھی سبز عمامہ جائز ہے
158				سرعمامه کونا جائز کہنا جرائت ہے
158	÷	40		سبزعمامه پسندیده ہے
159				دجال کی پیروی کرنے والے ستر بزار افرادکون؟
159				ني عَلَيْهِ السَّلَام يرحموث باند هينه والاجبني
159				سيجان والى حديث كى وضاحت
160				سيجان كے لغوى معنیٰ
161		•		سيجان كامعنى سبزعمامه هرگزنهيس

4.

ÿ.

## شرح بهار شریعت (صرنازدیم)

	The second of the	المراد المراد المراد المراد الم
162		شعارصالحين
163	,	پیوند دارلباس کی فضیلت
163		پیوندوالے کیڑے صالحین کاجعار
163		حضرت عائشه كوحضور صلى الله عَلَيْدِ وَسَلَّم كي وصيت:
164		تھیم الامت کے مدنی پھول میں الامت کے مدنی پھول
166		عمامه كابيان
172		متفرق مسائل
172		مزارات پر چادر چوهانا
173	· ·	نظر حق ہے
173	•	نظرِ بَداونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے
174		جلد نظر لگ جاتی ہے
	بهننے کابیان	
1 <b>7</b> 5		اخادیث
175		تحکیم الامت کے مدتی پھول
175		محکیم الامت کے مدنی پھول
175	4	تحکیم الامت کے مدنی پھول
176		تحکیم الامت کے مدنی پھول
176		تحکیم الامت کے مدنی پھول
177		تھیم الامت کے مدنی پھول
177		تحکیم الامت کے مدنی مجھول
178		تحکیم الامت کے مدنی میمول
179		جوتا سِبنے کی سنتیں اور آواب
	<b>اور زیور کابیان</b>	
180	E	احادیث کی در
180		تھیم الامت کے مدنی پھول

9	Mar Store Toll	(الشرح بهار شویعت (حسٹان دیم)
181		علیم الامت کے مدنی پھول
181		علیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول
182		عيم الامت سے مدنی پھول عيم الامت سے مدنی پھول
182	•	عليم الامت كي مدني كيمول
182	- 1	عليم الامت كے مدنى كيمول
182		عليم الامت كي مدنى محول
183		علیم الامت کے مدنی پھول
184		طیم الامت کے مدنی مچول
185		عكيم الامت ك مدنى يهول
186	•	عليم الأمت كي مدنى محصول
187	,	عيم الامت كمدنى محول
188		سائل فقهيه
	سونے کیے وقت کے آداب	برتن چهپانے اور س
192		احاديث .
192		عيم الامت كي مدنى محول
193		عكيم الامت ك مدنى كيمول
193		عکیم الامت کے مدنی پھول
194		علیم الامت کے مدتی محول
	ے اور چلنے کے اداب	بیٹھنے اور سون
196		متنكبر كوانو كلمي نصيحت:
198		اماديث
198		طقہ کے درمیان آ کرمیٹھنا سے
199	· ·	عکیم الامت کے مرتی پھول تھ
200	•	تھیم الامت کے مدنی مجھول حکیم الامت کے مدنی مجھول
201		عکیم الامت کے مدنی پھول

المرح بهاد شریعت (صرنازدیم)
-----------------------------

	CLASS.	
201		تھکیم الامت کے مدنی مچھول
202	•	حكيم الامت كے مدنی پھول
203		تھیم الامت کے مدنی پھول
203		سیم الامت کے مدنی مچھول محکیم الامت کے مدنی مچھول
204		سیم الامت کے مدنی مچھول محکیم الامت کے مدنی مچھول
204		یہ مراہ سے سے مدن پورل علیم الامت کے مدنی مچھول
204	•	یہ مہرا مت سے مدنی مچھول حکیم الامت کے مدنی مچھول
205		
206	•	علیم الامت کے مدنی بھول حکیم الامت کے مدنی بھول
206		تھیم الامت کے مدنی پھول تھیم الامت سے مدنی بھول
206	•	تھیم الامت کے مدنی پھول تھے میں سے مدنی پھول
207	•	تحکیم الامت کے مدنی پھول تھے۔ ان سے انریمہ ا
208		تھیم الامت کے مدنی پھول نئامند
208	•	مسائل ففهیه در بند شده در
	دیکھنے اور چھونے کابیان	باؤضوسونے كا نۋاب
214	وتحويت مانده	
214		احادیث " کا سر ذیمها
215		تھیم الامت سے مدنی بھول سے نہیں ا
215		تھیم الامت کے مدنی مچھول سے مدنی میں
215	-	علیم الد مت کے مدنی بھول سے مدنی بھول
216		تھیم الد مت کے مدنی پھول سے مدنی میں ا
216		تحکیم الرمت کے مدنی مجبول ک
217		تحکیم الامت کے مدنی پھول تک میں میں کے مدنی پھول
218		تھیم الرمت کے مدنی پھول حکمہ مدرست سے مدنی بھول
218		تھیم الامت کے مدنی پھول حکمہ میں میں کی تھول
		ڪيم الامت <i>ڪيد</i> ني پيھول

WITH STATE OF COMMENT	المسرحيها وشوسعت (ممثاريم)
219	ر (رہے ہے۔ کالیم الامت کے مدنی کھول
219	علیم الامت کے مدنی مجھول علیم الامت کے مدنی مجھول
220	میم الامت کے مدنی پھول میم الامت کے مدنی پھول
220	مكيم الامت ك مدنى محول
221 .	عکیم الامت کے مدنی پھول
221	تھیم الامت کے مدنی مجھول
222	تحکیم الامت کے مرنی مچھول
223	تحکیم الامت کے مدنی پھول
223	عکیم الامت کے مدنی میصول
224	علیم الامت کے مدنی مچھول
225	مسأتل فعهيه
225	أثمرً وكود يكفنا
227	فاسقه سے پردے کا حکم
230	عورتوں ہے مصافحہ سر
231.	حکیم الامت کے مدنی مچھول

### مكان ميں جانے كے ليے اجازت لينا

238	· اجادیث
238	عكيم الرمت كي مدنى بجول
239	علیم الامت کے مدنی پھول
239	علیم الامت کے مدنی پھول
240	تھیم الامت کے مدنی پھول
241	طیم الامت کے مدنی پھول
241	علیم الامت کے مدنی پھول
242	حکیم الرمت کے مدنی بھول

## مسائل فقهيه

### سلام كابيان

	سلام حابیان
247	ا حاويث
247	تحکیم الامت کے مدنی مچھول
248	سلام کے بارے میں احادیث مہارکہ:
250	سلام میں پہل کرنے کا تواب
250	تحریس داخل ہوکرسلام کرنے کا تو اب
251	تحکیم الامت کے مدنی پھول
252	تحکیم الامت کے مدنی بھول
253	تحکیم الامت کے مدنی پھول
253	تحکیم الامت کے مدنی پھول
253	تحکیم الامت کے مدنی پھول
254	تحکیم الامت کے مدنی پھول
254	تحکیم الامت کے مدنی مچھول
254	تحکیم الامت کے مدتی بھول
255	تحکیم الامت کے مدتی میحو <b>ل</b>
255	تھیم الامت کے مدنی مچول
256	تحکیم الامت کے مدتی مچول
<b>2</b> 57	عکیم امامت کے مدنی کیمول سرام المامت کے مدنی کیمول
258	تحکیم الامت کے مدنی بھو <b>ل</b> سرائی میں الامت کے مدنی بھول
258	تھیم الامت کے مدنی محبول شر
259	تحکیم الامت کے مذتی بھول سے مسر فرم ا
259	حکیم الامت کے مدنی بھول ک
260	تھیم الامت کے مدتی پھول ت
260	تھیم الم مت کے مدنی پھول

13	شرح بهار شریعت (حمر تازدیم)
261	عکیم الامت کے مدنی پھول
262	علیم الامت کے مدنی مچنول میں
263	مسائل فقهیه
267	لغویات میں مشغول لوگول کوسلام کرنے کا تھم
268	شطرنج كعيلنا
268	360 بارنظر رحمت:

## حه و معانقه و بوسه و قیام کابیان

تحمیل کود بین مشغول رسنے والوں کی مثال سیدٌ نا ابن عماس رقبی الملهُ تعالٰی عَنْبُمَا کا شطرنج جلا دیا:

خاتمه بالخيرند بوتا:

268

269

275	اجادیث
275	عليم الامت كي مدنى محول
276	عيم الامت كي مدنى يمول
276	تعلیم الامت کے مرنی مجول
276	مکیم الامت کے مدتی محول
277	مکیم الامت کے مدنی مجبول
278	عكيم الامت ك مدنى مجول
278	عكيم الامت كي مدتى مجول
279	عكيم الامت ك مد في بجول
280	عكيم الأمت كي يعول
281	عكيم الامت كيدنى محول
282	عكيم الامت ك مدتى محول
283	مكيم الاست كي مدتى بيول
284	حكيم الامت كيدني ميول
284	تحيم الأمت ك مد في مجول



	چهینگ اور جماهی کابیان	
294		احادیث
294		تھیم الامت کے مدنی پھول سے
295	•	تحکیم الامت کے مدنی پھول
295		علیم الامت کے مدنی پھول
296		تحکیم الامت کے مدنی محصول
297		تھیم الامت کے مدنی پھول _
298 .		تھیم الامت کے مدنی پھول
298	•	تحکیم الامت کے مدنی پھول '
299	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	تھیم الامت کے مدنی پھول
299		تھیم الامت کے مدنی پھول
301	•	مسائل فقهيه
303	•	خريد وفروخت كابيان
	قرآن مجيدپڙهنيے کے فضائل	
312		احاديث
312		تھیم الامت کے مدنی پیو <b>ل</b>
312		قرآن مجيد پڙھنے کا ثواب
· 314		تحکیم الامت کے مدنی کچول سے
315		تھیم الامت کے مدنی پھول سے

316

317

318

319

320.

تحکیم الامت کے مدنی بھول

حكيم الامت كمدنى يهول

عکیم الامت کے مدنی پھول

حكيم الدمت كيدني يعول

حكيم الامت كي مرنى يعول

340

1 7 6 Bill !

منهمه من أيمان أول عَبْهِم رحت كريري پيكور عَيْم مت كير لي بيون علیم ار مت کے مدنی پھوں تھیم رمت کے مدنی پھول تکیم الامت کے مدنی کھول تحکیم ار مت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی مچول علیم ارمت کے مدنی پھول عيم الامت كے مدنى كھول عيم الامت كي مدنى يحول حکیم دمت کے مدنی پھول حكيم الامت كي مدنى يھول عیم دمت کے مدنی پھول عيم الامت كيدني مجول عكيم الامت كيدني كهول علیم امامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول عکیم الامت کے مدنی پھو**ا**ں محیم الامت کے مدنی پھول محیم الامت کے مدنی پھول محیم الامت کے مدنی پھول

2/16 Day 35 130	
The second second	شرح بهار شویعت (صرثان دیم)
341	حکیم ال مت کے مدنی کچھول
342	عکیم الامت کے مدنی کھول
343	تھیم الامت کے مدنی بھول
344	تحكيم الامت كي مرتى مجول
344	عکیم الامت کے مدنی مچھول
345	تحكيم الامت كي مدنى يهول
345	تھیم الامت کے مدنی میصول ·
346	تحکیم الامت کے مدنی پھول
347	تحكيم الامت ك مدنى بيحول
347	عكيم الامت ك مدنى پھول
349	قرآن مجیداور کتابوں کے آداب
354	آ دابمسجد وقبله
	عيادتوعلاج كابيان
360	احادیث .
360 .	تحکیم الرمت کے مدنی پھول
360	تحکیم الامت کے مدنی کھول
361	تحکیم الامت کے مرتی پھول
361	علیم امامت کے مدتی بھول سے
362	تھیم الامت کے مدنی پھول میں منہ میں الامت کے مدنی پھول
362	تھیم الر مت کے مدنی پھول · کا منت کے مدنی پھول ·
363	حکیم الامت کے مدنی پھول حکیم الامت کے مدنی پھول
364	تحکیم الرمت کے مدنی پھول تحکیم بیرین کے مدنی پھول
364	تھکیم ارامت کے مدتی پھول تھکیم الامین کی کھول
365	حکیم الامت کے مدنی پھول حکیم الامت کے مدنی بھول
366	الأمت ملك بيون

`.	w.>.	300		$\Phi_{G}^{G}$	( <sub>2</sub> 4(s-1)	Seatt com	S + 9
		Sec. 18 18 18 18 18 18 18 18 18 18 18 18 18	4 4	2.4.2	_		

itte		1
367		Jr. 51 - 14
367		بېر مت ئىدنى چىون
368		عليم ومت كه مدني ميحول
368		عبم رمت کے مدنی مجھول
369		عکیم ار مت کے مدنی پھول
370		علیم ار مت کے مدنی پھول
370		علیم ال مت کے مدنی پھول
371		عکیم ال مت کے مدنی پھول
371		علیم ال مت کے مدنی پھول
372		ڪيم ال مت كيدني پيول
373		مسائل فقهيه
373 .		عيادت وتعزيت كى فضيلت:
	لهوو لعب كابيان	
379	•	احادیث
379		حکیم الامت کے مدنی پھول
379	•	عيم الدمت كي مدنى محول
380		علیم الامت کے مدنی مچول
381	,	عيم الامت ك مدنى بحول
382		عكيم الامت كين في يحول
382	•	حکیم الامت کے بدنی بھول
383	•	علیم الامت سے مدنی بھول مسائل فقہیہ گالی گلوچ اورفیش کلامی کرنا:
385		مسائل فقهبيده
393		گالی گلوچ اورفیش کلامی <b>کرنا:</b>
		<del>-</del>

المراس المسريعة (مراه في المراس المرا

## اشعار كابيان

	0 J	
395	_	احا و پیش
395		حکیم ال <sub>ہ</sub> مت کے مدنی پھول
395		تھیم ایامت کے مدنی پھول
396		تھیم ار مت کے مدنی پھول
396	•	تھیم الامت کے مدنی پھول
396		تحکیم امامت کے مدنی پھول
397		تھیم ارامت کے مدنی پھول
397	•	تحکیم ارامت کے مدنی کھول
399		مسائل فقهيه
	جهوث كآبيان	
400		احادیث .
400		تھیم الامت کے مدنی پھو <b>ل</b>
401		تحکیم اله مت کے مدنی پھول
402		تحکیم الامت کے مدنی کھول
402		تحکیم الامت کے مدنی کیھول
403		تھیم الامت کے مدنی پھول سے
403		تحکیم الامت کے مدنی پھٹول سے
404		تھیم الامت کے مدنی پھول سے
404		حکیم الامت کے مدنی کیمول س
405		حكيم الامت كي مدنى يحول
406		تحکیم الر مت کے مدنی پھول سے مدنی پھول
406		تعکیم الامت کے مدنی کیھول س
407		مسأئل فقهيه

## زبان کوروکنا اور گائی گلوج غیبت اور چغلی سے پر هیز کرنا

	•— - • •	•	
410			حاديث
410		-	تھیم الامت کے مدنی پھول
410			تھیم الامت کے مدنی پھول
411			تعلیم الامت کے مدنی پھول
412			تعلیم الامت کے مدنی میصول
412			تحكيم الامت كے مدنی مچھول
413			تھیم الامت کے مدنی پھول
413		•	حكيم الامت كي يهول
414			تحكيم الامت كي مدنى يجول
414	•		حكيم الامت ك مدنى بھول
.415			تحكيم الامت كي مدنى يحول
415	•		تھیم الامت کے مدنی پھول
417	•		تھیم الامت کے مدنی پھول
417			تحكيم الامت ك مدنى بيمول
418			عليم الامت كے مدنی بھول
419		•	تھیم الامت کے مدنی بھول
419			تحكيم الامت كے مدنی محصول
421			تحکیم الامت کے مدنی پھول
421			عكيم الامت كي مدنى بجول
421			عکیم الامت کے مدنی پھول
422			حکیم ارامت کے مدنی مجھول
422			تحکیم الامت کے مدنی پھول
423			تحکیم الامت کے مدنی پھول
424			تحکیم الامت کے مدتی مجبول

		_	
424			
425			
425	•		
426			
427	,	,	
427			
428			
428			
428			
429			
430			
431			
432			
432			
433	•		
433			
434			
434			
435			
436			
436			
437			
438			
439			
<b>43</b> 9			

علیم الامت کے مدنی مچھول حکیم الامت کے مدنی پھول عكيم الامت كمدنى محول حکیم الامت کے مدنی پھول تعلیم الامت کے مدنی پھول تعلیم الامت کے مدتی مچول علیم الامت کے مدتی مچول عليم الامت كمدنى يحول تحکیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول امير السنت ك مدنى كھول حكيم الامت ك مدنى بحول حکیم الامت کے مدنی مجول تحکیم الامت کے مدتی مچول حكيم الامت كي مدتى مجول عيم الامت كيدني بحول عليم الامت كي مرنى مجول يحكيم الامت ك مدنى يحول تحكيم الامت كي مدنى كاول تحكيم الامت كيدني محول حكيم الامت ك مدنى يجول حكيم الامت كيدني بحول تحكيم الامت كمرني كاول حكيم الامت ك مرنى بحول حکیم ال مت کے مرنی پھول

-	
21 )) 0 3 3 3 4 4	الله ديار شريعت (حدثازي
The Description of the second	

440	علیم الامت کے مدنی کچول "
441	سأكل فتفهيه
<b>4</b> 42	اکثرِ بّت غیبت کی لپیٹ میں ہے اکثرِ بّت
442	ندَ ني حکايت
442	غیبت حرام ہونے کی تھمت
443	غيبت كي معتلق أيك اعتراض كاجواب
447	غيبت كي جائز صورتيل
457	ب جالتريف كرنا:
457	تغريف كرفي والمسلم كسنة آفات:
457	مدوح کے لئے آفات:
	بغضوخسدكابيان
460	احادیث
460	حكيم الامت كئے مدنی مجعول
461	محکیم الامت کے مدنی محول
461	تحکیم الامت کے مدنی مچھول
462	عکیم الامت کے مدنی پھول
463	علیم الامت کے مدنی بھول
464	مسائل فغهيه
464	ر فنک اور مقابلہ بازی کے احکام
	ظلم كىمذمت
466	احاديث
466	علیم الامت کے مدنی پھول
467	بروز تیامت ظلم کی حالت:
467	تظلم حرام ہے:
468	ظلم قحط سالی کا سبب ہے:
	•

22	شرچههار شریعت (صرنازدیم)
468	عت ہے محروم لوگ:
468	ائی کا سبب:
469	كمس كون يني؟
469	غلوم کی بدوعا:
469	میم الامت کے مدنی مچبول 
470	عيم الامت كي مدنى مجول
471	علیم الامت کے مدنی مچول ·
472	حکیم الامت کے مدنی مجول سر
473	عکیم الامت کے مدنی مچول سیم الامت کے مدنی مچول
473	عليم الامت كي ني يول 
473	عکیم الامت کے مدنی میحول
	غضهاورتكبّركابيان
475	احادیث کری سر شهرا
475	تحکیم الامت کے مدنی بھول سے میں قب مال
475	تحکیم الامت کے مدنی بھول سیم الامت کے مدنی بھول
476	
r 476	
476	
477	, T
477	## · ·
478	
478	
479 480	1,11
480	
	r

23	شرح بهار شریعت (صرتازدیم)
481	تھیم المت کے مدنی پھول ''
. 482	تھیم الامت کے مدنی پھول
482	عَلِيم الامت سے م <i>ن</i> في مچھول
483	تکیم الامت کے مدنی پھول
483	تھیم الامت کے مدنی پھول
484	عبیم الامت کے مدنی میمول
485	تھیم الامت کے مدنی پھول ·
<u>ت</u>	هجراورقطعتعلقكيمهانف
486	احادیث
486	علیم الامت کے مدنی مچھول <sup>،</sup>
486	تھیم الامت کے مدنی پھول
487	علیم الامت کے مدنی پھول
487	عکیم الامت کے مدنی پھو <b>ل</b> .
489	سلوک کرنے کا بیان
489	رشته داروں پرصدقد کرنے کا تواب
490	اس بارے میں احادیث مقدسہ:
491	اہل خانہ پرخرج کرنے کا ثواب
492	اس بارے میں احادیث میارکہ:
497	احادیث
497	حکیم الامت کے مدنی بھول س
498	تھیم الامت کے مدنی پھول سے
498	تحکیم الامت کے مدنی مجلول
499	عکیم الامت سے مدنی بھول سر
500	تھیم الامت کے مدنی میحو <b>ل</b> سر
500	علیم الامت کے مدفی مجلول

24	The territory of the second se
501	who will the state of the
502	مشیم مست سن مرز دکور مراحب می این مست برز دکور
502	عکیم آمت کے مرتبہ پھور <sup>*</sup>
503	سکیم ، مت کے مدن پکور ک
503	تشیم رمت سک مدفی پیمور مکت سر ن
503	کیم رمت کے مدنی مجتور کند سر ن
504	عَيْم رمت کے مدنی پچول عَنْه سر اور اور اور اور اور اور اور اور اور او
505	تھیں مت کے مدنی پیچوں تھیں میں از برن
505	تھیم رمت کے مدنی پھول تھیم ارمت کے مدنی بچول
<b>5</b> 13	ے مہر کا مست کے مدن چول تھیم الامت کے مدنی بھول
a <b>37</b>	ہے م انا مرت سے مدنی چھول حکیم الا مت کے مدنی پھول
508	کیا جان مت سے مدنی چون تھیم الامت کے مدنی محول
50 <del>9</del>	من الأمت كم مرنى بيون عَيم الامت كم مرنى بيول
509	علیم الامت کے مدنی پھول
510	عکیم الامت کے مرتی مجول
511	مسئيم الامت كي مدني مجول
512	عيم الامت كي من مجول
512	عكيم الامت كي مدنى مجول
513	سأكل فعهيه
515	اولادپر شفقت اوریتامی پر رحمت
517	اجادیث
517	ینتیم کی کفالت اورا <b>س پرخرچ کرنے کا تواب</b> مقام میں میں میں میں میں میں میں میں میں می
518	يتيم كامال كمانا
523	علیم الامت کے مدنی کھول 

	35 x 30 (( (()))	رزان شرح سیار شرب رزایشد
523		عیم ال مت کے مدنی میمول
524		عليم الامت سے مدنی محمول
524		ميم ولامت كي مد في مجمول
	پڑوسیوں کے حقوق	
526		اهاديث • ا
526		علیم الامت کے مدنی مچھول
526		سليم الامت بحدثي ميحول
527		سليم الامت كي يصول
527		عليم الامت كي مدنى ويحول
528		عيم الامت کے مدنی محول
528		تلیم الامت کے مدنی پھول
529		عكيم الامت كي مدنى يجول
530		محیم امامت کے مدنی چھول
531		مکیم الامت کے مدنی پھول
532		علیم الدمت کے مدنی پھول
532		تھیم الامت کے مدنی مچھول
534		مسائل فتبيد
	مخلوق خداپر مهربانی کرنا	
536	•	احادیث
536		حکیم الامت کے مدنی کھول
536		عکیم الامت کے مدنی مچو <b>ل</b>
536		تحکیم الامت کے مدنی پھول
537	-	حکیم امامت کے مدنی پھول
537 ·		تحکیم الامت کے مدنی پھول

26	30 x 18 0 11 10000 11 11 11 11 11 11 11 11 11 1	زائ شرح بهار شرب
538		منيم الأمت كيدني محول
539		م تميم الامت كي مدني محول
539		مليم الاست كي مدتى ميمول
540		سنميم الاست كي مدنى ميمول
540		تعکیم الامت کے مدنی میمول
540	•	تعلیم الامت کے مدتی میمول
541		تعلیم الامت کے مدنی میمول
541		معيم الامت كي مدني محول
542	•	مسيم الامت كي مدنى مجول سيم
543		تھیم الامت کے مدنی میمول سیم
544		تھیم الامت کے مدنی پھول سے
544	1	تکیم الامت کے مدنی پھول ک
545		علیم الامت کے مدنی مچھول سے نہ ب
5 <b>45</b>		تحکیم الامت کے مدنی پھول
	نرمى وحياو خوبى أخلاق كابيإن	
547		احادیث حکمہ ن سر ڈیما
547		تحکیم الامت کے مدنی بھول تحکیم ن
548		تحکیم الامت کے مدنی مجبول محکمہ میں میں اور میں ا
548		تحکیم الامت کے مدنی بچول محکیم الامت سے مدنی بچول
549		تحکیم الامت کے مرتی بھول تحکیم الامت سے مرتی بھول
549		تحکیم الامت کے مدنی مچھول تحکیم ہیں۔
549		تحکیم الامت کے مدنی میمول حکیم الامت کے مدنی میمول
550		یم الامت سے مدتی چوں تھیم الامت سے مدتی پھول
550 551	•	یم الاحت سے مدنی پھول عکیم الاحت کے مدنی مچول

27	ر سرد سهار شویعت (مدنازدم) اس در سرد سهار شویعت (مدنازدم)
551	عتیم ان مت کے مدنی پھول
552	عکیم الامت کے مدتی پیمول
552	تعکیم الامت کے مدنی مجمول
553	تحكيم الامت سے مدنی ميمون
553	تحکیم الامت کے مدنی مچھول
554	تحکیم الامت کے مدنی پھول
	اجهوں کے پاس بیٹھنابُروں سے بچنا
555	اطادیث.
555	ختیم الامت کے مدنی بھول پر محل سے اس اس میں ا
555	صحبت ومجنس کے بازے میں جالیس انمول تنگینے مدیا ک
	الله (عزوجل)کے لیے دوستی و دشمنی کابیان
563	اجادیث کارین سرفیا
563	تھیم الامت کے مدفی پیمول سے مذہب
563	تحکیم الامت کے مدنی پھول سے میں نہیں نہیں ا
564	تھیم الامت کے مدنی پھول سے
565	تھیم الامت کے مدنی بھول سے مالامت کے مدنی بھول
565	تحکیم الامت کے مدنی بھول
566	عکیم الامت کے مدنی میصول
568	تحکیم الامت کے مدنی پھول
568	تھیم الامت کے مدنی بھول
569	تھیم الامت کے مدنی بھول
570	تحکیم الامت کے مدنی بھول 
570	تھکیم الامت کے مدنی مچھول
	حجامت بنوانا اور ناخن تر شوانا
	v1

احاديث

P 70 111 5 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10		
(A 18 公)(A 3)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)(A)	السولاريسها وعامو مستعددات المالات	

	,,	The state of the s		
572				الله من السايد في البار الله من السايد في البار
573				النيم رامت شريدتي پيول
574				تشيم الأمنت كسكه مد في يجعول
574				حتیم ارمت کے مدنی مجبول
574				تحتیم ار مت کے مدنی مچھول
575				تھیم ار مت کے مدنی بھول
575				تحقیم ال مت کے مدنی مچھول
576				تحکیم امامت کے مدنی پھول •
576		1	•	صیم ، مامت کے مدنی پھول
577				تحکیم ارامت کے مدنی پھول
578		•		تحکیم الرمت کے مدنی پھول
578		•		تحکیم امامت کے مدنی پھول
5 <b>79</b>				تحکیم الامت کے مدنی پھول
57 <del>9</del>		-		تھیم الامت کے مدنی بھول سے
580				تحکیم الامت کے مدنی پھول سے
581				تھیم الامت کے مدنی پھول کن
582	• .			مسائل فظهميه
592				ختنه کا بیان حکیمی سے قریبا
593				عکیم الامت کے مدنی بھول
		ابيان	زينتك	
598				اجادیث حکیمیں سے 1 میا
598				تحکیم الامت کے مدنی مچول حکیم الامت کے مدنی مچول
598				یم الاست ہے مدنی چیوں حکیم الاست کے مدنی مچول
599				یہ مراد سے مدل چوں علیم الامت کے مدنی بھول
599				الما الما الما الما الما الما الما الما

29 27 00 0000000000000000000000000000000	(المسوح بهاد شويعت (مدارات)
	_

 (_( )	the second of th	-
599		تعکیم الامت کے مدنی میمول
600		میمیم الامت کے مدنی میمول
600		میم الامت کے مدنی پمول سے
601		تعلیم الامت کے مدنی میمول
601		تحکیم الامت سے مدنی مجول
602		تعلیم الامت کے مدنی میمول
603		تحيم الامت كيدني محول
603		تعلیم الامت کے مدتی مجول
604		عليم الامت كمدنى بمول
605		تعلیم الامت کے مدنی میمول
605		محيم الامت كي مدنى محول
606		تحیم الامت کے مدنی پھول
607		تھیم الامت کے مدنی پھول
607	*	تھیم الامت کے مدنی پھول سے
608		تھیم الامت کے مدنی مچول سیم
609		عکیم الامت کے مدنی پیول سیم
609		تھیم الامت کے مدنی پھول
`610		حکیم الامت سے مدنی بھول
611	•	عليم الامت كي مدنى يعول
613	-	مسأئل فقهيه
	نام رکھنے کابیان	
618		اطادیث
618		حکیم الامت کے مدنی بھول سیم
619		حکیم الامت کے مدنی پھول
619		حکیم الامت کے مدنی پھول

30	شرج بهار شربیعت (مرثان درم)
620	۔ تحکیم الامت کے مدنی مجول
620	تحکیم الامت سے مدنی مچمول
626	محكيم الامت سے مدنی محول
626	تحكيم الامت كيدني بجول
627	تحکیم الامت کے مدنی میول
627	عكيم الامت كي مدنى مجول
627	تحكيم الامت كي مرتى مجول
629	مسائل فتبهيه
	مسابقت كابيان
635	تحکیم الامت کے مدنی مچول
636	علیم الامت کے مدنی مجول
636	تحکیم الامت کے مدنی مچول
637	تحکیم الامت کے مدنی مجول
638	تحکیم الامت کے مدنی پھول
638	تحکیم ال مت کے مدنی بھول
640	مسائل فقهيد
·	كسبكابيان
643	سسب حلال کا نواب
648	إمر بالمعروف ونبي عن المنكر كابران

امر بالمعروف و نهى عني المستركا بيان
 اعر بالمعروف و نهى عني المستركا بيان
 خيل كى دعوت و ينا فرض كفاميه بها تصاور زبان ب برائي كوروك كام:
 ول بين براجا في كانتكم:
 منتح دل بين براجا في كانتكم:
 منتح دل بين براجا في كانتكم:
 منتح بالمعرف و نبي عني المسترك المسترك

652	ر المسترجيب المشوية عند (سران من) المستركي المست
652	عَلِيمُ الامت كَ مَد فَى رَبِيمُول

		علیم الامت کے مدنی میموں
652		عَلِيمُ الامت کے مد فی پیمول
653	•	عکیم از مت کے مدنی پھول
654		علیم الامت کے مدنی مجھول م
654		میں ہارا سیا سے مدنی میمول علیم الامت کے مدنی میمول
655		یم الامت کے مدنی مجھول سیم الامت کے مدنی مجھول
655		یہمان سے سے مدن پیوں علیم الامت کے مدنی پھول
656		
657		تعلیم الامت کے مدنی پھول سے مدن کے مدنی کھول
658		تھیم الامت کے مدنی پھول سر
659	•	تھیم الامت کے مدنی پھول کریں
660		مسأتل فخلبيه

علم و تعلیم کابیان		
666		احادیث
666		تعلیم الامت کے مدنی پھول
666		تھیم الامت کے مدنی پھول 🐪
667		ملیم الامت کے مدنی پھول
667		عکیم الامت کے مدنی بھول
		عكيم الامت كيدني يحول
669		عليم الامت كمرنى بحول
670		ک مان سے مدنی پھول حکیم الامت کے مدنی پھول
671		
671		عیم الامت کے مدنی مچول
672		عليم الامت كمدني محمول
672		تھیم الامت کے مدنی پھول
672		تعلیم الامت کے مدنی پھول
673		عکیم الامت کے مدنی پھو <b>ل</b>
	ı	

•	_		* P-	
(· 14				صيم مت ئے مدنی پھول
674				منیم مت کے مدنی پھوں
675				تئيم مت بالرقي پيول
675				سکیم رمت کے مدنی پھول
676				سیم ا ،مت کے مدنی پھول
676				تھیم رمت کے مدنی پھول
677				صیم ار مت کے مدنی پھول
678				تھیم ال مت سے مدنی بھول سے
678				تھیم ، مامت کے مدنی پھول
679				حکیم ال مت کے مدنی پھول س
680				حکیم ارامت کے مدنی پھول سے
680				حکیم الامت کے مدنی بچول سے
681				حکیم الامت کے مدنی پھول سے مذہب
682				تھیم الامت کے مدنی پھول کی
682				حکیم الامت کے مدنی پھول حکیم الامت کے مدنی پھول
682				تھیم الامت کے مدنی پھول حکیم ا
683				تحکیم الامت کے مدنی پھول تحکیم
684				عکیم الامت کے مدنی پھول حکیم الامت سے مدنی پھول
684				عکیم الامت کے مدنی کھول جکیمیں سے مدنی کھول
685				جکیم الرمت کے مذتی بچول حکیم ہارم سے مشتری کے مول
685				حکیم الامت کے مدنی بھول حکیم الامت کے مدنی بھول
685				یہم الاست سے مدن چنوں مسائل فقہیتہ
687		.1.14.	د د أم سيم ها	مرا المرابية
		ه حابیان	رياوسمت	

33	شوح بها و شویعت (حمر ثانز دیم)

33	
	علیم الامت کے مدنی پھول
694	عکیم الامت کے مدنی کھول
695	حکیم الامت کے مدنی چھول
695	عكيم الامت ك مدنى يجول
696	علیم امامت کے مدنی کھول
697	علیم الامت کے مدنی پھول
697	علیم الامت کے مدنی بھول · · ·
698	عليم الامت كي مدنى ميول
700	علیم الامت کے مدنی پھول
701	کیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی پھول
701	
704	علیم الامت کے مدنی کھول عکیم الامت کے مدنی کھول
706	کھیم الامت کے مدنی پھول اکا مذہ ال
707	مسائل فقهيته
	<b>زیارتِ قبور کابیان</b>
711	عليم الأمت كي مدنى مجول
712	
	عکیم الامت کے مدنی پھول حکیم سے قبل ا
713	عکیم الامت کے مدتی پھول
	علیم الامت کے مدنی پھول علیم الامت کے مدنی بھول
713	عكيم الامت كه مدنى پحول عكيم الامت كه مدنى بحول عكيم الامت كه مدنى بحول
713 713	عکیم الامت کے مدنی پھول
713 713 714	کیم الامت کے مدنی پھول
713 713 714 714	عكيم الامت كے مدنی پھول
713 713 714 714 715	عکیم الامت کے مدنی پھول مسائل فقہیہ
713 713 714 714 715 716	عكيم الامت كے مدنی پھول

34	شرح بهار شریعت (مرنازدیم)
720	حکیم الامت کے مدنی میمول
723	مجالسِ خير
	آداب سفر کابیان
729	عکیم الامت کے مدنی پھول
730	تحكيم الامت كي مدنى مجول
730	تحکیم الامت کے مدنی مچول
731	عكيم الامت كي مرنى بيحول · · · · · · · · · · · · · · · · · · ·
731	عكيم الامت كي مدنى يهول
732	حكيم الامت كي مدنى ميحول
732	حکیم الامت کے مدنی بھول
733	عکیم الامت کے مدفی پھول
734	تحکیم الدمت کے مدنی پھوٹ ا
734	عكيم الدمت ك مدنى پيول
735	عكيم الامت كي مرنى بجول
735	عکیم الامت کے مدنی پھول
736	عکیم الامت کے مدنی بچول
736	حکیم الرمت کے مدنی مجول
738	
741	متفرقات

# حظرواباحت،سلام،آداب مسجدو قبله، زیارثِ قُبوراوراِیصال ثواب کابیان

# يِسْمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحِيْمِ اللهِ الْكُرِيْمِ اللهِ الْكَرِيْمِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ المُلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ المُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ المُلْ

### حظر واباحت كابيان (1)

#### کھانے کا بیان

اس کتاب میں ان چیزوں کا بیان ہے جوشرعاً ممنوع یا مہاح ہیں۔اصطلاح شرح میں مہاح اس کو کہتے ہیں،جس کے کرنے اور چھوڑنے دونوں کی اجازت ہو، نداس میں تواب ہے نداس میں عذاب ہے۔ مروہ کی دونوں قسموں کی تعریف میں دوم (2) میں ذکر کردی گئیں وہاں سے معلوم کریں۔

اس کتاب کے مسائل چند ابواب پر منقتم ہیں۔ سب سے پہلے کھانے پینے سے جن مسائل کا تعلق ہے، وہ بیان کیے جاتے ہیں کہ انسانی زندگی کا تعلق کھانے پینے سے ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

(یَایَیکا الَّینِیْنَ اَمْنُوَا لَا تُحَیِّمُوْا طَیِّبنِ مَا اَحَلَ اللهُ لَکُمْ وَلَا تَعُتَکُوْا إِنَّ اللهَ لَا مُحِیبُ اللهُ لَکُمْ وَلَا تَعُتَکُوْا إِنَّ اللهَ لَا مُحِیبُ الْهُ عَلَاطِیبًا وَاتَّقُوا اللهُ الَّینِیْ اَنْتُمْ بِهِ مُوَّمِنُونَ ﴿٨٨﴾)(3) النُهُ عَلَا اللهُ عَلَا طَیْبًا وَاتَّقُوا اللهُ الَّینِیْ آنُتُمْ بِهِ مُوَّمِینُونَ ﴿٨٨﴾)(3) النُهُ عَلَا وَاللهُ اللهُ اللهُ

ال آیت کے تحت مفر شہیر مولا ناسید محرفیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے بین کہ محابہ کرنام کی ایک جماعت رسول کریم ملی اللہ علیہ دلم کا وعظ من کرایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترک ونیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ناٹ پہنیں گے ، ہمیشہ دن جس روزے دکھیں گے ، شب عبادت الهی جس بیدار دہ کرگزادا کریں ہے ، بستر پر نہیئیں گے ، گوشت اور مجان کی ناٹ پہنیں گے ، ہمیشہ دن جس روزے دکھیں گے ، شب عبادت الهی جس بیدار دہ کرگزادا کریں ہے ، بستر پر نہیئیں گے ، گوشت اور مجان کی ندکھ میں محے ، عورتوں سے جدار ہیں گے ، خوشبونہ ناگا میں گے۔ اس پر بیدآ برت کر بیساندل ہوئی اور آئیں اس ادادہ سے روک و یا میں ۔

<sup>(1)</sup> يعنى منوع اورمهاح چيزول كابيان

<sup>(2)</sup> ليخ البارشر يعت من ابحصددوم.

<sup>11-42:16</sup> Wily (3)

اور فرما تاہے:

(كُلُوْا مِثَارَزَ قَكُمُ اللهُ وَلَا تَنْبِعُوا خُطُوْتِ الشَّيْطِي إِنَّهُ لَكُمْ عَلُوَّ مُّبِينٌ ﴿١٣٢﴾) (4) كها وَاس مِيس سے جواللہ (عزوجل) نے تعصیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو جینک وہ تمہارا كھوا دِنمن

-4

اور فرما تاہے:

(لِبَنِيُ اَدَمَ خُلُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِ مَسْجِدٍ وَّكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُ الْمُسْرِ فِيْنَ ﴿ الْمَهُ وَالطَّيِّبُتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِى لِلَّذِيْنَ الْمُسْرِ فِيْنَ ﴿ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الَّذِي اَخْرَ جَلِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبُتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِى لِلَّذِيْنَ الْمُسُرِ فِيْنَ فَا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ الللْهُ اللللْهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ الللْهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللللِهُ الللللْهُ الللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ اللللْهُ الللللْهُ اللللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ الللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ الللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّ

اے بنی آ دم! اپنی زینت لو، جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیواور اسراف (زیادتی) نہ کرو، بے شک وہ اسراف کرنے والی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اے محبوب! تم فر مادو، کس نے حرام کی اللہ (عزوجل) کی وہ زینت جواس نے اپنے بندوں کے سیے نکالی اور ستھرا رزق ، تم فر مادو کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا کی مزندگی میں اور قیامت کے دن تو

ان آیات کے تحت مفرشہر مولانا سید محدثیم الدین مراد آیادی علید الرحمة ادر ان کھی کا تول ہے کہ بنی عامر زباتہ مج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دینے مضاور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ شنے اور اس کوئے کی تنظیم جانے سنے ،سلمانوں نے انہیں و کھے کرعرض کیا یارسول اللہ بھیں ایسا کرسنے کا فریادہ فتل ہے ، اس پر بیناؤل ہوا کہ کھا وَ اور پرو گوشت ہونو و چکنائی ہواور اسراف نہ کرواور دو بید ہے کہ عرب ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہویا حرام کی پرواہ نہ کرواور یہ اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالٰی نے حرام نہیں کی اس کوحرام کرلو۔ حضرت بین عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کھاجو جا ہے اور پہن جو چاہے اسراف اور کیتر سے بیتارہ۔

منلہ: آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں ظال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں ولیل خرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ
منکر: آیت میں دلیل ہے کہ کھانے میں اباحت ہے گرجی پر شارع نے نمائعت فرمائی ہواوراس کی شرمت دلیل مستقل ہے تابت ہو۔
منکہ: آیت اپنے عُموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی شرمت پرٹھی وارد نہ ہوئی ہو ( فازن ) تو جو لوگ تو شر کیارہویں
مسئلہ: آیت اپنے عُموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی شرمت پرٹھی وارد نہ ہوئی ہو ( فازن ) تو جو لوگ تو شر کیارہویں
مسئلہ: آیت اپنے عُموم کہ ہوئی کی فاتحد عُمرہ کی چیزہ کی شیر بی مہیل کے شربت کوممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گناہ
گار ہوتے ہیں اور اس کوممنوع کہنا ہی درائے کو دین میں وافل کرتا ہے اور میں پدھت وضلا اس ہے۔

<sup>(4)</sup> پ۸،الاتعام:۱۳۲

<sup>(5)</sup> پ۸،الافراف:۳۳\_۳۱،

فاص انھیں کے لیے ہے، ای طرح ہم تفصیل کے ساتھ اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں علم والوں کے بیے۔ تم فرہ دو کہ میرے رب (عزوجل) نے تو بیونائیاں حرام فرمائی ہیں جوان میں ظاہر ہیں اور جو چھی ہیں اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ (عزوجل) کا شریک کروجس کی اس نے کوئی ولیل نہیں اُ تاری اور یہ کہ اللہ (عزوجل) پر وہ بات کہوجس کا شمصیں علم نہیں۔

اور فرما تاہے:

(لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَبِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْبَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى انْفُسِكُمْ اَنُ تَأْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اُمَّلَٰتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اِخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اِخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اِخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ خَلْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ خَلْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ خَلْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ خَلْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ الْمَامَلُكُتُمْ مَّقَالِحَةً اَوْ مَدِينِقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَأْكُلُوا بَوْيَعًا اَوْ اَشْتَاتًا) (6)

نہ اندھے پر تنگی ہے اور نہ کنٹوے پر مضایقہ اور نہ بیار پر حن اور نہ تم جس کسی پر کہ کھا وَ اپنی اولا دے گھر یا اپنی باپ کے گھر یا اپنی مال کے گھر یا اپنی باب یا اپنی بہنوں کے بہال یا اپنی مال کے گھر یا اپنی مال کے گھر یا اپنی خالا وَل کے گھر یا جہال کی تخییل تمھارے قبضہ میں ہیں یا اپنی خالا وَل کے گھر یا جہال کی تخییل تمھارے قبضہ میں ہیں یا اپنی واست کے کھر یا جہال کی تخییل تمھارے قبضہ میں ہیں یا اپنی واست کے بہال ہم پراس میں کوئی گناہ نہیں کہنے ہو کر کھا وَ یا الگ الگ۔

دوست کے بہال ہم پراس میں کوئی گناہ نہیں کہنے ہو کر کھا وَ یا الگ الگ۔

多多多多多

#### احاديث

صدیث انتیج مسلم شریف میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ، کہ رسول اللہ مثلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر ہایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے ، شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہوجاتا ہے۔(1) لیتنی بسم اللہ نہ پڑھنے ک صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جب کوئی شخص مکان میں آیا اور واخل ہوتے وقت اور کھانے کے دقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر ہیں نہ شمصیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے، اب تسمیس رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے، اب تسمیس رہنے کی جگہ می اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی الی اور کھانا بھی ملا۔ (2)

(1) منح مسلم بركتاب الاشربة ، باب آواب الطعام والشرب ... إلى ، الجديث ١٠١٠ (٢٠١٤) من ١١١١.

حكيم الامت كمدنى بجول

یہاں حلال بمعنی کھل جانا اور استخلال بمعنی کھول لیتا ہے لینی کھانے کے اول بسم اللہ پڑھ لینے سے شیطان کے لیے رکاوٹ ہوجاتی ہے اور
اگر بسم اللّٰہ نہ پڑھی جاوے تو وہ کھانا پینا شیطان کے لیے کھل جاتا ہے۔شیطان سے مراد قرین ہے جو ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے بعنی بسم
اللّٰہ نہ پڑھنے والے کے ساتھ کھانا کھاتے پر بیشیطان قادر ہوجا تا ہے۔ (مراۃ المناجي شرح مشکوۃ البسائح، ج۲ ہم ۱۲)
میج مسلم برکتاب الاشربۃ ، باب آ داب الطعام دالشرب . . . إلى الحدیث: ۱۱سا۔ (۲۰۱۸) اس ۱۱۱۱،

تحكيم الامت كمدنى محول

اس سے معلوم ہوا کہ برخص گھر میں وافل ہوتے وقت پوری ہم اللہ پڑھ کرواہٹا قدم پہلے دروازہ میں وافل کر سے پھر گھر وابول کو سلام کرتا ہوا گھر میں آئے ،اگر کوئی نہ ہوتو السلام علی ﷺ ایہاالتی ورحمۃ اللہ و برکاۃ کہ دے ۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ اول دن میں جب بہی بار گھر میں ہوتے بیل ورت میں جب بہی بار گھر میں ہوتے بیل آوں ہو کہ وہ بھی اس برکت بھی۔
میر میں ہوتے بیل تو ہم اللہ اور آل حواللہ پڑھ لیے بیل کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی دہتا ہے اور زق میں برکت بھی۔
ما سیسیطان کا بیے خطاب اپنی ذریت سے ہوتا ہے اور حمکن ہے کہ اس خطاب میں قرین بھی وافل ہو کہ وہ بھی اس ہم اندکی برکت سے نہ کھائے اور ہمارے گھر میں دہنے سے محروم ہوجائے اور اس کے شرے محفوظ ہوجائے اور اللہ کے ذکر سے نہ فل اس تحت سے مورم ہوگا جو بعد دو پہر کے کھائے کو عشاء کہا جاتا ہے، یہاں مراد معلقا کھانا ہے جو تحق میں کہ سے میں کہ سے گھائے کو عشاء کہا جاتا ہے، یہاں مراد معلقا کھانا ہے جو تحق میں کہ سے کہا کہ سے تو دائشہ اور دہ ہر کے کھائے وہ بھر کے کھائے کو عشاء کہا جاتا ہے، یہاں مراد معلقا کھانا ہے جو تحق میں ہوگا جو بعد دو پھر بیگل کرنے تو دائت کے کھائے ہو دائت کے کھائے دورات کے کھائے ہا تا ہے، یہاں مراد معلقا کھانا ہے جو تحق میں ہوگا جو بعد دو پھر بیگل کرنے تو دائت کے کھائے ہو دائش کے خات ہو اللہ ان جو مشکو تا المعانے بھر مشکو تا المعانے بھر مشکو تا المعانے بھر مسلام کھائے کو دائش کے مقالے کو دائل کرنے تو دائت کے کھائے جو دائل کے مسلام کھائے کو دائل ہو جو کہ مسلام کا میں ہوگا جو بعد دو پھر بیگل کرنے تو دائت کے کھائے کو دائل ہو کہ میں سال کہ اس کو دی ہو بھر کے کھائے کو دائل کے کھائے کو دائل کر دو بھر کے کھائے کو دائل کہ دائل کھائے کے دو کہ دو بھر کے کھائے کو دائل کے دائل کے دو کہ دو بھر کے کھائے کے دورات کے کھائے کو دو بھر کے کھائے کو دائل کے دورات کے کھائے کو دورات کے دورات ک

حدیث ساز سی بخاری و سیح مسلم میں نمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی، کہتے ہیں کہ میں بچہ تھ، رسول الله تعالٰی علیہ وسلم کی پرورش میں تھا ( یعنی بید حضور (صلّی للله تعالٰی علیہ فالہ وسلم ) کے ربیب اور أم المونین أم سلمہ رضی الله تعالٰی عنہا کے فرزند ہیں ) کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دینا، حضور (صلّی الله تعالی علیہ فامہ وسلم ) نے ارشاد فرمایا: بسم الله پڑھو اور دائے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ، جو تھی رہے تر یب ہے۔ (3)

حدیث سا: ابو داود و ترندی و حاکم حفرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے رادی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ (عزوجل) کانام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھا دراگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کئے۔ پیشچہ اللہ اوّلَ کَا وَاخِرَ کُا۔ (4) اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کئے۔ پیشچہ اللہ اوّل کے اختر کا۔ (4) اور امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیبقی کی روایت میں یوں ہے:

(3) الرقع السابق الحديث: ١٠٨- (٢٠٢٢) بس ١١١٨.

#### عليم الامت كي مدنى كيول

ا۔ آپ عمر ابن عبد اللہ ابن عبد اللہ میں ، قرشی مخذوی ہیں ، جناب اس طرد رضی اللہ عنما کے فرز کہ حضور صلی اللہ علیہ وسم کے سوتیلے بیٹے ہیں ، بیا ہے جس کے بیٹے ہیں ، بیا ہوری ہیں حبشہ بیں بیدا ہوئے ، حضور الورکی وفات کے وفت آپ کی عمر نوسال تھی ، سامیے ہیں عبد الملک ابن مروان کے زمانہ حکومت میں وفات پائی ، جنت البتیع شریف بین وفن ہوئے ، جب حضور انور نے حضرت ام سلہ سے نکاح کیا تو آپ کو اور آپ کی بہن زینب کو اپنی پرورش میں لے لیارضی اللہ عنہ مجمعین۔

الله يعن مجى بين حضور ملى الله عليه وسلم كے ساتھ ايك پياله بين كھانا كھانا تھا تو بين كھانے كے آ داب سے واقف نہ تھ اس ليے ہرطرف سے كھانا كھانا تھا جدھرسے دل جا ہا ادھرسے ہوئی لے لئ ادھر ہى لتمہ شور بے ميں مجگوليا۔

س پینی ہم اللہ پڑھ کر کھاٹا شروع کرو دائے ہاتھ سے کھاڈ اور اپنے ساسنے سے کھاڈ ہر طرف سے نہ کھاڈ ایر تینوں تھم جمہور مہاء کے بزدیک استجابی جی بعض آئمہ کے ہاں دائے ہاتھ سے کھاٹا واجب ہے۔ خیال دے کہ چرچیز چینے دقت بھی ہم اللہ پڑھ اور دائے ہاتھ سے بینے میں استجابی جی است ہے اور دائے ہاتھ سے بینے میں است ہے اور کا فی نہیں جو تھی وائے ہاتھ سے بین سنت ہے اور کا فی نہیں جو تھی وائے ہاتھ سے بینے میں است ہے اور کا فی نہیں جو تھی وائے ہاتھ سے کھائے اور کی کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے اور کا کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے اور کی کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے اور اس بین کو جہال سے جائے کھائے دائر اکیلا بھی کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے اور اس بین کو جہال سے جائے کھائے دائر اکیلا بھی کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے اور اس بین کو جہال سے جائے کھائے دیا کہ آئندہ آؤ سے گا۔ (مرقات)

\* (مراة المتاتي شرح مشكوة لمصابيح، ج١ بص١٠)

<sup>(4)</sup> سنن أي داود، كما ب الاطعمة ، بإب التسمية على الطعام، الحديث: ٣٨٧ه، جسوم ٣٨٧.

بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَاخِرِ ٢٠(٥)

صدیث ۵: امام احمد و ابو و او و و این ماجه و حاکم وشی بن حمرب رضی الله تعالی عشد سے راوی، که رشاو فرمی: بختی بو کر کھانا کھاؤ اور بسم الله پردهو، تمعارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ (6) این ماجه کی دوایت میں بیجی ہے کہ لوگوں نے عرض کی ، یارسول اللہ! (صلّی الله تعالی علیہ فالم وسلّم) ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ ارش د فرمایا کہ شایدتم اللہ الکہ کھے تے ہو کے عرض کی ، ہاں۔ فرمایا: اکتے ہوکر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، برکت ہوگی۔ (7)

#### منکیم الامت کے مدنی پھول

٣ اصل من في اوله و آخرة تن في كودوركرديا كيا اور اول آخركونتر ديا كيا اول آخر بيم راد كهائ كي سارى حالات إلى اول آخر والمحيات من اول آخر من في اوله و آخرة تن في كودوركرديا كيا اور اول آخركونتر ديا كيا اول آخر بيم شام بيم راد تمام وقات إلى بين جوفن ورميان من جب ياد آجائ تب يه كر له بلك بعض علاو في فراي كه كهانا كه يجئها الته المحاسطة كالمحاسطة كالمحاسطة

- (5) سنن ابن وجرد كماب ماطعمة وباب التعمية عند الطعام، الحديث: ٣٢٦٣م من ١٩٠٨ما وال
- (6) سنن أكد داور، كمّا ب الاطعمة ، باب في الاجتماع على الطعام، الحديث: ٣٨٧ه. ٣٥، ٣٨٩م. ١٨٨٠.
  - (7) سنن بن ماجه: كتاب الاطعمة ، بإب الاجتماع على الطعام، الحديث: ٣٨٨ ٣٠ ج ١٠، ص ٢١.

#### حكيم الدمت كي مدنى پحول

ان كا نام وحثى بن ترب بن وحق و بن ترب ميدوق تا بين الدوران كداداو حقى ابن ترب دو بى بين جنبول في ربانه كفريس مطرت عزه رضى القد عنه كوشهيد كيا، مجر فعاند اسملام بل ظلافت صديق شي مينيار كذاب كوجنم رسيد كيا ييني وحتى في باب ترب سے مطرت عزه رضى القد عنه كوشهيد كيا، مجر فعاند اسملام بل ظلافت صديق شي شي مينيار به ردايت كي اور ترب في بهت سے بينے بيل يعنى ترب، ردايت كي اور ترب في بهت سے بينے بيل يعنى ترب، اسمال وغير بهم در مرتاب واشعه)

ا یعنی ہم کھ نے زیادہ بیں ادر سر کی کم ہوتی ہے ہم چاہتے ایل کہ ہم کوقیاعت اور قوۃ علی الطاعة نصیب ہودہ کم میسر ہوتی ہے۔

حدیث ٢: شرح سندمیں الوابوب رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہتے ہیں كہم نبی كريم صلّی الله تعالی عليه و لم کی قدمت میں حاضر ہتھے، کھانا پیش کیا گیا ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی، تکر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی،ہم نے عرض کی، یارسول الله (صلّی الله تعالٰی علیه کاله وسلّم)!ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا:ہم سب نے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھی تھی، پھرایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھا

٣ يعن تمروا سال ايك كرك الك الك كهات إلى جمع بوكرايك ساتد بين كمات بيان الله الله بيه بمرض كأبيان باوريد ب مطلق کی تشخیص اور بہیجان۔

ا ہے ہے ان تعلیم مطلق ملی الله علیہ وسلم کا علاج فرمانا کہ جمع ہوکر ایک ساتھ کھانے میں برکت ہے۔ خیال رہے کہ حدیث اس آیت کے خلاف نبيل كه "كَيْتُ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا بَهِيْعًا أَوْ أَشْتَانَا اللَّهِ مِنْ مِيل لِمَا وَيا اللَّه كِيزَكَ آيت كريمه مِيل ، لگ انگ کھانے کے جواز کا ذکر ہے اور اس حدیث پاک میں ٹل کر کھانے کے استحباب کا تذکرہ ہے۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة المصانع ، ج٢ بص • • ١٠)

(8) شرح النة ، كتاب الاطعمة ، باب التمية على الأكل ... إلى ، الحديث : ٢٨١٨ ، ٢٢ من ٢١ - ٢٢.

#### علیم الامت کے مدنی کھول

ا \_ بیہ واقعہ یا تو اس ز ، نہ کا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے تھر میں رونق افروز بنھے یا اسکے بعد اورکسی وقت کا ،حضرت ابوابوب حضور کے کہلے میزبان ہیں۔

٢ يعنى جب بهم في كھانا شروع كيا تو اس بيل برى بركت ويكھى اور جب فارغ مونے تكے تو اس كھانے ميں بہت بى بے بركتى محسوس کی۔ برکت اور کٹرے کا فرق ہم بار ہا بیان کر چکے کٹرے کمال نہیں برکت کمال ہے،اللہ تعالی ہر دینی و دنیاوی کاموں چیزوں میں برکت

س یعن کھانا کھاتے دنت بسم اللہ پڑھی تھی۔امام غزالی فرماتے ہیں کہ مرف بسم اللہ پڑھنا کافی ہے۔ باقی ارحمن الرحیم کہدلینا بھی بہتر ہے مرسیح بہ ہے کہ پوری ہم اللہ پڑھنی چاہیے اور ہر کھانے پر ہر تھ میں پڑھے تی کہ حیض ونفاس والی عورتیں بھی پڑھیں ،حرام اور کروہ کھانے پر نہ پڑھے بھنگ، چن ،حقہ پر ہم اللہ نہ پڑھے بشراب نوشی پر ہم اللہ پڑھنا كفرے۔(مرقات وغيرہ)اس نے پورے مسائل كتب فقد ميں

س یعنی کھانا شروع کرتے وقت ہم میں سے ہر من نے بسم اللہ پڑھی تھی دوران کھانے میں ایک فخص کھانے میں ایسا شریک ہوگیا جس نے ہم اللہ نہ پڑھی اور کھانا شروع کردیا تو اس کے ساتھ جوشیطان قرین تھا وہ اس کے ہمراہ ہمارے کھانے سے کھانے نگا اس لیے بے برکتی آخری میں ہوئی۔اس ہے معلوم ہوا کہ ہر محض کے ساتھ رہنے والا شیطان ہے جے قرین کہتے ہیں، یہ محک معلوم ہوا کہ کھانے کے وقت ہے صدیت ک: ابو داور نے اُمئے بن مختی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ایک مخف بغیر ہم اللہ پڑھے کھانا کھار ہاتھا، جب کھانچکا سرف ایک لقمہ باتی رہ گیا، بیلقمہ اٹھایا اور میہ کہا: بیشچہ الله آؤگہ وَاخِرَ فارسول اللہ سلّی اللہ تعالیٰ علیہ دسلّم نے بہم کیا اور بیفر مایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھار ہاتھا، جب اس نے اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ علیہ دسلّم نے بیٹ میں تھا اُگل دیا۔ (9) اس کے بیمنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ہم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی میں تھا اُگل دیا۔ (9) اس کے بیمنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ہم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی میں تھا اُگل دیا۔ (9) اس کے بیمنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ہم اللہ نہ کہنے ہے کھانے کی برکت جو چلی میں تھا اُگل دیا۔ (9) اس کے بیمنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ہم اللہ نہ کہنے۔

حدیث ۸: میح مسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: جب ہم نوگ حضور اقدی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ کھانے ہیں حاضر ہوتے تو جب تک حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) شروع نہ کرتے،

برفض کا بہم اللہ پڑھ لیما اس کے ساتھی شیطان کے لیے مقید ہوگا دوسرے کے قرین کے لیے مقید نہیں البذا ہو خص کو بہم اللہ پڑھنی چاہیے، اگر بپی س آدی کی جماعت کھانے بیٹے تو ہرفض علیحہ و بہم اللہ پڑھے لبذا بہم اللہ پڑھنا سنت ہیں ہے سنت کھانے بیٹے تو ہرفض علیحہ و بہم اللہ پڑھنا بدہ کو اگر ایک شخص نے پڑھ کی تو سب کے لیے کا فی ہوگئی اور جو فنص نے فرھ کی تو سب کے لیے کا فی ہوگئی اور جو فنص بعد میں کھانے میں شریک ہوا اسے علیحہ و بہم اللہ پڑھنی پڑے گی ، وہ حضرات لفظ تم سے دلیل پکڑتے ہیں محر کہلی ہوت زیادہ تو کی ہے جبیا کہ ان ذکرنا جی فرمانے سے معلوم ہوا ہرفض نے بہم اللہ پڑھی تھی۔ (مراة المناج شرح مشکوۃ الحصائع من ۲۹می ۵) ،

(9) سنن أي داود، كرّب الاطعمة ، باب النسمية على الطعام، الحديث: ٣٤٦٨، ٣٥، ٥٨ سن

#### عليم الامت ك مدنى يحول

ا۔ آپ کی کنیت ابو بہید ہے، امیر تفغیرے ہے اور محتی میم کے گئے شین کے کسرہ می کی شد سے ہے، آپ محالی ہیں، خزا می اسدی ہیں، بھرہ میں قیام رہ، آپ سے صرف بیدی ایک حدیث مردی ہے۔ (مرقات واشعہ)

٣ \_اس سے معلوم ہوا كه كھانا شردع كرتے دخت يورى بهم الله پڑھے ليكن اگر يج يس ياد آوے توصرف بهم الله كے اور ساتھ بى اولدو آخرہ كهه سلے - بيد مسل يس نى اولدد آخر و تعانى كو يوشير وكر كے اول آخر كو لئے وسے ديا حميا۔

(مراة المنافيح شرح مشكوة المصانيح من ٢٠٠ بس ٥٣)

کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے۔ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلاٰم) کے پاس عاضر تھے، ایک لڑگ دورتی ہوئی آئی، جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا، حضور (علیہ الصلوٰۃ دالسلام) نے اس کا ہاتھ پکڑلیا پھرانیک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے استے کوئی ڈھکیل رہا ہے جنفور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ

اور بیفر ما یا کہ جب کھانے پر اللہ (عزوجل) کا نام نہیں لیا جاتا تو وہ کھانا شیطان کے لیے حلال ہوجاتا ہے۔ شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا پھر اس اعرانی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ شم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے، اس کے بعد حضور (علیہ الصلاۃ والسلام) نے اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کیا یعنی بسم الله كهي اور كھانا كھايا۔(10) اس كے مثل امام احمد والوداود دنسائي وحاكم نے بھي روايت كى ہے۔ (10) الميح مسلم، كما ب الأشرية ، ماب أواب الطعام والشرب و والخ والحديث: ١٠١٢\_ (٢٠١٤) بم ٢١١١.

عليم الامت كي مدنى يحول

ا ۔ اس سے معلوم ہوا اکہ جب کمی بزرگ کے ساتھ وسمتر خوان پر حاضر ہوتو ان سے پہلے کھانا شرد سے کہ اس میں ہے اولی ہے۔ بیر اس صورت میں ہے کہ مرادے کھاتے والے بالغ ہول ان میں ایک بزرگ باقی خدام لیکن اگر کھانے والے میں کوئی نامجھ بچے بھی موتو وہ پہلے کھانا شروع کرسکتا ہے بلکہ اس کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانا کھا بچنے پر اس کے ہاتھ بیچے دھلائے جائیں کیونکہ بچے آ ہت آہستہ کھاتے ہیں، دیرتک کھاتے ہیں اور کھانا سامنے آنے پر زیادہ صبرتیں کرسکتے۔ بیتمام احکام عالمگیری وغیرہ میں مطالعہ کرد۔ ا ۔ جاربہ سے مرادلونڈی نبیں بلکہ چھوٹی بی ہے جواتی تیز دوڑتی آرہی تھی جیسے کی کئے اسے اس طرح دھکا دیا ہو، دھکا کھا کرانسان بہت تیزی ہے گرتا ہے۔

س یعن ابھی ہم نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اس نے پہلے بی ہاتھ ڈالنا چاہا بغیر مہم اللہ پڑھے ہوئے درحقیقت اسے شیعان اس طرح

س يہال بھى يى حال تفاكدوہ بدوى صاحب بھى ان حضرات سے پہلے ہى بغير بسم الله پڑھے ہوئے ہاتھ ۋالنا چاہتے تھے يہاں بمى

. ۵ \_ يعن اگر جماعت من ايك آدى بھى بغير بىم الله كھانے كي توشيطان اس كھانے ميں شريك ہوجا تا ہے تم سب كوبىم الله پڑھ كھاتے شیطان کو ساتھ کھانے کی جراکت مذہوتی اس لیے وہ آگے پیچھے ان دونوں کو لایا کہ میہ بغیر بسم اللہ کھائے اور ان کے ذریعہ شیطان بھی كهائه السيمعلوم بواكه وه يج جوبهم الله پڑھ كيس ضرور بهم الله پڑھ كركھا ياكريں ورند شيطان كھانے ہيں شريك بوكا، بال بالكل ب سجه بحد جوج بول ندسك ال حكم عليده ب

حدیث اا: شیخ مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تغالی عنہا سے مروی کہ رسول اللہ تغالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانا کھ ئے تو دائے ہاتھ سے کھائے اور پانی ہے تو دائے ہاتھ سے ہے۔ (14)
کھانا کھ نے تو دائے ہاتھ سے کھائے اور پانی ہے تو دائے ہاتھ سے ہے۔ (14)
حدیث ۱۲: شیخ مسلم میں انھیں سے مروی ہے کہ حضور (صلّی اللہ تغالی علیہ کالہ وسلم) نے فرمایا: کوئی شخص نہ

٢\_ تاكه يور دونول ميں كوئى بغير بهم الله ماتحد ندوال سكادر شيطان كوموقع ند لے اس كى كوشش بريار جائے۔

ک\_منگوۃ شریف کے بحض نسخوں میں ہے ہیں بعی اس شیر خیر کا مرخ دولرگ اور یہ بدوی دولوں ہیں بینی ان دولوں کے ہاتھوں کے مساتھ شیطان کا ہاتھ مجی میرے ہاتھ میں ہے۔اس نیز میں بیدھا ہے جس کا مرجع لڑی ہے چونکہ پہلے دہ ہی آئی تھی اس لیے اس کا ذکر فرمایا۔اس ہمعنوم ہواجس کے ساتھ یا جس پرشیطان ہواس کو پکڑ لینے ہے وہ شیطان بھی پکڑا جاتا ہے۔ بعض عالمین کو دیکھا ممیا کہ دو اس معنوم ہواجس کے ساتھ یا جس پرشیطان مواد ہواس سے خود شیطان بی باتا ہے ،اس عمل کا ماخذ بیر حدیث ہوگئی ہے۔

اس شخص کے بال یا ہتھ پکڑ لینے ہیں جس پرشیطان مواد ہواس سے خود شیطان تعند میں آجاتا ہے،اس عمل کا ماخذ بیر حدیث ہوگئی ہے۔

مر ن دولوں نے بھی ہم اند پڑھ کر کھایا اور دومر ہے حضرات نے بھی۔ حضرات صوفیاء چشتہ فرماتے ہیں کہ توائی انل کے لیے حمال ہے تا الل کے شرکت سے شیطان شریک ہوجاتا اس سے حرام ، اگر مجمع ہی ایک مجمع کا مائل شریک ہوجاتا ہے ،اس قول کا ماخذ بیر حدیث ہے کہ اگر کھائے والوں کو جماعت میں ایک شخص بھی بغیر ہم امذ شریک ہوجا تا ہے ،اس قول کا ماخذ بیر حدیث ہے کہ اگر کھائے والوں کو جماعت میں ایک شخص بھی بغیر ہم امذ شریک ہوجا تا ہے ،اس قول کا ماخذ بیر حدیث ہے کہ اگر کھائے والوں کو جماعت میں ایک شخص بھی بغیر ہم امذ شریک ہوجا تا ہے ،اس قول کا ماخذ بیر حدیث ہے کہ اگر کھائے والوں کو جماعت میں ایک شخص بھی بغیر ہم امذ شریک ہوجا تا ہے ۔ (مراۃ المناج عشری مشکوۃ ۃ المائح می کہ اگر کھائے والوں کو جماعت میں ایک شخص بھی بغیر ہم امذ شریک ہوجائے تو شیطان شریک ہوجا تا ہے۔ (مراۃ المناج عشری مشکوۃ ۃ المصابح می کہ ایک کھوں کے انداز کی بھی ہوجائے تا ہو ہوائے کو شیطان شریک ہوجاتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میں کہ کوباتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میں کوباتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میں کوباتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میں کوباتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میکھ کوباتا ہے۔ (مراۃ المناج عشری میں کوباتا ہے۔ اس کوباتا ہے کوباتا ہے۔ اس کوباتا ہے کوباتا ہے کوباتا ہے کوباتا ہے کہ کوباتا ہے کوباتا ہے کوباتا ہے کوبات

<sup>(11)</sup> تاريخ ومثل له بن عساكر، رقم: ١٢٣٤ من ٢٠٥٠.

<sup>(12)</sup> ترجمہ: مند تعالٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جس کے نام کی برکت سے زمین وآسان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیش زندہ و قائم رہنے دالے ا

<sup>(13)</sup> الفردوك بما تورالخطاب الحديث: ١١١٣ من ١٢٨.

<sup>(14)</sup> صحيح مسلم، كتاب الشربة ، باب آواب الطعام والشرب... إلخ، الحديث: ١٠٥- (٢٠٢٠) من ١١١٧.

ب میں ہاتھ سے کھانا کھائے ، نہ یانی ہے کہ بائیں ہاتھ ہے کھانا بینا شیطان کا طریقہ ہے۔ (15)

عدیث سا: این ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ دسلم نے

فر ما یا کہ داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے ہے اور داہنے ہاتھ سے لے اور دہنے ہاتھ سے دے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے، بائیں سے بینیا ہے اور بائین سے لیتا ہے اور بائیں سے دیتا ہے۔ (16)

حدیث ان النجار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم)

نے فرمایا: تین انگلیوں سے کھانا انبیاعلیم السلام کا طریقہ ہے۔ (17)

اور تھیم نے ابن عباس من اللہ تعالی عنہائے روایت کی ، کہ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم )نے فرمایا: تین

انگلیوں سے کھاؤ کہ بیسنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے ندکھاؤ کہ بیاعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔(18) حدیث ۱۵: سیج مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی کہ رسول اللہ سلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تین

الكيول سے كھا فائتاول فرماتے اور يو جھنے ہے پہلے ہاتھ جاٹ ليتے۔ (19)

حدیث ۱۶: سی مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی کہ نبی کریم صلّٰی اللہ تعالٰی عالمیہ و الکیوں اور برتن کے چاہئے کا تھم دیا اور بیفر مایا کہ تمصیل معلوم نہیں کہ کھانے کے س جھے میں برکت ہے۔ (20)

(15) المرجع السابق، الحديث: ٢٠١١\_ (٢٠٢٠) بم ١١١٤.

(16) سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة ، باب الأكل باليمين ، الحديث:٢٣٣٦، جهم، ص١٢. ي

(17) ايامع الصغيرللسيوطي والحديث: ١٨٥٠ سابس ١٨١٠. -

(18) كنزالعمال، كتاب المعيشة ... إلخ رقم: ١١٨٠ ٣، ج١٥ إس ١١٥.

(19) ميح مسلم، كمّاب الاشرية ، بأب استحباب لعن الاصالع ... إلخ ، الحديث ١٣٢٠ ـ (٢٠٣٢) من ١٢١١.

عكيم الامت ك مدنى بجول

ینی روٹی کا لقمہ تمن الگیوں سے کھاتے ہے انگوٹھا کہ کی انگلی بڑے کی انگل سنت یہ بی ہے کہ روٹی ان تینوں الگیوں سے بی کھائے بلاضرورت زیدو انگلیال استعال نہ کرمے ، چاول تو بغیر پانچے الگیول کے کھائے جاسکتے بی تین اس لیے پانچوں الگیوں سے ان کا عقمہ بنایا جائے ۔ عمومًا االی عرب فرٹی چاولوں کا سلیفہ چارالگیوں سے کھائے ہیں۔

۲ \_ بعنی حضور، نورصلی الله علیه وسلم پہلے انگلیاں جائے تھے بھر رومال سے بو نچھتے تھے، بھر دھوتے تھے اب بھی ایس کرنا سنت ہے، تن ہو لک انگلیوں سے کھانا برا ہے وہاں یا بتل چیز کا کھانا مراد ہے یا وہ ممل بھی بھی انگلیوں سے کھانا برا ہے وہاں یا بتل چیز کا کھانا مراد ہے یا وہ ممل بھی بھی انگلیوں سے کھانا برا ہے وہاں یا بتل چیز کا کھانا مراد ہے یا وہ ممل بھی بھی سے تقدیم ہی جو بہاں بیان ہوا۔ (مرقات) (مراة المنائج شرح مشکولة المصابح، جو بہاں بیان ہوا۔ (مرقات) (مراة المنائج شرح مشکولة المصابح، جو بہاں با

(20) صحيح مسم، كتاب الأشرية ، بإب استحباب لعن الاصالع ... إلخ ، الحديث: ١١٣٣\_ (٢٠٣٣)، ص١١٢٠.

حدیث کا ایسی بخاری وسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنها سے مروی، کہ نبی کریم صنّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ کونہ پو تجھے، جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے۔ (21) یعنی ایسے مخص کو چٹا دے جو کراہت و نفرت نہ کرتا ہو، مثلاً تلافہ و مریدین کہ میہ استاد و شنخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعال کرتے ہیں۔

صدیث ۱۸: امام احمد و ترندی و ابن ماجه نے نمیشہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، که رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد برتن کو چائ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کر یگا۔ (22)

مدین کی روایت میں ہے بھی ہے، کہ وہ برتن کی گہتا ہے کہ اللہ تعالٰی تجھ کو جہنم سے آزاد کر ہے، جس طرح تو نے جھے مشیطان سے نجات دی۔ (23)

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ے کھاتے چینے دائت، پیشاب پا خاند، نماز و دعاحتی کدا بنگ ہوی ہے صبت کرتے دائت بھی قرین شیطان انسان کے ماتھ رہتا ہے ماتھ ہی کھا تا بیتاحتی کہ ساتھ ہی ہوتی ہے باگر ان اوقات میں کھا تا بیتاحتی کہ ساتھ ہی ہوتی ہے باگر ان اوقات میں ہم اللہ پڑھ کی جائے تو کھانون میں برکت ہوتی ہے اولاد نیک د صالح اور با اوب پیدا ہوتی ہے، اگر پاخانہ ہوائے وقت ہم اللہ پڑھ کی جائے تو شیطان اس کا سرتیس د کھے سکتا۔

ا ساگر کرے ہوئے لقہ میں کی دفیرہ پاک چیز لگ کی ہے تو اے صاف کر کے لقہ کھائے اور اگر نجاست لگ گئی ہے تو دھو کر کھ لے، اگر دطل نہ سے تو سے بلی کو کھلا دے ہوں ہی نہ چھوڈ دے کہ اسمیل مال ضافع کرتا ہے اور دب تعالٰی کی نعمت کی تا تدری ہے۔
س کہ اس چھوڈ سے ہوئے لقہ کو یا تو شیطان کھائی لے گا یا اسکے ضافع ہونے پر خوش ہوگا شیطان کے دونوں معنی ہوسکتے ہیں۔
س کہ اس چھوڈ سے بوسے نانے میں جاگر ٹی آدگی ایک ماشہ کھاٹا بھی برتن جی لگا رہا جو برتن دھوتے ہوئے تالیوں میں جمیا تو صاب لگا ہو کہ جس شہر جس آٹھ دی لاکھ آدمی دہ جے ہول تو دو دفعہ کتا کھاٹا تالیوں میں جاتا ہے، پر فعنول خرچی بھی ہے، مال ضافع کرنا بھی بھاتا کے اور اور بیری ہے یا تنا چھوڈو کہ دوسر ؟
میں مکھانے کی ہے او بی بھی اس لیے چھوٹی نہ چھوڈو برتن کو اچھی طرح صاف کرد کھانے کا احترام داوب بیری ہے یا تنا چھوڈو کہ دوسر ؟

(21) صحيح ابخاري، كرب الاطعمنة ، باب لعن الاصالع ... إلخ، الحديث:٥٢٥٧، جسيم ٥٣٧٥.

(22) السندللامام أحمد بن صبل مستد البصريين، حديث نبيشة المعذلي، الحديث: ٢٠٧٥، ٢٠٤٥، ٥٢، ٢٥٥٥، ٥٢، ٢٠٨٠.

(23) مشكاة لمصانع، كتاب ناطعمة والفصل الثالث والحديث: ٢٢٢٢، ج ٢٠٥٥.

حكيم الامت كمدنى يحول

بيروه بى نبيشه بيل جن كا ذكر ، بھى يجھ پہلے ہواجنہيں نبيشہ الخير كہتے ہيں۔

## (المراد المربعة (مرثان م) المراجعة (مرثان م) المرتبعة (مرثان م) المراجعة (مرثان م) المراجعة (مرثان م) المراجعة (مرثان م) المرتبعة (مرثان م) المرتب

حدیث ۱۹: طبرانی نے ابن عہاس رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) نے کھانے اور پانی میں پھو کئنے سے ممانعت فرمائی۔ (24)

عدیث ۲۰ نصیح مسلم میں جاہر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:
عیطان تحصارے ہرکام میں حاضر ہوجاتا ہے۔ کھانے کے وفت بھی حاضر ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اگر لقمہ گرجائے اور اس میں
تجوراک جائے تو صاف کرکے کھالے اسے شیطان کے لیے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہوجائے تو انگلیاں
جائے کو نکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس مقے میں برکت ہے۔ (25)

۲ ناہر ہے ہوا کہ پیاں اپنی زبان میں ہے الفاظ رکھتا ہے صرف زبان حال مراد نیں۔ اس سے ہے معلوم ہونا کہ سنا ہوا برتن بغیر صاف کے ہوئے پڑا رہے تو اس سے شیطان چائی ہے، حدیث ظاہر پر ہے کسی تادیل کی ضرورت نہیں۔ بعض نے فرمایہ کہ کہنے سے مراد ہے ذبان حال سے کہن اور شیطان کے چائے ہوئے بوری کا چائیا کہ بیٹے ہوئے برتن کو کتے بلے چائے ہیں اس سے برتن کی تو این ہوتی ہے۔ حال سے کہن اور شیطان کے چائے ہے مراد کتے بلوں کا چائیا کہ بیٹے ہوئے برتن کو کتے بلے چائے ہیں اس سے برتن کی تو این ہوتی ہے۔ (مراق المتانی شرح مشلو ق المعانی ،ج ہیں اس

(24) المستدللامام أحمد بن طنبل، مستدعم والله بن العباس، الحديث: ٢٨١٨، ج الم ٣٦٣. لمعم ال وسط باب الميم ، الحديث: ١٣٨٨، جهم ص.

#### عيم الامت كے مدنى بھول

ا پرتن ہیں سانس لیمنا جانوروں کا کام ہے، نیز سانس بھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن ہے الگ منہ کر کے سانس آرم دودھ یا جائے

کو پھوکوں سے مختذا نہ کرو بلکہ پکی تخبر د قدرے شخفری ہوجائے پھر بین،اگر پانی میں تکا دغیرہ ہوتو پکھ گرادو پھونک سے الگ نہ کرو بعض

وگوں کو گذرہ دہنی کی بیماری ہوتی ہے انکی پھونک سے پانی میں بداہ پیدا ہوجاتی ہے اس لیے ہرخض این دونوں سے پربیز کرے برتن میں

مانس لینے ادراس میں پھونک مار نے ہے بعضور کے احکام میں صدیا تھک تیں ہیں۔(مراة السانج شرح مشکو ترائسانج ، ج۲ہم ۱۲۵)

مرح مسلم ،کتاب الا شرید ، باب استخباب لعن الاصابح ، مرائح ، الحدیث : ۱۳۵۔ (۱۳۵۳) ہم ۱۱۲۳،

#### سكيم الامت كمدنى كهول

ا کھاتے پیچے وقت، پیٹاب پاخانہ بنماز و دعائتی کہ اپنی بیوی سے محبت کرتے وقت بھی قریقی شیطان انسان کے ساتھ اس کھاتا بیتائتی کہ ساتھ ان کہ ساتھ ان کھاتا بیتائتی کہ ساتھ ان محبت کرتا ہے جس سے کھانے بی بہت ہے برکتی ہوتی ہے اور اولا و ہے اوب سرکش ہوتی ہے اگر ان وقات میں بہم اللہ پڑھ لی ہے۔ اگر پاخانہ جاتے وقت بہم اللہ پڑھ لی بہم اللہ پڑھ لی جائے تو کھانوں میں برکت ہوتی ہے اولا و نیک و صالح اور با اوب بیدا ہوتی ہے، اگر پاخانہ جاتے وقت بہم اللہ پڑھ لی جائے تو شیطان اس کا سرنہیں و کھ سکتا۔

ا ہے۔ گر گرے ہوئے لقمہ بین مٹی وغیرہ پاک چیز لگ گئی ہے تو اے صاف کرکے لقمہ کھائے اور اگر نجاست لگ گئی ہے تو دھوکر کھ ہے، اگر وحل نہ سکے تو کتے بلی کو کھلا دے بوں ہی نہ چیوڑ دے کہ اسمیں مال ضائع کرنا ہے اور دب تعالٰی کی نعت کی نا تدری ہے حدیث ان این ماجہ نے حسن بھری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ معقل بن یہ روضی اللہ تعالٰی عنہ کھانا کھارہ سے تھے، ان کے ہاتھ سے لفتہ گر گیا، انہوں نے اٹھا لیا اور صاف کر کے کھا لیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آئھوں سے اشارہ کیا (کہ یہ کتنی حقیر و ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انھوں نے کھا لیا) کسی نے ان سے کہا، خدا امیر کا کہ معقل کرے (معقل بن یہار وہاں امیر وسروار کی حیثیت سے تھے) یہ گنوار مخصیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوالقمہ کھا لیا اور آپ کے سامتے یہ کھانا موجود ہے۔ انھوں نے فرمایا ان عجمیوں کی وجہ سے جس اس چیز کوئیس چیوٹ سک ہوں جو میں نے رسول اللہ تعالٰی عایہ وسلم سے سنا ہے، ہم کو تھم تھا کہ جب لقمہ گر جائے، اسے صاف کر کے کھا جائے، شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ (26)

صدیث ۲۲: ابن ماجہ نے ام الموشین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مکان میں تشریف لائے، روٹی کا ککڑ اپڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا بجر کھالیا اور فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (لیمن روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کرنیس آئی۔(27) لیمنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

حدیث سا: طبرانی نے عبداللہ این اُم حرام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایث کی کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) نے فرما یا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسان وزمین کی برکات سے ہے، جوشخص وسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھ لےگا، اس کی مغفرت ہوجائے گی۔(28)

صدیث ۱۲۴ داری نے اسارض اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ، کہ جب ان کے پاس ٹرید لا یاجاتا تو تھم کرتیں کہ چھپار یاجے کے داری کے باس ٹرید لا یاجاتا تو تھم کرتیں کہ چھپار یاجے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہوجائے اور فرما تیں کہ بیں نے رسول اللہ تعالی علیہ وسلم سے سنا ہے

سے کدائی چھوڑ ہے ہوئے لقمہ کو یا تو شیطان کھا ہی نے گا یا اسکے ضائع ہونے پر ٹوش ہوگا شیطان کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔
سے ہندا سچھ بھی نہ چھوڑ ہے سب ہی چاٹ لے اگر ٹی آدمی ایک ماشہ کھانا بھی برتن میں نگار ہا جو برتن دھوتے ہوئے نا بیوں میں سی تو حساب نگانو کہ جس شہر میں آٹھ دی لا کھا آدمی رہتے ہوں تو دو دفعہ کتنا کھانا نالیوں میں جاتا ہے ، یہ فضول خر پئی بھی ہے ، ہال مذائع کرنا محساب نگانو کہ جس شہر میں آٹھ دی لا کھا آدمی رہتے ہوں تو دو دفعہ کتنا کھانا نالیوں میں جاتا ہے ، یہ فضول خر پئی بھی ہے ، ہال مذائع کرنا تھی کہ کھانے کی احترام وادب میدی ہے یا اتنا چھوڑ و کہ دوسرا آدئی کھا سکے۔ (مراة المنائح شرح مشکو قالمضائح ، جا ہیں)

<sup>(26)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الأطعمة ؛ باب النقمة إذ اسقطت ، الحديث:٣٢٨م. ٣٢م ١٠٠٠.

<sup>(27)</sup> سنن ابن ماجه، كماب لاطعمة ، باب التمي عن إلقاء الطعام، الحديث: ٣٣٥٣، ج ١٩،٥٠ ١٩.

<sup>(28)</sup> اې مع الصغيرلسيوطي ،الحديث:١٣٢٢م٥٨٠

## المرادشويعت (مرادين المرادين ا

که ای سنه برکت زیاده بوتی ہے۔ (79)

حدیث ۲۵: حالم جابر رضی انڈ افعالی عند سے اور ابود اور ایان نسی انڈ افعالی منہا ہے روایت کرتے ہیں، کہ ارش د فرمایا: کھانے کو ٹھنڈ اکرلیا کروکہ گرم کھانے میں برکت نین ہے۔ (30)

(29) سنن الدارمي ، كمّا ب الأطعمة ، باب انهى عن اكل الطعام الحار، الحديث: ٢٠٥٧، ج ٢٠٨٠.

#### عليم الامت كے مدنى محصول

﴾ بٹرید کے معنی پہلے بیان کیے جانچے ہیں۔ شور بے میں گلائی ہوئی رد ٹی یعنی آپ بہت گرم کھانا نہ کھی ٹی تغییں اور کھانا کھول کر پھوٹیس مارکر خھنڈا نہ کرتی تھیں بلکہ پکنے کے بعد پچھود پر ڈ حکار ہے دینیں جب خود خھنڈا ہوجا تا تو کھاتی تھیں۔

م یعنی کھانے کا تدرے شخنڈا ہوجانا اور پھوکوں سے شخنڈا نہ کرنا برکت کا باعث ہے اس لیے کھانے میں بھی تکیف نہیں ہوتی ، دمیمی شریف میں ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں۔ (مراۃ المناجع شرح مشکوۃ المصابح ، ج ۲ ہیں ۸۹)

(30) الستدرك للي ثم ، كمّاب الاطعمة ، باب أبرد دا الطعام الحار ، الحديث: ٤٠ ٢ ٤، ج٥٥، ١٦٢٠.

(31) صحيح ابخاري، كماب الاطعمة ، باب ما يقول إذا فرخ من طعامه بالحديث: ٥٣٥٨، ج ٣٠٠ م٥٣٥٠.

وسنن الترندي، كمّاب الدعوات ، باب ما يقول إذ افرغ من الطعام، الحديث: ١٨٣٧، ٥٥، ص ٢٨٣٠.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے بے شارتعریفیں، نہایت پاکیزہ اور بابر کت نہ کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے لا پرواہی برتی ملی۔ اے ہورے رب! (تبول قرما)

#### عكيم الامت ك مدنى يهول

ا۔ حق میرے کہ یہاں و ندہ سے مراد کپڑے کا دسترخوان ہے یا تھجور کے پتوں کا نہ کہ لکڑی کا خوان کیونکہ حضور ملی مقدعانہ وسم لکڑی کے خوان اور میز پر کھانا نہ کھاتے ہتھے۔

کے بعنی ایک حمد جوریا دغیرہ سے پاک ہو،اخلاص سے شامل ہو رہ تینوں کلے بعنی کثیر،طیب اور مبار × حمد ای صفات ہیں ورحمد مفعوں ہے محمد دفعل بوشیدہ کا۔

سے فاہر ہیہ کے خیر پیش سے ہے حو پوشیدہ کی خبر اور بیکلام دعائیہ ہے ، حو کا مرجع بچا ہوا وہ کھانا ہے جو سامنے ہے اٹھا یا جارہ ہے لینی ابھی سے کہ غیر پیش سے ہے ووائ نہ ہو گیا ہو، ہم اس سے بے نیاز نہ ہو گئے ہوں ، ہم کو پھر بھی عطا ہو۔ یہ تینوں لفظ سم مفعول ہیں ملکی ۔ مودع ، ومستغنی اور ہوسکتا ہے کہ غیر کو فتح ہواور بیرحمدُ اکی صفت یا حال ہو لیبنی ہم رب کی ایسی حمد کرتے ہیں جو نہ تو کف یت کی ہے

حدیث ۲2: میچ مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ مثالی اللہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ (عزوجل) کی حمد کرتا ہے اور پانی بیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (32)

حدیث ۲۸: ترندی و ابو داود و این ماجه ابوسعید خدری رضی الله تعالی عندسے دادی، رسول الله سلّی الله تعالی علیه وسلّم کھانے سے فارغ ہوکریہ پڑھتے: آگھٹ کی بلّا والّی فی اضعید قارع بھی تھیں۔ (33) مسلم کھانے سے فارغ ہوکریہ پڑھتے: آگھٹ کی بلّا والّی فی اضعید قال الله مسلم نے فرمایا: کھانے حدیث ۲۹: ترندی ابو ہریرہ رضی الله تعالی عندسے دادی، که رسول الله ملّی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: کھانے والا شکرگزار ویسائی سے جیساروزہ دار مبرکرنے والا۔ (34)

(33) سنن أي داود، كمّاب الاطعمة ، باب ما يقول الرجل إذاطعم، الحديث: ١٨٥٠، ج٦، ص٥١٣.

ترجمه: ملدتعالى كاشكر ب جس في ميس كملايا، بلايا اورجس مسلمان بنايا-

#### تھکیم الامت کے مدنی پھول

خواہ اکیلے یا جماعت کے مماتھ پھرخواہ اینے گھر دالول کے مماتھ خواہ مہمانوں کے مماتھ پھرخواہ اپنے گھر یا کمی اور کے گھرمہر ن بن کر ہر کھاتے کے بعد بیددعا پڑھتے ۔

٣ كى نے پائى سے جم كى پرورش ہے، اسلام واليان سے جان وول كى پرورش، ان دونوں نعتوں پرشكر كرتے ہتے كونكه شكر سے نعت برختى ہے، قر آن مجيد كا دعدہ ہے، نقط پائى في كريدوعانہ بڑھتے ہے وہاں صرف الحمد لللہ كہتے ہے۔ اس سے معلوم ہوا كہ ہرئ نعمت پاكر نيا شكر كرے چونكہ كھانا اصل مقصود ہے اور پائى اس كے تائع اس ليے تعمت ظاہرى كاذكر پہلے فرماتے ہے بالحنى كا بعد ميں، نيز دعا كو سلام كے ذكر پرختم فرمانا اس ليے تفاكه خاتمہ ايمان پرميسر ہو۔ (مرقات)

سے بیرحدیث احمدادر سائی نے بھی روایت کی این تی نے اپنی کتاب الیوم واللیلیۃ میں نقل فرمائی۔ غرضیکہ بہت محدثین نے نقل فرمائی۔ سے معدثین نے نقل فرمائی۔ میں معدد کی مشکوۃ المصابیح ، ج۲ ہم ۵۴ )

(34) سنن الترمذي، كمّاب صفة القيامة ، باب: ٣٣٠، الحديث: ٢٢٩٩٣، ح٢٩٩٠.

## المروبها وشویست (مرتان مرد) المرد ال

صدیث و سا: ابودادد نے ابوابوب رضی القد تعالی ونہ ہے دوایت کی، که رسول القد تعالی علیہ وسلم جب کھاتے یا چیتے وسے پڑھتے: اُنگٹنگ بلکھ الّذِی اُنظعَدَ وَسَفْی وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ فَغُرَجًا ، (35)

حدیث اسان ضیائے انس رضی اللہ تعالٰی عندے روایت کی کہ ارشاد فر مایا: آدمی کے سامنے کھاٹا رکھا جاتا ہے اور انتفا یا انتفا نے سے پہلے اس کی معفرت ہوجاتی ہے۔ (36) اس کی صورت رہے کہ جب رکھا جائے بہم اللہ کے اور جب اٹھا یا جائے گئے الحمد لللہ کے۔

صدیث ۳۲: نمائی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ کھانے کے بعد یہ وُعا پڑھے: اَلْحَمُدُ لِلّٰهِ الَّذِی یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْمًا فَهِما نَاوَاطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَ بُلَانَا، اَلْحَمُدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعَ دَّیِنَ وَلَا مُکَافًی وَّلَا مَکْفُورٍ وَّلَا مُسْتَغَنِّی عَنْهُ اَلْحَمُدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَانَا مِنَ الْعُرْي وَهَمَا نَامِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَنِي وَفَصَّلَنَا

#### حكيم الامت كمدنى كيول

ا یشکر کا اتل درجہ ہے ہے کہ بسم اللہ سے شروع کرے الحداللہ ہے ختم کرے جمل شکر بیہے کہ کھا ٹی کر دب تعالیٰ کی اط عت کرے ، اللہ توفیق دے۔

٣ ۔ دوزہ داركا كم سے كم مير بير بے كدا سے روزہ كو روزہ آوڑنے والى چيزوں سے محفوظ رکھے اور درام نی شكر بير ہے كہ كروبات سے بھائے ،اعلی شكر بير ہے كدان چيزوں سے روزہ كومخوظ رکھے جن سے روزہ غير متبول ہوتا ہے بعنی سر نے پر كان تک برعضوكا روزہ ہو۔ال حديث كا مطلب بير ہے كدائيان كے دوركن جل: شكر اور مبر آوگو يا نصف ايمان شكر ہے نصف ايمان مبر رفصف ہونے بين تشبيد ہے ورنہ روزہ كا مطلب بير ہے كدائيان كے دوركن جل: شكر اور مبر آوگو يا نصف ايمان شكر ہے نصف ايمان مبر رفصف ہونے بين تشبيد ہے ورنہ روزہ كا خصوصى درجہ دہ ہے جوكى عبادت كو حاصل نبيل ،فرماتا الصوم كى وانا اجزى بروزہ بيرا ہے اور اس كا تو،ب بين ہى وول كا يا اس كا تو اب خود بيں ہوں ۔ صوفيا وفر ماتے جين كد صابر دوزہ وارتو كھانا بينا چيوڑ كرمبر كرتا ہے اور شاكر كھانے والا اس كھانے سے بيد؛ شدہ تو تو س

سا سنان سین کے کسرہ اور نون کے فتہ سے ہے ہمند کے فتہ اور نون کے شد سے بین محدثین نے فرہا یا کہ سنان ورسنہ وونوں ہاپ بینے محالی ہیں، بعض محدثین نے فرہا یا کہ سنان ورسنہ وونوں ہاپ بینے محالی ہیں، بعض نے فرہا یا کہ سنان تا بھی ہیں اور سنہ محالی ہیں، سنداسلی ہیں سے بیس بجری میں خار فت عثانیہ ہیں ان کی وفات ہوئی، ان کے حالات معلوم نہ ہوسکے ۔ (اشعہ) (مراق المناجی شرح مشکوق المعانی بیس ۵۵)

(35) سنن أي داود، كتاب الاطعمة ، باب ما ليتول الرجل اذ اطعم، الحديث: ١٨٥١، ٣٨٥، ١٣٥٠، ١٥٥٠

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں،جس نے کھلایا، پلایا اورائے با آسانی اتارا اوراس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

(36) اله حاديث الخيارة بمتدانس بن ما لك والحديث: • • ٢٨٠، ٢٢٩٠٠.

عَلَى مَيْرِيرِ فِمَنْ خَلُقِه تَقْضِدُو أَوْ الْمُعَدُّ مِلْهِ رَبِ الْعِلْمِيلِي ( ١٩٦)

صدیت الم الم الم و الم الم و

حدیث سمس: ابن ماجہ نے عائشہ دشی القد تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ دسول الندسکَّی اللہ تعالٰی عدیہ دسم نے کھونے پرسے اُٹھنے کی مم انعت کی، جب تک کھا تا اٹھا نہ لیا جائے۔ (41)

حدیث ۵ سا: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنیما سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرہ یا کہ جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نداشے ، جب تک دستر خوان نہ اٹھالیا ج نے اور کھائے سے ہاتھ نہ کھنچ اگر چہ کھاچکا ہو، جب تک سب لوگ فارغ نہ ہوجا کی اور اگر ہاتھ روکنا ہی چ ہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کیے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسر اشخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا، وہ بھی ہاتھ سے کے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باتی ہو۔ (42) ای حدیث کی بناء پرعلا یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ہوتوں کہ ہوتوں آہتہ آ ہستہ تھوڑ اتھوڑ اکھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت بیشن کرے تا کہ دوسروں کوشرمندگی نہ ہو۔

ترجمہ: ہی م تعریفیں استرتعالی کے لیے ہیں، جو کھلاتا ہے اور خور نہیں کھاتا، اس نے ہم پراحسان فربایا کہ میں صدایت دی اور آسیں کھلایا، پایا اور ہمیں ہرنجست نحوب عطاکی۔ تمام تعریفیں الشرتعالی کے لیے ہیں، اس حال میں کہ شرتو وہ نعت جھوڑی می نہ اس کا بدلد دیا گیا، ور نہ ہا شکری کی فرا بہتا یا اور مربعی میں کپڑا بہتا یا اور مربعی میں کبڑا بہتا یا اور مربعی میں کپڑا بہتا یا اور مربعی میں کپڑا بہتا یا اور مربعی میں کہڑا بہتا یا اور بربعی میں کبڑا بہتا یا اور بربعی میں کہڑا کھا کھا کھا تا اور بربعی میں اور اندر معلی بین سے بیتا کیا اور این بہت کی مخلوق پر جمیں فضیات وی تمام تعریفیں ابتد تعالی کے لیے ہیں، جو تمام جہالوں کا یا لیے دانا ہے۔

<sup>(37)</sup> كنزانعم ل، كتاب لمعيشة ، رقم: ١٩٨٠ ١٨، ج١٥٥ مساا.

<sup>(38)</sup> ترجمہ: اے اللہ! مزوجل ہمارے لیے اس ( کھانے ) میں برکت عطافر مااور ہمیں اس سے بہتر بدل عطافر ما۔

<sup>(39)</sup> ترجمہ: اے اللہ اعز وجل ہمارے لیے اس میں برکت عطافر مااور مہیں مزید عطافر ما۔

<sup>(40)</sup> شعب الايمان، باب في الطاعم والمشارب، الحديث: ٥٩٥٧م. ٥٥م ١٠١٠

<sup>(41)</sup> سنن ابن ماجد، كرّب الطعمة ، بإب المحي ال يقام عن الطعام حتى ير فع... إلخ، الحديث: ٢٩٣ سورج ١٩٠٣ م

<sup>(42)</sup> المرجع اسابق الحديث: ٣٩٥، ٣٩٥، ج ١٠٥ مام.

حدیث ٢ ساز ترندی وابو واو و نے سلمان فاری رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہتے ہیں : میں نے تو رات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضوکرنا لینٹی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے۔ اس کو میں نے نبی کر بم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ہے ذکر کیا، جضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسلّم ) نے ارشا وفر ما یا: کھانے کی برکت اس کے پہلے وضوکرنا اور اس کے بعد وضوکرنا اور اس کے بعد وضوکرنا ہوراس کے بعد وضوکرنا ہوتا ہے۔

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ یعنی اگر کوئی محف جناعت سے ساتھ کھانا کھائے اور خود جلد کھا چکے اور لوگ انجی کھار ہے ہوں تو نہ تو دسترخو،ن ہے اٹھے نہ کھ نے سے ہاتھ سینے بلکہ چپوٹے چپوٹے لئے کچھ وتفہ سے کھاتا رہے تا کہ دومرے اپنا پیٹ بھرلیں۔

۲۔ بینی اگر جانے کی جلدی ہوتو باتی کھانے والے ساتھیوں سے کہددے کہ جمعے جلدی ہے جس معذور ہوں آپ حضرات کھاتے رہیں۔ بیرے مرشد برتن صدرالا فاضل مولانا سیر بحر نجیم الدین صاحب مراداً بادی قدس سروکا وستر خوان بہت وسیج تھ، حضرت اسپنے خادم کے ساتھ کھاتے سے مرجد کھاتے والے ماتھ کھاتے والے کہ الوگ کھاتے وہو جھے بچھ عذر ہے دو عمل شریف اس حدیث کی تغییرتھ۔

4: ) سنن التر ندي، كتاب الاطعمة ، باب ما جاء في الوضوء قبل الطعام وبعده ، الحديث: ١٨٥٣، جهم بهم ١٣٠٠.

#### لیم الامت کے مدنی پھول

ا سینی مسلمان ہوئے سے نہلے میں نے توریت میں پڑھا تھا۔

سے بہال دضولغوی معنی میں ہے جو بنا ہے وضوّے ہے بمعنی صفائی اور احجائی لہذا اس کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی مفائی کرنا کہ ہاتھ: دھونا کل کر 1.7

ا مناور فی می استان کی تصدیق و تائید کے لیے مار پوچھنے کے لیے کداب اسلام میں بھی بیتھم ہے یا دیگر احکام کی طرح مناور فی میرا۔

۵۔ یعنی توریت شریف میں دوبار ہاتھ وحونے کلی کرنے کا تھم تھا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد گریہود نے صرف بعد رکھ پہلے کا ذکر منا دیا۔ کھ نے سے پہلے ہاتھ اور کھانے کی وجہ سے ہاتھ میلے دانت میلے ہوجاتے ہیں اور کھانے میں ہاتھ و منہ چھنے ہوجاتے ہیں لہذا دونوں وقت بیر صفائی کرلو کھانا کھا کرکلی کرلینے والافتص ان شاء ملہ پائیور یا سے محفوظ رہتا ہے، وضو میں مسواک کرنے کا عادی دانتوں اور محد ہے کے امراض سے بچا رہتا ہے، کھانے کھانے کے فوز ابعد بیشاب کرلینے کی سے

صدیت سے سا: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے راوی، کہ ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں ہفو کرنا (ہاتھ موٹھ دھونا) مختاجی کو دور کرتا ہے اور بیمرسلین (علیہم السلام) کی سنتوں میں سے ہے۔ (44)

حدیث ۸ سا: ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا: جو یہ پہند کرے کہ اللہ تعالی اس کے محریب کی کہ فرمایا: جو یہ پہند کرے کہ اللہ تعالی اس کے محریب خیرزیاوہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے اور جب اٹھا یا جائے اس وقت وضو کرے۔ (45) لیمنی ماتھ موٹھ دھوئے۔

ہ سے بیت ہے ہے ۔ ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہاہے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا کہ اسم مے ہوکر کھا ؤ، الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (46)

حدیث \* ۱۲٪ تر ذی نے عکراش بن و ویب رضی الله تعالی عند سے روایت کی، کہتے ہیں: ہارے پاس ایک برتن میں بہت سی شرید اور بوٹیاں لا میں کئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف بڑنے لگا اور رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے میرا داہنا ہاتھ پکر لیا اور فر ہایا کہ عکد سے کھا کہ یہ الله تعالی علیہ والہ وسلم ) نے اپنے باعمی ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکر لیا اور فر ہایا کہ عکد سے کھا کہ یہ اور رسول الله تعالی علیہ وسلم کا ہاتھ مختلف عکہ طرح کی مجوریں لا بھی گئیں، میں نے اپنے سامنے سے کھائی شروع کیں اور رسول الله تعالی علیہ وسلم کا ہاتھ مختلف عکہ طبق میں پڑتا۔

میں نے اپنے سامنے سے کھائی شروع کیں اور رسول الله تعالی علیہ وسلم کا ہاتھ مختلف عکہ طبق میں پڑتا۔

پر فر ہایا کہ عکراش جہاں سے چاہو کھا کہ کہ یہ ایک قشم کی چیز نہیں۔ پھر پانی لایا گیا حضور (صلّی الله تعالی علیہ واللہ علیہ وسلم ) نے ہاتھ دھو کے اور ہاتھوں کی تزی سے موٹھ اور کلائیوں اور سر پرسے کر لیا اور فر ہایا کہ عکراش جس چیز کو آگ نے جوالیتی جوآگ سے پکائی گئی ہو، اس کے کھانے کے بعد بیہ وضو ہے۔ (47)

عدت ڈابواس سے کردہ ومثانہ کے امراض سے حفاظت ہے بہت مجرب ہے۔ (مراة المنائج شرح مشکوۃ المعائع، ج٢، ص ٥٥) المعم الاوسط، باب الميم، الحديث: ١٦٦١ ع من ٥٩ص ٢٣١٠،

حکیم الامت کے مدنی مچول

ا \_ آپ تنہی ہیں،بھرہ میں تیام رہا،آپ ہی اپنی توم کے صدقات لے کر بارگاہِ رمالت میں حاضر ہوئے تھے۔ ۲ \_ بڑید کے معنی پہلے بیان ہو بچے کہ گوشت میں بھیکی ہوئی گلائی ہوئی روثی جس میں یوٹی (شور با)روٹی یک جان کرنی جا کیں۔وذر بجن ہے وزرجن ہے وزرج کے معنی گوشت کے کارٹرے بغیر مڈی والے لیعنی جھوٹی ہوئیاں۔(مرقات، لمعات)

<sup>(45)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الأطعمة ، باب الوضوء عند الطعام، الحديث: • ٢٦٣، جهم، ص٠٩.

<sup>(46)</sup> امرجع إسابق، باب الاجتماع على الطعام، الحديث: ١٨٥٣، ج٣، ١٠٠٠.

<sup>(47)</sup> سنن الترندي، كتاب الاطعمة ، باب ماجاء في التسمية ، الحديث: ١٨٥٥، جهم ٣٣٥.

سے مینی برطرف سے کھانا شروع کیا۔ تبطب بنا ہے قبط سے بمعنی اونٹ کا چارہ جرنا، چونکہ اونٹ برطرف سے کھانا ہے۔ یا ہے ؟ طرف سے کھانے کو فبط کہا جاتا ہے۔

س جنبور انورمل القد عذید و ملم کا این سامنے سے کھانا دعزت عکراش کی تعلیم کے لیے کہ آئیں کھانے کا طریقہ آ جائے ورزد نفورسل القد عدید و ملم برطرف سے کھاسکتے کیونکہ آب این خاوم کے ساتھ کھار ب نتیے لبذا یہ حدیث اس دوایت کے فلاف نہیں کہ حضور انور کے ساتھ معارت اس کھار ہے جنے تو آپ میالد میں برطرف سے کدو تلاش کرکے کھاتے رہے ، وہ عمل مجی تعلیم کے لیے تھا۔ معلوم ہوا کہ عالم تو ی تبدیخ کے مماتھ ملی تبلیغ میں مرحد فلا میں برطرف سے کدو تلاش کرکے کھاتے رہے ، وہ عمل مجی تعلیم کے لیے تھا۔ معلوم ہوا کہ عالم تو ی تبدیغ کے مماتھ ملی تبلیغ میں مرحد میں اللہ علیہ وسلم العملی تبلیغ فرما کر بھر ظہور نبوت کے بعد تو لی تبلیغ کی۔

ے کیونکہ حضور انور کا بایاں ہاتھ مساف تھا وابنے ہاتھ جس سالن کا اثر تھا،حضرت تکراش کے داہنے کا اوپر کا حصہ مساف تھا۔

الني اور جب كھانا ايك ہوتو ہرطرف سے كھانا حريص ہونے كى علامت ہے كہ دومرے كے مائے بوئى يا روش كے كر كھايا جائے لبذا صرف اپنے مائے سے كھاؤ۔ (مرقات)

کے۔ یہ ہے حضورانور کے فرمان پر قمل کداب اس طباق میں بھی حضرت تکراش کا ہاتھ گردش ٹیس کرتا ،ان ہاتھوں پر قربان۔
۸ اب ہاتھ شریف کی گردش بھی تعلیم کے لیے تھی کدا ہے تکراش بم کود کھو بم بر طرف ہے کھارے بیل تم بھی برطرف ہے کھاؤ۔
۹ اس فرمان عانی سے معلوم بوا کہ اگر کھل مٹھائی بھی ایک شم بوتو برخض اپنے سامنے ہے تی کھائے ،اگر چندشم کی بوتو جب سے جو چہ انھائے گر بھر بھی درمیان سے نہ کھائے بلکہ دوسرے کناروں سے کھا سکتا ہے۔ (مرقات) نیال رہے کہ اگر برتن میں اکیلا آ دی بی کھارہا ہے تب بھی اپنے سامنے سے بی کھائے کہ رہی سنت ہے جب کہ ایک می کھائے ہو۔

• ابدال کے کدال دفت رومال موجود ندتھا بیان جواز کے لئے کدائی طرح اعضاء پراپنے تر ہاتھ فشکہ کر بینا بھی جائز ہے۔ خیال رہے
کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے تو آئیس نہ ہو تھے اور جب کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے تو پوٹچھ لے اس میں بڑی حکست ہے۔
السیعنی وہ جو ہم نے فر ما یا ہے کدآگ کی چی چیز کھانے سے وضو کرے وہاں وضو سے مراد ہے یہ بی ہتھ دھونا کلی کرنا ہے نہ کہ نہ رکا دضو۔
السیعنی وہ جو ہم نے فر ما یا ہے کدآگ کی چیز کھانے سے وضو کرے وہاں وضو سے مراد ہے یہ بی ہتھ دھونا کلی کرنا ہے نہ کہ نہ رکا دہتو۔
(مراة المناجیح شرح مشکوۃ المعاج میں جو ہمیں ا

(48) سنن أي داود، كمّاب الاطعمة ، باب في عسل البيد من الطعام، الحديث: ٣٨٥٢، ج٣،٣ ١٥٥. حكيم الامت سرح مدنى ميمول

یعنی جو کھونا کھا کر ہاتھ نددھوئے ہوں کھانے کی بچکنائی اس کے ہاتھ بٹس آئی رہے اور دو پہری بیس یا رات بیس ای طرح سوجائے۔ اسے یہاں مصیبت سے مرادچوہے یا سمانپ کا کاٹ جانا ہے کہ بید دونوں جانور کھانے کی خوشیو پر دوڑتے ہیں یواس سے مراد برص کی سے صدیث ۲۲: حاکم نے ابوعیس بن جررض الله تعالٰی عندہ دوایت کی، کدار شاوفر مایا: کھانے کے وقت جوتے اتار لو کہ بیسنت جمیلہ (اجیما طریقہ) ہے۔ (49) اور ائس رضی الله تعالٰی عند کی روایت میں ہے، کہ کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لو، کہ اس سے تھارے یاؤں کے لیے راحت ہے۔ (50)

حدیث ۱۳۳۳ ابو داود عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے راوی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ کالہ وسلّم) نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری ہے نہ کا ٹو کہ یہ عجمیول کا طریقہ ہے، اس کو دانت سے نوج کر کھاؤ کہ یہ خوش گوار اور زوز مضم ہے۔ (51)

یدان وقت ہے کہ گوشت اچھی طرح پک گیا ہو۔ ہاتھ یا دانت سے نوچ کر کھایا جاسکتا ہو۔ آج کل یورپ کی تقلید میں بہت سے مسلمان بھی چھری کا نئے سے کھاتے ہیں، ید فدموم طریقہ ہے اور اگر بوجہ ضرورت چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا جائے کہ گوشت اتنا گلا ہوائییں ہے کہ ہاتھ سے تو ڈا جا سکے یا دائتوں سے نوچا جا سکے یا مثلاً مسلم ران بھی ہوگی ہو تھری سے کہ دائتوں سے نوچ میں دفت ہوگی تو چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں، ای فتم کے بعض مواقع پر حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا چھری سے گوشت کاٹ کر تماول فرمانا آیا ہے، اس سے آج کل سے چھری کا نے سے کھانے کی دلیل لانا سے ترج کہیں۔

- حدیث ۱۲۲ می می از گرنجی می از گرنجی الله تعالی عنه سے روایت ہے کہ بی کریم صلّی الله تعالی علیه وسلّم نے فرمایا: میں تکیدلگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ (52)

یاری ہے کہ کھانے کے نے ہوئے ہاتھ جسم کے پیدے لگ کر جہال جموجائی وہال کوڑھ کے سفید داغ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ، ہے۔ (مرقات داشعہ)

سے نہ کی مخص کو برا کے ندابتی تقدیر پراعتراض کرے کہ قصور خوداس کا اینا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی مخص کھنے کے بھرے ہوئے ہاتھ سے کرنہ مویا کرے۔ (مر 5 المناجع شرح مشکرة المصابح من ۲۹ مس ۲۷)

(49) المتدرك للي كم ، كمّاب معرفة الصحابة رضى الله معمم ، باب دعا التي ... الخ ، الحديث: ٥٥٥٠، جهم عم اسم ١٧٠٠ م

(50) سنن مداري ، كمّاب الاطعمة ، باب في خلع النعال عند الأكل ، الحديث: ٢٠٨٠، ج٢، ص١٣٨.

#### حكيم الامت كے مدنی كھول

یعنی جب تمہدے سامنے کھانے کے لیے کھانا رکھا جائے توجوتے اتار دوجوتا پھن کر کھانا نہ کھاؤ ننگے پاؤں کھانا کھ نامفید بھی ہے اور اس میں کھ نے کا ادب بھی۔ (مراق کمناجِج شرح مشکوٰ ق المصابیج ،ج۲ بھی ۸۸)

- (51) سنن أي دود، كمّاب الاطعمة ، يأب في أكل اللحم، الحديث: ٣٩٠، جسم ١٩٠٠.
  - (52) تن ابخاري، كتاب الاطعمة ، بإب الأكل مركلاً أن الحديث: ٥٣٩٨، ج ٣٠،٥ ٥٢٨.

کھا نائبیں تناول فرمایا، نہ چھوٹی چھوٹی بیالیوں میں کھا یا اور نہ حضور (صلّی اللّٰدنتیائی علیہ کالہ دسلّم ) کے ہے تالی چیو تیا ب

دوسری روایت میں بیر ہے، کہ حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) نے بیلی چیاتی دیکھی بھی نہیں۔ قادہ سے پوچھا عماِ كەكس چيز پروەلوگ كھانا كھايا كرتے ہتھے؟ كہا كەدسترخوان پر۔ (53)

اس پر کھانا کھانا متنگبرین کا طریقہ تھا۔جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں، جھوٹی جھوٹی پیالیوں میں ۔ کھانا کھانا مجھی امراء کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف منٹم کے کھانے ہوتے ہیں، چھوٹے مچھوٹے برتنوں میں رکھے

حدیث ۲ سم: سیح بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مردی، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے کھانے کو بھی عیب نہیں لگایا ( لیعنی بُرانہیں کہا) ، اگر خواہش ہوئی کھالیا ورنہ چپوڑ دیا۔ (54)

حدیث کے ہم: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہرسول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فر ماتے ہیں كەلىك قىخص كاكھانا، دوم كے ليے كفايت كرتا نے اور دوم كاكھانا، چار كے ليے كفايت كرتا ہے اور چ ركا كھانا، آتھ كو کفایت کرتا ہے۔(55)

حدیث ۸ ۲۲: سی مغاری میں مقدام بن معد مکرب رضی الله تعالی عند سے مروی ، که رسول الله سالی الله تعالی علیه وسلم نے فرہایا کہ اسپنے اسپنے کھانے کو ناپ لیا کروہ تمھارے لیے اس میں برکت ہوگی۔(56)

حدیث ۹ ۲۲: ابن ماجه ونز مذی و داری نے ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که نبی کریم صلی ابتد تعالی علیہ کا مہوسکم کی خدمت میں ایک برتن ہیں ثرید پیش کیا گیا۔ارشاد فرمایا کہ کناروں ہے کھاؤ، نیچ میں ہے نہ کھاؤ کہ بیج

<sup>(53)</sup> صحيح البخاري، كمّاب الاطعمة مباب ما كان النبي صلى الله تعالى عليه وملم و اصحابه ما كلون مباب شرة مسموطة ... و لخ ، احديث: ٥٣.٥، ידים ביה שומי דים.

<sup>(54)</sup> صحيح البخاري، كمّاب الاطعمة ، باب ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما، الحديث: ٩٠ ٣٠٠، ج ٣٠ من ١٩٠٠.

<sup>(55)</sup> صحيح مسلم، كتاب الاشربة ، بإب فضيلة المواساة ... والخ، الحديث: ٩٤١ ـ (٢٠٥٩) من ١١١٠.

<sup>(56)</sup> صحيح البخاري، كترب البيوع، باب ما يستحب من الكيل، الحديث: ٢١٢٨، ج ٢ ص ٢٠.

ومشكاة لمصانح مكتاب الاطعمة ، الفصل الأول ، الحديث: ١٩٨، ٢٠ م. ٥٨ م.

## المروبهارشويعت (مرتازام) المحالية المحا

میں برکت اترتی ہے۔ (57) ٹرید ایک قشم کا کھانا ہے ، روٹی توڑ کرشور بے میں مل دینتہ ہیں۔ ہمنہ را قدی منٹی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ کھانا پیند تھا۔

صدیث ۵۰ طبرانی نے عبدالرحمن بن موقع سے روایت کی کہ رسول الله سنگی الله تعالٰی علیہ وسلم نے فر مایا: کونی طرف (برتن) جو بھرا جائے، پیٹ سے زیادہ برانہیں اگر شمیں پیٹ میں کچھ ڈالنا بی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالواور ایک تہائی میں کھانا ڈالواور ایک تہائی موااور سانس کے لیے رکھو۔ (58)

حدیث و نازندگی و این ماجہ نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسنّم کو بیفر مائے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ براکوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقے کانی ہیں جواس کی پیٹے کوسیدھا رکھیں۔ اگر زیادہ کھانا ضروری ہوتو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی کے لیے اور تہائی بانی کے لیے اور تہائی بانی کے لیے اور تہائی بانی سے ایک سانس کے لیے۔ (59)

حدیث ۵۲: ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہاہے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ایک طحص کی ڈکار کی آواز سی ، فرمایا: این ڈکار کم کر، اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (60)

حدیث ۵۳ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی ، علیہ وسلّم کو محبور کھاتے دیکھا اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالبہ وسلّم) سرین پر اس طرح بیٹھے منتھے کہ دونوں محفنے کھڑے منتھے۔ (61)

صدیث ۱۹۸۰ صحیح بخاری دسلم میں ابن عمرض اللہ نتعالی عنبها ہے روایت ہے، که رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے دو تھجوریں ملاکر کھانے سے منع فرما با، جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لیے لے 62)

<sup>(57)</sup> سنن الداري ، كرّب اراطعمة ، باب المحى عن اكل وسط التربيد .. . إلى الحديث: ٢٠١٧، ج٢، ص ٢٠١١.

ومشكاة المصانح، كمّاب الاطعمة ، الفصل الثاني، الحديث: ٢١١، ٢٢، ٢٥، ٥٣٩.

<sup>(58)</sup> كنزالهم ل، كتاب المعيشة ... إلخ مرقم: ٨١٣ • ١١م ١٥٥)

<sup>(59)</sup> سنن اسر مذي ، كمّاب الزحد، باب ماجاء في كراهية كثرة الأكل، الحديث: ٢٣٨٧، ج٣، ٩٨٨.

<sup>(60)</sup> سنن اسر مذي ،كتاب صفة القيامة ... إلخ، ماب حديث أكثرهم هيعا في الدنيا... والخ، الحديث ٢٣٨٦، جم ٢٠١٠.

<sup>(61)</sup> صحيح مسم، كتاب الشربة ، باب إستحاب تواضع الأكل... إلخ ، الديث: ١٣٨ ـ (٢٠٣٣) من ١١١٠.

<sup>(62)</sup> امرجع السبق ، باب تمي الأكل مع جماعة عن قران تمرتين ... الخ مالحديث: ١٥١\_ (٢٠٣٥) من اسلا.

حدیث ۵۵: میچ مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرہ یا: جن کے پہال تھجوریں ہیں، اس تھر والے بھو کے نہیں۔(63) دوسری روایت میں یہ ہے، کہ جس تھر میں تھجوریں نہ
ہوں، اس تھر والے بھو کے ہیں۔(64)

بیاس زمانے اور اس ملک کے لیاظ سے ہے کہ وہاں مجوریں بکشرت ہوتی ہیں اور جب تھر میں مجوریں ہیں تو بال
بیوں اور تھر والوں کے لیے اظمینان کی صورت ہے کہ بھوک گئے گئ تو انھیں کھالیں سے ، بھو کے نہیں رہیں گے۔
حدیث ۵۹: صحیح مسلم میں ابو ابوب انساری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی کے رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے
پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اوش) میرے پاس بھیج دیے۔ ایک دن کھانے کا برتن
میرے پاس بھیج ویا ، اس میں سے پچھٹیں تناول فرمایا تھا کیونکہ اس میں ابسن پڑا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا ، کیا ہی حرام ہے؟ فرمایا نہیں ، مگر میں نبوکی وجہ سے اسے ناپند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی ، جس کو حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والوسلّم) ناپند فرماتے ہیں ، میں بھی بی ناپند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی ، جس کو حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ سلّم) ناپند فرماتے ہیں ، میں بھی بی ناپند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی ، جس کو حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ سلّم) ناپند فرماتے ہیں ، میں بھی بی ناپند کرتا ہوں۔ (65)

حدیث ک نے بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرما یا کہ جو محص لہمن یا بیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرما یا: وہ جاری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹے جائے اور حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ قالہ وسلّم) کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی، جس میں سبزیر کاریاں تھیں ۔ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ قالہ وسلّم) نے فرما یا کہ جو میش کردواور ان سے فرما یا کہ تم کھالو، اس لیے کہ میں ان سے رائیں کردواور ان سے فرما یا کہ تم کھالو، اس لیے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے۔ (66) یعنی ملائکہ ہے۔

صدیث ۵۸: ترندی و ابو داود نے حضرت علی رضی الله تعالی عندے روایت کی ، که رسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم نے کہن کھانے سے منع فر مایا ، تمرید که بکا ہوا ہو۔ (67)

حدیث ۵۹: ترندی نے اُم ہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہتی ہیں کہ میرے یہاں حضور (صلّی الله تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) تشریف لائے ، فرمایا: کیچھ تھھارے یہاں ہے۔ میں نے عرض کی ،سوتھی روثی اور سرکہ کے سواسیح

<sup>(53)</sup> المرجع السابق، باب في إدخال التم ونحوه من الاقوات للعيال، الحديث: ١٥٢\_ (٢٠٣١) بم اسماا.

<sup>(64)</sup> المرجع العابق، الحديث: ١٥٣ \_ (٢٠٣١) بمن اسلا

<sup>(65)</sup> سيح مسلم، كتاب الأشربة ، باب إباحة أكل الثوم ... إلح، الحديث: ١٥٠ ـ (٢٠٥٣) إص ١١١٥.

<sup>(66)</sup> صحيح البخاري، كمّاب الإذ ان، باب الانفتال والانصراف... إلخ، الحديث: ٨٥٥، ج ١٠ م ٢٩٠.

<sup>(67)</sup> سنن أي داود، كمّاب الاطعمة ، باب في أكل الثوم، الحديث: ١٣٨٢٨، ج ١٣٠٥.

## المراد ال

نہیں، فرمایا: لاؤ، جس تھر میں مرکہ ہے، اس تھر والے سالن ہے جہائے نہیں۔ (68) حدیث ۲۰: میجے مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ مسلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تھم والوں سے سالن کو دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا، ہمارے یہال سمر کہ کے سوائیجھ نہیں۔ حضور (حسلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلم) سے

اے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کدسر کداچھا سالن ہے۔ (69)

حدیث الا: ابن ماجہ نے اسابیت یز مدرضی اللہ تغالی عنہا ہے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی امتد تغالی علیہ وسلّم کی خدمت میں کھانا حاضر لا یا گیا، حضور (صلّی اللہ تغالی علیہ والم ) نے ہم پر چیش فر ما یا، ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں خدمت میں کھانا حاضر لا یا گیا، حضور (صلّی اللہ تغالی علیہ والم وسلّم) نے ہم پر چیش فر ما یا، ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فر ما یا: بھوک اور جھوٹ دونوں چیز ول کواکٹھا مت کرو۔ (70)

یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھی ہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا ویا وآخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بارنہ کہا جائے ، کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولئے سے بچنا ضروری ہے۔ ب

<sup>(68)</sup> سنن اسر مذى الشماكل المحمدية ، باب ماجاء في إدام رسول النه صلى الله عليه وسلم ، الحديث: 21 من ٥٣٠٠.

وسنن اسر مذي ، كمّاب الاطعمة ، باب مأجاء في الخل ، الحديث: ١٨٣٨، ج ٣٠ سام ٣٣٠.

<sup>(69)</sup> ميج مسم، كتاب لاشربة ، باب نضيلة الخل ... والخ ، الحديث: ١٦٦ ـ (٢٠٥٣) بن ١١٣١٠.

<sup>(70)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الاطعمة ، باب عرض الطعام، الحديث: ٣٩٨-٣٥، ٣٦، ١٢٧٠.

کیا) حضور (صلّی اللہ تعافی علیہ فائم وسلّم) نے فرمایا: دودھ والی کو نہ ذرج کرنا۔ انصاری نے بکری ذرج کی، ان حضرات نے بکری کا موشت کھایا اور تھجوریں کھا تھی، پائی پیا۔ جب کھائی کر فارغ ہوئے، ابو بکر وعمرضی اللہ تعالٰی عنہما ہے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا، تنہمیں بھوک تھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے رینعت تم کو کی۔ (71)

حدیث ۱۲۳: مسلم و ابو واود نے اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والبہ وسلم) نے فرمایا: جو محض جائدی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا بیتا ہے، وہ اپنے پید میں جہنم کی آگ اُتارتا ہے۔(72)

صدیث ۱۲۳ : ابو داود وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت کی، کہرسول اللہ ملّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جب کھانے میں مکھی کر جائے تو اسے غوط دے دو (اور پیمینک دو) کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیاری ہے اور دوسرے میں شِفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیاری ہے۔ (73) لینی وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیاری ہے، لہٰذا یوری کوغوط دیدو۔

صدیث ۲۵: ابو داور و ابن ماجه و داری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ دسکم نے فرمایا: جو تخص کھانا کھائے (اور دانتوں ہیں کچھرہ جائے)اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے ،جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔(74)

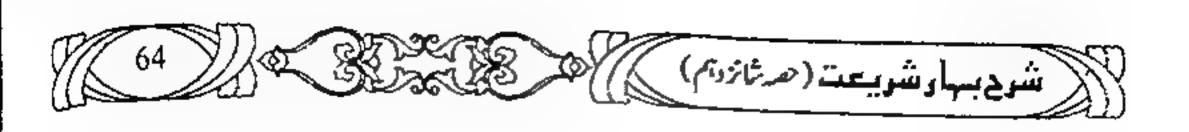
#### 多多多多

<sup>(71)</sup> صحيح مسلم، كتاب الانثرية ، بأب جواز استتباعه غيرو... إلخ ، الحديث: ١٣٠٠ م. ٢٠٣٨) م ١١٢٥.

<sup>(72)</sup> صبح مسلم، كمّا باللباس دالزينة ، بابتحريم إستعال أواني الذهب... إلخ، الحديث: ١١٣٢)، م ٢٠٢٥.

<sup>(73)</sup> سنن أي داود، كمّ ب الاطعمة ، ماب في الذباب يقع في الطبعام، الحديث: ٣٨٣٣، ج٣٣، ال

<sup>(74)</sup> منن لكي داود، كرّب الطهارة ، باب الاستتار في الخلاء، الحديث: ٣٥، ح] ام ٣١٠.



### مسائل فقهيه

بعض صورت میں کھانا فرض ہے کہ کھانے پر تواب ہے اور نہ کھانے میں عذاب۔ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانیا ہو کہ نہ کھانے سے مرجائے گا تو اتنا کھالیما جس سے جان نے جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مرگیا تو گنہگار ہوا۔ اتنا کھالیما کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھ سکے لیمنی نہ کھانے سے اتنا کمزور ہوجائے گا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا اور روزہ نہ رکھ سکے گا تو اس مقدار سے کھالیما ضروری ہے اور اس میں مجی ثواب ہے۔ (1)

مسئلہ ا: اضطرار کی حالت میں یعنی جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہے آگر حلال چیز کھانے کے لیے نہیں ملتی توحمام چیز یا مردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیز ول کے کھالینے پراس صورت میں مؤاخذہ نہیں، بلکہ نہ کھا کرمرجانے میں مؤاخذہ ہے آگر چیہ پرائی چیز کھانے میں تاوان (یعن جو پچھ نقصان ہوا،وہ اداکرے) دینا ہوگا۔(2)

(1) الدرالخار كاب الحظر والاباحة اج وي ٥٥٩.

ميرے وني نعمت ،ميرے آتا اللحضرت، إمام ألجسنت، عظيم البزكت، عظيم الرجت، پروانه همچ دسالت، تُحَدِّدَ و بن و مِلْت، حالى سنّت، ماحى بِدعت، عالِم شَرِيْحَت، بير طريفت، باعب فخير و يَذكت، مضرت علامه مولنيا الحاج الحاقِظ القارى المشاه امام أحمد زضا خان عَلَيْهِ رَحْمَنَةُ الرَّحْمَن ملفوظ ت اعلى مضرت صفحه ۱۰۸ ش فرماتے جي:

فَسَ اضُطَرَّ فِي مَخْمَتُ صَةٍ

ر جمه كنزالا يمان: جو بعوك بياس كى شدت يس ناچار مو .. (ب ٢ ، الما كده: ٦)

بھوک یا ہیاس سے جان نکی جاتی ہے اور کھانے یا ہینے کوحرام کے سوا پھوٹیں ، اب اگر ترک کرے تو گنا ہگار ہوگا اور ح م موت مرے گا۔ بکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر اِستعال کرے۔(ورمخار معدروالحتار ، کماب اُحظر والا باحة ،ج ۹ مس۵۹)

(2) الدرالخار، كاب الحقر والاباحة ، ج ٩٥٩ ٥٥٩.

مكيم الامت كي مدنى بحول

یے تکم اس مجور ومضطرکے لیے ہے جو بھوک سے مرد ہا ہواور کوئی کھانے کی چیز میسر نہ ہووہ اسکی مجبور کی میں اس جانور کا دودھ بغیر ما سک کی اس مجبور ومضطرکے لیے ہے جو بھوک سے مرد ہا ہواور کوئی کھانے کی چیز میسر نہ ہووہ اسک مجبور کی میں اس کا بھانا منرور ک ہے، پھر جب خداد سے اس کا بھانا منرور ک ہے، پھر جب خداد سے اس کا بھانا منرور ک ہے، پھر جب خداد سے تو اس کی تیست ، لک کو اور کردے اور یہ بھیا بھی بھڈر ضرورت جائز ہے جس سے جان بھے جانے ، بلاضرورت یا ضرورت سے ریادہ سے

مسئلہ ۲: پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، تو کی چیز کو پی کر اپنے کو ہلاکت سے بچاٹا فرض ہے۔ پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے اور معلوم ہے کہ اس کے پی لینے میں جان نے جائے گی، تو آئی پی لے جس سے بیراندیشہ جاتا رہے۔ (3)

مسئلہ سا: دوسرے کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے، تو قیمت سے خرید کر کھا لی لے وہ قیمت سے بھی نہیں دیتا اور اس کی جان پر بنی ہے ، تو اس سے زبردئی چھین لے اور اگر اس کے لیے بھی بھی اندیشہ ہے تو پچھ لے لے اور پچھاس کے لیے جھوڑ دے۔ (4)

مسئلہ سم: ایک شخص اضطرار کی حالت میں ہے دو مرافخص اس سے میہ کہتا ہے کہتم میر؛ ہاتھ کا ک کراس کا گوشت کھانو۔ اس کے لیے اس گوشت کھانا اس حالت میں بھی مباح کھانو۔ اس کے لیے اس گوشت کھانا اس حالت میں بھی مباح نہیں ۔ (5)

برگزنہ ہے۔ (مرقات، لمعات وغیرہ) ایک مجودی میں تو مردار بلکہ سور دغیرہ حرام گوشت بھی طال ہوجاتے ہیں، رب فرما تا ہے: "فَتَنِ
الضّطُوّ فِی صَّفَاتِهِ غَنْدَ مُتَعَبِّا نِغِی لِا تُعِید" ای لیے حضور انورسلی الله علیہ وسلم نے فرما یا کہ نے نہ جائے کہ بیضرورت سے زیادہ ہے
لہذا صدیث پرچکڑ الویوں کا بیاعتراض نہیں ہوسکتا کہ اس میں چودی جائز کردگ کی۔ (مراة المناجِ شرح مشکلوة المصابح، ج م میں اے)
لہذا صدیث پرچکڑ الویوں کا بیاعتراض نہیں ہوسکتا کہ اس میں چودی جائز کردگ کئ۔ (مراة المناجِ شرح مشکلوة المصابح، ج م میں اے)
(3) الدرالحقاروردالحتار، کتاب الحظر والا باحث میں جو میں ہے۔

على عنرت العام أبلسنت المعفرت عن مدمولينا الحاج الحافظ القارى الشاه امام أحمد زَ ضا خان عَلَيْهِ رَثَمَهُ الرَّشن ملفوظ بيه اعلى معزرت صفحه ١٠٨ ميں فرماتے ہيں :

شریعی مظہرہ کا عام تابدہ ہے کہ کہ کام کوئع فرماتی ہے کس مصلحت سے اور جب بندہ کوخرورت بیش آبھاتی ہے فورا اپنی نمنا نفت آنھا لیتی ہے فررا یعنی شراب ) وخزیر سے بڑھ کر کوئ می چیز حرام فرمائی گئی! گرساتھ ای مُفطَر (یعنی اضطراری حالت والے) کا ستشار فررویا جنگل بھی ہے فررا یعنی شراب ) وخزیر سے بڑاب موجود ہے پائی کہیں تھیں ہے نہ کوئی اور چیز ہے جس سے بیاس بھی سے اب اگر شراب نہ ہے تو بہ بیاس کی وجہ سے مرجائے گایا و سرجائے گار ہوا ہے اور مرکبیا گئے گار ہوا ہے اور مرکبیا گئے گار ہوا ہے کا دور سے اس اگر بھی نہ کھی نہ کھی نہ کوئی اور مرکبیا گؤ گئے کا دور سے گار اس نے شراب نہ کی اور مرکبیا گؤ گئے کا دور مرکبیا گؤ گئے کہ موجود ڈیس اگر اس نے شرکبی کے موجود ڈیس اگر اس نے نہ کھی کے دور میں کا سے میں موت مرائے کوئی کی دور سے گئے۔

(الاشباه والثلاثر الفن الاول والقاعرة الحامسة المترريز ال مِس ٢٨ معضا)

- (4) روالحتار، كماب الحقر والاباحة ، ج٩٥٠ م ٥٥٩.
  - (5) الرجع السابق.

اعلى حصرت ، مام ابلسنت ، مجدد دين ولمت الشاه امام احد رضا خان تعليه رحمة الرحمن قناوي رضوبية شريف بيس تحرير فر ، ت بيل :

مسئلہ ۵: کھانے پینے پر دوااور علاج کو قیال نہ کیا جائے ، لیعنی حالتِ اضطرار میں مردار اور شراب کو کھانے پینے کا تھم ہے ، مگر دوا کے طور پر نشراب جائز نہیں کیونکہ مردار کا گوشت اور شراب یقینی طور پر بھوک اور پیاس کا دفعیہ ہے اور دوا کے طور پر شراب پینے میں یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ مرض کا اذائہ تی ہوجائے گا۔ (6)

مسئلہ ۲: بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالیٹا مباح ہے لینی نہ تو اب ہے نہ گناہ ، کیونکہ اس کا بھی سیح مقصد ہوسکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی اور بھوک سے زیادہ کھالیٹا حرام ہے۔ زیادہ کا بیہ مطلب ہے کہ اتنا کھالیٹا جس سے پہیٹ خراب ہونے کا گمان ہے ، مثلاً دست آئیں گے اور طبیعت بدھرہ ہوجائے گی۔ (7)

مثلاً مالی غیر بے اذن لیما حرام ہے اور خوک وخمر کی حرمت اس سے بھی زائد اور سدر متی اور دفع جوع قاتل وعطش مبلک کی فرمنیت ان سب سے اقو کی ہے لہذا حالت مخصد شن ان اشیاء کا تناول ای قدر جس سے ہلاک دفع ہو لازم ہوا اور جانب غرض کور تیج دی گئی اور اگر معنفر پرکھ نہیں یا تا مگر بنہ کہ کسی انسان کا ہاتھ کا مشکر کھائے تو حلال نہیں اگر چہ اس مخف نے اجازت بھی دی ہو کہ حرمت انسان اس فرض سے اقو ی ہے لہذا جانب سبب کوتر جے رہی۔

فى الدر الإكل للغذاء والشرب للعطش ولو من حرام اوميتة او مال غيرة وان ضمدة فرض يداب عليه بحكم الحديث ولكن مقدار ما يذفع الإنسان الهلاك عن نفسه الصوفى الشامية عن وجيز الكردرى ان قال له اعر اقطع يدى وكلها لا يحل لان محمر الإنسان لا يباح فى الإضطرار لكرامته ٢ \_ (ال الدرالا) ركم العظر والا باحة مطع مجتها في دال ٢٣٦/ (٢ \_ ردام تاركم والا باحظر والا باحة واراحياء التراث العربي بيروت ٥ / ٢١٥)

در مختار میں ہے: غذا کے لئے کھانا اور بیاس کی دجہ سے چینا آگر چیرام ، مرداریا غیر کا مال ہوتو جب اس کے ممن میں فرض ہے تو تو اب پائے گا حدیث کے مطابق نیکن بیاس مقدار کے لئے جس قدر سے انسان اپنے کو ہلاکت سے بچاہئے ، اھر، اور شامی کے قادی میں دجیز کر دری سے منقول ہے اگر کس نے دومر سے مخص کو کہا میرا ہاتھ کاٹ کر کھالو، تو میرطال نیس کیونکد انسان کا گوشت اضطراری حالت میں بھی مباح مہیں انسانی کرامت کی دجہ سے۔ (ت) (فقادی رضوبہ ، جلد ۲۳، میں ۱۲۳ رضا فائ تا بیش ، لا ہور)

- (6) المرجع السابق.
- (7) الدرائي روكتاب الحظر والأباحة وهم ٥١٠.

حضرت سیّد نا شیخ بوط لب کی رحمة الله تغالی علیه فرماتے تیل، ایک روایت بیل ہے، سیر ہونے کی حالت بیل کھانا برص پیدا کرتا ہے۔ ( تُوت القلوب ۲۶ ص۲۲۲ مرکز احلسنت برکات رض ہند )

المُحَدُدُ لَلْهُ عُرِّ وَجُلُّ الرَّومَةِ اللَّمِ فَي كَمِشْكُبارِ مِدَى مَا حُول مِن بَعِي مِيرَ غيب دلائى جاتى ہے كہرام ومشتبہ چيزوں سے بجاجائے اور جائزومباح كومباح كومن بحوك سے بم كھنے جائے اور جائزومباح اللہ جائے اور برے كامول كى طرف ذہن شہ ہے۔ جب كھائے بھى بھوك ہوں ہے ہے اس كے برنگس بحوك كى حالت ميں موز وگدازمزيد بڑھ جاتا ہے۔ آپ سے ہے بيث بحرا ہوتا ہے توعبادت ميں مستى ہوجاتى ہے۔ اس كے برنگس بحوك كى حالت ميں موز وگدازمزيد بڑھ جاتا ہے۔ آپ سے سے

مسئلہ ک: اگر بھوک سے پچھزیادہ اس لیے کھالیا کہ کل کا روزہ اٹیمی طرح رکھ سکے گاروزہ میں کمزوری نہیں پیدا ہوگی توحرج نہیں، جبکہ اتن ہی زیادتی ہوجس سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو اورمعلوم ہے کہ زیادہ نہ کھایا تو سمزوری ہوگی، دوسرے کاموں میں دفت ہوگی۔ یو بیں اگرمہمان کے ساتھ کھا رہا ہے ادر معلوم ہے کہ بیہ ہاتھ روک دے گا تومہمان شر ما جائے گا اور سیر ہوکر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھڑیا دہ کھا لینے کی اجازت ہے۔(8) مسئلہ ۸: سیر ہوکر کھانا اس لیے کہ نوافل کٹرت سے پڑھ سکے گا اور پڑھنے پڑھانے ہیں کمزوری ہیدا نہ ہوگی ، ا چھی طرح اس کام کوانجام وے سکے گا بیرمندوب ہے اور سیری سے زیارہ کھا یا گر اتنا زیادہ نہیں کہ شکم خراب ہوجائے میہ مکروہ ہے۔عبادت گزار مخص کو بیداختیار ہے کہ بفتر مہاح تناول کرے یا بفتر رمندوب، مگراہے بیہ نیت کرنی چاہیے کہ اس کے لیے کھاتا ہوں کہ عمادت کی قوت پیدا ہو (9) کہ اس نیت سے کھانا ایک تنم کی طاعت ہے۔ کھانے سے اس کا مقصود تلذذ وتنعم نہ ہو ( بینی صرف حصول لذت اور خواہش کی تکیل کے لیے نہ ہو ) کہ بیر بری صفت ہے۔ قرآن مجید میں کفار کی صفت میہ بیان کی گئی ، کہ کھانے سے ان کامقصود تمتع و تعم ( یعنی صرف لطف ولذت اٹھانا) ہوتا ہے اور حدیث میں کٹرت خوری کفار کی صفت بتائی گئی۔ (10)

مسکلہ 9: ریاضت و مجاہدہ میں ایس تقلیل غذا ( بینی کھانے میں کی کرنا ) کہ غبادت مفروضہ ( بینی فرض کی ہوئی عبادت) کی ادا میں ضعف پیدا ہوجائے، مثلاً اتنا کمزور ہوگیا کہ کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکے گابیانا جائز ہے اور اگر اس حد کی کمزوری نه پیدا موتوحرج نبیس\_(11)

۔ محذارش ہے مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ کماب آ داب طعام اور بیٹ کا قفل مدینہ کا منرور مطالعہ فریا نمیں اس کی برکت سے ان شاء اللہ عُرُّ وَجَلُّ آپ کوکھانے کے آ راب اور بھوک ہے کم کھانے ہے کیافوائد حامل ہوتے ہیں سکھنے کوملیس سے۔

- (8) الرجع السابق مس ١٢٥.
- (9) مزید نیتول کے لیے امیر المنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الباس عطار قادری رضوی مرظدہ العالی کی طرف ہے فیضان سنت (تخریج شدہ) میں بیان کردہ کھانے کی 7 نیتیں پیش خدمت ہیں: (۱) میلاوت \_ (۴) والدین کی خدمت \_ (۳) تحصیلِ عِلم وین \_ (۴) ستحوں ک تربیت کی خاطِر مَدَ نی قافِلے میں سغر۔ (۵)علا قائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت۔ (۲) اُمورِ آ فِرت اور (۷) حسب ضَر درت کسب حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر تؤیت حاصل کروں گا (بیٹنٹیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جَبکہ بھوک ہے کم کھائے ،خوب ڈٹ کر کھانے ے اُن عبادت میں شستی پیدا ہوتی ، گنا ہوں کی طرف رُ بحال بڑ حتا اور پیٹ کی خرابیاں بُنم لیتی ہیں )

(ماخوذ از: فيضأن سنت (تخريج شده) ج اجس ۱۸۲)

- (10) روالحتاره كماب الحظر والأباحة ، ج٩ من ٥٦٠.
- (11) الدرالخار، كماب الحظر والأباحة ، ج ٩ م ١٢٥.

مسئلہ ۱۰: زیادہ کھالیا اس کے کہتے کر ڈالے گا اور بیصورت اس کے لیے مغید ہوتو حرج نہیں کیونکہ بعنی لوگوں کے لیے بیطریقہ نافع ہوتا ہے۔(12)

مسئلہ اا: طرح طرح کے میوے کھانے میں حرج نہیں ،اگر چیدافضل میہ ہے کہ ایسانہ کرے۔ (13) مسئلہ ۱۲: جوان آ دی کو بیرائد پیشہ ہے کہ میر ہو کر کھائے گا تو غلبہ شہوت ہوگا تو کھانے میں کی کرے کہ غلبہ شہوت نہ ہو، مگر اتن کی نہ کرے کہ عبادت میں قصور پیدا ہو۔ (14) ای طرح بعض لوگوں کو گوشت کھانے سے غلبہ شہوت ہوتا ہے، وہ بھی گوشت میں کی کردیں۔

مسئلہ سان ایک قسم کا کھانا ہوگا تو بقدر حاجت نہ کھاسکے گاطبیعت گھبراجائے گی، لہذا کئ قسم کے کھانے طیار کراتا ہے کہ سب میں سے پچھ پچھ کھا کرضرورت پوری کرلے گا اس مقصد کے لیے متعدد قسم کے کھانے میں حرج نہیں یا اس لیے بہت سے کھانے پکواتا ہے کہ لوگوں کی ضیافت کرنی ہے، وہ سب کھانے صرف ہوجا کیں گے تو اس میں بھی حرج نہیں اور بیر مقصود نہ ہوتو اسراف ہے۔ (15)

مسكله ١١٠ : كهانے كة داب وسنن بير بيل

(1) کھائے سے پہلے اور

(٢) بعدين باته دحونا

(m) کھائے سے پہلے ہاتھ دھوکر پو تجھے نہ جا کیں ادر

(٣) كھانے كے بعد ہاتھ دھوكررومال يا توليا ہے يو مجھ ليس كد كھانے كا اثر باقى ندر بے۔ (16)

مسئلہ ۱۵: سنت رہے کہ بل طعام اور بعد طعامہ دنوں ہاتھ گئوں تک دھوئے جائیں، بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیال دھوسیتے ہیں بلکہ صرف چنگی دھونے پر کفایت کرتے ہیں اس سے سنت ادانہیں ہوتی۔ (17)

مسكله ١١: مستحب بير ب كه باتھ دهوتے وقت خود الينے باتھ سے بانی ڈاسلے، دوسرے سے اس ميں مدون لے

<sup>(12)</sup> روالحتار، كماب الحظر والأباحة من ٩٥، من ٥٤١.

<sup>(13)</sup> الدرالخار، كماب الحظر والأباح، ج ٩، ١٠ ١٥٠.

<sup>(14)</sup> الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥، ص١٣٦.

<sup>(15)</sup> الفتادي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥٥ مه٣٦٠.

<sup>(16)</sup> المرجع السابق من ٣٣٧.

<sup>(17)</sup> الرح ك الآ.

یعنی اس کا وہی تھم ہے جو وضو کا ہے۔ (18)

یں ان در اور ان کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھوئیں، کہ کھانے کا اثر باقی نہ دہے، بھوی یا آٹے یا جیسن سے ہاتھ دھونے میں حرج نہیں۔ کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھونا میں جی حرج نہیں، کھانے کے لیے مونھ دھونا میں جی حرج نہیں، کھانے کے لیے مونھ دھونا میں جی حرج نہیں، کھانے کے لیے مونھ دھویا تو سنت نہیں یعنی اگر کسی نے نہ دھویا تو سنت ترک کردی، ہاں جنب نے اگر مونھ نہ دھویا تو سنت ترک کردی، ہاں جنب نے اگر مونھ نہ دھویا تو سے کھانا مگر وہ نہیں۔

روں ہے۔ اور کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد پہلے بوڑھوں کے ہاتھ دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد پہلے بوڑھوں کے ہاتھ دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد جہلے بوڑھوں کے۔ جائیں اس کے بعد جوانوں کے۔

ہ یں اور کھانے کے بعدان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعدان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعدان کے مہلے دھلائے جائیں۔ مہلے دھلائے جائیں۔

(A) كهانالهم الله يراه كرشروع كياجات اور

(۹) فتم كركے الحمد للد پرهيں اگر بسم اللہ كہنا بحول كيا ہے توجب ياد آجائے بيہ كہم الله في أوّليه فافر وه (۱۰) بسم اللہ بلند آواز ہے كہے كہ ساتھ والوں كو اگر ياد نہ ہوتو اس سے من كرافيس ياد آجائے اور الحمد للد آہستہ كہے۔ محرجب سب لوگ فارغ ہو يجے ہوں تو الحمد للہ بھى زورسے كہے كہ دوسرے لوگ من كرشكر خدا بجالا تميں۔

(۱۱) روٹی پرکوئی چیز نہ رکھی جائے ،بعض لوگ سالن کا بیالہ یا جیٹن کی بیالی یا نمک دانی رکھ دیتے ہیں ، ایسا نہ کرنا چاہے نمک اگر کاغذ میں ہے تو اسے روٹی پر رکھ سکتے ہیں۔

(۱۲) ہاتھ یا حجری کوروٹی سےنہ بوچھیں۔

(۱۳) تکیهانگا کریا

(۱۴) ننگے سر کھانا اوب کے خلاف ہے۔

(۱۵) بائیں ہاتھ کوزمین پر ٹیک دے کر کھاتا بھی مکروہ ہے۔

(۱۲) روٹی کا کنارہ تو ڈکر ڈال دینااور پی کھالیما اسراف ہے، بلکہ بوری روٹی کھائے، ہاں اگر کنارے کیے رہ گئے ہیں، اس کے کھانے وسرے لوگ کھالیں گئے ہیں، اس کے کھانے سے ضرر ہوگا تو تو ڈسکتا ہے۔ اس طرح اگر معلوم ہے کہ بیٹوٹے ہوئے دوسرے لوگ کھالیس گئے، ضائع نہ ہول گئے تو تو ڈنے میں حرج نہیں۔ یہی تھم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصہ پھولا ہوا ہے اسے کھالیما ہے، باتی کوچوڑ دیتا ہے۔

(۱۷) رونی جب دسترخوان پر آخمی تو کھانا شروع کردے سالن کا انتظار نہ کرے، ای لیے عمو ما دسترخوان پررونی سب سے آخر میں لائے ہیں تا کدروٹی کے بعد انظار نہ کرتا پڑے۔

(۱۸) دینے ہاتھ سے کھانا کھائے۔

(۱۹) ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا، اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔

(٢٠) ركاني يا پيالے كے بيج ميں سے ابتداء ندكھائے، بلكدايك كناره سے كھائے اور

(۲۱) جو کنارہ اس کے قریب ہے، وہاں سے کھائے۔

(۲۲) جب کھانا ایک قشم کا ہوتو ایک جگہ سے کھائے ہرطرف ہاتھ نہ مارے۔ ہاں اگر طباق میں مختلف قشم کی۔ چیزیں لاکررنگی گئیں، ادھرادھرسے کھانے کی اجازت ہے کہ بیایک چیز ہیں۔

(۲۳) کھانے کے دفت بایاں پاؤل بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں کھٹنے کھڑے رکھے۔

(۲۴) گرم کھانا نہ کھائے اور

(۲۵) نه کھانے پر پھو نکے۔

(۲۲) نہ کھانے کوسو تھے۔

(٢٧) كف نے كے وقت باتيں كرتا جائے، بالكل چپ رہنا مجوسيوں (يعني آگ كى بوج كرنے والوں) كاطريقة ہے، مگر بیہودہ باتیں نہ کے بلکہ اچھی باتیں کرے۔

(٢٨) كھائے كے بعد الكليال جائے لے، ان من جمونا ندلكارہے وے اور

. (۲۹) برتن کو اولگلیوں ہے پونچھ کر چاٹ لے۔ صدیث میں ہے، کھانے کے بعد جو مخض برتن چاٹیا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ اللہ (عزوجل) مجھے جہنم کی آگ ہے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان ہے آزاد کیا۔(19)اور ایک روایت میں ہے، برتن اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔(20)

(٣٠) كھانے كى ابتدائمك سے كى جائے اور

(۳۱) ختم بھی اسی پر کریں،اس ہے ستر بیاریاں دفع ہوجاتی ہیں۔(21)

وردالمحتار، كماب الحظر والاباحة ، ج٩، ١٥٦٥، وغيرها.

<sup>(19)</sup> كنزالعمال، كمّاب المعيشة ... إلخ، رقم: ٨٢٢ • ٧٠، ج١٥ م الله

<sup>(20)</sup> المندلامام أحمر بن منبل، الحديث: • ٢٥٥-٢، ج ٢، ص ٨٢ ال

<sup>(21)</sup> ابزازية هامش عبيالفتادي العندية ، كماب الكراهية ، الفصل الخامس في الاكل، ج٢ بص ٦٥ س.

مسکلہ کا: راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔(22)

مسکلہ ۱۸: دسترخوان پرروٹی کے گڑے جمع ہوگئے اگر کھاتا ہے تو کھالے در ندمرغی، گائے، بمری دغیرہ کو کھلا دے ما کہیں احتیاط کی جگہ پرر کھ دے، کہ چیونٹیاں یا چڑیاں کھالیں گی راستہ پر نہ سیمیئے۔ (23) \*

مسئلہ 19: کھانے میں عیب نہ بتانا چاہیے نہ ریر کہنا چاہیے کہ برا ہے۔حضور اقدی صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بھی کھانے کوعیب نہ لگا یا، اگر پہند آیا تناول قرمایا ، ورندنہ کھایا۔ (24)

مسئلہ ۲۰: کھانا کھاتے وفت جب کوئی آ جا تا ہے تو ہندوستان کا عرف بیہ ہے کہ اسے کھانے کو پوچھتے ہیں ، کہتے ہیں آؤ کھانا کھاؤ، اگرنہ پوچیس توطعن (ملامت) کرتے ہیں کہانھوں نے پوچھا تک نہیں، یہ یات یعنی دوسرے مسلمان کو کھانے کے لیے بلانا اچھی بات ہے، تکر بلانے والے کو رہ چاہیے، کہ یہ بوجھنا محصّ تماکش کے لیے نہ ہو بلکہ دل سے

بیجی رواج ہے کہ جب پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے بسم الله، بیرند کہنا چاہیے، کہ یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں، اس موقع پر بسم اللہ کہنے کوعلائے نے بہت سخت ممنوع فرمایا بلکدایسے موقع پر دعائیدالفاظ کہنا بہتر ہے، مثلاً اللہ تعالی بركت دے، زیادہ دے۔

مسکلہ ۲۱: باپ کو بیٹے کے مال کی حاجت ہے، اگر احتیاج (لینی مغرورت)اں وجہ سے ہے کہ اس کے پاس دام (لینی روپید) نبیس بین کداس چیز کوخرید سکے تو بینے کی چیز بلاکی معاومنہ کے استعمال کرنا جائز ہے اور اگر دام ہیں مگر چیز میں تن معاوضہ دے کر لے، بیاس دفت ہے کہ بیٹا نالائق ہے اور اگر لائق ہے تو بغیر حاجت بھی اس کی چیز لے

مسکلہ ۲۲: ایک محض بھوک سے اتنا کمزور ہوگیا ہے کہ تھرسے باہر نہیں جاسکتا ،کہ لوگوں سے اپنی حالت بیان كرے توجس كواس كى ميد حالت معلوم ہے، أس پر فرض ہے كداسے كھائے كودے تاكد كھرسے نكلنے كے قابل ہوجائے، اگراپیانہیں کیا اور وہ بھوک سے مرگیا توجن لوگوں کو اس کا بیرحال معلوم تھا سب محنوم اور اگر بیخص جس کو اس کا حال معلوم تفااس کے پاس بھی پچھ بیں ہے کہ اسے کھلائے تو اس پر میفرض ہے کہ دوسروں سے کیے اور لوگوں سے پچھ

<sup>(22)</sup> الفتاوي المحندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب الحادي عشر في الكر بعية ، ج٥، ص ٢ سوس، وغيريا.

<sup>(23)</sup> البزازية هامش عليالفتاوي الهندية ، كتاب الكربعية ، الغصل الحامس في الاكل، ج٢٢، م ٣٦٥ ٣١٠ ٣٠.

<sup>(24)</sup> انظر: في البني ري ، كمّاب الاطعمة ، باب ما عاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم طعاما، الحديث: ٩ • ٥٣، ج ٣ من ٥٣ .

<sup>(25)</sup> الفتاوي الهمندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب الحادي عشر في الكراهمية ، ج٥٥ مِس ٣٣٨.

## 

ما نگ لائے اور ایسانہ ہوااور وہ مرحمیا تو بیسب لوگ جن کواس کے حال کی خبر تھی تمنہ کار ہوئے۔ اور اگرید فخص تھر میے باہر جاسکتا ہے تمر کمانے پر قادر نہیں تو جا کر لوگوں سے مانکے ادر جس کے پاس مدیقے کی قتم سے کوئی چیز ہو، اس پر دینا واجب ہے اور اگر دہ مختاج شخص کماسکتا ہے تو کام کرکے پیسے حاصل کرے، اس کے لیے ہ نگنا طال نہیں، محتاج شخص اگر کمانے پر قادر نہیں ہے مگر ہیر کرسکتا ہے کہ درواز دن پر جا کرسوال کر ہے تو اس پر ایس کر نا فرض ہے، ایسانہ کیااور بھوک سے مرتمیا تو گنبگار ہوگا۔ (26)

مسئلہ ۲۳ : کھانے میں پیدئیک میایا رال ٹیک پڑی یا آنسوگر میاوہ کھانا حرام نبیں ہے، کھایا جاسکتا ہے۔ اس طرح اگریانی میں کوئی پاک چیزمل تنی اور اس سے طبیعت کونفرت پیدا ہوئی وہ بیا جاسکتا ہے۔ (27) مسئلہ ۴۲: روٹی میں اگر أپلے کا نکڑا (وہ تو برجس کوجَلائے کے لیے شکھاتے ہیں اس کا نکڑا) ملا اور وہ سخت ہے تو ا تنا حصہ تو ڈکر پیلینک دے، پوری روٹی کونجس نہیں کہا جائے گا ادر اگر اس میں زمی آئی ہے تو بالکل نہ کھائے۔ (28) مسئلہ ۲۵: نالی وغیرہ کسی ناپاک جگہ بیں روٹی کا ٹکڑا دیکھا تو اس پر بیلازم نبیں کہ اسے نکال کر دھوئے اور کسی دوسری حکدوال دے۔(29)

مسئلہ ۲۷: گیہوں (گندم) کے ساتھ آ دمی کا دانت بھی چکی میں پس گیا، اس آئے کو نہ خود کھا سکتا ہے نہ جانوروں کو کھلائسکتا ہے۔(30)

مسکلہ ۲۷: گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔ (31)

مسکلہ ۲۸: ہاغ میں پہنچا وہاں پھل گرے ہوئے ہیں، توجب تک مالک باغ کی اجازت نہ ہو پھل نہیں کھاسکتا اور اجازت دونوں طرح ہوسکتی ہے۔صراحۃ اجازت ہو،مثلاً مالک نے کہددیا ہو کہ گرے ہوئے کھلوں کو کھا سکتے ہویا دل لنة اج زت ہولیتنی وہاں ایساعرف وعادت ہے کہ باغ والے گرے ہوئے کھلوں سے لوگوں کومنع نہیں کرتے۔ در ختوں سے پھل تو ژکر کھانے کی اجازت نہیں، گر جبکہ پھلوں کی کثرت ہومعلوم ہو کہ تو ژکر کھانے میں بھی مالک کو

<sup>(25)</sup> الفتاوى المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥،٥ ٢٨٥.

<sup>(27)</sup> المرجع اسابق.

<sup>(28)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الياب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥٠، ٩ ٣٣٠.

<sup>(29)</sup> المرجع الهابق.

<sup>(29)</sup> المرجع اله بق. (30) العددي لهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج20 مس ٣٣٩.

<sup>(31)</sup> المرجع السابق

# المروبها وشويعت (مرثان مرثان م

تا مواری نبیں ہوگی تو تو ژکر کبھی کھاسکتا ہے، گرکسی صورت میں بیاجازت نبیں کے وہاں ہے پھل اٹھالائے۔ (2 آلا سب مورتوں میں عرف و عادت کا لحاظ ہے اور اگر عرف و عادت نہ ہویا معلوم ہو کہ مالک کونا گوری ہوگی تو کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۹: خریف (بین خزاں) کے موسم میں درختوں کے پتے گرجاتے ہیں، اگر وہ پتے کام کے ہوں تو اٹھ لانا ناجائز ہے اور مالک کے لیے بیکار ہوں جیسا کہ جمارے ملک میں باغات میں پتے گرجاتے ہیں اور مالک ان کو کام میں نہیں لاتا، بھاڑ (بھٹی بتنور) جلانے والے اٹھالاتے ہیں ایسے پتوں کو اٹھالانے میں حرج نہیں۔(33)

بمسئلہ • ۱۲ دوست کے تھر گیا جو چیز کی ہوئی ملی ،خود لے کر کھالی یا اس کے باغ میں گیا اور پھل تو ژکر کھا لیے ، اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے ،گریہان اچھی طرح غور کر لینے کی ضرورت ہے بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیہ مجھتا ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اسے ناگوار ہے۔ (34)

مسئلہ اسا: روئی کوچھری سے کائنا نصاریٰ کا طریقہ ہے، مسلمانوں کواس سے بچنا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت ہو، مثلاً ڈبل روٹی کہ چھری سے کاٹ کراس کے گلاے کرلیے جاتے ہیں تو حرج نہیں یا دعوتوں میں بعض مرتبہ ہر شخص کو نصف نصف شیر مال دی جاتی ہے، ایسے موقع پر چھری ہے کاٹ کر گلاے بنانے میں حرج نہیں کہ یہاں مقصود دوسرا ہے۔ای طرح اگر مسلم ران بھنی ہوئی ہوا در چھری سے کاٹ کر کھائی جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۳: مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ میہ ہے کہ فرش وغیرہ پر بیٹے کر کھانا کھاتے ہیں، میزکرس پر کھانا نصاریٰ کا طریقہ ہے، اس سے اجتناب جاہیے بلکہ مسلمانوں کو ہر کام سلف صالحین کے طریقہ پر کرنا چاہیے،غیروں کے طریقہ کو ہرگز اختیار نہ کرنا جاہیے۔

مسئلہ ۱۳۳۰ خمیری روٹی پکوانے میں نانبائی (بینی روٹی پکانے والا) سے خمیر لے لیتے ہیں پھران کے آئے میں سے اس انداز سے نانبائی لے لیتا ہے اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۳۴ بہت سے لوگوں نے چندہ کرکے کھانے کی چیز طیار کی اور سب مل کر اسے کھا تیں گے، چندہ سب نے برابردیا ہے اور کھانا کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ اس میں حرج نہیں۔ای طرح مسافروں نے اپنے توشے اور کھانے کی چیزیں ایک ساتھ مل کر کھا تیں اس میں بھی حرج نہیں،اگر چہکوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ یا بعض کی چیزیں اچھی ہیں

<sup>(32)</sup> المرجع السابق

<sup>(33)</sup> الفتادي العندية ، كتاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥، ص ١٠ ١٠٠٠.

<sup>(34)</sup> امرجع السابق.

المرح بهاد شویعت (صرنازدیم) ) الا تا این کاردیم) کاردیم کاردیم) کاردیم کاردیم) کاردیم کاردی

اوربعض کی ویسینیں۔ (35)

مسئلہ ۱۳۵ کھانا کھانے کے بعد خلال کرنے میں جو پکھ دانتوں میں ہے ریشہ وغیرہ نکا بہتر ہے کہ اسے پھینک دے اورنگل گیا تو اس میں بھی حرج نہیں اور خلال کا تڑکا یا جو پکھ خلال سے نکلااس کولوگوں کے سامنے نہ پھینکے، بلکہ اسے لیے رہے جب اس کے سامنے طشت ( یعنی ہاتھ دھونے کا برتن ) آئے ، اس میں ڈال دے پھول اور میوہ کے شکے سے خلال نہ کرے۔ (36)

خلال کے لیے نیم کی سینک بہت بہتر ہے کہ اس کی تلخی سے موقد کی صفائی ہوتی ہے اور بید مسوڑوں کے لیے بھی مفید ہے جھاڑو کی سینکیں ( یعنی جھاڑو کی تیلیاں ) بھی اس کام میں لاسکتے ہیں جبکہ دہ کوری ہوں مستعمل نہ ہوں نے



(35) اغتادي الهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهية ، ج٥ من ١٣٣٠.

<sup>(36) ،</sup> عتادى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثاني عشر في المعد ايا والضيافات، ج٥ من ٢٥٠٠.

# پانی پینے کا بیان

#### احاديث

صدیت ان سیح بخاری و مسلم میں انس رضی الله تعالی عندے روایت ہے، که رسول الله تعالی علیه وسلم پانی چنے میں تین بارسانس لیتے ستھے۔(1)

، اور مسلم کی روایت میں بی بھی ہے، کہ فر ماتے ستھے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیر ابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشکوار ہے۔(2)

معیداور ہو سوار ہے۔رے)
حدیث ۲: ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہاسے روایت کی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سائس میں پائی نہ ہو جیسے اونٹ پیتا ہے، بلکہ دواور تین مرتبہ میں پیواور جب پرتو ہم اللہ کہدلواور جب برتن کوموقط سے ہٹاؤ تواللہ (عزوجل) کی حمرکرو۔(3)

حدیث سا: ابو داود وابن ماجد نے ابن عماس رضی الله تعالی عنها سے روایت کی ، که رسول الله تعالی الله تعالی علیه وسلم نے برتن میں سانس کینے اور پھو نکنے سے منع فرمایا۔ (4)

حدیث سم: تر بذی نے ابوسعید خدری رضی الله تعالٰی عندسے روایت کی ، که نبی سلّی الله تعالٰی علیه وسلّم نے پینے ک چیز میں پھو تکنے سے منع فر مایا۔ ایک شخص نے عرض کی ، که برتن میں بھی کوڑا دکھائی دیتا ہے ، فر مایا : اسے گرادو۔اس نے عرض کی ، کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں ، فر مایا : برتن کو نموزہ سے جدا کر کے سانس لو۔ (5)

صدیث ۵: ابوداود نے ابوسعید خدری رضی الله تعالی عندسے روایت کی، که رسول الله تعالی علیه وسلم نے پیالے میں جو جگہ تو ٹی ہوئی ہے، وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں چھو نکنے کی ممانعت قرمائی۔(6)

<sup>(1)</sup> صحيح مسلم، كمّاب الاشربة، باب كراهة القفس في نفس الاناء... إلى الحديث: ١٠٢٨ (٢٠٢٨) بم ١٠٢٠.

<sup>(2)</sup> المرجع السابق.

<sup>(3)</sup> سنن الترندي ، كمّاب الاشربة ، باب ماجاء في التنفس في الاناء، الحديث: ١٨٩٢، ج٣٥٣.

<sup>(4)</sup> سنن أي دادو، كمّاب الاشرية ، باب في التلح في الشراب.... إلخ، الحديث: ٣٨١٨، ج٣ص ٢٨.٣٨.

<sup>(5)</sup> سنن الترمذي، كمّاب الانتربة ، باب ماجاء في كراهية النفخ في الشراب، الحديث: ١٨٩٣، ج٣٣، ٣٥٣.

<sup>(6)</sup> سنن أي داود، كمّاب الاشرية ، باب في الشرب من ثلمة القدح ، الحديث: ٣٤٢٣، ج٣، ص ٣٤٣.

صدیث ۲: می بخاری وسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنبماسے مروی، که دسول الله تعالٰی علیه وسلم نے مشک کے دہائے سے بینے کوئع فرمایا۔ (7)

عدیث 2: صحیح بخاری و مسلم وسنن ترندی میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی ، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مشک کے وہانے کوموڑ کر اس سے پانی چینے کومنع فرمایا۔ (8)

این ماجہ نے اس حدیث کو این عماس رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے بھی روایت کیا ہے اور اس روایت میں ریجی ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالم وسلّم) کے منع فرمانے کے ابتدایک شخص رات میں اُٹھا اور مثلک کا دہانہ پائی چینے کے لیے ۔ موڑا ، اس میں سے سانپ نکلا۔ (9)

ے حدیث ۸: سیخ بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر یانی چینے ہے منع فر ما یا۔ (10)

صدیث ؟ نیخ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندسے مردی، کدرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص یانی ندہیے اور جو بھول کر ایسا کرگز رے، دہ قے کردے۔(11)

صدیث ۱۰ نصح بخاری وسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنبماسے مردی، کہتے ہیں: میں آب زم زم کا ایک ڈول نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر لایا،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) نے کھڑے کھڑے اب پیا۔ (12)

حدیث الناضیح بخاری میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے رحبہ کو فدر لیعنی کو فدکی جامع مسجد کے تھیں جیڑھ گئے، جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لا یا گیا۔ انھوں نے بیا اور وضو کیا بھر وضو کا بچا ہوا بانی کھڑے ہو کر بیا اور میدفر ما یا کہ لوگ کھڑے ہو کر یانی بیٹنے کو مکروہ بتاتے

وسنن مداري ، كمّاب الدشرية ، باب من شرب بنفس واحد ، الحديث: ٢١٢١، ج٢، ص ١٢١٠.

<sup>(1)</sup> صحيح بنوري ، كتاب الاشربة ، باب الشرب من فم البقاء ، الحديث: ٥٦٢٩ من ٣٩٠ م

<sup>(8)</sup> لمرجع السابق ، باب إختناث الاسقية ، الحديث: ٢٦٢١، جساب معده.

<sup>(9)</sup> سنن بن وجه كمّاب لاشربة ، باب اختناث الاسقية ، الحديث: ۱۳۴۹. ج٣٥، ٥٨٠.

<sup>(10)</sup> صحيح مسلم، كتاب الأشربة ، باب في الشرب قائمان والخي الحديث: ١١١٣ (٢٠٢٣) م ١١١٩.

<sup>(11)</sup> امرجع الهابق ، الحديث: ١١١\_ (٢٠٢٧) من ١١١٩.

<sup>(12)</sup> صحيح مسم، كتاب الاشربة ، باب في الشرب من زمزم قائماء الحديث: ١١١هـ (٢٠٢٧) بم ١١١٩.

ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے بھی دیسا بی کیا تھا۔ (13)

ال کا مطلب بیہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہوکر پانی پینے کو کروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے پانی کا بیت کم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہوکر پینامتحب ہے۔ای طرح آب زم زم کو بھی کھڑے ہوکر پینا سنت ہے۔ بید دونوں پانی اس بھکم سے مستقیٰ ہیں اور اس بیں حکمت سے کہ کھڑے ہوکر جب پانی پیاجا تا ہے وہ فوراً تمام اعضا کی طرف سرایت کرجا تا ہے اور سے مقدود ہی تنبرک ہے، لہٰذاان کا تمام اعضاء میں پہنے جانا فائدہ مند

بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ سلم کا حجموثا پانی بھی کھڑے ہوکر پینا چاہیے، گر میں نے کسی کتاب میں اس کونہیں دیکھا، مرف دوہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء ذکوریا یا۔ ق الْحِلْدُ عِنْدَ آللٰهِ.

صدیث ۱۲: تر مذی نے کبشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، کہتی ہیں: میرے یہاں رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم تشریف لائے ، مشک لئلی ہوئی تھی ، اس کے دہانے سے کھڑے ہوکر پانی بیا۔ (حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کے اس فعل کوعلما نے بیان جواز پر محمول کیا ہے ) ، میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کررکھ لیا۔ (14) ان کا کاٹ کررکھ لینا بغرض تبرک تھا ، کہ چونکہ اس سے حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کا دہمن اقدی لگا ہے ، بیہ برکت کی چیز ہواراس سے بیاروں کوشفا ہوگی۔

صدیث مہا: میں بخاری وسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ، کہرسول اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے

<sup>(13)</sup> منج ابخاري، كتاب الاشربة ، باب الشرب قائما، الحديث: ٥٨١٧، ج ٣٩٥٠.

<sup>(14)</sup> سنن الترمذي، كتاب الاشرية ، باب ماجاء في الرخصة ... إلخ، الحديث:١٨٩٩، ج٣٥ص.٥٥٠.

<sup>(15)</sup> منجح ابخاري، كمّاب الأشربة ، باب شرب اللبن بالماء، الحديث: ١١٣٠، جسيم ٥٨٨.

وباب الكرع في الحوض، الحديث: ٥٦٢١، ٣٣٥، ٣٥٠.

بكرى كا دوده دوبا عميا اور انس كے تقريب جوكوآن تفاء اس كا پانى اس جن ملا يا عميا بعنى كى بنائى عنى مجرحنور (صلى الله تعالى عليه واله وسلم) نے نوش فرما يا - حضور (صلى الله تعالى عليه واله وسلم) نے نوش فرما يا - حضور (صلى الله تعالى عليه واله وسلم) كى بائيس طرف ابو بكر رضى الله تعالى عنه عله وسلم) كى بائيس طرف ابو بكر رضى الله تعالى عنه عنه وادر دبني طرف ايك اعرائي سنتے ، حضرت عمر (رضى الله تعالى عنه ) كو د يجيع ، حضور (صلى تعالى عنه ) كو د يجيع ، حضور (صلى الله تعالى عنه ) كو د يجيع ، حضور (صلى الله تعالى عليه واله وسلم ) ابو بكر (رضى الله تعالى عنه ) كو د يجيع ، حضور (صلى الله تعالى عليه واله وسلم ) ابو بكر والى كو د ياكو بكو د يو بي بيان بيا والي بكو د ياكو بيا كونكه بياد و بيان بيان بيان واله وسلم ) نے اعرائي كو د يا كونكه بياد و بي جانب بيان وادر ارشاد فرما يا: د بهنا سنتی ہے بھرا سكے ابعد جو د بنے ومقدم رکھا كرد – (16)

حدیث ۱۵: بخری و مسلم میں بہل بن سعدرضی الله تعالی عنہ سے دوایت ہے، کہ نبی کریم صلّی الله تعالی علیه والم کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا، حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلّم) نے نوش فر مایا، حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلّم) کی دہنی جانب سب سے چھوٹے ایک شخص ہتے (عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنبها) اور بڑے بڑے اصحاب با سمیں جانب ستے حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلّم) نے فرمایا: لڑے اگرتم اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں ۔ انہوں با سمین جانب ستے حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلّم ) نے فرمایا: لڑے اگرتم اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں ۔ انہوں نے عرض کی، حضور (صلّی الله تعالی علیه والم وسلّم ) نے اوش (بعنی حضور اقدی صلّی الله تعالی علیه والم وسلّم کے تیمرک) میں دوس کو ایٹ برتر نیج نہیں دوں گا، حضور (صلّی الله تعالی علیه والم وسلّم ) نے ان کو دے دیا۔ (17)

حدیث ۱۱: سیح بخاری ومسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ، کہ رسول اللہ منانی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایں : حریر اور دیباج نہ پہنوا در نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیواور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیزیں دنیا میں کا فروں کے لیے ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہیں۔(18)

صدیت کا: تر مذی نے زہری سے روایت کی ، کدرسول الله سنّی الله تعالٰی علیه وسلّم کو پینے کی وہ چیز زیاوہ پسندھی جوشیریں اور محصندُ کی ہو۔ (19)

صديث ١٨: ١٧ن ماجه في عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما يه روايت كى، كبرسول الله على الله تعالى عليه وسلم

<sup>(16)</sup> مي ابخاري، كتاب لم تاة، باب من رأى صدقة الماء... إلخ، الحديث: ٢٣٥٢، ج٢، ٩٥٠.

دمشكاة المصريح، كمّاب الاطعمة ، باب الاشربة ، الحديث: ٣٢٧٣، ج٢، ص ٢٢٣.

<sup>(17)</sup> صحيح بنياري، كتاب المساقاة، بأب من رأى صدقة الماء... إلخ، الحديث: ٢٣٥١،ج٢،٩٥٥.

<sup>(18)</sup> صحيح ابخاري، كمّاب ماطعمة، باب الأكل في إناء... إلخ، الحديث: ٥٣٢٧، ج٣، ٥٣٥٠. • وكمّاب الأشربة، باب الشرب في آنية الذهب، الحديث: ٥٩٣٠، ج٣. ص٥٩٣.

<sup>(19)</sup> سنن استريذي، كتاب الرشرية ، باب ماجاءاى الشراب... إلخ ، الحديث: ١٩٠٣، ج٣٨ م٠٥٥ ه.

# المسوع بهاوشويعت (مدنازديم) كالمات المات ا

پیٹ کے بل جھک کر بانی میں موفھ ڈال کر پینے سے من فرما یا اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر ہے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں،
جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں بانی ہے تو اسے ہلا لے، گر جبکہ وہ برتن ڈھنکا بوتو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو محف برت سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے بیتا ہے، اللہ تعالی اس کے نیے نیکیاں لکھتا ہے جتی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں۔ ہاتھ معفرت میسی علیہ السلام کا برتن تھا کہ انھوں نے ابنا پیالہ بھی بھینک و یا اور میہ کہا کہ میہ بھی و تیا کی چیز ہے۔ (20)

حدیث ۱۹: ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہاہے روایت کی، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں یاتی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ یا کیزہ کوئی برتن نہیں۔(21)

صدیت ۲۰ بیمسلم واحمد وتر مذی نے ابوتنا وہ رضی اللہ تعالٰی عندست روایت کی، که رسول الله تعالٰی علیه وسلم نے فرمایا کہ ساقی (جولوگوں کو یانی پلار ہاہے) وہ سب کے آخر میں ہے گا۔ (22)

حدیث ۲۱: دیلی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ طالبہ وسلّم) نے فرمایا: یانی کو چوس کر پیو کہ بیرخوش گوار اور زود بھنم ہے اور بیاری سے بھاؤ ہے۔ (23)

حدیث ۲۲ این ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی، افعول نے کہا یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی علیہ اللہ وسلّم ) کس چز کامنع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا: پائی اور نمک اور آگ کہ بی این علیہ اللہ اللہ! (صلّی الله تعالی علیہ اللہ وسلّم ) پائی کو تو ہم نے بھے لیا، گرنمک اور آگ کامنع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا: الله! (صلّی الله تعالی علیہ الله وسلّم ) پائی کو تو ہم نے بھے لیا، گرنمک اور آگ کامنع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا: الله حمیراء! جس نے آگ دے دی گویا اس نے اس نے تمک دے دیا گویا اس نے تمک دے دیا گویا اس نے تمام اس کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پائی کا گھونٹ پلایا جہاں پائی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کیا (یعنی غلام آزاد کیا) اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پائی کا گھونٹ پلایا جہاں پائی ملتا ہے تو گویا اُسے زیم و کردیا۔ (24)

<sup>(20)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الانتربة ، باب التقرب بالاكف دالكرع، الحديث: اسهم سو،ج ٢٨م،٥٠٠ م

<sup>(21)</sup> المرجع السابق، الحديث: ٣٣٣٣، جهيم ٨٨.

<sup>(22)</sup> منج مسلم، كمّاب المساجد ... والخي، باب تضاء الصلاة الفائمة ... والخي الحديث: ااسمه (١٨١) بم ١٩٠٣. وسنن الترمذي، كمّاب الاشرية ، بإب ما جاء أن سماتي القوم ... والخي الحديث: ١٩٠١، ج ١٩٠٣، ٣٥٧.

<sup>(23)</sup> كنزانعمال بكتاب المعيشة ... إلخ ، رقم: ١٠٣٠ ١٨، ج١٥٥ ص١٠١١.

<sup>(24)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الرحون، باب المسلمون شركاء في ثلاث، الحديث: ٢٣٧٣، ج ٣٩٥٠.

## مسائل فقهيه

مسئلہ ا: پانی بسم اللہ کہہ کر دہنے ہاتھ سے ہے اور تین سائس میں ہے، ہر مرتبہ برتن کو موفقہ سے ہٹا کر سائس لیے ۔ بے بہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھوٹ ہے اور تیسری سائس میں جتنا چاہے کی ڈائے۔اس طرح ہینے سے بیس بچھ جاتی ہے اور پانی کو چوس کر ہے، غث غث بڑے بڑے گھوٹٹ نہ ہے، جب کی چکے الحمد لللہ کہے۔ اس زمانہ میں بچھ نوگ ہا کی ہاتھ میں کورا یا گلاس لے کر پانی چنے بیل خصوصاً کھائے کے وقت دہنے ہاتھ سے اس زمانہ میں بچھ ان کی بہتر یہ تہذیب نصاری ہے۔اسلامی تہذیب وہنے ہاتھ سے بینا ہے۔

پ و سات ہوں کہ اب وہ پانی جونا آ جکل ایک تہذیب یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچااسے بچینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی مجھوٹے سے ہوگیا جو دوسرے کوئیں پلایا جائے گا، یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے اسلام میں جھوت چھات نہیں، مسلمان کے جھوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس علت سے پانی کو پھینکنا اسراف ہے۔

مسئلہ ۲: مشک کے دہانے میں موٹھ لگا کر پانی پینا مکروہ ہے۔کیا معلوم کوئی مضر (نقصان دہ) چیز اس کے حلق میں جلی جائے۔(1) اس طرح لوٹے کی ٹونٹی سے پانی بینا مگر جبکہ لوٹے کو دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔ صراحی میں موٹھ لگا کر پانی چنے کا بھی بھی تھم ہے۔

مسئلہ ۳ سبیل کا پانی مالدار شخص بھی ٹی سکتا ہے گروہاں سے پانی کوئی شخص گھر نہیں لے جاسکتا۔ کیونکہ وہاں پینے
کے لیے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لیے۔ ہاں اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی ، جازت ہوتو
لے جانہ وں (مردیوں) ہیں اکثر جگہ مجد کے سقایہ جی پانی گرم کیا جاتا ہے تا کہ مسجد میں جو نمازی

(2) المرجع العابق

اعلی حضرت المام اجسنت مجدودین وملت الثاه المام احد رضا خال علیه دحمة الرحمن فخاوی رضویه شریف می تحریر فرمات تف سبیل (۳) جو پینے کیلئے نگائی گئی ہواس کا بھی بھی تھم ہے کہ اُس سے وضوء شمل اگر چہتے ہوجا ئیں محے جائز نیس بہال تک کہ اگر اُس کے سوااور پانی نہ سے در سے وضویا شمل کی حاجت ہے تو تمیم کرے اس سے طہارت نہیں کرسکتا۔

ا تول: مگر جبکہ ، مک (س) "ب کی اجازت مطلقاً یا اس منطقاً یا اس کیلئے صراحة خواہ دلافۃ ثابت ہوہ صراحة بید کدائل نے یہی کہد کر سبیل مگائی ہو کہ جو چاہے ہے وضوء کرے نہائے ، اور اگر فقط پینے اور وضوء کے لئے کہا تو اس سے شمل رواند ہوگا اور خاص اس مختص کیلئے یوں کہ ۔۔۔

<sup>(1)</sup> الفة وى الصندية ، كما ب الكراهية ، الباب الحادي عشر في الكراهة ، ج٥٥، الماس.

## 

آئی، اس سے وضو وطنسل کریں، میہ پانی بھی وہیں استعال لیا جاساتا ہے تھر لے جانے کی اجازت نہیں۔ اس طرت مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعال کر سکتے ہیں تھر نہیں لے جاسکتے ، بعض لوگ تازہ بانی بھر کرمسجد کے اوٹوں میں تھم کے جاتے ہیں ریجی ناجائز ہے۔

مسئلہ ہم: لوٹوں میں وضو کا بانی بچا ہوا ہوتا ہے اسے بعض لوگ بھینک دیے ہیں، بیتا جائز واسراف ہے۔ مسئلہ ۵: وضو کا پانی اور آب زم زم کو کھٹرے ہو کر بیا جائے، باتی دوسرے پانی کو بیٹھ کر۔(3)

#### 多多多多多

سبیل تو پینے ہی کولگائی گرائے اُس سے وضوء یا شسل کی اجازت تودیا اس کے سوال پردے دی اور دلالذہ بین کہ لوگ اس سے وضوء کرتے ہیں اور وہ منے نہیں کرتا یا سقایہ تدیم ہے اور بمیشہ سے بوں ہی بوتا چلا آیا ہے یا پائی اس درجہ کشرہ جس سے قاہر ہے کہ صرف پینے کوئیں گرجبکہ ثابت ہوا کہ آگر چرکشر ہے صرف پینے ہی کی اجازت دی ہے فائن العرق یفوق الدلالۃ ( کیونکہ صراحت کو ولالت پر فوقیت حابس کر جبکہ ثابت ہوا کہ آگر چرکشر ہے مال میں جیسا چاہے تعرف ہے۔ ست) اور محص خاص کے لئے بوں کہ اس میں اور مالک آب میں کال انساط واتھاد ہے یہ اُس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تعرف کرے آسے نا گوار نہیں ہوتا۔

لان البعروف كالبشروط كما هو معروف في مسائل لا تحصى وفي الهنبية عن السراج الوهاج ان كان بينهما انبساط يباح والافلاال.

کیونکدمعردف مشروط کی طرح ہے، اور سے چیز بے شار مسائل میں ہے، اور میند سے می سراج الو پاج سے ہے کہ اگر ان وونوں کے درمیان بے تکلقی کارشتہ ہوتو ہیدمباح ہے درنہ بیس۔ (ت ) (ایمراج الوہاج)

محيط وتجنيس دوالوالجيه وخانيه وبحر ودرمخار من إ:

واللفظ له الهأء البسبل في الفلاة لا يمنع التيهم مألم يكن كثيرا فيعلم انه للوضوء ايضاً قال ويشر ب مأللوضوء ٢ ـــ (٢ \_الدرالخار باب التم مجبالي ديل ا ٣٥/)

لفظ در نخار کے جیں دویانی جرجنگل میں سبیل کے طور پر ہو مالع تیم نہیں تاوقتیکہ کثیر نہ ہو،اگر کثیر ہوتومعلوم ہوگا کہ بیدد ضوء کے ہئے بھی ہے۔ نیز فر ، یا: جو پانی وضوء کیلئے ہے دہ پیا جائیگا۔ (ت) (فآوی رضوبہ، جلد ۲ ،ص ۴۸۰ رضا قاؤنڈیشن ، لا ہور)

النظري مسلم، كمّا ب الاثرية ، باب في الشرب من زمزم قائما، الحديث: ١١١ـ (٢٠٢٧) ، من ١١١٩.
 وضيح البخاري ، كمّا ب الاثرية ، باب الشرب قائما، الحديث: ٢١٢٧، ج٣، ٥٨٩.

### وليمهاور ضيافت كابيان

احاويث

صدیت انسیح بخاری و مسلم میں انس زخبی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی ، کہ نبی سنّی اللہ تعالٰی علیہ و سنّم نے عبدالرحن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ پر زردی کا اثر ویکھا (لیعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (لیعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کونہ ہونا چاہیے ہیہ کیونکر لگا) عرض کی ، میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کرلگ گئ) ، فرمایا: اللہ تعالٰی محمارے لیے مبارک کرے ، تم ولیمہ کروا گرچہ ایک بکری سے بانک ہی بکری سے دانک بکری ہے دانک بکری سے دان بکری ہے۔ (1)

صدیث ۲: بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فی جننا حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا ، ایسا ولیمہ از واج مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ (2) لیعنی تمام ولیموں ہیں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت یکا تھا۔

(1) مجمح البخاري، كمّاب النكاح، باب كيف يدعى للمتزوج، الحديث: ٥١٥٥، ج ١٣٠٩م.

#### عيم الامت كمدنى پيول

یجی ان کے جسم یا کیڑوں پر ذرور نگ کا اثر ملاحظ فر مایا جو ذوجہ سے اختلاط کے باعث بے قصد لگ کیا تھا ور نہ حضرت محابہ کرام شادی ہیں اپنے پر زعفران نہ سے تھے کہ مرد کے لیے بیدونگ ممنوع ہے بال شادی ہے پہلے دولبا دولین کو جو اپٹن ملا جاتا ہے جس بیس توشیوا ور صفائی و بی چیزیں جو تی بیں یہ بوا کرا بہت جائز ہے کہ بیر صابون کی طرح جسم کی صفائی نرمی کے لیے ہے۔ بعض صابون بہت خوشیو دار ہوتے ہیں جسے کس (Lax) وغیرہ ایسے بی بیابٹن ہے۔

٣ \_ بعض شرص نے فر ، یو كہ نواۃ ایک خاص وزن كا بام ہے جو پانچ ورہم كے برابر ہوتا ہے جیسے نش نیں درہم كا اور اوقیہ جو لیس ورہم كا تكريد درست نہيں نواۃ كے معنى بيں جھوارے كى تفعلى وہ ہى يہال مراد ہے۔

سے تن ہیں ہے کہ یہ امر استخبابی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ (۱) ناکح کو دعائے برکت دینا سنت ہے (۲) ولیمہ کرنا سنت ہے (۳) ولیمہ کرنا سنت ہے (۳) ولیمہ کرنا سنت ہے (۳) ولیمہ واجب ہے وہ (۳) ولیمہ واجب ہے وہ حضر است کے بعد بھی ہوسکتا ہے (۴) ولیمہ واجب ہے وہ حضر است یہ مروجوب کے لیے مائے بیل گرحق وہ اس ہے جو ہم نے عرض کیا۔ (مراة المنائج شرح مشکوة المصائع، ج ۵، م، ۱۳)

(2) المرجع الدين، ماب الوليمة ولويشاق، الحديث: ١١٨٥، جسيس ٢٥٣.

صیح بخاری شریف کی دوسری روایت آتھیں ہے ہے کہ حضرت زینب بنت جحش رضی ابتد تعالی عنها کے زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا، لوگوں کو پہیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔(3)

حدیث ۳ نظیم بین اس رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی، کہتے ہیں جیبر سے واپسی ہیں خیبر و مدینہ کے مابین میں ضید رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی، کہتے ہیں جیبر سے واپسی ہیں خیبر و مدینہ کے مابین صفید رضی اللہ تعالٰی علیہ گالہ وشکم ) نے تیام فرمایا، میں صفید رضی اللہ تعالٰی علیہ گالہ وسلم ) نے تعکم مسلم نول کو ولیمہ کی دعوت میں بلالایا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا، نہ روثی تھی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی عدیہ گالہ وسلم ) نے تعکم دیا، دسترخوان بچھا دیے گئے، اُس پر کچھوری اور پنیراور کھی ڈال دیا گیا۔ (4)

امام احمد وتر مذی و ابو داودو این ماجه کی روایت میں ہے، که حضرت صفیه رضی الله تعالی عنها سے ولیمه میں ستو اور

#### مكيم الامت كي مدنى يحول

بی بی زینب رضی اند عنها کا نام شریف پہلے مرو تھا، حضور میلی اند علیه وسلم نے بدل کر ذینب رکھاء آپ ذینب بنت جمش ہیں آپ کی والدہ
امیسہ بنت عبدالمطلب این ہاشم ہیں اولا حضور میلی الفد علیه وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید این حارث سے کیا تھا انہوں نے پہر عرصہ بعد
طلاق دے دی بعد عدت حضور افور نے تو دہی جناب زید کو اپنے نکاح کا بیغام دے کر جناب زینب کے پاس بھیجا حضرت زید بی بی زینب
کے گھر پہنچ ور ان کی طرف پشت کر کے گھڑے ہوئے اور حضور کا پیغام دیا آپ بولیس کہ ہیں اپنے رب سے مشورہ کرلوں ۔ یہ کہ کر آپ
اپنے گھر کی مسجد میں عبادت میں مشغول ہوگئیں ادھر حضور صلی الله علیہ وسلم پر یہ آیت کر بحد نازل ہوئی لگر تھیں کہ تم ایند علیہ وسلم الله علیہ وسلم پر سے آیت کر بحد نازل ہوئی لگر تھیں کہ تمام بیبیوں کا
زؤ جنٹ ہا''۔ اس آیت کے نزول پر حضور صلی الله علیہ وسلم الله علیہ وسلم ہوئے بی بی زینب افر کرتی تھیں کہ تمام بیبیوں کا
نکاح ان کے عزود ل نے نرش پر کیا میرا نکاح میرے دیب نے عرش پر کیا۔ منافقین نے طعنہ دیا کہ حضور نے اپنے منہ ہونے کی بوی
نکاح کرا یہ سے بی ترب یہ آیت کر بھراتری میرا نکاح میرے دیب نے عرش پر کیا۔ منافقین نے طعنہ دیا کہ حضور نے اپنے منہ ہونے کی بوی

(مراة المناجي شرح مشكوة المعاجع، ج٥ بس١٣)

(3) صحیح ابخاری، کتاب التغییر، باب تولد (لا تدخلوا بوت النی ... و النی الحدیث: ۲۹۳ سر ۲۰۳۰ سر ۲۰۳۰ می ۲۰۳۰ می کشیم الامت کے مدنی مجبول

ال وليمدكا وه وا تعدب كه بعض صحابه كرام كهانا كيف سے پہلے اى دولت خاند مركار من باق كے اور بعض حضرات كها الكي ك بعد و بال اى باتوں بلى مضغول دے جس سے حضور صلى الله عليه وسلم كو تكليف او كى تب بيا آيت كريمه نازل او كى افيائيكا الذي الذي أمنؤ الآ تَنْ خُنُوا اَبْيُوْتَ النَّبِيّ "الايه.

۲ \_ پینی حاضرین مدعوین کو پیٹ بھر گوشت روٹی کھلائی یا تزید بنا کریا جیسے آج کل عمومًا کھائی جاتی ہے اس فرح اس و بیمہ کے عدوہ بدتی ولیموں میں چھوارے پنیر دغیرہ کھلائے گئے تنھے۔(مراۃ المناجع شرح مشکلوۃ المصائح، ج۵،ص ۱۳۳)

(4) صحيح بني ري ، كمّاب المفازى ، باب غزوة خيبر ، الحديث: ٣٢٣ أج ٣٥، ١٨٨.

تحجوری تھیں۔(5)

بوریں یں یہ صحیح بخاری ومسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے مردی ، کہ رسول اللہ سنگی اللہ تعالٰی عبیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مخص کو دلیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آٹا جاہیے۔(6)

ے حربایا بجب کی سی و ویر کی دوت دی جانے واسے انا جانے ہے۔ روی کے درسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب حدیث کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہیے پھراگر چاہے کھائے، چاہے نہ کھائے۔ (7)

ں وطامے ہی اور اس مسلم میں ابوہریرہ وضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے، کہ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ کالم حدیث ۲: سیح بخاری ومسلم میں ابوہریرہ وضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے، کہ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ کالم وسلّم )نے فرمایا: براکھانا ولیمہ کا کھانا ہے،جس میں مال دارلوگ بلائے جاتے ہیں اور فقراح چوڑ دینے جاتے ہیں اورجس

(5) سنن الترندي، كمّاب النكاح، باب ماجام في الوليمة ، الحديث: ١٠٩٤، ج٢٩، ج٣٩٠٠.

تحكيم الامت ك مدنى كھول

یتیٰ اس دلیمہ بنب سنوا در چوارے ملا کر کھلائے یا سنوعلیحد و اور چیوارے علیحد ولہذا بے حدیث گزشتہ عدیث کے خلاف لیس کہ حضور نے اس ولیمہ بن صیس دیا کہ سنواور چیوارے ملا کر بھی صیس بنایا جاتا ہے یا سنوعلیحدہ دیئے اور حیس علیحدہ۔

(مراة المناجي شرح مشكلة المعاجي من ١٣٣)

(6) من المغاري، كما ب النكاح، باب تل إجابة الوليمة ... إلى الحديث: ١١٥٥، ج ١،٥ ٥٥٥،

عكيم الامت كمدنى كيول

اس مدیث کی بنا پر بعض علاء نے فرمایا کہ ولیمہ کی دھوت تبول کرنا واجب ہے، بعض نے فرمایا کہ فرش کفاریہ ہے وہ حضرات وجوب کے لیے

یہ امر ، نے ہیں گردی ہے کہ دلیمہ ویا کوئی اور دھوت طعام اس کا تبول کرنا سنت ہے وہاں جانا مجی سنت رہا کھانا اس کا اختیار ہے جیسا کہ

آیندہ صدیمت میں آرہا ہے۔ خیال رہے کہ دھوت تبول کرنا واجب یا فرض کفایہ یا سنت جب ہے جب کہ کوئی مانع موجود نہ ہو ورث نہیں جس

کا کھانا مشکوک جو حرام کی آ یہ فی سے کھانے پکانے کا قوئی اختال ہو یا ولیمہ میں صرف مالدار بلائے کئے ہول فقراء کو چھوڑ دیا گیا ہو یا دھوت ہوتوں میں کوئی ایذار سال چیز موجود ہویا وسر خوان پر گانا باجہ ہویا وہاں شراب کے دور ہول یا رشوت کے طور پر بلاوا ہوی ناجنسول کی محبت ہوتو

تبول کرنا سنت نہیں ۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اب اس فرمانہ میں جلوت سے خلوت افضل سے بری صحبت سے تبائی افضل ۔

(ازمر قات و. شعه ومعات)

ا ناہر یہ ہے کہ بیعبارت کہ دلیمہ ویا اس کی شک کی رادی کا اپنا قول ہے جوبطور شرح شال کیا گیا ہے۔ لینی ولیمہ، ختنہ، عقیقہ، کی کی آمہ پر دعوت یوں ہی اتفہ تید دعوت مب ہی قبول کرنی چاہیں جتم فاتحہ کے کھانے فقراء کھا کی مالدارا حتیا ط کریں، بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے فقراء کھا کی مالدارا حتیا ط کریں، بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے تبرک ہیں سب کھا کیں۔ (مراۃ المناج شرح مشکوۃ المعان میں ۵۔ ۱۳۳۷)

(7) صحيح مسلم، كتاب الأكاح، بأب الأمرب إجابة الداعي... إلخ، الحديث: ٥٠١- (١٣٣٠) بم ٢٥٠٠.

نے دعوت کوترک کیا ( بیعنی بلا سبب اٹکار کردیا) اس نے اللہ ورسول (عزوجل وصلّی اللہ تعالٰی عنیہ کالہ وسم ) کی نافر مانی کی۔(8)

مسلم کی ایک روایت میں ہے، ولیمہ کا کھانا پرا کھانا ہے کہ جواس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے۔اوراس کو بلا یا جاتا ہے جوانکار کرتا ہے اورجس نے وعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ ورسول (عز وجل وصلّی اللہ تعالٰی علیہ 6 لہ وسلم ) کی نافر مانی کی۔(9)

صدیت کے ابوداود نے عبداللہ بن عمرض اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا : جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ ورسول (عز دجل وسلّی اللہ تعالٰی علیہ 6 لہ وسلّم ) کی نافر مانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکار۔(10)

(8) منح البخاري، كماب النكاح، باب من ترك الدعوة... والخي ، الحديث: ١١٥٥، ٣٩٥، ٥٥٨.

### تھیم الامت کے مدنی پھول

(مراة الستاجي شرح مشكلوة المصابيح، ج ۵ بس ۱۳۹)

(9) منج مسلم، كتاب النكاح، باب الامرب إنجابة العاع ... والخ، الحديث: ١٠٤\_ (٣٣٢) بم ٢٠٠٥.

10) سنن أي داود، كمّاب الاطعمة ، باب ماجاء في إجابة الدعوة ، الحديث: اسم ٢ سام ٣ م ١٠٠٠ و ٢٠٠٠ و

### علیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ يعنى جو بلاوجه صرف تكبركي وجدب دعوت قبول ندكر ، وه نافرمان بهابدا صديث بالكل والمتح بهد

٢ \_ كونكه جي چور بغيرا جازت ما لك محريش محمل بحي جاتا ہے مال بھي لے ليتا ہے، ايسے ہي سيہ۔

سے سان اللہ! کیے پاکیزہ اخلاق کی تعلیم ہے کہ بلاوجہ دعوت قبول نہ کرنا تکبر شخی ہے اور بغیر دعوت بہنے جانا کمینہ پن ہے دونوں سے بچنا چاہیے۔(مراة المتاجے شرح مشکلوة المصابح ،ج ۲۹، ۱۳۳) صدیث ۸: ترندی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ سالی مند تعالٰی مدید بستم سے فرمایا: (شادیوں میں) پہلے ون کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے، اسے کرنا ہی جا ہے اور دوسر سے دن کا کھانا سند ہے اور تیسر سے ون کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے)۔ جو سنانے کے سے کوئی کام کریگا، اللہ تعالٰی اس کوسنائے گا۔ (11) یعنی اس کی سزاد ہے گا۔

حدیث ۹: ابو داود نے عکرمہ سے روایت کی ، کہ ایسے دو مخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں ، رسول الڈصلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے یہال کھانے سے منع فر مایا۔ (12)

(11) سنن استر مذي مكتاب النكاح ، بأب ماجاء في الوليمة ، الحديث : ١٠٩٩، ج٢ م ٣٣٩ كار من ١٠٩٩ عنه ما ٢٥٠٠ كار من التر مذي بحول

ا اس جملہ کے گئی مینی ہوسکتے ہیں ایک ہیر کہ پہلے دن سے مراوشادی و برات کا دن ہے اور کن سے مراوستی ہے ، لیخی برات والے دن کا کھانا مہر نوں کا حق ہے جوشر کت بارات کے لیے آئے ہیں اور دوسرے دن بینی زفاف کے بعد ولیمہ کا کھانا سنت ہے مؤکدہ یا مستحبہ اس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے دوسرے ہیں کہ پہلے دن سے مراد زفاف کے بعد کا دن ہے اور دوسرے دن ہے مراداس دن شنے بعد کا دن ہے اور دوسرے دن بالکل واضح ہے دوسرے ہیں کہ پہلے دن سے مراد زفاف کے بعد کا دن ہے ایش بدعت یا خلاف سنت نہیں ، تیسرے یہ دن یعنی زفاف سے سویرے ۔ دعوت ولیم حق دوست ہے اور دوسرے دن کا کھانا بھی سنت ہے لیتی بدعت یا خلاف سنت نہیں ، تیسرے مینی ان کہ ذفاف کے سویرے کھی کا سنت ہے ، بہ تیسرے معنی ان کہ ذفاف کے سویرے و یہ کہ کھانا دینا برحق کے خد ہمب یہ ہیں جو ولیمہ کو وجب کہتے ہیں فقیر کے نزد یک پہلے معنی زیادہ تو می ہیں ، چوستے یہ کہ ذفاف کے سویرے و یہ کا کھانا دینا برحق ہے ، لیکن ، گرکسی وجہ سے اس دن شدوے سے تو دسرے دن و سے دینا بھی سنت ولید میں شامل ہے۔

٣ \_ يعنى مسلسل تين دن تک کھانا وينامحض نام ونمود ہے تو اب نيس يا زفاف کے تيسرے وان کھانا وينا سنت نبيس صرف نام ونمود ہے ہيہ حديث حضرت اوم ، مک کی دليل ہے کدان کے ہال وليم رسمات روز تک ہوسکتا ہے۔ (ازمرقات)

سا یعنی جود نیا بین محض اپنی ریا کاری کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ نتائی کل قیامت بیں اس کورسوافر مائے گا،اعدان ہوگا کہ بیریا کار تھا، یا جود نیا بین محض ناموری کے لیے نیکی کرے گا اس کی بڑا صرف یہاں کی ناموری ہوگی قیامت میں کوئی ٹواب ندیلے گا، تواب کے لیے اخلاص جاہیں۔

سے بیر حدیث طبرانی نے حضرت ابن عمال سے نقل فرمائی اس کامضمون میہ ہے کہ شادی میں ایک دن کھانا سنت ہے دو دن کا کھانا انفس اور تین دن کا کھانا دے(مرقات)(مراۃ المناجع شرح مشکوۃ المصابح، ج۵ بس۴۵)

(12) سنن أي داود، كنّ ب الاطعمة ، باب في طعام المتباريين، الحديث: ٥٨٣ ١٣، ٣٨٣، ٢٣٥٠.

حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ بیتکرمہ ابن ابوجہل نہیں ہیں جکہ حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں بربر کے دہنے ولے ہیں، نقبهائے مدینہ ہے ہیں۔

حدیث و انه امام احمد و ابو داود نے ایک صحالی ہے روایت کی ، که رسول انتصلی انتد تق کی عدید وسلم نے فر و یا: جب دو خص دعوت دینے بیک وقت آئی توجس کا دروازہ تمھارے دروازہ ہے قریب ہواس کی دعوت تبول کرواورا گرایک سلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (13) مہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (13)

حدیث اا: سیح بخاری ومسلم میں ابومسعود انصاری رضی الله تعالٰی عنه ہے مروی، که ایک انصاری جن کے کنیت ابوشعیب تھی، انھوں نے اپنے غلام سے کہا، کہ اتنا کھانا لیاؤجو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے۔ میں نبی صبی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مع چار اصحاب کے وعومت کروں گا۔تھوڑا سا کھانا طیار کیا اور حضور (صنی الند تعالی علیہ 8 لہ وسلم ) کو بلانے آئے، ایک محض حضور (صلّی الله تعالی علیه فالبه وسلّم) کے ساتھ ہولیے، نبی کریم صلّی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا: ابوشعیب جمارے ساتھ میخص چلا آیا، اگرتم چاہوا سے اجازت دو اور چاہوتو نہ اجازت دو، انھوں نے عرض کی،

۲ ۔ لیعنی جب دوخض ایک دوسرے کے مقابلہ میں دعوت کریں ہر ایک بیہ چاہے کہ میرا کھانا دوسرے سے بڑھ جائے کہ میری عزت ہو وومرے کی ذامت تو الیمی وعوت قبول نہ کرے۔مثل شاوی میں دہن و دولہا والے مقابلہ میں وعوت کریں توکسی کی وعوت قبول نہ کرو یا کسی برادری میں کسی کی شردی میں دعوت ہوئی مچھون کے بعد دوسرے کے ہال شادی ہوئی اس نے بڑھ چڑھ کر کھانے پکائے اس نیت سے کہ پہلے کا نام نیچا ہوجائے اورمیرانام اونچا،تو بیدو توتیں قبول نہ کرو۔ بزرگان وین ایسی وٹوتیں قبول نہ کرتے ہتے آج کل مسلمان ای مقابلہ کی رسوم میں تباہ ہو سکتے اور نام کسی کا بھی تیں ہوتا۔

سے بین سے سے کہاں کی اسٹاد میں معفرت ابن عماس کا نام نہیں ہے، معفرت مکرمہ نے حضور انور ملی ایند علیہ دسلم تک مرفوع کہا ہے اس کو مرسل کہتے ہیں کہ تابعی حضور کی طرف نسبت کردیں۔(مراۃ السناجی شرح مشکوۃ الصابح ،ج ۵ جس ۲ سار)

(13) الرجع السابق، بإب اذا إجتمع داعيان ... إلخ، الحديث: ٢٥٧ سرج ٣،٥ ١٨م.

والمستدر صديث رجل من اصحاب النبي صلى الله عليد وسلم والحديث:٢٣٥٢١، ج ٩ بس ١٢٢٠.

### عکیم الامت کے مدتی پھول

ا ۔۔ان صحابی کا نام معلوم نہ ہوسکا گرچونکہ تمام صحابہ عادل متقی ہیں اس لیے یہ نامعلومیت مقتر نہیں علاوہ می بی کے اگر اور کسی راوی کا پیتہ نہ کے تو صدیث مجہول نامقبولی ہوتی ہے۔

۲ \_ یعنی جب تمهار ہے دو پڑوی بیک وقت دعوت دیں اور دونوں دعوتیں متعارض ہوں تو زیاد وقریبی پڑوی کی دعوت قبول سیجئے کہ اس کاحق زياده ٢٠١٧ قرب مين زياده وروازه كاقرب معتبر المنكر كاقرب رب تعالى فرما تا مي وانجار إى المَعْرُ كي -

سے بعنی نزریک دور کا قرق جب ہوگا، جب کہ دونوں بیک وقت آپ کو دعوت ویں لیکن اگر ان میں سے ایک آپ کے پاس پہلے پہنچ جے دوسرا بعد ميل تو پہلے كى دعوت قبول سيجئے كه ببهلامقدم ہاورحقدار ہے۔ (مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٥ بس٧ ١١٧)

میں نے ان کواجازت ری۔ (14)

(14) ميم ابغاري، كتاب الأطعمة ، باب الرجل يدكى إلى الطعام ... إلى الحديث: ٢١١ ٥٠٠ ني ٢٠٠٠ .

عكيم الامت كمدنى يكول

مرقات نے فرمایا طعیمنا کی تغییر کی کے لیے نہیں ہے کو تک ابوشعیب نے کھانا کافی تیاد کیا تھا بلکہ منی یہ جی کہ پرتکاف کھانا تیاد کیا جو فہایت لذیذ تھا۔ نیال رہے کہ حضور انورسلی اللہ علیہ وسلم نے لذیذ کھانے بھی تناول فرمائے جیں، مرغ بھی کھایا ہے گردبیک دنت چنر کھانے ندکھائے نہ کھانے ندکھائے ،ای لیے فقہا فرماتے ہیں کہ بیک وقت چند کھانے بوعت، جائز نہیں۔ (دیکھوشا کی وغیرہ) اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کھائے ندکھائے اندیذ کھانا تیاد کریا سنت ہے حضرت ابراجیم طیل اللہ (طیرالصلوق والسلام) نے پرا محمد شیر مال ایجاد کے مہمانول کے لیے پر تکاف لذیذ کھانا تیاد کریا سنت ہے حضرت ابراجیم طیل اللہ (طیرالصلوق والسلام) نے پرا محمد شیر مال ایجاد کے مہمانول کے لیے ۔ (دیکھوہادی کتاب تغیر میں بہلا یارہ)

سے غالبا یہ چینا مخص راستہ سے ساتھ ہولیا تھا اور غالبا ای سے قرما مجی دیا ہوگا کہ تمہارے لیے اگر اُجازت ل منی تو کھالیما ورنہ والیس تہ این اس برین باننا

(مراة المناجع شرح مشكّوة المصابح، ج٥،ص ١٣٠)

# المراعب المسريعة (مرنازم) الماري المحالي المحالي المحالية المحالية

یعنی اگر کسی کی دعوت ہواور اس کے ساتھ کوئی دوسرافخص بغیر بلائے چلا آئے تو نظاہر کردے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے، اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے، کیونکہ ظاہر نہ کر بیگا تو صاحب خانہ کو بیا اگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا۔

حدیث ۱۲: بینتی نے شعب الایمان میں عمران بن صین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فاسقوں کی وعوت قبول کرنے سے منع فر مایا۔ (15)

حدیث ۱۱ : میچ بخاری وسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی، کہ رسول اللہ مثلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جوخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پرائیان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جوخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پرائیان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوی کو ایذا نہ دے اور جوخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پرائیان رکھتا ہے، وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔ (16) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جوخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پرائیان رکھتا ہے وہ صلہ رحی کرے۔ (17)

حدیث ۱۲ ایسی بخاری و مسلم میں ابوشری کعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا کہ جوشخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے ، وہ مہمان کا اکرام کرے ، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (بیتی ایک دن اس کی بوری خاطر داری کرے ، ایپ مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا طیار کرائے ) اور فیافت تین دن ہے (بیتی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے ) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے ، مہمان کے لیے بید طال نہیں کہ اس کے بیال شہرار ہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔ (18)

حديث ١٥: تر مذى ابى الاحوم جشى سے وہ استے والدسے روايت كرتے ہيں، كہتے ہيں: ميس نے عرض كى،

(15) شعب الديمان، باب في المطاعم والشارب، نصل في طيب المطعم ... إلخ ، الحديث: ٥٨٠، ج٥، ص ٢٨.

حکیم الامت کے مدنی پھول

یمال، قاسقین سے مرادوہ لوگ ہیں جن کی کمائی خالص ترام کی ہوان کی دعوت ہر گز قبول تہ کرو\_

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابيح، ج٥ م ٨ ١٣٨

(16) صحيح مسلم، كمّاب الإيمان، باب العث على إكرام الجار... إلخ، الحديث: ٢٨٧) بس ٣٣, م

(17) صحيح البخاري، كمّاب الادب، باب إكرام الغنيف.... إلخ، الحديث: ١٣٨،ج ١٩٣٨.

(18) الرجع البابق، الحديث: ١٤٥ ما ٢٠٠٨ جم ١٣٠٠.

多多多多

<sup>(19)</sup> سنن استريذي ، كتاب مبروالصلة ، باب ماجاء في الاحسان والعفو ، الحديث: ١١٠٣، جهرم ٥٠٧م.

<sup>(20)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الاطعمة ، باب الضيافة ، الحديث: ٥٨ ٣٣٥٨، ج ١٩،٥٠ م

# ر المسود مها و شویعت ( مرا) المالی ال

# مسأئل فقهيه

وعوت ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ رہ ہے کہ شپ زفاف کی صبح کوا ہے دوست احباب عزیز وا قارب اور محلہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کے لیے جانور ذرج کرنا اور کھانا طبار کرانا جائز ہے اور جولوگ بلائے جائیں ال کو جانا چاہیے کہ ان کا جانا اس کے لیے مسرت کا باعث ہوگا۔ ولیمہ میں جس مخص کو بلایا جائے اس کو جانا سنت ہے یا واجب۔علما کے دونوں قول ہیں، بظاہر رہ معلوم ہوتا ہے کہ اِلجابت سنت مؤکدہ ہے۔

ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں بھی جانا انصل ہے اور نیخص اگر روزہ دار نہ ہوتو کھانا انصل ہے کہ اپنے مسلم بھائی کی خوشی میں شرکت اور اس کا دل خوش کرنا ہے اور روزہ دار ہو جب بھی جائے اور صاحب خانہ کے لیے دعا کرے اور ولیمہ کے سواد وسری دعوتوں کا بھی بہی تھم ہے کہ روزہ دار نہ ہوتو کھائے ، ورنہ اس کے لیے دع کرے۔(1) مسئلہ ا: دعوت ولیمہ کا میتھم جو بیان کیا گیا ہے ، اس دقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود اوائے سنت ہواور

> (1) الفتاوي الصندية ، كمّاب انكراهية ، الباب الثاني عشر في العدايا والضيا فات ، ج م ٣٣٣. وردالحتار ، كمّاب الحظر والاباحة ، ج ٩ م ٣ ٢٥.

### ضیافت (لیعنی مهمان نوازی) کے آداب:

حضرت سيِّدُ ناامام محد غزال عليه رحمة الله الوالي أباب إلا خيا وفرمات وين:

الله كغيوب، وانائے تحيوب، مُنزَ ه بحن النعيوب عُرِّ وَجَلُ وصلَى الله تعالى عليه وآله وسلَّم كافر مان بدايت شن ب بمبان كے لئے تكلف نه كرد كيونكه اس طرح تم اس سے نفرت كرتا ہے وہ الله عُرَّ وَجَلَّ سے بغض كرتا ہے اور جو معجمان سے نفرت كرتا ہے وہ الله عُرُّ وَجَلَّ سے بغض كرتا ہے اور جو محض ، مند عَرُّ وَجَلُّ سے بغض كرتا ہے اور جو محض ، مند عَرُ وَجَلُّ سے بغض كرتا ہے الله عُرُّ وَجَلُّ اسے نابِند كرتا ہے۔

. (البحر الزخار بمسند البزار، مستدسلمان الغارى، الحديث: ٢٥ ، ٢٠، ج٢، ص ٨٢ ، مخترا)

نقیروفن کے لئے دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ بعض آ سانی کتابوں میں مذکور ہے کہا یک میل چل کرمر بینل کی عیددت کرو ، دومیل چل کر جناز ہ میں شریک ہو دورتین میل چل کر دعوت قبول کرو۔

سركا يدمك مكزمه ومسطان مدينة منوره ملى الله تعالى عليه وآله وسلَّم في ارشاد فرمايا:

لَّهُ دُعِینْتُ إِلَیٰ کُرَا عِ لَاَ جَبْتُ ۔ ( سُحِ البخاری، کماب الهمة ، باب القلیل من الهمیة ، الحدیث ۲۵۲۸، ۲۵۲۸) ترجمہٰ: اگر جھے ( گزائے اَنْجَمْیم میں بھی ) بحری کے پائے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔ (کباب الِدُ مُن) مسخمہ ۲۳۰۰) اگر مقصود تفاخر ہو یا بیہ کہ میری واو واہ ہوگی جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے ، تو ایسی دعوتوں میں نہ شریک ہونا بہتر ہے خصوصاً اہلِ علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔(2)

مسئلہ ۲: وعوت میں جانا اس وفت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، نہو دلعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ بیٹر افات وہاں ہیں، اگر وہیں بیر چیزیں ہوں تو واپس کہ بیٹر افات وہاں ہیں تو نہ جائے ۔ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں، اگر وہیں بیر چیزیں ہوں تو واپس آئے اور اُلما سکتا ہے اور کھا سکتا ہے اور کھا سکتا ہے اور کھا سکتا ہے اور کھا سکتا ہے چراگر میخص ان لوگوں کوروک سکتا ہے تو روک وے اور اگر اس کی قدرت اے نہ ہوتو صبر کرے۔

(2) ردائحتار، كتاب الحظر والاباحة من ٩٥٠ م ١٥٥٠.

اعلى حفرت المام ابسنت امجددوين وملت الشاه لهام احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فآدى رضوية شريف مين تحرير فرمات النه ولل : تبول دعوت سنت ب نقتهاء كرام كاسم غير معين يرب اورنه بركز ان كے يهال تعيم، نداصلا ال يروليل قويم - ووتو يه فرمات ايل كه جهال ايما به و بال ندجانا چاہئے - فير معين برسم كى معين مسلمان كے لئے بجوليما بدگانی ہے جب تك اس كے قرائن واقعه نه بواور بدگر فی حرام ۔ قال الله تعالى يأيها الذين أمنوا اجتنبوا كثير امن الظن ان بعض الظن اثه الله وقال صلى الله تعالى عليه

وسلم ایا کم الظن فان فان الظن ا کذب ٢ ما محدید.

الله تعالى نے ارشاد قرمایا: اسے ایمان والوا ؛ بہت ہے گمانوں ہے بیچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔اور حضور ،کرم ملی الله تعالی علیہ دسلم نے ارشاد قرم یا: لوگوا بدگرنی ہے بچو کیونکہ بدگرائی سب ہے جموثی بات ہے۔الحدیث۔(ت)(ایانقرق الکریم ۴ م ۱۲/)

(۲\_مجیح بخاری کماب الوصایا باب تول الله عز وجل من بعد ومیة الخ قدیمی کتب خانه کراچی ا / ۳۸۴)

بحال تصدية خراكريه جاتاتوايك نامناسب بى بات موتى - بنايدام كن ش ب:

اجأبة الدعوة سنة وليمة اوغيرها وامادعوة يقصديها التطاول اوابتغاء المحمدة اوما اشبهه فليس ينبغي اجأبتها لاسيما الملم فقد قيل ماضع احديدة في قصعة غيرة الإذل له ٣ ــ ملخصا.

دعوت قبول کرنا سنت ہے خواہ دعوت ولیمہ ہویا کوئی اور الیکن جس دعوت میں تفاخر اور مدح سرائی یا اس قسم کی ہوتی ہول تو پھر ایسی دعوت قبول کرنا من سب نہیں خصوصاعلم دفعنل رکھنے والول کے لئے ، کیونکہ میہ کہا گیا ہے کہ کس نے ہاتھ دوسرے کے بیالے میں رکھا تو یہ اس کے سئے ذکت اختیار کرے گا۔ ملخصا۔ '

(سے البتابیہ فی شرح البدایہ کتاب الکراھیۃ فصل فی الاکل والشرب المکتبۃ الا مادیہ مکۃ المکرمہ ۲ / ۲۰۳)
اور اب کہ یک مسلمان پر بلادلیل بیگان کیا کہ اس کی بیت، یا وتفاشرونا موری ہے توبیر ام قطعی ہوا، جیوب طعام کی اگر ہے او بی ہوتی ہے تو باد اس سے منع کرے اگر نہ مانے تو و وال ان پر ہے۔ امام ابوالقاسم صفار رحمۃ اللہ تعافی فرماتے ہیں بیس آن کل وقوت میں جانے کی کوئی نیت نہیں یا تا ہوں سوداس کے کہ تمک وائی روئی پر سے اٹھاؤں۔ (فقاوی رضویہ جلد الام سے ۲ رضافاؤنڈیش، لامور)

بیال صورت میں ہے کہ بیٹنم پڑتی پیشوانہ ہواور اگر مقتدیٰ و پیشوا ہو، مثلاً علاو مشائخ، بیا گرندروک سکتے ہوں تو وہال سے چلے آئیں نہ وہال بیٹیس نہ کھانا کھا تیں اور پہلے ہی ہے بیمعلوم ہو کہ دہاں بیہ چیزیں ہیں تو مقتدیٰ ہویا نہ ہوکسی کو جانا جائز نہیں اگر چیہ خاص اُس جعمہ مکان میں بیہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں۔(3)

مسکنہ ساز اگر وہاں آبدولعب ہواور بیخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے بید چیزیں بند ہوجا ہیں گی تو اس کو اس نیت سے جانا چاہیے کہ اس کے جانے سے مشکرات شرعیہ روک دیے جا تھیں سے اور اگر معلوم ہے کہ دہاں نہ جانے سے ان لوگوں کو قسیحت ہوگی اور ایسے موقع پر بیر حرکتیں نہ کریں ہے، کیونکہ وہ لوگ اس کی شرکت کو ضروری جانتے ہیں اور جب بید علوم ہوگا کہ اگر شاو بول اور تقریبوں میں بیر چیزیں ہول گی تو وہ خص شریک نہ ہوگا تو اس پر لازم ہے کہ دہاں نہ جائے تا کہ لوگوں کو عبرت ہواور ایسی حرکتیں نہ کریں۔ (4)

مسئلہ ہم: دعوت ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن مجی یعنی دو ۲ ہی دن تک بیدعوت ہوسکتی ہے، اس کے بعد واسرے دن مجی یعنی دو ۲ ہی دن تک بیدعوت ہوسکتی ہے، اس کے بعد ولیمہ اور شادی شمر کے ہندوستان میں شاد بول کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنت ہے آ سے بڑھنار یا وسمعہ (6) ہے اس سے بچا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵: ایک دسترخوان پر جولوگ کھاٹا تنادل کرتے ہیں، ان میں سے ایک مخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دیدے بیرجائز ہے، جبکہ معلوم ہو کہ صاحب خانہ کو بید یٹا نا گوار ند ہوگا اور اگر معلوم ہے کہ اسے نا گوار ہوگا تو دیٹا جائز نہیں، بلکہ اگر مشنتہ حال ہومعلوم نہ ہو کہ نا گوار ہوگا پانہیں جب بھی نہ دے۔(7)

بعض لوگ ایک ہی وسترخوان پرمعززین کے سامنے عمدہ کھانے چنتے ہیں اور غریبوں کے لیے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگر چدایسا نہ کرنا چاہیے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے۔ گر اس صورت میں جس کے پاس کوئی اچھی چیز ہے، اس نے ایسے کو دے دی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ صاحب خانہ کو نا گوار ہوگا کیونکہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بھی میہ چیز رکھتا یا کم از کم بیصورت اشتباہ کی ہے، لہٰڈاالی عالت میں چیز دینا نا کھا تر ہے اور

<sup>(3)</sup> المعداية ، كتاب الكراهمية ، فصل في الأكل والشرب، ج٢ م ١٩٥٠. دالدرالمخار ، كتاب الحظر والأباحة ، ج٤ م ١٤٥٠.

 <sup>(4)</sup> الفتاوى العندية ، كمّاب الكربعية ، الباب الثاني عشر في العدايا والضيا فاست، ح٠٥ م ٣٣٣ م.

<sup>(</sup>S) الفتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثاني عشر في العدايا والضيا قات، ج 6 م ٣٣٣.

<sup>(6)</sup> ریا یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا اور سمعہ مینی اس لیے کام کرنا کہ لوگ سیس مجے اور اچھا جاتیں گے۔

<sup>(7)</sup> الفتاوى الصندية ، كماب الكراهية ، الباب الثاني عشر في العدايا والضيا فات ، ج ٢٥، ص ١٣٣٣.

## شرح بهارشوبعت (صرنان من ) المنازي المن

اگر ایک بی تشم کا کھاتا ہے، مثلاً رونی، گوشت اور ایک کے پاس رونی تنم ہوگی، دوسرے نے اپ پاس مند ایر ایک ہے۔ وے دی تو ظاہر یمی ہے کہ صاحب خانہ کونا گوار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲: ووسرے کے یہاں کھانا کھارہا ہے، سائل نے مانگا اس کو بیرجائز نبیں کہ سائل کو روٹی کا نکزا دیدے کیونکہ اس نے اس کے کھانے کے لیے رکھاہے، اس کو مالک نبیس کردیا کہ جس کو چاہے دیدے۔ (8)

مسکلہ کے: دو دسترخوان پر کھانا کھایا جار ہاہے تو ایک دسترخوان دالا دوسرے دسترخوان داسلے کوکوئی چیز اس پر سے اٹھ کر نہ دے۔ تحر جبکہ بقین ہو کہ صاحب خانہ کوالیا کرنا نا گوار نہ ہوگا۔ (9)

مسئلہ ۸؛ کھاتے وقت صاحب خانہ کا بچہ آگیا تو اس کو یا صاحب خانہ کے خادم کو اس کھانے میں سے نہیں دے سکتا۔ (10)

مسئلہ 9: کھانا نا پاک ہوگیا تو بیرجائز نہیں کہ کس پاگل یا بچہ کو کھلائے یا کسی ایسے جانور کو کھلائے جس کا کھانا حلال ہے۔ (11)

مسکله ۱۰: مهمان کو چار با تیں ضروری ہیں۔

(۱) جہال بٹھا یا جائے وہیں بیٹھے۔

(۲) جو پچھاں کے سامنے پیش کیا جائے اس پرخوش ہو، بیرند ہو کہ کہنے لگے اس سے اچھا تو میں اپنے ہی تھر کھایا کرتا ہوں یا ای قشم کے دوسرے الفاظ جیسا کہ آج کل اکثر دعوتوں میں لوگ آپس میں کہا کرتے ہیں۔

(٣) بغيرا جازت صاحب خاندو بال سےندا تھے۔

(۳) اور جب وہ سے جائے تو اس کے لیے دعا کرے۔ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقاً فوقاً کے کہ اور کھاؤ گراس پر اصرار نہ کرے ، کہ کہیں اصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور بیاس کے لیے مصر ہو، میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کز غائب ہوجائے ، بلکہ وہاں حاضر رہے اور مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہواورا گرصاحب وسعت ہوتو مہمان کی وجہ سے گھر والوں پر کھانے بیس کی نہ کرے۔ میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خاطر داری بیس خود مشغول ہو، خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم

<sup>(8) .</sup>لمرجع السابق.

<sup>(9)</sup> الرجع، نسابق.

<sup>(10) .</sup> مرجع الهابق.

<sup>(11</sup> االرجع سابق.

علیہ الصلوق واکتسلیم کی سنت ہے اگر مہمان تھوڑے ہوں تو میز بان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تقاضہ کے مروت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔ مہمانوں کے ساتھ ایسے کو نہ بٹھائے جس کا بیٹھنا ان پر گراں ہو۔ (12)

مسکلہ اا: جب کھا کر فارغ ہوں ان کے ہاتھ دھلائے جائیں اور بینہ کرے کہ ہرفض کے ہاتھ دھونے کے بعد یانی بھینک کر دوسرے کے سامنے ہاتھ دھونے کے لیے طشت پیش کرے۔(13)

مسئلہ ۱۱: جس نے ہدیہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال وحرام دونوں قسم کے اموبال ہوں گر غالب مال حلال ہے تو نہ
اس کے تبول کرنے میں حرج نہیں۔ یہی تھم اس کے یہاں دعوت کھانے کا ہے اور اگر اس کا غالب مال حرام ہے تو نہ
ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی دعوت کھائے، جب تک بیہ نہ معلوم ہو کہ رہیہ چیز جواسے چیش کی گئی ہے حلال ہے۔ (14)
مسئلہ ۱۱: جس شخص پر اس کا ذین ( ایعنی قرض ) ہے، اگر اس نے دعوت کی اور قرض سے پہلے بھی وہ اسی طرح
دعوت کرتا تھا تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور اگر پہلے ہیں دن میں دعوت کرتا تھا اور اب دس ۱۰ دن میں کرتا ہے یا اب
اس نے کھانے میں تکلفات بڑھا دیے، تو قبول نہ کرے کہ بیقرض کی دجہ سے ہے۔ (15)



<sup>(12)</sup> الفتادي الصندية ، كتاب الكراهمية ، الباب الثاني عشر في العدايا والضيا فات، ج ٥ بس ٢٣ سـ ٥ س.

<sup>(13)</sup> المرجع الريق بص ١٦٥.

<sup>(14)</sup> المرجع الهابق بمن ١٩ ماسو.

<sup>(15)</sup> الفتاوي الهندية ، كترب الكراهية ، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيا قات، ج٥ ، ص٣٣٠.

## ظروف كابيان

مسئلہ ا: سونے چاندی کے برتن میں کھانا بینا اور ان کی بیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر نگانا یا ان کی انگیشی سے بخور کرنا ( یعنی دھونی لینا ) منع ہے اور بیر ممانعت مرد وعورت دونوں کے لیے ہے۔عورتوں کو ان کے زیور کی اجازت ہے۔ زیور کے سوادوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد وعورت دونوں کے لیے ناجا تر ہے۔ (1) مسئلہ ۲: سونے چاندی کے بیچے سے کھانا ، ان کی سلائی یا سرمددانی سے سرمدلگانا ، ان کے آئینہ میں موخھ دیکھنا، ان کی تحلی موجود کی ان کی تری پر بیٹھنا ، مردعورت دونوں کے لیے ممنوع ان کی تھم دوات سے لکھنا ، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کری پر بیٹھنا ، مردعورت دونوں کے لیے ممنوع

(1) الدرالخاروروالحتار كاب العظر والاباحة عنه م ١٢٥٠.

#### سونے، جا تدی کے برتنوں میں کھا تابینا

اُم المؤمنين حضربت سيد تنا اُم سلمدن الله تعالى عنها سے مروى ہے كه ني كريم ، روُوف رحيم صلّى الله تعالىٰ عليه وآبه وسلّم كافر مان عبرت نشان ہے: جوفض سونے اور چاندى كے برتن ميں كھا تا پيتا ہے وہ اپنے پيٹ ميں غنا غث جبنم كى آگ بحرتا ہے۔

( سيح مسلم ، كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم استعال اواني الذهب ـــــال ، الحديث: ٥٣٨٥/٨٥ ، ٥٣٨٥)

حعرت سیدنا انس رضی اللد تعالی عندار شادفر ماتے ہیں : سونے اور جاندی کے برتوں میں کھانے بینے سے منع کمیا کمیا ہے۔

(السنن الكبرى للنسائي، كماب الاطعمة ، باب محاف الفصنة ، الحديث: ٢٦٣٢، ج مع، ص ١٨٩)

حضرت سیدتز اُم سلمدرضی الله تعالیٰ عنها ارشاد فرماتی تی کرمرکار مدینه، راحتِ قلب وسیدمنی الله تعالی علیه وآله وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ب: جوفنس سونے اور جاندی کے برتول میں پیتا ہے ووا پنے ہیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

( مي ابخاري، كماب الاشربة ، باب نية الفعنية ، الحديث: ٣٨٣٥، ٥ ١٣٨٠)

حضرت سیرتنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم، نور مجسم سنّی اللہ تغالیٰ علیہ دا کہ وسلّم کا فرمانِ منظم ہے: جوسونے پ ندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

(صحيح مسلم ، كمّاب اللباس والزينة ، باب تحريم استعال اواني الذهب \_\_\_\_\_الخي ، الحديث: ٨٥ / ٥٣ ٨٥ ، ١٠٨٥)

حفرت سیدنا حذیفہ دضی اللہ تع لی عنہ سے مردی ہے کہ شہنشاہ یہ یہ ہتر ارتقاب وسینہ ملی اللہ نغائی علیہ وآلہ وسلّم برتنوں میں کھانے بینے اور ریشم در یہان (کے کیڑے) پہنتے یا ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(ميح البخاري، كمّاب اللباس، باب افتر أش الحرير، الحديث ٥٨٣٤، ص ٩٨م)

مسئلہ سن سونے چاندی کی آری (ایک زیور جوعور تمن ہاتھ کے آگو تھے میں پہنتی ہیں، اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے) پہنناعورت کے لیے جائز ہے، تکراُس آری میں موغہ دیکھناعورت کے لیے بھی نا جائز ہے۔

مسئلہ میں: سونے چاندی کی چیزوں کے استعال کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ ان کو استعال کرنا ہی مقصود ہو اور آگر دیم تقعود نہ ہوتو ممانعت نہیں، مثلاً سونے چاندی کی پلیٹ یا کثورے میں کھانا رکھا ہوا ہے آگر بیکھانا اسی میں جھوڑ دیا جائے تو اضاعت مال ہے اس کو اُس میں سے نکال کر دوسرے برتن میں لیا کر کھائے یا اُس میں سے پانی چلو میں لیا جائے کر پیایا پیالی میں تیل تھا، سر پر پیالی سے تیل نہیں ڈالا بلکہ سمی برتن میں یا ہاتھ پرتیل اس غرض سے لیا کہ اُس سے استعال نا جائز ہے اور اگر ہاتھ میں تیل کا استعال نا جائز ہے ، لہٰذا تیل کو اُس میں سے لیا جائے اور اب استعال کیا جائے بیرجائز ہے اور اگر ہاتھ میں تیل کا لیہ بخرض استعال ہوجس طرح پیالی سے تیل کے کرسر یا داڑھی میں لگاتے ہیں، اس طرح کرنے سے ناجائز استعال سے بھائیس ہے کہ بیم میں استعال ہی ہے۔ (3)

مسکلہ ۵: چائے کے برتن سونے چاندی کے استعال کرنا ناجائز ہے۔ای طرح سونے چاندی کی گھڑی ہاتھ میں باندھنا بلکہاں میں وفت و کچھنا بھی ناجائز ہے، کہ گھڑی کا استعال یہی ہے کہاں میں وفت دیکھا جائے۔(4)

مسئلہ ۲: سونے چاندی کی چیزیں محض مکان کی آرائش وزینت کے لیے ہوں، مثلاً قرینہ سے (لیتی سجاکر) یہ برتن وقلم و دوات لگا دیے، کہ مکان آ راستہ ہوجائے اس میں حرج نہیں۔ یو جیں سونے چاندی کی کرسیاں یا میزیا تخت وغیرہ سے مکان سجارکھا ہے، ان پر جیٹھتانہیں ہے تو حرج نہیں۔(5)

مسئلہ ک: بچول کوبسم اللہ پڑھانے کے موقع پر جاندی کی دوات قلم تختی لا کررکھتے ہیں، یہ چیزیں استعال میں نہیں آتیں، بلکہ پڑھانے والے کو دے دیتے ہیں، اس میں حرج نہیں۔

مسکلہ ۸: سونے چاندی کے سوا ہر تشم کے برتن کا استعال جائز ہے، مثلاً تا نے، پیتل، سیسہ، بلور وغیر ہا۔ ممرمٹی کے برتنوں کا استعال سب سے بہتر کہ حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے، فرشتے اُس کی

<sup>(2)</sup> الرفع السابق.

<sup>(3)</sup> الدرالخارور دالحتار، كماب الخطر والاباحة ، ج وص ٥٦٣.

<sup>(4)</sup> ردالحتار كتاب الحظر والاباحد ، ج ٩، ص ١٥٥٥.

<sup>(5)</sup> الدرالخارور والمحتار، كماب الحظر والاباحة ، ج٩ م ٢١٧٥.

زیارت کو سمی مے۔ تا ہے اور بیتل کے برتنوں پرقلعی ہونی چاہیے، بغیرقلی ان کے برتن استعمال ۱۰ میں دونے ہے۔ بغیرقلی ان کے برتن استعمال (استعمال فی مسکد ۹: جس برتن میں سونے چاندی کا کام بنا ہوا ہے اس کا استعمال جائز ہے، جبایہ وفیق استعمال (استعمال فی جگہ) میں سونا چاندی ند ہو، مثلاً کٹورے یا گلاس میں چاندی کا کام : وتو پانی چینے شی اس جگد موفید نہ کئے جہاں موہ یا جاندی ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہاں ہاتھ بھی نہ کئے، اور قول اول اسم ہے۔ (7) مسئلہ ۱۰: چھڑی کی موٹھ (ایعنی چھڑی کا وستہ) سونے چاندی کی ہوتو اس کا استعمال تا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں

(6) اعلى حضرت ، اله م المسنت ، مجدود ين وملت الشاه الم احمد رضا خال عليه وحمة الرحمن فآدى رضوبية شريف بل تحرير فرمات الشاه الم

تا نے کے برتن سے وضوکرناء اُس میں کھانا پینا ،سب بلاکراہت جائز ہے، وضویل کچو ٹھمان ہیں آتا۔ ہاں تلقی سے بھر چاہیے بے بھی برتن میں کھانا پینا کروہ ہے کہ جسمانی ضرر کا باعث ہے اور کئی کا برتن تا نے سے اُٹھل ہے۔ ناماء نے دضویے آ داب وستخبات سے شا فرمایا کہ کئی کے برتن سے ہوا دراس میں کھانا پینا بھی تواضع سے قریب ترہے۔

رد المحتاريس فتح القدير سے ہے:

(منها) ای من اداب الوضو (کون انیته من خزف) ا

(ان بی سے) لین آداب وضویس سے (بیہ کدوضو کا برتن کی مٹی کا بو)۔ (ت)

(ا \_ دوالحتار، كمّاب الطبارة ، دار احياء التراث العربي بيروت السمم)

أس من اختيار شرح مخادس

(اتخاذها) اي اواني الاكل والشرب (من الخزف افضل اذلا سرف فيه ولا مخيلة و في الحديث من اتخذ اواني بيته خز قاز ارته الملئكة ويجوز اتخاذها من نحاس اورصاص سي

کھانے پینے کے برتن مٹی کے ہونا انسل ہے کہ اُس بی شدامراف ہے نہ اِترانا ، اور مدیث میں ہے: جوابیع محرکے برتن مل کے رکھے فرشتے اس کی زیادت کریں۔ اور تا نے اور دانگ کے جی جائز ہیں۔ ۱۲

(٢ \_ردا فحمار كماب الحظر والاياحة واراحياء التراث العربي بيروت ١٨/٥)

#### اُسی میں ہے:

یکر دالاکل فی النحاس بالغیر المطلی بالرصاص لانه ید خل الصداء فی الطعام فیورث ضرراعظیا واماً بعد دفلا الصداء فی الطعام فیورث ضرراعظیا واماً بعده فلا الصداخصا والله تعالی اعلم (اردا محتار کتار کتاب الحظر والاباحة داراحیاه التراث العربی بیروت ۱۹۸۸) بغیرتانی کی بوئی المراز می کارنگ کوانے شن کی کرفریظیم بیدا کرتا ہے اور تاہی بوجانے کے بعدایا نہیں اور معنی المراز میں کارنگ کو اساس المان کارنگ کو الله المان کارنگ کو الله الله المان کارنگ کو الله الله المان کارنگ کو الله کارنگ کو الله کارنگ کارنگ کارنگ کارنگ کو الله کارنگ کو الله کارنگ کو الله کارنگ کارنگ کارنگ کو الله کارنگ کارنگ کو الله کارنگ کو کارنگ کو کارنگ کارنگ کارنگ کارنگ کو کارنگ کارنگ کو کارنگ کارنگ کارنگ کو کارنگ کارنگ

() لدرا مخار كاب الحظر والاباحة من ٩٩٥٠ م ١٤٥٠

استعال کا طریقہ میہ ہے کہ موٹھ پر ہاتھ دکھا جاتا ہے، لہٰذا مرضع استعال ہیں سونا چاندی ہو کی اور اگر اُس کی شام (بینی حجزی کے سروں پر چڑھا یا جانے والا کسی وھات کا چھلے کی طرح کا خول) سونے چاندی کی ہو، وستہ سونے چاندی کا نہ ہوتو استعال میں حرج نہیں، کیونکہ ہاتھ رکھنے کی جگہ پر سونا چاندی نہیں ہے۔ اسی طرح قلم کی نب اگر سونے چاندی کی ہوتو اس سے لکھنا تا جائز ہے کہ وہی موضع استعال ہے اور اگر قلم کے بالائی حصہ میں ہوتو نا جائز ہیں۔

مسکد ۱۱: جاندی سونے کا کری یا تخت میں کام بنا ہوا ہے یا زین میں کام بنا ہوا ہے تواس پر بیٹھنا جائز ہے، جبکہ سونے چاندی کی جگہ ہے نگر بیٹھے محصل (خلاصہ) یہ ہے کہ جو چیز خالص سونے چاندی کی ہے، اُس کا استعال مطلقا ناجائز ہے اور اگر اس میں جگہ ہوتی خالات میں ہے تو ناجائز، درنہ جائز۔ مثلاً چاندی کی آبھیٹھی ناجائز ہے، اگر چہ دھونی لیتے دقت اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ اس طرح اگر حقہ کی فرش (یعنی چیزا) چاندی کی ہے تواس سے حقہ پینا ناجائز ہے، اگر چہ بیٹھی فرشی پر ہاتھ نہ لگائے۔

ای طرح حقد کی موخو نال (دھات وغیرہ کی بنی ہوئی چھوٹی می ٹلی جے حقے میں لگاتے ہیں) سونے چاندی کی ہے تواس سے حقہ بینا ناجا کر ہے اور اگر مچھ (حقہ کی نلیاں) پرجگہ جاندی سونے کا تار ہوتو اس سے حقہ بی سکتا ہے، جبکہ استعال کی جگہ بینا ناجا کر ہو ۔ کری میں استعال کی جگہ جینے کی جگہ ہے اور اس کا تکھیہ ہیں اور رکا ہی سونے کے دستے ہیں جن پر ہاتھ ور کھتے ہیں ۔ تخت میں موضع استعال بینے کی جگہ ہے ۔ اس طرح زین میں اور رکا ہی سونے چاندی کی ناجا کر ہے اور اس میں کام بنا ہوا ہوتو موضع استعال میں نہ ہو ۔ یہ تکم نگام اور ڈمچی (8) کا ہے ۔ (9) جاندی کی ناجا زیرتن پر سونے چاندی کی بیانی چڑھا یا ہوا ہو) تو اس کے استعال میں مرح بنہیں ۔ (10)

مسئلہ ساا: آئیندکا حلقہ جو بوقت استعال پکڑنے میں نہ آتا ہواس میں سونے جائدی کا کام ہو، اس کا بھی وہی تھم ہے۔ (11)

<sup>(8)</sup> لیخی تسمہ جوزین کے پچھنے تھے ہے بڑا ہوتا ہے، دُم کے نتیجے ہے گزرتا اور زین کوآ مے کی طرف ہے جانے ہے روک ہے۔

<sup>(9)</sup> العداية ، كمّاب الكراهية ، فعل في الأكل والشرب، ج٢، ص٣١٣. والدرالخمّار وردالمحثار، كمّاب الحظر والأباحة ، ج٤، ص ٥١٤.

<sup>(10)</sup> الهداية ، كمّاب الكراهية ، نصل في الأكل والشرب، ج٢ بم ١٢٣ ٩٠.

<sup>(11)</sup> المرجع انسابق.

والدرالخار، كماب الحظر والاباحة من ٩٨٠٥.

## 

مسئلہ سماا: تکوار کے لیضے میں اور مھری یا ڈیٹ قبض ( یعنی فنجر ) کے دیستے میں چاندی یا سونے کا 6م ہے تو ان 6 مجمی و بی تھم ہے۔ (12)

مسئلہ ۱۵: کپڑے میں سونے چاندی کے حروف بنائے گئے، اس کے استعمال کا بھی وہی تھم ہے۔ (13) اس میں تفصیل ہے جونباس کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۱۱: ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی یا مونے کے تار سے جوڑنا، جائز ہے اور اُس کا استعال بھی جائز ہے، جبکہ اُس جگہ سے استعال نہ کرے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضورا قدس صلی انڈ تعالٰی علیہ وسلم کالکڑی کا بیالہ تھا، وہ ٹوٹ عمیا تو چاندی کے تار سے جوڑا گیا۔ (14) اور میہ بیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس تھا۔ (15)

**多多多多多多** 

(12) العداية ، كتاب الكراهية ، فصل في الركل والشرب، ج٢، ص ١٩٢٧.

والدر الخار، كماب الحظر والاباحة ، ج ٩، ص ٥٦٨.

(13) الدرالخار، كماب الحظر والاباحة من ٩٥، ٥٢٨.

(14) صحيح ابني ري، كتاب فرض المس ، باب ما ذكر . . . إلى ما الحديث: ١٠٩٣م. ٣٣٣ مس ٣٣٣.

(15) صحيح ابخاري، كماب الاشربة، بإب الشرب... إلخ، الحديث: ٥٩٥، جسم، ٥٩٥.

### خبر کہال معتبر ہے؟

اللّه عزوجل قرماتا ہے:

(لِأَيُّهَا الَّذِيْنَ امَّنُوْا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقَ بِنَبَإِ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلَى مَا فَعَلْتُمُ لٰلِمِئِنَ ﴿ ٢﴾ (1)

اے ایمان والو!اگر فاسق تمھارے پان کوئی خبرائے تو اُسے خوب جانچے لو، کہیں ایسانہ ہو کہ نا واقعی میں کسی قوم کو "نکایف پہنچا دو پھر شمصیں اپنے کیے پرشرمندہ ہونا پڑنے۔

مسئلہ ا: اپنوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لیے بھیجا، اگر چہ بیمجی یا ہندو ہووہ گوشت لا یا اور کہتا ہے کہ مسلمان

یا کتابی سے خرید کر لا یا ہوں تو یہ گوشت کھا یا جاسکتا ہے اور اگر اس نے آکر یہ کہا کہ مشرک مثلاً مجوی یا ہندو سے خرید کر
لا یا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خرید نا بیچنا معاملات میں ہے اور معاملات میں کا فرکی خبر معتبر ہے، اگر چہ صلّت
وحرمت ( بیعنی طلال وحرام ہوٹا) و یا نات میں سے ہیں اور دیا نات میں کا فرکی خبر نامقبول ہے، مگر چونکہ اصل خبر خرید نے
کی ہوتی تو مت اس مقام پر ممنی چیز ہے، لہذا جب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمنا یہ بھی ثابت ہوجائے گی اور اصل خبر
صلت وحرمت کی ہوتی تو نامعتبر ہوتی۔(2)

مسئلہ ۲: معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہونا اس ونت ہے، جب غالب گمان بیہ ہو کہ بچے کہتا ہے اور اگر غالب گمان اس کا حجوثا ہونا ہوتو اس پرممل نہ کرے۔(3)

ائلی حضرت ،۱، م ابنسنت، مجدودین ولمت الشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرئمن فقاوی رضویه شریف میں تحریر فرماتے تنگ: حکم شری میہ ہے کہ مشرک بینی کا فرغیر کمآئی ہے گوشت فرید تا جا کڑنہیں، اور اس کا کھانا حرام ہے، اگر چہوہ زبان سے سوبار کہے کہ بید مسلمان کاذیج کیا ہوا ہے، اس لئے کہ امرونمی میں کافر کا قول اصلام تعول نہیں،

<sup>(1)</sup> پ۲۱، انجزت:۲۰

<sup>(2)</sup> المعداية اكتاب الكراهية بصل في الاكل والشرب، ج ٢ م ١٣٠٠. والدرالخار الرام العظر والاباحة الح م ٩٢٥.

<sup>(3)</sup> الجوهرة البيرة ، كماب العظر والاباحة ، جزام ١٢٣٠.

### مسکلہ سا: گوشت فریدا پھر بیمعلوم ہوا کہ جس سے فریدا ہے وہ شرک ہے، پھیر نے ( دا ہس کرنے ) کو لے کیا،

خبر الكافر مقبول بالإجماع في المعاملات لا في الديانات ا\_\_

معاملات میں کافر کی خبر باما جماع مقبول ہے دینی معاملہ میں مقبول نہیں۔ (ت)

(ار ورعمار كتاب العظر والاباحة مطبع مجتب كي دبل ٢ / ٢٣٧)

نہایہ وغیر ہا میں ہے:

من الديأنات الحل والحرمة ٢\_

دیانات میں سے حلال وحرام ہے۔ (ت) (۲ روالحتار بحوالہ النہایة کتاب الحظر والاباحة داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۹۹/) روالحتار میں ہے:

فى التاترخانية قبيل الاضية عن جامع الجوامع لإنى يوسف من اشترى لحبا فعلم انه مجوسى وار اد الردفقال ذبحه مسلم يكرنا كله الاومفادة ان مجرد كون البائع مجوسيا يثبت الحرمة. قائه بعد اخبار لا بالحل بقوله ذبحه مسلم كرنا كله فكيف بدونه الــــ

تا تارخانیہ یس قربانی کے بیان سے تھوڑا پہلے ابو ہوسف کی جامع الجوامع ہے منقول ہے کی نے گوشت فریدا تو معلوم ہوا کہ فروخت کرنے والا مجوی ہے اور اس نے واپس کرنا چاہا تو مجوی نے کہا اس کومسلمان نے ذرح کیا ہے اس کا کھانا مکروہ ہے اھتو اس کا مفادیہ ہے کہ خانی فروخت کرنے والے کا مجوی ہونا حرمت کو ٹابت کرتا ہے کونکہ مجوی کے اس بیان کے بعد کہ اس کومسلمان نے ذرح کیا ہے جو کہ حلال ہونے کی خبر ہے، کھانا مکروہ ہے، تو اس کے خبر نہ دینے کی صورت میں کیے کروہ نہ ہوگا۔ (ت)

(ا \_ردالحتار كماب الحظر والاباحة داراحيانه التراث العربي بيروت ١١٩/٥)

بان اگر وقت ذرج سے وقت خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی گرانی ہیں رہے، ﷺ ہیں کی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو، اور یول اطمینان کا فی عاصل ہو کہ بید مسلمان کا فی بجد ہے تو اس کا خریدنا جائز اور کھانا طال ہوگا، جب بیتھم شرع معلوم ہوگی جو ب سوالات فاہر ہوگی وہ پرانا طریقہ شرعا محض حرام تھ، اس پر جمنا حرام ، شخت حرام ، اگر چہ دو نہیں ، دو لا کھور فلا کیں ، جو تھم شرع کو بناوٹی بت کے گر جاال ہے ہی یا جائے ، در نہ سر پر لز دم کفر ہے تو بہ کرے ، تجد ید اسلام کرے ، اس کے بعد اپنی گورت سے نکاح جدید ، میں تھم اس کے ساتھیوں کا ہے ، یہ لوگ جب تک تا تب نہ ہوں مسلمان ان سے میل جول نہ کریں ،

الله تعالى فرما تاہے:

واماً ینسینت الشیطن فلاتقعدبعدال کزی معالقوم الظلمین ۲\_(۲\_القرآن الریم۲/۲۸) اور بھی شیطان تھے کو بھلادے تو یادآنے پرظالم قوم کے پاس مت بیٹے (ت)

( نآوي رضوبيه جلد ۲۰۱۰، ۱۳۸۰، ۲۸۲ رضا فاؤنڈیش، لاہور )

اس نے کہا کہ اس جانورکوسلم نے ذرج کیا ہے، اب بھی اس گوشت کو کھا ناممنوع ہے۔ (4)

مسکلہ سم: لونڈی غلام اور بیچے کی ہدیہ کے متعلق خرمعتر ہے، مثلاً بیچے نے کسی کے پاس کوئی چیز لا کر یہ کہا کہ
میرے والد نے آ ب کے پاس میہ ہدیہ بھیجا ہے، وہ فخص چیز کو لے سکتا ہے اور اس میں تصرف کرسکتا ہے، کھانے کی چیز
ہوتو کھا سکتا ہے۔ اس طرح لونڈی غلام نے کوئی چیز دی اور یہ کہا کہ میرے مولی نے یہ چیز ہدیہ بھیجی ہے، بلکہ میہ دونوں
خودا پی متعلق اس کی خبر ویس کہ ہمارے مولی نے خود جمیں ہدیہ کیا ہے بی خبر بھی مقبول ہے۔ فرض کر ولونڈی نے یہ خبر دی
تواس سے میخص وطی بھی کرسکتا ہے۔ (5)

مسکلہ ۵: ان اوگوں نے بیڈ جردی کہ ہمارے ولی یا موالی نے ہمیں خرید نے کی اجازت دی ہے بیڈ برجمی معتبر ہے،
جبہ غالب گمان ان کی سچائی ہو، البذا بچر نے کوئی چیوخریدی مثلاً نمک، مرچ، ہلدی، دھنیا اور کہتا ہے ہم کواس کی اجازت ہے تو اس کے ہاتھ اس چیز کو بی سکتے ہیں اور اگر غالب گمان سے ہو کہ جھوٹ کہتا ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔
مثلاً اسے چند پلیسوں کی مٹھائی یا پھل وغیرہ خرید نا ہے اور یہ بتا تا ہے کہ مجھے اجازت ہے اس کا اعتبار نہ کیا جائے، جبکہ مثلاً اسے چند پلیسوں کی مٹھائی یا پھل وغیرہ خرید نے کہ اس کے بیش صورت ہیں بظاہر بیمعلوم ہوتا ہو کہ اُس کو پلیس کے مٹھائی وغیرہ خرید کر کھالے۔ (6) ایعنی جبکہ گمان نے کہ چھپا کر لایا ہے، مٹھائی خرید رہا ہے، اس کے گان غالب بیہ ہو کہ اسے خرید نے کی اجازت نہیں ہے، مثلاً بیگان ہے کہ چھپا کر لایا ہے، مٹھائی کو بیچا بھی نا جائز ہے۔
گھر والے ایسے کہاں ہیں کہ مٹھائی کھانے کو چیے دے دیں اس صورت ہیں اس کے ہاتھ مٹھائی کا بیچنا بھی نا جائز ہے۔
مسکلہ ۲: کا فریا فاسق نے بیخر دی کہ میں فلاں شخص کا اس چیز کے بیچنے ہیں وکیل ہوں، اس کی خبر اعتبار کی جاسکتی ہے اور اُس چیز کوخرید کے جی ہیں۔ ای طرح دیگر معاملات ہیں بھی ان کی خبر میں مقبول ہیں، جبہ ظن غالب ہے ہو کہ جانے ہو۔ کہ تا ہے۔ (7)

مسئلہ ک؛ دیانات میں مخبر (خبر دینے والا) کا عادل ہونا ضروری ہے۔ دیانات سے مرادوہ چیزیں ہیں جن کا تعلق بندہ اور رب کے مابین ہے۔ مثلاً حلت، حرمت، نجاست، طہارت اور اگر دیانت کے ساتھ زوال ملک بھی ہومثلاً میاں بی کے متعلق کسی نے میڈبر دی کہ بید دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں تو اس کے ثبوت کے لیے فقط عدالت کا فی نہیں، بلکہ عدد اور عدالت دونوں ورکار ہیں لیعن خبر دینے والے دو ۲ مرد یا ایک مرد دو ۲ عورتیں ہوں اور یہ سب عادل

<sup>(4)</sup> ردامحتار كتاب الحظر والاباحة ، ج ٩ ص ٥٢٩.

<sup>(5)</sup> تمبين الحقائق ، كمّاب الكراهية من ٢٨ م

<sup>(6)</sup> الدرالخاروردالحتار كماب العظر والاباحة ، ج ٩ م ٥٥٠.

<sup>(7)</sup> الدرالخار كماب الحظر والأباحة ، ج ٩٠٠٠.

مسئلہ ٨: ياتى كے متعلق كمى مسلم عاول نے رينجروى كه رينجس ہے تواس سے وضونه كرے، بلكه اكر دوسرا پانى نه ہو تو تیم کرے اور اگر فاسق یامستور ( یعنی وہ مخص جس کا عادل یا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو )نے خبر دی کہ پانی نجس ہے تو تحری (غور) کرے اگر دل پریہ بات جمتی ہے کہ بچ کہتا ہے تو یانی کو پچینک دے ادر تیم کرے دضونہ کرے اور اگر غالب گمان بیہ ہے کہ جھوٹ کہتا ہے تو وضو کرے اور احتیاط بیہ ہے کہ وضو کے بعد تیم بھی کرنے اور اگر کا فرنے نجاست کی خبر وی اور نالب گمان یہ ہے کہ سچ کہتا ہے جب بھی بہتر یہ ہے کہا سے پھینک دے پھرتیم کرے۔ (9) مسئلہ 9: ایک عادل نے بیخر دی کہ پاک ہے اور دوسرے عادل نے نجاست کی خبر دی یا ایک نے خبر دی کہ بیہ مسلم کا ذبیحہ ہے اور دوسرے نے بیر کہ مشرک کا ذبیحہ ہے، اس میں بھی تحری کرے، جدھر غالب مگمان ہو اُس پر عمل کرے۔(10)



<sup>(8)</sup> الدرامخاروردالمحتارة كراب الحظر والاباحة ، ج ٩٠ من ا ٥٥.

<sup>(9)</sup> الدرائخار، كتاب الحقر والاياحة ، ن ٩٥ مل ٥٤١.

<sup>(10)</sup> رو محتار، كماب الحظر والاباحة ، ج م على ٥٤٣.

### لباس كابيان

#### احاديث

حدیث! امام بخاری نے ابن عباس رضی الله تعالی عنہا ہے روایت کی ، کے فرماتے ہیں صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم ؛ تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے پہن ، جب تک دو ہاتیں نہ ہوں ، اسراف و تکبر۔(1)

صدیث ۱: ۱ مام احمد و نسانی و ابن ماجه بروایت تخفر و بن شعیب عن ابیان جده راوی، که رسول الدّ سنّی الله تعالی علیه و سنّم نے فر مایا که کھا وَ اور پیواور صدقه کرواور پینو، جب تک اسراف و تکبرکی آمیزش نه مور (2) علیه و سنّم کو صدیث ساز سخیح بخاری و مسلم میں انس رضی الله تعالی عنه سے مروی، کہتے ہیں: رسول الدّ سنّی الله تعالی علیه وسلم کو

(1) می ابنخاری، کتاب اللباس، باب تول الله تعالی: (قُلُ مَنْ حَرَّمَ ذِیْنَةَ اللهِ الَّذِیْ اَخْرَ بَرَلِعِبَادِمِ)، جس، سه، سه، محکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ یعنی اعلی سے اعلی مباح کھانا کھا و اور بڑھیا ہے بڑھیا مباح لہاں پہنو، اللہ نے اعلیٰ لباس اور اللہ نے کھ نے تمہارے ہی لیے ہنا ہے ہیں ، صلال کھانے چھوڑنے کا نام تفویٰ ہے۔ بعض لوگ کوشت ٹیس کھ تے مگر بھنگ چرس پنے میں مبال کھانے چھوڑنے کا نام تفویٰ ہے۔ بعض لوگ کوشت ٹیس کھ تے مگر بھنگ چرس پنے میں تمازے تر یب ٹیس آتے اور اپنے کو پہنچا ہوا کہتے ہیں، واقعی دوشیطان تک پہنچ ہیں۔

٣ \_ كمان پينے كى مقدار ميں حد سے بڑھ جانا اسراف وفعنول فرجى ہے۔ كيفيت ميں حد سے بڑھ جانا مخيد يا تنكبر ہے اى بيے عام وفر ماتے ايں: لا لحيور في اسر ف اور لا اسم ف في الخيور يعني اسراف ميں بھلائي نبيں اور بھلائي ميں اسراف نبيں يعض حضرات فرماتے ہيں كه دل ونفس كى جرخوا بېش پورگ كرنا اسراف ہے كہ جودل چاہے وہ بى كھائے ہے اور فخركى نبيت سے استھے كھانا مخيدہ ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة لمصابيح، ج٢ بص ٢٢٥)

(2) سنن ابن ماجه، كمّاب اللهاس، باب البس ما تنكت .... إلى الحديث: ١٦٢، ٢٣٠٥، ٢٣٠٥.

وسنن النسائي ، كمّاب الزكاة ، باب الاختيال في الصعرقة ، الحديث: ٢٥٥٥ بص ٢٠٠٠.

تھیم الامت کے مدنی پھول

اس كا مطلب بعى ده بى ب كه برطيب وحلال چيز كها ؤ پينو بشرطيكه تكلف اور تكبر سے خالى بوردل تھيك، ركھو۔

مصرعه ورويش صغت باش كلاه تترك دار

(مراة المناجيح شرح مشكوّة المصابيح برج ٢ بس ٢٢٢)

جبرہ بہت پہند تھا۔ یہ ایک قسم کی دھاری دار چادرہوتی تھی جو یمن میں بنتی تھی۔ (3)

حدیث ہم: تر مذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں بی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) سمرخ عُلَہ چہنے ہوئے شخے لیعنی اس میں سمرخ وھاریاں تھیں، میں بھی حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کو دیکھتا ادر بھی چاند کو، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کو دیکھتا ادر بھی چاند کو، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کو دیکھتا ادر بھی چاند کو، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین شفہ۔ (4)

(3) صحيح البخاري، كماب اللباس، باب البرود والحبر قد والخ والحديث: ١٨٥٠ج ٢٠٥٠ من ٥٨٠٠

#### حكيم الامت كمدنى يحول

یمن کے تیار کردہ گیڑ دال میں سے ایک فتم کے سوتی کیڑ ہے کا نام جیرہ ہے تے کسرہ سے بہترین فتم کا کیڑا ہوتا ہے، سادہ سفید بھی ہوتا ہے اور مبز دسرخ دہارٹی والا بھی ۔ جیر نے معنی ہیں سجاوٹ آرائٹی ، یہ کیڑا بڑا اچھا ہوتا ہے جس سے دولہوں کوآ راستہ کیا جاتا تھا اس لیے اسے جیرہ کہتے ہیں ، قرآن کریم میں ہے: "فَھُ مَرْ فِی دَوْضَاتُہ ہُمُ ہُوُونی"۔ یہ کیڑا میل خوردہ ہوتا ہے، میل کو چھپالینا ہے جلد جلد دھونا نہیں پڑتا اس لیے مجوب تھا۔ (مرقات واشعہ ) (مراۃ المتانی شرح مشکوۃ المصابع ، ج۲ ہم ۱۵۱)

(4) سنن الترقذي، كتاب الادب، باب ماجاء في الرخصة في لبس الجمرة للرجال، الحديث: ٣٨٢٠، ج٣،٩٠٠، ٥٣٥،

#### حكيم الامت في مدنى بهول

ا۔ آپ کا نام جابر ابن سمرہ ہے، کنیت ابوعبد اللہ ہے، قبیلہ بن عامر ہے، حضرت سعد ابن ابی وقاص کے بھانچ بیل ، کوفہ میں رہے وہاں ہی وفات پائی، سامے چے چوہتر میں وفات پائی۔ (اکمال)

۲ \_ اضحیان اسف ادر ح کے کسرہ سے دہ رات جس جس چا ندوات بھرر ہے لیٹنی چود ہویں شب ادر بادل بھی ند ہوآ سان معاف ہوجب بیدو شرطیں ہوں تو اسے اضحیان کہتے جیں۔

سے اس طرح کہ مجھی تو آسان کے چاند کو دیکھتا تھا اور مجھی اپنے مدینہ کے چاندش الفنی بدرالدی کوسلی اللہ علیہ وسلم مدیمیال رہے کہ حضور افور کا چہرہ دیکھتا بھی عبادت ہے جاند آن کا چہرہ دیکھتا بھی عبادت ہے جاند آن کا چہرہ دیکھتا ہے کہ قرآن کو دیکھتے سے چہرہ انور دیکھتا اعلی واقعنل ہے کہ قرآن کو دیکھتے سے چہرہ انور دیکھتا اعلی واقعنل ہے کہ قرآن کو دیکھتے سے چہرہ انور دیکھتا اعلی واقعنل ہے کہ قرآن کو دیکھتے سے جہرہ اور ان کا تصور عارف کو دیکھ کر مسلمان میں جاتا ہے ، آن کا پام مسلمان بناتے ، ان کا چہرہ سی بنا حضور کا چہرہ دیکھ کر محالی میں جاتا ہے ، آن کا پام مسلمان بناتے ، ان کا چہرہ سی بنا حضور کا جہرہ دیکھ کر محالی میں جاتا ہے ، آن کا پام مسلمان بناتے ، ان کا چہرہ سی بنا میں دیا ہے۔ شعر

تحمی کو دیکھنا تیری بی سنا تجھ میں گم ہونا حقیقت معرفت الل طریقت اس کو کہتے ہیں ۔

ریاضت نام ہے تیری گل میں آنے جانے کا تصور میں تیرے دہنا عبادت اس کو کہتے ہیں ۔

فرشتے قبر میں دہ چبرہ بی دکھتے ہیں۔ پہپپان کراتے ہیں قر آن مجید یا کعبہ معظم نہیں دکھاتے ،انیس کے چبرے کی شاخت پر قبر میں بیڑا پار

موتا ہے، ہرمؤمن کی قبر مدینے بلکہ ہرمؤمن کا سیند مدینہ ہے۔ ہم نے عرض کیا ہے۔

# ( ( المسوفية المسوفية المستاد المستاد

حديث ٥: سيح بخاري ومسلم مين ابو برده رضي الله تعالى عنه تروايت هيه، كيتر بين: كه حضرت عائشه رضي الله تعالی عنهائے پیوندگل ہوئی تملی اور موٹا تہبند نکالا اور بیاہا، کہ حضور (صلی اللہ نغالی علیہ ڈالہ وسلم) کی وف ت انھیں میں ہوئی۔ (5) ( یعنی بونت و فات ای تشم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے )۔

حدیث ۲: سیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہرسول اللہ صلّی اللہ تعالی عدیہ وسلم نے فرمایا: که جو محض تکبر کے طور پر تبیند تھے ہیے ( بینی اتنا نیچا کر لے کہ زمین سے لگ جائے ) اُس کی طرف القد تعالی نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (6) ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت میں ہے، جو اِترانے کے طور پر کپڑا تصییعے گا، اس کی طرف

بنا دومير بين كورديند لكالو بحرتم بيسفيند

س ہم سلے عرض کر بچے ہیں کہ حضور انور نے خالص سرخ کیڑے بھی نہ پہنے بلکہ اس سے مردوں کوئٹے فر ، یا ۱۰ن جیسی احادیث ہیں سرخ دھار ہوں والا جوڑہ مراد موتاہے وہ ای بہال مراد ہے۔

۵۔ان حضرات کی نگاو حقیقت بین تھی جقیقت میں چہرہ مصطفوی جاند سے کہیں زیادہ حسین ہے کہ چاند صرف رات میں چکے میہ چہرہ دن رات چکے، چاندصرف تین دات چکے میہ چبرہ ہمیشہ ہرون رات چکے، چاندجسموں پر چکے میہ چبرہ دلوں پربھی چکے، چاندنور ابدان دے میہ 'چېره نورايمان دے، چاند گھٹے بڑھے په چېره گھنے ہے محفوظ رہے، چاند کوگر بن لگے پیملی نہ همچے، چاندے عالم اجسام کا نظام قائم ہے حضور سے عالم ایمان کا حضور انور کا جاتد سے زیادہ حسین ہوتا صرف ان کی عقیدت میں نہتما بلکدوا تعدید بدن ہے۔ جاند د کھے کرکسی نے اپنے ہاتھ نہ کائے ،حسن یوسف دیکھ کرزنان معرنے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اورحسن یوغی سے حسن محرکہیں انفس ہے نبذا حضرت جابر کا بیفر مان بالكل درست ٢- (مراة المناجع شرح مشكوة المماج ،ج٨م٠٥)

(5) صحيح البخاري اكتاب النباس، باب الاكسية دالخمائص، الحديث: ٥٨١٨، جه وص٥٥.

#### مكيم الامت ك مدنى كمول

بعض حضرات ام المؤمنين عائشه صديق رضى الله عنهاكي غدمت جن حضور كے حبر كات كى زيارت كرنے آيا كرتے ہتھے اور آپ انبيل زیارت کراتی تھیں۔ملبد کے معنی بیل لبادہ کمیا ہوا یعنی پیوند پر پیوند کگتے تمدہ کے لباس کی طرح موتا ہو دیکا تھ۔

> ٢ \_ بيال دعا كالرّب : اللهد احيني مسكيناً وامتني مسكيناً كدميري زندگي وموت مسكين بوكر بويشعر بور ياممنون خواب داعتش تائ كسرى زير يائية أمتش

ہم جیسے کینے غلام ان کے نام پرعیش کردہے ہیں اور وہ خود اس حالت میں دنیا سے پردہ فرماتے ہیں حمل مذعبیہ وسلم رخیاں ہے کہ حضور صلی اللہ عدیہ وسلم نے اعلیٰ وعمدہ لباس بھی ہینے ہیں گران کی عادت نہ ڈالی، ہرفتم کا لباس بے تکلف پہن میتے تھے، آخر دفت یہ بہاس جسم اطبر پرتقالبذا بیحدیت میک قلاف نیس کرسهری اثر نعمة ربات علیاتد (مراة المناجع شرح مشکوة الصانع، ج۱،ص ۵۳)

(6) الرزالال باب من يرز الاء الحديث: ٨٨٥٥، ج ١٠٠٠م.

المرا المراعة (عدر المرادي)

سد روایت ہے، کہا یک شخص اترائے کے طور پر تہبنر اند (عزوجس) نقرِ رحمت نبیں کریا۔ (7) می بخاری کی انھیں ہے روایت ہے، کہا یک شخص اترائے کے طور پر تہبنر عدر عزوجس ) نقرِ رحمت نبیں کریا۔ (8)

تعسیت روی زمین میں دھنے ویا حمیر اب وہ قیامت تک زمین میں دھنے بی چلا جائے گا۔ (8) عدیث کے میچ بخدری میں ابو ہر بیرہ رضی امتد تھائی عنہ سے روایت ہے، کے دسول الند ملی الند تعالی نعیہ وسلم نے سرین میں تین میں درجہ میں میں وہ آگ میں ہے۔ (9)

قرہ یہ کنوں سے بیچے تبیند کا جو صدیب، ووآک میں ہے۔ (9) حدیث ۸: بود اود وائن ہاجہ ابوسعید خدری رضی القد تعالٰی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، کدرسول القصلٰی القد تعالٰی عیدوستم فرہتے ہیں دموس کا تبیند آوجی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور نخنوں کے درمیان میں ہو، اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو پنچے ہوآگ میں ہے اور اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا، جو تبیند کو از راو

(7) الرق سرق الطريف: ٩١٤ دان المرك ١٠٠

عَيم زمت كيد في يجول

ع ان جیسے فرد نول میں ندو یکھنے سے مراو ہوتا ہے مبر یا نی دکرم کی نظر ندد یکھنا۔ (مراۃ الستانی شرح مشکوۃ المصانع ، ج۲ ہم ۱۵۹) (8) مفرجع اس بق مالحدیث: ۹۰۷۰، ج۳ ہم ۲۷۰۰،

حكيم الامت كيدني يجول

قد ہر ہے کہ بیر وگزشتہ امتوں میں کوئی تھ اس لیے امام بخاری نے بیرصدیث ذکری اسرائیل کے باب میں نقل فرمانی ربعض نے فرمایا کہ شخص قریب تی مت حضور کی امت سے ہوج مینی فیشن ایسیل مسلمان محرقول اول قویا ہے۔ (اشعہ)

س يتجلل بنا ب جلجلة بي حمل كمعنى بين حركت كرف كي آواز ليني وه برابر ينج كوجار باب ال كے جانے كي آواز الله والين مب جير، يدخص قارون كي علاوه كوئي اور شخص به قارون كے دھنے كى وجداس كا بخل اور اس كى باونى بى تھى۔ (مرقات) (مراة المناجي شرح مشكلة قالمعانيم، جه بي موردن كے دھنے كى وجداس كا بخل اور اس كى باونى بى تھى۔ (مرقات)

> (9) المرجع المابق، باب ما أستل من التعبين قعو في النار، الحديث: ٥٥٨٥، ج ١٠٥٠ من ١٠٥٠ من ١٠٠٠ من ١٠٠٠ من ١٠٠٠ م حكيم الامت كي مدنى مجول

ا اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ شختے ہے بیٹے تہیں جہنے ہوں کا لباس ہے یا یہ مطلب ہے کہ دہ حصہ تہیں کہ کا دوز نے جس جائے گا اس مختص کو ساتھ

ا اس کا مطلب نیس کہ تہیند تو دوز نے جس جادے اور یہ محکم سیدھا جنت جس ریمال بھی تکبر شخی فیشن کے لیے تہیند نجا رکھنا مراد ہے۔ گزشتہ
معاویت اس حدیث کی شرح جیں اور یہ تھم مردول کے لیے ہے تورتوں کو ٹخند کے پنچ تبیندر کھنا چاہیے تا کہ ان کی پنڈ ن کا کوئی حصہ تی کہ شخند
میں نہ کھے کہ یہ سرعورت ہے۔ (مرابة المناتج شرح مشکو قالمھائے، جائی الله)

# المستعدر (مرتازیم) المستعد (مرتازیم) المستعد (مرتازیم) المستعد (مرتازیم) المستعد (مرتازیم) المستعد (مرتازیم)

صدیث ۹: ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رنسی الله تعالٰی عنبها ہے روایت کی اکد رسوں الله مسلی الله تعالی عدیہ وسلم نے فر ما یا: اسبال یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تبہدوتی میں و تعامہ سب میں ہے۔ مسرت امسلمہ رضی و تعامہ سب میں ہے۔ مسلمہ رضی و تعامہ سب میں ہے۔ مسلمہ رضی و تعامہ باشت و تعام کی مورتوں کے لیے کیا تھم ہے؟ فر ما یا: ایک بالشت لاکالیں (لیعنی آدھی پندلی کے نیچ ایک بالشت لاکالیں اس سے زیادہ نہیں۔ (11) دکا میں ) عرض کی اب توعورتوں کے قدم کھل جا تھی ارشاد فر ما یا: ایک ہاتھ لائکالیں اس سے زیادہ نہیں۔ (11)

(10) سنن ابن ما جده كمّاب اللهاس، باب موضع الازارأين هوه الحديث: ٣٥٧، ٣٥، ٣٥، ٥٣٨.

ومشكاة المعاني كتاب اللهاس، الحديث: اسسه، جمع مس ٢٢٠٠.

#### عيم الامت ك مدنى پھول

۲ \_ لین آومی پنڈلی تک تہبند ہونا بہتر ہے نخوں تک ہونا جائز، آج کل آدمی پنڈلی تک تہبند، منڈا ہواسر بہت لبی داڑھی وہ بیوں کی نشانی ہے۔ اس میے نخفہ کے اوپر تہبند دیکھے لین اس جائز کام پر عمل کرے سرند منڈائے ، داڑھی صرف ایک مشت رکھے زیدوہ بھی ندر کھے تا کہ ان کی مشابہت سے بچھن قشیدہ بقومہ قھوم تھے۔

الساسكي شرح البحي كزرى كه صرف نيجا تهبندى دوزخ مين نه جائے كا بلكه اپنے بہننے والے كو بھي ساتھ لے جائے گا۔

السيد بورى حديث تين بارفر مائى ياصرف بدآ خرى كلمه ماآخل الخ تين بارفر مايا-

ے۔ اس فرمان عالی نے ساری حدیث کومقید کردیا بین فخر بیطور پریا فیشن یا یبودونساری کی نقل کے لیے بیچے پانجامے پہننا دوزخ کا دربعدہے۔اس لیے نقبها وفر ماتے ہیں کہ فیشن یا شخی کے لیے بیچے پائجامہ پہننا کروہ تحریک ہے اس کے بغیر کروہ تنزیبی یا خارف مستحب (مراۃ المنانیج شرح مشکوۃ المصانیح، ج۲ ہم ۲۷)

(11) منن أي دادد، كمّاب اللهاس، باب في قدر موضع الازار، الحديث: ٩١٠ مه، ج ٢م، م ١٨٠٠م.

وباب في قدر الذيل، الحديث: ١٤٤ م، جم م ١٩٠٠.

#### حكيم الامت كے مدنی پھول

ا \_ يعنى ميفرما يد كمؤمن كے تبيندا وى پندلى تك رہنے چائيس تب حضرت ام سلمد نے بيسوال بيش كيد

ا \_ بین مؤمن توعورت بھی ہے اگر اس کا تہبند آ دھی پنڈلی تک رہے تو اس کی نماز کیسے درست ہوگی اور اس کی پنڈلی ستر ہے اس کا کھلا رکھنہ اے ممنوع ہے۔

سے بعنی بمقابلہ مرد کے ایک بالشت اپنا تہبندزیادہ سکھے مطلب ہے کہ نصف پنڈلی سے ایک بالشت زیادہ شکائے تا کہ شخے بھی ڈھکے رہیں۔ ہے

### المروبها وشويعت (مرئادم) ) المحري الم

صدیت و انتیج مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تفائی عنہما ہے مروی و لیتے ہیں بیس رسول الد مسلی اللہ تولی یہ و مسلم میں عبداللہ بنا کہ رضی اللہ تفائی عنہما ہے مروی و لیے تنہبند کو اونچا کرو ہیں نے اونچا سراہ پر و مسلم کے پاس سے گزرؤاور میر التبیند کہ کے لئک رہاتھا، ارشاد فرمایا: عبداللہ السیح تنہبند کوشش کرتا رہا۔ کی نے عبداللہ ہے وجھا، کہاں تک اونچا کیا جائے کا کہا، نصف پنڈل تک ر (12)

عدیث النصحی بخاری میں ابن عمر رضی الله تعالی عظما ہے روایت ہے، کہ نبی کریم صلّی الله تعالی عدیہ وسلّم نے فرمایا: جو محف اپنا کپڑا تکبر سے بنجا کریگا، الله تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکررضی الله تعالی عنیہ نے عرض کی ، یارسول الله الرصلّی الله تعالی علیہ قالہ وسلّم ) میرا تہدند للک جاتا ہے، مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھول ( یعنی ان کے شکم پر تہدند رکتا نہیں تھا، سرک جاتا تھا) ۔ حضور (صلّی الله تعالی علیہ قالم وسلّم ) نے فرمایا: تم ان میں سے نہیں جو براو تکبر لئکاتے ہیں۔ (13) ( یعنی جو بالقصد تبدند کو نیجا کرتے ہیں، اُن کے لیے وہ وعید ہے۔ )

س یعن ایک بالشت زیادہ رکھنے ہیں اگر چہ بیٹنے کی حالت ہیں تو اس کا ستر چھپار ہے گا گر چلنے کی حالت ہیں اس کے قدم ضرور کھلیں سے یا ہے استیاض میں پنڈنی بھی کھن جائے گی لہذا ایک بالشت زیادہ ہونے سے بھی ستر حاصل ندہوگا۔

ے گزے شرک گزمر دے بین ایک ہاتھ یا دو بالشت جو کہ ڈیزھ فٹ یا اٹھارہ انج ہوتے ہیں شریعت میں ای گز کا عتبار ہے۔مطلب یہ ہے کہ دو بالشت زیادہ رکھے اس سے زیادہ نہ کرے در نہ ذمین پر تھیئے گا اور نجس ہوتا رہے گا۔

, (مراة المناجي شرخ مشكوة المصافح من ٢٥٩)

(12) صحيح مسلم، كمّاب اللباس، بابتحريم جرالثوب خيلاء... إلخ، الحديث: ٢٠٨٦) من ١١٥٧.

#### عکیم الامت کے مدنی پھول

ال طرح كمخنول سے ينج لنكا موا تفاجو كمردك ليمنع ب-

٣ حتى كدة دهى بندل تك اله كما جيها كدا كل مفهون علام ب-

سے یعن اس فرمان عال کے بعد میں نے جب بھی تہبند باعد ما آدمی پندل تک باعد ما۔

س پیره دیث بهت طریقہ سے مردی ہے۔ بہتر میری ہے کہ مردآ دھی پنڈلی تک تہبندر کھے اگر چینخوں کے اوپر تک بھی جائز ہے۔ (مراۃ المناجِح شرح مشکوۃ لمصابِح ،ج۲ ہی ۱۸۰)

(13) صحيح بندري، كماب الدبري، باب من جر إزاره من غير خيلاء، الحديث: ٥٥٨٨، ٢٥، ٥٥، ٥٥، ٥٥، ٥٥، ٥٥، ٥٥،

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ بیڑے ہے مراد تہبند یا پانجامہ ہے اور نیچے ہے مراد تخنول کے نیچے ہے۔ حکمز افر ماکر اشارہ کیا گیا کہ بیشن یا نخر کے لیے بیر کت کروہ تحریک ہے، بے دنیالی بیس نیچے ہوجانا انتا سخت ممنوع نہیں جیسا کہ آئندہ مضمون سے معلوم ہور ہاہے۔ غرضیکہ ان تیود سے بہت مسائل ہے

معلوم ہو ئے۔

٣ \_ يعني نظر رحمت انظر كرم وعنايت شفر مائة كا - اس كي شرح بهليم مو يكي -

سے پینی میں خود توجیس دکا تا بلکہ تہبید خود ہی لنگ جاتا ہے شکم کی قدر بھاری ہے اس لیے پیٹ سے مرک جاتا ہے ندارا دہ ہے ندغرور۔ سم یعنی ہم نے تکبروغرور سے تہبید نیچا رکھنے سے ممانعت کی ہے تم کوغرور سے دور کا بھی تعلق نہیں اور پھر قصد اوکا تے بھی نہیں لہذاتم اس تھم کی زومیں نہیں آتے ۔ (مراق المناجِح شرح مشکوق المصابح ، ج ۲۱م م ۲۱۲)

#### بطور يمكبر شلواركو برزاركهمنا

رسولِ انور، صاحب کوڑ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے :مؤمن کا ازار اس کی پنڈٹی کے پیٹوں بنگ ہے، پھر نصف پنڈٹی تک، پھرمخنوں تک اورمخنوں سے میچ جو ہوگا وہ جنم میں ہے۔

(الترخيب والرهبيب، كتاب اللهاس والزينة ، بإب الترخيب في القميس ــــــانخ ، الحديث: ٢، ج ٣،٩٠) ميئ مُكَرُّ م ، تُورِ مُجسَّم صلَّى الله تقالَى عليه وآله وسلَّم كا فرمانِ معظم ب: الله عز دجل قيامت كه دن اس مخض كى طرف نظرٍ رحمت نه فرمائے گا جو سحبركى وجه سے ابنا كپڑا تھسيٹ كر جلے گا۔

( سيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم جرائشوب \_ \_ \_ \_ الخي ، الحديث: ٥٣٥٣ ٥٣٥، ٥١٠٥)

اورایک روایت میں ہے کہ الله عزوجل اس پر نظر رحمت نہ قرمائے گاجوغرور کی وجہ سے اپنا کیڑ اٹھسیٹ کر بلے گا۔

(المرجع السابق، الحديث: ٣٢٣ ٥،٣ من ١٠٥١)

### 

حدیث ۱۱: ابوداوو نے عرمہ ہےروایت کی، کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما کود یعما کہ ان

جوا حکام از ریعنی تبیند کے بارے میں ارشاد فرمائے کیمی کے مجی وہی تال -

(سنن الي داؤد، كمّاب اللباس، باب في قدر موضع الدزار ، الحديث: ٩٥٠ مم م ١٥٢٢)

حضرت سیدنا علد ، بن عبد الرحن رضی الله قعائی عنداین والد محتر م سے روایت کرتے تل کرمیں نے حضرت سیدنا ابو معید خدری رضی الله تعد فی عند سے تبیند کے بارسے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے ارشاوفر مایا: تم نے ایک باخبر آدمی سے سوال کیا ہے، اللہ کے نحبوب، وانا کے غیوب ، مُنز یا عن الله یا بعض الله یا موتو ترج نہیں ۔ یا خیوب ، مُنز یا عن الله یا موتو ترج نہیں ۔ یا ارشاد فر مایا: مؤمن کا تبیند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتو ترج نہیں ۔ یا ارشاد فر مایا: مؤمن کا تبیند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتو ترج نہیں ۔ یا ارشاد فر مایا: اگر نصف پنڈلی اور تحفی تعمیر کی وجہ سے اینا تبیند الکا کر چلے گا الله عز وجل قیامت کے دن اس پرنظر وقعت شفر مائے گا۔

( ابودا ؤد، كمّاب اللياس، باب في قدرموضع الازار، الحديث: ٩٣٠ ٣٠ م، ١٥٢٢ انمؤ منبدلها لمسلم )

حضرت سید تا این عمرض الله تعالی عنیما ارشاد فریاتے ہیں کہ میں شہنشاہ خوش خصال، پیکر میں وجمال ملی الله تعالی علیه وآلہ دسلم کی برگاہ میں حضرت سید تا این عمرض الله تعالی علیہ وآلہ دسلم الله تعالی علیه وآلہ دسلم فی الله تعالی علیه وآلہ دسلم فی الله تعالی علیه وآلہ دسلم فی الله تعالی علیه وآلہ دسلم میں الله تعالی علیہ وآلہ وسلم میں الله تعالی علیہ والله والله تعالی والله و

(المسند للامام احمد بن عنبل مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب وانحديث: ١١ ٢٢، ج ٢ م ٥١٠)

الله كمجوب ، دانائے غيوب ، منزه عن العيوب عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم كافرمان عبرت نشان ہے: تين مختص المه ي بيل كه جن الله عزوجل وسلم كافرمان عبرت نشان ہے الله والله به وگار خاتم الله عند وجل نه توكل م فرمائے گا، شان پر نظر دحمت فرمائے گا اور نه بى أنهيں باك فرمائے گا بلكه الن كے لئے دروناك علم الله به وگار خاتم النه خاتم من منه الله خاتم من منه الله خاتم من الله الله تعالى عليه وآله وسلم في بات تين مرتبه ارشاد فرمائى، حضرت سيد نا ابو فرخفارى رضى الله تولى عند منه عند من عن عن من الله تولى عند من عند والله عند والله وسلم إفائه والله وسلم على الله تولى كون يوں ؟ تو حضور أبى كريم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ! خاتم و الله اور جموثى فتم كھاكرا بنامال يجينے والا

( الترغيب والترهيب ، كما ب اللباس والزينة ، باب الترغيب في العميص ، ولحديث: ٢٩ ما، ج ٣٩. ٥٨ )

ا يك ادررولمت مين تبيد لاكاف والاك الفاظ آئ إي-

(صحيح مسلم، كماب الايمان، باب بيان علظ تحريم اسبال الدزار، لحديث: ٢٩٣،٥ ٢٩٣)

سبِّدُ ممبِّلَغین ، رَحْمَةً لِلْعَلَمِینُ الله تعالی علیه وآله وسلم کافر مان عبرت نشان ہے : کپڑ الٹکانے کامل تہبند جمیں اور عمامہ میں بھی ہوسکت ہے ، جو تکبر کی وجہ سے ان میں سے کوئی چیز تصییخ گا اللہ عز وجل بروز قیامت اس پر نظر رحمت ندفر مائے گا۔

(سنن ابي داؤد، كمّاب اللهاس، باب في قدر موضع الازار، الحديث: ٩٩٠ ٣،٩٥ ١٥٢٢) ــــ

نعانی علیه دآلد دستم کی بارگاہ سے جائے لگا، تو آپ مبنی اللہ تعالی علیہ دآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :اے بریدہ (رض امتہ تعالی عنه ) استہ عزوجل قیامت کے دن اس کے لئے میزان قائم جہیں فرمائے گا۔

( مجمع الزوائد، كمّاب اللباس، باب في الدرّار وموضيفه، لحديث: ٨٥٣٢، ج٥٥ م ٢١٩)

سركاد مدينه باعب نزول سكينه فيض مخيين سلَّى الله تعالى عليه وآله وسلَّم في ارشاد فرمايا : جس في تكبر سن ابنا كبرُ الكسيرُ الله عز وجل تي مت كران اس كي طرف نظرِ رحمت نه فرمائ كار

(صیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم جرالثوب نیلاء، الحدیث: ۵۳۵، مل ۱۰۵۱ توبه بدله زره) نور کے پیکر، تمام نبیول کے تمرّ قرصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیثان ہے :ایک شخص اپنے کپڑوں میں اِترا تا ہو سرا کڑ کر ہے نے رسول التد سلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کو اس طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔ (14)

حدیث سا: ترمذی وابو داود نے اسابنت یزیدرضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں:رسول اللہ سلی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں:رسول اللہ سلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تبیین سے کئے تک تھی۔(15)

حدیث ۱۱٪ ۱، م احمد وزندی و نسانی و ابن ماجه نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنه سے روایت کی ، که نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسمّم نے فر مایا: سپید کیڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں ادر اٹھیں میں اپنے مردے کفنا ک۔ (16)

چل رہاتھ کدائلد عزوجل نے اسے زمین میں وصنساویا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنتا ہی رہےگا۔

( مي البخاري، كمّاب اللهاس، باب من جرنوبه من الخيلاء، الديث: ٨٩٥٥م ١٩٣٣)

(14) سنن أي درود، كمّاب اللب س، باب في قدرموضع الازار، الحديث: ٩٦٠ - ٣٠، جسم من ٨٣٠.

#### عکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ آپ عکرمدابن ابوجہل نہیں ہیں وہ توصحافی ہیں بلکہ آپ عکرمد تا لبی ہیں،حضرت ابن عماس کے کا تب اور آز وکروہ غذم، فغتہاء مکہ معظمہ سے ہیں واتی سال عمر پاکی دے پیرا کیک سوسات میں وقات پائی۔

س تہبند باندھنے کا یہ بھی ایک طریقنہ ہوتا ہے کہ اسکلے حصہ کا کنارہ زیادہ نیچا ہوتی کہ قدم پر پڑجائے اور پچھلا حصہ اونی ہواس میں پچھلے حصہ کا عتبار ہے۔

سے اس طرح تہبند ہاندھنا حضور ہے بھی بھی ثابت ہوا ہے۔اس ہے صرف حفرت ابن عمال ہی کواطلاع ہوئی،ورمحانی ہے بیمل ثابت نہیں ۔(مرقات)(مراۃ المناجِح شرح مشکوٰۃ المصاع ،ج۲،ص۳۱)

(15) سنن أي داود، كمّاب اللبس، باب ماجاء في القميص ،الحديث: ٣٤٢٠ ١٠، ج٢٢ من ١٦٥.

ومشكاة المصانح ، كمّاب اللباس ، الحديث: ٢٩ ٣٠ ، ٢٥ م ٢٥ م

#### حکیم ارامت کے مدنی پھول

(16) اسند مد مام محمر بن حنبل، مندالبھر بین، حدیث سمرة بن جندب، الحدیث: ۱۷۱۴، ۲۰۱۳، ۲۰۱۳.

#### تحکیم امامت کے مدنی پھول

۔اصیب بنے ہے طیب سے اگر طیب خبیث کا مقائل ہو تو ہمتی طال ہوتا ہے جے دب تعالٰی کا فران:"الا یَسْتَوِی ۔۔

الله المسروبها و السروبها المسروبها المسروبها المسروبها و المسروبها المسروبه

صدیت ۱۵: این باب نے ابو داوورضی الله تعالٰی عند ہے روایت کی، که رسول الله تعالی ملیه وسلم نے فرمایا: سب میں البیھے وہ کیڑے جہنسی کیک کرتم خداکی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سپید ہیں لینی سپید کیڑوں میں نماز پڑھنا اور مروے کفنا نا اچھا ہے۔ (17)

صدیث ۱۶: ترندی و ایو داود نے عبداللہ بن تخر و رضی اللہ تعالٰی عنبها سے روایت کی، کہتے ہیں: ایک مخص سرخ کپڑے ہیئے ہوئے گزرے اور انھوں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) کوسلام کمیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (18)

الخیبیٹ و الفظیت و رزاس کے متنی ہوتے پندیدہ شرعا یا عقل یا طبخا بہاں اس بی آخری معنی میں ہے لینی سفید کپڑا پا کیزہ بھی ہے کہ
زراس دھہد دور سے معلوم ہوجاتا ہے اور دھولیا جاتا ہے، رنگین کپڑے کے داغ دھے نظر میں آتے ، نیز رنگین کپڑے کے دھونے میں رنگ دھل جانے کا خطرہ ہوتا ہے سفید کپڑے میں بہ خطرہ میں نیز سفید کپڑ ااپنے پیدائش رنگ پر ہے رنگین کپڑے کا رنگ عارض اطبیب کے معنی میں ول پندہ جتنا حسن و زیبائش سفید کپڑے میں ہے اتنا دوسرے میں نہیں۔وہ جو دارد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے سیاہ عمامہ عنی میں ول پندہ جتنا حسن و زیبائش سفید کپڑے میں ہے اتنا دوسرے میں نہیں۔وہ جو دارد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے سیاہ عمامہ یا نہ محال یا سرخ جوڑا یعنی سرخ دھاری دالا جوڑا یہنا یا مورت کا کپڑا رنگین ہووہ سب بیان جواز کے لیے ہے بی قربان عال بیان استخباب کے اندھا یا سرخ جوڑا یعنی سرخ دھوڑا ایس محال والی ہوا کہ محال مورٹ کی سفید کپڑ ایس ہونے کہ جو ساتھ میں دھاری دالا تات فرشتوں سے اس محال والد میا تات فرشتوں سے سفید گور در محال مورٹ کی گفتگواور ملا تات فرشتوں سے سفید گور در محال میں مشہور ہے کہ مورت کو تھیں گورٹ کے ایس محال محال محال میا محال میاں مورٹ کی گفتگواور ملا تات فرشتوں ہے ہو دائی ہو تا جو کپڑ دن میں ہونی جائے ایسے کپڑ سے سفید ہیں۔ یہاں مرقات نے سفید رنگت پر بہت اعلی گفتگو کی ہے۔

(17) سنن ابن ، جه، كتاب النباس، باب البياض من الثياب، الحديث: ٣٥٦٨، جهم، ٣٣٥، ١٠٠٠.

علیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ یعنی متجدوں میں نماذ کے لیے سفید کپڑے بہن کرآ واور قبروں میں سفید گفن لے کرجاؤ کدرب تعافی سفید ہاں پیند قرما تا ہے ۔ مؤمن مرکز اللہ تعافی سے ملاقات کرتا ہے تو چاہیے کہ سفید گفن میں ملاقات کرسے۔ (مرقات) نیز مرتے ہی صفور کا دیدار بھی ہوتا ہے دوسر سے مسلمانوں کی ملاقات کرتا ہے کہ سے میں جھ سفید گفن میں جو شیو ملتے ہیں کہ مدید کے دولہ سے مہمئتے ہوئے ملاقات ہو۔ بعض لوگ شب کو دخوکر کے نوشبول کر سوتے ہیں کہ ویداد یا دخواب میں نصیب ہوتو اچھی حالت میں ہو۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢ بص ٢٢٧)

(18) سنن الترندي، كمّاب الأوب، باب ماجاء في كراهية لبس المعصفر للرجال، الحديث: ٢٨١٢، ج٣، ص ٣٧٨. حكيم الأمت كي مدنى بجول

' \_ خالص مرخ كيونكه مخطط مرخ مردكو بلاكرابت جائز ہے، يه حضرت اس وقت تبيند بھى مرخ پينے تھے اور قميض بھى سرخ \_

صدیت کا: ابودادد نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ اساء رضی اللہ تعالٰی عنہا باریک کیڑے ہمن کر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) کے سامنے آئیں، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ دسلَّم) نے موفھ بھیرنیا اور یہ فرمایا: اے اساء! جب عورت بالغ ہوجائے تو اُس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے، سوا موفھ اور ہھیلیوں کے۔(19)

۳ ۔ اس صدیت کی بنا پر بعض علماء نے مرد کے لیے سرخ کپڑے پہننا حرام فرمایا اس سے بیجی معلوم ہوا کہ گناہ کرنے کی حالت میں ان ان سلام کے جواب کامستی نہیں ہوتا ، ویکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نددیا۔

سے طبرانی نے بروایت عمران ابن حصین روایت کی که فرمایا زمول الله ملی دسلم نے که مرخ رتک ہے بچو که بید شیطانی زینت ہے۔(مرقات) (مراۃ المناجح شرح مشکوّۃ المصابح،ج۲،ص ۱۹۸)

(19) سنن أي داود، كمّاب الله س، باب ليما تبرى المرأة من زيعتها، الحديث: ١٠٣ ٣، ج٣، ٥٥٠.

#### حكيم الامت كي مدنى پيول

ا بعضرت اساو حضور صلى ، مندعليه وسلم كى سانى بين يعنى عائشه صديقة كى بهن ، حضرت ابو بمرصديق رضى الله عندكى مد جزادى بين سيروا تعد پرده فرض ہونے نے بہلے كا ہے۔ (مرقات)

۲۔ ن کی قمیض بھی باریک کپڑے کئی جس سے باز و وغیرہ نظر آتے تنے اور دویٹہ بھی باریک تھا جس سے سر کے بال چک رہے شخے معلوم ہو. کداس زہ ندمیں بھی باریک کپڑے ایجاد ہو بچکے تنے اب تو بہت عی برا حال ہے۔

ساب بید مند پھیرلینا یا تو اظہار ناراضی کے لیے تھا یا نگاہ پاک کی حفاظت کے لیے، حضور صلی اللہ علیہ دملم نزول احکام سے پہلے بھی احکام پر عامل ہتھے۔

س ال طرح كرقر يب بلوغ بوجائے مرابقہ ،مرابقہ ،مرابقہ بونے كى عمر يں مختلف ہيں۔ تندرست الزكياں جلد اور كزور لزكياں وير سے اس حدكو پنچتی ہيں اس سيے لڑكی ہے بلوغ كى عمر نو برس سے بيندرو برس تك كى عمر ہے اور لڑكے كے ليے بارہ برس سے بندرہ برس تك، جيسی تندری و صحت و يسے بى بيوغ نے خيال رہے كرميض كے معنی ہيں جيض گراس سے مراو ہے بلوغ كيونكہ لڑكى كا بلوغ اكثر سے فاہر بیوتا ہے ،گرچہ زيرنا ف بال ،ورحمل بھى بلوغ كى علامت ہے، پستان كا ابھاراس كى خاص علامت نہيں۔

۵۔ اس سے دومسئے معلوم ہوئے: ایک مید کداگر باریک کپڑے پس ہے جسم نظر آرہا ہوتو وہ نظے جسم کے علم میں ہے اس کو پہن کر نماز نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ عورت کے ہاتھ کلائیوں تک اور چیرہ سڑنہیں گر اب اجنی کو اس کا دیکھنا حرام ہے، بیرفر مان عالی پروہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ (مراق المناجع شرح مشکوق المصافح، ج۲، ص۲۱۷)

#### عورت كاباريك لباس ببننا

یعنی عورت کا ایس برریک لبس پہننا جس سے اس کی جلد کی رنگت یا اعضاء کی بناوث جھککتی ہو

## ر السوع بها و شوی به باد شد به باد شد باد شد باد شوی به باد شوی به باد شوی به باد شوی به باد شوی به

صدیث ۱۸ تام مالک علقمہ بن الی علقمہ سے وہ اپنی بال سے روایت کرتے تیں، کد حفصہ بنت عبدالرحمن معفرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس باریک وویٹا اوڑھ کر آئی، مفرت عائشہ نے ان کا دوپٹا ہی ڈویا اور موثا وویٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دوپٹا دے ویا۔ (20)

وو جہاں کے تابخہ رہ سلطانِ کو و برمنی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فر بان عمرت نشان ہے جہتم ہوں کی دو تسمین اسی ہیں جن کوسی نے (اس مرائے ہیں) نہیں ویکھا: (۱) ایسے لوگ جن کے پاس گائے کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے، اُن سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے اور (۲) دہ عور حص جو لیاں بہتنے کے باوجو و کر بیاں ہوں گی، وہ راہ تن ہیں جانے والی اور فود بھی راہ حق ہوگی ہوں گی، ان کے مربخی اونوں کی کو ہانوں کی طرح ایک جانب بھے ہوئے ہوں گی، وہ راہ تن ہیں داخل ہوں گی اور فدی جنت کی فوشیو سوگھ سکیں گی حالہ لکہ جنت کی فوشیو سوگھ سکی ہوئے سلم بھی اللہ و سام اللہ ہوں گی اور فدی ہوئے و اور فران اور اور کی امت کے آفر میں بھی فوگ اللہ ہوں گی ہو فود تو سماجہ کے درواز وں پر بڑا کو ڈالے ہوں گی و فود تو سماجہ کے درواز وں پر بڑا کو ڈالے ہوں گی ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہوگی ، واخر و کر در بختی اوٹوں کی کو ہاتوں کی طرح سروں کے لیکن ان کی گورتیں (انتا پار کیک) لباس ہتے ہوں گی (کہ باس رامطوم) ہوں گی، واخر و کر در بختی اوٹوں کی کو ہوئی اس اس اس مورتی اس میں ان کی گورتیں ان گورتیں (انتا پار کیک) لباس ہتے ہوں گی (کہ ابس رامطوم) ہوں گی، واخر و کر در بختی اوٹوں کی کورتیں اس اُمت کی گورتیں اس اُس مورتی اُس میں مورتیں کی ای طرح خدمت کرتیں جس کی ای طرح خدمت کرتیں جس کی ای طرح خدمت کرتیں جس کی گی اس کی دورت کی ہوئی دورت کرتیں جس کی گورتیں اس کی دورت کی ہے۔

( منح ابن حبان ، كمّاب الحضروالا باحة ، باب المنعن ، الحديث : ۵۷۲۳ ، م ۵۰۲)

سركارليد قرار، شانع روزشارصنى الله تعالى عليه وآله وسلم نے ارشاد قربایا : مسى نے جہنم مسى جمائكا تو ديكھا جہنم والول ميں زيادہ جہنى تعداد عورتول كى ہے۔ (صحیح البخارى، كماب بده أخلق، باب ماجاء فى صفة الجنة ......الخ ،الحديث :اس ٢٣٣، ص ٢٢٣) (20) الموطاللام مالك، كماب اللباس، باب ما يكره للنسا ولبسه من الشياب،الحديث :٩٣٤، ج٢٩، ص١٣٠،

#### تکیم الامت کے مدنی بھول

ا بین عقد ابن قیس نمیں جو کہ معنوت عبداللہ این مسعود کے خاص ساتھیوں میں سے ہیں بلکہ علقہ ہبن ابوعاتمہ ہیں، ان کے باپ کا نام بدال ہے، حضرت عائشہ صدیقہ کے آزاد کردہ غلام، کئیت ابوعاتمہ، آپ تحویجی تابعی ہیں اور ان کے والد ابوعاتمہ بھی تابعی ، ن کی ماں کا نام معلوم نہ ہوں کا سے بعضارت عائشہ صدیقہ کی بھیجی ہیں اور منذرا بن زہیرا بن عوام کی بیوی۔ سے بیعنی اس دو پٹہ کو چھاڑ کر دورومال بتاویج تا کہ اوڑھنے کے قاتل نہ رہے دومال کے کام آوے بہذا اس پر بیراعتراض نہیں کہ آپ نے سال ضارتع کیوں فریاویا۔

سے ہے کی بیٹے اور بچیول کی سیحے تربیت وتعلیم۔اس دوپیٹہ سے سرکے بال جمک رہے ہتے ستر عاصل نہ تھا اس لیے بیٹل فر مایا۔

(مراة المناجے شرح مشکوۃ المصابح، ج۲ بم ۲۲۰) ﴾

سے صدیث ۱۹: ترمذی نے ابن عمرضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّٰی املہ تعالٰی عدیہ وسلّم عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لڑکائے۔ (21)

(21) سنن لترندي، كتاب اللباس، باب في سدل العمامة بين التفين ، الحديث: ٣٨١م. ٣٨٠م.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی نمامه شریف کا کناره مبارکدیشے فاری میں شمله اور عربی میں عذبہ کہتے ہیں نصف پیٹے تک ہوتا تھا ور دولوں کندھوں کے درمین انگا رہتا تھا خواہ پیٹے پریاسینہ پر تکرسینہ پر ہونا افضل ہے یعنی سامنے۔(مرقات ولمعات)(مراۃ المناجج شرح مشکلوۃ المعائج، ج۲ ہیں ۲۲۰) عمامہ شریف کے فضائل

بیارے بھ نیوا عُمَنَا آپیلے تو ، تن ہی بات کافی ہے کہ مار شریف می اکرم، شغیج مُعَظَم صلّی اللہُ تَعَالُی عَلَیہ ڈالہ دِسَمَّ کی عُلْت ہے اگر چہ ہی مہ شریف کی نسیت میں کثیر احادیث وَارِد ہیں آپ کی ترغیب و تُحریص کے لئے ''حضور نے سبز عمامہ بھی با عُدھا'' کے 23 حروف کی نسبت سے عمد شریف کے فضائل پر مشتل 23 روایات ورج ذیل ہیں:

حضرت سیّدنا عبدالله بن عمر رقبی الله تعکانی عنبُما کے پاس ایک فخص آیا اور سوال کیا: ''اے ابوعبدالرحمن کیا عمد ہاندھنا سنّت ہے؟'' آپ نے فرمایا: ہان (سنّت ہے)۔ (عمدۃ الفاری، کتاب اللباس، باب العمائم، ۱۵/۲۲

#### بردبار بننے کا آسان عمل

حضرت سیّدنا این عماس رقینی الله یک فی منهماروایت قرمایتے ہیں :رسول الله شکالی غلیبه فالیہ وَسَلَّم نے فرمایا : اِعْمَو اِحَوْ وَاوَوامِلْنا لِعِن عمامہ باندھوتمہارا جِنَم بڑھےگا۔ (مجم کبیر،عبدالله بن العباس، ۱۲/۱۵۱، حدیث :۱۲۹۳۲) یک روایت سیّدنا اُس مہ بن تمیر رقبی اللهٔ تَعَالٰی عَنْه ہے بھی مردی ہے۔

( كنز العمال، كماب المعيشة والعادات، قرع في العمائم، الجز: ١٥٠٥ / ١٣٣٠، حديث: ١٢٤٠ م

حضرت علامه عبد الره وف مناوی عَلَيه زحمَنةُ اللهِ القَوِی ال حدیث باک کے تحت فرمات بیل: ( عمامه با ندهو ) تمهار راحلم بژیه کا اور تمهار میندکشده و بوگا کی کونکه خطا بری وضع قطع کا اجها بویا انسان کو تنجیده اور باوقار بناویتا ہے نیز غصے ، جذباتی بن اور خسیس حرکات ہے بہا تا ہے۔ میندکشده و بوگا کی وفیل القدیم ، حرف البحرة ، المردة ، الم

#### جلم ایک ب بها دولت

پیارے بی ٹیوا بلاشہ جیٹم (بُرد باری) ایک ایسی ہے بہا دولت ہے کہ لاکھوں بلکہ اربوں روپے بیس بھی ٹریدی نہیں جاسکتی بیکن نبی اکرم،
وَ رِجْتُمَ صَلّی اللّهُ تَعَانی عَلَیه قالم وَ مُلَّم پر قربان کہ آپ صَلّی اللّهُ تَعَالٰی عَلَیه فالم وَ مُلّم نے ابنی امت پر شفقت واحیان فرہاتے ہوئے انبر لَی تو رِجْتُم صَلّی اللّهُ تَعَانی عَلَیه فالم وَ مُلّم نے ابنی امت پر شفقت واحیان فرہاتے ہوئے انبر لَی آسین عمل ارشاد فرہاد یا کہ جس کی جوالت ہم عصاور جذباتی بین ہے جات پاکرا ہے اعروقوت برواشت بیدا کر بھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی مدمحہ بن جعفر گٹانی علکیہ وَجَمَدُ اللّهِ اللّهِ وَ محدیث فقل فرہاتے ہیں کہ

معنرت سيّدنا أسامه بن تُمير رَفِي اللّه تَعالَى عَند من فوعاردايت بن وَاعْتَهُوا تَعلِيمُوا لَيْن مَامِ باندهو بُردبار بوجاؤ من -(الدعامة في أحكام سنة العمامة بص المخضرا)

#### عمامه شریف حسن و جمال کا ذریعه

حفرت عدام شہاب الدین محمد الکا بیشی علیم و ترتیک اللہ الله و الدین تو الله بین الله علی الله الله و الله بین الله الله الله و الله بین الله بین

عماعتاج بي

حضرت سيّدنا أبُو أَنْ اللهِ تَعَالُ عَلَيْهِ اللهِ تَعَالُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ الل

اميرالمؤمنين معزت سيّدنا على المرتفى كرّمَ اللهُ تَعَالَى وَتُحَدُّ الكَرِيم بدوايت بكدرسول النُّمَثَّى اللهُ تَعَالَى علَيهِ وَالدوَّمَّ اللهُ تَعَالَى عَنْدَهُ الكَرِيم بدوايت بكدرسول النُّمَثَّى اللهُ تَعَالَى علَيهِ وَالدوَّمَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ اللهُ عَالَى عَلَيهِ اللهُ العَدَّ اللهُ اللهُ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ تَعَالَى اللهُ ال

حضرت علامہ عبد الروف مناوی علَیہ وَحَدَةُ اللهِ النَّوِی اس صدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: عماموں کو تاج اس سے فرما یا کہ اس میں عزت، خوبصورتی ، جیبت اور وقار ہے، جیسا کہ باوشاہوں کے تاج انہیں دومروں سے ممتاز کر دیتے ہیں (ای طرح عمامہ مجی عام لوگوں ہے ممتاز کر دیتے ہیں (ای طرح عمامہ مجی عام لوگوں ہے ممتاز کر دیتا ہے)۔ (فیض القدیر، حرف العین، ۴/ ۵۱۵، تحت الحدیث: ۵۷۲۳)

حفرت سيّدنا ابن عبس رَفِي اللهُ تَعَالَى عَنُهُما فرمات إلى كدرسول الله شَعَالَى اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ قاله وَسُلَّم في حفرت سيّدنا على كرَّمُ اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ قاله وَسُلَّم في اللهُ تَعَالَى عَلْم في اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ قاله وَسُلَّم في اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ فاللهُ تَعَالَى عَلَيهِ فاللهُ وَسُلِّم في اللهُ عَلَيْهِ فاللهُ مُعْلِم فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ تَعَالَى عَلْم فاللهُ مُعْلِم فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ وَسُلِّم في اللهُ عَلَيْهِ فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ تَعَالَى عَلْم فاللهُ مَعْلِم فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ وَسُلِّم في اللهُ عَلَيْهِ فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ عَلَيْهِ فاللهُ عَلَيْهِ في اللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ مُعْلِم فاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلْمُ فَاللهُ عَلْمُ فَاللهُ عَلْمُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلْمُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلِيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ عَلْ

#### علاہے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدناعلی المرتضی گڑئے اللہ تعَالٰی وَتُحَدُّ اللّہِیم سے روایت ہے کہ رسول اندَّمسنگی اللهُ تَعَالٰی علّیہ قالہ وَسَلَّم نے فرہ یا: مسجدول میں بغیر عمامے اور عمامے باعدہ کرآیا کرواس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

( كنزالعمال، كماب المعيشة والعادات، فرع في العمائم، الجز: ١٥١٥ / ١٣٣، عديث: ١١٣٥)

حضرت علامہ عبد الره وف مناوی علکیہ رحمت اللہ القوی فرماتے ہیں: اس عدیت پاک کا مطلب ہے کہ جس طرح ممکن ہوم ہیں آئ چاہے ٹولی پہن کر یا سربند اور عمامہ شریف بائد ہ کر اور (عمامہ تہ ہونے کی وجہ سے) جعداور جماعت کو ہرگز ترک نہ کرور مزید فرہ تے ہیں کہ' ایک اور روایت میں ہے (عمامے) مسلمانوں کی نشانی اور علامت ہیں لیعن جیے تاج باوشاہوں کی نشانی ہوتے ہیں اس طرح می ہے مسلم نوں کی نشانی ہیں۔ (فیض القدیر ، حرف الحموق، المحموق، الحدیث: ۲۰ سملمنقط)

بیارے بعد تیواس حدیث پاک سے بیمی معلوم ہوا کد تماہے ندصرف عربوں کے تاج بیں بلکہ تمام مل نوں کے تاج بیں البذا ہم سب کو چاہیے کہ ان (عماموں) میں ابنی عزت وآبرہ مجھیں اور ان پر مُدُ اوَمَت ( نَیْتِی ) اختیار کریں۔

#### ٹو بی اور عمامہ

حضرت سيّدنا رُكاندرَهِي اللهُ تَعَ لَى عَنْد من روايت ب كد صفور صلّى اللهُ تَعَالَى عَلَيه قاله وَسَلَّم فَ فرايا: اَلْعِمَامَةُ عَلَى القَلْنُسُوةِ
فَصْلٌ مَّا اَبَيْنَ مَا اللهُ ثَعَ اللهُ تَعَلَى يَوْهَ القِيّامَةِ بِكُلِّ كَوْرَةٍ يُكَوِّهُ عَلَى رَأْسِه نُوراً يَسِى لُولِي برعمامه باندها
مارے ادر مشركين كے درميان إمّيازى علامت ب عامه باندھ والے (مسلمان) كوائي مر پر باندھ جانے و لے ہر في كم بدلے قيامت كدن ايك ورعطاكيا جائے گا۔

( كنز العمال، كماب المعيشة والعادات، فرع في العمائم، الجز: ۴۲/۸،۱۵، ۳۲/۸ مديث: ۴۱۲۲)

حضرت علامہ عبد اس وف مناوی علَیہ وَحمدَة اللهِ القوی اس صدیث پاک کی شرح بیل فرماتے ہیں کہ کامرٹو پی پر باندھ جائے یا صرف سر پر، علامے کی سنت اوا ہوج سے گی اگر چیافضل ٹوپی پر بی ہے۔ اس بات کا بھی خیال دہے کہ تماہے کی لمبائی اور چوڑ ائی میں اپنے زمانے سے اورعلائے کے عمامہ پہننے واسلے لوگوں کا خیال کرے کیونکہ غرف و عادت سے زیادہ (بڑا عمامہ) با ندھنا مکروہ ہے۔

( فيض القدير ، حرف العين ، ٣ / ٥١٥ ، تحت الحديث: ٥٧٢٥

پیارے بعائیو! بغیرٹو پی کے ممامہ شریق باعد منامجی جائز ہے اور یہ جارے پیارے آتاضلی اللہ تعالی منید اللہ وسم سے تابت بمى ہے جبیا كەحفرت سيّدنا ابن عباس رقبى اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بيانِ فرماتے ہيں: كَانَ يَلْبَسُ القَلَا نِسَ تَعتَ العَمَائِيمِ وَبِغَيْرٍ الْعَهَائِيمِ وَيَلْبَسُ الْعَهَائِم بِغَيْرِ الْقَلَانِيسِ فِينَ رسول اللهُ سَلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ كَالْمِ وَمَنْكُم عَمَام تُربيف ك يَجِوُولِي بِهِنْ يَصْحَاور عَمَام کے بغیر ٹو بی اور ٹو پی کے بغیر تمامہ شریف بھی پہنتے ہتھے۔ ( کنز العمال، کتاب الشمائل، شم الاقوال، الجز: ۷، ۳۲/۳، حدیث: ۸۲۸۳، تاريخ المبيس في احوال النس نفيس، الفصل الاول في المتفرقات، وامالباسدو ثيابيد متاعد عليه السلام، ٢ / ١٩٠) اى طرح خاتم النحتة ثبين، حضرت علّامه شيخ مبدُ الحقّ مُحدِّ ث وبلوى علَيه رَحمَةُ اللهِ الْقُوِى فرمات بيں: آل حَضرَ ت مثلّى اللهُ علَيهِ وَاله وَسَلَّم مَاه

يمنامئه بعل وميئو هبيد و گاه با گل ه و گاه گل ه ب زمما مديني سركار مدين الله تعالى عليه فاله دستكم بعض او قات بغير تو بي يح مهامه شريف باندھ لیا کرتے ، بھی ٹوٹی پر عمامہ مہارک باندھتے تو بھی بھارصرف ٹوٹی بھی زیب مرفر مالیا کرتے ہتھے۔ (شرح سنراسعا دۃ ،ص ۲ سس) پیارے بھائیوا یا در کھنے اگر چرٹو پی کے بغیر عمامہ ہا ندھنا بھی جائز ہے لیکن ٹو پی پرعمامہ شریف یا ندھنا الفنل ہے جیسا کہ حضرت علّامہ من وی عكيه رحمة الليه القوى في ال كاصراحت قرما كى بيد

#### ماے کے ہر پیج پر نیکی

معفرت سيّدنا معاذ رقبي الله تعالى عند سے روايت بے كه مضور ملّى الله تعالى عليه فاله وَتلّم في مايا: عمام عرب كے تاج بي توعم مه با ندهوتمهاری بردباری ( توت برواشت) میں اضافہ ہوگا اور جو تمامہ باعد ھے اسے ہر نیج کے بدیے ایک لیک عطا ہوگی ،ور جب ( دوبارہ بہننے کے ارادے سے ) اتارے تو ہر چے کھولنے پر ایک گناہ منادیا جائے۔

( كنز العمال، كتاب المعيشة والعادات فرع في العمائم، الجز: ٥٠،٥٠ / ٣٣ ، حديث ٨ ١٣٨، ٣ مختفرا

میرے آتا اعلیٰ حضرت ، اہام اہلِ سنّت ، شاہ احمد رضا خان علّیہ رَحمتُ الرَّحمٰن اس روایت کو یوں نَقل فریائے ہیں : تم ہے عرب کے تاج ہیں تو عمامه باندحوتمها راد قار بڑھے گا اور جو عمامه باعد ھے اس کے لئے ہر بیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بله ضرورت یا ترک کے تصدیر) تا۔ ے تو ہرا تارینے پرایک خطاہے یا جب (بصر ورت بلا قصدِ ترک بلکہ باارادہ معاووت اتارے تو ہر چھے اتارنے پر ایک من ہ اترے۔ دونوں معن محمل تل-والله تعالى اعلم والحديث اشد ضعفاً فيه ثلثة متركون متهبون عمرو بن الحصين عن الي علاثة عن ثوير (نآوي رضويه، ۲/۲۱۳)

#### عماسے ترک کر دینے کا نقصان

حضرت سيدنا عمران بن خصين رقين الله تعَالَى عُنه مدوايت بي كدرسول الله تنالى عليه قالدوسم فرمات بي : العبة أيشر م

### المرح بهاد شريعت (صرفان مرا) المرتز ا

وَقَارٌ لِلهُومِن وَعِزٌ لِلغَوَبِ فَإِذَا وَضَعَتِ العَرَبُ عَلَمُهَا وَضَعَت عِزَّها "بَى المائ المروب ما وا توجب البيام علام بالدمنا جموز دي محتوا پي العرب المادين كـ

( كنزالعمال، كماب المعيشة والعادات، فرع في العمائم، الجز:١٥١، ٨ ١٩٣١، هديث: ٩ ١٩١٠)

حصرت سيرما ابن عباس رقين الله تعالى عنهما سے دوايت بن رسول الله تعالى عليه فاله وَسَمَّم في ارشاد فرمايا: ألحسّاني في يبيتان المعرّب فيافيًا وَضَعُوا الْعَسَائِدَة وَضَعَ اللهُ عَوَّهُ هُ يَعِنَ عَمام عرب كَتَانَ فِين، بِس جب ده (لين عرب) عمام اتاروي مع تو الله عزّ وَجَلُ ان كَ عزت كوفتم فرماو مع كار (فردوس الا خبار، باب العين، ١/١٥، حديث: ١٠٩٥)

حضرت على مدعبد الره وف مناوى علَيه رَحمَة الله النّوى ال حديث باك كتحت فرات بين: " عمامول كوتاج ال لخ فرمايا بكرية ال كوتائم مقام إيل " ( فيض القدير ، حرف العين ، م / ٥١٥ ، تحت الحديث : ٥٤٢ )

بیارے بی سُوا یقینا عمامہ شریف ایس عزت، مرتب اور شان والی چیزے کہ جو تعنی عمامہ شریف کی پابندی کرتا ہے وہ بھی عزت، مرتب اور شان ورا ہوجا تا ہے، کیونکہ کی کرمی سنگی اللہ تعالٰی علّیہ فالہ وَسَلَّم نے اے عربوں اور مسلمانوں کا تاج فر ہایا ہے۔ لہذا ہمیں اپنے تاجوں (عماموں) کی تفاظت کے لئے انہیں نمر پر سجانا چاہئے۔

حضرت سيّد منا خالد بن مُعدُ ان علَيه رَحْمَة الزّحمٰن مرسلاً روايت فرمات بي كدرسول اللهُ شَعَالُى علَيه قالدة مَعْمَ مدة كي يحد كرز كرية على الله تعالَى علَيه قالدة مَعْمَ الرّحمٰن مرسلاً روايت فرما كرارشاد فرما يا: إعْمَنَهُ واحَالِفُوا عَلَى الاحمَيم قَبْلَكُمْ يعنى عامه لي كرتشريف لائة واحتى الاحميم قبلكُمْ يعنى عامه باندهوا كل احتوال المعنول المعاون المعارض المرد المرد والمارض بالدهة ).

(شعب الايمان، باب في المؤامس الخ بصل في العمائم، ٥/٢١١، حديث: ٦٢٦١)

عمامه باندھنے کی ترغیب

حضرت سنيرنا عُباده بن صابت رضى الله تعالَى عَد فرمات بيل كدى پاك صَلَى اللهُ تعالَى علَيه فالدوَعَلَم في فرمايه: عَلَيْ كُمْ بِالْعَبَاشِهِ فَا اللهُ تعالَى عَلَيه فالدوَعَلَى عَلَيه فالدوَعِلَى عَدَيه فالدوَعِلَى عَلَيه فالدوَعِلَى عَلَيه فالدوَعِلَى في الدوعِلِ في الله تعالى عَلَيه في مردى ب رشعب ما يمان ، بب في الملاس مسمد بيني كي يجه نظاؤر "كي دوريت معرت سنة عاجمه الله بن عمر الله تعالى عَنْه ما من المعربي من ١٩٣١ مديث ١٣٢١ واللفظ له مجم كير، باب أهين، عبدالله بن عمر بن خطاب ١٢ ملامه مديث ١٢٩٢ واللفظ له مجم كير، باب أهين، عبدالله بن عارف بالله تفقى علَيه رَحمة الله المقوى فرمت الله المقوى فرمت على مسبية محمد بن جعر مُن في عَليه وحمد على الله المقوى فرمت بين كه على حريث بن كرك تحت معرت على مسبية محمد بن جعر مُن في عَليه وحمد على من بدرك دوز فرشيخ وردة فرشيخ وردو فراح الله في الله المقوى فرمت على من من والله والمن الله تعالى على الله على الله على الله على الله تعالى الله تعالى الله تعالى على الله على الله تعالى على الله تعالى الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله تعالى المن الله المناه على الله على الل

# المراد ال

عديث • ٣٠: يبيقي نيه مب الايمان مين عباده بن صامت رنسي الله تعالى عند بيته روايت كي كهرسول التدمين

### عمامه مسلمانوں اور غیرمسلموں میں فرق کرنے والا

معزت سيدنا على الرتفى كُرِّمُ اللهُ تعالَى وتحدُ اللَّهِ يم مدوايت بكر رسول الندسلى اللهُ تعالى عليه والدوسلم في فد يرجم كدن مير ب مرعامه باعدها اور اس كاشمله ميرى پشت پرافكا و يا اور فرما يا: إنَّ اللهَ أَصَلَّ فِي يَوْهَر بَدَيْدٍ وَحُنَدُنِ بِمَتلا يُكَوِّ يَعْتَبُّونَ هَنِي الْعِبَّةُ وَعَالَ إِنَّ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّه

متنی بدر میں دستار فرشتوں کے سرول پر باندھے ہوئے آئے تھے مدد کا رعمامہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رقبی الله تعکالی عمد سے روایت ہے کہ می کریم ، رووف رحیم صلّی الدر تعکالی علیه قاله وسیّل منے ارشاوفر ، یا : رّایت اکتر من رّایت میں البلای گی مستعین یعن میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ہے ان میں اکثر عماموں والے منے۔ یہی روایت حضرت سیّد مُنا عائشہ صد بفتہ رقبی الله تعالی عنبا ہے بھی مردی ہے۔

( كنزالعمال، كماب المعيشة والعادات، آ داب العمم، الجز: ١٥ / ٨ / ٥٠ ٧، حديث: ١٩٠٧)

حضرت علامه عبد الره وف منادی عکیه رَحمَهٔ اللهِ القومی روایت نقل فرماتے جیں که تماہے مسلمانوں اور کافروں کے درمنیان ، منیازی علامت جیں۔ (کنوز الحقائق، حرف العین، ا/۰۰م، مدیث: ۹ ۱۹۳۸)

#### فرشتوں کے تاج

( كنز العمال، كماب المعيشة والعاوات، آ داب العمم ، لجز: ۱۵: ۸ / ۲۰۵۸ ، صديث: ۱۹۰۲ س

#### عمامه بإندهنا فيطرت ہے

# المراس مين المراس المرا

القد تعالی علیہ وسلم نے فر مایا کہ کمامہ با تدهمنا اختیار کروکہ بیفرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹیے نے الو۔ (22)

فِطرت پردے کی جب تک دوٹو بیوں پر ٹمامے باعرمیں مے۔

( كنز العمال، كمّاب المعيشة والعادات وفرع في العمائم والجز: ١٥١٥ / ١٣٣١، مديث: ١٣١٠)

حفرت علامه مُناً على قارى علَيه رَحمَة الله الهارى ايك روايت ك تحت فرمات بين: فطرت المي قديم سنّت كو كهته إلى كه جي تمام انهيام كرام عليهم السناك منه بنتيار كيابهواورتمام شريعتول بين ال پرهمل كيا حميابو، حوياوه السي طبعي چيز ہے كدسب كى پيدائش اى پر بوئى ہے۔ (مرقاة المفاتح، كتاب الله الترجل، ۸/۸۸، تحت الحديث: ۲۰۸۸م

عمامہ باعثِ عرّت

( كنزالعمال، كمّاب المعيشة والعادات، فرزع في العمائم، الجز: ١٥٥٨ / ١٣٣١، حديث: ١٣١٤ م مخفرا

#### شيطين عمام نبيس باند صق

حضرت سيّدنا، م جلال الدين سيوطى علَيه رَحمَةُ الله العَوى حديث بإكفال فرمات بين: رسول اللهُ تَعَالَى علَيه قالدة بَنَّم في ارشاد فرما يه: تَعَيَّمُوا فَإِنَّ الشَّيهَ أَطِينَ لاَ تَتَعَعَّمُ لِينَ مُمَات باعمو! بِ شَك شياطين مُمَات أَيْن ما

(لباب الحديث، الباب الثَّاني عشر في فض كل العمائم ، ص ٢١)

حضرت سيّدنا رُكاندرَ فِي اللهُ تَعَالَى عَند فرمات بين: بين بين في رسول الله مَعَالَى علَيه فالدوّ مَثَمَّ كوفرمات سنا: فَوَقَى مَنا بَيْهُ لَدَا وَبَهُنَى اللهُ مَعَالُى علَيه فالدوّ مَنْ اللهُ مَعَالُى علَيه فالدوّ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنُلُولُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُل

(ابوداؤد، كمَّاب اللباس مباب في العمائم ، ٣/٢٥، صديث: ٨٥٠٨)

(22) شعب الديمان، باب في الملابس، فصل في العمائم، الحديث: ١٢٦٢، ٥٥،٥٠ ٢٥١.

#### حكيم الامت كمدنى بحول

ا ہے ہمیشہ یا نماز کے دفت تمامہ یا ندھا کرد عمامہ کے ساتھ ایک نماز یغیر تمامہ کی ستر نمازوں سے افضل ہے گری مدسنت کے مطابق چ ہے۔ کہ و پی پر باندھا جائے مع شملہ کے ہو، عام دنوں میں سمات ہاتھ ہوجو جمعہ کی نماز میں بارہ ہاتھ، شملہ آدھی پیٹھ تک ہوسفیہ ہو یا سیاہ گرسرخ رنگ کا نہ ہو۔ تمامہ کے تفصیل مسائل عالمگیری وغیرہ میں ملاحظہ کرو۔

س یا تو فرشتے رحمت کے نوری محامہ با عدصتے ہیں جو ان کا شان کے لائق ہے یا جب شکل انسانی میں آتے ہیں تو محامہ با ندھ کر آتے ہیں۔ چانچہ بدر میں جب غاز ایوں کی اعداد کے لیے آئے تو محامہ باعد صنے تھے قر آن کر یم فرما تا ہے: " یُکٹید کُمُد رَبُّکُمُد بِخَمْسَةِ الْفِ بین ۔ چانچہ بدر میں جب غاز ایوں کی اعداد کے لیے آئے تو محامہ باعد صنے قر آن کر یم فرما تا ہے: " یُکٹید کُمُد رَبُّکُمُ بِخَمْسَةِ الْفِ بین ۔ چان کی نشانیاں محامے تھے، ان کے رنگ زرد تھے، شکلے کندھوں پر پڑے تھے۔ (مرتات) ۔ اس

المرح بهار شویتعت (حدثانزونم)

عدیث ۲۱: ترمذی نے رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی عیہ والہ وسلّم) نے فرما یا کہ ہمارے اور مشرکین کے مابین میفرق ہے کہ ہمارے ممارٹو بیوں پر ہوتے ہیں۔(23)
حدیث ۲۲: ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں جضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم)
نے مجھ سے یہ فرما یا؛ عائشہ! اگرتم مجھ سے ملتا چاہتی ہوتو دنیا سے استے ہی پریس کروجتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہوا ور اللہ داروں کے پاس بیشنے سے بچواور کیڑے کو برانا نہ بچھو، جب تک پیوند نہ لگالو۔(24)

سے جنسور سلی املاء علیہ وسلم شملہ پشت کے پیچے انکاتے تھے بھی دائنی جانب سینہ پرنجی ہوتا تھا، دونوں طریقے سنت ہیں۔

. (مراة المناجع شرح مشكوة المصابع ، ج٢ بس٢١٧)

(23) سنن الترندني بمثلب اللباس، باب العمائم على القلالس، الحديث: ١٤٩١، ٣٠٥م. ١٠٥٥. عنوم ٢٠٥٥. عكيم المامت كي مدنى مجمول

ا \_ آپ رکانہ ابن عبدیز بیر ابن الم ابن عبد الطلب ہیں، قریش ہیں، بڑے محدث بڑے شجاع محانی ہیں، خلد نت عثانی میں وفات یائی۔

٢ \_ يعنى يغير أو بي عمامه با عرصنا طريقة مشركين ہے اور أو بي ير عمامه با عرصنا طريقة مؤسين ہے لہذا أو بي يرعمامه با عرصونو بي خواہ سر نے جمنی ہو في ہو يا الله ي بو بي بي كاره كتم بير الرقات ) عمامه بهت الله ي بير عمامه سے ايك تم زبرابر ہے ۔ بعض لوگ كہتے ہيں كہ أو بي برعمامه اس طرح با ندھے كہ أو بي كلى ندر ہے اگر كلاه ہو تو اس كے پنج بھى على مدكا بجي دهمه ہور أو بي كھا در بياتى با عرص ہور أو بي كھا دو بي كار كارہ بو تا مرحمة بيل مي منوع ہے۔ دستے بيل اعتجار كا احتجار كا احتجار ہے ۔ اعتجار ہے كرم كے آس باس المام، بو تا حصر كلا ہوجيے كہ عام ديباتى با عدھتے ہيل ميمنوع ہے۔ دستے بيل ميمنوع ہے۔ (مراة المناجي شرح مشكل الماني ، ج٢ ، ص ١٨١)

(24) الرجع السابل، باب ماجاء في ترقيع الثوب، الحديث: ٨٥١، جهام ٢٠٠٠م.

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ار دنیاد آخرت میں ام مجھی طرح بانا کامل طور پر میر سے ساتھ رہنا جس کی وجہ سے بیس تم سے بہت فوش رہوں تو بیمل کرنا۔

اس یعنی تھوڑی دنیا پر قناعت کرو جیسے مسافر راستہ طے کرتے ہوئے تھوڑا سابان رکھتا ہے بہت سابان کو پو تھا در وبال ہجستا ہے۔

سے بعنی خود تو مالدار بننے کی کوشش کرنا بہت دور ہے مالداروں کی صحبت سے بھی پر ہیر کرو الداروں سے عافل اور مشکر مالداروں یا وہ صورت مراو ہیں یا وہ صورت مراو ہے باس بیٹھنے سے ناشکری کا جذبہ پیدا ہو کہ بیتو اتنا بڑا مالدار ہے جس غریب ہوں، ورز حضرت سبمان علیا السام حضرت عثمان غنی اور ایام اعظم الوحقیقہ بڑے دولت مند تھے آئی صحبت کیمیا تھی۔

اس بیدا نہائی قناعت کی تعلیم ہے کہ پیوند والے کیڑے ہیں عارف ہو صفرت انس فریاتے ہیں کہ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عند کو دیکھا کہ جب کہ بیوندگی گی تو اور انگا ہیا ہے۔

دیکھا کہ جب کہ آپ غلیفتہ آمسلسین تھے کہ آپ کے کیڑوں میں او پر تے تین بیوندا یک جگہ پر نگلے تھے کہ بیوندگی گی تو اور انگا ہیا ہے۔

صدیت ۲۳: ابو داود نے ابو اہامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ انوائی علیہ وسلم نے فرمای: کیا سنتے نہیں ہو؟ ردی حالت میں ہونا (یعنی لباس کی سادگی) ایمان سے ہے، ردی حاست میں ہونا ایمان سے ہے، ردی حاست میں ہونا ایمان سے ہے۔ ردی حاست میں ہونا ایمان سے ہے۔ (25)

حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زبانہ میں خطبہ دیا اس وقت آپ کے تبہند شریف میں بارہ بجند ہتے۔ (مرقات) مقعد ہے، ہی ہے کہ بجند والے کیڑے کے خلاف نہیں جہاں ارشاد ہے کہ دب کی نفت کا اڑتم پر خلام ہو والے کیڑے کے پہنے میں عارفہ بوئی چاہیے لہذا ہے حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جہاں ارشاد ہے کہ دب کی نفت کا اڑتم پر خلام کہ ھے کی یا فرہ یا کہ نیا کیڑا پا کہ تو پرانا فیرات کردو۔ ابن عساکر نے حضرت ابوابوب انسادی سے ردایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ دسم کہ ھے کی سواری فرمالیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میری سنت سے سواری فرمالیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میری سنت سے نفرت کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔ (مرقات)

ے ن شاء اللہ حدیث منکر کے معنی ، اس کی تعریف اور احادیث کے اقسام دا حکام آخر کتاب میں عرض کیے جا بھی محے۔ (مراة المناج حشرح مشکو قالمصانیع ، ج۲ ، مس ۱۹۰)

(25) سنن كي داود، كمّاب الترجل، باب النهي عن كثير من الارفاه ، الحديث: ١٠١١ ١٣، ج ١٠٨٠ المام.

#### عيم الامت كي مدنى پھول

ا۔ ابو مددو ہیں اور دونوں صحافی ہیں: ایک ابو امامہ باہلی جو قبیلہ بنی بابلہ سے ہیں ،دومرے دو جن کا نام ایاس ابن تعلیہ ہے، یہ انعماری ہیں، یہ ل میدوسرے ابوا مامدمراد ہیں،آپ کے حالات معلوم ندہو سکے رضی اللہ منہم اجھین۔

۲ \_ال کا مطلب بھی وہ بی ہے جو ابھی بیان کیا گیا کہ معمولی لباس بھٹے پرانے کپڑے پہنے سے شرم دعار نہ ہونا بھی پہن بھی بیما مؤمن مثل کی عدامت ہے، ہیشہ علی ورجہ نے لباس بہنے کا عادی بن جانا کہ معمولی لباس پہنتے شرم آئے طریقہ متئبرین کا ہے۔ یہاں ایس ن مراد کم ب ایمان ہے، اس حدیث کو احمد، ابن ماجہ اور حاکم نے ابوا مامہ حارثی سے روایت کیا۔ (مرقاب

(مراة المناجي شرح مشكَّوة المصابيح، ج٦ بص١٩١)

#### با دجو دِ قدرت عاجزی کی بناء پرعمره لباس نه پہننے کا ثواب

الله عزوجل فرما تاب

تِلْكَ النَّارُ الْأَخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِينُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِبُنَ ﴿83﴾ تَصَادُونَ الْمُؤْنِينَ آخِيهِ كَالُّمِ عَمَانِينَ لَا يُرِينُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِبُنَ ﴿83﴾

تر جمد كنزال يدن: يه آخرت كا محربم ان كے لئے كرتے بيل جوز من من تكرنيس جائے اور ندفساد اور عاقبت پر بيز كارول بى كى

حضرت سيدنا ابوائد مُدانف رئ رضى الله عندے روايت ہے كدايك مرتبه محابه كرام عليهم الرضوان نے سيّد المبعضين ، رَحْمَة بِلَعْمَين صلى الله تعال مديدا بدوستم كے سامنے دنيا كا تذكرہ كيا تو رسولِ اكرم صلى الله تعالى عليه وآكه وسلم نے فرمايا، كيا تم نبيس سنتے ؟ كيا تم نبيس سنتے ؟ سے

# از المستوفية المستوب عند (مدين من المرابع الم

حدیث ۱۹۲۷ امام امهر و ابو داوه ۱۹ این با به سند این همرضی الله آی آی انجمات روایت ی که رسول امتد همی امند تعالی عمیه وسلم نے فرما بیاز جو توقعی شدرسته کا کپڑا ہے نے این است سندن امند تعالی آن کو ذائب کا پڑا بہنا نے گا۔ (26)

کر قدرت کے ماوجود ریئت ترک کرنا ایمان میں ہے ہو تحددت کے باوجود زینت ترک کردیناویمان میں ہے ہے۔ (پ 20ء اقصص 83) دور سامن الی داؤد و کتاب الترجل و تم ۱۶۱ میں ہے میں میں ۱۰۲ میں میں میں دور کا ب الترجل و تم ۱۳۱ میں جم میں میں دور سامن الی داؤد و کتاب الترجل و تم ۱۳۱ میں جم میں میں دور سامن دور سامن دور سامن الی داؤد و کتاب الترجل و تم ۱۳۱ میں جم میں دور سامن دور

حفرت سیدنا ابوہر پرورضی اللہ عندسے روایت ہے کہ اللہ عزوجل اس بنی کو پیندفر ما تا ہے جواس بات کی پرواونہیں کرتا کہ اس نے کون م نباس چکن رکھا ہے۔ (شعب الایمان ، باب فی الملابس فیصل فی التواضع فی اللباس ، رقم ۲ کے ۱۲ ، ج۵ جس ۱۵۱)

چہوڑ دیا اللہ عزوج الے کرامت کا جوڑ اپہنائے گا۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، باب من نظم غیفاً ، رقم ۲۵۵ س، جس، میں ۳۲۱)
حضرت سیرتاسیل بن معافی رضی اللہ عنداینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوج لے تحیوب، واٹائے غیوب، مُنٹر وغمن الحیوب سنی
اللہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلم نے قربایا ، جس نے قدرت کے باوجود عاجزی کرتے ہوئے امچھالباس پہننا مچھوڑ دیا اللہ عزوج اسے ساری مخلوق کے سامنے بلاکرا فتیار دے گا کہ ایمان کا جوشا۔ (جوڑا) یہننا جاسے کئن لے۔

(سنن تزندی، کتاب صفة القیامة ، باب ۳۹، رقم ۴۸ ۲۳، ج ۲۳، ص ۱۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اون کا لباس ، مسلمان نقراء کی محبت اختیار کرنا، گدھے پرسوری کرنا، بکری یا اون کی تاکلیں با ندھنا تکبر سے بچاتا ہے۔ (شعب الا بمان ، باب فی ملابس والا والی فصل فی التواضع فی اللباس ، رقم ۱۲۱۲، ج ۵، ص ۱۵۳ مصرت سیدنا انس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر ، تمام نبیول کے نکر ور، دو جہاں کے تا جُوّر، سلطان بحر و برصنی اللہ تعالی عیہ فالم وسلم نے فرما یا کہ بہت سے پراگندہ سمر غیار آلود یوسیدہ لباس والے جن کی طرف تو جرایس کی جاتی ، ایسے بیس کہ اگر مندع وجل پرکسی بات کی تسم افٹی بیس تو اللہ عزوج ل ان کی تشم مضرور پوری فرمائے ، براء بین مالک انہی بیس سے ہیں ۔

(سنن ترندی، کتاب مناقب ، باب براء بن ما لک رضی انتدعند، قم ۳۸۹۰، ج۵، ص ۵۹س)

(26) المسندللامام أحمد بن صبل،مستدعمدالله بن عمر بن الخطاب،الحديث: ۵۲۲۸، ج ۴،ص ۴۰ مي

اعلى حضرت ، ١٧ م المسنت ، مجد دوين وملت الثناه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فآوي رضوبيشريف بين تحرير فرمات تن :

یو بیں لباس شہرت پہنز لیعنی اس قدر چنکیلا نادر ہوجس پرانگلیاں اُٹھیں اور بالقصدا تنا ناتش وخسیس کرنا بھی ممنوع ہے جس پر نگاہیں پڑی یونمی ہرانو کھی اچنھے کی سوائٹ وضع تراش فراش کہ وجہ آنگشت نمائی ہو۔

سنن انی دا دُورسن ابن ماجیش عبدالله بن محرض الله تعانی عنها سے بستدِ حسن مردی رسول الله صلی الله تعالی عبیه وسم من لبس ثوب شهر قالیسه الله یوهر الظیمة ثوباً مثله سے عند این ماجة ثوب مذلة سے زاد ابوداؤد فی روایة ثهریلهب فیه النارا۔۔ سل الباس شہرت سے مرادیہ ہے کہ تکبر کے طور پر ایتھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو، وہ ایسے کپڑے پہنے جمر کے اس سے الباس شہرت سے مرادیہ بے کہ تکبر کے طور پر ایتھے کپڑے پہنے کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جہاتا ہے لین سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم مونا جہاتا ہے لین سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم ہونا جہاتا ہے لین کیرے ہے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔

حدیث ۲۵: ابو داود نے ایک صحافی سے روایت کی، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسم نے فرمایا: جو باوجود

جس نے شہرت کا لیاس پہنا اس کو اللہ تعالی بھی ایسا بی لباس پہناہے گا، اور این ماجہ بی ذکست کا نباس اور ابودا ؤدگی ایک روایت میں پھرجہنم کی آگ میں جدیاجائے گا کے الفاظ ہیں۔(ت) (سے سنن الی داؤدکتاب اللهاس باب فی لبس الشمر قآ فاب عالم پریس لا جور ۲/۲۰۲) (۴ سنن ابن ماجد كتاب اللباس باب من لبس شهرة من الثيابا يج ايم سعيد كمپنى كرا چى ۲۲۲) (اسنن اني دا وُد كتاب اللباس باب في لبس الشهرة آفاب عالم يريس لا مور ٢٠٢/٢)

جوشہرت کے کپڑے سینے کا اللہ تعالٰی اسے روز قیامت ویسائی لباس شہرت بہنائے گاجس سے عرصات محشر میں معاذ اللہ ذکت و تم ہو پھر أس من أحمد لكا كر بعز كادى جائے كى والعياذ بالله تعالى \_

في ردالمحتار عن الدر المنتقى نهى عن الشهر تين وهو ماكان في نهاية النفاسة أو ألخساسة ٢ \_ إه اقول: ولايختص بهما بل لوكان بينهما وكان على هيأة عجيبة غريبة توجب الشهرة وشغوص الابصار كان لباس شهرة قطعاً. (٢ \_ردالحتاركماب الحظر والاباحة صل في البس واراحياء التراث العربي بيروت ٢٢٣/٥)

ردا تحتار میں الدرامنتی ہے منقول ہے کہ دوشہرتوں ہے منع قر مایا ، ایک مدے زیادہ نفاست ادر دوسری مدے زیادہ رسوائی ہے ، اھ ، اتول: ( میں کہنا ہول ) ان دونوں ہے خاص نہیں بلکہ مجیب وغریب حانت بنانا جوشبرت کا باعث ہواور لوموں کے سئے نظارہ ہے وہ قطعاً مب شہرت کا لباس ہے۔ (ت) ( نواوی رضویہ، جلد ۲۲ می ۱۱۹ رضا فاؤنڈ پیٹن ، لا ہور )

طیم الامت کے مدلی پھول

ا یعنی جوابیالہاس پہنے جس سے لوگ است امیر جانیں یا ایسالہاس پہنے جس سے است لوگ بڑا تارک الدنیا نقیر صوفی ولی جھیس یہ دونوں فتم کے باس شہرت کے لباس ہیں، پیض او گول کو ٹاٹ پہنے دیکھا گیا ہدیمی شہرت کا لباس ہے۔ غرضیکہ جس باس میں بید نیت ہو کدال کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھیں،لوگ اس کی عزت کریں خواہ امیر سمجھ کر خواہ ولی سمجھ کر دہ اس کی شہرت ہے،عزت انفد رسول کی ہے جسے چ ہیں دیں۔مرقات نے فرمایا کہ مخرہ بن کالباس پہنماجس ہے لوگ بنسیں یہ بھی لباس شہرت ہے۔ ۲ \_ قیے مت میں سب لوگ نظے اٹھیں کے پھر میدان محتر میں سب کی تن پوٹی کی جائے گی پشمرت کا لباس پہلنے والوں کو و ولباس ملے کا جس ے اکلی ذلت ظاہر ہواس کے علس کا تھم بھی برعکس بی ہوگا کہ جو تحض ساوہ لباس پہنے یا دجود قدرت کے لباس فافرہ نہ پہنے ال شاء مقدات قیامت میں لباس عزت مے گابشرطید نیت صادق ہو (مراۃ المنائج شرح مشکوۃ المصاح، ج۳۲، ص ۱۹۲) قدرت الصحے کیڑے پہننا تواضع کے طور پر چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا صُلّہ بہنائے گا۔ (27)

حدیث ۲۶: امام احمد و نسائی جابر رضی الله تعالی عنه سے راوی، کہتے ہیں که رسول الله مسلی الله تعالی علیه وسلم ہمارے پہال تشریف لائے ، ایک شخص کو پرا گندہ سر دیکھا،جس کے بال بھھرے ہوئے ہیں ، فرمایا: کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کرلے اور دوسرے مخص کو میلے کپڑے مینے ہوئے دیکھا فر مایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی ،جس سے کیڑے وھولے۔(28)

حدیث ۲۲: ترندی نے عبدالله این عمر ورضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو بیر بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔ (29)

(27) سنن أي واود، كمّاب الاوب، باب من تظم غيظا، الحديث: ٨٤٧م، ج ١٩ جن ٣٦٠٠.

(28) سنن أكي داود، كمّاب اللهاس، باب في الخلقان وفي عسل الثوب، الحديث: ٩٢٠ ٣٠، ٣٠، ٢٥، ٥٠

#### حكيم الامت كي مدنى محول

ا \_ حضورصلی الله علیہ وسلم اینے غلاموں خادموں سے ملاقات کے لیے ایکے تھردں پرجمی تشریف نے جاتے ہتھے اس میں ان کی عزت افزائی ہوتی تھی۔زائز فرماکر میر بتایا کہ بیتشریف کسی کی بیار پری یا شادی وغیرہ کی تقریب کےسلسلہ میں نتھی صرف ہم کونواز نے سے بیے

#### ٣ ميا جارے محري ياراستريس ايسے خص كوديكھا۔

سے بیٹی کہااس کے پاس تولہ دو تولہ تیل مجی نہیں کہ بالوں میں لگا کر تنگھی کرے جس سے اس کے بال بھھرین نہیں بلکہ تع ہوجا تیں۔ س یعنی کیا اسے تھوڑا سا صابن میسرنہیں جس سے کپڑے صاف کرے۔خیال رہے کہ عزت اور تکبر میں قرق ہے تکبر کے لیے اچھا لباس پہنناممنوع ہے اس کے لیے ارشاد ہوا البذاذ قامن الایمان اور گورت کے لیے اعلیٰ لباس پہننا امچھا ہے جس کے متعلق یبال بدارشاد ہوا بہذا دونول حديثيل محيح بين \_ (مرأة المناتيج شرح مشكوة المصابح، ج ٢٣ بص ١٩١)

(29) سنن الترمذي "كمانب الاوب، باب ماجاء ان الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمة على يخبره ، الحديث ٢٨٢٨ ، جرمهم مريس

ا یعنی جے رب تعانی نے مال دیا ہے تو وہ بخل کی بنا پر بہت ملکے کپڑے نہ بہتے بلکہ بھی اچھے کپڑے بہتے تا کہ اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار ہو اور نقراءات غی مجھ کراس ہے چھے ما تک مجمع سکیں،اگر اللہ نے عالم دین بنایا ہے تو عالمانہ لباس پنے تا کہ حاجتمنداوگ اس ہے مسئلے پوچھے سکیں ،رب کی نعمت کا اظہار بھی شکر ہے اس کی نعمت جھیا تا کفران ہے۔ بیرحدیث اس کے خلاف نہیں کہ معمولی کیڑے بہنز ایمان سے ہے۔ دہاں تکبر تکلف کی مما نعت تھی یہال شکر اور اظہار نعمت الّہی کا تھم ہے، ایک ہی چیز ایک نیت سے بری ہوتی ہے دوسری نیت ہے اچھی۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصابيح، ج٢ بص٩٥ )

صدیت ۲۸: امام احمد و نسانگ نے ابوالاحوص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، لہتے تن : میں رول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واللہ و منم ) نے اللہ و منم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی، فدا کا فرمایا: کیا تھا رہے ہاں مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی، فدا کا دیا ہے اورٹ ، گائے ، بکریال، گھوڑ ہے، غلام ۔ فرمایا: جب فدا نے شمصیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کیا ہوا ہرت کا الرقم پروکھائی دینا چاہیے۔ (30)

حدیث ۲۹: سیح بخاری وسلم میں حضرت عمر وانس و ابن زبیر و ابوا مامه رضی الله تعالی عنهم سے مردی ، نبی کریم صلّی امتد تعانی علیہ وسلّم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (31)

(30) المسندللامام أحربن عنبل، مستد المكيين ، حديث ما لك بن نضلة أني الاحوص والحديث: ١٥٨٨٨، ج٥، ص ٣٨٣.

ومشكاة المصانح مكتاب اللباس والحديث: ٢٥٣٥٢، ج٢ م ٢٥٥٥.

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ آپ تابعین میں سے این آپ کا نام عوف ابن مالک ابن نظر ہے، آپ نے اپنے والد اور ابن مسعود اور ابوموی اشعری رضی الله عنم معلی سے اسلام کی اللہ عنم معلی من اللہ عنم معلی من اللہ عنم معلی من اللہ ابن نظر معلی ہے ماری ابواسی آپ کے والد مالک ابن نظر معلی ہیں۔ آپ کے والد مالک ابن نظر معلی بیں۔

\* ہے جو میرک مالی حیثیت سے کم ستھے بچھے خدا تعالٰی نے بہت نئی کیا ہوا تھا گر کپڑے بھٹے پرانے کم قیت زیب تن کیے ہوئے تھے۔ " یعنی عرب میں جس مال کی بہت قدر ہوتی ہے جانو و اور غلام ان میں سے اللہ نے بچھے ہر مال دیا ہے۔ عرب میں جانو روں کی ملکیت کو بڑی عزت کی نگاہ ہے دیکھا جاتا تھا جیسے آئے کل مربے اور شہری جائیواد والے کی بڑی عزت ہوتی ہے۔

۳ \_ یعن قیمتی اورصاف کیڑے پہنوتا کہ لوگ جھیں کہتم پر اللہ کا نفل ہے ہیں اللہ کا شکر میرہے۔مطلب وہ بی ہے کہ شکر کے لیے اچھا ابس پہنے فخر کے سے اچھا ابس پہنے فخر کے سے نہ پہنے بھی المجھی اجھا لباس پہنے شکر کے لیے بھی معمولی پہنے اکلسار کے طور پر۔اپنے کو بھے کھانے بھے ب س کا عادی نہ بنائے کہ بھی معمولی کھا بی نہ سکے۔

ه يعنى ان دونوں روايوں كے، لغاظ مختلف بيل مضمون ايك بى ہے۔ (مراة المنائيج شرح مشكوّة المصابيح ، ج٢ ، ص١٩٧) (31) صحيح ابنى ري ، تماب اللباس، باب لبس الحرير... إلى ، الحديث: ٥٨٣٣، ج٣، ص٥٩.

#### بلا عذريشرعي ريشم يبننا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمروشی الله تعالی عندے مروی ہے کہ رسول ہے مثال ، بی بی آ مند کے لال صلّی الله تعالی علیه وآلہ وسلّم کا فرمان عابیتان ہے: ریشم مت پہنا کروکیونکہ جو دیمیامیں ریشم ہے گاوہ آخرت میں نہ بہن سکے گا۔

(صحیح مسلم، كمّاب اللباس، والزينة ، بابتح يم ليس الحرير، الحديث ١٠٨٥، هم ١٠٨٥) \_

نسانی شریف میں بیانسانی ہے کہ حضرت سیرنا عبدائقہ ان زیر رئس القہ تعالی عندارشاوفر ماتے تیں اجودی میں ریشم ہے کا دہ جنت میں واخل ند بوگا مجراً ب رضى القد تعانى عند ف بياآيت كريمية الاست فرياني

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ ﴿23﴾

ترجمه کنز الایمان: اور و ہاں ان کی پوشاک ریشم ہے۔ (پ17 مان:23)

(السنن الكبر كاللنساني بهورة التيء باب تواية حالى دلباسم فيهاحرير الحديث: ١١٣٣٣، ٢٥ ص١١٣) خاتم انتخر سکتین، رَحْمَة للعنمین ملکی القدتعاتی علیدوآلدوسلم کا فرمان عالیتنان ہے: ریشم دی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ بہیں رہناری شریف کی رولهت ميل يه اشافد ب:جس كا آخرت مين كوني حديبين ر

( سيح البخاري ، كمّاب اللهاس ، باب ليس الحريرللر جال \_ . . . . . . . الخ ، العريث: ٥٨٣٥، ص ٩٥٣) سیّد آمیلفین ، رَحْمَدَ اللّفائين سنّی اللّه تعالی عليه وآله وسلّم کا فرمانِ عالیثان ہے :جود میاسیں ریشم بہنے کا وہ آخرت میں نه پہن سکے گا اگر چه وہ جنت میں داخل بھی ہوجائے تو اہل جنت توریشم بہنیں مے محروہ نہ مکن سکے گا۔

( سيح ابن حبان ، كمّاب اللباس وآ دابه الحديث: ١٣ ٣٥، ٢٥ م ٣٩٧)

رسول ہے مثال، بی بی آمنہ کے لال مسلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیٹان ہے : جس نے دنیا میں ریشم میبنا آخرت میں نہ پہن سکے كا- (ميم ابخارى، كماب اللباس، بابليس الحرير للرجال .....الخ، الحديث ١٨٣٨، ص ١٩٨)

امير المؤمنين معنرت سيدناعل بن الي طالب كرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجُبَدُ الْكُرِيمِ دولدت فرياتے بيں كرميں نے شنع امرنبين، انيس الغريبين، سرائج انسانكين صنى الله تعالى عليه وآله وسلم كو ديكها كه آب صلى الله تغالى عليه وآله وسلم في ريشم كو دائين باته مسين اورسونے كو بائين باتھ میں بکر کرارشادفر مایا :ید دونول چیزیس میری اُمت کے مردول پرحرام بیل۔

( منتن الي داؤد، كمّاب اللباس، باب ني الحريرلئنساء، الحديث ٥٤٠ م، م ١٥١٩)

تحیر ب رب العلمین ، جناب صادق وامین عزوجل صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کافرمان عالینتان ہے : جس نے دریامیں ریشم پہنا وہ آخرت میں شربین سے گا،جس نے دنیامیں شراب ہی وہ آخرت میں نہ لی سے گااورجس نے دنیامیں سونے جاندی کے برتوں میں یانی پیاوہ آ خرت میں ان کے ذریعے نہ فی سکے گا۔ پھرار ٹادفر مایا :اہلِ جنت کا لباس ریٹم ،اہل جنت کا مشروب ٹراب طہور اور اہل جنت کے برتن مونے کے بیں ۔ (المتدرک، کماب الاشرب، باب کن لیس الحریر فی الدنیا۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۹۸ء، ج۵،ص ۱۹۵) مضرت سیدنا ابن زبیر رضی الله تعالی عنه کو تطبیع میه ارشاد فرماتے ہوئے ستا کیا :این عورتوں کوریشم کا لباس نه پہنا ؤ کیونکه میں نے امیر المؤمنين حضرت سيرنا عمرين خطاب رضى الله تعالى عنه كوميه ارشا وقرمات ہوئے سنا ہے كه رحمت كونين ، ہم غريبوں ہے ول كے چين صنى لله تعالى عليه وآسد ملم كافرمان عاليشان ب: ريشم مت يبها كروكيو كمه جود بياميس ريشم بيني كاوو آخرت ميس نه بهن سكے كا

(صحیح مسم، کماب اللباس، باب تحریم کبس الحریر\_\_\_\_الخ، الحدیث ۱۳۹۰، ص ۱۰۳۹)

نسائی شریف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور جو آخرت میں ریشم نہ گان سکے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان عالیٹان ہے: وَلِبُناسُهُمْ فِیْهَا تَحرِیْرُ ﴿23﴾

ترجمه كنزاما يمان: اور وہان ان كى پوشاك ريشم ہے۔ (پ17-انج:23)

(السنن الكبر كالنسائي، كمّاب الزينة مباب لبس الحرير، الحديث: ٩٥٨٣، ٢٥٥، ١٩٥٨م)

حضرت سید ناعقبہ بن عامر رضی انڈ تعالی عند قرماتے ہیں کہ تا جدار رسالت، شہنشاہ نیوت صلّی انڈ تعالی علیہ وآلہ وسلّم اپنے محمر دانوں کوزیور اور ریشم سے منع کرتے اور ارشاد فرماتے: اگرتم جنت کے زیور اور ریشم کو پند کرتے ہوتو دمیا میں بید دوچیز میں نہ پہنا کرو۔

(المستدرك، كتاب اللباس، باب من كان يومن بالله ......الخ، الحديث ٨٠ ٢٥، ٥٥، ص ٢٦٩)

حضرت سید نا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنداور ابن تربیر رضی اللہ تعالی عند کااس وحید کجو وہا میں اسے پہنے گا آخرت میں نہ کان سے گا۔

سے یہ جھنا کہ بیر فورتوں اور ان کی مثل ان افراو کے حق میں مجی جاری ہوتی ہے جن کے لئے اس کا پہننا جائز ہے، فقط احتیاط کی بناء پر تھا،
ورنہ فورتوں کے لئے اس کے استعال کے جواز سے بحی ظاہر ہوتا ہے کہ آبیں آخرت میں ریٹم کے استعال مے منع ند کیا جائے گا۔
مخز نی جودوسی وست، ہیکر عظمت وشرافت سٹی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسٹم کی فدمت میں ریٹم کی ایک تب تحفظ ہیش کی گئی، جس کا بچھلا حصہ چاک مقاء آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسٹم کی فدمت میں ریٹم کی ایک تب تحفظ ہیش کی گئی، جس کا بچھلا حصہ چاک مقاء آپ صلی اللہ تعالی عدید واللہ وسلی میں میں میٹم کی ایک تب تحفظ ہیش کی گئی، جس کا بچھلا حصہ چاک تھاء آپ صلی اللہ تعالی عدید وآلہ وسٹم کی اندوں کی اندوں کی ایک بیر علی ہوئی تو اسے ذور ہے تھنج کر اُتارویا ہو یا کہ اُس کی ایک بیر بینا چا ہے۔
اُس تا اپند فر ماتے ہوں، بھر ارشا دفر مایا : پر بیر گاروں کو ایسا لہائ ہیں بہنا چا ہے۔

(صحيح مسلم ، كماب اللياس، باب تحريم كس الحرير .... للرجال والديث ٢٥٣١ م ١٥٣١)

حضرت سيدنا عقبه بن عامرضى الله تعالى عنداد شاد فرماتے بندل بامس نے تحبوب تب العزت جسنِ انسانيت عزوجل وصلى الله تعالى عليه دا كه وسلم كوارشاد فرماتے بوئے سنا : جس نے جان بوجه كر جمھ پر جموث با عمرها اسے چاہے كه اپنا شمكانا جہنم ميں بنا ، اور ميں تم بين كواہ بناكر كہنا بول كر ميں سنے مركار مصدر ، راحت قلب وسيد صلى الله تعالى عليه واكه وسلم كوارشاد فرماتے ہوئے سنا : جس نے وہا ميں ريشم پيئا وہ بسخرت ميں اس سے مركار مصدر ، راحت قلب وسيد صلى الله تعالى عليه واكه وسلم كوارشاد فرماتے ہوئے سنا : جس نے وہا ميں ريشم پيئا وہ بسخرت ميں اس سے محروم رہے گا۔ (صحیح ابن حبان ، كتاب الله اس واداب الحديث : ١١٣٥ مين ، ج مين ٢٠ ٢٠)

حضرت سیرنا حذیفہ رضی اللہ تع کی عنہ سے مردی ہے کہشہ منشاہ مدینہ قرارِ قلب وسینہ منگی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم برتنول مین کھانے بینے اور ریشم وربیاج (کے کیڑے) مہنتے یا ان پر بیٹھتے سے منع فرملیا ہے۔

﴿ صحح ابخارى، كمّاب اللباس، باب افتر اش الحرير، الحديث ٥٨٣٧، ص ١٩٨)

صاحب معطر پسیند، بعث نُزولِ سکیند، فیض مخیینه صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم نے ارشاد فر مایا: جوالله عزوجل کی ملاقات اور اس کے حساب کی امید رکھتا ہے و دریشم سے (بطورِ پہننے یااس پر بیٹھنے کے ) قائد ہُ نہ اٹھائے۔

(المتدللامام احمد بن حنبل ، الحديث ٢٢٣٦٥ ، تي ٨ ، ص ٢٠٠٧) ...

## ( ( الله معرف المستويد المستوي

صدیث • سا: سی بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی العد تعالی منهما ہے روایت ہے، که رسول القد سلی اللہ تعالی علیہ وسلم

نور کے دیکر ، تنام نبوں کے سرور مسلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیثان ہے : ددیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جسے آخرت میں زیشم پہننے کی اُمید نہیں ہوتی۔ (المسند للا مام احمہ بن عنبل مسند الی ہریرة ،الحدیث ۱۲۳۸، ج۳ بس۲۱۱)

حضرت سیدناحسن رضی القد تعاتی عندار شاوفر ماتے میں :ان لوگول کا کمیا حال ہے کہ اپنے نبی علیہ السلام کی طرف ہے اتنی سخت وعید ہیں وینچنے کے باوجود بھی وہ ریشم کواپنے لہاں یا تھمرول میں استعال کرتے ہیں۔(الرجع السابق)

دو جہاں کے تابخور ، سلطانِ بمحر و برسکی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کا فربانِ عالیشان ہے : اس اُمت میں ایک توم کھانے ہینے اور بہو دلعب میں مشغول ہوکر رات گرارے گی ، پھر میں سال میں کرے گی کہ ان کی شکلیں گز کرخزیر اور بندر ہو چی ہوں گی اور ان کے ساتھ دھنسانے اور پنتمر برسانے کا معاملہ ہوگا یہاں تک کہ لوگ میں کرس کے توکہیں گے : آج رات فلاں قوم دھنسا دی گئی، آج رات فلاں کے گھر کو دھنسا دیا گیا۔ اور ان پر آسیان سے پتھر برسائے جائیں گے جیسا کہ توم لوط کے تبیاد ان اور گھرون پر برسے سے اور ان کی طرف توت ہوا تھی جائے گی جیسا کہ توم لوط کے تبیاد ان اور گھرون پر برسے گئے اور ان کی طرف توت ہوا تھی جائے گی جیسا کہ توم لوط کے تبیاد ان اور گھرون پر برسے گئے اور ان کی طرف توت ہوا تھی جائے گی جیسا کہ توم پہنے ، گانے والی عورش اپنانے ، سود مواقع کی جیسا کہ توم کی دورے ہوگا۔

(الترغيب والترهيب ، كتاب الحدود ، الترهيب من شرب الخر \_ \_ \_ \_ الخريث ١٩٩٣ ، ج٣٩٠)

سرکار والا مئیار، ہم بے کسول کے مددگارسٹی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیتان ہے جمیری اُمت میں ایسی تومیں ضرور ہوں گی جو ریشم کو حفال جائیں گی ان میں سے پچھاوگ قیامت تک کے لئے خزیر اور بندر بنا دیمے جائیں گے۔

(سنن ابي دا وَدِ، كمّاب اللهاس، باب ما جاء في الخز ، الحديث ٩ سو٠ سم بص١٥١٨)

شفی روزشهر، دوع کم کے مالک و مختار، باذن پروردگار عزوجل وسلی الله تعالی علیه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری أمت پانج چیزوں کو طال سیجھنے گئے گئے تو ہاند کہت میں جتلا ہوجائے گی (۱) ایک دوسرے پر احت کرنا (۲) لوگوں کا شراب پینا (۳) ریشم کا باس پہننا (۳) گانے دالی عورتیں رکھنا! ور (۵) مردول کا مردول پراور عورتوں کا عورتوں پراکتفاء کرنار

( مجمع الزوائد، كماب أغتن ، باب ثان في المرات الساعة ؛ الحديث ٢٨٧٩ ، ج ٢، ص ١٧٧٠)

حضرت سید نا سعدرضی اللہ تعالی عند نے ایک مخص کے پاس عاضر ہوئے کی اجازت جابی وہ ریشم کے تصویر والے گدے ہے دیک لگائے ہوئے تھا، پس اس نے محکیہ فور أبٹا دیا اور آپ سے کہنے لگا: میں نے یہ آپ رضی اللہ تعالی عند کی خاطر بڑیا ہے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عند نے ارشاً دفر مایا : تُو کنٹا اچھا آ دی ہے اگر تو ال لوگوں میں سے بہیں جن کے بارے میں اللہ عن وجل نے یہ ارشا دفر مایا

ٱۮ۬ۿڹؙؾؙۿڟڽۣڹڗڴۿ**ؽٚ**ػؾٵڗڴۿٵڶڷؙؙؙؖٛٛٛؿؾٵ

ترجمة كنزاما يمان: أن سےفر مليا جائے گاتم اپنے مصركى پاك چيزس ابنى دنياى كى زندگى ميں فاكر چكے (ب26، الاحقاف: 20) \_

### المروبهاوشويعت (صرنادم) ) المراد المراد المرادم المراد

نے فرمایا: جودنیا میں ریشم ہینے گا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نیس ہے۔ (32)
حدیث اسان صبح بخاری ومسلم میں حصرت عمرضی اللہ تعالٰی عندے مردی، کہ جی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسم نے ریشم بیننے کی میں نعت فرمائی، تگر اتنا۔ اور رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے دو ۱۲ الگلیاں چے والی اور کلمہ کی نگیوں کو مدا کر انتارہ کیا۔ (33)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خطبہ میں فر ، یا: رسول اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ریشم کی ممانعت فر مائی ہے، گر دو ۲ یا تین یا چار اُنگلیوں کی برابر یعنی کسی کپڑے میں اتن چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جاسکتی ہے۔ (34)

حدیث ۲۳: میچ مسلم میں اساء بنت انی بحر رضی الله تعالٰی عنها سے مردی ہے، انھوں نے ایک کسروانی جب

خداع وجل كانتم المجھاس كے ساتھ فيك لكانے سے د كتے ہوئے انكارون پر يبھنا زيا دہ پند ہے۔

(الترغیب وائتر حیب اکتاب اللباس وائزینه اباب ترحیب الرجال من لبس ۔۔۔۔۔ الح الحدیث ۱۱۱ من ۳۱، م ۱۷)
حسن اخلاق کے دیکر بنیوں کے تاجور بحبوب زب اکبر عزوجل دسٹی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسٹم نے رینظم کی جیب والد ایک جبد دیکھ تو،رشاد
فرمایا :یہ تی مت کے دن آگ کا طوق ہے۔ (اعجم اللا وسط الحدیث ۱۸۰۰ ت۲، م ۲۲)

یہ تھم کناروں سے ریشم والے بنے کےعلاوہ کا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سرکار ابد قرار، شافع روز شارصلی اللہ تعالی عدیہ وآلہ وسلّم کا ایک جبرتھ جو کناروں سے ریشم کا تھا۔ ( تلخیص الحبیر ، کمّاب صلاۃ العیدین ، الحدیث ، ۲۷۹ ، الجزء ۲۶ سا۸)

شاہ ابرار، انم غریبوں کے خمنوارسٹی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسٹم کا فرمانِ عالیشان ہے : جس نے ریشی لباس پیبن اللہ عزوجل اسے بروز تیامت ایک دن آگ یا آگ کا لباس پیبنائے گا۔ (المجم الکبیر، الحدیث: ۱۵ / ۱۵۱، ج ۲۴، ص ۲۵)

یک اور روایت میں ہے کہ دسول انور مصاحب کوڑھٹی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ دسٹم کا فرمانِ عالیثان ہے : جس نے دمیہ میں ریشم کا لہاس پہنا اللہ عز وجل اسے جہنم میں والت کا لہاس یا جہنم کا لباس پہنا ہے گا۔

( جُمِع الزوائد، كمّاب اللباس، باب ما جاء في الحرير والذهب والحديث: ٨٦٣٣، ج٥٥، ٩ ٢٣٩)

· نبی مُنکَرَّم، نَورِ بُسَم صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کا فرمانِ مُحظَّم ہے: جس نے ریشی لباس پیمنا الله عزوجل اے پورے ایک دان آگ کا لباس پہنائے گا جوتم برے دنوں جیسا نہ ہوگا بلکہ اللہ عزوجل کے لیام بہت طویل تیں۔

( مجمع الزوائد، كمّاب اللياس، باب ماجاء في الحرير والذهب والحديث ٢٣١٨، ج٥٥م و٢٥٠)

(32) امرجع المالق، لحديث:٥٩٨٥، ج٥٩، ٥٩٠٠

(33) صحيح مسلم، كمّاب الذبس، باب تحريم إستعال إناء الذهب، الحديث: ١٢-(٢٠٦٩) بم ١٥٣٨.

(34) لرجع لمايق، الحديث: ١٥٥ـ (٢٠٧٩)، ١١٢٩هـ

نکال ،جس کا گریبان و یبائ کا تھا اور دونوں چاکوں میں دیبائ کی گوٹ آئی ہوئی تھی اور بید کہا کہ یہ سول التدستی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جب ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ جب حضرت عائشہ کا انتقال ہوگیا میں نے لیا۔حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ) اسے بہنا کر تے تھے اور ہم اسے دھوکر بیاروں کو بغرض شفا بلاتے ہیں۔ (35)

(35) منج مسلم، كمّاب اللهاس، باب تحريم إستعال إناءالذهب، الحديث: ١٠ ـ (٢٠٢٩)، من ١١١٠.

ومشكاة المصابح، كماب اللهاس والحديث: ٢٥ سوم، ج٢ بص ا٢٨.

#### عليم الامت كي مدنى يهول

ا بے طیاسہ جمع ہے طیلسان کی بمعنی چاور، بیالفظ فاری جمی تالسان تھا عربی میں طیلسان کیا گیا بعض نے کہ کہ جمع طیس کی ہے، کسروانی منوی ہے کسرگ کی طرف جوخسر و کامعرب ہے۔خسرو فاری میں بادشاہ کو کہتے ہیں یہ کپڑا خالص ادنی ہوتا ہے۔

سی جے حضور حیات شریف بل پہنا کرتے تھے لوگ اس کی ریادت کرنے آتے تھے آپ بیفریا کر زیادت کراتی تھیں۔ معلوم ہوا کہ
حضور صلی انشد عدید سلم کے لباس کی زیادت کرانا سنت سی ہے ہے آئ بال شریف کی زیادت کرائی جاتی ہے ،اس کا ماخذ بیحدیث ہے۔
سی حضور انور نے بیج چہ چناب عائشہ صدیقہ کو اپنی زندگی شریف بی ببر فرماویا تھا، حضرت اساء نے بیج جہ حضرت عائشہ صدیقہ کی میراث
میں لیا کیونکہ آپ ہی ان کی وادث تھیں کیونکہ عائشہ صدیقہ کی حیات شریف میں ابو برصدیت کی سماری اولا دوفات یا چی تھی سواء حضرت
اساء کے اس لیے آپ نے بی بہن جونے کی دجہ سے بطور میراث مید جبدلیا۔ (اشعہ وحرقات)

۵ لیتن میر جبرو موکر تیرک کے لیے چیتے بلاتے ہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكَّوة المصانيح، ج٢ بص ١٢٩)

صدیت ساسا: تریزی ونسائی نے ابھوی اشعری رضی اللہ نغالی عنہ سے روایت کی ، کہ نی سنی اللہ تعالی ماریہ ہم ہم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔ (36)

حدیث ۱۳۲۷ می مسلم میں عبداللہ بن عُمْرُ ورضی اللہ تعالٰی عنہماہ مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وستّم نے جھے کسم کے ربّعے ہوئے کو یکھا، فرمایا: یہ کا فرول کے کپڑے ہیں، انھیں تیم مت پہنو میں نے کہا، انھیں دھوڈ الوں۔ فرمایا کہ جلادو۔ (37)

حدیث ۳۵: ترمذی ابوالی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول انڈسٹی اللہ تعالی عدیہ وسلم نے درندہ کی کھال بچھانے سے منع قرمایا کہے۔ (38)

صدیث ۱۳۲ ترندی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب تحب بہتے تو دہنے سے شروع کرتے۔(39)

(36) سنن لنهائي ، كمّاب الزينة من السنن ، باب تحريم الذهب على الرجال ، الحديث: ٥١٥٨ م ٢٠٠٠.

#### عكيم الرمت كي مرني يحول

ا کے اسل صیفہ واحد غائب ماضی مجبول ہے اعل واحد متکلم مضارع نہیں کیونکہ آئے آرہا ہے حرم یہ ہی مینفہ ماضی مجبول لین میری مت کی عورتوں پرریشم پہننا حلال کیا تھا خواہ چھوٹی بچیاں ہوں یا بالغہ جوان سب کے لیے حلال ہے، اناٹ سب کوشان ہے۔

٢\_ذكور جرمردكوشال ہے بچہ ہو يا جوان سب پرريشم بېنناحرام ہے، پال جھوٹے بچہ كو پېنانے والے عمنه كاربول محم بزامردخود عنه كاربوكار (مراة المناخ شرح مشكوة المصانع، ج٢، بس ١٢٩)

#### حكيم الامت كي مدني يهول

ا کے کم ایک کیل ہوتا ہے جو سمرخ رنگ ویتا ہے اور خالص سمرخ رنگ مرد کے ملے ممنوع ہے مؤرتوں کے لیے جو تزہے۔ بعض شارحین نے فرما یا کہ اگر بناہو کپڑا سمرخ رنگ لیا جائے تو ممنوع ہے اور اگر سمرخ سوت سے بنا جائے تو جائزہے ، بعض کے نزد یک مطلقہ ممنوع ہے ، یہ حدیث ن حضرات کی دلیل ہے جو یہ تفصیل کرتے ہیں ، اس کی شخص کئید فقد میں ملاحظہ کرو۔

٣ يعنى كفرترام وطلال بس مي يول بني مرواند زماند لباس مي فرق نبيل كرتے جيما كيڑا جاہتے ہيں بہن نينے ہيں۔ چنانچ سرخ كيڑا عورتوں كا فبس ب مگر ان كے مرد بھي پہنتے بھرتے ہيں تم ايسا نہ كروتم مرداند زمانہ جوڑے ميں فرق كرو۔ (ازمر قات) معلوم ہوا كہ مسلمانوں كو كفار كے لباس سے ادرمردوں كو تورتوں كے لباس سے بجنا جاہے۔ (مراة المنانج شرح مشكوة المصانع، جام الما)

(38) سنن لتريذي، كتاب اللباس، ياب ماجاء في النص عن جلود السباع، الحديث: ٢٩٩٠، تام ٢٩٩٠.

(39) الرجع السابق، بأب ماجاء في المص ، الحديث: ٢٩٧ من ٢٩٥٠.

صدیث کے ساز ترمذی وابو داود نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم جب نیا کپڑا پہنتے، اُس کا نام لیتے عمامہ یا تیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُ مَّد لَكَ الْحَامُدُ كَمَا كَسَوْ تَدْنِيهِ اَسْأَلُكَ خَدْرُ لَا وَسَالُم اللّٰهُ مَا اللّٰهُ وَاَعُو ذُبِكَ مِنْ هَرِّ لَا وَهُو يَدِ اَللّٰهُ مَا صُدِيعَ لَهُ وَاَعُو ذُبِكَ مِنْ هَرِّ لِا وَهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللهُ تعالٰی علیہ وسلّم صدیث کے اور اور نے معاذبن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول الله تعالٰی علیہ وسلّم

صدیث ۱۳۸ ابو داود نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سنی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو محض کیٹر اسپنے اور یہ پڑھے: اُلْحَمْلُ بِلْلَهِ الَّائِنِی گَسَانِی هٰنَا وَدَذَ قَینیهِ مِنْ غَیْدِ سَحُولٍ مِّیْنِی وَلَا قَوْمَ اللهِ الَّائِنِی کَسَانِی هٰنَا وَدَذَ قَینیهِ مِنْ غَیْدِ سَحُولٍ مِّیْنِی وَلَا قَوْمَ اللهِ اللهِ اللهِ الَّائِنِی کَسَانِی هٰنَا وَدَذَ قَینیهِ مِنْ غَیْدِ سَحُولٍ مِّیْنِی وَلَا قَوْمَ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی جب تحمیض پہنتے تو تحمیض کا واہند جھے پہلے پہنتے بایاں حصہ بعد میں اس طرح کدادانا داہنا ہاتھ شریف داہنی آستین میں واستے کچر بایاں اور اتار نے میں اس کے برتکس میامن جمع ہے میں کی جس کا مادہ میں یا میمین ہے۔ تحمیض کا ہر داہنا حصہ بمین ہے، آستین دامن کلی وغیرہ ۔ اس لیے میامن جمع ارشاد ہوا۔ اور ہوسکتا ہے کہ میامند کی خمیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہو یعنی اپنے دائیں طرف سے شروع فرمات جھے تب میامن کوجمع فرمانا تعظیم کے لیے ہے۔ (مراة السناجی شرح مشکادة المصابع، ج۲ ہم ۵۱)

(40) المرجع السابق، باب ماليقول إذ البس ثوبا جديدا، الحديث: ٣٩٧، ج ٣٩٨.

ترجمہ: اے املاعز وجل! تیراشکر ہے جیسے تونے مجھے بیر ( کیڑا) پہنایا، ویسے بی میں تجھ سے اس کی بھمائی اورجس مقصد کے لیے بیہ بنایا ممیا، اس کی مجلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شراورجس مقصد کے لیے بیہ بنایا ممیا ہے، اس کے شرسے تیری بناہ چاہتا ہوں۔

#### تھیم الامت کے مدنی پھول

ا پے حضورالورحتی الامکان نیا کپڑا جعد کو پہنتے ہتے اور نیا کپڑا پہن کر پرانا خیرات فرمادیتے ہتے۔(مرقات) کپر پہلے اس کا نام معین فرمات کہ بیہ چادراوڑ ہنتا ہوں یا قمیض پہنتا ہوں یا تہبند کچراہے زیب تن فرماتے ،ان کی ہر ہرادا پر کروڑوں درود۔

۳ کپڑے کی خیر میہ ہے کہ گپڑا مہمٰن کر نیک اٹھال کی تو ثیق ملے اور کپڑے کی شریہ ہے کہ کپڑے ہمن کر گن ہ کرے، کپڑے ہمن کر نما ا پڑھنا خیر ہے اور کپڑے مہمٰن کر چوری کرٹا اس کی شرہے اور بندہ اللہ تعالٰی ہی کے کوم سے خیر کرسکتا ہے شرسے نج سکتا ہے، نیز کپڑا بہن ؟ حمد وشکر کرٹا کپڑے کی خیر ہے اس پر فخر کرٹا اس کپڑے کی شر۔

سے بیت حدیث احمد ، نس نی ، ابن حبان نے اور حاکم نے متد دک میں ان میں راوی ہے روایت کی شرح سنہ بروایت حضرت ، بن عمر ہے کا حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے حضرت کی میں ان میں راوی ہے اور حلی ہوئی عرض کیا نئی ، فر ما یا البس جدر پر اعش حمد یا وحملی اللہ علی موئی عرض کیا نئی ، فر ما یا البس جدر پر اعش حمد یا وحمد میں شہید میں اللہ عش حمد یا وحمد شہید میں وصف شہید مروضی اللہ عند۔ (مراق المنائج شرح مشکورة المصابح ، ج۲ ، می ۱۸۸)

(41) تمام تعریفیں القد تعالٰی کے لیے ہیں جس نے مجھے مید (لباس) پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر میہ عطافزہ یا۔

(42) سنن أي داود، كمّاب اللباس، باب ما يقول اذالبس تو باحد بداء الحديث: ٣٦٠ - ٣٠، ج ٣٠ من ٥٠.

# المراد شروبها و شروبها و المراد المرا

77 138

پھریہ کہ میں نے رسول اللہ معلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔ (44)

حدیث ہ ۱: اہام احمد ورتر فدی وابن ماجہ نے ابوا مامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کیڑا پہنا اور یہ پڑھا: اَکھنٹ کو للہ والّذی گسانی تھا اُوّادِ ٹی بہ عَوْرَیْن وَا تَجَمَّلُ بِهِ فِیْ حَمَّاتِیْ وَ (45)

عنہ نے نیا کیڑا پہنا اور یہ پڑھا: اَکھنٹ کو للہ والّذی گسانی تھا اُوّادِ ٹی بہ عَوْرَیْن وَا تَجَمَّلُ بِهِ فِیْ حَمَّاتِیْ وَ (45)

پر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ منگی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ جو شخص نیا کیڑا پہننے وقت یہ پڑھے اور پرائے کہریہ کو صدقہ کر دے، وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کنف و حفظ وستر میں رہے گا۔ (46) تیوں غظ

والمستدرك لبى تم برتماب اللهاس، باب الدعاء عند فراغ الطعام ، الحديث: ۲۸۳۷، ۲۵۰، ۳۵۰ والمستدرك المعام بركاء ومشكوة امص تاج كما باللهاس، الفصل الثاني ، الحديث ۳۳۳۳، ج٢م المعام الماد.

(43) الله تعالى كاشكر ہے، جس نے جھے وہ نباس پہنایا جس ہے جس اپناستر ڈھانیتا ہوں اور ایک زندگی جس اس سے زینت كرتا ہول۔

#### حکیم ال مت کے مدنی پھول

، بو مطرتا بی بین گر ن کا نام و حالات معلوم ند ہو سکے۔ تقریب بین فر مایا کہ آپ کی ملاقات حضرت علی سے ثابت نہیں لہذ یہ صدیث منقطع ہے یعنی درمیان سے ایک راوی جھوٹ گریا ہے، حجاج ابن ارطات نے کہا کہ آپ تقدیل۔

سریش کے بغوی معنی ہیں چڑیا کے،چونکہ پراس کے لیے زیئت ہیں اس لیے اب بمعنی زیئت آتا ہے، دب تعالی فرما تاہے: انیورٹی سوّات کُند قرینشا الیہ ہے امیر المؤمنین علی رضی اللہ عند کا شکر کہ صرف تین درہم یعنی بارہ تیرہ آنے کا معموں ساس کان کرایہ شکریہ الا کے سروہ

۱۰ سنت بیمل کرتے ہوئے میں بھی پر کہنا ہوں مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالٰی کی ہر نعمت پرشکر بیادا کرے اس ہویا معمول۔ (مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصابیح، ج۲ ہم ۲۱۸)

(44) المسندين، مؤخر بن طلبل مسندعني بن أي طالب، الحديث: ١٣٥٢ : ١٣٥٢ والمسال

(45) تر م تعریفیں مند تدنی کے بیے ہیں جس نے جھے وہ لباس عطافر مایا جس سے میں ٹوگول میں زینت کرتا ہوں اور اپناستر ؤھانپتا ہول۔

(46) سنن سرندي، عديث شق اباب عدا: (۱۲۱) الحديث: اعدم مح ۵، ص ۲۲۳ أ

#### تھیم ال مت کے مدنی پھول

\_ آپ کا نام سعد ، بن حذیف ہے ، افسار کی اوئ بیل ، اپنی کنیت میں مشہور ہوئے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وقات سے دوسرل پہلے ہیر ہوئے س سے آپ کو تا بعین میں ہے ، نا گیا۔ وواج میں وفات پائی ، بانوے سال عمر پائی مدینہ منورہ کے علاء سے تھے رضی متہ عنہ۔ سے الك بى معنى بين ليعنى الله تعالماً بر كا مافيد على ا

ہے ایک ہی معنی ہیں بعنی اللہ تعالیا س کا حافظ ونکہبان ہے۔

عدیث اسم الم احمد وابو داود نے ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که رسول الله تعالی سیدوسلم نے فرمایا: جو محض جس قوم ستے تھبد کر ہے، وہ انھیں میں ستے ہے۔ (47) میرحدیث ایک اصل کلی ہے۔ لباس و یا دات و

سے بعنی لباس میں بہت ی خوبیال ہیں سر پوٹی، زینت، سردی گری سے بچاؤ، نماز کی ادائی لہذا سے طلبم اسٹال نعستوں سے ہے۔ • سے معلوم ہوا کہ نیا کیڑا، نیا جوتا، بی ٹونی فرضکہ نیالباس ملنے پر پرانا خیرات کردینا مبت ہی تواب کا باعث ہے، پرانی چیز کو ول مچینک کر برباد نه کر و سیمسی غریب کودیدسداس کے کام آجائے گی عمر ہمیشہ پرانی ہی چیز خیرات نه کرے بھی نئی اور در پند چیز بھی خیرات کرے" لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنَفِقُوُا مِنَا تَیْجِیُّوْنَ "اور پرانا کپڑا ہمیشہ خیرات ہی نہ کردے بھی خود بھی پہنے ہذا ہے صدیث نہ تو اس آیت مذکورہ کے خلاف ہے اور نہ اس حدیث عائشہ صدیقہ کے، بغیر پیوند کلے کپڑے کو پر انا نہ جھو کہ یہاں سٹاوت کی تعلیم ہے وہاں

سے سبحان اللہ ابدرب تعالیٰ کا کرم ویندہ نوازی ہے کہ ہم معمولی پھٹے پرانے کیڑے خیرات کریں اور دہ اس کی ایسی بہترین جز، کیل عط فرمائے۔جب پھٹے پرانے کپڑوں کی خیرات پر بیٹواب ہے تو نے کپڑوں کی خیرات پرکٹنا لڈاب ہوگا۔ جیتے مرتے پردہ پوٹی کے معنی ہے۔ ہیں کہ اللہ تعالٰی اسے زندگی میں اور بعد موت رسوانہ ہونے دے گا،اس کے عیب جیمیا بھی اوگا بخش بھی وے گا۔

(مراة السناجيح شرح مشكؤة المصر فيح ، ج٢ بص٢١٩)

(47) سنن أي داور، كمّا ب النبس، باب في لبس الشحر ة ، الحديث: ١٦١٠ ٣٠، جهم، ١٢٠.

اعلى حصرت ، أمام المسنت ، مجدودين ومكنت الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرئمن فأوى رضوبية شريف هي تحرير فر ، تي بين :

اتول: وبالله التوقيق (مين الله تعالٰي كي توفيق على سے كہتا موں۔ت) اس جنس مسائل ميں حق تحقيق وتحقيق حق بدہ كه تصه دو وجه پرہے التزامی ولزومی ۔النزامی میہ ہے کہ بیخص کی قوم کے طرزوونع خاص ای تصدے اختیار کرے کہ ان کی صورت بنائے ان ہے مشابہت عامل كرے حقيقة تشبه اى كانام ب فان معنى القصد والتكلف طحوظ فيه كمالا يخفى (اس ليئے كه قصداور تكلف كے مغبوم كاس ميس ي ظ ر کھ گیا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ت) اور لزومی میر کہ اس کا قصد تو مشاہبت کا نہیں مگروہ ومنع اس قوم کا شعار خاص ہور ہی ہے کہ خوا ہی نخو اہی مشابهت بيداموكى ، التزامي من تصدى تين صورتين بن:

اول میر کداس توم کومجوب ومرض جان کران سے مشابہت پند کرے میہ بات اگر مبتدع کے ساتھ ہو بدعت ور کفار کے ساتھ معاذ ند کفر، حدیث من تشده بقوم فھو منهمرا\_ (جو کی قوم سے مثابہت اختیار کرے تو وہ اٹبی میں سے تار ہوگا۔ت) حقیقۃ سرف س صورت سے خاص ہے۔ (ایسنن الی داؤد کتاب اللباس بابلیس الشمر ق آ قاب عالم پریس لاہور ۴/۲۰۳)

غمر العيون والبصائر ميں ہے:

اتفق مشائخناً ان من رأى امرالكفار حسناً فقد كفر حتَّى قالوا في رجل قال ترك الكلام عند اكل --

## المروبهار شوريعت (مرنان م) المراق الم

### اطور میں کن لوگوں ہے مشاہرے کرنی چاہیے اور کن سے بیس کرنی چاہیے۔ کفاروف ماتی و فجار ۔ مثر ہست بری ہے اور

الطعام حسن من المجوس او ترك المضاجعة عددهم حال الحيض حسن فهو كافر ال

ہنارے مشائح کرام کا س پر انگاق ہے کہ جو کوئی کافروں کے کسی کام کواچھا سمجھے تو وہ بلاشبہہ کافر ہوجا تاہے یہ ں تک کہ انہوں نے فری ا کہ جو کوئی کھانا کھانے وقت ہاتی نہ کرنے کواور صالت جین میں تورت کے پاس نہ لیٹنے کو جوسیوں اور آئش پرستوں کی اچھی عادت سکے ہو

وہ کا فرے رات ) (۲ یغز عون الیصائر کے الا شیاہ والنظائر الفن الیّا ٹی کتاب السیر باب الردة اوارة الفرآن کرا ہی الر ۱۹۵۷)

دوم کی غرض مقبول کی طرورت سے اے اختیار کرے وہاں اس وشع کی شاعت اور اس غرض کی ضرورت کا مو زند ہوگا گرضرورت ہا ہو بوتو بقدر ضرورت کا وقت ضرورت ہے تھی۔ کفر کیا معنی ممنوع بھی نہ ہوگا جس طرح صحابہ کرام دخی اللہ تعالٰی عنبم سے مروی کہ بعض فتو ہوت میں منقول رومیوں کے ہس بھی کر کھیں بدل کر کام فرما یا اور اس فراجہ سے کفار اشراد کی بھاری جماعتوں پر ہاؤں اللہ غلبہ بیا ای طرح سلطان مرحوم صداح لدین بوسف اٹار اللہ تعالٰی برہانہ کے زمانے میں جبکہ تمام کفار ایورپ نے سخت شورش می گئی دوجہ اموں نے باور یوں کی وضع بنا کر دورہ کیا اور اس آئی تعصب کو بجمادیا۔

#### خلاصہ پیل ہے :

لوشد الزنار على وسطه ودخل دار الحرب لتخليص الاساري لايكفر ولودخل لاجل التجارة يكفر ذكرة القاضي الامام أبوجعفر الاستروشني الم

مرکونی مخض اپنی کرمیں زُنّار باندھے اور تیر پول کو چیزانے کے لئے دار حرب میں واخل ہوتو کافر نبیں ہوگا اور اگر اس مدت میں تی رت کے سے جائے تو کافر ہوجائے گا۔ ، ، م ابوجعفر استروشن نے اس کو ذکر کیا ہے۔ (ت)

(ا \_ خلاصة الفتاذي كمّاب الفاظ الكفر الفصل الثاني الجلس السادس مكتبه هبيبيه كوئنه ٢ / ٣٨٧)

#### ملتقط بل ہے:

اذا شد ارزنار او اخذ الغل اولبس قلنسوة المهجوس جادا اوهاز لا يكفر الااذا فعل خديعة في الحرب الهدر اذا شد ارزنار او اخذ الغل اولبس قلنسوة المهجوس جادا اوهاز لا يكفر الااذا فعل خديعة في الحرب الهدر برتوكافر بوكيا، مرجنك مي جب ك شخص في زنار بونده وطوق ليايا آتش برستون ك أولى بكن ثواد تجيدك كم ماته يا أنى غراق كور برتوكافر بوكيا، مرجنك مي (ديمن كومذ سط من ذائ كي بطور تدبيراً كما كرئة وكافر ند بوكارت)

و ( ٢ \_ مُخ الروض الازهر بحواله الملتقط فصل في الكفر صريحاً د كناية مصطفى بالبي معرص ٨٥ )

#### ئے اروش میں ہے:

ان اشد المسلم لزنار ودخل دارالحرب للتجارة كفراى لانه تلبس بلباس كفر من غير ضرورة شديدة و لافائدة مترتبة بخلاف من لبسها لتخليص الإسارى على ماتقدم سي.

سُر مسلمان زنار باندھ کرد رلکفر بی کاروباد کیلئے جائے تو کافر ہوجائے گا اس لئے کہ اس نے بغیر کی شدید مجبوری کے ور بغیر ہے

### 

م ملائ و کنوک و و از سند و ترکی بدیر و را و بر سامی و با ن وان او انجی بنداخها سداو یا و بهمی هزنگ وین به

ر مراسد و نده کے سال طرق دانوال سام سام ماریو) عارف از کے بیارت کا ایک سام سام کا ہا۔ محرور استے دیور کا شول کیا بھیراک پہنٹے اور ہواڑ ہے )

و سل من الروش الأزم على الفقد إذا تبرضل في اللهر مدريعة و منايية مصطفى الأولى مرسم ١٩٥٠)

سوم نے تو انہیں اچھ ہوات ہے نے کوئی صرورت شرعیداس پر حال ہے بلکہ کی نفع و نیوں کے لئے بایو ہیں اطور ہزل و سند اس عام تلب ہوا تو حرام و ممنوع ہونے میں جگ نہیں اور اگروہ وضع ان کفار کا ذہبی و بی شعارہے جیے زیار، قشقہ نیٹی، چلیپ تو علاء نے اس صورت میں بھی عظم کفرویا کیا سمعت نف (جیسا کہ بھشدہ نہیں۔ ہے) اور فی الواقع صورت استہزاه بی تفر کفا ہرہے کمانا بحقی (جیسا کہ بھشدہ نہیں۔ ہے) اور ان الواقع صورت استہزاه بی تفرین ٹو پی، جاکت، پیٹلون، اُنٹا پر وہ اگر چ ہے اور اور کی منذاه اگریزی ٹو پی، جاکٹ، پیٹلون، اُنٹا پر وہ اگر چ ہے اور اور کا بی منذاه اگریزی ٹو پی، جاکٹ، پیٹلون، اُنٹا پر وہ اگر چ ہے جیزی کفار کی منذاہ اگریزی ٹو پی، جاکٹ، پیٹلون، اُنٹا پر وہ اگر چ ہے جیزی کفار کی مذہبی نہیں گرا شرشعار ہیں تو این سے بچنا واجب اور اور کاب گناہ واپندا علیاء نے فینا تی کی وضع کے کیڑے موز ہے میں ممانعت قرمائی۔

#### نآذى فانييس ب

الاسكاف اوالخياط اذا استوجر على خياطة شيئ من زى الفساق ويعطى له في ڈلك كثير اجر لايستعب له ان يعمل لاله اعانة على المعصية الــــ

مو پی یا درزی نستات و فخیار کی وضع کے مطابق معمول سے زیادہ اُجرت پرلہاس تیار کرے تو اس کے لئے یہ کام مستحب نیس اس سے کہ یہ گناہ پر امداد واعانت ہے۔(بت) (ایے نقاذی قاضی خال کتاب الحظر والا باحثہ مطبع نولکٹور لکھنؤس/ ۷۸۰)

محراس کے محقق کواس زمان دمکان میں ان کاشعار خاص ہونا قطعاً ضرور جس سے وہ پیچائے جائے ہوں اور ان میں اور ان سے غیر میں مشترک شہودر نداز دم کا کیا بھی ، ہال وہ بات فی نفسہ شرعاً غموم ہوئی تو اس وجہ سے ممنوع پا مکروہ رہے گی نہ کہ تھنبہ کی راہ ہے، مام قسطلا فی نے مواجب لدنیہ میں در بارہ طیلمان کہ بوشش ہیودتھی فرماتے ہیں:

اما ماذكرة ابن اقيم من قصة اليهود فقال الحافظ ابن عجر انما يصح الاستدلال به في الوقت الذي تكون الطيالسة من شعارهم وقد ارتفع ذُلك في هذة الازمنة فصار داخلا في عموم المباح وقد ذكرة ابن عبدالسلام رحمه النه تعالى في امثلة البدعة المباحة الهاسدة من شعارهم النه تعالى في امثلة البدعة المباحة الهاسلام رحمه النه تعالى في امثلة البدعة المباحة الهاسدة .

رہا ہے کہ جو پچھ حافظ ابن تیم نے یہود یوں کاوا تعہ بیان کیا ہے تو اس بارے بیں حافظ ابن تھر نے فرما یا کہ بیداستد ال اس وقت درست تق جبکہ ذکورہ چ در 'ان کا (مذہبی) شعار ہوا کرتی تھی لیکن اس ذور بیل بید چیزختم ہور ہی نے لہذا اب بیدعوم مباح میں واخل ہے، چنانچہ عد مدابن عبدالسام رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بدعت مباح کی مثالوں میں ذکرفر مایا ہے۔ (ت

(ا\_الموانب اللدنية النوع الرَّاني اللها سليس الطيلسان المكتب الرسلاي بيروت ٢/٥٠/٠) \_\_\_

#### كفار وفساق ہے تھبد كا اونی مرتبه كراہت ہے، مسلمان اپنے كو ان لوگوں ہے متازر كھے كد بہجا، جسكے اور غير مسلم كاشر

ا، م اجل نقیه انتخر ، نملة وافدین قاضی خال پیمرامام محمد محمد این افحاج حلی حلیه شرح منیفسل محروبات انصلوْ ۶ بجر بندامه زین بن مجیم معرز بحرالراکق بیمرعلامه محمد بن علی دشقی در مختار میل فرمات بین : بحرالراکق بیمرعلامه محمد بن علی دشقی در مختار میل فرمات بین :

التشبه بأهل الكتاب لايكرة في كل شيئ فأنا نأكل ونشرب كما يفعلون ان انحرام التشبه بهم فيما كان منموماً اوفيماً يقصدبه التشبه الم

ہر چیز میں اہل کتاب سے مشابہت کروہ نہیں جیسے کھانے پینے وغیرہ کے طور طریقے میں کوئی کرامت نہیں۔ ان سے تشہدان کاموں میں جرام ہے جو ذموم بعنی برے ہیں یا جن میں مشابہت کاارادہ کیا جائے۔(ت)

(٢\_ورمخيّار كمّاب الصلوّة باب ملتفسد الصنوة مطبع محتبا في ديلي ا . ٩٠)

علامد على قارى من الروض مين فرمات ين:

اناممنوعون من التشهيه بالكفرة واهل البدعة المنكرة في شعار هم لامنهيون عن كل بدعة ولو كانت مهاحة سواء كأنت من افعال المنة أومن افعال الكفر واهل البدعة فالمدار على الشعار ٣\_\_\_

ہمیں کا فروں اور منکر بدعات کے مرتکب لوگوں کے شعار کی سٹابہت سے منع کیا گیاہے ہاں اگر دہ بدعت جو مب ح کا درجہ رکھتی ہواس سے نہیں روکا گیا خواہ وہ اٹل سنت کے افعال ہوں یا کفار اور اٹل بدعت کے۔ لہٰذا مدار کارشعار ہونے پر ہے۔ (ت

(" \_ يُخ الروش الا زحر على الفقد الاكبر فصل في الكفر صريحًا مصطفى الباني مصرص ١٨٥)

#### قا ی عالمگیری میں محط سے ہے:

قال هشاه فی نوادر تا ور أیت علی ابی یوسف رجه الله تعالی نعلین محفوفین عسامیر الحدید فقلت له اتری بهذا الحدید بأسا قال لافقلت له ان سفین و ثورین یزید كرها ذلك لانه تشبه بالرهبان فقال ابو یوسف رجه الله تعالی كان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یلبس التعال التی لها شعور وانها من لباس الرهبان اله الح بشام نو در من فره یا من نے امام ابو یوسف رحم الله تعالی كاری بوئی بوئی موئی من نو در من فره یا من نے امام ابو یوسف رحم الله تعالی كاری بوئی بوئ و يما جن كے چارون طرف اور كيلين كل بوئی موئی من نے عرض كى مكي سفيان اور تور بن يزيوتو انيم تعين من من عرض كى مكي سفيان اور تور بن يزيوتو انيم بيندنيس فرمات كونكدان من عيمائى داجوں سے مشاعبت بائى جاتى ہے۔ امام ابو يوسف رحم الله تعالی نے فرمایا رمول الله سائى الله تعالی عليه وسلم الله تعالی ا

(ا \_ فَأَذِي مِندية كمّاب الكرامية الباب الماسع توراني كتب خانه پيئاور ۵ / ۳۳۳)

اس تحقیق سے روش ہو گیا کہ تشبّہ وہی ممتوع وکروہ ہے جس میں فاعل کی نیت تخید کی ہو یاوہ شے ال بدنگر ہوں کا شعار خاص یافی نفسہ شرعاً کوئی ترج کھتی ہو، بغیر ان سورتوں کے ہرگز کوئی وجہ ممالعت نہیں۔اب مسئلہ مسئولہ کی طریف سیلئے دعوتی با تم ہے واسے مسلمانوں کا سے

اں پر نہ ہوسکے۔

صدیث ۲ مه: ابوداود نے ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که رسول الله صنی الله تعالی علیه وسلم نے

ید تصد تو ہر کزئیں ہوتا کہ وہ کافروں کی می صورت بنائیں ، ندھی نے اس پر بنائے کلام کی بلکہ مطلقاً دھوتی ، ندھنے کو ان شخت شدید ختر اع وهام كاموروقرارويا نهزتهار قلب پرحكم روانه بركماني جائزه قال الله تعالى ولا تقف ماليس لك به عليمه ان السبع والبصر والفؤاد كل اولئك كأن عنه مستولا سالشنعاني نے ارشادفر مایا: ان باتوں کے بیچے بدپرد جن كاتبيں پر يوم نبيل بيات کان، آنکھاور دل کے متعلق (بروز قیامت) پوچھاجائے گا۔(ت) (۲ \_القرآن الکریم ۳۶/ ۱۷)

اور فی نفسہ دھوتی کی حالت کودیکھا جائے تو اس کی اپنی ذات میں کوئی حرج شرع کھی نہیں بلکہ ساتر مامور یہ کے افراد ہے ہے اصل سنت ولهاس پاک عرب بینی تبیند سے صرف لنک چھوڑنے اور پیچھے محمر ک لینے کا فرق رکھتی ہے اس میں کسی امرشری کا خلاف نبیس تو ووجہ مما نعت توقطعاً منتلی ہیں۔ رہا خاص شعار کفار ہوتا، وہ بھی باطل۔ بگالہ وغیرہ بورب کے عام شہردن ہیں تمام سکان مندومسمان سب کا یہی لباس ہے۔ یو ایل سب اصلاع مند کے دیہات میں بتدوسلمین میں وضع رکھتے ہیں۔ رہے وسط مند کےشہری موگ، ان میں بھی فنائے شہر اور خود شہرکے اہل حرف وغیرہم جنہیں کم توم کہاجا تا ہے بعض ہرونت اور بعض اپنے کا مول ضرورتوں کی حالت میں دھوتی یا ندھتے ہیں۔

ہاں یہال کے معزز شہریوں میں اس کارواج نبیں تگر اس کا حاصل اس قدر کہ اپنی تہذیب کے خلاف جاتے ہیں نہ یہ کہ جو ہو ندھے اسے قعل کفرکا مرتکب مجھیں تو غایت ہے کدان اصلاع کے شہری وجاہت دار آ دی کو گھر ہے باہر اس کا با ندھنا مکروہ ہوگا کہ بلاوجہ شرعی عرف وعا دت توم سے خروج مجمی سبب شہرت و باعث کراہت ہے۔علامہ قاضی عیاض مالکی ، امام اجل ابوز کریا نو دی شافعی شررحان سیحے مسلم بھر عارف وللدسيدى عبدالغي نابلسي حنى شارح طريقة محدية فرمات بين:

خروجه عن العادة شهرة ومكروة أي

عادت اورعرف كى خلاف ورزى مروه اور باعث شبرت ب(ت)

(ا\_الشفاء جعر بيف حقوق المصطفى قصل ومن اعظامه الخ عبدالتواب اكيرى بوبر مين مليان ٢ ، ٣٣)

اوراگر دہاں کے مسلمان اسے نباس گفار بچھتے ہول تواحر ازمؤ کدہے ، حزج پیچھے گھرسنے میں ہے ، ورنہ نذیند تو مین سنت ہے۔اس ہے زائد م القاظيال فخص مذكور في كهين محص بإصل وباطل اور حليه صدق وصواب سے عاطل بين، بالقرض اگر دحوتى با تدهن مطاقة ممنوع بهى بوتا المهم اس مين أتناوبال ندتفاجوشرع مطهر يروانستدافتر اكون مي-

والعياذ بأننه تعالى نسئل الله هداية سبيل الرشاد والعصبة عن طريق الزيع والفساد. أمين. و'لنه سخنه

اور شدتعالی کی بناہ ، ہم الله تعالٰی سے راہ راست کی رہنمائی جاہتے ہیں اور بھی اور نساد کی راہ سے اللہ! حفاظت ج ہے ہیں، یا اللہ میری دعا قبول فرما، الله نتعالى بإك وبرتر براعالم ہے (ت) (قاوى رضوبيه جلد ٢٣،٥٢٩، ٥٢٩، ٥٢٣ رضا فاؤنڈ يشن، لا ہور )

#### ان عورتوں پرلعنت کی جومر دوں ہے تھیہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تعبہ کریں۔ (48)

(48) سنن لکي داود ، کمآب اللباس، باب في لباس النهاه ، الحديث: ۹۷ • ۴، ج۴ م ۲۳ م

مردوں اورعورتوں کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا

حضرت سيديًا ابن عباس رضى الله تفالى عنبما ارشاد فرمات من كه خاتم الزسلين و رخمَة للعلمين صلى الله تعالى عبيه دآسه وسم نے توروں ك مث بہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فر مائی ہے۔

( ميح ابخاري "مثاب اللباس" بإب المستحين بالنساء والمتشهمات .....اغ الحديث: ٥٨٨٥ جم ٥٠)

ا یک عورت محلے میں کمان نزکائے سیّر المبلّخین ، رَحْمَةُ لِلعَلْمِین صلّی الله تعالیٰ علیه دآلہ دسلّم کے قریب سے گزری تو آپ منی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا: اللدعز وجل مردول کی مشابہت کرنے والی عورتول اورعورتول کی مشابہت کرنے والے مردول پرلعنت فرما تاہے۔ (أنجم الأوسط، الحديث: ١٠٠٣، ت ١٠٠٣)

شغیج الرزنبین، اعیس الغریبین، مراج السالکین صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم في زنافے مردول اور مردانی عورتول پرنعنت فرمانی ہے۔ ( منج ابخاری، کماب اللباس، باب اخراج التشمين بالنساء \_ . . . . . . . . أنخ ، الحديث: ٥٨٨٦، ص٥٠١)

زنانے مردوں سے مراد مورتوں کی س حرکات کرنے والے لوگ میں اگرچہ وہ کوئی فٹس حرکت ندیجی کرتے ہوں جبکہ مردانی مورتوں سے مراد مردول سے مشابہت اختیار کرنے والی عور میں میں -

تحيوب ربُ العلمين، جناب صادق وامين عزوجل وصلّى الله تعالى عليه وآله وسلّم نے عورت كالباس بيننے والے مرد اور مرد كالب س بينے وال عورت پرلعنت فرمانی ہے۔ (سنن ابی داؤد، کہاب اللیاس، باب فی لباس النسام، الحدیث: ۹۸۰ ۴، ص۱۵۲۳)

رحمتٍ کوئین ،غریبوں کے دلوں کے چین ہی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے زیانے مردول اور مردور ک مث بہت اختیار کرنے والی مردانی عورتوں پراور بیابان میں تنها سفر کرنے والے پرلعنت فرمائی ہے۔

· (المتدللامام احمد بن طنبل منداني هريرة ، الحديث: ٤٨٧٠ ، ج ٣٩٠)

تا جدارِ رس ت، شہنشا و نیوت صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چارطرح کے لوگوں پر دنیا وآخرت میں عنت ہم ہوتی ے اور منا مکداس پر آمسین کہتے ہیں (1) دو محص جے اللہ عزوجل نے مرد بنا کر پیدا کیا پھراس نے اپنے آپ کوعورت بنالیا اورعورتوں ک مثابہت اختیار کرلی(۲)وہ عورت جے اللہ عزوجل نے عورت بنایا مگر ال نے اپنے آپ کومردانہ انداز میں ڈھال لیا اور مردوں کی مشابہت ختیار کرلی (۳) وہ تخص جونا بینے کوراستے سے بھٹکا دے اور (۴) تعفور ملتی طاقت کے باوجود مورتوں میں رغبت ندر کھنے و لا در الندعز وجل نے صرفت حضرت سیدنا پھی بن ذکریا علی نبینا وعلیهما الصلوٰ قادالسلام بن کو تحقور پیدا فرمایا -

(المجم الكبير، الحديث: ١٨٨٧، ج٠٨، ٢٠١٣)

فَخُونِ جُودُو ﴿ وَتُهُ مَنْ مُنْفَعِنَ وَشُرَافَتُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عليه وآله وسلَّم كى خدمت ميں ايك مختف (يعني ميزے) كوليا كيو، --

حدیث سامہ: ایو واود نے ابوہر میرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ سنی اللہ تعالٰی علیہ وسم نے اں مرد پرلعنت کی ، جوعورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پرلعنت کی ، جومر دانہ لباس پہنتی ہے۔ (49) حدیث مهم ابوداود عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلّی الله تعالی علیه وسم نے فرمایا کہ نہ میں سرخ زین پوش پرسوار ہوتا ہوں اور نہ کسم کا رنگا ہوا کیڑا بہنتا ہوں اور نہ وہ قیص بہنتا ہوں ،جس میں -ریشم کا کف نگا ہوا ہو ( لیعنی چار انگل سے زائد ) ہن لو! مردول کی خوشبو وہ ہے ، جس میں بوہواو، رنگ نہ ہواورعورتول کی خوشبو وہ ہے،جس میں رنگ ہو، بونہ ہو۔ (50)

اس نے اسپنے ہاتھ پاول مہندی سے رسطے ہوئے متھے، آپ سلی اللد تعالی علیہ وآلہ دسلم نے دریافت فر، یا:اس کا کیا معامد ہے؟ می ہہ كرام عليهم الرضوان في عورض كى نيد عورتول كى مشابهت اختيار كرتا بيدتو آپ صلّى الله نعالى عليه وآله وسلم في السينقيع (مدينے سے دورایک مقام) کی طرف جلادطن کرنے کا تھم ارشادفر مایا۔

(منن أبي داؤد، كمّاب الأدب، بأب في تقم الخنشين ، الحديث: ٩٢٨ ٣، م ١٥٨)

ایک اور روایت میں ہے کہ مرکا یہ مدین راحت قلب وسیند مسلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تنین محص بھی جنت میں واخل شہوں کے(۱)دیگوٹ (۴) مردانی عورص اور (۳) شراب کاعادی۔ محاب کرام علیم البضوان نے عرض کی: شراب کے عادی کوتو ہم نے جان نیا ، ویگوٹ کون ہے؟ تو آپ ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اسٹاد فرمایا: وہ فخل جواس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے محر والول کے پاس کون کون آتا ہے۔ہم نے عرض کی: مردائی عورتیں کون جیس؟ تو آپ سٹی اللہ تعالی علید وآلہ وسلم نے ارشادفر، یا: جومردوں کی مشابهت اختیار کرتی میں۔ (مجمع الزوائد ، کتاب انگاح ، باب مین پرمنی لاحله بالنبث ، الحدیث: ۲۲۱ ۷۵، ج ۲۷ ، ص ۵۹۹)

(49) المرجع السابق الحديث: ٩٨٠ م، جهم يس ٢٨٠.

(50) الرجع السابق، باب من كرحه ، الحديث : ١٨ ٥٠٠ م، ج ١٨، ١٨٠٠

ا ارجوان معرب ہے ارغوان سے۔ارغوان ایک سرخ رتک کا پھول ہے،اب ہرمرخ رنگ کوارغوانی کہا جاتا ہے وہ بی یہاں مراد ہے۔ بید سمبھی ریشم کا ہوتا ہے بھی سوتی بھوڑے کی کا گئی پر چیوٹا سا تکبید کھ کرسوار ہوتے ہیں۔وہ بی یہاں مراد ہے بینی ہم مبھی سرخ رنگ کا تکبید کا تھی کا تھی پر دکھ کرسواری نہ کریں گے۔معلوم ہوا کہ خالص سرخ کیڑے پر مرد کو بیٹھنا لیٹنا بھی بہتر نہیں۔خصوصًا جب کہ ریشم کا ہواس لیے علاء کرام مرد کوریتمی تو شک، گدیلا، بچهانا ، ریشی لحاف اوژ هناممنوع قرار دیتے ہیں۔

٢ \_ كفف بنائب كفة ہے كلفتى حصداور كتارہ لينى جس سوتى قلميش كاگر يبان دامن كلى دغيرہ ريشم كى ہودہ ہم نہ پہنيں گے تگر بيرمما خت جب ہے جب کہان کی چوڑائی چارانگل ہے زیادہ ہولہذا ہے حدیث اس حدیث اساء کے خلاف نہیں کہ نہوں نے ریشی دامن والی تمیض دکھا کرفر ماید کہدیے حضور کا جبہ شریف کہ وہاں چارانگل ہے کم ریشی تھا۔

# 

# ليخي مردول هي خوشيو مقصود بيوتي ہے وال كا رتف نوبان شامونا جاہيے كيد بيرن يا يا ہے نشين وجو ان ور

س میں میں رواں کو ایک کو شہو گی اجورت سے جس کا دنگ کہا ہے پر فو ارز ہو مک موجے تھے بعد اللہ ان اس با سارہ اللہ ش کران میں ملک کے راتھ دنگ کی ہوتا ہے اور قورق کا ہے کہا ہے ان اجازت ہے کہ ان میں دفت موفر ملک نام راؤر وال وجی کو کی فعت ان مورت میں ہے جب کہ دو قوشیوا بھٹی مواوں تک پہنچے اگر دو گھر میں تطویکا کی جس کی فوشیو فادند یا اور وہ ان باپ تک کی پہنچ قول نا ٹین ۔ ہمرون مود ک نے مغیر کیا ہے گیرتی تی قارت نے دکھی کیا ہے۔

(مراة المائي شرح مقنوة المصافح اخلام ١٩٠)

### عورت كاخوشبولة كرمر ي نكان (اكرچيشوبركي اجازت يبو)

سرکا بدرید: آرایشب وسیدمنی اند تغانی مَدَیّه وَتُر وَعُمْ کافرون عالیتان ہے: "(غیرم کودیکھنے والی) ہمرآ کھاز،نید(یکی زما کرنے والی) ہے اور مورت جب عطرنگا کر کمی مجلس سے گزرتی ہے تو ووائس انسی ہے۔" جنی زانیے۔

(جائمة الترغدُن الداب الادب وباب إجاء في كراهية خروج المراة معطرة والحديث: ٩٣٢م ٩٣٢.)

بیادے آتا اور کی مدنی مصطفی صلّی اللہ تقالی مُلَیّہ وَ اللّٰم کا فر ، اِن ایشان ہے: ''جوعورت خوشیونگائے اور کی قوم کے پاسے گزرے تا کہ دواس کی خوشبوسو مجمعیں تو دوزائیہ ہے اور (غیرمحرم کودیمنے والی) برآ کھیزائیہ ہے۔''

( منح ابّن فزيمة ، كمّاب الإبلمة في العلاج، بإب انتغليظ في تعظر المراة ..... الخ ، الحديث: ١٦٨١، ج ٣ م ١٩)

حضرت سيّد مّا او ہريره رَفِي اللهُ تُعَالَى عَند كے پائ سے ايك عورت تزرى ان سے خوشبوا رئ تلى ارتبا دريافت فرمايا: "اسے انداء النجارا كبال كاراده ہے؟" دو بولى: "مسجد كان استغداد فرمايا: "ائ المؤخوشيولكا لَى ہے؟" ان غرض كى: " بى بال " ارشاد فرمايا: دائي جائزارا كبال كاراده ہے؟ " ان غرض كى: " بى بال " ارشاد فرمايا: دائي جائزارا كبال كارداسے دھو دال ( كبيك ) بين منظم در تا بول الله علي الله تعالى عليه فالم تعلق الله تعالى عليه فالم الله تعلق الله عليه فالم الله تعلق الله عليه فالم الله عليه فالم الله عليه فالم الله تعلق الل

(المرجع السابق بإب ايجاب الخسل على التعطيمة الخيرة الخيرة :١٦٨٢، ج٣،٣ ٩٢)

حفرت سند نا ۱، مائن فزیر رفت فلله تعالی علیه (حوفی ااساد) نے ال روایت سے اعتدلال کیا ہے بشر طیکہ یہ روایت سے بواور آپ جانے ہیں کہ یہ صدیث پاک اس برت ولیل ہے کہ اس مورت پر فوشیو کو دھو کرصاف کرنا واجب ہے اور اگر اس نے فوشیو رھوے بغیر نماز پڑھ فی آوائی کی نماز تیوں نہ ہوگی۔ نیز بہان پر فاص طور پر دھونا مراد کئیل بلکہ اس کی فوشیو کو دورکرنا مراوے۔

شہنٹ و مدین آراد قلب وسید سنی اللہ تعالٰی عَلَیہ قالِم وَ مَلَّمُ مجد مِی تشریف فرما ہے کہ ای دوران قبیلہ مزید کی ایک مورت آرستہ ہیرستہ استہ کہ ای دوران قبیلہ مزید کی ایک مورت آرستہ ہیرستہ استہ کہ ای دوران قبیلہ مزید کی ایک مورت آرستہ ہیں استہ کی دوران میں مورک کے اور خوشہو دار ہس میں کر مجد جسے سے روکو کہ بی امرائیل کی مورتوں نے خوبصورت لباس پیما اور مجد میں خوشہو لگا کر حاضر ہو کی تو بی مرائیل دھتکا روستکا رستی ایران اید والیا الفتن ، باب فتنہ النماء، الحدیث: ۱۰۰ مرائیل کا دوران کا دھتکا کہ دائیل باب الفتن ، باب فتنہ النماء، الحدیث: ۱۰۰ مرائیل کا

عورتیں ہلکی خوشبو استعال کریں کہ بہاں زینت مقصود ہوتی ہے اور ریر جمین خوشبومٹنا خلوق سے حاصل ہوتی ہے، تیز خوشبو ہے خواہ نخواہ لوگول کی نگا ہیں اٹھیں گی۔

حدیث ۵ ۲ : ترمذی نے ابورمید تیمی رضی الله تعالی عندے روایت کی کہتے ہیں کہ میں نبی صلّی الله تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،حضور (صلّی الله تعالٰی علیه ظالہ وسلّم) دو ۲ سبز کیڑے پہنے ہوئے ہے۔ (51) حدیث ۲ سم: ابو داود نے دحیہ بن خلیفہ رضی الله تعالی عند سے روایت کی، که نبی صلی الله تعالی علیه وسلم کی خدمت میں چند قبطی کیڑے لائے گئے،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم )نے ایک مجھے دیا اور بیفر مایا کہ اس کے دو مکڑے کرلو، ایک مکڑے کے قمیص بنوالواور ایک اپنی بی بی کو دے دینا، وہ ادڑھنی بنالے گی۔جب بیہ چلے توحضور (صلی الله تعالى عليه فاله وسلم) نے فرمايا كه اپنى بى بى سے كهد دينا كه اس كے نيچ كوئى دوسرا كيرا لكالے تاكه بدن نه جفلكيه\_(52)

(51) سنن التر ذي ، كتاب الادب، بإب ماجاء في الثوب الاحضر، الحديث: ٣٨٢١، ج٣٠، ١٥٣٠.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ آپ کے نام میں اختلاف ہے یا تو رفاعدابن پٹر نی ہے یا عمارہ ابن پٹر نی بقبیلہ تیم رباب سے ہیں نہ کہ تیم قریش سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ تھی ہیں اپنے والد کے ساتھ آ ہے اور دونوں مسلمان ہو گئے بعد میں کوفد بیں قیام رہا۔ (لمعات ومرقات واضعة اللمعات) ٣ في بين اور تهبندشريف يا تو بالكل سبز حصر يا اس مين سبز دباريال تعين مبلي معنى زياده ظاهر بين ببنتيون كا لباس سبز موكا،رب لتعالى فرماتا ہے: " غلِيّهُ مَّهِ يَتِيَابُ سُنَدُنُهِ سِ خُصْرٌ " -اس معلوم ،واكهمروكو جرك يُرز ك يُبننا جائز به اكراس عمل شريف كى اتباع مِس بوتومستحب ٢٠١٥ مراة المناجي شرح مشكوة المصانع بحايم ٢٠١٧)

(52) سنن أي داود، كترب اللهاس، باب في ليس القباطى للنساء، الحديث: ١١٦ ١٣، ج ١٩،٩ ٨٨.

### حکیم الأمت کے مدنی مچول

ا \_ آپ وہ بی دحیہ کلبی مشہور صحالی ہیں جن کی شکل میں اکثر حضرت جبریل امین آیا کرتے تھے، انہی کوحضور صعی اللہ علیہ وسلم نے لاچھ ہجر ک میں تیصر روم کی تبیغ کے لیے بھیجا تھا،احداوراس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، شام میں قیام رکھ ،حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں دفات یا أن، دحیددال کے کسرہ سے ہے۔

٢ \_ قباطی جمع ہے تبطیة کی۔ مدایک خاص قسم کے کیڑے کا نام ہے جو باریک سفید ہوتا ہے بمصریں بنا ہے اگر چہ قبط قاف کے کسرہ ہے ے مرقبعی کیزاق کے پیش ہے ہے۔غالبًا کہیں ہے ہدیۂ آئے تھے فریدے نہ گئے تھے۔

۳\_معلوم ہوا کہ بیرکپڑے پر ایشمی نہ تنصروتی تنے ورندمر دکواس کا پہننا حلال نہ ہوتا۔

سے معموم ہوا کہ اس زمانہ شریف میں مجسی ایسے بار بیک کپڑے ایجا وہو گئے تھے جن سے ستر حاصل نہ ہوسکتا تھا۔ اس فرمان عالی ہے 🖚

حدیث کرم : سیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کھیں ہے جوتا جس میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھیوں کے چھوتا جس پر آ رام فر ماتے تھے، چڑے کا تھا جس میں تھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (53)
مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کا تکیہ چڑے کا تھا جس میں تھجور کی چھال بھری تھی۔ (54)

عدیث ۸ ، میج مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ تعالٰی عدیہ وسلّم نے فرہایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اُس کی زوجہ کے لیے اور تیسرامہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔ (55) یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لیے بچھونے جائز ہیں اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیے۔

### 

دومسئے معلوم ہوئے: ایک مید کہ تورت کو باریک کیڑے کا دوپٹہ اوڑھنا درست ہے۔ دومرے یہ کہ ایسے باریک کپڑے کے پنچے کوئی مونا کپڑ ضرور سر پر دکھے تا کہ بال وسر ظاہر نہ ہول ورنہ نماز درست نہ ہوگی اور بے پردگی بھی ہوگی ، خاد ند کے سامنے تنہائی میں ویسے بھی اوڑھ سکتی ہے۔ (مراة المناجی شرح مشکل قالمصانع ،ج ۲ ہیں ۱۱۱)

- (53) صحيم ملم كتاب الله س، باب التواضع في اللهاس... إلى الحديث: ٣٨١\_ (٢٠٨٢) من ١١٥٣.
- (54) صحيح مسم، كتاب الله س، باب التواضع في اللهاس... إلى الحديث: ٢٠٨٢ ـ (٢٠٨٢) بم ١١٥٣.
  - (55) مرجع السبق، بب كراهة مازاد على الحاجة ... والخي الحديث: ٣١\_ (٢٠٨٣)، ١١٥٣).

### حکیم امامت کے مدنی پھول

ا۔ اہل عرب افخر مید طور پر بہت ہے بستر بناتے اوران سے محمر بجاتے ہتے جیسے پنجاب کے اہل دیبات بہت زیاوہ برتنوں سے محمر ہوتے اس اہل عرب فی اس کے ایس مورث کی سے اور بقدر ضرورت مہم نوں اس پر افخر کرتے ہیں۔ بل حدیث کا مقصد میہ ہے کہ صرف تین تشم کے بستر رکھو: اپنے لیے ، یوی پچوں کے لیے اور بقدر ضرورت مہم نوں کے سے ، یوی تو وور بنیں کے مطابق کے سے ، یہال بستر کی تشمیس مراد ہیں نہ کہ تقداد لہذا جس کے دو چار بیچے ہوں ، دو چار مہمان روزاندا تے جاتے ، بول تو دور بنیس کے مطابق بستر رکھے۔

ا ہے جو تھے ہے مرد پوتھی ہم کا بستر ہے لین بلا ضرورت بھی گخر اور اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے رکھا جائے خواہ ایک ہو یا زیادہ ، چونکہ اس استم کا بستر تکبر ویٹنی کے لیے ہوتا ہے اس کا محرک شیطان ہوتا ہے اس لیے اسے شیطان کی طرف نسبت دی محق ہے۔ بعض شار حین نے اس صدیث کی بنا پر فر مایا کہ مرد کو اپنی بیوگ سے ملیحہ و سوتا جا ہے ساتھ سوتا ممنوع ہے کوئکہ صفور صلی افلنہ علیہ وسلم نے مرد کا بستر بیوگ سے معجد و فر میا مگر یہ شخص صالات بیاری و فیرہ شی علیحہ و موتا پڑتا ہے اس لیے علیجہ و بسترکی اجازت وی مئی ۔ خاوند بیوک کا ایک بستر پر سوتا حدیث سے ثابت ہے اس کے متعلق بہت احادیث بین ۔ (مرقات) (مراة المنائج شرح مشکو قالمعائے میں اس کے متعلق بہت احادیث بین ۔ (مرقات) (مراة المنائج شرح مشکو قالمعائے میں اس کے متعلق بہت احادیث بین ۔ (مرقات) (مراة المنائج شرح مشکو قالمعائے میں اس کے متعلق بہت احادیث بین ۔ (مرقات)

# مسائل فقهيبه

مسکلہ ا: اتنالباس جس سے ستر عورت ہوجائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بیچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہواور پیر کہ جبکہ اللہ (عزوجل)نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے۔ بیہ ستحب ہے خاص موقع پرمثلاً جمعہ یا عبیر کے دن عمرہ کیڑے پہننا مہاح ہے۔اس فتم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اِترائے لگے اور غریبوں کوچن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظر حقارت سے دیکھے،الہٰذااس سے بچنا ہی چاہیے۔

اور تکبر کے طور پر جونباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں اس کی شاخت یوں کرے کدان کپڑوں کے پہننے سے بہلے این جوحالت یا تا تھ اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تومعلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے بکبر پیدائبیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باتی نہیں رہی تو تکبر آئی البندا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بری صفت ہے۔ (1)

مسئلہ ٣: بہتر بيہ ہے كداونى ياسوتى ياكتان كے كبڑے بنوائے جائيں جوسنت كےموافق ہوں، ندنهايت اعلى درجہ کے ہوں نہ بہت گھٹیا، بلکہ متوسط (درمیانہ)تئم کے ہوں کہ جس طرح بہت اعلیٰ درجہ کے کپڑوں سے نمود (نمائش) ہوتی ہے، بہت گھٹیا کپڑے پہنے سے بھی نمائش ہوتی ہے۔لوگوں کی نظریں اُٹھتی ہیں جھتے ہیں کہ بیدکوئی صاحب کمال اور تارک الدنیا مخض ہیں۔سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول الندسكى التدنعاني عليه وسلّم فنخ مكه كے دن جب مكه معظمه ميں تشريف لائے توسرا قدس پرسياه عمد مدخفا۔سبز كپژوں

كوبعض كتابون بيس سنت لكھاہے۔(2)

مسکلہ سا: سنت رہے کے دائمن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہواور آستین کی لمبائی زیادہ ہے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑ الی ایک بالشت ہو۔ (3) اس زمانہ میں بہت سے مسلمان پا جامہ کی جگہ جا تھھیا ( یعنی نیکر ) میننے کے ہیں۔اس کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھنے کا کھلا ہونا حرام ہے اور بہت لوگوں کے گرتے کی استینیں کہنی کے و پر ہوتی ہیں ریجی خلاف سنت ہے اور بیردونوں کپڑے نصاریٰ کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں، اس چیز نے ان کی تباحت میں اوراضا فدكردياب

<sup>(1)</sup> ردالمحتار بركتاب النظر والاباحة انصل في النبس ، جه يص ٥٤٩.

<sup>(2)</sup> رد المحتار بركماب النظر والاباحة بصل في اللبس من ٩٥،٩٥٠.

<sup>(3)</sup> المرجع السابق

ابقد تعالی مسلمانوں کی آئمیں کھولے، کہ وہ کفار کی تقلیداوران کی وضع قطع سے بہیں۔ حضرت امیر کمونین فارول عظم منی ابتد تعالی عنه کا ارشاد جو آپ نے گئر ایول کے لیے بھیجا تھا، جن میں بیشتر حضرات سی بہ کرام تھے، اس کو مسلمان پیش نظر رکھیں اور ممل کی کوشش کریں اور وہ ارشادیہ ہے:

إِيًّا كُمْ وَزِينَ الْإِعَاجِمِ (4)

عجمیوں کے بھیں ہے بچو، ان جیسی وضع قطع نہ بنالیما۔

مسکد سن ریشم کے کیڑے مرد کے لیے حرام ہیں، بدن اور کیڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کیڑا ھائل ہوی نہ ہو، دونوں صورتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نرے ریشم کے کیڑے حرام ہیں، ہاں اگر تانا سوت ہو ور بنا ریشم تولڑائی کے موقع پر بہننا جائز ہے اور آگر تاناریشم ہواور بانا سوت ہوتو ہر شخص کے لیے ہر موقع پر باز ہوا ہواور غیر جاہد دونوں بہن سکتے ہیں۔ لوائی کے موقع پر ایسا کیڑا ببننا جس کا بانا دیشم ہواس دنت جائز ہے جبکہ کیڑ مونا ہواور اگر باریا کیڑا ببننا جس کا بانا دیشم ہواس دنت جائز ہے جبکہ کیڑ مونا ہواور اگر باریک ہوتو نا جائز ہے کہ اس کا جو فائدہ تھا، اس صورت میں حاصل نہ ہوگا۔ (5)

والدرالخار كراب الحظر والباحة الصل في اللبس ، ج ٩ من ٥٨٠.

اعلی حضرت ۱۰ م بلسنت مجدود ین دلمت الشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فآدی رضوبه شریف میں تحریر فر ماتے ہیں: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں:

لاتلبسوا الحرير فأنه من ليسه في الدنيا لم يلبسه في الأخرة، رواة الشيخان أعن الامير المومدين عمر والنسائي وابن حبأن عن عقبة بن والنسائي وابن حبأن عن عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنهم اجمعين

ریشم نہ پہنو کہ جو ۔۔۔ دنیا بیل پہنے گا آخر بیل نہ پہنے گا۔ (ال کو بخاری وسلم نے امیر الموشین حفرت عمر فی روق رضی ابند تعالی عذب روایت کیا ہے، نمائی ، ابن حبان اور حاکم نے اس کوسیح قرار دیا ہے اور حفرت ایوسعید خدری رضی اللہ تعالی عذب رویت کی ہے ور حاکم نے حضرت بی بریرہ وضی اللہ تعالی عذب رویت کے دویت کے خضرت بی بریرہ وضی اللہ تعالی عذب رویت کیا ہے۔ اور این حبان نے حضرت عقبہ بن عامر مضی اللہ تعالی عذب رویت کیا ہے۔ اور این حبان نے حضرت عقبہ بن عامر مضی اللہ تعالی عذب رویت کی حد سے رویت کی دویت کے ۔ (ت) ( سیمح ابنا رکی تعالی کی مسلم کتب اللہ س بب تحریم کی در تعالی ابناء داند صبح الفاحة الحق تعد کی کتب خانہ کرا ہی تا / ۱۹۱۸) (الترغیب والتر حیب بحوالہ ابنا رکی والنان ترحیب المرجال من مسلم الحریر مصطفی البالی مصر ۱۳ / ۱۹۱۹) (الترغیب والتر حیب بحوالہ ابنا رکی والنان ترحیب الرجال من کسبم الحریر مصطفی البالی مصر ۱۳ / ۱۹۹۹)

ن أى كى ايك روايت يس ب قرمات بين صلى انتد تعالى عليدوملم:

<sup>(4) .</sup>لقدمد الحسة للخاوي جرف المحرقة رقم :٢٢٢ م ١٣٢.

<sup>(5)</sup> المعداية ، كماب الكراهية ، فعل في النبس ، ج ١٠،٥ ١٠٠٠.

## مسئلہ ۵: تانا ریشم ہواور بانا سوت، مگر کیڑا اس طرح بنایا عمیا ہے کدریشم ہی ریشم دکھائی دیتا ہے تو اس کا پہننا

من لبسه في الدنيالم يدخل الجنة الـرواناعن البير البؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه

جودنیا میں ریٹم بہنے کا جنت میں نہ جائے گا، (امام نمائی نے اس کوامیر المونین حضرت عمرض الله تعالی عندے روایت کی ہے۔ (ت

(ا\_الترغيب والترهيب بحاله النسائي ترهيب الرجال من سهم الحرير الخ حديث ٢٠ مصطفي البابي مصر٣/١٠٠)

اور فرماتے این سلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: اتمایلیس الحریر من لاخلاق لدنی الافرۃ رواہ الشیخان ۲ داللفظ ملیخا ری رضی اللہ تعالٰی عند کے بیٹے گا جس کے لئے آخرے میں پچر حصہ نہیں (اس کوشیخین (بخاری وسلم) نے روایت کیا اور الفاظ اله م بخاری رضی اللہ تعالٰی عند کے بیٹے گا جس کے لئے آخرے میں پچر حصہ نہیں (اس کوشیخین (بخاری وسلم) نے روایت کیا اور الفاظ اله م بخاری رضی اللہ تعالٰی عند کے بیس ۔ ت ) (اس مسیح ابخاری کتاب اللهاس باب ہس الحریر الح قدی کتب خاند کرا جی ۲ /۸۲۷) (صبح مسلم کتاب اللهاس باب تحریم استعمال آنا والذھب والفضة قد می کتب خاند کرا جی ۲ /۸۲۷)

ايك صديث بن بي صفور والأملى الله تعالى عليه وملم قرمايا: من لبس ثوب حرير البسه الله عزوجل يوهم القيمة ثوبا من النار . روالا احمن سو الطبر الى عن جويرية رضى الله تعالى عنها .

جوریثم بہنے گا اللہ تعانی عزوجل اسے قیاست کے دن آگ کا کیڑا پہنائے گا (اہام بخاری دطبرانی نے اس کوسیدہ جویریرہ رض اللہ تعانی عنها سے روایت کیا ہے۔ ت ) (سامند اہام احمد بن منبل حدیث جویریہ نبیت الحرثالیب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۲۳)

المحمد الموسومی جویریرہ رضی اللہ تعانی عنها حدیث ۱۵/ ۱۵۱ الفیصلیة بیروت ۲۸ / ۲۵)

مذیقه رضی الله تعالی مند قرمات بین:

من لبس ثوب حرير البسه ألله تعالى يوما من نارليس من ايامكم ولكن من ايام الله تعالى الطوال احدوالا الطهر الى وقال الله تعالى وان يوما عند بربك كالفسينة ثما تعدون ال-

جوریشم بہنے اللہ تعافی اے ایک دن کامل آگ بہنائے گا وہ دان تمعارے دنوں میں ہے نہیں بلکہ اللہ تعافی کے ان لیے دنوں سے بعنی ہزار برس کا ایک دن (اس کو اہام طبر انی نے روایت کیا ) جیبا کہ اللہ تعافی نے ارشاد فرمایا: بیٹک تمعارے شار کے مطابق ایک ہزارس ل کے برابر ہے۔ (اے الترغیب والتر همیب بحوالہ حذیقہ موقو فاء ترهیب الرجال من لیسیم الحریر الح مصطفی الب فی مصر ۱۹۹/۹)

(٢\_القرآن الكريم ٢٢/٢٧)

سيرنا مولى على كرم الله وجهدكى عديث من بي شي في من من الله تعالى عليه و الما كود يكما كه حضور نه البينة و بني المح من ريثم الاد با تمير باته مين سوناليا مجر قرما يا: ان هذاين حواهر على ذكور اهنى. روافا ابوحاؤد سي والمنسأ في. والله تعالى اعله. (سيسن الى واؤد كراب اللهاس باب في الحرير النساء آفاب عالم يريس له مور ٢٠٥١)

بیتک بید دونوں (رکیٹم اور سونا) میری امت کے مردول پر ترام ہیں۔ (ابوداؤداور نسانگی نے اسے روایت کیو۔ت) ورکند تعالی اعم (قاوی رضویہ، جلد ۲۲، ص۱۵۶ میری ارض فاؤنڈیشن ، مور)

# المروبهارشوبيعت (مرتان من المحلوجية المحلوجية المحلوجية المحلوبية المحلوبية

عروو ہے۔ (6) بعض تھم کی مختل ایک ہوتی ہے کہ اس کے روئیں رئیم کے ہوستہ ایں ان نے پہند یا جی بن عر ہے اس کی نونی اور معدری ( یعنی واسکٹ )وغیرونہ کہنی جائے۔

مسئد ٢: ريم كي بيمون پر جيمنا الينااوراس كا تكيه نگانا مجى ممنوع ب اگر چه بيننے بيں به مبت ال مدين الله مسئد ٢ برائي ہے۔ (7) مگر درئنار ميں اے مشہور كے خلاف بتايا ہے (8)اور ظاہر يكى ہے كہ بيرجائز ہے۔

مسئنہ ع: شر، کہ ایک قسم کے ریشم کا تام ہے، جما گلوری کپڑے شر کے کہلاتے ہیں۔ وہ موناریثم ہوتا ہے، اس کے تختم میں وہی ہے، جر بار یک ریشم کا ہے۔ کاشی سلک اور چینا سلک بھی ریشم ہی ہے، اس کے پہنے کا بھی وہی تم ہے۔

من اور رام بانس کے کپڑے جو بظاہر بالکل ریشم معلوم ہوتے ہوں، ان کا پہننا آگر چدریشم کا پہننا نہیں ہے گراس سے بچت چاہیے ۔ خصوصاً علما کو کہلوگوں کو بدطنی کا موقع کے گایا دوسروں کوریشم پہننے کا ذریعہ بنے گا۔ اس زمانہ میں کینے کاریثم چنا ہے۔ بیدریشم نہیں ہے بلکسی ورخت کی چھال سے اس کو بناتے ہیں اور یہ بہت ظاہر طور پرشافت میں آتا ہے، اس کو بیننے میں حرج نہیں۔

میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۸: دیشم کا لحاف اوڑھنا ناجائزے کہ یہ میں داخل ہے۔ ریشم کے پردے درداز دل پراٹکا ناکمروہ ہے۔ کپڑے بیچ دالے کندھوں پر ڈال میے جیسری کرنے والے کندھوں پر ڈال می جیسری کرنے والے کندھوں پر ڈال می حیسری کرنے والے کندھوں پر ڈال می حیسری کرتے ہیں، یہ ناجائز نہیں کہ بیر پہنوانہیں ہے اور اگر جبہ یا کرنے ریشم کا ہواور اُس کی ہمتینوس میں ہاتھ ڈال ہے، اگر چہ بیچنے ہی کے لیے لیے جارہا ہے ریمنوع ہے۔ (9)

مسئله 9: عورتوں كوريشم يېننا جائز ہے اگر چيفالص ريشم ہواس ميں سوت كى بانكل آميزش ند ہو۔ (10)

(6) الفتاوى المندية وكتاب الكراهية والباب التاسع في الليس ما يكروووو إلى وق من اسم

اجی حضرت ، ایام ابلسنت ، مجدود مین دملت الثاه ایام احمد رضاخان علیه دحمته الرحمن فآوی رضویه تریف می تحریر فر ، تے تن ،
سکند کو بعض نے کہا کہ انگریزی میں رشم کانام ہے۔ اگر ایسا ہو بھی تو اعتبار حقیقت کا ہے نہ کہ بجرونام کا، ہر بنسٹ تشبیه تھی ہوتا ہے جیے
رحمی ، بی مجھان ہیں۔ جرمن سلور ، چاندی نہیں۔ جرکیڑے دام بانس یا کی حجال وغیرہ چیز غیر ریشم کے ہوں اگر چامنا تی ہے ان کو کت ی
نرم اور چنکیا کی ہومرد کو طال ہیں اور اگر خالص ریشم کے ہوں یا با ناریشم ہواگر چانا کچھ ہوتو فرام ہے۔ بیامر ، ن کیڑوں کو دکھ کریا سکا
تارجا کر داقلین سے تحقیق کر کے معلوم ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (فقادی رضویہ جلد ۲۲ من مواد نو او نذیش ، الاہور)

- (7) القناوى العندية ، كما ب الكراهية ، الباب الناس في اللبس ما يكره ... إلخ من ٥٠٠٠ اسم.
  - (8) الدرالخار، كتاب الحظر والا إحاف لل اللبس ج وبس ١٨٥٠.
- (9) الفتاوي العندية، كماب الكراهية ، الباب المائ في اللبس ما يكره ... والخ، ج٥، ص ٢٣١.
  - (10) الرقع السالق•

مسکلہ ۱۰: مردوں کے کیڑوں میں ریشم کی گوٹ چارانگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناج بز، یعنی اس کی چوڑائی چارانگل تک ہو، لمبائی کا شارنہیں۔ای طرح اگر کیڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہوجیسا کہ بعض عمامے یا چاوروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہ تھم ہے کہ اگر چارانگل تک کا کنارہ ہوتو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔(11) یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہواور اگر سوت کی بناوٹ ہوتو چارانگل سے زیادہ بھی و بڑ ہے۔ عمامہ یا چاور کے پیوریشم سے بئے ہول تو چونکہ بانا ریشم کا ہونا ناجائز ہے، لہذا یہ بلو بھی چارانگل تک کا ہی ہونا چاہے زیاوہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱: آسین یا گریبان یا دامن کے کنارہ پرریشم کا کام ہوتو وہ بھی چارانگل ہی تک ہوصدری یا جبہ کا ساز ریشم کا ہوتو وہ بھی چارانگل ہی جائز ہے، پائجامہ کا نیفہ ریشم کا ہوتو چارانگل کا جائز ہے، پائجامہ کا نیفہ بھی چار انگل تک جائز ہے، اچکن یا جبہ میں شانوں اور چٹھ پرریشم کے پان یا کیری چار انگل تک کے جائز ہیں۔ وار انگل تک کے جائز ہیں۔ وار انگل تک کے جائز ہیں۔ ایک کا جائز ہوں (یعنی ریشم سے بالکل ہیں۔ (12) میے تھم اس وقت ہے کہ پان (پان کے سے کی شکل)وغیرہ مغرق ہوں (یعنی ریشم سے بالکل فرھ کا ہوا ہو) کہ کیڑادکھائی ندوے اور اگر مغرق نہوں تو چارانگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ ریشم کے کپڑے کا بیوند کمی کپڑے میں نگایا اگر میہ بیوند چارانگل تک کا ہوجائز ہے اور زیادہ ہوتو ناجائز۔ریشم کوروئی کی طرح کپڑے میں بھردیا گیا گرابرا (یعنی دوہرے کپڑے کی اوپری تہ) اوراستر (یعنی دوہرے کپڑے کی شیخے کی تہ) دونوں میں سے کوئی بھی ریشم ہوتو کپڑے کی شیخے کی تہ) دونوں میں سے کوئی بھی ریشم ہوتو ناجائز ہے اور اگر ابرایا استر دونوں میں سے کوئی بھی ریشم ہوتو ناجائز ہے۔ اور اوپری میں ریشم کا کنارہ چارانگل تک جائز ہے۔ (13) مسئلہ ساا: ٹو بی میں لیس نگائی گئی یا عمامہ میں گوٹا لچکا لگایا گیا، اگر بیہ چارانگل سے کم چوڑا ہے جائز ہے ورنہ مسئلہ ساا: ٹو بی میں لیس نگائی گئی یا عمامہ میں گوٹا لچکا لگایا گیا، اگر بیہ چارانگل سے کم چوڑا ہے جائز ہے ورنہ

مستسه ۱۹۲۰ متفرق جگہوں پرریشم کا کام ہے، تواس کوجمع نہیں کیا جائے گا بینی اگرایک جگہ چارانگل سے زیادہ نہیں ہے گرجمع کر میں تو زیادہ ہوجائے گا بینا جائز نہیں، للبذا کیڑے کی بناوٹ میں جگہ جگہ ریشم کی دھاریاں ہوں تو جائز ہے، جبکہ ایک جگہ چارانگل سے زیادہ نہوں جبک تھم نعش وزگار کا ہے کہ ایک جگہ چارانگل سے زیادہ نہوں جائے۔

<sup>(11)</sup> الدرالي ردردالحتار كماب العظر والأباحة وصل في الليس ع م م ٥٨٠.

<sup>(12)</sup> رداليمتار، كماب الحظر والأباحة ، فصل في اللبس ، ج٩ ، ص ١٨٥.

<sup>(13)</sup> ردامحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في اللبس ، ١٥٠ ص ٥٨٠.

اورا آر بھول یا کام اس طرح بنایا ہے کہ ریٹم بھاریٹم کا کام ٹوٹی یا اچکن یا مدری یا کی پڑے ہیں، جس میں کیڑانظری نہیں آتا تو اس کام کو متفرق سبیں کہا جاسکا۔ اس قسم کا ریٹم یا ذری کا کام ٹوٹی یا اچکن یا مدری یا کی کیڑے پر ہواور چار انگل سے زائد ہوتو ناجائز ہے۔ (14) دھار یول کے لیے چار انگل سے زیادہ نہ ہونا، اس وقت ضروری ہے کہ بانے میں دھاریاں ہوں اور اگر تانے میں ہول اور بانا سوت ہوتو چار انگل سے ذیادہ ہونے کی صورت بیل بھی جا زہے۔ مسلم مسلم مان کیڑا اس طرح بُنا گیا کہ ایک تا گا سوت ہواور ایک ریٹم، گرد کیمنے میں بالکل ریٹم معلوم ہوتا ہے یعنی سوت نظر نہیں آتا یہ ناجائز ہے۔ (15)

مسئلہ ۱۱: سونے چاندی سے کپڑائنا جائے جیسا کہ بٹاری کپڑے میں زری بنی جاتی ہے۔ کمخواب اور پوت میں زری بنی جاتی ہے زری ہوتی ہے اور ای طرح بٹاری عمامہ کے کنارے اور دونوں طرف کے حاشے زری کے ہوتے ہیں ان کا بی تھم ہے کہ اگر ایک جگہ چارانگل سے زیادہ ہوتو تا جائز ہے، ورنہ جائز، گر کمخواب اور پوت میں چونکہ تا تا بانا (وہ دھا گے جو کپڑا بیکنے میں اسانی اور چوڑائی میں دھے جاتے ہیں) دونوں ریشم ہوتا ہے، لہذا زری اگر چہ چارانگل سے کم ہو، جب بھی ناجائر

بال اگرسوتی کپڑا ہوتا یا تاناریشم اور بانا سوت ہوتا اور اُس میں ذری بنی جاتی تو چار انگل تک جائز ہوتا۔ جیما کہ علم مسوت کا ہوتا ہے اور اس میں ذری بنی جاتی ہے، اس کا بہی تھم ہے کہ ایک جگہ چار انگل سے زیادہ نا جائز ہے، یہ تھم مردوں کے لیے ہے۔ ورتوں کے لیے رفیتم اور سونا چاندی پہننا جائز ہے، ان کے لیے چار انگل کی تخصیص نہیں۔ اس طرح عورتوں کے لیے گوٹے بچے، اگر چہ کتنے ہی چوڑے نہوں جائز ہیں اور مغرق (سونے چاندی سے اس طرح لیا ہوکہ اس میں کپڑا نظر نہ آئے )اور غیر مغرق کا فرق بھی مردوں بی کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے مطلقا جائز ہیں اور منازوں کے لیے مطلقا جائز ہیں ہے۔ اس طرح اس میں کپڑا نظر نہ آئے )اور غیر مغرق کا فرق بھی مردوں بی کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے مطلقا جائز ہیں۔ (16)

مسئلہ کا: زری کی بناوٹ کا جو تھم ہے وہی اس کے نفش ونگار کا بھی ہے، اب بھی زری کی ٹو بیاں بعض لوگ پہنے
ہیں، اگر کام کے درمیان سے کپڑ انظر آتا ہوتو چونکہ ایک جگہ چار انگل نہیں ہے جائز ہے اور مغرق ہو کہ بالکل کام لِسا ہوا
ہو( یعنی بالکل ڈھکا ہوا ہو ) تو چار انگل سے زیادہ ناجائز ہے۔ ای طرح کامدانی ( یعنی وہ ریشی کپڑ اجس پر سونے چاند ک
کے تاروں سے بوٹے کا ڈھے گئے ہوں ) کہ کپڑ ازری کے کام سے چھپ گیا ہوتو چار انگل سے زیادہ جب ایک جگہ ہو

<sup>(14)</sup> الدرالخ آردردالحتار، كمّاب الحظر والأباحة ، فعل في الليس ، ٩، ص ٥٨٢.

<sup>(15)</sup> رد تمحنار ، كمناب الحظر والأباحة ، فعل في الليس ، ج وم ٥٨٢.

<sup>(16)</sup> رو المحتار، كمّاب الحظر والذباحة ، فصل في اللبس ، ج٩، ١٥٨٠ وغيره

تاجائز ہے، ورنہ جائز۔

مسئلہ ۱۸: کمر کی بیٹی ریٹم کی ہوتو ناجائز ہے اور اگر سوتی ہو، اس میں ریٹم کی دھاری ہواور چار انگل تک ہوتو جائز ہے۔ (17) کلابتو (لیٹن چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈور) کی بیٹی ناجائز ہے۔بعض رؤسا اینے سپاہیوں اور چپراسیوں کی پیٹیاں اس شنم کی بنواتے ہیں،ان کو بچنا چاہیے۔

مسئلہ 19: ریشم کی پچھروائی مردول کے لیے بھی جائزہے، کیونکہ اس کا استعال بہنے ہیں داخل نہیں۔(18) مسئلہ ۲۰: ریشم کے کپڑے میں تعویذی کر گلے میں لٹکا تا یا بازو پر باندھنا ناجائز ہے کہ یہ بہنے میں داخل ہے۔ اس طرح سونے اور جاندی میں رکھ کر پہنا بھی ناجائز ہے اور جاندی یا سونے ہی پرتعویذ کھدا ہوا ہو، یہ بدرجہ اولی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۱: ریٹم کی ٹوپی اگر چہ ممامہ کے بینچے ہو، بینجی ناجائز ہے۔ ای طرح زری کی ٹوپی بھی ناجائز ہے، اگر چہ ممامہ کے بیچے ہو۔ (19) زریں کلاہ جوافغانی اور سرحدی اور پنجا بی ممامہ کے بینچے پہنتے ہیں اور وہ مغرق ہوتی ہے اور اس کا کام چارانگل سے زیادہ ہوتا ہے بیناجائز ہے، ہاں اگر چارانگل یا کم ہوتو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۲: ریشم کا کمر بزرممنوع ہے۔ ریشم کے ڈورے میں تنہیج گوندھی جائے تو اُس کو گلے میں ڈالن منع ہے۔
الی طرح گھڑی کا ڈوراریشم کا موتواس کو گلے میں ڈالنا یا ریشم کی جین کاج میں ڈال کر انکانا بھی ممنوع ہے، ریشم کا ڈورا
یا فیتا کلائی پر باندھنا بھی منع ہے۔ ان سب میں بنہیں و یکھا جائے گا کہ بیہ چیز چار انگل سے کم ہے کیونکہ یہ چیز پوری
ریشم کی ہے۔ سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو گلے میں پہننا یا کاج میں بنکانا یہ کارٹی پر باندھنا منع
ہے۔ (20) بلکہ دوسری دھات مثلاً تا ہے، پیتل، لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی تھم ہے، کیونکہ ان دھاتوں کا بھی پہننا
ناجائز ہے اور اگر ان چیزوں کو لاکا یا نہیں اور نہ کلائی پر باندھا بلکہ جیب میں پڑی رہتی ہیں تو نا ہو کرنہیں کہ ان کے پہنئ

مسئلہ ۳۲۳: قرآن مجید کا جز دان ایسے کپڑے کا بنایا جس کا پہننا ممنوع ہے تو اس میں قرآن مجید رکھ سکتا ہے، گر اُس میں فیتا لگا کر گلے میں ڈالناممنوع ہے بیتن مما نعت اُسی صورت میں ہے کہ جز دان ریشم یا زری کا ہو۔ (21)

<sup>(17)</sup> العتادي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الماسع في اللبس ما يكرو... إلخ، ج٥، م ٣٣٣.

<sup>(18)</sup> الدرائخار كماب العظر والاباحة بصل في اللبس، ج وبس ٥٨٣.

<sup>(19)</sup> الدرالخارورد المحتار، كناب الحظر والإباحة الصل في الليس، جه بس ١٥٨٠.

<sup>(20)</sup> ردالحتار، كتاب المظر والاباحة الصل في الليس اج واص ٥٨٣.

<sup>(21)</sup> المرجع السابق يس ٥٨٥

مسکلہ ۲۰: ریشم کی تفیلی میں روپیہ رکھنامنے نہیں، ہاں اس کو گلے میں لٹکا نامنع ہے۔(22)
مسکلہ ۲۵: ریشم کا بٹوا گلے میں لٹکا نامنع ہے اور اُس میں چھالیا، تنبا کورکھ کراُسے جیب میں رکھنا اور اُس میں سے مسکلہ ۵۵: ریشم کا بٹوا گلے میں لٹکا نامنع ہے اور اُس میں چھالیا، تنبا کورکھ کراُسے جیب میں رکھنا اور اُس میں سے جانہ کہ مطلقاً استعال منع ہے، کیونکہ مونے چاندی کا مطلقاً استعال منع ہے، کیونکہ مونے چاندی کا مطلقاً استعال منع ہے، اس میں سے چھالیا، تمبا کو کھانا بھی منع ہے۔

مسکلہ ۲۷: فصاد فصد لیتے وفت (لیعنی فصد کھولنے والا رَگ سے خون نکالیتے دفت) پٹی باندھتہ ہے تا کہ رکیس فلاہر ہوجا ئیں ، رید پٹی ریشم کی ہوتو مر دکو باندھنا نا جائز ہے۔ (23)

مسکلہ ۲۷: ریشم کے مصلے پرنماز پڑھناحرام نہیں۔(24) گمراس پر پڑھنانہ چاہیے۔

مسئلہ ۲۸: مکان کوریشم، چاندی، سونے سے آ راستہ کرنا مثلاً دیواروں، دروازوں پرریشی پرد ہے اٹکانا اور جگہ حکہ قرینہ سے سونے چاندی کے ظروف و آلات ( بینی برتن اور اُوزار ) رکھنا، جس سے مقصود محض آ رائش و زیبائش ہوتو کراہت ہے اور اگر تکبر و نفاخر سے ایسا کرتا ہے تو تا جائز ہے۔ (25) غالباً کراہت کی وجہ بیہ ہوگی کہ ایسی چیزیں اگر چہ ابتداء تکبر سے نہ ہوں، گر بالآ خرعموماً ان سے تکبر پیدا ہوجا یا کرتا ہے۔

مسئلہ ۲۹: فقہا وعلما کو الیسے کپڑے پہننے چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تا کہ نوگوں کو ان سے استفادہ (نفع اٹھانے) کا موقع سے اورعلم کی وقعت لوگوں کے ذہن شین ہو۔ (26) اور اگر اُس کو اپنا ذاتی کشخص و امتیاز مقصود ہوتو یہ ندموم ہے۔

مسئلہ • سا: کھانے کے وقت بعض لوگ گھٹنوں پر کپڑا ڈال لیتے ہیں تا کہ اگر شور باشپے تو کپڑے خراب نہ ہوں، جو کپڑا گھٹنوں پر ڈال گلٹنوں پر ڈالا گیا اگر ریشم ہے تو نا جائز ہے۔ ریشم کا رومال ناک وغیرہ پو نچھنے یا وضو کے بعد ہاتھ موٹھ پو نچھنے کے جو کپڑا گھٹنوں پر ڈالا گیا اگر ریشم ہو۔ (27) لیے جائز ہے بعنیٰ جبکہ اس سے پو نچھنے کا کام لے، رومال کی طرح اُسے ندر کھے اور تکبر بھی مقصود نہ ہو۔ (27) مسئلہ اسا: سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن ہیں لگانا جائز ہے، جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے۔ (28)

<sup>(22)</sup> ردامحتر روكماب الحظر والرباحة وقصل في الليس وهوم ٥٨١٠.

<sup>(23)</sup> الفتادي الصندية ، كتاب الكرامية ، الباب الناسع في اللبس ما يكرو... إلخ من ٥٠٠٠.

<sup>(24)</sup> رد المحترر بكراب العظر والذباحة ، فصل في اللبسن ، ج ٩ م ٥٨٥.

<sup>(25)</sup> ردامجة روكماب الحظر والاياحة العل في اللبس ع وص ٥٨٥.

<sup>(26)</sup> ردالحت روكن ب الحظر والاباحة وصل في الليس من ٩٩ من ٢٨٥.

<sup>(27)</sup> الرجع ليابق من ١٨٥٥ ١٨٥٠

<sup>(28)</sup> لدرالحقار كتاب الحظر والأباحة ، فصل في اللبس ، ج ٩ م ٥٨٦.

یعنی جبکہ بٹن بغیر زنجیر ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو ان کا استنعال ناجا ئز ہے کہ بیدز نجیر زیور کے علم میں ہے، جس کا استعال مردکو نا جائز ہے۔

مسكله ٢٣: آشوب چيتم (ليني آنكه دُ كهنا) كي وجدست موفع پرسياه ريشم كا نقاب دُ اٺناج نز ہے كه بيعذر كي صورت ہے۔'(29) اس زمانے میں رنگین چشمے مکتے ہیں، جو دھوپ اور روشیٰ کے موقع پر لگائے جاتے ہیں، ایسا چشمہ ہوتے ہوئے ریشم سے استعال کی ضرورت جیس رہتی۔

مسكم الال نابالغ لؤكول كوجمى ريشم كے كرا بيتا ناحرام بيانا فرام بيتانے والے پر ہے۔(30)

مسکلہ ساسانی کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کیڑا پہننا سرد کومنع ہے گہرا رنگ ہو کدسرخ ہوجائے یا بلکا ہو کہ زرد رہے دونوں کا ایک تھم ہے۔ عورتوں کو بیہ دونوں فتم کے رنگ جائز ہیں، ان ددنوں رنگوں کے سوا باقی ہرفتم کے رنگ زرد، سرخ، دھانی،بسنتی، چمپئی، نارنجی وغیر ہامردوں کو بھی جائز ہیں۔اگر چہ بہتریہ ہے کہ سرخ رنگ یا شوخ رنگ کے کپڑے مرد نه پہنے،خصوصاً جن رنگوں میں زنانہ پن ہومرد اس کو بالکل نہ پہنے۔ (31)ادر بیممانعت رنگ کی وجہ ہے نہیں بلکہ عورتول سے تشہد ہوتا ہے اِس وجہ نے ممانعت ہے، لبندا اگر بیعلت نہ ہوتو ممانعت بھی نہ ہوگی ، مثلاً بعض رنگ اس تشم کے ہیں کہ عمامہ رنگا جاسکتا ہے اور کرنتہ یا جامداس رنگ ہے رنگا جائے یا جاور رنگ کر اوڈھیس تو اس میں زنانہ بن ظاہر ہوتا ہے توعمامہ کو جا تر کہا جائے گا اور دوسرے کپڑوں کو مکروہ۔

مسئلہ ۵۳؛ جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہار تم میں سیاہ کیڑے پہنتا ، ناجائز ہے۔ (32) سیاہ بلے لگانا (لیعنی باز و پرسیاہ پٹی لگانا) بھی ناجائز ہے کہ اولاً آلاوہ سوگ کی صورت ہے، دوم میر کہ نصاری کا پیطریقہ ہے۔ ا یا محرم میں لیعنی پہلی محرم سے بار ہویں تک تیلن شم کے رنگ نہ ہے جائیں ، سیاہ کہ بیررافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کہ ربیمبتدعین لیحیٰ تعزیبه داروں کا طزیقہ ہے اور شرخ کہ بیہ خارجیوں کا طریقہ ہے ، کہ وہ معاذ اللہ اظہا یہ مسرت کے كي مرخ يهنة بين-(33) (اعلى حضرت قبله قدى سره،)

<sup>(29)</sup> الدرائخار، كماب الحظر والاباحة ، فعل في اللبس ، ج و بس ١٨٥٠.

<sup>(30)</sup> احدّ دى العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الماسع في اللبس ، ج ٥، ص اعطو.

<sup>(31)</sup> الدرالخارور المحتار، كتاب الحظر والاباحة ، تعل في اللبس ،ج ٩٠٠ م٠ ٥٩٠.

<sup>(32)</sup> الفتاوي المعندية ، كماب الكراهبية ، الباب الناسع في اللبس، ج٥، سسس.

<sup>(33)</sup> ئاخوذ از فرادي رضويه، ج٢٢٤م ١٨٥.

محرم میں بھی سیزعمامہ جائز ہے

شیخ طریقت، امیر المستّنة وَامّنَهُ بَرُکُامِیمُ الْعَالِیَهِ مزید فرماتے ہیں: صاحب بہادِشریعت حضرت علّہ مدمنق محمہ امجد علی الحظی علیہ رئیءَ المبر المستّنة وَامّنَهُ بَرُکُومُ الْعَالِیهِ مزید فرماتے ہیں: صاحب نے اس بیان تینوں توموں کی مشابَهَت رہی ہوگی لہٰذا مفق صاحب نے اس سے مشابَهَت کی وجہ سے منع فرمایا۔ عمراب ان تینوں علی سے صرف ایک بدند مب فرقے کے جوہ رکا سلسمہ ہاتی ہے، ہتی صاحب نے اس سے مشابَهَت کی وجہ سے منع فرمایا۔ عمراب ان تینوں علی سے صرف ایک بدند مب فرقے کے جوہ رکا سلسمہ ہاتی ہے، ہتی وونوں کا سلسمہ نہم ہو چکا ہے۔ بالغرض کوئی تا وان سُنی بھی ان دنوں سیاہ لباس پہنے ہوئے گزرے تو آپ کے ذہن میں بھی ہات آ میگل کہ یہ اس بدند ہم برا مامن میں بھی ہے بات نہیں آئے گی کہ وہ تحریر وارجا رہا ہے۔ محرمبز عمامہ شریف والے کود کھے کر آپ کے وہم دگمان میں بھی ہے بات نہیں آئے گی کہ وہ تحریر وارجا رہا ہے۔

ای طرح اب سرخ لباس والے کود کیے کرخار جی نہیں کہا جاتا کہ فی زمانہ کوئی خارجی ہمارے یہاں سرخ لباس بیں نظر نہیں آتا۔ ابذا محم الحرام بیں اب نہ سر لباس ممنوع نہ ہی سرخ کی مما تکت ۔ پس ٹابت ہوا کہ محرام الحرام بیں ہم بھی سبز عمامہ شریف برا سبز عمامہ کونا جائز کہنا جراکت ہے

معدے کہ مشابکت کی تعریف بجھ میں آئی ہوگی اور آپ بالکل انچی طرح سجے گئے ہوئے کہ وہ بد فرہب لوگ جو بھی مبزی ہے باندھا

امید ہے کہ مشابکت کی تعریف بجھ میں آئی ہوگی اور آپ بالکل انچی طرح سجے گئے ہوئے کہ وہ بد فرہب لوگ جو بھی مبزی سے باندھا

کرتے ہے اب کسی طرح بھی ویکھے بیس جارہے، ڈھونڈ نے ہے بھی نیس سلتے، پھر بھی تھینچے تان کرمبز مبزگنبدوالے، بیٹھے بیٹھے آقامتلی المدرُ

تعالٰی عکیہ قالہ وَسَلَم کے بیارے پیارے برعماے کوکسی تمراہ فرقے کے کھاتہ بیس ڈال کرمبز مبز کامہ شریف پہلنے واے عاشقان رمول کو

نا ج تزفعل كا مرتكب جانتا بهت براي جرأت ہے۔

حضرت علّامه ملّا على قارى عَلَيْدِ رَحْمَدُ اللهِ الْبَادِى وهِ مِرِقًا ق شُرح مِشَكُو ق " مِن قولِ صحابي نقل فرمات إلى : 'مَمَا رَاكُ الْهُ سَلِمُونَ حَسَنَا فَهُوَ عِنْدَ اللّهِ حَسَنَ لِي خِسَ كَام كُومسلمان احِها بجه كركري (جَبُده وشريعت مِن مَعْ نه مو) تو وه اللهُ عَرَّ وَجَلَّ كَزُد يك بحى احِها بـ " -عِنْدَ النَّهِ حَسَنَ لِي اللّهِ عَلَى مِن كَام كُومسلمان احِها بجه كركري (جَبُده وشريعت مِن مَعْ نه مو) تو وه اللهُ عَرَّ وَجَلَّ كَزُد يك بحى احِها بـ " - ١٣٨٥) (مرقاة المفاتح ، كمّاب العنظيات والتكبير ، ٣٠ / ٢٥ م ، تحت احديث الله من ١٣٨٥)

#### سبزعمامه بسنديده ہے

معوم ہو، کہ اگر سبز جی مہتریف پر بالغرض کوئی دلیل نہ ہی ہوتہ بھی بیرجائزے، کہ ال کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور وپر ذکر کئے گئے تو یہ سخالی کی روشنی جی تو سبز جمامہ شریف اللہ تو تو تو تا کی بارگاہ جی بیٹے بھی ہیں۔ خیر دلائل بالا کی تو اس صورت جی ضرورت پڑے گی جب کہ ہز و نیا کے مختلف ملکول جی دریخ و الے عاشقان رسول اسے پہنچ بھی ہیں۔ خیر دلائل بالا کی تو اس صورت جی ضرورت پڑے گی جب کہ ہز عمامہ صراحة خابت نہ ہو۔ آئم تد للہ تو تو تو تو تو تعادے پیادے آتا ، شکے حسینے والے مصطفی صلی اللہ تو کی علیہ قالہ و تعادے پیادے آتا ، شکے حسینے والے مصطفی صلی اللہ تو کی علیہ قالہ و تنظم نے اپنے سر اقدی پر نیج کر نہ صرف سبز عمامہ شریف کو بلکہ خود سبز رقال کو بھی عظمت بخش دی اور آئ بھی سبز سبز گذری خسندی خسندی مسئد کی جسند کی جسند کی خسندی خسندی مسئد کی جسند کی جسند کی جسند کی حسند کی حسند کی حسند کی حسند کی حسند کی جسند کی حسند کی کا کہ حسند کی حسن

#### وجال کی پیروی کرنے والے متر ہزار افراد کون؟

وسوسہ: منا ہے کہ مدیت بین ہے کہ میری است کے سر بڑارا دی دجال کی پیردی کریں گے، دروہ سبزی ہے والے بول ہے۔
جواب وسوسہ: پیارے بھائی الله تَخَالی عَلَیْہِ قَالِہ وَسَلَّم کی سنتوں پر الله بینیں، اپنے نی سنگی الله تَخالی عَلَیْہِ قَالِہ وَسَلَّم کی سنتوں پر الله کا کہ ہوئی الله تَخالی عَلَیْہِ قَالِہ وَسَلَّم کی سنتوں پر الله کا کہ ہوئی ہا توں میں آکر مسلمیان کی آکرم سنگی الله تَخالی عَلَیْہِ قَالِہ وَسَلَّم کی سنتوں پر الله تَخالی عَلیْہِ قالِه وَسَلَّم کی سنتوں پر الله تَخالی عَلیْہِ قالِه وَسَلَّم نے بیانا چھوڑ دیں فر سیعے آئیں روکنے کی کوشش کرتا ہے، ان کے وہنوں میں وسوے ڈالنا ہے تا کہ لوگ اس کی جموٹی باتوں میں آکر سنگیں اپنانا چھوڑ دیں چنا نچھائی وسوے کو بی لے لیجئے مالائکہ ایس کوئی حدیث بینی ہے کہ جس میں می کریم شکی الله تخالی عَلَیْہِ قالِه وَسَلَّم نے بیانا ہو کہ ہوں علیہ میں اسے والے دجال کے بیرو کار ہوں ہے۔ اب جس کسی نے یہ کہا کہ "محضور شکی الله تخالی عَلَیْہِ قالِه وَسَلَّم نے فرہ بیا میری است کے ستر بڑار آئی علیہ والی کی بیروی کریں گے اور وہ ہز تلے والے ہوں گئے اس نے نہ صرف آیک جھوٹ بول جوکہ بذات خور می اللہ تخالی عَلَیْہِ قالِہ وَسِلْم بی بنا لے خفس سے بلکہ تی آکرم سنگی الله تخالی عَلَیْہِ قالِہ وَسَلْم بی بنا لے چنانچ

تى عليبرالسلام پرجموث باند عنه والاجهني

حضرت سيّدنا ابوہريره زقبى الله تَعَالَى عَند مروى ب كدرسول الشّسَلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالِم قَنْم فِي ر قَلْمَة تَدَةً أَمْقُعَدَ كُامِنَ اللّهُ أَد " يَعَنْ مِوجان بوجه كرمجه يرجعوث باعد هے وہ اپنا فيكانا جنم مِن بنائے۔

( بخاری ، کتاب العلم ، باب اثم من گذب علی النبی الخ ، ۱ / ۵۵ ، حدیث: ۱۱۰ )

ای طرح ایک اور دوایت معزت سیدنا این عماس زهن اللهٔ تکالی هنجما سے بھی مروی ہے کہ رسول الله تکای تلایہ قالیہ وتلم نے فرمایا: "جب تک جہیں بھی علم نہ ہو میری طرف سے صدیث بیان کرنے سے بچوہ جس نے جان ہو جھ کر میری طرف جموث منسوب کیا ہے جائے کہ وہ اپنا فیکا نا جہنم ہیں بنا لے۔"

(ترفدی، کتاب تغییر القران کن رسول الله ، باب ماجاء فی الذی بغیر القران براید، ۱۹۳۰، صدیث: ۲۹۱۰) پیارے جما کوا و یکھا آپ نے حدیث کے معاسلے میں جموث بولنے والے کے لیے سرکار صلّی الله تعالی عَلیدِ قالِه و مُنلَّم نے کیس خت ، بیرین ارشاد فر مائی ہیں۔

### <u>. برال صریت کی وضاحت</u>

بیارے بعد نیوا اب اس اصل عدید مهارک کو طاحظه فرمایی که جس کا غلط ترجمه کر کے بیز مبر کاے والے ماشقان رسول کے متعمق بیر رائے قائم کی کئی ہے کہ معاذ الله تعدل غرند روایت فرماتے ہیں ، رائے قائم کی کئی ہے کہ معاذ الله تعدل غرند روایت فرماتے ہیں ، رسول الله شغالی الله تعدل علیہ والله مقال ہے ہیں ، رسول الله شغال الله تعدل علیہ والله وسلم نے ارشاد فرمایا : یک تبتا الله بھال میں آئی تھی متد تعون آلگا عکیہ کہ السبد بھائ ۔ سے

اس روایت کی سند پر سخت کلام ہے۔

یخی میری امت کے ستر ہزارافراد د حال کی بیروی کریں مے جن پر انسیجان ' ہول گی۔''

(مشكوّة المصانيح ، كمّاب الفتن بهاب العلامات بين يرى الساعة الخي، الفصل المأني، ٢/١٠ ٣، صديث: ٩٠١٥)

بيار \_ بهائيو! ندكوره روايت من مسيخان" اور "من أمثى" كالفاظ قابل غورجين:

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَخْمَهُ الرُّخُن صدیم یاک کے اس حصہ عَلَیهِ کُه السّیدیکان (کہ ان پرسیون ہوں گ) کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی میری امت کے وہ لوگ دَ قبال کو مانیں گے (پیروگ کریں گے) جو پہلے سے بی فیشن پرست یہوو و نصار کی کے نقال ان کی کاشکل وصورت بنانے والے یہود کا سائقشین فیشن ایمل لباس پہلے والے ہول گے انمی کا بیرواخرق ہوگا۔ (مراق الناجج ، 2/۱۲))
میں و مرحود د

سیجان کے لغوی معنیٰ

(۲) ''سیکن' عربی نفظ ہے جو کہ ''سَائے'' کی جمع ہے۔ للظ ساج کے کتب افت میں درج ذیل معانی مذکور ہیں۔ چن نچہ ابو علین سرتھنی فر اسے بالکہ مشہور زمانہ گفت ''حائی الفخر ویں' میں فرمائے ہیں: مولے کپڑے ، سیاہ رنگ کی چادر، سبز رنگ کی چور، تارکول والے سیاہ دھا گئے مشہور زمانہ گفت ''حائی الفخر ویں' المجز ویں المجز الدول امر ۱۹۸۸ ) دھا ہے ہوئے ہوئے جو طول وعرض میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے ہوتے ہوتے ہیں اور اسیط میں ہے: ساج ایک بہت بڑا درخت ہے جو طول وعرض میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے ہوتے ہوتے ہیں اور سیان ماج کی جمع ہے۔ (اسم میں المحسیط المحسول المحسول وعرض میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے ہوتے ہوتے ہیں اور سیان ماج کی جمع ہے۔ (اسم میں المحسول وعرض میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور سیان ماج کی جمع ہے۔ (اسم میں المحسول وعرض میں کھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کے بڑے بڑے الدول میں ۱۹۰۰ )

معترت عدامه ماعلی قاری علّیه رَخمتهٔ الله البادی اس حدیث کی شرح بی الکھتے ہیں: سیجان سین کے مره کے ساتھ ساج کی جمع ہے ہے

مسکلہ ٢ سا: اون اور بالوں كے كيڑ سے انبيائے كرام عليم السلام كى سنت ہے۔ سب سے پہلے سليمان عليه الصلوة والسلام نے يہ كيڑ سے بہائے ميں ند آت ہے اور والسلام نے يہ كيڑ سے بہان كراہے بهان كراہے دلوں كومنور كرد كه بيد نيا ميں ند آت ہے اور

جس سے مراد ملیان أنعظر (معنی مبز چادر) ہے۔

(مرقاة الغائع شرح ميكلوة المصابح ، كتاب الفتن ، باب العلامات بين يدى الساعة الخي الفعل الآنى، ٩/١١ ، تحت الدين د ٥٣٩) لفعد كى معتبر كتب "لمنان الغرب" بين سهة التسبيجان المقلي السنة الشود لين ساء جادري المسيبجان بخدم سناج و هؤ الفعد كى معتبر كتب المنديجان سنة كل بين سه مراد مبز طيلمان (جادري) بين (لمان العرب، ا/ ١٩٣٠) القليم للسنان الأخصر لين سيد بين سنام بين بين مطيلمان (جادري) بين (لمان العرب، ا/ ١٩٣٠) عربي لفت كى مشهور كتاب" التوليد من مطيلمان "كوشف معانى كله بين : خاكسرى رنك كا بونا كالى جادر يحوشده تحرير، ميل كيثرار طيلمن "مبز جادركوشية بين جي علاء ومشائخ استعال كرت بين " (المنجد من ١٩٣٠)

ای طرح سخیم ترین ' أرد ولغت ' میں ہے کہ طیاسان ایک قسم کی جادر ہے جوخطیب اور قاضی کندھوں پر ڈانے ہیں اور جنازے یا قبر کی جاور '' جس کا کپڑا عام طور پرسیاد ،سفیدیا اُرٹوانی تُخمُل کا ہوتا ہے' 'کومجی طیاسان کہتے ہیں۔ (اردولفت، ۳. / ۱۲ معتمطا)

#### سيجان كامعني سبزعمامه برگزنهيس

پیارے بھائیو! آپ نے نورفر مایا کہ لفظ بیجان کے اس قدر معاتی ہونے کے باوجود کی ایک نے بھی اس کا معتی سبز عمامہ تیس کیا بلکہ سب ای نے اس کا ترجہ مختلف دیگ کی چاوروں کا کیا ہے لہٰذا اس سے سبز عمامہ کا ترجہ کرنا حدیث مہارک کا مطلب و معد فی بدان ہے اور جان بوجے کر حدیث میں جن سبز ہزار افراد کا تذکرہ ہے وہ مسمان بوجے کر حدیث میں جن سبز ہزار افراد کا تذکرہ ہے وہ مسمان میں بلکہ ملک اصفہان کے بیودی ہوں سے جیسا کہ می مسلم شریف کی حدیث میں ہے چانچے حضرت سیّد نا آئس بن ما لک رجی اللہ تعدی میں بہدی بلکہ ملک استہان کے بیودی ہوں سے جیسا کہ می مسلم شریف کی حدیث میں ہے چانچے حضرت سیّد نا آئس بن ما لک رجی اللہ تعدی تعدیث میں ہے جانچے حضرت سیّد نا آئس بن ما لک رجی اللہ تعدی تعدید ہے مردی ہے کہ رسول الشقی اللہ تعالٰی قالمیہ قالم و تعلق کی چروی کریں گے جن پر'' طیابہ'' (بینی مبز ہو دریں) ہوں گی۔ (مسلم) تعلید القطیۃ السّد یہ استہان کے سبز ہزار یہودی وجال کی چروی کریں گے جن پر'' طیابہ'' (بینی مبز ہو دریں) ہوں گی۔ (مسلم) کا ب الفتن واشراط الماعة ، باب فی بھیۃ من اصاد بیث الدجال ہی چروی کریں گے جن پر'' طیابہ'' (بینی مبز ہو دریں) ہوں گی۔ (مسلم)

حکیم الامت حضرت علی مدمنتی احمہ یار خان عکیہ رُخمنہ الرِ نُخمن اس حدیث کی شرع میں لکھتے ہیں : معدم ہوا کہ اس زیائے ہیں یہود ہیر کا صفیمان میں کشرت سے ہوں گے۔ اصفیمان ایران کا مشہور شہر ہے (مفتی صاحب رُخمنہ اللہ تَعَالی عَلیہ فرمائے ہیں) میں نے وہاں کی سرک اصفیمان میں دجول میں ہے۔ وہاں کی سرک ہے۔ یہاں بی دجال خود یہود ہیں ہے ہوگا۔ ہے۔ یہاں بی دجال کو درزیادہ ہوگا اور دجال کے پہلے عددگار ومعاون میں دجول کے ابتق نے کہ کہ دجال خود یہود ہیں ہے ہوگا۔

پیارے بی نیوا ندکورہ بالاحد بیش مبارک میں واضح طور پرموجود ہے کہ دخال کے بیردکار یہود ہون گے ان کا تعلق مغیر ن ہے ہوگا ہذراس روایت کومبز عمامہ شریف باتھ صنے والے (عاشقانِ رسول) مسلمانوں پرمنظین کرنا جھوٹ اور الخیراء ہے کیونکہ حدیث میں ذکور دجال کے بیروکارول کی مند عموم صفات اور دعورت اسلامی کے عاشقانِ رسول میں پائی جانے والے اوصاف میں زمین ہمان کا فرق ہے۔

آخرت میں نور ہے۔ (34)

اورصوف لینی اون کے کیڑے، اولیائے کاملین اور بزرگانِ دین نے پہنے اور ان کوصوفی کہنے کی ایک وجہ یہ جی اے کہ وہ سیجی اور ان کوصوف لینی اون کے کیڑے، اولیائے کاملین اور بزرگانِ دین نے پہنے اور ان کور دل مخزن انوارِ اللی اور معدن ہے کہ وہ صوف لینی اون کے کیڑے بہت بیش قیمت ہوتے ہیں اور ان کا شار لباسہائے فاخرہ میں ہوتا ہے، یہ چیزیں فقرااورغر با کوکہاں ملیں، انھیں تو امراورؤ سباستعمال کرتے ہیں۔

، فقبها اور حدیث کا مقصد غالباً ان بیش قیمت اونی کیڑوں سے پورا نہ ہوگا، بلکہ وہی معمولی دلیم کمبل جو کم وتعت سمجھے جاتے ہیں، ان کے استعمال سے ووبات پوری ہوگی۔

مسئلہ کسا: یا جامہ پہنٹا سنت ہے، کیونکہ اس میں بہت زیادہ سترعورت ہے۔(35) اس کوسنت بایں معنی کہا می ہے کہ حضور اقد س ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے پیند فر ما یا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے پہنا۔ خود حضور اقد س صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم تہبند پہنا کرتے ہتھے، یا جامہ بَہننا ٹابت نہیں۔

مسئلہ ۱۳۸ سردکوایسا پاجامہ پہننا جس کے پانتج کے اگلے جھے پشت قدم پر رہتے ہوں کروہ ہے۔ کپڑوں میں اسال بعنی اتنا نیچا کرتنہ جبرہ پاجامہ، تہبند پہننا کہ شخنے جب جائیں ممنوع ہے، یہ کپڑے ہی پنڈلی سے لے کر مخنے تک ہوں بعن شخنے نہ چھپنے پائیں۔ (36)

جمر پاجامہ یا تہبند بہت اونچا پہننا آج کل وہابیوں کا طریقہ ہے، لہٰذا اتنا اونچا بھی نہ پہنے کہ دیکھنے والا وہائی سمجھے۔ اس زمانے میں بعض لوگوں نے پاجامے بہت نیچے پہننے شروع کردیے ہیں کہ شخنے تو کیا ایر یاں بھی حجب جاتی ہیں، حدیث میں اس کی بہت شخت ممانعت آئی ہے، یہاں تک کہ ارشا دفر مایا: شخنے سے جو نیچا ہو، وہ جہنم میں ہے۔ (37)

(34) الفتاوي المعندية ، كرّب الكراهية ، الباب الماسع في الليس ،ج٥، م ٢٣٠٠.

### شعاد صالحين

پیارے بھائیو! بعض چیزی بزرگان دین کے فِعاَرے ہوتی ہیں جیہا کہ ادن کالباس صوفیا ، کافِعاَرے۔ چنانچے حضرت سیدنا داتا منج بخش علی بن عثمان جویری رَخمتُ اللبِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب '' محصت الخوب'' جیل فرماتے ہیں :'' نُرُز قعہ (مُرُ آ۔ قئہ) یعن پَنَمَ اور اُدن و صوف کا مخصوص وضع قطع کالباس جے گدڑی کہتے ہیں صوفیہ کرام کافِعارے۔'' ( کشف الجحوب، باب لیس المرتعات ، ص ۲۲ م)

(35) المرجع السابق.

(36) الفتاوي الصندية ، كمَّاب الكراهية ، الباب الناسع في اللبس ، ج ٨ ، م سوس.

(37) منج البخاري، كتاب السباس، باب ما استفل من الكعبين فعوفي النار، الحديث: ٥٤٨٥، ج٣، ٥٧٨٠.

اوربعض لوگ اتنااوميا پہنتے ہيں كہ محفظے بھی کھل جاتے ہيں جس کوئيكر کہتے ہيں، بينصرانيوں ہے سيکھا ہے،اونيا پہنتے ميں تو محفظے کھول ديتے ہيں اور نيجا پہنتے ہيں تو ايڑياں چھپا ديتے ہيں۔افراط وتفريط سے عليمدہ ہو کرمسنون طريقة نہيں افتيار کرتے۔

بعض لوگ چوڑی دار پا جامہ پہنتے ہیں، اس میں بھی شختے جیستے ہیں اور عضو کی پوری سما ت نظر آتی ہے۔ عورتوں کو بالخصوص چوڑی دار پا جامہ نہیں پہننا چاہیے، عورتوں کے پا جائے ڈھلے ڈھالے ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم جھپ جائیں، ان کے لیے جہاں تک یا وُں کا زیادہ حصہ چھپے اچھاہے۔

مسئنہ ۹ سا: موٹے کپڑے پہنتا اور پرانا ہوجائے تو پیوند لگا کر پبننا اسلامی طریقہ ہے۔ (38) حدیث میں فرمایا کہ جب تک ہیوندنگا کر پہن نہ لوں کپڑے کو پرانا نہ مجھو۔ (39)

(38) الغتادي العندية ، كمّاب الكربعية ، الباب الآسع في اللبس ، ج٥، ص ١١٠٠.

#### پوند دارلباس کی نصیلت

حضرت سنیڈ نائم و بن تیس رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں، امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کا کنات، علی الْمُرْتَفِیٰ شیرِ خدا کُوْمُ العدُ تعالیٰ وَجَهَدُ الْکُرِیْم کی خدمت و بُرُکت میں موض کی می، آپ ایٹی تیس میں ہیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا، اس سے ول زم رہتا ہے اورمویس اس کی ویروی کرتا ہے (یعنی مومِن کا دل زم ہی ہونا چاہیے) (حلیۃ الا دلیاء ن اس ۱۲۳ صدیث ۲۵۴)

#### پیوندوائے کپڑے صالحین کاشِعار

حصرت عا تشركوحضور صلى الملهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كى وصيت:

حضور مثلی اللهٔ عَلینه وَ مُعْمِی عَا مُشَرِقِ عِن اللهُ عَنْهَا كو وصیت فرمانی: اگرتم مجھ سے ملاقات كی خواہشند ہوتو فقراء جیسی زندگی بسركرنا، دولت مندول كی محفلول سے علیجد وربتا اوراوڑھنى كو پچوندلگائے بغیر ندا تار تا۔

(ترندی، كتاب اللهاس، باب ماجاه فی ترقیع الثوب، ۳۰۲/۳۰ ۱۰ الحدیث ۱۷۸۷)

(39) سنن التريذي، كمّاب المدياس، باب ماجاوفي ترقيع الثوب الحديث: ١٤٨٤ معيام ٢٠٣٠.

المرح بهاد شریعت (صرنان ۱۵۰۱) هد المالی الما اور بہت باریک کپڑے یہ بہنے جس سے بدن کی رخمت جھکے،خصوصاً تہبند کہ اگریہ باریک ہے تو ستاعورت نے ہو سکے گا۔ اس زمانہ میں ایک بیر بلامجی پیدا ہوگئ ہے کہ مماڑی کا تہبند پہنتے ہیں جس سے بالکل سرعورت نہیں ہوتا او اسی کو پہن کر بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور ان کی نماز بھی نہیں ہوتی کے سترعورت نماز میں فرض ہے۔ بعض اول یا جامداور تهبند کی جگه دموتی باند ہے ہیں، دهوتی باندهنا مندؤں کا طریقنہ ہے اور اس سے سترعورت بھی نہیں ہوتا، ملنے میں ران کا پیچملاحصہ کھل جاتا ہے اور نظر آتا ہے۔

مسکلہ • ۳۰: سدل یعنی سریاشانے پر کپڑا ڈال کراس کے کنارے لٹکائے رکھنا نماز میں مکروہ ہے،جس کا بیان گزر چکا مگر نماز میں نہ ہوتو مکر وہ ہے یانہیں اس میں تفصیل ہیہ ہے کہ اگر کرنتہ یا پا جامہ یا تہبند پہنے ہوئے ہے اور جادر کو سریاشانوں سے لٹکا دیا تو مکر دہ نہیں اور اگر کرنتہ بیں پہنے ہوئے ہے توسدل مکر دہ ہے۔ (40)

مسکلہ اسم: پوشین ( بینی کھال کا کوٹ یا گرننہ) پہننا جائز ہے۔ بزرگانِ دین،علما ومشان کے پہنی ہے۔ جو جانور طلال نہیں، اگر اس کو ذرج کرلیا ہو یا اس کے چمڑے کی ویا غت کرلی ہوتو اُس کی پوشین مجمی پہنی جاسکتی ہے اور اس کی ٹو پی اوڑھی جاسکتی ہے،مثلاً لومڑی کی پوشین یاسمور کی پوشین کہ بلی کیشکل کا ایک جانور ہوتا ہے جس کی پوشین بنائی جاتی ہے۔اس طرح سنجاب کی پوشین، بیکھونس ( یعنی بڑا چوہا) کی شکل کا جانور ہوتا ہے۔ (41)

### تحكيم الامت كيدني ميول

بیانتہائی قناعت کی تعلیم ہے کہ پیندوالے کپڑے پہننے میں عار نہ ہو۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کہ جب كه آپ ضيفة المسلمين منتے كه آپ كے كپڑول ميں او پر شلے تين چوندايك جكه پر نگے ستھے كه پيوندگل كيا تو اور لگاليا حضرت ممر ب ا پنی خل نت کے زمانہ میں خطبہ دیا اس وقت آپ کے تہبند شریف میں بارہ پیوند تھے۔ (مرقات) مقعد ریہ ہی ہے کہ پیوندواے کپڑے کے پہنے میں عار نہ ہونی چاہیے لبذا ہے حدیث ان احادیث کے قلاف نہیں جہاں ارشاد ہے کہ رب کی نعمت کا اثر تم پر ظاہر ہویا فرمایا کہ نیا کپڑایا و تو برانا خیرات کردو۔ ابن عساکر نے حضرت ابوابوب انصاری سے روایت کی کہ حضور صلی انتدعلیہ وسلم کد معے کی سواری قر مالیتے تھے، پذ تعلین پا خودی لیتے سے الهی مین میں پرندا گالیتے سے اور پین لیتے سے اور قرماتے سے کہ جو بری سنت سے نفرت کرے وہ میری جماعت سے بیں۔ (مرقات) (مراة المناجع تثرح مشکوة المعائع، ج٢ بيم ١٩٠)

- (40) الفتادي بهندية ، كمّاب الكربعية ، الباب الناسع في اللبس ، ج٥ بم ١٣٣٠.
- (41) انفذوى الهندية ، كترب الكراهية ، الباب الماسع في اللبس ، ج٥، ص ٣٣٣.

اعلى حضرت ١٠٠٠م اللسنت مجدد دين وملت الثناه امام احدرضا خان عليه رحمة الرحمن فنادى رضوية تريف بين تحرير فرمات بين: اتول: جو چھ ہم نے کے جواز میں ذکر کریں گے اس کا اتحطار کرو اور جنجو کرو مے جان لوگے (ت) واماً الفقه: فنقول نقول كثيرة بثيرة شائع في كتب المنهب متونا وشروحا وفتاؤي ربانة كي بارب، تو بم كت بي كت ذب بي جاب - مسئلہ ۲۷: ورندہ جانورشیر چیا وغیرہ کی پوئین میں بھی حرج نہیں اس کو بہن سکتے ہیں، اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس بر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بات ہے۔ (43) اگر چہ افضل اس سے بچتا ہے۔ حدیث میں جیتے کی کھال پر سوار ہونے کی ممانعت آئی ہے۔ (43) مسئلہ ۲۷۰ ناک موفعہ پو نچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے، مسئلہ ۲۷۰ ناک موفعہ پو نچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے، اس طرح پیدنہ پو نچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہ تکبر ہوتومنع ہے۔ (44)

#### 多多多多多

وه متون شروح مول یا فآلؤی، ان میں اس مسئلہ کا بکشرے ذکر ہے۔ (ت)

مختر(۱) قددری وہداری(۴) وقابیر(۳) وفعانیر(۴) ونخار(۵) وکنز(۲) ووافی(۵) واصلاح(۸) ونور الدینیاح(۹) وسلنمی (۱۰) وتؤیر وغیر ہاعامہ متون میں تصریح صریح ہے کہ:

كل اهاب دبغ فقد طهر الإجلد الخانوير والآدمى س\_ (س) فخفر للقدوري كاب الطهارة مطبوعه مجيدى كانبورس ٤) خزير ادرآدي كے چڑے كانورجس چڑے كوئي دباغت دى جائے دو ياك موجاتا ہے (ت)

( فرَآوی رضویه یا جلد ۱۲ می ۱۵ ۱۳ رضا نه و ند میشن ، . جور )

(42) الرفع السابق.

(43) المصنف لعبد الرزاق، كمان العلم أرة، باب جلود السباع، رقم: ١٣٠٠ج ايم ١٥٠٠

(44) الفتادي العندية، كتاب الكراصية ، الباب التاسع في اللبس من ٥٠ من ١٠٠٠.

# عمامه كابيان

عمامه باندهنا سنت ہے، خصوصاً نماز میں کہ جونماز عمامہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عمامہ کے متعلق چند حدیثیں او پر ذکر کی جاچکی ہیں۔

مسکلہ ا: عمامہ باندھے تو اس کا شملہ پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمنیان لٹکا لے۔شملہ کتنا ہونا چاہیے اس میں اختلاف ہے، زیادہ سے زیادہ اتنا ہوکہ بیٹھنے میں نہ دیے۔ (1) بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے، بیسنت کے خلاف

(1) الفتاوى الهندية ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع في اللبس ، ج ٥ مس • سوس و

اعلى حضرت ،امام ابهسنت،مجدد دين وملت الشاوامام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فآدى رضوبه شريف بيس تحرير فرمات ميس :

عمامه حضور پُرنورسیّد عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کی سنّت متواتر و بهرس کا تواتر یقینا سرحد ضرور بات دین تک پہنچا ہے ولہد. علائے کرام فى مەتوعمامدارسا بى عذبەلىنى شىلەچپور تاكداس كى فرى اورسنت غيرموكدە ، يېال تك كدمرقاة يىل فرمايا:

قد ثبت في السير بروايات صحيحة ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كأن يرخى علامته احياناً بين كتفيه احيانا يلبس العمامة من غير علامة فعلم ان الاتيان بكل واحدمن تلك الامور سنة ا\_\_

(ا \_ مرقاة المفاتع شرح مشكوة المصابح والفصل الثاني من كمّاب اللباس مطبوعه مكتبدا عداد بيرملتان ٢٥٠/٨)

کتب بیر میں روایا متوصیحہ سے ٹابت ہے کہ نبی اکرم ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی عمامہ کا شملہ دونوں کا ندھوں کے درمیان حجوز تے بھی بغیر شملے باندسے ۔اس سے بدوائے ہوجاتا ہے کدان امور میں سے برایک کو بجالانا سنت ہے (ت)

اس کے ساتھ استہزا کو کفر مخبرایا کمانص علیہ الفقیماء انکرام وامروا بتر کہ جیث یستھزی برالعوام کیا یقعوا فی انعلاک بسوء الکلام (جبیہا کہ نقلہاء كرام ف ال پرتصري كى ہے اور دہال اسكے ترك كاسكم ديا جہال عوام الى پر خداق كرستے ہوں تا كدوہ اس كلام بدست ہلاكت يى ند پڑیں۔ ست) تو نمامہ کے سنت لؤزمہ دائمہ یہاں تک کہ علماء نے خالی ٹوپی مہینے کومٹر کین کی وشع قرار دیا اور حدیث آتی رکانة رمنی اللّٰہ تعالی عندكواس پرخمل كيا مظلى قارى نے شرح مشكوة من فرمايا؛ لعديوو الصصلى الله تعالى عليه وسلعد لبس القلنسوة بغير العمامة قيتعين ان يكون هذا زى المشركت ٢- ين اصلاً مردى ندبوا كدرسول التُرسلي التدتعالي عليه وسلم في بغير ممامه کے ٹولی پہنی ہو متعین ہوا کہ ریکا فروں کی وضع ہے (ت)

· المعارّة المفارّع شرح مثلوّة المصارّع والفصل الثاني من كتاب اللياس مطبوعه مكتبه المداوييه مثان ٢٥٠، ٨)

ای میں بعد ذکر بعض احادیث نضیات عمامه ہے:

هذا كله يدل على فضلية العهامة مطلقاً نعمر مع القلنسوة افضل فليسها وحدها مخالف للسنة كيف ->

# ہے اوربعض شملہ کواو پر لا کر عمامہ میں محرس وسیتے ہیں ، بیمی نہ چاہیے خصوصاً حالب تماز میں ایسا ہے تو نماز مروہ ہوگی ۔

وهى زى الكفرة وكذا المبتدعة في بعض الملدان س\_

یعنی ان سب ہے تمامہ کی فضیلت مطلقاً تا بت ہوئی اگر چہ بے ٹو ہی ہو، ہاں ٹو پی کے ساتھ انطل ہے اور خالی ٹو بی خلاف سنت ہے ، اور کیونکر نہ ہو کہ کا فروں اور بعض بلاد کے بدغہ ہوں کی وشع ہے (ت)

(٣ \_ مرقاة المفاتع شرح مشكوة المعاجع والفعل الثاني من كمّاب اللهاس مطبوعه مكتبدا مداديه المان ٢٥٠/٨)

اس كا انكاركس درجه اشد واكبر موگاس كاست مونا متواتر ہے اورسدّے متواتر كا استخفاف كغرے -

وجيز كردرى فيم نهرانقائق فيمرروالحتاريس ب:

لولم يرالسنة حقا كفر لانه استعفاف ا

ا الركوئي مخص سنت كوحل و يخ نيس جان تواس في مفركيا كيونك بداسكا استفاف ب- (ت)

(ا\_الفتاوي البزازية مع الفتاوي البندية نوع في السنن من كتاب العلوة مطبوعة نور الى كتب خانه يدور ١٨/٣٧)

عمامه كى نصيلت مين احاديث كثيره واردين بعض أن سے كداس وقت چين نظر بين مذكور بوتى جيل:

مديث الل استن الى وا وو وجامع ترقدي ميس ركاندرشي الله تعالى عند عدروي برسول الله ملى الله تعالى عليدوسلم قرمات إلى:

فرق مأبيننا وبإن المشركين العبائم على القلانس الـ

ہم میں اور مشرکول میں فرق ٹو پول پر عمامے ہیں۔ (ت) (۲ سنن ابی داؤد باب العمائم طبوعد آفاب عالم پریس لا مور۲ /۲۰۸) علامد مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں اس حدیث کے نیچ لکھتے ہیں:

فأليسليون يليسون القلنسوة وفوقها العيامة أماليس القلنسوة وحددها فزى البشركين فنبس العيامة سنة ٣\_\_-.

مسلمان ٹو پیال پہن کراد پر سے عمامہ باند معتے جیل تنہا ٹونی کا فرول کی وشع ہے تو عمامہ باند صناست ہے۔

(٣\_ التيسيرشرح الجامع الصغير تحت مديث فرق ما بنينا الح مكتبه الا، م شافعي الرياض ١٦٩/٢)

يبى حديث بأوردى في النفظول من روايت كى كدرسول الشملى الله تعالى عليدولم في مرايا:

العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا وبين المشركين يعطى يوم القيمة بكل كورة يدروها على راسه الوراسية

ٹولی پرعمامہ ہمارا آورمشرکین کا فرق ہے ہر ﷺ کے مسلمان اپنے سر پردے گااس پرروز قیامت ایک نورعطا کیا جائے گا۔

(٣ \_ \_ كنز العمال بحواله باوردي عن ركانة فرع في العمائم مطبوعه منشورات مكتبه التراث المسل ميروت ١٥ / ٣٠٥)

صدیث ۳ و سوز تف عی مندشهاب میں امیر الموتین مولی علی كرم الله وجهدالكريم سے اور دیلی مند القردوس میں موں علی وعبد الله علی مدیث سے

بن عهاس رضی القد تعالی عنیم سے راوی کذر سول الشرطی الشد تعافی علیه وسلم فرماتے این: المعمائد حر تیبجان العوب ۵۔ ( ملے مرب کے تاج این )۔ (۵۔ الفروسوس براثور الفطابحدیث ۳۲۳۲ مطبوعہ دارا لکتب العلمیة بیروت ۸۷/۳)

مدیث سند الفردوس میں انس ابن مالک رضی الله تعالی عندے ہے رسول الله تعالی علیدوسلم فروستے ہیں: العبائد و تبجان العرب فاذا وضعوا العبائد وضعوا عزهد الله فی لفظ وضع الله عزهد عمامے عرب کے تاج ہیں جب می مرجوز دیر تو المناعزت أتاردیں کے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی ان کی عزت اتاردے گا۔

(ا\_الجامع الصغيرمع قيض القدير بحواله مندفر دول عن ابن عباسمطيوعه دارا لمعرفة بيروت ٣ (٣٩٢)

حدیث ۱۵ ابن عدی امیر الموسین مولی علی کرم الله وجر الکریم سے واوی که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فرمات بین اینتوا المهساجد محتر او مقنعتن ، فأن العهاشعد تیجان المهسلهین ۲ به مجدول جی حاضر بومر بربند اور جماے باند ہے اس لیے که عمد مسلمانوں کے تاج بین - (۲ یا مکال فی ضعفاء الرجال اسای شیخ ممن ابتداء اسامیم میم المکتبة الاثرید، نظر الشیخوپوره ۲ / ۱۳۱۳) صدیث ۲: طبرانی مجمع کربیر اور حاکم منتدرک میں حضرت عبدالله ابن عاس رضی الله تعالی عند سے راوی، رسول الله علیه وسلم فرمات بین .

اعتبوا تزدادوا حلباس صحه الحاكم

عمامه باندحوتهاراملم برصے كا\_(حاكم في است مح قرارديا\_ب)

(٣١\_ المعجم الكبيرياب ماجاء في نيس العمائم الخمطيوعه المكتبة الغيصلية بيردت ا/١٩٢٧)

حدیث ، ابن عدی کال دبینق شعب الایمان میں اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عند سے راوی کدرسول اللہ سلی اللہ تعالٰی عدید وسلم فر ، ح بیں :

اعتمواتزدادواحلهأوالعهائم تيجأن العرب المهوروي عنه الطبراني صدر الهناوي الى تقويته.

عمامہ باندھووقار زبیدہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں؛ طبرانی نے اس کا ابتدائی حصدروایت کیا،امام مناوی نے اس کا تو ی ہونا بیان کیا ہے (ت) (سمے شعب الایم بحدیث ۲۲۲۴مطیوعہ دارالکتب العربیة بیروت ۵/۱۷۱)

حدیث ٨: ربیمى عمران بن حنین رضى الله تعالى عنه وان اسلم صبين فصم است رادى كهرسول الله صلى الله تعالى عديه وسم فرمات بين:

العبائم وقأر المؤمن وعز العرب قاذا وضعت العرب عمائمها وضعت عزها المد

تماے مسمان کے وقارا در عرب کی عزت ہیں تو جب عرب تما ہے اتار دیں ایتی عزت اتار دیں گے۔

(الالفردول بما ثورالخطاب بحواله عن ابن عها س صديث ٢٢٣ مطبوعه دارالكتب اعربيه بيروت ١٨٨)

حديث ٩: ونى ركاندرضى الله تعالى عندست راوى كررسول الله صلى الله تعالى عليدوسلم قرمات ين:

لاتزال املى على الغطرة ماليسوا العبائير على القلانس سي\_

میری اتت بمیشدد مین حق پر رہے گی جب تک دوٹو پیوں پر تماہے با نومیں۔

(۲سالفردوی بما تورائخطاب بحواله من این عماس مطبوعه دارانکشب اسعر به به بیروت ۹۳/۵) مدیث ۱۰: ایو بکر این افی شیبه مصعف اور ابودا دُوطیالی و این منتی مسانید اور بینق سنن می امیر المونین مولی علی رضی الله تعالی عند ہے راوی که رسول الله مسلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا:

ان الله المدیلی یومر به بدوحنین بمیلند که یعتد بون هدندالعیه و قال ان العهامة حاجزة بین الیکفر والایمان ۳\_-بینک الله عزوجل نے بدرونین کے ون ایسے ملائک سے میری مدوفر مائی جواس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بینک عمامہ کفر وایر ن میں فارق ہے۔(۳\_السنان الکبر کی تعجم تی باب التحریض علی الرمیم طبوعہ دارصار دبیروت ۱۰/۱۰) حدیث اا: دیلی مند الفردوس میں عبدالاعلی بن عدی رضی اللہ تعالٰی عند نے فرایا :

هكذا فاعتبوافان العبامة سيباء الاسلام وهى حاجزة بين البسليين والبشركين سي

(سے گنزالممال بحوالہ الدیلی صدیث ۱۹۱۱ مطبور منشورات مکتبۃ التراث الاسلامی طب بیروت ۱۵ / ۲۸۳) حدیث ۱۱: ابن شاؤان ایک معینت میں مولی علی کرم اللہ وجہدالکریم ہے راوی کدرسول اللہ مسلی اللہ تعالی طنیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرے قرمایا: هکلٰ اتکون تیجان المملائکة ۵ ۔ فرشتوں کتاج ایے ہوتے ہیں۔

(۵ کنزانعمال بحوالداین شافران فی مشیخته حدیث ۱۹۳ مه مطبور منشورات مکتبهٔ التراث الاسلامی حب بیروت ۵ / ۲۸۳) حدیث ۱۱۱ و ۱۱۲ : طبرانی کبیر مین عبدالله بن عمر اور بینقی شعب مین عماره بن صاحت رضی الله تعالی عنهم سے راوی کدرسوں الله سل الله تعالی علیه دسم فر ماحتے ہیں: علیه دسم فر ماحتے ہیں:

عديكم بالعمائم فأعها سيماء الملتكة وارخوالها خلف ظهور كمراب

عما ہے اختیار کروکہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت جموز و۔

(١- المعجم الكبيرهديث ١٨٣/ ١٣١٨ مطبوعة المكتبه الفيصلية بيروست ٢ / ٣٨٣)

طدیث ۱۱: ابوعبدالشری دن وضاح فضل لیاس العمائم شن خالدین معدان سے مرسل راوی کدر سول انتصلی الله تعالی عدید وسم فرات بین: ان الله تعالی اکر عرص فع الاحمة بالعصائب الحدیث اسد

بیشک الله عز وجل نے اس اترت کو محاموں سے محرم فر مایا ، الحدیث

(ا کنزالعمال فی سنن الاقوال والا فعال مدیث ۱۱۳۵ مطبوعه منتورات مکتبة الزاث الاسلای صب بیروت ۱۳۵۵ سه ۳۰۷) مدیث ۱۲: بیه قی شعب الایمان میں انمی سے راوی که رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فریاتے ہیں: اعتبوا خالفوا علی سے سنگہ ۲: عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہوتو اسے اتار کر زمین پر پچینک نہ دے، بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اُی طرح مسئلہ ۲: عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہوتو اسے اتار کر زمین پر پچینک نہ دے، بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اُی طرح

الامعد قبلكم ٢\_- عماے بائد موالل امتوں يعنى يبود ونصار ى كى كالفت كروكدوه عمامه بين باندھتے۔ (۲\_شعب الايمانحديث ۲۲۲۱ مطبوعه دارالكتب العلمية بيردت ۱۲۷۵) .

حدیث ١٤: جم كبيرطبراني من ي

حلاتنا محمدين عبدالله الحضرمي حلاتنا العلاءين عمرو الحنقي حلاثنا ايوب بن مدرك عن مكعول عن الي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله عزوجل وملئكته يصلون على اصاب العبائد يومر الجبعة س

بیان کیا محمہ بن عبداللہ حصری نے، بیان کیا العظام بن عمرواسمی نے، بیان کیا ابوب بن مدرک ہے کھول ہے ابوالدر داءرضی اللہ تعالٰی عزیے كه فرمايا رسول الله صلى الله نتعالى عليه وسلم نے كه بينك الله تعالى اور اسكے فرشنے درود مجيج ہيں جمعه كے روز عمامه والول پر-(٣\_ مجمع الزوائد بحواله جم كبير باب اللباس للجمعة مطبوعه دار الكتب بيروت ٢ /١٤١)

حدیث ۱۸: دیلی انس رضی الله تعالی عنه براوی که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فر ات بین:

الصلاة في العبامة تعدل بعشر الاف حسنة ٣\_\_ فيه ابأن.

عمامہ کے ساتھ تمازوں ہزار لیکی کے برابر ہے۔ (اس کی سند میں ابان راوی ہے۔ت)

(بم \_الفردوس بما تورالخطاب حدیث ۸۰۵ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت ۲/۲۰۱۷)

نوف: جس كماب مصوريث كاحواله ديا حميا بهاس من تعدل كالفظ نيس بها مندير احمد معيدى

طدیث ۱۹: رَامُهُرُ مْرِی کتاب الامثال میں معاذرضی الله تعانی عندست راوی کدرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فرماتے این:

العمائم تيجان العرب فاعتموا تزدادواحلماومن اعتمر فله بكل كورحسنة فأذا حط فله بكل حطة حط

عمائے عرب کے تاج ہیں توعمامہ باند موتمہاراوقار بڑھے گا اور جوعمامہ باندھے اس کے لئے ہر چھ پر ایک نیکی اور جب (بلا منرورت یا ترک کے تصدیر)! تاریے تو ہرا تاریے پر ایک خطاہے یا جب (بعنر ورت بلا تصدیرک بلکہ با اراوہ معاودت) اتارے تو ہر بیج اتارنے پر ایک گناه اتر ہے۔ (ایکنز العمال بحوالہ الرام برمزی فی الامثالیدیث ۲ ۱۱۳ مطبوعه منشورات مکتبة الاسلامی حلب بیروت ۱۵ / ۳۰۸) وونون محمل بين \_ والله لغالي اعلم!

والحديث اشدن ضعفافيه ثلثة متركون متهمون عمروبن الحصين عن ابى علاثة عن ثوير (التدنعالي بي بهتر جانا ہے-اس حدیث میں شدید تشم کا ضعف ہے کیونکہ اس کے تین راوی متروک وہتم ہیں اٹھوں نے الوعلانثہ سے اور انہوں نے تو پر سے روایت

اود حيرًا جاسبة \_ (2)

مسئلہ سا؛ نو پی پہنن خودحضور اقدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے تابت ہے۔ (3) محرحضور علیہ الصلو ۃ والسلام عمامہ مجی باندھتے ستھے بعنی عمامہ کے بیچے ٹو پی ہوتی اور بہ فرمایا کہ ہم میں اور اُن میں فرق ٹو پی پر عمامہ باندھنا ہے۔ (4) یعنی ہم دونوں چیزیں رکھتے ہیں اور ووصرف عمامہ ہی باندھتے ہیں، اس کے بیچے ٹو پی نہیں رکھتے۔ چنا نچہ یہاں کے کفار بھی اگر پیگڑی باندھتے ہیں تو اس کے بیچے ٹو ٹی نہیں پہنتے۔

بعض سنے صدیث کا میں مطلب بیان کیا کہ صرف ٹو پی پہننا مشرکین کا طریقہ ہے جم کر میتول سیح نہیں کیونکہ مشرکین عرب مجی عمامہ باندمها کرتے ہتے۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں مذکور ہے کہ حضورا قدس ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا جھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا۔ (5) بس اس سنت کے مطابق عمامہ رکھے، اس سے زیادہ بڑا نہ رکھے۔ بعض لوگ بہت بڑے عمامے باندھتے ہیں، ایسا نہ کرے کہ سنت کے خلاف ہے۔ ہارداڑ کے علاقے میں بہت سے نوگ پکڑیاں باندھتے ہیں، جو بہت کم چوڑی ہوتی ہیں اور چالیس بچاس گزلمی ہوتی ہیں، اس طرح کی پکڑیاں مسلمان نہ باندھیں۔



عدیث ۲۰: مندالفردوس میں جابر بن عبدالله انساری رضی الله تعالی عنیا ہے مروی رسول الله مسل الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں: رکعتان بعدامة خير من سبعدن دکعة بالاعمامة ۲ \_\_

(٣\_ الغروول بما تورالخطاب حديث ٣٣٣٣ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت ٢ / ٢٦٥)

عمامہ کے ساتھ دو ۲ رکعتیں ہے تماہے کی ستر رکعتوں سے افعنل ہیں۔ ( فقاوی رضویہ ، جلد ۲ ، م ۲۰۹ ، ۱۳ ، ۲ رضا فاؤنڈیشن ، لا ہور )

- (2) الفتاوى المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع في اللبس ... والخ ، ج ٥،٠٠ ١٠٠٠.
  - (3) الرجع المابق.
- (4) سنن الترمذي بركتاب المنهاس باب العمائم على التقل نس الحديث: ٩١١ ١٥ ما من ٣٠٥ م.
- (5) مرقاة الفاتيح ترحمت كاق المصابح ، كماب اللباس ، الباب الثانى بحت الحديث: ٣٣٣، ج٨، م ١٣٨.

# متفرق مسائل

بزرگانِ دین، اولیا وصالحین کے مزارات طیبہ پرغلاف ڈالنا جائز ہے، جبکہ بیمقصود ہو کہ صاحب مزار کی وقعت نظرعوام میں پیدا ہو، اُن کا ادب کریں اُن کے برکات حاصل کریں۔(1)

مسئلہ ۴۰: یا د داشت کے لیے یعنی اس غرض ہے کہ بات یا در ہے بعض لوگ رومال یا کمر بند میں گرہ لگا لیتے ہیں یا کسی جگہ انگلی وغیرہ پر ڈورا با ندھ لیتے ہیں، بیرجائز ہے اور بلاوجہ ڈورا با ندھ لینا مگروہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۵: گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جبکہ وہ تعویذ جائز ہو لیبنی آیاتِ قرآنیہ یا اساء الہیہ (اللہ تعالی کے ناموں) یا ادعیہ (دعاؤن) سے مراد وہ تعویذ کیا جائے اور بعض حدیثوں میں جوممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناج نز اللہ ظ پر شمتل ہوں، جو زمانہ جاہلیت میں کیے جاتے ہے، ای طرح تعویذات اور آیات و احادیث وادعیہ کو رکانی میں کھے کر مریض کو بہنیت شفایلا تا بھی جائز ہے۔ جنبو حائض ونفسا بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، ہاز و پر باندھ سکتے ہیں جبکہ غلاف میں ہوں۔ (3)

(1) ردامحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في اللبس ، ج ٩ م ١٩٥٠.

#### مزارات پر چادر چڑھاتا

، مام اہلسنت ا، م احمد رضا خان محدث بر لی علیہ الرحمہ ہے مزارات پر چادر جڑھانے کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہوتو بریکار چادد جڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اند تعالیٰ کے ولی ک ردح مبارک کو ایصال تو اب کے سلتے مختاج کو دیں (احکام شریعت حصد اول ص 42)

(2) الدرالخاروردالمحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في اللبس من ٩٩٠٠ م ١٩٩٥.

(3) ردامحتار، كتاب الحظر والرباحة ، فصل في اللبس ، ج ٩، ص ١٠٠٠.

على حضرت ١٠، م المسنت ، مجد درين وملت الثناه امام احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فآدى رضوبيشر بف ميس تحرير فرمات بيس:

تعویذ، ت بیشک احادیث اور ائمد تدیم و صدیث سے ٹابت، اور اس کی تفصیل ہمارے فرافی افریقہ بی ہے، تعویذ ات اساء الی وکام الی و ذکر اہی سے ہوتے ہیں ان بیں اثر نہ مانے کا جواب وہی بہتر ہے جو معزت شخ الوسعید الخیر قدل سمرہ العزیز نے ایک ملحہ کو دیا جس نے تعویذ ت کے اثر بیل کلام کیا حضرت قدل سمرہ نے فرمایا: تو ججب گدھا ہے۔ وہ دنوی بڑا مغرور تھا یہ تفظ ہفتے ہی اس کا چرہ شرخ ہوگی اور سوید ت کے اثر بیل کلام کیا حضرت قدل سمرہ نے فرمایا: تو ججب گدھا ہے۔ وہ دنوی بڑا مغرور تھا یہ تفظ ہفتے ہی اس کا چرہ شرخ ہوگی اور سوال کا سے مردن کی رئیس بھول گئیں اور بدن غلیظ سے کا نیخ لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاک ہوا، فرمایا بیل نے تمہارے سوال کا سے

یا اردویش به کهه وے که الله (عزوجل) برکت کرے۔اس طرح کہنے سے نظر نیس کیے گی۔ (5)

جواب ویانے گدھے کے نام کا اثرتم نے مشاہدہ کرلیا کرتمہارے استے بڑے جسم کی کیا حالت کردی لیکن مولی عزوجل کے نام پاک میں اثر سے متحر ہو۔ واللہ تعانی اعلم۔ ( قاوی رضوبیہ ، جلد ۲۰ ۲ مرضا فاؤنڈیش ، لا ہور )

(4) روالحتار، كماب أعظر والاباحة ، نصل في اللبس ، ج٩ من ١٠٠٠.

جارے علاء تعرق فرمائے بین کونس حروف قائل ادب ہیں اگر چہ جدا جدا کھے ، بول جسے تختی یا وسلی پر خواہ ان میں کوئی برا نام لکھ ہوجیسے فرعون ایوجہل وغیر ہما، تاہم حرفوں کی تنظیم کی جائے اگر جدان کا فروں کا نام لائق اہانت ویڈ کیل ہے۔

فى الهنديه اذا كتب اسم فرعون او كتب ابوجهل على غوض يكركان يوموا اليه لان لتلك الحروف حرمة كذا في السر اجية ا\_.(ا\_نآذى بنديه كتاب الكرامية الإب الخاص نورانى كتب فانه يِثاور ۵/ ۲۲۳)

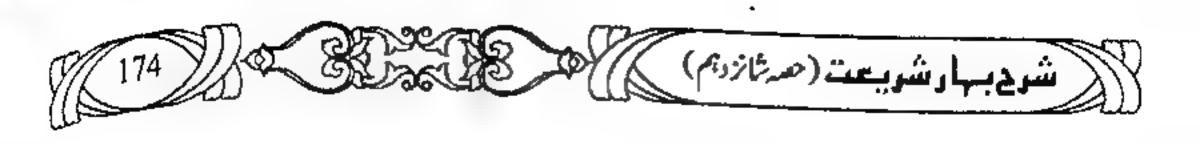
ن وی مندمین ہے جب فرعون اور الاجہل وغیرہ کے نام کی غرض کے لئے لکھے جا میں تو کروہ ہے کہ انھیں کہیں چونک دیں اس لئے کہ ان حروف کی عزت و تو قیرہے جیسا کہ مراجیہ ش نہ کورہے۔ (ت) (قاوی رضویہ جلد ۳۳، ص ۳۳۵رضا فاؤنڈیشن، لاہور) (5) ردائحتار، کما ب انحظر والاباحة ، فصل فی اللبس ، ج۴، ص ۱۰۱،

نظر حق ہے

مرکار نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالبوسلّم نے إرشاد فرمایا: نظر حق ہے، اگر کوئی چیز تقتریرے بڑھ سکتی تو اس پر نظر بڑھ جاتی اور جب تم دھلوائے جاز تو دھودو۔ (مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی ہص۲۰۲۱، حدیث: ۲۱۸۸)

نظرِ بنداونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے

حضرت سيّد نا جابريني الله تعالى عندے روايت ہے كه شينشاو توش تصال، متكرِ حسن وجمال ملّى الله تعالى عليه فار وسلّم ف ارتباد ۔۔۔



多多多多

فر، يا: ٱلْعَيْنُ تُدُينُ لُلَّ اللَّهِ مِنَ الْقَيْرَ وَتُلَيْلُ الْجِهَلُ الْجِهَلُ الْقِنْدَ بِ ثَلَ الْطَ ( تِحْمَ الجوامع ، ۵ / ۲۰۰۳ ، مديث: ۵۸ ۱۳۵۸)

جلد نظر لگ جاتی ہے۔ حضرت سیّد شنا أسا بنت مُنیس رضی اللہ تعالٰی عنہائے بارگاہ رسالت بیس عرض کی: یارسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم اول دِجعفر کوجد نظر لگ جایا کرتی ہے، کیا بیس آئیس جھاڑ مجمونک کراؤں؟ فرمایا: ہاں! کیونکھ اگر کوئی چیز تفقد پر سے سیفت نے جانے والی ہوتی تو نظرِ بدسبقت ہے جتی ۔ (تریزی، کاب انطیب، باب ماجاو فی الرقیۃ من العین، ۳/ ۱۳۱۰ صدیف:۲۰۲۱)

# جوتا ليہنے كا بيان

احاديث

صدیث ان سیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عندے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بیفر ماتے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کروکہ آدی جب تک جوتے بہتے ہوئے ہے، کویا وہ سوار ہے بینی کم جھکتا ہے۔ (1)

صدیث ۲: سی بخاری میں این عمر رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو میں نے ایسی تعلین سننے ویکھا، جن میں بال نہ ہے۔(2)

خدیث سا: سی بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلّم) کی تعلین میں دوقبال ہے۔ (3) بینی انگلیوں کے مابین دو تھے ہتے۔

(1) می مسم برتاب اللیاس، باب استحباب آبست العمال ... و لخ ، الحدیث: ۷۷ \_ (۲۰۹۷) می ااالا ... روی کنده الا من کیم الامت کے مدتی و محول

یعن چلنے کی مشعب سے فی جاتا ہے جس طرح سوار دحول پھر ادر کانے سے فی جاتا ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح مع ٢ بس٢٥٣)

(2) منج البخاري، كمّاب اللهاس، باب النعال السبتية وغيرها، الحديث: ٥٨٥١، ٢٠٠٥، ١٠٠٠.

تحکیم الامت کے مدنی کھول

ا\_ آپ محالی بین ،آپ کا نام عبداللہ ہے، فقیاء محاب میں سے بیں عبادلہ ثلاث میں سے ایک ہیں۔

۲ یعنی کول اچھی طرح صاف کر کے سب بال اتار دیے ہوں جس طرح ہمارے ملک میں روائ ہے اس طرح بہت خوبصورت جوتا بنا ہے، ایسا جوتا بھی زینت انسانی میں شائل ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ مروکو زینت کرنی جائز ہے جب کداس میں شرعی ممانعت نہ ہونہ، س میں کفر سے مشابہت ہونہ عورتوں سے۔(مراق المناجح شرح مشکوق المصائع، جانا میں ا

(3) الرجع الهابق، باب قبال ك في تعل ... الح ما لحديث: ١٦٥٥، ج٣، ١٢٠.

عکیم الرمت کے مدنی مچول

یعنی نبی کریم صلی اللہ علمیدوسلم کی جوتی پاک مثل چیلی کے تھی اور اس کے دونوں چڑے کے فیتے آپ کے انگوشمے اور انگل کے ...

صدیث ہم: سیح بخاری وسلم میں ابوہ ریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے، کہ رسول اللہ سنی اللہ تعالی علیہ وسلم سریب برور میلے دہنے پاؤل میں پہنے اور جب اوتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کردہنا پہنے میں سلے ہواوراُ تاریے میں پیچھے۔(4)

حدیث ۵: مین بخاری و مسلم میں ابوہ ریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم میں اللہ تعالی علیہ وسلم سے میں اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جوتا وہن کرنہ جلے، دونوں اتاروے یا دونوں پہن لے۔(5)

ورمیان سے ہوکر پنج مبارک کے دائیں بائی جڑے ہوئے تھے جس طرح نقشہ تعلین پاک ہے وہ شکل نہیں بلکہ جس طرح آج کل پنج ک جبل بناتے ہیں، نقشہ پاک والی چبل نی کریم نے اکثر پہنی ہے تحربہ چبل مجمی ۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ المصابع، ج۲ ہم ۲۵۲) (4) السندلامام أحمر بن طنبل، مندائي هريرة مالحديث: ١٠٠١، ج ١٠٠٣م، ١٩٣٨.

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ بیتھم استحبال ہے۔ اس کے متعلق قاعدہ بیہ ہے کہ امچھا و اعلیٰ کام داہنی طرف سے شروع کیا جاوے اور ادنی اور محشیا کام بالمیں طرف ے، مسجد میں داخل ہوتو دامینا پاؤل پہلے داخل کرے بایاں پاؤں پیچھے، جب نظے تو اس کے برعس کرے کہ بایاں پاؤل پہلے نکاے دامانا ائلی کام ہے اور اتار تا اونی کام لبذا بیکم دیا میا۔اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جوتے یکدم اوتار تا پہننا مجی سنت سے خواف ہے،اولا دائے یاؤں میں پہنے پھر ہائیں میں۔

م اسلام میں داہنا حصد بالیمی سے انسل ہے اس لیے سے تھم دیا عمیاحتی کدوضوش دائے ہاتھ پاؤل پہنے دھو لیے جا میں بائی بعد میں ب ترتیب بہت جگہ ہے۔ (مراة المنائع شرح مشکوة المصاح ،ج ٢٩٥٧)

(5) مسيح ابخاري ، كمّاب اللباس، باب لا يمشى في تعل داحدة ، الحديث: ٥٨٥١، ج ٨،٥٧٢.

### تحكيم الامت كيدني پيول

ا ۔ بیممانعت کراہت تنزیبی کی ہے ای تھم میں کرنہ اچکن وغیرہ کا پہنتا ہے کہ کرتے اچکن کی ایک آستین پہن لیٹا دوسری یوں ہی لئلتی رکھنا ممنوع ہے۔ یہاں مرقاۃ میں اس تھم کی بہت می تکمتیں بیان فرمائیں: ایک میہ ہے کہ بیے طریقہ شیطان کا ہے کہ وہ ایک جونہ پہن کر جاتا ہے، نیز ال طرح چانا مجھ دشوارمجی ہوتا ہے خصوصا جب کہ جوتی مجھ او نجی ہواور جگہ ناہموار ہو، نیز بیطریقہ شرفاء کانہیں اور بیام عقلی کی علامت ہے۔ مضرت عائشہ صدیقند کی روایت میں جوآتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ایک جوتا شریف میں جے ویکھا وہ یا تواس تھم ہے منسوخ ہے یہ دو ممل شریف مکمر کے اندر کا ہے اور پہنکم شریف یا باہر مڑک کا یا دو تھم بیان جواز ہے لیے ہے اور پہنکم بیان استخباب کے ہے یو وہ اتفاقا نادر تھا، بیممانعت بیشکی اور عادت ڈال لینے ہے ہے لہذا احادیث بیں تعارض نہیں۔ ہی کی بوری تحقیق کتب فقد بیں مل حظه فرما تمير \_ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح من ٢٥٥) صدیت ۲: می مسلم بین جابر رضی الله تعالی عند سے روایت ہے، کدرسول الله ملی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوت کا تعمد نوٹ جائے تو فقط ایک جوتا کہن کرند چلے بلکہ تعمد کو درست کرلے اور ایک موزہ کہن کرند چلے ۔ (6) حدیث کا تعمد نوٹ کے: تر مذی نے جابر سے اور این ماجہ نے ابوہ ریرہ رضی الله تعالی عنبماسے روایت کی مکہ حضور (صنی الله تعالی علیہ فالہ وسلم ) نے کھڑے ہوکر جوتا پہنے ہے منع فرمایا۔ (7)

یہ جن میں تھے ان جوتوں کا ہے جن کو کھڑے ہو کر پہننے میں وقت ہوتی ہے، جن میں تسے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ای طرح بوٹ جوتا بھی بیٹھ کر پہنے کہ اس میں بھی فیتہ بائدھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہو کر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے اور جواس قسم کے نہ ہوں جھے سلیم شاہی یا بہب یا وہ چپل جس میں تسمہ باندھنا نہیں ہوتا، ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں

(6) میم مسلم بر مثاب اللیاس، باب العمی عن اشتمال العماد، الحدیث: اکد (۲۰۹۹) بس ۱۱۲۱. کیم الامت کے مدنی میمول

ا۔ یا دہاں ہی بیٹے کر درست کرنے یا محمر تک دونوں یا دس سے نظے جادے اور دہاں درست کرکے بھر پہنے۔مقصد سے کہ ضرورت پڑ جانے پر بھی ایک جوتا پہن کر نہ چاد چیرجا نیکہ بلاضرورت اس کی عادت ڈال لیٹا یہ تو بہت ہی براہے۔

ا عربی میں خف چڑے کے موزے کو کہتے ہیں جس پرمسے ہوسکے اور جوراب سوتی اوئی ریشی موزے کو کہا ہاتا ہے جو قابلی مسے
جو قابلی میں اہلی عرب بھی چڑے کے موزے کو جوتے کی طرح استعال کرتے ہیں بصرف ایک موزہ پہننا کہ دومرا یا وَل کھلا رہے ممنوع ہے
خواہ موزہ چڑے کا جو یا سوتی اوئی۔

س کیونکہ داہنا ہاتھ انفٹن ہے اور کھانا اعلیٰ کام ہے تو اعلیٰ کام افضل ہاتھ ہے کرنا بہتر ہے۔ عرب میں بالدار سردارلوگ اظہار فخر کے لیے

ہا تھی ہاتھ سے کھاتے ہے اور کھانا اعلیٰ کام ہے تو اعلیٰ کام افضل ہاتھ سے کرنا بہتر ہے۔ عرب میں بالدار سردارلوگ اظہار فخر ہے ۔

ہا آیک کیٹر سے میں لپڈنا ہی وقت ممنوع ہے جب کداس سے شرمگاہ کھل جاتی ہوا گرشر مگاہ ذھی رہے تو مضا کفٹریس۔

ہے اس کی شرح پہلے گزرگئی کداس طرح کیٹر ااپنے جسم پر لپیٹنا کہ ہاتھ بالکل بند جاویں بہتکاف کھل سیس بیمنوع ہے ورنہ ممنوع نہیں۔

(مراة المناجع شرح مشكوّة المعاجع، ج٢ بس٢٥١)

(1) سنن ابن ماجه، كمّاب المنهاس، بإب الانتعال قائماء الحديث: ١٦٨ ٣٠، ٣٠٨ مهم ١٢٤٠.

مليم الامت كي مدني مجول

۔ بیم انعت ان جوتوں نیں ہے جن کے پہننے میں ہاتھ نگانا پڑتا ہے جیسے آئ کل فل بوٹ تسے والے یا چڑے کے موزے کہ آئیں کھڑے کھڑے پہنے ایکے تسے باعد صنے میں گرجانے کا اندیشہ ہے۔عام معمولی جوتے جوبرآ سانی بغیر ہاتھ لگائے کئن سے جاتے ہیں وہ کھڑے کھڑے پہننا ہالکل جائز ہے جیسے دلی اور گرگانی جوتے۔ (مرقات واقعۃ اللمعات)

(مراة الهناجي شرح مشكوة المصابيح ، ج٢ بس ٢٥٨)

مضايقة نبيس\_

حدیث ۸: ترندی نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ رسول اللہ مثلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی ایک نو پہن کربھی چلے ہیں۔(8) یہ بیان جواز کے لیے ہوگا یا دو ۴ ایک قدم چلنا ہوا ہوگا مثلاً حجرے کا درواز ، کھولنے کے لیے۔

سے۔
صدیث 9: ابوداور نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنها سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (9)

لیعنی عورتوں کومردانہ جوتانہیں پہنٹا چاہیے، بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں ادرعورتوں کا امتیاز ہوتا ہے، ان میں بر ایک کود دسرے کی وضع اختیار کرنے سے ممانعت ہے، نہ مردعورت کی وضع اختیار کرے، نہ عورت مردکی۔

حدیث ۱: ابوداود نے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت کی، کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سرد کھتا ہوں؟ افھوں نے کہا، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ہم کو کشرت ارفاہ یعنی ہے سنورے رہنے ہے منع فرماتے تھے۔ اُس نے کہا، کیا بات ہے کہ آپ کو نظے پاؤں دیکھتا ہوں؟ افھوں نے کہا، کیا بات ہے کہ آپ کو نظے پاؤں دیکھتا ہوں؟ افھوں نے کہا، کیا بات ہے کہ آپ کو نظے پاؤں دیکھتا ہوں؟ افھوں نے کہا، کیا بات ہے کہ آپ کو نظے پاؤں دیکھتا ہوں؟ افھوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے کہ بھی بھی ہم نظے پاؤں رہیں۔ (10)
مسئلہ ۱: بال کے چڑے کی جوتیاں جائز ہیں، بلکہ حضورا قدیں صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعض مرتبہ اس فتم کی

(8) سنن الترندي، تماب الله س، باب ماجاء في الرخصة في المثن... إلى من المريث: ١٥٨٥ من ١٥٠٠٠ من ١٥٠٠٠ من المامت كي مد في بجول

۲ یا آگر بیرحدیث سمج ہوتو اس کے معنی دہ ہی ہیں جو پہلے عرض کیے گئے کہ ضرورہ گھر کے محن میں ایک دو قدم اس طرح چلے معنیٰ دونوں جوتے شریف دور دور پڑے تھے ایک پاؤل مبارک میں جونہ بہن لیا پھر دوایک قدم پٹل کر دوسرے جونہ تک پہنچے اور دہ پہن لیا اور می نعت کی احادیث میں باہر سزک پراس طرح چلنے کی ممانعت ہے لہذا احادیث میں تعارض نہیں یا وہ احادیث اس حدیث کی ناسخ ہیں یا بیرحدیث بیان جواز کے لیے ہے گزشتہ ممانعت کی حدیث بیان استخاب کے لیے۔

نیال رب کہ حضور سلی اللہ علیہ وسلم کا بعض ایسے کام کرنا جوامت کے لیے کروہ یا ممتوع ہیں بیان جواز کے لیے ہوتا ہے بیمل آپ کے بیار رہے کہ حضور انور کا کھڑے ہو کر پانی بینا بیان جواز کے لیے تعا بیان جواز کے لیے تعا ہے ممنوع نہیں۔ بلکہ آپ کواس پر بھی ثواب ملے گا کیونکہ سے ملی تیلغ ہے جیسا کہ حضور انور کا کھڑے ہو کر پانی بینا بیان جواز کے لیے تعا ہا۔ ۔ مارے داسطے کردہ ہے۔ حضور نے بیمل تبلغ مسئلہ کے لیے کیا (اشعۃ اللمعات) (مراة المنائج شرح مشکوۃ المصائع، جام میں ۲۵۹)

(9) سنن أي ورود كتاب اللباس بياب في لباس النساء... والح ، الحديث: ٩٩٠ ٣٠، ج٣، م ٨٠٠

(10) سنن أي داود، كمّاب رسّر جل، باب النهي عن كثير من الارقاد ... إلخ، الحديث: ١١٩،ج ١٩، م ١٠٠٠.

نعلین استعال فرمائی ہیں۔ نوہے کی کمیلوں سے سلے ہوئے جوتے جائز ہیں، بلکہ اس زمانے میں ایسے بہت جوتے بنتے ہیں جن کی سلائی کیلوں سے ہوتی ہے۔ (11)



(11) الفتادى العندية ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع في الليس ... ولخ ، ج م م سسس.

#### جوتا سننے کی سنتیں اور آ داب

ہیارے جما تیو!

تعلین پہننا سرکار مدیند ملی انٹر تعالی علیدوآلدوسلم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنگر ، کانٹے وغیرہ چینے سے پاؤل کی تفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرایس سردی سے بھی اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے نہایت ای کار آمد ایں۔ جوتا پہننے کی چند سنتیں! درآ داب ملاحظہ ہول:

(۱) کمی بھی رنگ کا جوتا پہنن اگر چہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولامشکل کٹ علی الرتضی میں امثد تعدالی عند فرماتے میں جو پیلے جوتے پہنے گااس کی فکروں میں کی ہوگی۔ (کشف الحقام، الحدیث ۲۵۹۵، ج ۲،۹۰۸)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہینیں پھرالٹااورا تاریتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں بھرسیدھا۔ حضرت سیدنا اور برنبی اند تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیار سے مجبوب واٹائے غیوب ملی اللہ تعالیٰ علیہ ہالہ دملم نے فریایا: (کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے درستے پاؤں میں پہنے اور جب انثار سے تو پہلے بائمیں پاؤں کا اتار ہے۔

(سنن اين ماجه، كتاب اللباس، بإب ليس النعال وظل، لحديث ٢١١٧، جم، بم ١٢١)

(٣) جب بینعیں تو جوتے اتا رلینا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سنّت ہے کہ اپنے جوتے اتارے۔ (سنن الی داؤد ، کمّاب اللیاس ، باب فی الا تعمال ، ، الحدیث ۴۳۸، ج ۴، ص ۹۵)

(٣) جوتا پہنتے ہے پہلے جماڑ لیس تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہوتونکل جائے۔

(۵) استعالی جوتا الناپژا ہوتو سیدھا کرد بچئے ورنہ فقرونگ دی کا اندیشہ ہے۔ (سی بہٹتی زیور،حصہ ۵،ص ۲۰۱)

# انگوهی اور زیور کا بیان

احاديث

صدیث انتی مسلم میں انس رضی الله تعالی عنه سے مروی، که رسول الله تعالی علیه وسلم نے جب بیارادو فر ما یا کہ مسریٰ وقیصر ونجاشی کوخطوط لکھے جا تھی تو تھی نے میہ عرض کی ، کہ وہ لوگ بغیر میدر کے خطا کو قبول نہیں کرتے ، حضور (صلَّى اللَّه تعالَى عليه فاله وسلم) نے جاندی کی انگوشی بنوائی، جس میں بیقش تفامحررسول الله۔ (1) امام بخاری کی روایت میں ہے، کہ انگوشی کانقش تین سطر میں تھا۔

ایک سطر میں محمہ ، دوسری میں رسول ، تیسری میں اللہ۔(2)

حدیث ۲: سی جناری ومسلم میں ابن عمر رضی الله تعالی عنها ہے روایت ہے، که رسول الله صلّی الله تعالی علیه وسلم نے سونے کی انگوشی بنوائی۔(3)

(1) ميح مسلم، كتاب اللباس، باب في انتخاذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتمان... إلخ والحديث:٥٦\_(٢٠٩٢)، ص١١٥٩.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ب دعوت اسلام دینے کے لیے فرمان عالیہ، کسر کی انتب تھا شاہ فارس کا اور قیمر انتب تھا شاہ روم کا اور نمیاشی شاہ عبشد کا ، وہ نبیا می اسلام لا چکا تھ اس کا نام اصحمہ تھا، <u>ہے ہ</u>ے ہیں اسلام لائے اور <del>9 ج</del>یس ان کی وفات ہوئی، حضور انور نے مدینہ منورہ میں ان کا جناز و پڑھ ان کے بعد جونبی ٹی تخت پر بیٹھا اسے حضور انور نے دعوت اسلام دی اس کا نام اس کا اسلام اونامعلوم ند بوسکا۔ اصحمہ نباشی کوتو حضور ملی اند عبيد وسلم في ام حبيب كم ماته اسين نكاح كى قيوليت كافرمان لكها تعانيس وتوت اسلام نددى مي تعي . (مرقات)

۳ ۔ یعنی ان بادشاہوں کا تانون سے ہے کہ جس خط پر بھیجنے والے کے نام کی میر ند ہواسے نہ قبول کرتے ہیں نہ سنتے ہی وہ ہوگ ویزوی وجاجت والول کے خطوط بن پڑھتے سنتے ہیں عوام کے تبیں اور ان کے ہاں وجابت کی علامت مہر ہے۔

سے ان علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انگوشی شریف کا صرف حلقہ جائدی کا تھا تھیز کی اور چیز کا تھا مگر حضور نے ایس انگوشی مجی پہنے ہے جس كا حلقه مجل جأندي كا تغابه

س اس انگوشی کا تکمیز مبتی پتھر کا تھا جس پرصرف رہے جارت لکھی تھی اس سے زیادہ عبارت ندتھی۔ جن روایات میں ہے کہ حضور کی انٹوشی كانقش بور كلمه طبيبه تفاوه ضعيف جير \_ (مراة المناجيح شرح مشكوّة المصابح، ج٢ من ٣٣١)

- (2) صحيح ابخاري، كمّاب الدماس، باب بل يجعل تقش الحاتم ثلاثة أسطر، الحديث: ٥٨٧٨، جه بس اعمه
- (3) منتج مسلم، ترب الله س، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال... إلخ الحديث: ٥٣- (٢٠٩١)، ص ١١٥٤.

اورایک روایت بیس ہے، کہاس کو وہنے ہاتھ بیس پہنا پھراس کو بھینک دیا اور چاندی کی انگوشی بنوائی، جس میں بیہ تغش تھا۔ محمد رسول اللہ اور بیرفر مایا کہ کوئی شخص میری انگوشی کے نفش کے موافق اپنی انگوشی بیس نقش کندہ نہ کرائے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) جب انگوشی پہنتے تو محمد بنقیلی کی طرف ہوتا۔ (4)

حدیث ساز سی بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی، کہ رسول الله سنّی اللہ وسلّم کی انگوشی جاندی کی تھی اور اُس کا تگینہ بھی تھا۔ (5)

، حدیث سم: سیح بخاری ومسلم میں آتھیں سے روایت ہے کہ رسول الله سنّی الله تعالٰی عدید وسلّم نے دہنے ہاتھ میں جا تھ میں الله میں آتھ میں جا تھ میں الله تعالٰی عدید وسلّم نے دہنے ہاتھ میں جا ندی کی انگوشی پہنی اور اس کا تقید حبثی ساخت کا تھا اور تگدیز شیلی کی جانب رکھتے۔(6)

چاندی کی انگوشی پہنی اور اس کا تکینہ حبثی ساخت کا تھا اور تگینہ تیلی کی جانب رکھتے۔(6) صدیث ۵: مسلم کی روابیت انھیں سے ہے، کہ رسول اللہ ملکی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی انگوشی اس انگل میں تھی یعنی بائیس باتھ کی چھنگلیا میں۔(7)

صدیث ٢: تیج مسلم میں حضرت علی رضی الله تعالٰی عندے مردی ، کدرسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلّم نے اس میں

(4) المرجع السابق، بابلس النبي صلى الله عليه وسلم خاتما، الحديث:٥٥ \_ (٢٠٩١) بم ١١٥٨.

(5) منتج البخاري، كماب اللباس، باب فص الخاتم، الحديث: ٥٨٤٠، جهم م ١٩٠٠.

### محکیم الامت کے مدنی پھول

ا بن وصلی اللہ علیہ وسلم کی انگو ٹھیاں مختلف دی ہیں۔ بھی اسی انگونٹی پہنی ہے جس کا تخیر جسٹی پتھر کا تھ اور بھی ایس کہ اس کا تخیر بھی چاندی
اس کا تھ یہاں اس دوسری تشم کی انگونٹی کا ذکر ہے۔ تن ہے کہ بیا تکونٹی خالص چاندی کی تھی پیض موگوں نے کہا ہے کہ انگونٹی لوہے کی تھی
اس پر چاندی کا خول تھا اس کا جموت نیس ملت بیروایت مرقات نے کھول اور ابراؤیم تخفی ہے کی اور کہیں نہیں ملتی۔ واللہ اسم احق ہے کہ لوے کی اگری کا خول تھی ہیں ہیں ہیں۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ اکھا تھی ہیں ۲۳ میں ۲۳۳)

(6) ميح مسلم برت ب اللباس، باب في خاتم الورق قصه حيثى الحديث: ٦٢ ـ (٣٠٩٣) بس ١١٧٠.

### حكيم الامت كي مدنى كهول

ا بہاں مرقات میں ہے کہ اس انگوشی کا تکینہ تقیق کا تھا جس کا رنگ مائل بڈسیا تی تھا لینی سرخ بائل بہ سیا ہی ، یہ تقیق تو یمنی تھا گراس کو بنیا سی جائے ہیں ہے گئے گئے ہیں ہے تھا حبشہ میں اس لیے اسے جبٹی کہا گیا۔ بہیراوار یمنی صنعت جبٹی تقیق کا تکبیز بہت مبارک ہے، حدیث شریف میں ہے تھم باحقیق فی نہ مبارک چاندی کی انگوشی تقیق سیاد کا تکبیز بہت اعلی ہے۔ (مرقات) بعض روایات میں ہے کہ پہلے یا قوت کی انگوشی طاعون سے محفوظ رکھتی ہے، بعض میں ہے کہ چہلے یا قوت کی انگوشی طاعون سے محفوظ رکھتی ہے، بعض میں ہے کہ خیس کی انگوشی فقیری دورکرتی ہے، بیا حادیث بہت کی استادوں سے مروی ایں لہذا تو کی ایں۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، ج٦ ، م ٢٣٣٧)

(7) المرجع السابق، بإب في ليس الخاتم في الضعر من البد، الحديث: ٣٣ \_ (٢٠٩٥) بم ١١٢٠.

یا اس میں بعنی بیج والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوشی پہننے سے مجھے منع فرمایا۔ (8)

حدیث ک: ابن ما جہ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہماسے اور ابو داود و نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ نبی سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم دہنے ہاتھ میں انگوشی پہنتے ہتے۔ (9) اور ابو داود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہماسے روایت کی ، کہ با نحی ہاتھ میں پہنتے ہتے۔ (10) ان دونوں صدینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بھی دہنے میں پہنی اور بھی یا نمیں میں ، گربیبی نے کہا کہ دہنے ہاتھ میں انگوشی پہنیا منسوخ ہے۔ (11)

صدیث ۸: ابو داود ونسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ سنا کی علیہ وسلم نے دہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر بیافر مایا کہ بید دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پرحرام

### مكيم الامت كي مدنى يحول

یعن صنورسی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائی ہاتھ کی چھنگلی میں انگوشی پہنی ای طرح یعن اس انگلی میں انگوشی پہننا بھی جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ (مراۃ انسناجی شرح مشکوۃ المصابح، ج۲ بس ۲۳۳)

(8) الرجع اسابق، باب المحى عن الختم في الوسطى... إلخ، الحديث: ١٥- (٢٠٩٥) من ١١١١.

### عليم الامت كمدنى كهول

تعیال رہے کہ عورتوں کو ہر انگی میں انگوشی پہننا جائز ہے مگر مرد دل کو تین انگیوں میں پہننا منع ہے: انگوشما،کلمہ کی انگی اور نیچ کی انگی۔اور دو انگیوں میں پہننا مستحب ہے چینگلی اور اس کے برابر والی میں، یوں ہی مرد صرف ایک انگوشی پہن سکتا ہے وہ بھی چاندی کی سوا چار ہاشہ تک ،عورتیں سونے چاندی کی دس انگوٹھیاں دسوں انگلیوں میں پہن سکتی ہیں۔(مرقات واشعہ)

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابع ، ج٢ بم ٢٣٥)

(9) سنن أي داود؛ كمّاب الخاتم، باب ماجاء في الختم في اليمين أداليسار، الحديث:٣٣٣م، ج٣، ص ٣٢٠.

### عکیم الامت کے مدنی پھول

یعی بھی ہے داہنے ہتھ میں بھی پہنتے تھے بیان جواز کے لیے۔ (مراة المناجِح شرح مشکوۃ المصابع،ج ہی ہوں ۱۳۷)

(10) امرجع السابق، الحديث: ٢٢٧م، جهم مهما

### تحكيم الامت كمدنى يھول

ا۔ بینی بھی ہیں ہاتھ میں بھی انگوشی بہنی۔علاء فرماتے ہیں کہ اولاً دائے ہاتھ میں پہنتے تھے پھراے ترک کردیا وریا تیں ہتھ میں پہننا شروع فرمایالبذا آخری تمل میہ ناک ہے ہمرحال جائز دونول عمل ہیں تحربہتر آخری عمل ہے لیتی یا تھے میں انگوشی پہننا۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢، ص ٢٣٧)

(11) انظر: لتوشيح شرح ، ي مع الصحيح للسيوطي ، كمّاب اللياس، بإب من جعل فص الخاتم في بطن كفه ، تحت الحديث: ٥٨٧، ج٨م ٥٩٨ س.

(12) إلى

حدیث 9: میچ مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے تس (بیہ ایک قشم کا رئیٹمی کیڑا ہے)اور کسم کے ربیکے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوشی پہننے سے ادر رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔ (13)

حدیث ۱۰ میجی مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سالی اللہ تعالی علیہ وسلم فی علیہ وسلم فی اللہ تعالی علیہ وسلم فی انگو میں انگارہ فی ایک میں انگارہ فی ایک میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ والم وسلّم) تشریف لے گئے کی نے ان سے کہا، اپنی انگوشی اٹھ او اور کسی کام بین انا انھوں نے کہا، اپنی انگوشی اٹھ او اور کسی کام بین انا اٹھوں نے کہا، خدا کی قسم ایس اسے بھی نہ اول گا، جبکہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے اسے بھینک دیا۔ (14)

حدیث ا! ابوداود ونسائی نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہوئے سے اور سونا پہننے سے ممانعت فرمائی، گرریزہ ریزہ کر کے بینی اگر کپڑے میں سونے کے باریک ریزہ رگائے جا میں توممنوع نہیں۔(15)

حدیث ۱۲: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں، کہ بچوں کوسونا بہنانا برا جانتا ہوں، کیونکہ مجھے بیہ صدیث پہنی ہے۔ کہ رسول اللہ منگی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سونے کی انگوشی سے ممانعت فر، کی۔(16) لہذا مردوں کے صدیث پنجی ہے، کہ رسول اللہ منگی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سونے کی انگوشی سے ممانعت فر، کی۔(16) لہذا مردوں کے

(12) سنن لكي داود، كمّاب الدباس، باب في الحريرللنساء، الحديث: ٥٤٠ ٣، ج٣، جمرا ٧٠

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے جمع میں نوگوں کے سامنے میددد چیزیں ہاتھ میں لیس تا کہ لوگ دیکھ لیس اور میدودنوں چیزیں خوب واضح ہوج سمیں۔

٣ \_ چونكه ان دونول چيزول كوستقل طور پرحمام فرمانا تعاال كي حرام واحدار ثاوفر ما يا حرامان شنيه نه فرمايا ورنداح كي بيروتا كدريشم وسونا مل كرتوحرام ہے اسكيلي اسكين حرام نبيس اس كيے اوشاوفر ما يا حرام سان بيس سے برايك چيز مستقل حرام كدريشم بحى حرام ہوتا بحى حرام ہے محرمردول پر بيرى عورتول كے ليے بيدونول چيزيں حلال ہيں بعض نے فرما يا كه حرام مصدر ہے جو واحد، شنيه ، جمع سب كے ليے استعمال موسكتا ہے يہال دو كے ليے ہے۔ (مراة المناجے شرح مشاكل قالمصافح ، جام ١٨٥٨)

- (13) صحيح مسلم "تماب اللياس، باب انتحى عن لبس الرجل الثوب المعصفر ،الحديث:٢٩\_(٢٠٧٨)، م ١١٥٣.
  - (14) المرجع اسابق وببتحريم خاتم الذهب على الرجال... إلخ والحديث:٥٢\_(٢٠٩٠) بم ١١٥٧.
    - (15) سنن أي داود، كمّاب الخاتم، باب ماجاء في الذهب للنساء، الحديث: ٣٣٣٩، ٣٣٣م، ١٢٥.
- (16) لموط لله مام مالك، كمّاب الملياس، باب ماجاء في لبس الثياب المصيخة والذهب، الحديث: ٢٥ ١٥٣، ج٢ بم ٥٠ م.

ليے براہے، چھوٹے اور بڑے دوٹوں کے لیے۔

صدیت ساا: تریزی و ابو واوو و نسانی نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی کہ ایک فخص بیش کی انجوں نے ور بہتے ہوئے تھے، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم) نے فرمایا: کیا بات ہے کہتم سے بُت کی بوآتی ہے؟ انھوں نے ور انگوشی ہیں کر آئے ، فرمایا: کیا بات ہے کہتم جہنے والکا زبور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پینکا انگوشی ہیں کہ تا کہ انگوشی ہیں کر آئے ، فرمایا: کیا بات ہے کہتم جہنے والی کا زبور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پینکا اور عرض کی ، یا رسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم) کس چیز کی انگوشی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤاور ایک مثق الور عرض کی ، یا رسول اللہ! (صلّی اللہ اللہ اللہ وسلّم) کس چیز کی انگوشی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤاور ایک مثق الور انہ کرویشی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔ (17)

(17) سنن أي داود ، كمّاب الخاتم ، باب ماجاء في خاتم الحديد ، الحديث: ٣٢٢٣، ج٣، ١٢٢.

### طيم الامت ك مدنى محول

ا \_ يعنى وه تانب كى الكوتى مبني موت تنهـ

ع باس زمانہ میں بھی اور اب بھی عمومًا بت بینل کے ہوتے ستے اس لیے اسلام نے بینل کے زیور ہرمسلمان کے لیے منع فرمائے تو، ومرو ہو یا عورت، انگوشی چھلہ بھی زینت کے لیے ہے رہمی بینل کاممنوع ہے۔

سے دوز ٹی لوگ لوے کی زنجیروں میں جکڑے جا کی ہے یہاں ان زنجیروں کو زمیر قرمانا ان کی اہانت کے لیے ہے جیسے تیدی کی جھکڑی اور بیڑی کواس کا زمیر کہدد یا جائے۔

٣ که ندا پند آپ استه ل کی ندا پنی بوی کو استهال کے لیے دی کیونکہ بیش او ہے کا زیور مرد و تورت مب کو بی حرام ہے۔ تی ل رہے کہ مونے چاندی کا استه ل مطلقا حرام ہے کہ مسلمان مرد شداس کا زیور پہنے نہ کسی اور طرح استعال کر ہے جو توں کو ان کے زیوروں کی ام زیر ت ہے دوسری طرح استعال کر عافیتیں بھی حرام ہے لہذا سونے چاندی کے برتن میں کھانا بینا ، یوں بی ان کی گھڑی میں وقت دیکھتا ، ان کی مسلمان سے دوسری طرح استعال کر نافیس بھی حرام ہے لبندا سونے چاندی کے برتن میں کھانا بینا ، یوں بی ان کی گھڑی میں وقت دیکھتا ، ان کے مسلمان کے سال کی سے سرمدنگا ناحرام ہے ، بان ان کا کشتہ کھانا یا علاج کے لیے سونے کی سلائی آ کھ میں پھیر ناحلال سے کہ بید علاج ہے ۔ ان کے علاوہ دیگر دھاتوں کا زیور حرام ہے ان کا استعمال دوسری طرح دوست ہے ، لبندا تا نبا میشل او ہے وغیرہ کے برتن گھڑ یاں وغیرہ تمام کا استعمال دوست ہے خرد کید استعمال میں کی طرح فرق ہے۔

۵ لبدامرد کے لیے چاندی کی انگوشی سواجار ماشد تک کی درست ہے۔

۲۔ شیدائی فرمان عالی کے پیش کرنے کا مقصد سے کہ لوے کی انگوشی بھی پہنا جائزے ورنہ حضور سلی اللہ علیہ وسم اس محالی ہے یہ کور مات کہ ، بن بنے دائی خودت کے مہر کے لیے لوے کی انگوشی ہی تالاش کرلوگر بیات اندال بہت کرود ہے۔ وولا تو اس لیے کہ اس فرمان عالی کے وقت لوے پیش کی حرمت کے احکام اسلام میں نہیں آئے اور اگر مان لیا جائے کہ احکام آئے تھے کے بعد کی بیر مدینے ہے تب بھی اس فرمان عالی کا مقصد بیہ ہے کہ کوئی تبایت معمول چیز ہی لے آجیے کہا جاتا ہے کہتم بھے دوشمی بھر خاک ہی وے دور اس کا مقصد بینیں کہ خاک بھاند وہ جو حدیث شریف بی ہے کہ حضور انور کی انگوشی لوے کی تقی جس پر چاندی کا خول یا پائی تھا وہ سے خاک بھاند وہ جو حدیث شریف بی ہے کہ حضور انور کی انگوشی لوے کی تقی جس پر چاندی کا خول یا پائی تھا وہ سے

تر مذی کی روایت میں ہے کہ لوہے کے بعد سونے کی انگوشی مجین کر آئے ، حضور (صلَّی القد تعدلی علیہ فالہ وسلَّم) نے فرمایا: کہ کیابات ہے کہتم کوجنتیوں کا زبور ہینے دیکھتا ہوں۔(18) یعنی سونا تو اہلِ جنت جنت میں پہنیں گے۔ حدیث مہما: ابو واود و نسائی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ نبی (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلَّم) وہیں ۱۰ چیزوں کو براہتا تے ہتے:

(۱) زردی یعنی مرد کو خلوق استعال کرنا۔ (۲) سپید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا۔ (۳) تببند لاکا نا۔ (۳) سونے ک انگوشی پہننا۔ (۵) بے کل عورت کا زینت کو ظاہر کرنا لیعنی شوہ راور محارم کے سوا دوسروں کے سامنے اظہر زینت۔ (۲) پانسا پھینکنا لیعنی چوسر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا۔ (۷) جھاڑ پھونک کرنا، گرمعو ذات سے لیعن جس میں ناجا کز الفاظ ہوں ان سے مجھاڑ پھونک منع ہے۔ اور (۸) تعویذ باندھنا لیمنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف شرع الفاظ ہوں۔ اور (۹) پائی کو غیر کی سامن کو باہ رگرانا کہ ہے آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہواور ہے کی ہوسکتا ہے کہ اس میں مرادلوا گئت ہو۔ اور (۱۰) بچہ کو فاسد کردینا، گراس دسویں کو حرام نہیں کیا لیمنی بچہ کے دودھ چینے کے زیانے میں اس کی مال سے وطی کرنا کہ اگر وہ حاملہ ہوگئ تو بچہ خراب ہوجائے گا۔ (19)

انگوشی صرف مہرنگانے کی تھی پہننے کی نہی،اگر پہننے کی تھی تو ہو ہے کی حرمت سے پہلے کا بدوا قعہ ہے۔بدحدیث ان سب کی ٹائخ ہے،دیکھو اس کی تفصیل کے لیے مرقات شرح مشکوۃ بہ ہی مقام ۔ (مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصائح، ج۲، مس، ۲۲)

(18) سنن الترمذي ، كمّاب اللهاس، باب ماجاء في خاتم الحديد ، الحديث: ٩٢ ١ ما ،ج ١٣ من ٥٠٠٠ و

(19) سنن أي داود، كمّاب الخاتم، باب ماجاء في خاتم الذبب الحديث: ٣٢٢٣، جهم، ص١٢١.

صيم الامت ك مدنى كمول

ا فلال بمسرخ جع بخلة كى بمعنى خصلت وعادت وخصلت كى جمع بي خصال اور خلت كى جمع ب خلال ـ

۳ \_ خلوق ایک خوشبوخاص کا نام ہے جس میں زعفران پڑتا ہے میز پیلا رنگ دیتی ہے اس لیے اس کا استعمال مردوں کے ہیے ممنوع ہے عورتوں کے لیے جائز پینض احادیث میں خلوق کی اجازت ہے تگروہ مب احادیث منسوخ ہیں۔

س بیاس طرح کرسفید بال اکھیروئے جا کی یااس طرح کران میں سیاہ خضاب کیا جائے یہ دونوں کا ممنوع ہیں مرد کو بھی عورت کو بھی۔
س یعنی جہندا تنا نیچا رکھنا کہ ذمین پر تھے یہ میٹل مردو گورت سب کے لیے ممنوع ہے۔مرد کا تہبند فحنہ ہے ورت کا فحنہ سے نیچ۔
س یعنی عورت کا اپنی ذینت نا محرم مردول پر ظاہر کرنا حرام ہے۔ بیفر مان بہت بی جامع ہے اس سے پردہ کے متعلق بہت دکام مستبط
موسکتے ہیں۔

ا کاب جمع ہے کعب کی مکعب نروشر کھیل کے پانسوں کو کہتے ہیں، یہ کھیل کھیلتے وقت پانے چھیکے جاتے ہیں۔ بن سے کہ بہتر کھیل مطلقاً ممنوع ہے تواہ اس میں جوا ہو یا نہ ہو، اگر اس پر مالی ہار جیت ہوتب تو بہت ہی ممنوع ہے کہ کھیل ہے اور جوا بھی ورنہ کھیں سے شرح بها و شویعت (مرٹازدیم) کی گانگی کی دیم کانوریم) صدیث ۱۵: ابو داود نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ، کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لزکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عند کے پاس لائی اور اُس کے پاؤں میں تھنگر دیتھے۔ حضرت عمر نے اُنسی کا اُن کی اور اُس کے باؤں میں تھنگر دیتھے۔ حضرت عمر نے اُنسی کا اُند تعالی علیہ دسلم سے سنا ہے کہ برگھنگر دیے ساتھ شیطان ہوتا

حدیث ۱۱: ابو داور نے روایت کی، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس ایک لڑی آئی، جس کے پاؤں میں تھنگرون رہے ہتھے، فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا، جب تک اس کے تھنگر د کاٹ نہ لینا۔ میں نے رسول الله ملی

ہونے کی دجہ سے منوع فیرمعتر کھیل فعل عبث ہونے کی وجہ سے منوع ہیں۔

ے معوذات سے مراد سورہ فلن اور سورہ ناس ہیں۔ سوا سے مراد وہ منتر ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوں۔ شرکیہ الفاظ سے جھاڑ پھونک حرام ہے۔آیاست قرآنیاور ماٹورہ دعاؤں سے وم ورود جائز بلکہ بہتر ہے اور دعائمی جن جن جن بتول دغیزہ کا نام نہ ہوٹرکید کلمات نہ ہوں ان سے دم

^ بهال تعویذ سے مرادمشرکین کے تعویذ وگنڈے ہیں جن میں كفريه الفاظ بنول كے نام دغيرہ ہول بيحرام ہے۔ آيات قرآنيه دع اسلاميه سے تعویذ باندهنا حضرات محابہ کرام سے ثابت ہے جیبا کہ باب المعوذات میں گزر گیا۔ تمائم جمع ہے تمیمہ کی جمیمہ کے بہت معانی ہیں: جادوہمنتر، ٹونہ جانورون کی بڑیاں درد آئے کے لیے بائد هنا اور تعویذ\_(اصعة اللمعات)

9 \_ يعنى حرام جكد من كرانا ، زنا كرنا ، لواطت كرنا ، جلق مدي نكالنا، مورت كي وبريس وطي كرنابيرب كام حرام بيل \_

• ا کینی جب بچه دوده بیتا موتوعورت مصبت کرنا اگر اس میں اندیشہ ہو کہ اس سے دودھ بھاری موکر بچہ کے لیے معز ہوگا تو اس سے ا الله المام المبيل ال المام الما المبير بال لي فرمايا كدائ والماريم مدين وكامرجعية فري على ب

(مراة المناجيج شرح مشكوة انمصابح ، ج٢ بص١٣١)

(20) الرجع السابق، باب ماجاء في الجلاجل، الحديث: • ٢٣٣، جه، ص ١٢٣٠.

### علیم الرمت کے مدنی مچول

ا \_ یعنی مصرت عبداللہ! بن زبیر کی آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑ کی کوحضرت عمر دشی اللہ عنہ کے پاس لائمیں ، اس پکی کے پاؤں میں بیخے والے جھا نجن تھے۔ اجراس جمع جرس کی بمعنی جلاجل مین محفظرواور اس جیسی آواز دینے والی چیز ، اونث کے ملے کے مفتر وں اور باز کے پاؤں کے چھلول کوئجی اجراس یا جارجل کہتے ہیں۔ ہمارے مندوستان میں بھی <u>مہلے عورتوں میں جمعا نجن</u> کا رواج تعال

٣ \_ كيونكه جها نجن ايك فتم كا باجاب اورجهال ماجا موومال فرشته رحمت نيس موتا شيطان موتاب شيطان سے مرادوه شيطان ہے جو كميل تہ شوں پرمقرر ہے،قرین شیطان تو ہرانسان کے ساتھ رہتا ہے۔انگوشی کے باب میں میصدیث لانا نہایت ہی موزوں ہے کہ انگوشی ایک فتم كازيورى ب\_\_ (مراة المناجع شرح مشكوة المعائع، ج٢،٥٠٢)



الله تعالی علیہ وسلم ہے سنا ہے، کہ جس تھر میں جرس لیخن تھنٹی یا تھنگر وہوئے ہیں ، اس میں فرشیتے نہیں آئے۔(21)

### 多多多多多

(21) سنن أي داود، كمّاب الخاتم، باب ماجاء في الجلاجل، الحديث: ١٣٥١، ج٣٥، ج ١٢٥.

### علیم الامت کے مدنی پھول

ا بناندب کے پیش سے ہے آپ تابعیہ ہیں، معزت عائشہ مبدیقتہ سے روایت کئی ہیں اور آپ سے جبانجن کے متعلق ہی رو بیات آل ہیں۔(اکمال)

۲۔ال طرح کہ جلنے کی حالت میں بیجتے ہتھے جیسا کہ مروجہ جھا ٹین میں دیکھا جاتا ہے۔علیہا سے مراد ہے ان کے پاؤں میں جھا بین ستھے کیونکہ بیز بور یاؤں میں پہنا جاتا ہے۔

سسطاس طرح کہان کے اندر کے کنکر فکال دیئے جائیں یا اس طرح کہاں کے تھنگھروا لگ کردیئے جائیں یا ،س طرح کہ خود جھ نجن ہی توڑ دیئے جائمیں غرضیکہان میں آ داز شدہے۔

س فرضتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو فصوصی طور پر مسلمانوں کے محمروں میں آتے جاتے رہے ہیں یا وہ سابی مقلم رہ خصوصا ان محمرون میں جہال تلاوت قرآن کا ذکر فیر رہتا ہے۔ اجراس سے مراد مطلقا بجنے والد زبور ہے فو و بجوں کے پاؤں یا جانو ر کے مجلے یا پاؤں میں ہو۔ ای بتاء پر فقہا وفر ماتے ہیں کہ دوسرے باہے ترام ہیں بعض حالات میں جائز ہوں تے ہیں جسے تروی کا ح اعلان کے سیے تو بت نقارہ اعلانات کے لیے محرجما مجھ ترام لعینہ ہے میں حال نہیں ہوتی۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، ج٦٩ بم ٢٣٣.

# مسائل فقهيه

مسئلہ ا: مرد کو زبور پہننا مطلقاً حرام ہے، صرف چاندی کی ایک انگوشی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہواورسونے کی انگوشی بھی حرام ہے۔ تلوار کا حلیہ چاندی کا جائز ہے لیعنی اس کے نیام اور قبضہ یا پرتلے (لیعنی وہ پیٹی یا چوڑ اتسمہ جس میں تلوار لککی رہتی ہے) میں چاندی لگائی جاسکتی ہے، بشر طبیکہ وہ چاندی موضع استعال بیس نہ ہو۔ (1)

مسئلہ ۳: انگوشی صرف جاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے، دوسری دھات کی انگوشی پہننا حرام ہے، مثلاً لوہا، پیتل، تا نہا، جست وغیر ہا ان دھاتوں کی انگوشھیاں مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں۔فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مردنہیں پہن سکتا۔

صدیث میں ہے کہ ایک مخص جنسور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کی خدمت میں پیتل کی انگوشی پہن کر ہا ضر ہوئے ، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُوآتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوشی بچینک دی پھر دوسرے دن لوہ کی انگوشی بہن کر حاضر ہوئے ، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم پر جہنیوں کا زبور دیکھتا ہوں؟ انھوں نے اس کو بھی اتار دیا اور عرض کی ، پارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کس چیز کی انگوشی بناؤں؟ فرمایا کہ جاندی کی اور اس کو ایک مشقال پورا نہ یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کس چیز کی انگوشی بناؤں؟ فرمایا کہ جاندی کی اور اس کو ایک مشقال پورا نہ کرنا۔ (2)

مسئلہ سا: بعض علمانے بیشب ( مینی ایک فیمتی پھر کا نام جو مائل برسبزی ہوتا ہے) اور عین ( مینی ایک سرخ رنگ کا

سنن اكِي دادر، كتاب، خاتم، باب ماجاء في خاتم الحديد، الحديث: ٣٢٢٣، جه، ص١٣٢.

مردول کوسونے کی انگوشی پہننا حرام ہے مرو جاعری کی ایک انگوشی ایک تگ والی جووزن میں ساڑھے جار ہاشہ ہے کم ہو پہن سکتے ہیں مرد چند انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھیاں کی ہوشم کی تگوٹھیاں جو ان کے لئے تاجائز ہیں جورتی سونے جاندی کی ہرشم کی تگوٹھیاں چھنے اور ہرتشم کے رپورات پہن سکتی ہیں لیکن سونے جاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا، تا نیا، بیش ، رولڈ گولڈ وغیرہ کے زبورات یع جورت و موری کی ترون کے لئے متع ہیں تابالغ لڑکول کو بھی زبورات پہن تا حرام ہے انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لئے تاجائز ہیں بہتے والے زبورات بھی عورتوں کے لئے متع ہیں تابالغ لڑکول کو بھی زبورات پہن تا حرام ہے بہن نے والے آلوہا انتقادی المعمد یہ ، کاب الکراہ یہ ، الباب العاشر فی استعال الذھب والفضنة ، ج ۵، م ۲۳۵)

<sup>(1)</sup> الدرائخاروردالحتار، كتاب الحظر والاباحة ، فعل في الليس ، جه يص ٥٩٢.

<sup>(2)</sup> الدرائخ أرور دالمحتار، كرّب الحظر والاباحة ، فعل في اللبس ، ج ٩ يم ١٩٥٠.

میتی پھر) کی انگوشی جائز بتائی اور بعض نے ہر شم کے پٹھر کی انگوشی کی اجازت دی اور بعض ان سب کی ممانعت کرتے ہیں۔

لہذا احتیاط کا تقاضا ہے ہے کہ جاندی کے سوا ہ رفتم کی انگوشی نے بچاجائے، خصوصاً جبکہ صاحب ہدایہ جیسے جلیل آ القدر کا میلان ان سب کے عدم جواز (لیننی ناجائز ہونے) کی طرف ہے۔

مسئلہ ۷۰: انگوشی سے مراد حلقہ ہے تکبینہ پہلیں، تکبینہ ہوتشم کے پتھر کا ہوسکتا ہے۔ عقیق ، یا توت ، زمر د، فیروز ہ دغیر ہا سب کا تکبینہ جائز ہے۔ (3)

مسکلہ ۵: جب ان چیزوں کی انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں تو ان کا بنانا اور بیچنا بھی ممنوع ہوا کہ سے ناجائز کام پر اعانت (مدد) ہے۔ ہاں بیچ کی ( یعنی فردخت کرنے کی)ممانعت و لیی نہیں جیسی پہننے کی ممانعت ہے۔(4)

مسئلہ ۲: لوہے کی انگوشی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوشی کے پہننے کی ممانعت نہیں۔(5) اس سے معلوم ہوا کہ سونے کے زیوروں میں جو بہت لوگ اندر تانے یا نوہے کی سلاخ رکھتے ہیں اور او پر سے سونے کا پتر چڑھا دیتے ہیں، اس کا پہننا جائز ہے۔

مسكله ع: الكوهى كے تكينه ميں سوراخ كر كاس ميں سونے كى كيل دال دينا جائز ہے۔ (6)

مسئنہ 1: انگوشی انھیں کے لیے مسئون ہے جن کو بمدر کرنے کی حاجت ہوتی ہے، بیسے سلطان و قاضی اور علما جو فتوی پر مدر کرنے ہیں۔ ان کے سوا دوسروں کے لیے جن کو مدر کرنے کی حاجت نہ ہومسنون نہیں گر پہننا جائز ہے۔ (7)

مسکلہ 9: مرد کو چاہیے کہ اگر انگوشی پہنے تو اس کا تگیبئہ ہیلی کی طرف رکھے اور عورتیں تگیبنہ ہاتھ کی پیشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہنزا زینت کے لیے ہے اور زینت اس صورت میں زیادہ ہے کہ تگیبۂ باہ رکی ہ نب رہے۔ (8)

<sup>(3)</sup> الدرالخار كركب الحظر والاباحة ، فصل في اللبس ، ج ٩ م ٥٩٥ .

<sup>(4)</sup> الدرالمخاروروالمحتار، كتاب العظر والأباحة بصل في الليس، ج٩، ٩٥٥.

 <sup>(5)</sup> الفتاوى المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب العاشر في إستعال الذهب والفعنة ، ج٥،٥ ٣٣٥.

<sup>(6)</sup> العداية ، كتاب الكراهية ، فعل في اللبس ، جسم م ١٣٧٧.

<sup>(7)</sup> الفتاوي الصندية ، كنّاب الكراهية ، الباب العاشر في إستعال الذهب والفصنة ، ج٥، ٥٣٥.

<sup>(8)</sup> المداية ، كماب الكراهية ، فعل في اللبس ، ج م م م ٢٧٧.

مسكه ١٠: دائے يا بائيس جس باتھ ميں چا بيں انگوشي پئن سكتے ہيں اور چھنگليا ميں بہنی جائے۔(9) مسكله اا: انگوشى پر اپنا نام كنده كراسكتا ہے اور الله تعالى اور حضور (صلى الله تعالى عليه فاله وسلم) كا نام ياك بجي کندہ کراسکتا ہے، مگر محمد رسول اللہ لینی بیرعبارت کنوہ نہ کرائے کہ بیرحضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلّم) کی انگشتری پر تین سطروں میں کنیرہ تھی، پہلی سطر محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلّم)، دوسری رسول، تیسری اسم جلالت اور حضور (صلّی الله تعالی علیہ ڈالہ وسلم )نے فرمادیا تھا کہ کوئی دوسراتخص اپنی انگوشی پر بینش کندہ نہ کرائے۔ تگیبنہ پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔(10)

مسئلہ ۱۳: انگوشی وہی جائز ہے جومردوں کی انگوشی کی طرح ہو یعنی ایک محمینہ کی ہواور اگر اس میں کئی تکینے ہوں تو اگرچہوہ چاندی بی کی ہو،مرد کے لیے ناجائز ہے۔(11) ای طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوشی پہنا ، چھے پہننا بھی ناجائز ہے کہ بیا آنگونٹی نہیں،عورتیں جھلے پہن سکتی ہیں۔

مسکلہ ساا: ملتے ہوئے دانتوں کوسونے کے تاریبے بندھوانا جائز ہے اور اگر کسی کی ناک کٹ منی ہوتو سونے کی تاک بنوا کر لگا سکتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ضرورت کی وجہ سے سونے کو جائز کیا تحیا، کیونکہ چاندی کے تار ہے دانت باندھے جس یا جاندی کی تاک لگائی جائے تو اس میں تعفن (بدبو) پیدا ہوگا۔ (12)

اعلى حضرت ،اه م ابلسنت مجد درين وملت الشاه امام احمد رضا خان عليدوحمة الرحمن فآوي رضوبيرشر يف ميس تحرير فريات ميس: ا فمأده دانت كى جكه چاندى كا دانت لگانا جائز، اورامام محدرهمه الله تعالى كنز ديك موسة كه تار اور دؤنت مجى روا

في البير المختار لايشدسنه المتحرك بنهب بلبفظة وجوزهما محمدا ياه وفي ردالمحتار عن التاتارخانية جدع اذنه اوسقط سنه فعند الامام يتخذذ لكامن الفضة فقط وعند محمد من النهب ايضا ٢ \_ اهملخصا ( • \_ در مئ ركتب الحظر والا باحة فصل في اللبس مطبع مجتبائي و بل ٣ /٣٠٠) (٣ \_ روا محتار كتاب الحظر وا ما باحة فصل في اللبس وارحياء اسر اث احربی بیروت ۵ /۲۳۱)در مختاری ہے کہ ملتے ہوئے دانت جاندی سے نہ کہ مونے کی تاروں سے مضبوط نہ کئے جا کی لیکن اہام محدر حمد القد تعالى عبد في دونول سے جائز قرار ديا ہے فاوي شاي ش تارخانيد فل كيا كيا ہے كه كان ك جائے يا دانت كرجائے و ، م اعظم رحمة القد تعالى عليه فرمات بيل كه صرف جائدى كے بنا كر لگائے جائي جبك امام محد دحمة الله تعالى عليه ك زويك سونے كے لگانے بھی جائز ہیں وہ ملخصا۔ (ت) ( نآوی رضوبیہ، جلد ۲۲،ص ۱۳۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور )

<sup>(9)</sup> الدرالخاروردامحتار، كتاب الحظر والأباحة ، نصل في اللبس، ج٩ م ٥٩١٥.

<sup>(10)</sup> المرجع السابق.

<sup>(11)</sup> ردالحتار، كمّاب الحظر والأباحة الصل في اللبس من ٩٥، ص ٥٩٠.

<sup>(12)</sup> الفتاوى الصندية، كمّاب الكراهية ،الباب العاشر في إستنعال الذهب والفضة ،ج ١٥،٥ ١٠٠٠.

مسکلہ نہما: دانت گر گیاای دانت کوسونے یا جاندی کے تاریبے بندھواسکتا ہے، دومریے شخص کا دانت اپنے میں نہیں نگاسکتا۔(13)

مسئلہ ۱۵: لڑکوں کوسونے جاندی کے زبور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا، وہ گنھار ہوگا۔ای طرح بچوں کے ہاتھ پاؤل میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگاسکتی ہے، گرلڑ کے کو لگائے گی تو گنھارہوگی۔(14)

多多多多多

<sup>(14)</sup> الدرالمخارور والمحتار، كماب الحظر والاباحة ، نصل في الليس ، ج ٩، ٥٩٨.

# برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آ داب

#### احاديث

حدیث ان سیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مثل اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرہ یا: جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا بیفر ما یا کہ جب شام ہوجائے تو بچوں کوسمیٹ لو کہ اُس ونت شیاطین منتشر ہوتے ایں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے ، اب اُنھیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کرلو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کرمشکوں کے دہائے باندھواور بسم اللہ پڑھ کر برتوں کو خصادو۔(1)

(1) منتج مسلم ، كمّاب الشربة ، باب الامر بتغطية الانام ندول أن الحديث: ٩٤ \_ (٢٠١٢) بم ١١١٣.

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے بنخ ج کے نتی نے جزم سے بمعنی حصداور شروع اور تاریکی۔ (مرقات) یمبال سادے معنی درست ایں رات کا شروع حصہ یا رات ک اندھیری۔ راوی کو فٹک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے بنخ اللیل فرمایا یا فرمایا اسٹیتم ۔ مقصد قریبًا ایک ہی ہے۔

٣ يعنى اس وتت بچول كو تحمرول سے باہر ند نكلنے دو۔ شيطان سے مرادموذى جنات اور موذى انسان دونول جيں۔ (اشعه) شام كے وقت اى بچول كو افواء كرنے دائے ديادہ بحرتے جيں۔ شيطان سے مرادموذى خبيث جن جيں ورند ايک شيطان تو ہر وتت انسان كے ساتھ دہتا ہے دہتا ہے دہتا ہے ہاتھ دہتا ہے جے تحرین كہتے جيں لہذا ہے حديث دومرى احاديث كے خلاف نہيں جن جي قرين كہر وقت ساتھ دہنے كا ذكر ہے۔

سے کیونکہ اب ان شیطین کا زور گھٹ جاتا ہے وہ اپنے ٹھکانے پر پہنٹے جاتے ہیں اب اگر نیچے باہر نکلیں تو ترج ٹیمں معلوم ہوا جنت و شیاطین کا اثر بچوں پرزیادہ ہوتا ہے اس لیے بچوں کو نکلنے سے روکا گیا ہے۔

س یعنی جب روت کوسونے لگوتو وروازے بندکر کے سوؤ اور بندکرتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کروواں کی حکمت مجی آئے بیان ہوری ے۔

۵ \_ بند درد. زے سے مراد وہ ہے جو بسم اللہ سے بند کیا گیا ہو بغیر ذکر اللہ بند کے ہوئے کے اندر شیطان آسکتا ہے،ان کی ردک کے بے در دازہ بند ہوتا اور بسم اللہ پر بند ہوتا ضرور کی ہے بسم اللہ باطنی تقل\_

٢ يعنى يانى كے بعر \_ مشكيز سے كامند ورى سے با عدد دويوں بى كھلاند چيورو و\_

ے بیجبوری کی حالت بیں ہے جب کد کوئی چیز گھڑاوغیرہ ڈھکنے کے لیے ندیلے۔اس ککڑی اور بسم انڈ کی برکت سے برتن شیطان کے ->

اور سی بخاری کی ایک روایت بیں ہے، کہ برتن چیمیا دو اور مقتلوں کے موفد بند کرد داور درواز سے بھیڑ دو اور بچوں کوسمیٹ لو، شام کے وقت کیونکہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں اور ایک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ بھی چوہا بتی محسیٹ کر لے جاتا ہے اور محرجل جاتا ہے۔(2)

مسلم کی ایک روایت میں ہے، برتن جیمیا دو اور مثلک کا موفد باندھ دو اور درواز سے بند کردو اور چراغ بجھا دو کہ شیطان مثلک کونیس کھولے گا اور نہ درواز ہ اور برتن کھولے گا ، اگر پچھانہ ملے تو بسم اللہ کہہ کر ایک کنڑی آڑی کر سے رکھ دیدے (3)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہ سال میں ایک رات ایک ہوتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے، جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا موضر باندھا ہوانہیں ہے، اگر وہاں سے وہ وہا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔(4)

اڑے محفوظ رہے گا۔

۸۔ چرائے سے مراد بی والا چراغ ہے جس کی بی چوہا وغیرہ تھینج سکے، الشین یا بجلی اس تھم سے فارج ہے جیسا کہ آئے آرہا ہے۔ بند تھر میں جنتی الشین جوڑ تا بھی قطر تا کہا تھا ہے۔ بند تھر میں جنتی الشین چوڑ تا بھی قطر تا کہ ہے اس سے کیس پھیل جانے کا قطرہ ہوتا ہے۔ (مراۃ المناج شرح مشلُوۃ المصائح، ج۲ ہم ۱۳۱۱)

(2) مسیح ابخار کی اکتاب بدوائلت، باب اِذا دقع الذباب فی شراب اُحد کم . . . اِلْح ، الحدیث ۱۲ سے ۲ ہم ۸۰۰ م

### عليم الامت كيدني پهول

ا بهال چین جیٹ سے مرادان کو دیواند کردینا ان پر مسلط ہوجاتا ہے۔ ہم نے ایسے لوگ و کھے ہیں جن پر جن آجاتے ہیں ان کو پریشان کرتے ہیں دیوانہ بنادیتے ہیں۔ جنات کا بیقسرف قرآن کریم سے ثابت ہے ، رب تعالی فریاتا ہے: "الَّذِی یَتَعَفِّمُ اللَّهُ یَظُورُ مِن اللَّهِ یَظُورُ اللَّهُ یَظُورُ اللَّهُ یَا اللَّ

۳ \_ يمال فرسقه سن مرادموذ كي جانور ہے جو اپنے نفع كے يغير انسان كا نقصان كردے ہے جو ہا، چيل، كۆ، بچھو، ديوانه كرسب فويس يعنى موذى بيں اس نے ان كوحرم شريف بيس بخى اور حالت الزام بحى قلّ كرسكتے ہيں۔ (مراة الستاجيح شرح مشكورة امصابيح ، ج٢ بس ١٣١١) (3) صبح مسلم، كتاب الاشربة ، باب الام جفطية الانام ... والح ، الحديث : ٩٧ ـ (٣٠١٢) بس ١١٤١٠.

(4) الرجع الهابق، الحديث: 99 .. (٢٠١٣)، ١١١٥.

### عليم الامت ك مدنى بحول

ا یاں کا مطلب میہ ہے کہ عمومًا ہر رات شیاطین کا پھیلا وا اول شب بیں ہوتا ہے اور سال بیں ایک ریت ایس بھی آتی ہے جس میں خصوصی بنائیس نازل ہوتی ہیں لہذا احادیث میں تعارض نہیں۔ان احادیث بیں میعمومی بلاؤں کا ذکر تھا جوروز اندشروع رات میں آتی ہیں اور اس حدیث میں خاص ان بلاؤں کا ذکر ہے جو سال میں ایک رات آتی ہے۔ حدیث ۱: ۱مام احد ومسلم و ابو داود نے جابر رضی اللہ نتحالٰی عنہ سے ردایت کی، کدرسول اللہ صلّی امنہ تعالٰی مایہ بنر نے فرمایا: جب آفتاب ژوب جائے تو جب تک عشاکی سیابی جاتی ندر ہے اپنے جو پایوں اور پکون کونہ جھوڑو، کیونکہ اس دنت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔(5)

عدیث ساز سی مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سالی اللہ تعالٰی عدیہ دسلم نے فرمایا کہ سوتے وفت اپنے گھر دل میں آگ مت جھوڑ اکرو۔ (6)

حدیث ۲۰: می بخاری میں ابوموئی اشعری رضی اللہ تعالٰی عندسے مروی، کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں جل گیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلَّم ) نے فر ما یا کہ ہے آ گئے محاری دشمن ہے، جب سویا کروتو بجھا دیا کرو۔ (7) حدیث ۵: شرح السنہ میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی عبیہ وسلَّم نے فر ما یا کہ جب رات میں کتے کا بھونکنا اور گدھے کی آ واز سنوتو اَعُو ذُیاللہِ مِن الشَّیْطُنِ الرُّ دَخِیم پڑھو کہ وہ اُس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو جاہتا ہے، تم نہیں و بکھتے اور جب پہلیل بند ہوجائے تو گھرسے کم نکاو کہ اللہ عز وجل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے، تم نہیں و بکھتے اور جب پہلیل بند ہوجائے تو گھرسے کم نکاو کہ اللہ عز وجل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے، زمین پرمنتشر کرتا ہے۔ (8)

ا من بیانیہ ہے نہ کہ تبیضیہ لبذا اس کے معنی ہے ہیں کہ ہے با ان برتوں میں داخل ہوجاتی ہے جن پر ڈھکن نہ ہو فودی نے فرمایا کہ ان ، حدیث ہے معلوم ہوا کہ دنیا کی ہرآنت ہے بہاؤاللہ تعالیٰ کا ذکر ہے مسلمان ہر وقت ہر حال میں انڈ کا ذکر کرے، دنیا زہر ہے ذکر انشہ اس کا تریاق۔ (مرقات) ترکوئی آگ میں نہیں جلتی ، اللہ کے ذکر ہے تر زبان ان شا واللہ دوزخ اور آفات کی آگ ہے نہ جے گی مؤمن سوتے جاگئے ، جہے ، مرتے اللہ کا ذکر کرے۔ (مراة المناجی شرح مشکوۃ المصائح، جہ بہ من ۱۵)

- (5) الرجع اسابق الحديث: ٩٨ ـ (٢٠١٣) من ١١١٥.
- (6) على البغ ري، كما ب الاستئذان، باب لاتترك النارفي البيت عند النوم، الحديث: ١٨٦٣، ج٧، ص ١٨٦.
  - (7) الرفع السابق الحديث: ١٢٩٣، جميم ١٨١٠.
  - (8) شرح السنة ، كمّاب الأشربة ، بأب إيكاء الاسقية وتخيير الأنية ، الحديث: ٢٩٥٣ ، ج٤ بص ١٣١ \_ ١٣١.

### تحکیم ایامت کے مدنی پھول

ے یہاں رت کی تید ہے دوسری دوایات میں بیر قید نہیں۔ چنانچیر حصن حصین شریف میں ہے کہ جب تم گدھے کا رینگنا سنوتو اعوذ بائند پڑھو۔ ابودا وُدونس کی حاکم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ جب تم کؤل کا رونا سنوتو اعوذ باللہ پڑھو۔ یہاں رات کی قید یا تو اتفاق ہے یا اس سے کہ رات میں بیآ داذیں بہت محروہ معلوم ہوتی ہیں۔

ا یعنی شیاطین کود کھے کر بیدونوں جانور آوازی نکالتے جیٹے ایں۔کول کارونا بلاؤل آفول کود کھے کر ہوتا ہے اور جب مرغ کی آوا سنو تو وعل تاوکہ وہ فرشتہ کود کھے کر بولٹا ہے۔ یہال مرقات نے فرمایا کہ صالحین کے پاس دعا مانگنا یا ان سے تبرک عاصل کرنا مستحب ہے ہے

ا در بد کاروں کو دیکھ کراعوذیر مناانصل ۔ صالحین فاستھین کا دیکھنا آیات البید ہے ہے۔ (مرقات)

سے بینی رات سکتے جب لوگوں کی آ مدورفت بند ہوجائے تم مجی بلاضرورت تھرے نہ نکلو کہ اس وقت جنات موذی جانور نکلتے ہیں۔

٣ \_ يعنى دن بھرز مين بين تم بھيلتے ہوتے ہورات گئے كوئى اور مخلوق يہاں پيميلتی ہے جوون ميں چھپی رہتی ہے دن ميں تم چو پھر وہ مخلوق جھیں رہے رات میں تم آرام کروتا کہ وہ کلوق چلے پھرے اس کو بھی رہ تعالیٰ کی زمین پر چلنے کا حق ہے ۔ گرتم بھی اس وقت یا مطور پر چیو مجروتوائ خاول ے خلط ملط ہونے کی وجہے تم کو تکلیف پنتے گی۔

ے جیسے خاہری تفل انسان سے نہیں ٹو مجے یوں ہی ذکر اللہ کا تفل شیطان سے نہیں ٹوٹنا اور جیسے بسم مند کی برکت سے شیعان کھانا نہیں کھ سکتا آتے ہی ہم اللہ کی برکت سے محبت میں شریک نہیں ہوسکتا، یوں بی ہم اللہ کی برکت سے وہ بندورو، زونیس کھول سکت۔

(مراة المناجيج شرح مشكَّة ة المص بيح، ج٢ ج ٥ م١)

# بیٹھنے اور سونے اور جلنے کے آ داب

قرآن مجيد ميں ارشادہ:

(وَلَا تُصَعِّرُ خَدَّكَ لِلنَّمَاسِ وَلَا تَمْنِسِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُ كُلُّ هُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٩﴾ (١) (افقمان نے بیئے سے کہا) کس سے بات کرنے میں اپنا رضارہ فیڑھانہ کر اور ذمین پر اِتر اِتا نہ چُل، بِ شک الله (عزوجل) کو پندنہیں ہے کوئی اِترانے والا، فخر کرنے والا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر، بِ شک رب آواز وں میں بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اور فرما تاہے:

(وَلَا تَمْشِي فِي الْارْضِ مَرَّحًا إِنَّكَ لَنْ تَغْرِقَ الْارْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (٤٣٠) (2)

(1) پاتانگن:۱۸ـ ۱۹.

(2) پ٥١، ين امرآ ويل: ٢٠٠٠

### متنكبر كوانو كهي نصيحت:

حضرت سيرناحسن رضى الله تعالى عند في ايك امير كومتكرا فه جال جلتے بوئ و يكھا تو ال سے فر ما يا كدا ، عن التكر سے إلا اتے بوئ ناك چرا ها كر كہاں و يكور ہا ہے؟ كيا ان فعتوں كود كي رہا ہے جن كاشكر اوانيس كيا كيا يا ان فعتوں كود كيور ہا ہے كہ جن كاشكر اوانيس كيا كيا يا ان فعتوں كود كيور ہا ہے كہ جن كا تذكرہ اللہ عز وجل كے احكام ميں نہيں ۔ جب اس في بيد بات كن تو عذر بيش كرف حاضر ہوا تو آب رضى الله تعالى عند في ارشاد فر ما يا : مجد سے معذرت نه كر بلكہ ان ناد عز جل كى بارگاہ ميں تو بدكركيا تم في الله عز وجل كا بي فر مان نبيس سنا:

وَلَا تَمْنِينِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَغْرِقَ الْإِرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُؤلًا ﴿37﴾

ترجمهٔ کنزارا بمان: اورزین میں اترا تا نه چل بے دلک ہرگز زمین نه چیر ڈائے گااور ہرگز بلندی میں بہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

(پ15، بني أمرائيل:37)

ظیفہ بننے سے پہلے حضرت سیدیا عمر بن عبدالعزیز دضی اللہ تعالی عند ایک مرتبہ متکبرانہ چال چلے تو حضرت سیدیا طاؤس بن النہ تعالی عند نے ان کے کندھے پر چنگی کاٹ کر ارشاد فرمایا: جس کے پیٹ میں یکھ بجلائی ہواس کی چال الی نہیں ہوتی۔ تو حضرت سیدیا عمر بن عبد لعزیز رضی اللہ تعالیٰ عند نے معذرت خواہا شائداز میں عرض کی: اے محترم چھاجان! ایسی جال چلتے کی وجہ سے میرے ہر عضوکو ماریں تا کہ وہ جان

اورزين من إنزانا نه بهل، ب فنك توه ركزنة وزين چردال كااورنة وبلندى من بهارول كو پنج كار (وَعِبَادُ الرَّحْنِ الَّذِيْنَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجُهِلُونَ قَالُوا سَلمًا ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِينُتُونَ لِرَبِّهِ مُسْجَدًا وَقِيَامًا ﴿٣٣﴾) (3)

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جوز مین پرآ ہتہ چلتے ہیں، جالل جب ان سے خاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں: سلام اور وہ جواپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔

اور قرما تاہے:

(یَاکَیُهَا الَّیْنُیْنَ اَمَنُوا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوا فِی الْمَخْلِسِ فَافْسَحُوا یَفْسَحُوا یَفْسَحُوا قِیلَ الْمَخْلِسِ فَافْسَحُوا یَفْسَحُوا یَفْسَحُوا یَفْسَرُ اللهُ لَکُمْ وَ الْمَانُولُ اِیْنَ اَمْنُوا مِنْکُمْ وَ الَّیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ذَرَجْتٍ) (4) النَّفُرُ وَا اَلْعِلْمَ ذَرَجْتٍ) (4) النَّفُرُ وَا اللهُ الَّذِينَ اللهُ الَّذِينَ الْمَنْوا مِنْكُمْ وَ الَّذِينَ الْمُنْوا الْمِنْدُ وَا اللهُ الل

### 

حضرت سیدنا محمد بن واسع رضی الله تعالی عند نے اپنے بیٹے کو اِترا کر چلتے ہوئے دیکھا تو اس سے قرمایی: کیا تو جانا ہے کہ تو کیا ہے؟ تیری مال کوتو یس نے دوسود رہم دسے کر فرید نقا اور تیرا باپ ایسا ہے کہ الله عزد جل مسلمانوں میں اس بیسے نوگوں کی کشرت ندفر مائے۔
حضرت سیدنا مطرف رضی الله تعالی عند نے کہ کُتُب (پورا نام مہلّب بن ابی صفرہ ، تجان کے کشکر کا میک رئیس کو ریشم کا جبہ پہنے اِترا کر چیتے دیکھا تو اس سے ارش دفر ما یا: اے اللہ عزد جل نگر کے بندے! بیالی چال ہے جے اللہ عزوجل اور بنی کریم صلّی الله تعالی عدید واکد وسم ما بیند فرمانی ہیں۔ تو مُبَلَّب نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس افرمات ہیں۔ تو مُبَلِّب نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس الله تعالی عدید نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس الله تعالی عدید نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس الله تعالی عدید نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس الله تعالی عدید نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس الله تعالی عدید نے ارش دفر ما یا: کیوں نیس جانا موں کہ تمہاری ابتدا ایک حقیر نطف سے بوئی اور ان ورنوں کی درمی نی مدت میں کنگ الله کے عمر سے ہو۔ تو مُبَلِّب نے ایک چال چال چھوڈ دی۔ (اکا فرائز عن الله کی اور ان ورنوں کی درمی نی مدت میں کنگ الله کے عمر سے ہو۔ تو مُبَلِّب نے ایک چال چال چھوڈ دی۔ (اکا فرائز عن الله کی الله کی اور ان ورنوں کی درمی نی مدت میں کنگ کے الله کے عمر سے ہو۔ تو مُبَلِّب نے ایک چال چال چھوڈ دی۔ (اکا فرائز عن الله کی افرائ کی کورم کا دور ان دونوں کی درمی نی مدت میں کنگ

<sup>(3)</sup> پ١٠٠١لغرقان:٣٣١٣٣٠.

<sup>(4)</sup> پ٨٠١٠ الجارلة:١١٠

### احاديث

عديث الصحيح بخاري ومسلم مين ابن عمر رضي الله تعالى عنهما يه مروى، كه رسول الله ملى الله تعالى عديه وسلم في فرمایا: ابیها نه کرے که ایک مخص دوسرے کو اس کی جگہ ہے اوٹھا کرخود بیٹھ جائے دلیکن ہٹ جایا کرو اور جگه کشادہ کردیا كرو\_(1) يعنى بين والول كويه جائي كه آنے والے كے ليے سرك جائيں اور جگه دے ديں كه دو بھى بين جائے يا يہ

(1) تشخیمسم، كتاب السلام، باب تحريم إ قامة الانسان من موضعه .... إلخ، الحديث: ٢٨\_ (٢١٤١) بس ١١٩٨. ملقہ کے درمیان آ کر بیشنا

حضرت سيديا حذيف رضى الله تعالى عند سے مروى ہے كدرسول اكرم، شبنشاد بن آ دم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كا فرمان عاليثان ہے: الله عزوجل طقے (لینی دائرے) کے درمیان بیٹھنے والے پرلعنت فرمائے۔

( سنن اني دا دُوه كمّاب الأدب، باب الجلوس دسط الحلقة ا،لحديث ٣٨٢٦ من ٥٤٨ لعن الله بدله لعن رسول.لله) ، یک اور رواست میں ہے: ایک شخص حلقے کے درمیان میں آ کر بیٹھ ممیا توحفرت سیرنا حذیفہ رضی اللہ تع لی عنہ نے ارش وفر مایا کہ بی كريم ،رورون وف ورجيم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كى زبان حق پرست سے اس پرلعنت كى كئى ہے۔ يا پھريد ارشاد فرمايا: الله عزوجل نے رسول اكرم، شفيح معظم صنى الله تعالى عليه وآله وسلم كى زبان اقدى سے اس مخص پر نعنت فرمائى جو حلقے كے درميان، كريس من اب

(جامع الترمذي، ابواب الاوب، باب ماجاء في كراهية العقود ...... الخي، اعديث ٢٧٥٣، م ١٩٢٩)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعد فی عندے مردی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیّاتِ ؛ فلاک صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ع لیشان ہے :جس نے کسی تو تم کا حلقہ ان کی اجازت کے بغیر پھلانگاوہ گناہ گار ہے۔ (اعجم الکبیر، الحدیث ۲۹۲۳ء، ج ۸،ص ۲۹۲۷) . ملد کے تحدیب، دانا کے عمیوب ، مُنکر ہ عمنِ النعیوب عزوجل وصلّی الله تعالیٰ علیه وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا : دو آ دمیوں کے درمیان مان اجازت كے بغير ند بيڭو \_ ( سنن أبي وا دُوه كتاب الاوب ، ياب في الرجل يجلس بين الرجلين ، الحديث ٣٨٣ ، ص ١٥٧٩) شہنشاہِ خوش خِصال، ہیکرِ شسن، و جمال صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیتان ہے کہ کس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دو آ دمیوں کی اجازت کے بغیراُن میں جدائی ڈالے۔

( جائع التريذي الواب الادب، باب ماجاء في كراهية الحلوس بين \_\_\_\_\_ الحي ما ١٢٥٥ ، ص ٩٣٩ ) دانع رنج و ملال ، صاحب بودونوال صلّى الله تعالى عليه وآله وسلّم كا فرمان عالينتان ہے جتم ميں سے كوئى فخص جب كسى مجلس ميں آئے تو، كر اس كى خاطركت وكى بيدائى جائے تو وبال بيٹھ جائے ورنہ جہال كشادكى بائے وہال جاكر بيٹھے۔

(شعب الایمان، باب فی حسن اُنمان، فعل فی التواضع ، الحدیث ۸۲۴۳، ۲۰، ص ۳۰۰) \_\_

كه آن والاكسى كونه المعائ بلكه ان سے كيے كدمرك جاؤ، جھے بھى جگد بدو۔

سیجے بخاری میں ریجی ندکور ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اے مکروہ جانتے ہتھے کہ کوئی شخص ابنی جگہ ہے اٹھ جائے اور بیاس کی جگہ پر بیٹھیں۔(2)حضرت ابن عمر (رضی اللہ تعالٰی عنبما) کا بیٹل کمال ورع ہے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہاں کا جی نہ جاہتا ہواور محض ان کی خاطر سے جگہ جھوڑ دی ہو۔

حدیث ۲: ابوداود نے سعید بن ابی الحسن سے روایت کی، کہتے ہیں: کہ ابو بکر ہ رضی الند تعالی عند جماریے پاس انیک شہاوت میں آئے۔ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ گیا، انھوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور بد کہا كه ني كريم صلى الله تعالى عليه وسلم في ال مع فرمايا به اورحضور (صلى الله تعالى عليه ذاله وسلم) في الل مع منع فرمایا ہے کہ کوئی مخص ایسے خص کے کیڑے ہے ہاتھ پوشھیے جس کو یہ کیڑا پہنا یا نہیں ہے۔(3)

اس حدیث میں بھی اگر چہ بیٹیس ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس مخضل کو اس کی جگہ سے اٹھ یا ہو، بلکہ وہ تخص خود اٹھ گیا تھا اور بظاہر میصورت ممانعت کی نہیں ہے گریہ کمال احتیاط ہے کہ انھوں نے اس صورت میں بھی بیٹھنا محوارا ندكيا كداكر چه المصفے كوكها نبيس مرا من اچونكه انھيں كے ليے ہوا، للندا بين خيال كيا كه بير بينجى افعانے بى كے حكم ميں

حديث سا يحيح مسلم ميں ابوه ريره رضى الله تعالى عنه سے روايت ہے، كهرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في فرمایا: جو محض ابن جگهے اٹھ کر گیا، پھرآ گیا تواس جگه کا وی حق دار ہے۔ (4) یعنی جبکہ جلد آجائے۔

### حکیم الامت کے مدنی بھول

· اے حدیث کی عبارت ہے معلوم ہور ہاہے کہ بیددونوں کام الگ منع ہیں جومرف اٹھائے تکر اس کی جگہ بیٹے نبیں تو ایک عمناہ کا مرتکب ہے اور جو بیٹے بھی جائے وہ دو گنا کا۔اس تھم سے وہ صور تھی علیحدہ جیں جہال شرغا اٹھانا جائز ہو۔امام اینے مصینے سے مؤزن اپٹی تبکیر کی جگہ سے دوسرے کو ہٹ سکتا ہے،ایے بی اگر میرجگہ پہلے ہے کی اور آ دی کی تھی وہ اپنارومال یا چڑی رکھ کروضو کرنے کیا دوسراس کی جگہ بیٹے کمیا وہ

٣ \_ دوسرى مجلسول بين مجى - خيال رب كريم كے محرجا كراس كى عزت كى حكّه نه بينوا كرتم بيند كئے تو صاحب خانہ تهبيں وہال ہے افعا سكنا ہے کیونکہ میہ جگداس کی اپنی ہے ای لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مِن مُقْعَدِهِ فرمایا لیخی بیٹے ہوئے کواس کی اپنی جگہ ہے نہ ہٹ ؤ،وریہ س يه جَلَّداس كَ مُعْي بي نبيس \_ (مراة المتاجيح شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بص١٢٢)

- (2) صحيح البخاري، كمّاب الاستئذان، باب (إذا قبل لكم ... إلحّ )، الحديث: ٩٢٤، ج٣، ص ٩٧١.
- (3) سنن أي دادد، كمّاب الادب، باب في الرجل يقوم للرجل من مجلسه، الحديث: ٨٢٤ ٣، ٣٩، ٣٩٠٠.
  - (4) تصحيح مسلم، كما ب السلام، باب إذا قام من مجلسه تم عاد فعو أحق به الحديث: اسم (٢١٤٩)، م ١١٩٩،

صدیت سن ابودادوئے ابودروا ورشی الشد تعالی مند سے دوایت کی است الله الله علی الله تعالی تعالی الله تعالی الله تعالی الله تعالی الله تعالی ت

حدیث ۵: ترندی وابوداود نے عبداللہ بن نکم ورضی اللہ تعالٰی عنہماہے روایت کی، کہرسول اللہ سنی للہ تی ہی مدیہ وسنم وسنم نے فرمایا کہ کسی کو بیر طلال نہیں کہ دوقعنصول کے درمیان جدائی کردے (بیعنی دونوں کے درمیان میں بیٹھ جے ہے)، محمران کی اجازت ہے۔ (6)

صدیت ؟ : بیبتی نے شعب الایمان میں واٹلہ بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ ایک فخض رمول اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) مسجد میں تشریف فر ہستے۔ استرصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) مسجد میں تشریف فر ہستے۔ اس کے لیے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) ایک جگہ سے سرک سکتے اس نے عرض کیا ، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کو سرکنے اور تکلیف فر مانے کی ضرورت علیہ والہ وسلّم ) موجود ہے ، (حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کو سرکنے اور تکلیف فر مانے کی ضرورت نہیں )۔ ارشاد فر ما یا بمسلم کا بیری ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے ، اس کے لیے سرک جائے۔ (7)

صدیث کے: رزین نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم جب مسجد میں جیٹھتے دونوں ہاتھوں سے احتیا کرتے۔(8)

احتبا کی صورت ہیہ ہے کہ آ دمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور تھننے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے تھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ نے اس قشم کا جیٹھنا تواضع اور انکسار میں شار ہوتا ہے۔

حکیم الامت کے مدنی مچول

۔ احتیاء کے معنیٰ پہلے بیان ہو پچکے کہ دولوں زالوں کھڑے ہوں بیرین زمین پر سکے ہوں اور دونوں یا تعوں ہے رانو پکڑے ہوئے کہ بوئے کہ تقوں ہے رانو پکڑے ہوئے کہ بوئے کہ تقوں کے حالاوہ اور وقت بیں محید بیس اس طرح بیٹھتے تھے وہ بھی بھی بھی۔ یہ تقوں کے حلاوہ اور وقت بیس محید بیس اس طرح بیٹھتے تھے وہ بھی بھی بھی۔ یہ تقوں کے حالاوہ اور وقت بیس محید بیس اس طرح بیٹھتے تھے وہ بھی بھی بھی بھی ہے۔ یہ بھی ہوئے المتانج شرح مشکورۃ المصابح ، ج د بھی ہے ہے۔

<sup>(5)</sup> سنن أي داود، كمّاب الادب، باب إذا قام من مجلسه فم رجع ، الحديث: ١٨٥٣، ج٣، ١٨٧٠.

<sup>(6)</sup> سنن الترفدي، كتاب الادب، باب ماجاء ليكراهية الجلوس... إلخ ، الحديث ٢٤٦١، ٢٠٨٣، مع ١٠٠٠.

<sup>(7)</sup> شعب لا يحان، باب في مقاربة وموادة أحل الدين، فعل في قيام المرود، والخ، الحديث: ٨٩٣٣، ٢٠ من ٢٨ م.

<sup>(8)</sup> مشكاة الصاح ، كتاب الآداب، باب الحبلوس . . . إلخ ، الحديث: ١١٧٣، ج٣، ص١٦.

صدیث ۸: ابو داود نے جابر ہن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہنے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ و سلّم جب نماز فجر پڑھ لیتے چارزانو بیٹے رہ نے ، یہاں تک کہ آفماب اچھی طرح طلوع ہوجا تا۔ (9) حدیث ۹: ابو داود نے ابو ہر یرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ ملّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا:

جب كونى فخص سايدين مواورسايدست كيا كي مايدين موكيا كي دهوب ين تودبان سے الله جائے۔ (10)

حدیث • ا: ابوداود نے عمر و بن شریدرض اللہ تعالٰی عندے وہ اپنے والدے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بالحمر کو بیٹھ کے چیچے کرلیا اور دائے ہاتھ کی شمل کی گدی پر فیک لگائی۔رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم میرے پاس سے گزرے اور بیر فرمایا : کیا تم ان لوگوں کی طرح جیٹھتے ہو، جن پر خدا کا غضب ہے۔(11)

حدیث ان ابو داود نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّٰم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی لیتن مجلس کے کنارہ پر بیٹھتے اسے چیر کر

(9) سنن أكي داود، كتاب الدوب، باب في الرجل يجلس متر بعاء الحديث: ١٨٥٠، ج٣،٥٥٠ ٣٠٠.

(10) الرجع السابق، باب في أنجنوس بن الظل المنس، الحديث: ١٨٨١، ج٧، ص ٢٥٥.

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ یا توسایہ میں بی جلا جادے یا بالکل دھوپ میں ہوجادے کیونکہ سایہ فسنڈرا اور دھوپ گرم اور بیک ونت ایک جسم پر خسنڈک وگری نینا صحت کے نیے معنر ہے اس لیے ایسانہ کرے، نیز بیشیطانی نشست ہے جس سے شیطان توش ہوتا ہے لہذا اس تشہیہ سے بچنا ضروری ہے۔ (مراة السنانچ شرح مشکل قالمہ نیج ، ج۲ ہم ۵۲۲)

(11) سنن أي دادر، كمّاب الادب، باب في الجلسة المكروحة ، الحديث: ١٨٨٨، جم من ٢٥٥٥.

### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔۔عمرد ابن شرید تابعی ہیں، ان کے والدشر بد صحالی ہیں، عمرو طائف کے دہنے والے ہیں، مقد ہیں، ان کی مدا قات اپنے والد ہے ورحصرت عبدالندا بن عہاس ہے ہے ان دو ہزرگول کے علاوہ اور چند صحابہ ہے بھی ہے۔ (اشعہ)

٢ \_ المية مرين يعني چوتز كوكيت بين مكريهال ال سے مراد تعلي كاوه كوشت ب جوانگوشے كى جز سے آخرى كناره تك ب\_

اندرنبیں گھتے۔ (12)

صدیث ۱۲: طبرانی نے ابومولی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی عنہ و مر نے فر، یا: جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لیے وہ لوگ جگہ میں وسعت کردیں، تو انلہ عزوجل پرحق ہے کہ ان کو راضی کر ہے۔ (13)

حدیث سال: ابو داود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول انتد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: چند کلمات ہیں کہ جوخض مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا۔ اللہ تعالٰی اس کے گناہ منا دے گا اور جو شخص مجلس خیر مجلس خیر مجرکردے گا ،جس ظرح کوئی شخص انگوشی سے مہر شخص مجلس خیر میں ان کو کیے گا ،تو اللہ عز وجل ان کو اس خیر پر مہرکردے گا ،جس ظرح کوئی شخص انگوشی سے مہر کرتا ہے۔ وہ یہ ہیں :

سُبُعَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِعَنْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. (14)

حدیث ۱۱۷: حاکم نے متدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایہ: جولوگ دیر تک کسی جگہ بیٹے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہوگئے۔ انھوں نے نقصان کیا اگر اللہ عز دجل چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (15)

حدیث ۱۵: بزار نے انس رضی الله تعالی عنه ہے روایت کی ، که رسول الله صلّی الله تعالی علیه وسلّم نے فرمایا: جب

بیٹھوجوتے اتارلو جمھارے قدم آرام پائیں کے۔ (16)

حدیث ۱۱: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی، کدرسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے پاؤں پر پاؤل رکھنے سے منع فرہ یا ہے، جبکہ چت لیٹا ہو۔ (17)

(12) الرجع السابق، باب في التحلق، الحديث: ٢٨٢٥، جه، ص ٣٣٩.

تحکیم الامت کے مدنی کھول

ا ہے بین کنارہ مجس پر بیٹھتا تھالوگول کی گرونیں بھلا تک کر درمیان چنچنے کی کوشش نہ کرتا تھا ہدا داب حضور نورصلی الته علیہ وسم نے سکھائے شعے۔(مراۃ المناجع شرح مشکلہ ڈالمصائع من ۲۹، ۵۹۷)

(13) كنزاسمال، كماب الصحية ، رقم: ٢٥٣٤، ج٩، ٥٨٠.

(14) سنن أي داود، تهرب الأدب، بإب في كفارة الجلس، الحديث: ٣٨٥٨، ج٣، ص٢٣٧.

(15) كمستدرك، كتاب الدنده ووالتكبير ... إلخ، باب مأعمل آدى من عمل... إلخ، الحديث: ١٩٩٩، ج٢ بس١٦٨.

(16) كنزالعمر ل، كمّاب الصحبة ، رقم: ٢٥٣٩٠ ج ٩٥، ١٩٥٠

(17) صحيح مسم، كتاب الديوس. و الخيء باب في منع الاستلقاء .. إلخيء الحديث: ٢٢ ـ (٢٠٩٩) إص ١١٦٢.

حدیث ما انتیج بخاری و مسلم می عباد بن تمیم سے روایت ہے، وہ اسپنے بخا سے روایت کرتے ہیں کہرسول استہ سنانی اللہ وسلم کومسجد میں لیٹے ہوئے میں سنے دیکھا، عضور (صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) نے ایک یاؤل کو دوسرے پررکھا تھا۔ (18)

یہ بیان جواز کے لیے ہے اور اس صورت میں کرستر کھلنے کا اندیشہ ندہ ہو، اور پہلی حدیث اس صورت میں ہے کہستر کھلنے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً آرمی تہدند بہنے ہواور چت لیث کر آیک پاؤل کھڑا کر کے اس پر دوسرے کور کھتے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً آرمی تہدید بہنے ہواور چت لیث کر آیک پاؤل کھڑا کر کے اس پر دوسرے کور کھتے کا اندیشہ ہوتا۔ اندیشہ ہوتا۔

صدیث ۱۸: شرح سندیں ہے کہ ابوقادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ سلّی املہ تعالٰی عدیہ وسلّم جب رات میں منزل میں اور تے تو وہنی کروٹ پر لیٹتے اور جنب صبح سے بچھ بی پہلے اور تے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پرسر رکھ کر لیٹتے۔(19)

حدیث 19: تزندی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی ، کہ جس نے رسول الله صلّی الله تعالٰی علیہ

### محیم الامت کے مدنی محول

ا ۔ اس صدیث کے دو ای معنی ہیں جواہمی اوپر بیان ہوئے کہ آ دئی تبیتد بائدھے یا ڈھیلے پانچے کا پاجامہ پہنے ہوا در پھرایک پاول کھڑا کرے کھڑے ہوئے گھنے پر دوسرے پاؤں کی پنڈلی رکھے اس میں سنز کھل جانے کا سخت تحظرہ ہوتا ہے اس لیے ممنوع ہے و سے بھی اس طرح لیٹنا خلاف تہذیب معلوم ہوتا ہے خصوصًا لوگوں کے سامنے غرضکہ اس ممانعت میں بہت مکستیں ہیں۔

(مراة السّاجي شرح مشكوة المصابيح، ج٢ بص٢٣٥)

(18) منج البخاري، كمّاب الاستخذان، باب الاستلقاء، الحديث: ١٨٨٠، ج ١٩٠٨م ١٨٠.

### تحكيم الامت كيدني بجول

ا ہے مهاد ابن تبیم ابن زید ابن عاصم تا بھی جی ، انصاری مازنی جی ، ان کے بچا کا نام عبداللہ ابن زید انصاری ہے وہ غز ووحرہ میں ساتھ تریسے میں همبید ہوئے۔

ا قدم کا قدم کا قدم پررکھنا ہے کہ دونوں پاؤں پورے پھلے ہوئے ہیں اور قدم قدم پررکھا ہوائی صورت میں سرنیں کھل سکار پاؤں پر پاؤں رکھنے کے معنی ہے جن رکھا ہور پہل صورت ہو رکھنا ہو رکھنا ہور پہل صورت ہو رکھنا ہو رکھا ہو رکھنا ہو رکھنا ہو رکھنا ہو رکھنا ہو رکھنا ہو رکھنا ہو رکھنا

(19) شرح السنة ، كمّاب الاستئذان، باب كيفية النوم ، الحديث: ٣٥٢، ٢٥٣، ح١٠ م. ٨٠٠.

وسلم كوبائي كروث يرتكيدلكائے ہوئے ويكھا۔ (20)

صدیت ۲۰: ترندی نے ابو ہر برہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ رسول اللہ سٹی اللہ تعالٰی علیہ وہلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے ویکھا، فرمایا:اس طرح لیٹے کواللہ (عزوجل) پیندنہیں کرنتا۔ (21)

صدیث ا ۲: ابو داود و ابن ماجہ نے طخفہ غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، (بیا صحاب صفہ میں سے تھے)
کہتے ہیں ، سینے کی بیاری کی وجہ سے میں پبیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچا نک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا
ہے اور میہ کہتا ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالٰی مبغوض راکھتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ شاں اللہ تعالٰی عدیہ وسلم متھمہ (22)

### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ یعنی صفور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں کمی جگداول رات یا آجی رات میں اتریے آرام فریاتے توسونے کی نیت سے لیئے تنے داہن کردٹ پر داہن منتیل پر داہنار ضارہ رکھ کر لیئتے تھے لیٹنے میں سنتہ طریقہ ریسی ہے۔

۳ ۔ یعن اگر آخری شب میں جب صبح صادتی ہونے والی ہوتی آپ آرام کے لیے اترتے تواس طریقدے لیٹنے تا کہ نیندندآ جا دے۔خیال رہے کے عرب میں اکثر شب میں سفر کرتے ہیں دن میں کسی منزل پر آرام کے لیے تغیر جاتے ہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصافع ، ج٢ بس ٥٥٣)

(20) سنر سرندي مكتاب الدوب، باب ماجاء، في الاتكاء، الحديث، ٢٧٧٩. جهم من ١٥٥٣.

(21) رن السابق، باب ماجاء في كراهية الاضطجاع على البطن، الحديث: 221، جهم من ٥٣ س.

### ملیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی اوندھے لینے کواند تو ٹی پیندنہیں کرتا بلکداس سے ناراض ہے کہ اس طرح سونے سے ففلت پیدا ہوتی ہے،اس سونے میں سینداور چہرہ جواشرف اعض وجی زمین پر دگڑتا ہے مرتو سجدہ بی میں ذمین پر دکا عاجاد ہے نہ کی اور کے سامنے نہ سوتے ہیں مسونی وفر استے ہیں کہ سونا چارت کا سونا ہے، با کیں کروٹ پر سونا بیال سونا چارت کا سونا ہے، با کیں کروٹ پر سونا بیال عبادت کا سے، با کیں کروٹ پر سونا بیال استراحت کا سونا ہے، بیٹ کے بل سونا اہل خفلت کا ہے۔ (اشعب ) مرقات نے فر مایا کہ اوند سے سونا ووز قیوں کا ہوگا اور نوطی لوگ استراحت کا سونا ہے، بیٹ کے بل سونا اہل خفلت کا ہے۔ (اشعب ) مرقات نے فر مایا کہ اوند سے سونا ور قیوں کا ہوگا اور نوطی لوگ ایسے سوتے ہیں۔ (مراة المنانج شرح مشاؤة المعانج ، ج میں ۵۵۵)

(22) سنن أبي داود، كما بال دب، باب في الرجل يفهط على بطنه، الحديث: • ١٥٠٥، جهم، ١٠٠٥، ٥٠٠٠.

### حكيم الامت كمدنى يحول

ا \_ یعنیش بروزن بزیدتا بعی بین ،ان کے والد طخفہ ط ،خ ،ف ،ویاطہ ۱ محالی بیں ،ان کے والد قبیں این ابی غزر ہ غفاری کونی ہیں \_ ۲ \_ یعنی طخفہ صحابی بیں اور صفہ والوں میں سے بیں وہ ایٹا واقعہ بیان کر رہتے ہیں ۔

سے سے سرسین کے بیٹر کے سکون سے یاسین کے اور ک دونول کے فتر سے خلق اور سیند کا درمیانی حصہ بینی سینہ کے اوپری حصہ میں میرے در دخمااس نے میں پیٹ کے مل اوند حالیٹا ہوا تھا کہ سینہ دیا رہے اور در دکوسکون ہو۔

> ۳ ۔ پڑا خوش نصیب ہے وہ جسم جسے حضور مسلی اللہ علیہ وسلم کی ٹلوکر لگ جادے ہم نے عرض کیا ہے۔ شعر مرمث کے خوب لگتی مٹی مرک ٹھکانے مراک ٹھکانے مراک ٹھکانے

جس فلطی کی بنا پرحضور کی طوکرنصیب موجاوے دو فلطی مجی اللہ کی رحمت ہے۔

۵۔ چونکہ دوسری طرح لیٹنے سے مجی بیر تکلیف دفع ہو یکی تھی اس لیے بید در داس کے لیے عذر ند مانا کمیا اور اس سے منع فر ماد یا حمیا ہذا اس پر بیاعتراض بیس کہ ضرورت کے دفت ممنو عات مجی درست ہوجاتے ہیں۔

٢ \_ بيخان الله اكب في بدعد وصفور المحرض ندكيا بلكه فوز اكروث بدل لي يا الحد كر كمز الموضير \_

(مراة المناجي شرح مشكؤة المصابعي ج ٢ بس ٢٥٥)

(23) سنن ابن ماجه كتاب الأدب، باب المحى عن الأضلجاع على الوجه الحديث به ٢٢ ٢ مرم من ١١٧٠. والمشكو لا المصافح ، كتاب الآداب، باب الجلوس . . . إلى ما لاريث است مهم من ٢٥٠.

تھیم الامت کے مدنی پھول

ا الاسال طرح كديمرا بيث ذهن سن نكاموا تعااور دونول بإول تعليم وسدً يتع جمه كتم بين او عرها لينتا به

بخت خوابيده كونفوكر ب جائے جاتے

شبلی تشند بدار کوزنده کرتے

(مراة المناجي شرح مشكوة لمصابح، ج٦، م ٥٧٨)

24) سنن أك داود ، كذاب الأوب ، باب في النوم على سطح غير مجر ، الحديث: ١٠٥٥، ٢٠٠٥ من ١٠٠٠.

صدیث ۲۴: تر مذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ منائی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حصت پر سونے سے منع فرمایا کہ جس پر روک نہ ہو۔ (25)

عدیث ۲۵: ابویعلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، کہ رسول اللہ مثلّی اللہ تعالٰی عدیہ وہمّم نے فرمایہ: جو محض عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (26)

حدیث ۲۶:۱مام احمہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے روایت کی ، کہرسول اللہ ملی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے تنہال سے منع فرمایا۔(27) بعنی اس ہے کہ آ دمی تنہا سوئے۔

حدیث ۲2: سیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی ہے، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی ہے، کہ رسول اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص دو چادریں اوڑ سے ہوئے اِتراکر چل رہا تھا اور تھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں وھنسادیا عی، وہ قیامت تک دھنستانی جائے گا۔ (28)

ومشكاة المصانيج ،كتاب الأدب، بإب الحبلوس . . . إلخ ، الحديث: ٢٠ ٢٥ ٣ ، ج٣ ام ٢٠ .

### علیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ یعنی ایس حصت پرندسور جس کے کناروں پر دیوار کی آئر نہ ہو جے اردو میں منڈیر کہتے ہیں آگر سود گئے تو اللہ تعالیٰ نے جوتنہاری تفاظت کا ذمہ میا ہے کہ اس کے لیے فرشتے مقرر کیے ہیں وہ اٹھ جادے گا اور تم ہلاک ہوجا دُھے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح ، ج٢، م ٥٥٧)

(25) سنن الترندي مكتاب اردب، باب ١٠٠٠ الحديث: ٢٨٦٣ من ٣٨٨ س

### تعلیم الامت کے مدنی کھول

ا۔ کی جہت پرسونے دالے بہت دفعہ جہت سے گر کرم سکتے بلکہ بہتر ہے کہ جہت بغیر منڈیر رکھی ہی نہ جاوے پوری و یوار نہ ہو تو تھوڑی ، دلجی ہی بندری جاوے تا کہ دہاں سے گرنے کا تحظرہ شدہے اس فرمان میں بڑی حکمتیں ہیں۔

. (مراة المناجيم شرح مشكوّة المصانيح ، ج٢ بم ٥٥٨)

- (26) المسندأي يعلى ممند عائشرضي الله عنها، الحديث: ١٤٨٨، ج٣، ٩٨٠.
- (21) المسندلامام أحمد بن صبل مندعبدالله بن عمر، الحديث: ۵۲۵۳، ج۲،ص۴۰۳.
- (28) صحيح مسم، تتاب اللباس، باب تحريم التبختر في المثل... والخي، الحديث: ۴۹، ۵۰، ۴۹ ـ (۲۰۸۸) ۱۱۵۱.

### تحکیم ایامت کے مدنی پھول

ے فاہر میہ ہے کہ میں دگزشتہ امتوں میں کوئی تھا اس لیے امام بخاری نے بیرصدیث ذکر بنی امرائیل کے باب میں نقل فرمائی۔ بعض نے فرمایا کہ جنوب کے بیب میں نقل فرمائی۔ بعض نے فرمایا کہ جنوب تریب تیا مت مت حضور کی امت سے ہوگا لینی فیشن ایمل مسلمان محرقول اول توی ہے۔ (اشعہ)

حدیث ۲۸٪ ابوداود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، کہرسول اللہ ملکی اللہ تعالٰی عابیہ وسلم نے مردکو دومورتوں کے درمیان میں جلتے ہے منع فر مایا۔ (29)

صدیث ۲۹: بیمق نے شعب الایمان میں ابن عمرض اللہ تعالٰی عنها ہے روایت کی ، که رسول الله تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا: جب تمهارے سامنے عورتیں آجا میں تو ان کے درمیان میں نہ گزرو، دا ہے یا با میں کا راستہ لے لو۔ (30)



۲ ۔ تجلل بنا ہے جنجلۃ ہے جس کے معنی ہیں حرکت کرنے کی آوازیعنی وہ برابر نیچے کو جارہا ہے اس کے جانے کی آواز اللہ واسے من رہے ہیں، فیض قارون کے علاوہ کوئی اور فض ہے، قارون کے دھننے کی وجہ اس کا بخل اور اس کی ہے، دبی بی تھی ۔ (مرقات)
جی اس میٹن قارون کے علاوہ کوئی اور محصل ہے، قارون کے دھننے کی وجہ اس کا بخل اور اس کی ہے، دبی بی تھی ۔ (مرقا المناجع شرح مشکلو ق المعاجع، ج۲ بھی ۱۲۰)

(29) سنن أي داود، كما ب الاوب، باب في مشى التساء مع الرجال في الطريق الحديث: ٥٢٧٣، جهم م ٢٧٠٠. سر

مكيم الامت كي مدنى بحول

# مسائل فقهبيه

مسئلہ ا: قیلولہ (1) کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ (2) غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جوشپ بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا گتب بینی یا مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوا قیلولہ سے دفع ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲: دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب وعشا کے درمیان میں سونا مکر دہ ہے۔ سونے میں مستحب بیہ ہے کہ باطہارت سوئے (2A) اور پچھ دیر دہنی کروٹ پر دہنے ہاتھ کورخسارہ کے بنچے رکھ کر قبلہ روسوئے پھراس کے بعد ہائیں

#### (2A) باؤمنوسونے کا تواب

حضرت سیدنا ابو اُمَا مَدرض الله تعالی عند فرماتے بیل کدھی نے فاتھ الگرشلین، رَجُمَةُ اللّفائمین، شفیع امدنیین، انیس الفریبین، مرابح
السالکین، تحبیر برب العلمین، جناب صادق واصین سنی الله تعالی علیه اله دسلم کوفرماتے ہوئے سنا، جو با دضو الله عز وجل کا ذکر کرتے ہوئے
السائلین، تحبیر برب العلمین، جناب صادق واصین سنی الله تعالی علیه اله دسلم کوفرماتے ہوئے سنا، جو با دضو الله عز وجل کا ذکر کرتے ہوئے
السینے بہترکی طرف آئے یہاں تک اس پر خنودگ جما جائے تو دو رات کی جس کھڑی ہی بھی الله عز وجل ہے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی طلب
کریگا الله عز وجل اے دو بھل کی عطافر مادے گا۔ (سنن ترفی کرک الدعوات، باب ۹۲، رقم کے ۱۳۵۳، ج ۵ بس ۱۳۱۱)

حضرت سيدنا ابن عمر رضى الله تعالى عند في فرما يا كه تاجدا و رسالت ، شهنشا و نبوت ، تحزن جود و حاوت ، ويكر عظمت وشرافت ، تحبيب زب المعزمت محسن انسانيت صلى الله تعالى عليه والمه و تمايا ، جوضى باوضو دامت گزارتائ تو ايک فرشته اس كه پهلو ميس دامت گزارتائ . العزمت محسن انسانيت صلى الله تعالى عليه واله و تم ايا الله عزوجل إلى خلال بند من كي مغفرت فر ماوست كه اس في بوضو دارت گزاري ب مهدا و ميدار به وتاريخ ارت مي ميدان بي ميدان و ميدار بوتائ و فيوه ، رقم ۸ من ۱ ، ج ۲ ، مي ۱۹۳)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہ تور کے پیکر، تمام نبیوں کے نمز ور، وو جہاں کے تا بھور، سلطان بحر و برصلی الله تعالی علیہ 8 له دسلم نے فرمایا، کہ جومسلمان باوضوسوئے پھر جب وہ رات بیس بیدار ہواور الله عزوجل ہے دیا اور آخرت کی کوئی بھر کی طلب کرے تو اللہ عزوجل اے وہ مجلائی عطافر ہادے گا۔

(سنن الى دا دُد ، كمّا ب الا دب ، باب فى النوم على طمعارة ، رقم ٣٠٣ ـ ٥٠٣٣) حضرت سيد نا ابن عمال رضى الله تعالى عنهما سے روايت ہے كه مركام واللا عبار، ہم بے كمول كے مددگار شغيع روز شار، دوعالم كے مالك دمخار، سے

<sup>(1)</sup> ليمنى دوپېرى تموزى تينديا دوپېركا (بغيرسوك موسة) آرام

<sup>(2)</sup> الغتادي المعتدية ، كما ب الكراهية ، الباب الثلاثون في التغرقات ، ج ٥، ص ٢٧ س.

كروث پر اورسوتے وفت قبر ميں سونے كو مادكرے كه وہال تنها سونا ہوگا سواا ہے اعمال كے كوئى ساتھ ند ہوگا، سوتے وفتت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تبیج وتحمید پڑھھے یہاں تک کہ سوجائے ، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اس پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے تیامت کے دن ای پراٹھے گا۔ سوکر مبح سے پہلے بی اٹھ جائے اور اٹھتے ہی یا دِ خدا کر ہے ي يرص : أَلْحَنْدُ بِللهِ الَّذِي أَخْيَانَا بَعْلَ مَا آمَا تَنَا وَإِلَيْهِ النَّشُورُ. (3) اى ونت ال كا يكا اراده كرے كه پر میز گاری وتقوی کریگا کسی کوستائے گانہیں۔(4)

مسکیہ سا: بعد نمازِعشا باتیں کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

اول : علمی گفتگو کس سے مسئلہ بو جھنا یااس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس تسم کی گفتگوسونے سے افضل

دوم: جھوٹے قصے کہانی کہنامسخرہ بن اور بنسی مذاق کی باتیں کرنا پیمروہ ہے۔

موم: موانست كى بات چيت كرنا جيے مياں بيوى ميں يامهمان سے اس كے انس كے ليے كلام كرنا بيرجائز ہے اس فشم كى باتيل كرياتو آخر مين ذكرالبي مين مشغول موجائة ادر تبيح واستغفار پر كلام كا خاتمه مونا چاہيے۔

مسکسہ ہم: دومرد برہندایک ہی کپڑے کواوڑ ہے کرلیٹیں یہ ناجائز ہے۔اگر چہ بچھونے کے ایک کنارہ پرایک لیٹا ہو اور دوسرے کنارہ پر دوسرا ہو، ای طرح دومورتوں کا برہند ہوکر ایک کپڑے کو اوڑھ کر لیٹنا بھی ناجا تز ہے۔ (5) صدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔(6)

مسئلہ ۵: جب نڑ کے ادر لڑکی کی عمر دس سال کی ہوجائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے لیعنی لڑکا جب اتنا بڑا ہوجائے اپنی ماں یا بہن یا کسی عورت کے ساتھ ندسوئے صرف اپنی زوجہ یا باندی کے ساتھ سوسکتا ہے، بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(7)

صبیب پروردگارستی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایاء اپنے اجسام کوخوب یاک رکھا کرواللہ عزوجل تہبیں یاک فر ورے کا کیونکہ جوشخص یاک رہتے ہوئے رات گزارتا ہے تواس کے پہلویس ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے اور رات کی کوئی گھڑی پی نہیں گزرتی جس میں دویہ دعانه كرتا بورا الندالية بندے كى مغفرت فرمادے كيونكه يه ياوضوسور باب (طبراني اوسط، قم ٥٠٨٧، ج٣، س٢٧)

- (3) ترجمہ: تمام تعریفین الشتعالی کے لیے جس نے جمیل موت (نینز) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) ان کی طرف، نھنا ہے.
  - (4) الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتفرقات ، ج٥، ص٢٥ سا.
    - (5) الدرالخيّار، كمّاب العظر والاياحة ، ياب الاستبراء وغيره، ج٩،٥ ١٢٩.
  - (6) أخر يحيح مسمى كتأب أحيض ، باب تحريم النكر إلى العورات، الحديث: ٣٢٨\_ (٣٢٨) من ١٨١٠.
    - (7) الدرالخ أرور والمحتار ، كماب الحقر والاباحة ، باب الاستبراء وغيره ، ج٩٩ م ٦٢٩.

۔۔ مسکلہ ۲: میں بیوی جب ایک چار پائی پرسوئمیں تو دس برس کے بچہ کواسیٹے ساتھ نہ سلائیں ،لڑ کا جب حدیثہ دستا کو بہنچ جائے تو وہ مرد کے تھم میں ہے۔(8)

مسئلہ 2: راستہ جھوڑ کر کئی کی زمین میں چلنے کا حق نہیں اور اگر وہاں راستہ نہیں ہے تو چل سکتا ہے، گر جبکہ مالک زمین منع کرے تو اب نہیں چل سکتا، بیہ تھم ایک شخص کے متعلق ہے اور جو بہت سے لوگ ہوں تو جب تک مالک زمین راضی نہ ہونہیں چلنا چاہیے۔ راستہ میں پانی ہے اس کے کنارہ کمی کی زمین ہے، الیمی صورت میں اس زمین میں چل سکتا ہے۔ (9)

بعض مرتبہ کھیت ہویا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ اس میں چلنا کا شنکار کے نقصان کا سبب ہے، ایسی صورت میں ہرگز اس میں چنا نہ چاہیے۔ بلکہ بعض مرتبہ کا شت کا رکھیت کے کنارہ پر جہاں سے چلنے کا اختال ہوتا ہے کا نئے رکھ دیتے ہیں، یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی ممانعت ہے۔ گر اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے ان کو جہ ننا چاہیے کہ اس صورت میں چانامنع ہے۔



<sup>(8)</sup> الدر مخار، كماب الحظر والاباحة ، باب الاستبراء وغيره، ج ٩ م ١٥٠٠.

<sup>(9)</sup> لفتادى محمندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتغرقات، ج ٥، ص ٢٥٣.

### و یکھنے اور چھونے کا بیان

الشرعز وجل ارشاد فرماتا يه:

(قُلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبُصَارِهِمْ وَ يَعْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذَٰلِكَ أَذَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ عِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَقُلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَعْفَظُنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِمُنَ إِلَّا يَمْعُونَ ﴿٢٠﴾ وَقُلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْمُوهِنَ عَلْ جُيُومِنَى وَلَا يُبْدِمُنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوُ أَبَامُهِنَّ أَوْ أَبَامُ مَا ظَهْرَ مِنْهَا وَلْيَصْرِبُنَ يَعُمُوهِنَ عَلْ جُيُومِنَ وَلَا يُبْدِمُنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوُ أَبَامُ مِنَ الْمِعْمُ لَعْمُ وَلَا يَهُمُ وَلِي الْوَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ آو الطِّفْلِ الَّذِيمُ الْمُؤْمِنَ أَوْلِ الْوَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ آو الطِّفْلِ الَّذِيمُ الْمُؤْمِنَ أَوْلَ اللهِ بَعِينَ عَيْرِ أُولِي الْوَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ آو الطِّفْلِ الَّذِيمُ الْمُؤْمِنَ أَوْلَ اللهِ بَعِينَ عَيْرِ أُولِي الْوَرْبَةِ مِنَ الرِّيْجَالِ آو الطِّفْلِ الَّذِيمُ اللهِ بَعِينَ عَيْرِ أُولِي الْوَرْبَةِ مِنَ الرِّيْجَالِ آو الطِّفْلِ الَّذِيمُ اللهِ بَعِينَ عَيْرِ أُولِي الْوَرْبَةِ مِنَ الرِيمُونَ وَيُعْوَلُونَ وَلَا يَصُرِبُنَ إِلَا يَعْلَى اللّهِ بَعِينَ عَلَيْ اللهِ بَعِينَ عَلَو اللّهُ الْمُؤْمِنُ وَا اللّهُ اللّهُ مِنْ وَيُنْ وَا إِلَى اللهِ بَعِينَعًا آيُهُ الْمُؤْمِنُونَ لَا لَكُومُ وَاللّهُ اللّهُ مِنْ وَلَا يَصُرِبُنَ إِلَا يَعْلِ مِنْ اللّهِ مَنِي وَلَا يَصُولُ اللّهِ مَعْمَا اللّهُ اللّهُ عُولُونَ وَالْمَالِ اللّهُ اللّهُ مُنْ وَلَا يَصُولُ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ وَلَا يَصُولُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهِ مَا اللّهُ الللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ

(1) ني ١٨ والوره ١٠٠٠ الله

ان آیات کے تحت مضر شہیر مولانا سیدمحر نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ اور جس چیز کا دیکھن جائز نہیں اس پر نظر ند ڈالیس ۔

مسائل: مرد کا بدن زیر ناف سے محینے کے بیچے تک مورت ہے ، اس کا دیکمتا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے می رم اور غیر کی باند کا بھی یمی تھم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے بیٹ اور چینے کا دیکمتا بھی جائز نیس اور تر وَ ایشنبیہ کے تمام بدن کا دیکمتامنوع ہے۔

تھر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چیرہ ویکھنا جائز ہے ،ور ، گرکی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کرسکتا ہوتو نددیکھے اور طبیب کوموضع مرض کا ابتذرِ ضرورت ویکھنا جائز ہے۔

مئلہ: أثر والرك كى طرف مجى شموت سے ديكمتاح ام بے۔ (مدارك واحمى)

شرح بها و شویعت (صر تازه م) کاهای کا

مسمان مردوں ہے فرمادواپنی تکابیں نیجی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، بیان کے لیے بہت تھی ہے بے شک انتد (عزوجل) کو ان کے کامول کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو تھم دو کہ اپنی نگاہیں نیجی رکھیں اور اپنی شرمگا بول کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ تہ دکھا تمیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دو پٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور ا پتا سنگار ظاہر نہ کریں تمراہے شوہروں پریا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے به کی یا اپنے بھتے یا اپنے بھانے یا اپنے وین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بیج جنسی عورتوں کی شرم کی چیز دل کی خبر ہیں اور زمین پر پاؤں نہ ماریں جس سے ان کا چھیا ہوا سنگارمعنوم ہوجائے اورائند(عزوجل) کی طرف توبہ کرو،اےمسلمانو!سب کےسب اس امید پر کہ فلاح یا ؤ۔

(يَانَيُهَا النَّبِيُّ قُلُ لِآزُوَا جِكَ وَبَنْتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدُنِيْنَ عَلَيْنِيَّ مِنْ جَلَا بِيْبِينَ ذَلِكَ أَذُلَّى أَنْ يَنْعُرَفُنَ فَلَا يُؤْخُنُنَ وَكَأْنَ اللَّهُ غَفُورًا رَّجِيًّا ﴿١٥﴾)(2)

اے نبی!ایتی از واج اور صاحبزاد یوں اور مومنین کی عورتوں سے فر ما دو کہ اینے او پر ایتی اوڑ ھنیاں لڑکا لیس ہے اس سے نزویک ترہے کہ وہ بیچانی جائی گی اور ان کو ایز انہیں دی جائے گی اور الله (عزوجل) بخشنے والامہر بان ہے۔ اور قرہ تاہے:

(وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْمِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعُنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرً مُتَبَرِّجْتٍ بِإِيْنَةٍ وَأَنَ يَسْتَعُفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠﴾)(3)

آ مُصْمِرْ بِدَارِشْ فِرْ وَ مَصْرَ قِيلٍ:

اورانس کے تھم میں تیں بچا امول وغیرہ تمام محارم ۔حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عند نے ابوعبیدہ بن جراح کولکھا تھا کہ گا راہل کیا ہے گ عورتول کومسلمان عورتوں کے ساتھ تمام میں داخل ہوئے ہے متح کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کون ی بزنیم ر

> مسكد: عورت النيخ خلام مسيم مجنى بخل الجنتي سك يرده كرست ( عدارك وغيره ) مسئد: النمه ؛ حنف ك نز و يك فصى اور عِشين حرمت نظر مِي اجبني كالحكم و كنتے بيل-مسئد: الر طرل التي الافعال مُحتف سي محق يردد كيا جائ جيها كدهد من مسلم سي تابت ب\_

<sup>(2)</sup> پ ۲۹،۲۲ز،پ:۹۹,

<sup>(3)</sup> پ ۱۸. انور ، ۲۰

## 

多多多多

### احاديث

حدیث ان سیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عند سے مردی ، کہ رسول اللہ ملکی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: عورت شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے ، جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور دو پنر شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے ، جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور دو پنر آگئی اور اس کے دن میں پچھ واقع ہوتو اپنی عورت سے جماع کرے ، اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ (1)

صدیث ۲: دارمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ملنی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آئٹی تو اپنی زوجہ کے پاس جلا جائے کہ اس کے پاس بھی ولیی ہی چیز ہے جواس کے باس ہے۔(2)

حدیث سان شیح مسلم میں جریر بن عبداللدرضی الله تعالی عندسے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول الله صلّی الله تعالی علیہ وسلّم سے الله وسلّم ) نے تھم دیا کہ الله تعالی علیہ والم وسلّم ) نے تھم دیا کہ

(1) متحیم مسلم، کتاب انظاح، باب ندب من رأی إمرأة ... والخ، الحدیث: ۹ـ (۱۳۰۳) اس ۲۷۵.

### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی اجنی عورت کوآتے ہوئے آگے ہے دیکھو یا جاتے ہوئے بیچے ہے دیکھومرد کے دل میں وسوے اور برے شہوانی خیال پریدا کرتی ہے جیسے شیطان برے خیال دوسوسے پریدا کرتا ہے لہذا اس سے ایسا ہی ڈرنا چاہیے جیسے شیطان سے ڈرتے ہیں کوئی متی پر ہیزگار اپنے تقوی پر بریزگار اپنے تقوی پر بریزگار کی براعتاد نہ کرے اور اجنی عودتوں سے احتیاط رکھے اس میں اشارہ فرمایا گیا کہ بلا ضرورت عور نہ تھر سے نہ نکلے اور مرد اجنی عودت کو کہ نہ نہ نکلے اور مرد اجنی عودت کو لازم ہے کہ لہاس فاخرہ عمرہ برتعہ اور حرک نہ باہر جائے کہ بھڑک دار برتند پردہ نہیں بلکہ زینت ہے۔ (نو وی ومرقات)

۲ ۔ بیمل حصول تقویٰ اور دفع وسوے کے لیے اکسیر ہے صحبت کر لینے ہے شہوت کا جوش جاتا رہے گا یہ جوش ہی میلان کی وجہ تھی ، یہ ، ف فر ، تے ہیں کہ عورت کو چاہیے کہ خاوند کے بلانے پر بغیر پس و پیش آجائے کوئی مانع نہ ہو کہ بسااوقات اکثر جوش شہوت بدن وقلب کو بیار کر دیتا ہے۔ (مرقات) (مراة المناجح شرح مشکلو ۃ المصافح ،ج ۵ ہم ۴۷)

(2) سنن ، مداري ، كمّاب النكاح ، باب الرجل يرى المرأة تخاف على نفسه ، الحديث: ٢٢١٥ ، ج٢م ١٩٦٠ .

این نگاه چھیرلو۔(3)

حدیث ۱۲ امام احمد وابو داود و ترندی و دارمی نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کی ، کہ رسول الله صنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے فر ما یا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرد (بینی اگر اچا تک بلا قصد کسی عورت پرنظر پر جائے تو فور آنظر برٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز ہیں۔ (4) حدیث ۵: ترندی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی ، کہ راول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا کہ عورت عورت مے بینی جھیانے کی چیز ہے جب وہ نگتی ہے، تو اسے شیطان مجھانے کر دیکھتا ہے۔ (5) بینی

(3) منيح مسلم ، كتاب الآداب، باب نظر الغيامة ، الحديث: ٢٥٥ ـ (٢١٥٩) جن ١١٩٠

حكيم الامت كي مدنى مجول

ا \_ یعنی اگر اجنبیه عورت پر بلاتصد نظر پر جائے تو اس میں گناہ کیا ہے ادراس کا کفارہ کمیا ہے۔

اراده پالیا گیا۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علاء نے فرما یا کہ تورت پر سنہ چھیانا واجب نیل بلکہ مرد پر آگاہ نیکی رکھنا ضروری سے کہ اس میں ممناہ کا ارادہ پالیا گیا۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علاء نے فرما یا کہ تورت پر سنہ چھیانا واجب نیل بلکہ مرد پر آگاہ نیکی رکھنا ضروری نے کو فکد سرکار نے مرد کو نظر پھیر لینے کا تھم دیا (مرقات) گریا اس دال منعف ہے آگل حدیث میں آئے گا کہ تورت بھی اجبی مرد کو ندد کھیے آگر چہمرد نا بیٹا ہو یہاں وہ صورت مراد ہے کہ تورت بی بردہ نہی مجرمرد کی نظر پڑئی۔ (مراة السناجی شرح مشکوة الم اللہ بی من ۵ میں ۲۹)

(4) المستدلدامام أحمد بن طنبل، عديث بريرة الأسلى، الحديث: ٢٣٠٥٢، ج٩، ص ١٨ \_ ١٩.

وسنن الترندي ، كمّاب الادب، باب ماجاء في نظرة العجاءة ، الحديث: ٢٤٨٦ ، ج ٢٠٨٣ مل ٣٥٦.

### تحکیم الامت کے مدفی پھول

ا پہلی نگاہ سے مراد وہ نگاہ ہے جو بغیر تصند اجنی مورت پر پڑ جائے اور دومری نگاہ سے مراد ووبارہ اسے قصد ، ویکون ہے ، گر پہلی نگاہ بھی جائے گئاہ بھی تھا ۔ موگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علاء مش کنے کو بھی ہو تز نہیں کہ اپنی شاگر ونی یا مریدنی کو تصد او بھی ۔ دومری نگاہ سے معلوم ہوا کہ علاء مش کنے کو بھی ہو تز نہیں کہ اپنی شاگر ونی یا مریدنی کو تصد او بھی ۔ مورد ہے ہو کر اور ڈر ، ان سے بڑھ کر پر کباز کون ہو سکتا ہے۔ ہو تز کہ سے مراد ہے جس پر گناہ نہ ہو جا تز نہیں نا جا تز کا مقابل ہوتا ہے بھی قرض و واجب کا ، ہو سکتا ہے کہ لک کا لام نفع کا ہو یعنی بغیر ارادہ واں نظر مراد ہے جس پر گناہ نہ جو بھی جن کر اور گئاہ نیکی کر لو گئے تو اواب یا ؤ گئاہ لا کالہ دومری نظر معتر ہی ہوگی۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٥، ص ١٣١)

(5) سنن الترزي، كتاب الرضاع، باب: ١٨، الحديث: ٢١١١ ج٢، ١٩٣٠.

حکیم الامت کے مدنی بھو<u>ل</u>

ا عورت كمعنى ما يُعَارُ فِي إظْهَارِ إِنْ عَالَم مونا قائل عاروشم موعورت كاسب يرده ربها ميك والول كي ليم محى سب

اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔

معدیث ۱: ۱مام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرہ یا: ۲ حدیث ۲: ۱مام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالٰی اس کے لیے ، یک جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی و فعہ نظر کرے یعنی بلاقصد پھرایتی آئے تھے تھے ، اللہ تعالٰی اس کے لیے ، یک عبادت پیدا کردے گاجس کا مزہ اس کو ملے گا۔ (6)

بہ مصریت کے: بیبق نے حسن بھری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں مجھے بیز بیبنی کہ رسول اللہ صلّی اللّہ عدیت کے: بیبق نے حسن بھری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں مجھے بیز بہنی کہ رسول اللہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر ، یا کہ دیکھنے والے پر اور اُس پرجس کی طرف نظر کی گئی اللّٰہ (عز وجل) کی لعنت۔ (7) یعنی دیکھنے والاجب بلاعذر قصدأ ويكهج اور دوسراايينے كوبلاعذر قصد أ دكھائے۔

ننگ وشرم كا باعث هے اورسسرال والوں كے ليے مجى\_

٣ \_ استشر اف كے معنی بین كسى چيز كو بغور و كيسنا يا اس كے معنى بين لوگوں كى نگاہ ميں اچھا كردينا تا كه لوگ اسے بغور ويكھيں۔ (مرقات واشعه) یعن عورت جب بے پروہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کردیتا ہے کہ وہ خوامخواہ اسے تکتے ہیں مثل مشہور ہے کہ پرائی عورت اور اپتی اولا در چھی معلوم ہوتی ہے اور پرایا مال اپتی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں ،سرکار کا بیفر مان بولکل دیکھنے میں آر ہاہے بعض وگ ابنی خوبصورت ہو یوں سے تنظر ہوتے ہیں دومری بدصورتوں پر فریفتہ۔(مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصابیح، ج۵ بص ۹ س

(5) السندلامام أحمد بن عنبل، مسندانا نصار، حديث أي أمامة الباهل، الحديث: ٢٣٣٣١، ج١٨، ص ٢٩٩٠. سـ

تحکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ بعن اگر کسی مرد کی نظر اجتی عورت کے حسن و جمال یا زیور ولباس پر اچا تک پڑجائے اس کا دل چاہے کدو کھیا رہے گرخوف خد ہے دل کو مارے نگاہ پھی کرے۔

٢ \_ يعنى اس مبراوردل كوروكنے كى بركت سے خدا تعانى اسے كى عبادت كى لذت نصيب فرمائے كايا نمازكى يو رورے كے يوجے وزيارت کی۔ خیال رہے کہ کھانا وخیرہ کی طرح عبادات میں مجی مختلف لذتیں ہیں جے محسوں کرنے کے لیے باطنی حواس درست جا ہیں، یکس اس درتی حورش کے لیے بہت بی مفید ہے وب تعالٰی عمل کی توفیق بخشے اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو رب تعالٰی اے نہیں عبادتوں میں لذت بحشے گا یا کسی اور نی عبادت کی توفیق دے گا جیسے جہاد وغیرہ اور پھراس کی لذت بھی نصیب قرمائے گا۔

(مراة المناجح شرح مشكوة المصابيح، ج٥ ص ٣٥)

(7) شعب الايمان، باب الحياء، تعل في الحمام، الحديث: ٨٨٧٥، ج٢،ص١٩٢.

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے سن ہے مراد خواجہ حسن بصری ہیں چونکہ آپ تا بھی ہیں اور صحافی کا نام آپ نے لیانٹیس اس لیے حدیث مرسل ہوئی اور آپ کی رنقل ارسال احداف کے ہاں تقد کا ارسال معتبر ہے۔ صدیث ۸: ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی ،کہتی ہیں میں نے حضور (صلّی اللہ تعالٰی عدیہ کالہوسلّم) کی شرم گاہ کی طرف بمجھی نظر نہیں کی۔(8)

صدیث ؟: ترندی وابوداود واین ماجه بروایت بهنم بن عکیم عن ایدین جده روایت کرتے ہیں که رسول القدصلَّی الله تعلیٰ علیه وسلَّم نے فرما یا: ایتی عورت لینی سترکی جگه کومحفوظ رکھو، گرنی بی سے یا اس بائدی سے جس کے تم مالک ہو۔ میں نے عرض کی ، یارسول الله (صلَّی الله تعلیٰ علیه فاله وسلَّم) به فرمایئ که اگر مرد تنهائی میں ہوار شاد فرمایا: الله عزوجس سے شرم کرنا زیادہ سر ادار ہے۔ (9)

صديث • ا: ترمذي نے حضرت عمر رضي الله تعالى عند سے روايت كى ، كه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في

۳ ۔ صدیث میں کسی قدر ایتمال ہے مطلب سے ہے کہ جومرد اجنبی تورت کو قصد ابلاضرورت دیکھیے اس پر بھی معنت ہے اور جوعورت قصد ابلا ضرورت اجنبی مرد کو اپنا آپ دکھائے اس پر بھی لعنت غرضکہ اس میں تین قیدیں لگائی پڑیں گی اجنبی عورت کو دیکھنا بلاضرورت دیکھنا قصد ا دیکھنا۔(مراق المناجع شرح مشکو ق المصابح مج ۵ جس ۲۷)

- (8) سنن ابن اجداكماب الطمارة الإسائمي أن يري تورة أكبيه الحديث: ١٦٢، ج ا ص ١٥٣.
- (9) سنن ابن ماجه، كماّب الزكاح، باب التستر عند الجماع، الحديث: ۱۹۲، ٢٠٨، ٣٣٨. ومشكا ة المصابيح، كماّب الزكاح، باب النظر إلى الخطوية ... إلخ، الحديث . ١١١٣، ج ٢ بص ٢٠٨.

#### محکیم الامت کے مدنی پھول

ا بیہ بہنر اوران کے والد محکیم دونوں تا بعی بیں، ہاں بہنر کے داوا معاویہ این عمیدہ صفائی ہیں جوحضور انور صلی انشد عبید وسلم کی وفات کے بعد بھرہ میں رہے، تراسمان میں وفات پائی، بہاں جذہ کا مرقع بہنر ہیں لیتی محکیم نے اپنے والد جو بہنر کے دروا ہیں، ان ہے روایت کی بہند، حدیث منصل ہے (اشعہ)

سی کے بیان مفاظت سے مراد بے پردگ سے مفاظت ہے لین ہوی اور مملوکہ لونڈی سے تو پردہ نہیں باتی تمام سے سر جھپا ا داحب ہے اس کی مؤیددہ آیت کر بہہ ہے "وَالْدِیْنَ هُمُ لِفُرُوْجِ ہِمْ خَیْظُوْنَ اِلّا عَلَی اَذَوْجِ ہِمْ اَوْ مَا مَدْکُ اَ یَمْنَهُمْ ارمسوم ہوا کہ فاوند بوی ایک وومرے کے سامنے بر ہندہو کتے ہیں

سے بینی نہ تعالی اپنے بندہ کا برہنہ ہونا پہند نہیں کرتا اور وہ تو تم کو بر بنگی کی حالت میں دیکے رہا ہے لہذا اس کے فرہان کی نخاعت ہے شرم کرو۔ حدیث کا مقصد بینیس کہ رب تعالٰی کیڑے ہیئے ہوئے کا سرنہیں ویکھا کیڑا اس کے لیے آٹر بن جاتا ہے، سے معلوم ہو، کہ تنہ لی میں بھی بلاوجہ برہند شدرے۔

٣ \_ بيحديث احمد بيه في معالم وغير بم ني محمد فرق ب روايت فرمايا ـ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابيح . ج٥ ، ص٥٦)

فرما یا: جب مردعورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، تو تنیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (10)

حدیث اا: ترندی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ دسلّم نے فرما یا: جن عور توں کے شوہر غائب ہیں ان کے بیاس نہ جاؤ ، کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے در رہیں گئی۔ ہم نے عرض کی ، اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) ہے ، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) میں مدوفر مائی ، وہ مسلمان ہوگی یا میں سلامت رہتا فرما یا: اور مجھ سے بھی ، مگر اللہ (عزوجل) نے میری اس کے مقائل میں مدوفر مائی ، وہ مسلمان ہوگی یا میں سلامت رہتا ہوں۔ (11) حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(10) سنن التريدي، كماب الفتن ، باب ما جاء في لزوم الجماعة ، الحديث: ٢١٤٢، ج٣، ص ١٤٠.

#### عكيم الامت كے مدنى كيمول

۔ یعنی جب کو لُ فخص اجنی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں ہی کیے یا کہاز ہوں اور کسی مقصد کے لیے جمع ہوں شیطان دونوں کو برائی پرضرور، بھارتا ہے اور دونوں کے دلول میں ضرور بیجان بیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقع کرادے اس لیے الیی ضوت سے بہت ہی احتیاط چاہیے۔ گناہ کے اسباب سے بھی بچنالازم ہے بخادرد کئے کے لیے نزلہ وزکام روکو۔

(مراة الهناجيج شرح مشكوة المصابيح، ج٥ بم ٣٩)

(11) سنن الترمذي مكتاب الرضاع، باب: ١١٠ الحديث: ١١٥٥ مع من إوس.

#### حکیم ال مت کے مدنی پھول

ا یعنی ان اجنی عورتوں کے پاس جانے ہے بہت ہی چوہن کے خاوئد پردیس میں ایں میہ قید اس لیے لگائی کہ خاوند والی عورت لذت جماع ہے داقف ہے، ورخا دندکی غیر موجودگی ہے اس کی شہوت غالب ہے،ایسی عورت کے لیے ادنی محرک بھی محطر ہاک ہے، مٹی کے تیل میں بھیگی ہوئی روئی اور پیٹرول دورے آگ لے لیتے ہیں۔

س یعنی عورت مرد دونوں کے رگ دگ میں شیطان اثر کرتا ہے جیسے خون اور جیسے خون نظر نیں آتا گرجم میں گردش کرتا ہے یوں ہی شیطان نظر نیں آتا گر اپنا کام کیے جاتا ہے، جیسپا دشمن کھلے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے، دب نعالی فرماتا ہے: "اِلَّهُ يَوْلَكُهُمْ هُوَ وَقَدِيْلُهُ مِنْ حَيْدُكُ وَاللّٰهِ مَا اَللّٰهُ يَوْلَكُهُمْ هُوَ وَقَدِيْلُهُ مِنْ حَيْدُكُ لَا تَرَوْنَهُمْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّ

سے ہے کرام سمجھے تھے کہ انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں اس لیے ان کے پاس شیطان پھٹکا مجی نہیں ہوگا اس لیے بیسوال کی جواب میں بنادیا گیر کہ عصمت شیطان کے آجائے کے خلاف نہیں شیطان معصوموں کے پاس بھی پہنچ جاتا ہے۔

۔ سے بہاں اس سے مر دقرین شیطان ہے جو ہر دفت انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اسلم کے یہ بی معنی ٹھیک ہیں کہ دہ اسمام ہے آیا ب دہ میری اطاعت بی کرتا ہے، لیننی میرا قرین شیطان میری صحبت کی برکت سے مسلمان ہو گیا۔ سبحان اللہ! پارس کے پاس رہنے ہے وہ سونا بن جاتا ہے نبی کے ساتھ رہنے ہے وہ سونا بن جاتا ہے نبی کے ساتھ رہنے سے شیطان مسلمان بن گیا گویا اس کی حقیقت بی بدل گئے۔ اس صدیث سے وہ موگ عبرتے بکڑیں سے بن جاتا ہے نبی کے ساتھ رہنے سے شیطان مسلمان بن گیا گویا اس کی حقیقت بی بدل گئے۔ اس صدیث سے وہ موگ عبرتے بکڑیں سے

حدیث النصلی الدتعالی علیه وسلم میں عقبہ بن عامر رضی الله تعالی عندے مردی، کدرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الله تعالی علیه وسلم الله تعالی علیه والله وسلم ) دیور فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے بچرایک مخص نے عرض کی، یارسول الله (مسلی الله تعالی علیه والله وسلم ) دیور کے متعلق کیا تھم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ (12) یعنی دیور کے سامنے ہونا کو یا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔

صدیث سما: تر ندی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنبماہے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: بر ہنہ ہوئے سے بچو، کیونکہ تمھارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدانہیں ہوتے مگر صرف پا خانہ کے وقت اوراس وقت جب مردا ہی عورت کے پاس جاتا ہے، لہٰذاان سے حیا کرداوران کا اکرام کرد۔ (13)

جو کہتے ہیں کہ حضرت میدیق وفاروق سابید کی طرح حضور کے ساتھ رہنے کے بادجود مؤمن ندہو سکے، اربے حضور کی صحبت توحقیقت بدل دیں ہے۔ بعض لوگوں نے اے اُستُلَم پڑھا ہے مضارع مجبول مشکلم لینی میں اس کے شرے مخفوظ وسلامت رکھا جاتا ہوں مگر پہلے معنی بہت ہی قوی ہیں۔ (مراة السّناجی شرح مشکلوۃ المصابح، ج ہ جس میں)

(12) معيح البخاري، كمّاب النكاح، بإب لا يخلون رجل بإمرأة إلا ذوكرم... إلخ، الحديث: ۵۲۳۲، ۳۳، ۳۳، ۳۳، ۳۳. معيح مسلم، كمّاب السلام، باب تحريم الخلوة بالاجنبية ... إلخ، الحديث: ۲۰\_(۲۱۷۳)، ۱۱۹۲.

#### حكيم الامت كي مدنى كمول

آ ہے پہلی صدیت میں خلوت کا ذکر تھا یہاں ہے پردہ آسے سانے آنا کا ذکر ہے بین فیرمح معودت کے پاس ہے پردہ ندجا دَاگر چہ ذی رحم ای مود چھے بھا زادہ خالہ زادہ بھو پھی زاد بھائی بہن کہ ان سے پردہ چا ہے کہ اگر چہ ذی رحم تو ہیں گر محرم نیں ان ہے تکاح درست ہے۔

الے یعنی بھاون کا دنیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باصٹ بلاکت ہے۔ یہاں سرقات نے فرما یا کہ جو سے مراد صرف د بور یعنی خاد ندکا بھائی بی نہیں بلکہ خاد ند کے تمام دہ قرابت دار مراد ہیں جن سے تکاح درست ہے جیسے خاد ندکا بھا امون پھو بھر و خیرہ اسی طرح بیوی کی بہن سے نما فی ادر اس کی بھتی بھائی دفیرہ سب کا بیری تھم ہے۔ خیال رہے کہ دیورکوموت اس لیے فرما یا کہ می دیجا بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرشی بلکہ اس ادر اس کی بھنگی دفیرہ سب کا بیری تھم ہے۔ خیال رہے کہ دیورکوموت اس لیے فرما یا کہ می دیجا بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرشی بلکہ اس سے دل تی مذات بھی زیادہ فارد کی بی تروی کے مشروع میں بلکہ اس سے دل تی مذات بھی کرا تھا اس کے دائی بھر کوم سے خدال دل تھ کی تدر فقد کا باعث ہے ا ب بھی زیادہ فتد دیور بھوری درس کی بہنوتی شن دیکھے جاتے ہیں۔ (مراة المناتی شرح مشائ قالمائی میں میں مدی اس کی بہنوتی شن دیکھے جاتے ہیں۔ (مراة المناتی شرح مشائ قالمائی میں دی میں ا

(13) منن الترغذي، كمّاب الادب، باب ماجاء في الاستتارعند الجماع، الحديث: ٩٠ ٨ ٢، ٢ ٢٨، ٣٠٥، ٣٠٠.

## حكيم الامت كي مدنى يجول

ا \_ بین اکیلے میں بھی ستر نہ کھولوجیسا کہ الگے مضمون سے ظاہر ہے۔

۳ \_ان سے مراد انمال لکھنے والے اور محافظین فرشتے ہیں جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ صرف کاتبین فرشتے مر و ہوں کے دور کے انسان کا سر و کھنے میں شرم کرتے ہیں ہوں کے دید طائکہ شرمیلے ہیں انسان کا سر و کھنے میں شرم کرتے ہیں ہے۔

# شرح بها ر شریعت (حدثان درم)

صدیث ۱۲ تر مذی وابو داود نے جربدرض الله تعالی عند سے روایت کی، که رسول الله منی الله تعالی مدیدو منی مندیدو مند مندوم الله تعالی مدیدو مند مندوم مندیدو مندیدو مندیدو مندیدو مندیدو مندیدوم مندیدوم مندوم مندوم مندیدوم مندوم مندوم

حدیث ۱۵: ابو داودو این ماجہ نے حضرت علی رضی اللّہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللّہ تعالٰی عنہ یہ ال وسلّم ) نے قر ما یا کہ اے علی اران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔ (15) صدیث ۱۲: صحیح مسلم میں ابوسعید رضی اللّہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللّه سالَی اللّه تعالٰی علیه وسلّم نے فر مایا:

توجم وبحى ن سے شرم چاہيے اللہ كے بندول سے حياء كرما ايماني تقاضا ہے۔

سے اس لیے یا خانداور محبت کے وقت بات کرنامنع ہے کہ بات لکھنے کے لیے کا تین فرشتوں کو بہارے پاس آٹا پڑے کا اور ووق س باس آٹائیس چاہتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت سر کھولناممنوٹ ہے۔ اس لیے فقہا وفر ہاتے تیں کہ باخ ند، پیشا ہ، بیٹیج وقت کھڑے ہوتے وقت نزگا ند ہوجائے بلکہ زمین کے قریب پہنچ کر کپڑواا ٹھائے۔ (مراق المناجی شرح مشکوق المصافی میں وسر ۲۳) (14) سنن اکی وادور کتاب امحام، باب انتھی عن التعری، الحدیث: ۱۲۰ میں جسم بھی۔

## مكيم الامت كيدني بحول

ا ۔ جرہز بروزن جعفر این خویلد ہیں،محانی ہیں،امحاب صفہ میں ہے تیں،اہل مدینہ سے متصوالاجے میں وقات پائی آپ ہے آپ کے بیٹوں،عبدارتند،عبدالرحمان اسلیمان اورمسلم نے احادیث تقل کیں ۔

۲۔ بیسوال زجر کا ہے بیٹن بیسکد جاننا ضرور یات دین سے ہے، کیاتم نے اب تک اتنا ضروری مسلم بھی نہ سیک کدمرد کی ران ستر تورت ہے۔ اس کی سیک کدمرد کی ران ستر تورت ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام ابوصنیفہ وشافعی و احمد ابن صنبل مرد کی ران کوستر مانتے ہیں، امام مالک کے بال ستر نبیس لبذا ران کھول کر فی ز درست نبیس ، محر خیال رہے کہ بیدائت فی مرد کی ران میں ہے تورت کی ران کوسب ستر مائتے ہیں۔

(مراة المناجي شرب مشكوة اسب بعي، ين ٥ بس٣٣)

(15) سنن ابن وجه به كترب واجوء في الجنائز ، باب ماجاء في قسل الميت والحديث: ١٣٦٠، ج٢م ٢٠٠٠.

#### حكيم الامت كيدني بحول

ا یعنی کس کے ماسنے ران نہ کو اور نہ بیا ضرورت تنبائی میں کو اور بہ تعالی سے شرم کرو کیو کہ دان سر ہے اس ہے آج کل ہے نیکر پہنے والے جبرت پکڑی جن کی آدھی را نیں کھلی ہوتی ہیں اور وہ ہے تکف اوگوں میں تجربے ہیں القہ تعالی ایمانی فیرت فعیب کر ہے۔
'' یعنی کی مُردہ بالغ مسلمان کی والن نہ و کھواور کسی ایسے ذکھ وکی راان نہ و کھوج ن کا تم ہے سر ہے لہذا واس ور سے تکم ہے اپنی یون اور بینی کو نازی ور نزی کی فردہ ہے۔ اس سے دومسئلے معلوم ہوئے : ایک یہ کدوان سر ہے، جس کا چھیانا فرض ہے، لبد ایہ صدیت او میں ایک ہے فا ف اس میں مزز کی فردہ ہے۔ ومسئلے معلوم ہوئے : ایک یہ کدوان سر ہے، جس کا چھیانا فرض ہے، لبد ایہ صدیت او میں کا مزز کی فردہ ہے کہ میں مزز ہے دوسرے یہ کدمردہ کا احرام نے نور کی طرح ہے کہ اس کا سر ویکھنا حرام ہے لبد اعتمال تجی بہت کو مرز ڈھک کر قسل و سے بھی سزز ویک نور نسیں ۔ (مر، قالمان جی شرح مشکل و المصابح ، ج کہ اس کا س

ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ تورت دوسری قورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں بر ہند سوئے اور نہ تورت دوسری قورت سے ساتھ ایک کپڑے میں برہند سوئے۔(16)

حدیث کا: امام احمد و ترخی و ابو داود نے حضرت أم سلمدرضی الله تعالی عنبها سے روایت کی که بیداور حضرت میں میوندرضی الله تعالی علیه فالم و تعالی علیه فالم و تعالی علیه فالم و تعالی علیه فالم و تعالی عند آست می دعبدالله بن أم مکتوم رضی الله تعالی عند آست م تعالی عند آست می ده کراو کہتی ہیں: میں نے عرض کی معالی عند آست می الله تعالی علیه فالم و تعالی و تعا

(16) معج مسلم، كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، الحديث: ١٨٢٥. ٣٣٨) بس١٨١.

عيم الامت كي مدنى محول

ا بناف سے کھنے تک کے اعضاہ مطلقا جھپانا واجب ہیں کہ ندمرد مرد کے بیاعضاء دیکھے نہ قورت تورت کے لیکن عورت مرداجہی کے لیے مرسے پا دُن تک لائق پردہ ہے اور نماز کے لیے تورت مرسے پا دُن تک باتھ اور شخنے کے نیچ پا وُن تک جہم وُ حکے سوائے چرہ کا نیوں تک ہاتھ اور شخنے کے نیچ پا وُن کے فقیا و فرماتے ہیں کہ بے داڑھی مونچھ کا امرداؤی مجی بعض احکام میں تورٹ کی طرح ہے کہ اس کود کھنے ہے بھی احتیاط کر ہے۔ (اشعہ) ضرور خا شرعیت کے احکام جداگانہ ہیں کہ بچہ جنتے وقت وابیسٹر دیکھتی ہے، پول ہی بعض صورتوں میں مرد کو نگا کرتا پر تا ہے بے مرم مردا پی محرمہ عورت کا چرہ ہاتھ پا دی اس دیکھ سکتا ہے، خاوند بیوی کا آئیں میں کوئی پردہ نییں، اس سے کسی عضو کا چھپانا واجب نہیں، ہاں شرمگاہ کا دیکھنا میں نائی ضعیف کرتا ہے مال باب کو چوم سکتا ہے، خوان جینے بٹی اور ہی جو ن لاکا دلاکی اپنے مال باب کو چوم سکتا ہی دیکھنے وجھونے کے ممل احکام شامی عالمیری دفیرہ باب المس والنظر میں دیکھنے۔

۲ \_ بینی مردمرد کے ماتھ یوں ہی عورت عورت کے ماتھ نظے نہیٹیں کہ بیترام بھی ہے اور بے غیرتی بھی نہذا وو نظے مردیک چا دراوڑھ کر نہ سوئیں ایوں ہی دونگی عورتیں سے ان اللہ! کمیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔(مراۃ المناتیج شرح مشکوۃ المصانیج، ج دیم اس)

(17) منن اسر مذي ، كمّاب الأدب، باب ماجاء في إحتجاب التساء كن الرجال، الحديث: ٢٧٨٧، ج٠٨٨م. ٥٠١٠م.

و. لمسندندا ، م أحمر بن عنبل ، حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله تعانى عليه وسلم ، الحديث: ٢ ٦٥٩٩ ، ج ١٠ م ٣٠٠٠ .

# عكيم الامت ك مدنى بجول

ا ... ک طرح کے حضورانورسلی الله علیہ دیملم جناب ام سلمہ کے گھریں رونق افروز متے اور بی بی میموند لئے کے ہے وہ س کی ہو گئیں۔ ی ہے لفظ میمونہ کومعطون فرمایا اور معطوف علیہ ہے اس کا پچھ فاصلہ کردیا۔ جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: " وَ إِذْ يَرُ فَعُ إِنْرِ جِهُمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْلَمْ عِيْلُ" تَا كَهُ معلوم ہو بنائے كعبہ بيل ابراہيم عليه السلام اصل متھ اور حصرت اساعمل ان كے معدون۔

٣ \_ آپ وہ ہی عبدالقدابین ام مکتوم ہیں جن کے متعلق سورہ عبس شریف نازل ہوئی آپ اجازت لیے کر دولت خانہ میں حاضر ہوئے۔ ---

حدیث ۱۸: سیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ، کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی علیہ وسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوکہ ایک عورت دومری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے، کو یا بداسے دیکھ رہا ہے۔ (18)

سے یا تو حضرت عبداللہ کے اندر آئے وقت اندر بینچنے سے پہلے حضور انور نے بیٹم دیا یا آپ پہلے داخل ہو سکتے داخل ہوتے ہی بیزمایا پہلا احمال زیادہ توی ہے کہ پہلے پردہ کرایا جاتا ہے پھرآئے والے کو بلایا جاتا ہے۔

س عرض کرنے کا مقصد ہیہ ہے کہ مردکوحرام ہے کہ اجنبی عورت کو دیکھے ،عورت کے لیے اجنبی عورت کو دیکھنا حرام نہیں ،اور دعفرت عبد،لاُدتو نا بینا ہیں ہم کو دیکھتے نہیں چرہم پردہ کیون کریں۔

۵ جواب عالی کا مقصد ہے کہ گورت ومرد پر دوطرفہ پردہ واجب ہے کہ نہ تو مرد اجنی عورت کو دیکھے نہ اجنی گورت مردکو۔ اس مدیفہ کی اور بنا پر بعض صاء کا فرمان ہے کہ گورت بھی اجنی مردکونیس دیکھے کئی بعض نے فرمایا کہ دیکھے سے ان کی دلیل حضرت عاکشہ صدیفہ کی ور ایرت ہے کہ حضورا کرم سلی اللہ علیہ وسلم نے آئیں صبیب ی کا کھیل دکھایا، اس طرح حضورا نور سلی اللہ علیہ وسلم خود پردہ ہو کر آپ کے ماسنے کھڑے ہوگئی مرد تو آپ کو نہ دیکھ سا ہوا جب کہ کھڑے جا ان کے کھیل کودیکھتی رہیں، بیکھیل دکھانے کا واقعہ کے بیل ہوا جب کہ جناب عاکشہ کی محر شریف سولہ سال تھی اور پردہ کا تھا تھا نے زنماز جماعت میں مودوں کو حاضری کا تھا تھا مردوں سے علیحہ ہو کر نہز چیاں یعنیا اپنے سے آ سے کے مردوں کود کھ سکتی تھیں لہذات ہیں ہو گھٹی تھیں لہذات ہیں ہو کہ کہ کہ حضرت عاکشہ کی مدیث بیان جوان کو فید دیکھ ہو کہ تا ہو ہو کہ کہ کہ کہ حضرت عاکشہ کی مدیث بیان جوان کے فید سے دیاں احتیاط کے لیے بیتمام تھیں ان پاک باز کے متعلق ہے جہ ں ب کہ دعائی کا خیال بھی نہ بیدا ہو، لیکن اگر اس کا خدشہ ہوتو خورت کا مردوں کود کھنا مجی شنت ترام ہے۔ (از لمعات، ومرقات، وراقات، واشھرمی زیاد ؟) حیال کا خیال بھی نہ بیدا ہو، لیکن اگر اس کا خدشہ ہوتو خورت کا مردوں کود کھنا مجی شنت ترام ہے۔ (از لمعات، ومرقات، واشھرمی زیاد ؟)

(18) صحيح البخاري، كمّاب النكاح، باب لا تباشر الرأة... إلخ ، الحديث: ٥٢٣٠، ٣٥، ٥٣٠م، ٢٥٠٠.

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یکنی میمنوع ہے کہ عورت اپنے خاوندے دوسری عورت کے حسن کا تذکرہ کرے بیا بی فتنہ کا باعث ہے کیونکہ شعر مندج ناعشق از ویدار خیزو بسال پی دولت از گفتار خیز د

بعض اوقات من کرعشق پیدا ہوجاتا ہے ای لیے فقہا فرماتے ہیں کرعشقہ فی گانے اور عودتوں کے شعار سن حرام ہے کہ باعث نتنہ ہے یہ بناری عمومًا عودتوں میں پائی جاتی ہے کہ دومری عودتوں کے حسن کا تذکرہ اپنے خاوعوں سے کرتی ہیں سخت جرم ہے۔ اس حدیث کی بنا پر بعض فقہا ، فرماتے ہیں کہ حیوان کی بیج سلم جائز ہے کہ بعض بیان حشل عیان کے ہوتے ہیں ، ہوسکتا ہے کہ حیوان کے پورے اوصاف بیان کرد ہے جائیں جس سے دہ متعین ہوجائے ویکھومرکار فرماتے ہیں گویا وہ اسے دیکھور کا منازع ہے کہار ممنوع ہے کہونکہ جائے ہیں جس سے دہ متعین ہوجائے ویکھومرکار فرماتے ہیں گویا وہ اسے دیکھور کے مدل ہا ہے حسل مادے امام صاحب کے ہار ممنوع ہے کہونکہ جانوروں کے باطنی اوصاف بیان میں نہیں آ کے ، اور بھی سلم ہیں پوراعلم چاہے۔ (مراة المناتيج شرح سفاؤة المصانع ، ج ۲۰ م

مدیث 19: می مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ مسلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: خبر دار کو کی مرد شیب عورت کے یہاں رات کو ندر ہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح کرنے والا ہو یا اس کا ذی محرم

حدیث • ۲: سیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی ، کہ ایک شخص نے نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں میعرض کی کہ انصار میعورت سے نکاح کامیرا ارادہ ہے۔حضور (صلّی الند تعالی علیہ والہ وسلم) نے فر ما یا کہ اسے و کیولو! کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔(20) بعنی ان کی آبھیں کچھ بھوری ہوتی ہیں۔

(19) ميح مسلم، كتاب السلام، بابتحريم الخلوة بالاجتبية ... الخ الحديث: ١٩- (٢١٤٢) بم ١٩٢١.

#### محكيم الامت كيدني مجول

ا ۔ یعنی جس عورت سے نکاح ورست ہے اس کے ساتھ رات میں اسلے رہنا حرام ہے، شادی شدہ کی تید اس لیے ہے کہ کنواری لڑکی عمون شرمیلی ہوتی ہے وہ خود ہی کے ساتھ نہیں اٹھتی بیٹنی مثادی شدہ بے باک بھی ہوتی ہے، بے خوف بھی کہ اس کا زنا حیب سکتا ہے کہ اگر اولا دہوجائے تولوگ مجھیں مے اس کے فاوند کی ہےرات گزارنے کی تیداس لیے لگائی گئی کدرات کی تنہائی بمقابلہ دن کی خلوت سے زیاوہ منظرتاك بورندمطلقا خلوت اجنبير سيحرام ب\_

ا محرم وہ مرد ہے جس کا نکاح اس مورت سے نمیشہ کے لیے حرام ہے بجرم دونتم کے جیں: ایک وہ جوذی رحم بھی ہو، جیسے باب بیٹا بھائی وغیرہ دوسرے وہ جوؤی رحم ندہو، جیسے رضاعی بھائی اور داماد۔ حیال رہے کہ بہنوئی اس تھم سے خارج ہے کداس سے نکاح اگر چرحزام ہے مگر دائی حرام کیس بہن کی طلاق یا دفات کے بعد حلال ہے لہذا سالی بینوئی ہے پردہ کرے ، بلکہ جوان ساس مجی جوان داماد ہے خلوت کرنے میں احتیاط رکھے بوں بی جوان سسرا بنی جوان بہو کے ساتھ خلوت کرنے میں احتیاط رکھے۔اگر چدان کے بیے ضوت درست ہے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٥٩ ١٣)

(20) ميح مسلم، كتاب النكاح، باب ندب من اداد نكاح إمرأة ... إلخ، الحديث: ١٨٢٨) بم ١٣١٨. حکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ بیض غیرانساری تفاجے انسار کی عورتول کے متعلق کچھ خبر نہ تھی اگر انساری ہوتا تو خود ہی تمام چیزوں سے خبر دار ہوتا،ا ہے یہ بتائے ک

۲ \_ بیرتر جمہ ہی مناسب ہے کیونکہ بعد نکاح عورت دیکھ لی ہی جاتی ہے، نیز پھر دیکھنا ہے کار ہے کہ نکاح تو ہو ہی چکا، تز دج ہے مرا رہے

سے دیکھنے ہے مراد چیرہ دیکھتا ہے کہ حسن وقع چیرہے تی میں ہوتا ہے اور اس ہے مراد وہ ہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی جن کسی بہانہ ے دیکھ بیٹا یا کسی معتبر عورت ہے دکھوالیٹاءند کہ با قاعدہ عورت کا انٹرویو (Interverw) کرنا جیسا کہ آ جکل کے بے دینوں نے سمجھا۔ ۔۔۔

# 

صدیث ان امام احمد ونزیزی ونسائی و ابن ماجد و داری نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعافی عنہ سے روایت کی، کئے بین میں نے ایک عزرت کو نکاح کا پیغام دیا۔ رسول الله سنگی اللہ تعافی علیہ کالہ وسلم نے مجھ سے فرہ یا کہ تم نے است دیکھ لیا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا: اسے دیکھ لو! کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت ہونے کا پہلو غالب ہے۔ (21)

## 多多多多多

اللہ اللہ اللہ اللہ علیہ وسلم نے افسار کی عورتوں کو ان کے مرووں پر قیاس کیا کہ مردوں کی آئکھیں نیلگوں تھیں توعورتوں کی بھی ایک اسک بی ہوں گی ، یا کسی نیلگوں تھیں توعورتوں کا پردہ نہیں بی ہوں گی ، یا کسی نے حضور سے میعرض کیا جو گایا اس لیے کہ حضور جر کھلے چھپے سے خردار ہیں یا حضور انور سے مسلم ن عورتوں کا پردہ نہیں کہ حضور و ، مد ہیں مگر بیتو جیہ بھی کمزوری ہے کو خیری احزا مے دادب ہیں والد ہیں نہ کہ شرعی احظام ہیں لہذا حضور سے پردو فرض ہے جو بیبی مضور کے سامنے آئی ہیں دہ رضا می ہمشیرہ وغیرہ تھیں یا کوئی اور طرح محرم۔ (اشعہ و مرقات) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو صورتوں میں فیبت بین کسی کی برائی ہیں پشت بیان کرنا جائز ہے جب کہ کسی فساد کا روکنا منظور ہو، آج محدثین راویا ن حدیث کے عیوب بیان کرتے ہیں۔ (مر، قالمنا جی شرح مشکلون المصابح ، ج ۵ ، ص ۱۹)

(21) سنن منسائی، کتاب الزکاح، باب إباحة النظر قبل التزوت الحديث: ٣٢٣٢، ٢٥٢٥. دمشکاة المصائح، کتاب الزکاح، باب النظر إلى المخطوبة ، الحديث: ١٠٤، ج٢٠٥، ٢٠١٥.

حکیم ارامت کے مدنی پھول

ا ۔ یا تو پہنیا مورین چاہا ابھی معمول بات چیت ہوگی پختہ بات ہوجانے اور ارادہ نکاح کر چکنے کے بعد یہ علم نہ دیں ۲ \_ کیونکہ اگر بغیر دیکھیے تم نے عورت سے نکاح کرلیا بعد نکاح دیکھنے پرتم کو پہند نہ آئی تو یا اے طاماتی دو گے یواے تغیر محبت کے جمگنو گے ،جس سے تمہاری زندگی بھی تلخ ہوئی اور اس مورت کی بھی ، دیکھ کر نکاح کرنے میں بیاندیشے نہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصاميح، ج٥٥ بس ٢٨)

# مسائل فقهبيه

اس باب کے مسائل چارفتم کے ہیں۔ مرد کا مرد کو دیکھنا،عورت کا عورت کو دیکھنا،عورت کا مرد کو دیکھنا، مرد کا عورت کودیکھنا۔

مردمرد کے برحصہ بدن کی طرف نظر کرسکتا ہے سواان اعضا کے جن کا سرّ ضروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے عظینے کے بیچے سے عظینا کے بیچے تک ہے کہ اس حصہ بدن کا چھپانا فرض ہے، جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان کوعورت کہتے ہیں ۔ کسی کو گھنٹا کھولے ہوئے دیکھے تو شخی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہوتو اسے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہوتو اسے منزادی جائے گی۔ (1)

مسئلہ ا: بہت جیوٹے بچے کے لیے عورت نہیں لیعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا جیمیا نا فرض نہیں ، پھر جب پچھے بڑا ہو گیا تو اس کے آھے بیچھے کا مقام جیمیا نا ضروری ہے۔ پھر جب ادر بڑا ہوجائے دس برس سے بڑا ہوجائے تو اس کے لیے بالغ کا ساتھم ہے۔(2)

مسكله ٢: جس حصد بدن كى طرف نظر كرسكتا ہے اس كوچھوكھى سكتا ہے۔(3)

مسئلہ ساز لڑکا جب مرائن (یعنی بالغ ہونے کے قریب) ہوجائے اور وہ خوبصورت نہ ہوتو نظر کے بارے میں اس کا وہی تھم ہے جو مرد کا ہے اور خوبصورت ہوتو عورت کا جو تھم ہے وہ اس کے لیے ہے بینی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہوتو اس کی طرف نظر کرسکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شہوت نہ ہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شہرہ بھی ہوتو ہر گز نظر نہ کرے، بوسہ کی خواہش پیدا ہونا بھی شہوت کی حدیث وافل ہے۔ (4)

أمرز وكود يكهنا

یں ۔۔ بعض مناخرین علائے کرام ترجمتم اللہ السَّلَا م کودیکھا کہ انہوں نے میرے ذکر کردہ مؤقف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ۔۔

<sup>(1)</sup> الفتادى المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب النّامن فيما يحل... إلخ ،ج٥م ٢٧س

<sup>(2)</sup> ووالمحتار كماب الحظر والاباحة الصل في النظر والمس جه اس ٢٠٢.

<sup>(3)</sup> العداية ، كمّاب الكراهية ، فعل في الوطء والنظر والمس ، ج ٢ ، ص ١٥ س.

<sup>(4)</sup> ردالمحتار، كمّاب العظر والاباحة ، فصل في النظر والمس،ج ٩، ١٠٠٠.

# سند ہم: عورت کاعورت کو دیکھنا، اس کا وہی تھم ہے جومر دکومر دکی طرف نظر کرنے کا ہے لینی ناف کے نیجے سے گفتے تک نہیں دیکھ سکتی باتی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے۔ بشر طبیکہ شہوت کا اندیشہ ننہ ہو۔ (5)

''عورت اورامرو کی طرف شہوت ہے دیکھنا زنا ہے کیونکہ حضور مثلّی اللہُ تعالٰی عَلَیْدِ ڈالِبہ وَ سُلّم ہے تی سند کے ساتھ مردی ہے کہ، '' آنکھوں کا زنا و یکھنا، زبان کا زنا بولنا، ہاتھ کا زنا پکڑنا، پاؤل کا زنا چلنا ہے اور نفس (زنا کی ) تمناا ورخوا آش کرتا ہے۔''

( صحیح مسلم، كماب القدر، باب قدر علی این ادم....الخ ،الحدیث: ۲۵۵۳، ۲۵۵۳،م م ۱۱، ۱۱، ۱۱۱۱)

ای کے صافین نے امروں (پین جنہیں و کی کر شہوت آئے ان) کو دیکھتے، ان سے خلط ملط ہونے اور ان کے نماتھ جیلئے سے بیخ کے متعلق مبالغہ فر مایا: "امیروں کی اولاد کے ساتھ نہیں کو کی کہ ان کی مبورتی میانغہ فر مایا: "امیروں کی اولاد کے ساتھ نہیں کو کی کہ ان کی مبورتی کی مبورتی میں کنوروں کی مورتوں جیسی ہوتی ہیں اور وہ عورتوں سے بڑھ کر فنند جی ڈالنے والے جیں۔"

ایک تابعی فرماتے ہیں :''میں نوجوان سالک ( لینی عابد و زاہد نوجوان ) کے ساتھ بے ریش لڑکے کے بیٹنے کو سمات درندول ہے زیادہ محطرناک سمجنتا ہوں ب'' مزید فرمائے:''کوئی مختص ایک مکان میں کسی امر د کے ساتھ تنہا رات ندگزارے۔'' ،

بعض عبائے کرام رَجَبُهم اللهُ السَّلَام نے عودت پر قیاس کرتے ہوئے تھی، دُکان یا تمام بیں امرد کے ساتھ ظلوت کوحرام قرار دیا کیونکہ، قبلی المُنڈ بینین ، آبینیں انگر یُبین سُلُی الله تعالٰی عَلَیْہِ قالِبہ وَسُلَم کا فر مانِ حقیقت نشان ہے: '' جو محص کسی عودت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو وہ ل تمیرا شیطان ہوتا ہے۔'' (امعم الکبیر، الحدیث ۱۳۵۰، خ ۱۳۵۸، ۲۰۵۸)

( جامع التر ندى، ابواب الفتن ، باب ما جاء في لزوم الجماعة ، الحديث :٢١٦٥م ١٨٦٩\_)

جوام دعورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اس پی فتنہ کی زیادہ ہوتا ہے ، اس لئے کہ اس سے عورتوں کی نسبت زیدہ برائی کا امکان ہوتا ہے اور اس کے حق بیس عورتوں کی نسبت ذیدہ برائی کا امکان ہوتا ہے اور اس کے حق بیس آسان میں البذا اس کے ساتھ تنہا کی افتیار کرنا بدرجہ اولی حرام ہوتا چاہئے۔ ان سے بہنے اور نفرت کرنے کے بارے میں اسلاف کے بے شہر اتوال ہیں اور وہ انہیں افتیار کرنا بدرجہ اولی حرام ہوتا چاہئے۔ ان سے بہنے اور نفرت کرئے ہے جوہم نے ذکر کیا ہے ان سب میں بہن تم ہے خواہ انہمی نیت انسان ( یعنی بد بودار ) کہتے ہے کی تک ان سے شرقی طور پر نفرت کی گئی ہے۔ جوہم نے ذکر کیا ہے ان سب میں بہن تم ہے خواہ انہمی نیت سے بی ورام کی ایک سے بی ورام کی ایت سے بی ورام کی دیا ہو ایت کی دیکھا جائے۔

مسئلہ ۵: عورت صالحہ کو بہ چاہیے کہ اپنے کو بدکارعورت کے دیکھنے سے بچاہئے، لیننی اس کے سامنے دو پٹاوغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کرمردوں کے سامنے اس کی شکل وصورت کا ذکر کرے گی،مسلمان عورت کو بیجی طلال نہیں کہ کا فرہ کے سامنے اپناستر کھولے۔(6)

محمروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں ان کے سامنے ای طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں اور وہ بچہ طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اجتناب (بچنا)لازم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام ویتی ہیں، اگر مسلمان وائیاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگزیدکام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضا کے کھولنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۲: عورت کا مرداجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی تھم ہے، جومرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور بیاس وفت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو، کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شہر بھی ہوتو ہر گزنظر نہ کرے۔(7)

مسئلہ 2: عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہرگز نہ جھوئے جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی جوان ہو، اس کوشہوت ہوسکتی ہو اگر چہاس بات کا دونوں کو اظمینان ہو کہ شہوت نہیں پیدا ہوگی۔ (8) بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں

جب قبیل عبد النیس کا دفداند عرفی قبال کے میوب، وانا کے خمیوب، منزه من النی بعثی الله تعالٰی عَلَیهِ قالِم وَسَلْم کی بارگاه میں حاضر ہوا تو ان کے ساتھ ایک تقلیہ قالم کی بارگاه میں حاضر ہوا تو ان اور ارشاد کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا بھی تھا۔ آپ سٹی الله تعالٰی عَلَیهِ قالِم وَسُلَم نے اے ابنی پشت مبارک کے بیجے بٹھا دیا اور ارشاد فرمایا:" معترت وا دُوعَلیْدِ السَّلَام کی آ ز ماکش بھی نظرے ہوئی۔" (سماب الکیار للذهبی ، الکیرة الحادیة عشرة بص ۱۲۳)

( آلزُ وَاجْرُعُنِ الْجَيْرُ افْسِهِ الْكُهُائِرِ )

- (5) العداية ، كتاب الكراهية ، فصل في الوطء والنظر والمس من ٢٠ من ٢٠٠٠.
- (6) الفتاوى الهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يحل ... إلخ ، ج ٥ م ٢٧٠٠.

#### فاسقدن پردے كاتكم

مُرَ اہِنَ (بینی قَرِیْبُ الْبُلُوعُ) لڑکے یا لڑی کا ولی انہیں ہراس کام ہے روکے ہیں ہے بالغ یابالغہ کوروکا جاتا ہے اور عورتوں پر قرِیْبُ الْبُلُوعُ لِاسکے ہے پردہ کرما خروری ہے جیسا کہ مسلمان عورت پر واجب ہے کہ ذمی عورت سے پردہ کرے تا کہ وہ کسی فائق یا کافر کو اس کے اوصاف بیان ند کرے جس کی وجہ ہے وہ کسی فیٹے میں نہ پڑ جائے۔ اور ذائیہ فاستہ بھی ذمی عورت کے تھم میں ہے، لہٰذا پاک دائن عورت کا اس ہے بخا ضروری ہے تا کہ وہ اسے اپنی بری عادات کی طرف نہ لے جائے۔ (آلاً وَاجِرَعُنِ الْتُرَ الْبِ الْلَهَ إِلَى )

- (7) الفتاوى الصندية ، كماب الكراهية ، الباب المامن فيما يحل ... الخ ، ج ٥ م ٢٠٠٠.
  - (8) الرجع السابق

د باتی ہیں اور بعض ہیرا پنی مریدہ سے ہاتھ یاؤں د بوائے ہیں اور ان میں اکثر دولوں یا ایک صبیحوت میں ہوتا ہے ایس کرتا تا جائز ہے اور دونوں گنمگار ہیں۔

مسكله ٨: مرد كاعورت كود يكهنا ال كى كئ صورتيس بين:

(۱) مرد کا اپنی زوجہ یا یاندی کو دیکھنا۔ (۲) مرد کا اپنے تحارم کی طرف نظر کرنا۔ (۳)مرد کا آ زادعورت اجنہیہ کو دیکھنا۔

( س) مرد کا دومرے کی با ندی کو دیجہتا۔

میکی صورت کا تھم ہیہ ہے کہ عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کرسکتا ہے شہوت اور بدشہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے، ای طرح ہید دونوں قسم کی عورتیں اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں، بال بہتر ہیہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے، کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور نظر ہیں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے ۔اس مسئلہ میں باندی سے مراد وہ ہے جس سے وطی جائز ہے۔ (9)

مسئلہ 9: جس باندی سے وطی نہ کرسکتا ہومثلاً وہ مشر کہ ہے یا مکاتبہ یامشتر کہ یا رضاعت یا مصاہرت کی وجہ ہے۔ اس سے وطی حرام ہووہ ابندید کے تھم میں ہے۔(10)

مسئلہ • ا: زوجہ اور اس بائدی کے ہرعضو کو چھو بھی سکتا ہے اور میرجی اس کے ہرعضو کو چھوسکتی ہے، یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرم گا ہ کو بھی چھوسکتا ہے۔ (11)

مسئلہ ۱۱: جماع کے وقت دونوں بالکل بر بہنہ بھی ہوسکتے ہیں جبکہ وہ مکان بہت چھوٹا دس پانچ ہاتھ کا ہو۔ (12)
مسئلہ ۱۱: میاں کی فی جب بچھونے پر ہموں مگر جماع ہیں مشغول نہ ہموں، اس حالت میں ان کے محارم وہاں
اجازت لے کرآ سکتے ہیں، بغیراجازت نہیں آ سکتے۔ ای طرح خادم لینی غلام اور بائدی بھی آسکتی ہے۔ (13)
مسئلہ ۱۱: بائدی کا ہاتھ بکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کرلیا اور لوگوں کو معلوم ہوگی کہ وطی کرنے کے

<sup>(9)</sup> لفتاوى المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يحل ... إلى من م ٢٠٥٠. والدر الخيار ورد المحتار ، كماب الحظر والاباحة ، فصل في التظر والس ، ج ٩ م ٢٠٥٠.

<sup>(10)</sup> الدرالخمّار، كمّاب الحقر والاباحة ، فصل في النظر والمس، ج١٥ م ٢٠١٠.

<sup>(11)</sup> غنادي السندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يحل .... إلخ، ج٥م ٣٢٨.

<sup>(12)</sup> امرجع سابق

<sup>(13)</sup> مرجع الهابق

ليا ايا كيا ہے يوكروه ہے۔ يوبين موت كے سامنے لى لى سے وطى كرنا كروه ہے۔ (14)

مسئلہ ساا: جوعورت اس کے تارم میں ہوائ کے سر، سینہ، پنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کرسکتا ہے، جبکہ دونوں میں نے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہوتارم کے بیٹ، بیٹھ اور راان کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ (15) ای طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا ہجی ناجائز ہے۔ (16) کان اور گردن ادر شانہ اور چیرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ (16) کان اور گردن ادر شانہ اور چیرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ (17)

مسکلہ 10: محارم سے مراد وہ عورتیں ہیں جن ہے جمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے، بیحرمت نسب سے ہو یا سبب سے مواد وہ عورتیں ہیں جن ہے جمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے، بیحرمت نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت یا مصابرت (18) اگر زنا کی وجہ ہے حرمت مصابرت ہو جیسے مزنیہ کے اصول وفر دع (لیعنی جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور از کیاں زانی کے لیے ) ان کی طرف نظر کا بھی دہی تھم ہے۔ (19)

مسئلہ ۱۱: محارم کے جن اعضا کی طرف نظر کرسکتا ہے ان کو جھو بھی سکتا ہے، جبکہ دونوں ہیں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والدہ کے پاؤں دباسکتا ہے گرران اس ونت دباسکتا ہے جب کپڑے سے چھی ہو، لیعنی کپڑے کے او پر سے اور بغیر صائل چھونا جائز نہیں۔ (20)

مسئلہ کا: والدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے۔ حذیث میں ہے جس نے اپنی والدہ کا پاؤل چوما، تو ایسا ہے جست کی چوکھٹ کو بوسد یا۔ (21)

مسئلہ ۱۸: محارم کے ساتھ سنر کرنا یا خلوت میں اس کے ساتھ ہونا، لینی مکان میں دونوں کا تنہا ہونا کہ کوئی دوسرا وہاں نہ ہوجا نز ہے بشرطبیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ (22)

<sup>(14)</sup> الفتاوي السندية ، كتاب الكرامية ، الباب الثامن نيما يحل ... إلخ ،ج ٥، ص ٣٢٨.

<sup>(15)</sup> المداية ، كتاب الكراهية ، تصل في الوطء والنظر والمس من ٢٥٠ م٠ ٣٤٠.

<sup>(16)</sup> ردالحتار، كما بالحظر والاباحة الصل في التظروالس و ٩٠٦م ٢٠٦٠.

<sup>(17)</sup> اختاوی الصندیة ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يخل .... إلخ ، ي ٢٨٥.

<sup>(18)</sup> رضاعت (لین دوده کے رشتے) اور مصاہرت (لین سُسر الی رشتے) کی مطومات کے لیے بہا بشریعت، حصہ ، ما حظہ فرما نمیں۔

<sup>(19)</sup> المعداية ، كتاب الكراهية ، نصل في الوطء والتطر والمس ، ج٢م ٥٠ ١٥٠.

<sup>(20) ،</sup> الفتادي الصندية وكتاب الكراهية ، الباب النامن فيما يحل ... إلخ ، ج٥م ممسل

<sup>(21)</sup> الدرالخنار، كماب العظر والاباحة ، فصل في النظر والس ع ٢٠١٠.

<sup>(22)</sup> الفتادي الهندية وكماب الكراهية والباب الثامن فيما يحل ... إلى من م ٣٢٨.

مسئلہ 19: دوسرے کی باتدی کی طرف نظر کرنے کا وہی تھم ہے جو محادم کا ہے۔ مدبرہ اور مکاتبہ کا بھی یہ تھم ہے۔(23)

مسئلہ ۲۰: کیز کو تربیہ نے کا ارادہ ہوتو اس کی کلائی اور باز واور پنڈ کی اور سینہ کی طرف نظر کرسکتا ہے ، کیونکہ اس حالت میں ویکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے ان اعضا کو تھو بھی سکتا ہے بشر طبکہ شہوت کا اندیشنہ ہو۔ (24)

مسئلہ ۲۱: اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا تھم ہیہ کہ اس کے چہرہ اور جھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے ، کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ بھی اس کے موافق یا مخالف شہادت دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہوتو کی کوئکر گوائی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشر نہ ہواور کی کوئکر گوائی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے اس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشر نہ ہواور لیس ضرورت ہے کہ بہت می عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں، لبذا اس سے بچنا بہت دشوار ہے ۔ بعض علانے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ (25)

مئلہ ۲۲: اجنبیہ عورت کے چرہ اور بھیلی کو دیکھنا اگر چہ جائز ہے گر چھونا جائز نہیں، اگر چہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بلوائے عام ہے چھونے کی ضرورت نہیں، لہذا چھونا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مصافحہ جائز نہیں اسی لیے حضور اقدیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بودت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرمات صرف زبان سے بیعت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ کی شہوت نہ ہوتو اس سے مصافحہ میں حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہوتو مصافحہ کرسکتا ہے۔ (26)

(23) المعداية ، كتاب الكراهية ، فعل في الوط والنظر والمس ، ج٣ ، ص ا ٢٠٠٠

(24) العنداية ، كمَّاب الكراصية ، فعل في الوطء والنظر والمس ، ج٢ إص ا ٢٠٠٠

(25) الدرالخاريكاب الحقر والاباحة من ١١٠.

والفتادي العندية ، كمّ ب الكراهية ، الباب الثّامن فيما يحل ... إلى من م ١٩سم

(26) المعداية ، كمّ ب الكربعية ، فصل في الوط و والنظر والمس من ٢ يس ١٨٨ وغيرها.

#### عورتول سے مصافحہ

مسئلہ: عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہاں گئے مریدہ کو اپنے بیرے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔ اور پیر کے سے بھی یہ و کرنیں کہ اپنی مریدہ کو بیت کرے ۔ جیب کہ مریدہ کو بی پردہ کر اس کو بیت کرے ۔ جیب کہ حضرت عائشہ من اللہ تعالی علیہ کا بیٹ بیٹھے۔ بلکہ ویرکے لئے بیٹی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پارٹر کراس کو بیت کرے ۔ جیب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ اللہ عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ العبلو قدوالسلام بائے تھا النہ بی افحالے اللہ وی اللہ وی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم اس من میں نے کہ بیس نے سے عورتوں کا استحال فرماتے سے جوعورت اس آیت کا اقرار کرلئی تھی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم اس سے فرمات کے جوعورت کے بیت سے بیعت لے فرمات کے بیت بیعت بذریعہ کام ہوتی تھی۔ خدا کی تسم بھی بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم کا ہاتھ کی عورت کے سے جو بیعت نے فرمات کے بیعت بذریعہ کام ہوتی تھی۔ خدا کی تسم بھی بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم کا ہاتھ کی عورت کے سے جو بیعت نے فرمات کے دیا ہوتی تھی۔ خدا کی تسم بھی بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم کا ہاتھ کی عورت کے بیعت نے فرمات کے دیا ہوتی تھی۔ خدا کی تسم بھی بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالم وسلم کا ہاتھ کی عورت کے بیعت نے دریعت بذریعہ کی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالم وسلم کی ہوتی تعدید سے بیعت سے فرمات کے دیا ہوتی تھی۔ خدا کی تسم بھی بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ فالم وسلم کی استحاد کی تسم بھی ہوتی ہوتی تعدید سے بیعت سے فرمات کے دیا ہوتی تعدید کے دورت کے دورت کی معدید کیا ہوتی تعدید کی سے بیعت اللہ موقی تعدید کیا تھی کے دورت کی دورت کے دورت کے دورت کو میں کا تھی کی دورت کے دورت کے دورت کی دورت کے دورت کی دورت کے دورت کے دورت کے دورت کے دورت کی دورت کی دورت کی دورت کی دورت کی دورت کے دورت کے دورت کے دورت کی دورت کے دورت کی

مسکلہ ۱۲۳ بہت مچھوٹی لڑکی جومشتہاۃ (لینی قابل فیہوت) نہ ہواس کو دیکھنا بھی جائز ہے اور جھونا بھی جائز (27)-4

مسئلہ ہم ا: اجنبیہ عورت نے کسی کے بہال کام کاج کرنے روٹی پکانے کی ٹوکری کی ہے اس صورت میں اس کی کلائی کی طرف نظر جائز ہے۔ کہ وہ کام کاج کے لیے آسٹین چڑھائے گی کلائیاں اس کی تعلیس کی اور جب اس کے مکان میں ہے تو کیوں کرنے سکے گا، ای طرح اس کے دانتوں کی طرف نظر کرنا بھی جائز ہے۔ (28)

مسئلہ ۲۵: اجنبیہ عورت کے چیرہ کی طرف اگر چانظر جائز ہے، جبکہ شہوت کا اندیشہ ندہومگر بیز مانہ فتنہ کا ہے اس ز مانے میں ویسے لوگ کہاں جیسے اسکلے زمانہ میں ہتھے، لہٰذاس زمانہ میں اس کو دیکھنے کی ممانعت کی جائے کی ممر گواہ و قاضی کے کیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے اور ایک صورت اور بھی ہے وہ بیر کہ اس عورت سے نکاح تحرنے كا ارادہ ہوتواس نيت سے ديكھنا جائز ہے۔ كەحديث بيس بيآيا ہے كەجس سے نكاح كرنا چاہتے ہواس كوديكھ لو کہ ریہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا ہہ (29) ای طرح عورت اُس مرد کوجس نے اس کے پاس پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگر چپەاندىشەشبوت مومگر دىكىنى بىن دونون كى يېي نىت موكە حديث پرمل كرنا چاہتے ہیں۔(30)

مسئلہ ٢٧: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہوجیبیا کہ اس زمانہ کا رواج بیہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام وے ویا توکسی طرح بھی اے لڑکی کونبیں دیکھنے دیں سے یعنی اس سے اتنا زبروست پروہ کیا جاتا ہے كددومرك سے اتنا پروہ نبيں ہوتا اس صورت ميں اس مخص كويد جاہيے كەكسى عورت كو بيج كر دكھوانے اور وہ آكراس

باتھ سے بیعت کے دنت نیس لگا۔ ( می ابخاری ، کتاب النفازی ، یاب غزوۃ الحدیدیة ، رقم ۱۸۲ م، ج ۱۳،۸ م)

# تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا میا تو پیغام دینا جا با انجمی معمولی بات چیت ہوئی پختہ بات ہوجانے اور ارادہ نکاح کر بیکنے کے بعد بینکم نہ دیا۔

٢ \_ كيونكه اكر بغير ديكيميتم نے عورت سے تكاح كرليا يعد تكاح ديكھنے پرتم كو پسند نه آئى تو يا اے طلاق دو مے يا اے بغير محبت سے جمكتو مے جس سے تمہاری زندگی بھی سلخ ہوئی اور اس عورت کی بھی ، دیکھ کر نکاح کرنے میں بیاندیشے ہیں۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابيح مج ٥٩ م ٢٨)

(30) الدرالخيّارور والمحتار ، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في النظر والمس، ج ٩ من ١٧٠٠ .

<sup>(27)</sup> العداية ، كمّاب الكراهية ، فصل في الوطء والنظر والمس ، ج م يس ٢٨٨.

<sup>(28)</sup> الغتادي العندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثامن فيها يمل . . . إلخ ، ج ٥ م ٣٢٩.

<sup>(29)</sup> منن الترمذي ، كمّاب النكاح ، باب ماجاء في النظر إلى المخطوبة ، الحديث: ١٠٨٩ م. ٢٣٦م. ٣٣٦.

کے سامنے سارا صلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کروے تا کہاہے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہوجائے۔(31) مسکلہ ۲۷: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، اس کی ایک لڑکی بھی ہے اور معلوم ہوا کہ بیاڑ کی بالکل اپنی ماں کی شکل وصورت کی ہے اس مقصد ہے کہ اس کی مال ہے نکاح کرتا ہے لڑکی کو دیکھنا جائز نہیں جبکہ بید مشتباۃ ہو۔ (32) مسکلہ ۲۸: اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صورت بیجی ہے کہ عورت بیار ہے اس کے علاج میں بعض اعضا کی طرف نظر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو جھونا پڑتا ہے۔ مثلاً نبض دیکھنے میں باتھ چھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں ورم کا خیال ہوتوٹٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہوتو اسے دیکھنا ہوتا ہے ہلکہ جن مرتبه ٹٹولنا بھی پڑتا ہے اس صورت میں موضع مرض کی طرف نظر کرنا یا اس ضرورت سے بفذر ضرورت اس جگہ کو چھونا جائز

بیراس صورت میں ہے کوئی عورت علاج کرنے والی ندہو، ورنہ چاہیے بید کہ عورتوں کو بھی علاج کرنا سکھایا جائے تا کہ ایسے مواقع پر وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتی خرابی نہیں جو مرد کے دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ وائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے ورم کو دیکھ سکتی ہیں جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضرورت باتی نہیں رہتی۔ علاج کی ضرورت سے نظر کرنے میں بھی بیاحتیاط ضروری ہے کہ صرف اتنا ہی حصہ بدن کھول جائے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے ہاتی حصہ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔(33)

مسئله ۲۹: عمل دینے (لیعنی دوا دینے) کی ضرورت ہوتو مر دمر دیے موضع حقنہ ( لیعنی پیچھے کا مقام) کی طرف نظر كرسكتا ہے بيجى بوجد ضرورت جائز ہے اور ختنه كرنے ميں موضع ختنه كي طرف نظر كرنا بلكه اس كا چھونا بھى جائز ہے كه بيد مجمی بوجہ ضرورت ہے۔ (34)

<sup>(31)</sup> ردامحتار، كمّاب التقر والرباحة ، فصل في النظر والس من ٩٥ من ١١١.

<sup>(32)</sup> الرجع السابق.

<sup>(33)</sup> الصداية ، كمّا ب ، سَراهية ، نصل في الوطء والنظر والممس ، ج٢ مِص ٢٩ ٣، وغيرها.

<sup>(34)</sup> المعداية ، كماب الكراهية ، تصل في الوطء والنظر والمس من ٢ م. ١٩٥٠ م.

والفَّة وي العندية ، كمَّاب الكراهية ، الباب الثَّامن فيما يحل ... إلخ ، ج٥٥ م. ٣٣٠.

اعلى مطرت ،ام ما المسفت،مجدودين وملت الشاه امام احمد رضا غان عليه رحمة الرحمن فيأوي رضوبية شريف مين تحرير فرم تي بيس: درمخارش ہے:

ينظر الطبيب الى موضع مرضها بقدر الضرورة اذالصرورات تتقدر بقدرها وكذا نظر قابدة وختان \_\_ بوقت ضرورت بفتر ضرورت طبیب جائے مرض (خواہ وہ جائے پروہ ہو) کود کھے سکتا ہے۔ اور تدر ضرورت محض ند زے ہے ہوگ ۔۔۔

# مسكله وسوز عورت كوفصد كرانے (يعني رَك سے خون تكلوانے) كى ضرورت سے اور كوئى عورت الى نبيل سے جو

ای طرح وابداور ختنه کرنے والے کا معاملہ ہے۔ (ت) (اروی ارکاب انظر والا باحد باب انظر واس مطبع مجتب تی دہلی ۲۳۲/۲) روالحتار میں ہے:

قوله و ختان كذا جزم به في الهداية والخانية وغيرهما لإن الختان سنة للرجال من جملة الفطرة لايمكن تركهأ المسلخصا.

مصنف کا ارش و ہے وختان ای طرح ہدا بیاور خانیداور و گیرکتب میں اس پر یقین ظاہر کیا عمیا ہے کیونکد مردوں کے سئے فتند سنت ہے وران فطری کاموں میں ہے ہے کہ جس کا چھوڑ تا مناسب نہیں او ملخصا (ت)

(٣ \_روالحتاركتاب الحظر والاباحة باب النظرواكس داراحياء التراث العربي بيروت ١٥ / ٢٣٧)

ورمخاريس ب:

وقيل في ختأب الكبير اذا امكنه ان يختن نفسه فعل والإلم يفعل الا ان يمكنه النكاح او شراء الجارية و الظاهر في الكبيرانه يختن س.

بڑی تمرکے آوگ کے فتنے کے بارے میں کہا ممیا ہے کہ اگر دہ خود اپنا فتند کر سکے توخود کرے ورند کی ہی ندج ئے ، بال اگر اس کے سے نکاح کرنا یا بونڈی خرید تامکن ہوتو ان سے فقند کرائے اور قاہر ہے کہ بالغ آدی کا بھی فقند کیا جائے۔(ت)

(٣ \_ ور بخيار كماب ألحظر والا باحدة باب الاستبرا ومطبع محبتها كى د بلى ٢ / ٢٣٣)

ردانجن رہیں ہے:

الختان مطلق يشمل ختان الكبير و الصغير هكذا اطلقه في النهاية كما قدمناه واقرة الشراح والخاهر ترجيحه ولله عبرهنا عن التفصيل بقيل س.

ختنہ کرنا مطلق بلا تیر ذکر کیا ہے لبذا ہے بڑے اور چیوئے دونوں کو ثنال جیسا کہ ہم نے پہنے بیان کیا ہے ور ثنا مین نے اس کو برقر، رر کھ ہے لہذا بظاہر مہی رائج ہے اس لئے بیال لفظ قبل سے تفصیل کی تعبیر فرمائی گئی۔ (ت

(٣ \_ روالحتار كماب الحظر والاباحة باب الاستبراء وارحياء سرات اعربي بيروت ٥ ٢٠٥٥)

مندييش ب:

ذكر الكرخى فى الجأمع الصغير ويختنه الحهامي كذا فى الفتأوٰى العنابية ا\_\_\_ الام كرخى نه مصغير بين قرما يا كه بالغ آدى كاختنهمام والاكرے \_ يونى قاذى عما بيين مَدُور ب\_\_(ت)

(ا \_ إِنْ أَوْ كَ مِنْدِيدِ كَمَابِ الكرامِيةِ المابِ النَّاسِعِ نُورِهِ فِي كُتَبِ فَانِهِ بِينْ ور ٥ / ٣٥٠)

فلاصديش ہے:

# 

اللي طرت تصد كھوئے تو مروسے فصد كرانا جارہ ہے۔ (35)

مسئند اسا: اجنبیہ عورت نے توب مونے کپڑے وکن رکھے ایس کے بدن کی رکھت و نو تہر تہر ہیں۔ تی ہے۔ مسئند اسا: اجنبیہ عورت نے تو تہر مونے کپڑے وکھنا نہیں ہوا بللدان پا واں وو بھنا ہوا بیان والے اس والعمل کو ایسان و تھنا نہوں ہوا بللدان پا واں وو بھنا ہوا بیان وہ تا ہو کہا ہوں کہ اس کہ اس کے کہڑے وہست نہ ہوں اور اگر جست کپڑے بہتے ہو کہ جسم کا نقشہ کا جاتا ہو مثا ایست یا تو مہ جس بند و اور رائ جست یا تو مہ جس بند و

ای طرح بعض عورتنی بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آپ دواں (ایک قشم کا نہایت اچھا اور ہاریک کپڑے ہا) ، حولی یا یاریک طمل بی کا ڈوپٹا (دوپٹا) جس سے سرکے بال یا بالوں کی سیابی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک تنزیب یا جالی کے کرتے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹے بالکل نظر آتی ہے اس حالت ہیں نظر کرنا حرام ہے اور ایسے موقع پران کواس قشم کے کپڑے پہنتا بھی ناچائز۔ (36)

مسئلہ ۱۳ ساز خصی یعن جس کے انٹیبین نکال لیے گئے ہوں یا مجبوب جس کا عضو تناسل کا دلیا گیا جب ان کی مجر پندرہ سال کی ہوتو ان کے لیے بھی اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ناجا کڑے۔ بہی تھم زٹنوں (بیعتی آبجرے) کا بھی ہے۔ (37) مسئلہ ۱۳ ساز جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجا کڑے اگر وہ بدن سے جدا ہوجائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجا کڑ ہے اگر وہ بدن سے جدا ہوجائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجا کڑ ہی رہے گا، مثلاً پیڑو کے بال (بیعتی ناف کے بینچ کے بال) کہ ان کوجدا کرنے کے بعد بھی دوسر الحفی دیکھی مسئلہ عورت کے سرکے بال یا اس کے پاؤں یا کلائی کی بڑی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اجنی شخص اُن کونیس ویکھی سکتا۔ عورت کے سرکے بائل یا اس کے پاؤں یا کلائی کی بڑی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اجنی شخص اُن کونیس ویکھی سکتا۔ عورت کے پاؤل کے باؤں یا کلائی کی بڑی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اجنی شخص اُن کونیس ویکھی سکتا۔ عورت کے پاؤل کے باؤں یا کہ ان کونیس ویکھی شخص نوائد کے باؤل کے باؤل کہ بھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا ورست نہیں بلکہ ان کوائی

الشيخ الضعيف اذا اسلم ولا يطيق الخان ان قال اهل البصر لا يطيق يترك اللخ والله تعالى اعدم.

(٢\_ خلاصة الفتاذي الفعل الثاني مكتبه حبيبه كوئند ١٠/٠٠٣)

بہت پوڑھافنص اگر اسلام قبول کرے اور پوجے ضعف و کمڑوری خنندنہ کرنے بیانہ کرائے تو چندائل بھیرت حفرات ہے رائے کی جائے اگر دہ کہیں کہ واقعی میشخص خننہ کی طاقت نہیں رکھتا تو اے بلاختنہ ہی رہنے دیا جائے اور اس کا خننہ نہ کیا جائے الح۔اور اللہ تعالٰی سب پچھ جانتا ہے۔(ت)(فروی رضویہ، جلد ۲۲، ص ۵۹۵،۵۹۳ رضا فاؤنٹریش، لاہور)

<sup>(35)</sup> الفتاوي، معندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يحل ... إلح ، ج٥، ص٠ ٣٠٠.

<sup>(36)</sup> مفتادى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثامن فيما يحل ... إلخ ، ج٥، م ٢٠٩٠.

<sup>(37)</sup> العداية ، كمّاب الكراهية ، فصل في الوطء والنظر والمس، ج ٢ بس ٢ ٢ س.

<sup>(38)</sup> لدرالخنّار، كمّاب المحظر والاباحة ، فصل في النظر والس، ج٩، ١١٣ \_ ١١٣.

عبکہ ڈال دیں کہ کسی کی نظرنہ پڑے یا زمین میں ڈن کردیں۔عورتوں کوبھی لازم ہے کہ تنکھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہان پراجنی کی نظرنہ پڑے۔

مسکلہ سم سا: عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال لکل آئیں تو ان کا نو چنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ ہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔ (39)

مسئلہ ۵ساز اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت بینی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی ہے کہ شہوت کے قابل نہ ہوتو خلوت ہوسکتی ہے۔ عورت کو طلاقی بائن دے دی تو اس کے ساتھ تنہا مکان میں رہنا ناجائز ہے اور اگر دوسرا مکان نہ ہوتو دونوں کے مابین پر دہ لگا دیا جائے ، تا کہ دونوں اپنے اپنے حصہ میں رہیں بیاس وقت ہے کہ شوہر فاسق نہ ہواور آگر فاسق ہوتو ضروری ہے کہ دہاں کوئی ایسی عورت بھی رہے جوشو ہر کوعورت سے روکنے پر قادر ہو۔ (40)

مسئلہ ۲ سا: محارم کے ساتھ خلوت جائز ہے، لینی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں۔ ممررضا عی بہن اور ساس کے ساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ ریہ جوان ہوں۔ بہی تھم عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔ (41)

多多多多多

. .

<sup>(39)</sup> ردامحتار، كرب الحظر والاباحة العلن النظر والسريه بص ١١٥.

<sup>(40)</sup> الدرالخيّاروردالحتار ، كمّاب التظر والأباحة الصل في النظر والمس، ج ٩ م ٢٠٥٠.

<sup>(41)</sup> الرجع السابق من ٢٠٨.

# مكان ميں جانے كے ليے اجازت لينا

ابتدعز وجل فرما تاہے:

(يَاكَيُهَا الَّالِيُنَ امَنُوْ الاَ تَلْخُلُوا لِيُوْ تَاغَيْرَ لِيُوْتِكُمْ حَتَىٰ تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلَى اَهْلِهَا وَلِكُوْ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللْمُلْمُ الللْمُوا اللللَّهُ اللْمُلْمُ الللْمُلْمُ اللْمُواللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُو

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل ندہوجب تک اج زت ند لے لو اور گھر والوں پر سلام ندکر ہو، یہ تھا رے لیے بہتر ہے تا کہتم تھیجت پکڑو اور اگر ان گھروں میں کسی کوند پاؤتو اندرند جاؤجب تک تمھیں اجازت ند ملے اور اگرتم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤتو واپس چلے آؤ، یہ تھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، اور جو پکھتم

(1) پ۱۱، النور: ۲۷\_۲۹.

ان آیات کے تحت مفسر شہیر مولانا سید محرنعیم الدین مراد آبادی علید الرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ

مسئلہ: س آیت سے بنابت ہوا کہ غیر کے تھر جی ہے اجازت داخل شہواورا جازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے ہی اللہ یا اللہ یو اللہ یا اللہ یو یا نہ ہو۔ کے گھر ہے وہ جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا ما لک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: نمبر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اقل سائ کرے پھر اجازت جاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہوتو سرم کے ساتھ اجازت جاہے اس طرح کہ کیے السلام علیم کیا جھے اندر آنے کی اجازت ہے ، حدیث شریف میں ہے کہ سلام کا میں مقدم کرد ۔ حضرت عبداللہ کی قراءت بھی ای پر دلالت کرتی ہے ان کی قراءت یوں ہے حتی شکری اغیبہ و تنہ ذیو ااور یہ بھی کہا کی ہے کہ کیا ہے کہ اجازت جاہے بھر سلام کرے۔ (مدارک ، کشاف، احمدی)

منلہ: اگر درو زے کے مامنے کھڑے ہونے میں ہے پروگی کا اندیشہ ہوتو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوکر جازت طاب کرے۔ مئلہ: حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں مال ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (مؤطاامام مالک) ۔

مسئلہ: کسی کا دروازہ بہت زور ہے کھٹ کھٹان ااور شدید آواز ہے جینا خاص کرعگماءاور بزرگول کے دردازوں پراید کرنا ،ان کوزور ہے پکارنا مکروہ وخلاف اوب ہے۔

كرتے ہوالند(عزوجل)اس كوجانتا ہے، اس ميں تم پركوئي ممناه بيس كه ايسے گھروں كے اندر حلے جاؤجن ميں كوئي رہتا تہیں ہے اور ان میں تمھارا سامان ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے جوتم ظاہر کرتے ہواور جس کو جیمیا ہے ہو۔اور فر ، تا

(لِأَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوْ الِيَسْتَأْذِنَكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتَ آيُمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمُ ثَلْثَ مَرُّتٍ مِنَ قَبُلِ صَلْوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِنْ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلْوةِ الْعِشَاءِ ثَلْثُ عَوْرَتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَنْلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْإِيْتِ وَاللَّهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿ ٥٠﴾)(2)

اے ایمان والو! چاہیے کہتم سے اذن کیل وہ جن کےتم ما لک ہو (غلام)اور وہ جوتم میں ابھی جواتی کو نہ پہنچے تمین وفت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشا کے بعد بیتین وفت تمھاری شرم کے ہیں، ان جین کے علہ وہ کچھ گناہ ہیں تم پر، نہ ان پر، تمھارے یاس آمد درفت رکھتے ہیں بعض بعض کے پاس۔ بوہیں اللہ (عزوجل) تمھارے لیے آیٹیں بیان کرتا ہے اوراللہ(عزوجل)علم وتھمت والا ہے اور جب تم میں کے لڑکے جوانی کو بینی جا ئیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلول نے اذن ما نگا۔ بوہیں اللہ(عز وجل)تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان كرتاب اورالله (عزوجل) علم وحكمت والاب

# 多多多多多

(2) بيداء التور: ٥٩\_٥٩.

اس آیت کے تحت مفسر شہیر مولا ناسید محرفیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی الله تعالى عنبما ہے مروی ہے کہ کی کریم صلی انقد علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمر دکو دو پہر کے وقت حصرت عمر منبی انقد تعالی عند ہے جانے کے ئے بھیجا وہ غلام ویسے بی حضرت عمر رضی القد تعالی عند کے مکان میں چلا گیا جب که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه ب تکلف اینے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تنے خلام کے اجا تک چلے آئے ہے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش ملاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں واخل ہونے كا تكم ہوتا۔اس يرمية يركر يمدنازل بوئى۔

# احاديث

حدیث ا: سیح بخاری ومسلم میں ابوسعید خدری رضی الله تعالٰی عنه ہے مروی ہے، که ابوموی اشعری رضی الله تعالٰی عنہ ہمارے پاک آئے اور بیر کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھے بلایا تھا۔ میں نے ان کے در دازہ پر جا کرتین بارسلام کیا، جب جواب نبیس ملاتو میں واپس چلا آیا۔اب حصرت ممر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فر ماتے ہیں کہتم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ میں آیا تھا اور دروازہ پر تنین بارسلام کیا جب جواب نبیں ملاتو واپس کیا اور رسول الله ملی الله تعالی عليه وسلم نے مجھے سے فرما يا ہے كه جب كوئى مخص تين بار اجازت مائلے اور جواب ينه ملے تو واپس جائے۔حضرت عمر(رضی الله تعالی عنه) بیفر مائے ہیں کہ مواہ لاؤ کہ حضور (صلّی الله تعالیٰ علیہ کالہ وسلم)نے ایسا فرمایا ہے۔ ابوسعیر خدری (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہتے ہیں میں نے جا کر گواہی دی۔(1)

(1) منج مسلم، كما ب الدب، باب الاستئذان، الحديث: ٣٣٠\_(٢١٥٣) بص١٨٦١.

عکیم الامت کے مدنی بھول

ا \_ یعنی جب میں حضرت عمر کے درواز سے پرآیا تو میں نے تھوڑی تھوڑی ویر مخبر کرتین بار کہا السائام علیم بیسلام استیذان ہے۔اس سے معلوم ہور ہا ہے کہ داخلہ کی اجازت مانتھنے کے لیے صرف سلام کرنا بھی کافی ہے اور یہ بھی کدالبلام علیکم کیا آجاؤں، چونکہ حضرت عمر مکان میں تھے جوزنا نہ تھا اس لیے اَ جازت ما تکنے کی ضرورت ہوئی اگر مردانہ ہیں ہوتے تو بلانا بن کا فی نتما جے بلایا جاوے اس کوا جازت لینے کی ضرورت بيس موتى جيما كرة كية ويكار

٣ \_دروازه بينانبين آج آئے والے اگر اجازت نه يا يمي تو دروازه تو ژوالے كى كوشش كرتے بين اسلامي احكام سے خبر دار ديس ـ سے یا تو میرے لوٹنے بی مجھے خادم کے ذریعہ بلوا کر ریکھا یا جب میں کی اور موقعہ پر حاضر ہوا تب ریفر مایا پہلے معنی زیادہ موزوں ہے۔ ا مینی محرے جواب سلام ندملاندآپ نے جواب دیاندآپ کے اہل خاند میں ہے کی نے اس کے میں واپس میا۔

ت کے مروال مہلے سلام پرتو پہچانے کون ہے، دومرے سلام پرخور کرے کہاہے اجازت دوں یا ندودں، تیسرے سمام پراجازت دے یا نہ دے ان تین سلاموں میں مین کمت ہے۔

۲ \_اس گواہی ، نگنے میں حکمت میتنی کہلوگ حدیث بیان کرنے پر دلیر ند ہوجاوی یا حدیثیں محرزنے نہ کئیں ، نہ تو یہ وجد تعی کدان می بی پر آب کو اعماد نہ تھا،نہ رید کہ خبر واحد تول نہیں کونکہ دو مخصول کی خبر بھی واحد ہی ہوتی ہے،حد توار سے کم کی خبر خبر واحد ہے۔(مرقات)مطلب بیہ کے کوئی اور محالی ایسا پیش کروجس نے حضور انور سے بیفر مان ستا ہو۔

حديث ٢: سيح بخارى مين ابو بريره رضي الله تعالى عنيه عدوى ، كينة بين كدرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم کے ساتھ میں مکان میں گیا،حضور (صلّی اللّٰدنعالی علیہ فالہ وسلّم) کو پیالے میں دودھ ملاادر فر مایا: ابو ہریرہ!اصحاب صف کے پاس جاؤائھیں بلالاؤ۔(تاکہان کو دودھ دیا جائے) میں اٹھیں بلالایا، وہ آئے ادر اجازت طلب کی ،حضور (صلی الله تعالی علیه کالم وسلم ) نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔(2)

حديث سا: ابو داوو نے ابو ہريره رضى الله تعالى عندست روايت كى، كدرسول الله سلى الله تعالى عليه وسلم في فرمایا: جب کوئی مخص بلایا جائے اورای بلانے والے کے ساتھ بی آئے تو یمی (بلانا)اس کے لیے اجازت ہے۔ (3) لیتنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آ دمی بھیجنا ہی اجازت (4)\_=

ك ينكن ين في المعترت عمر ك ياس ما كرعرض كيا كديس في تيفر مان عالى حضور الور سيسنا ب تب آب خاموش موسيخ ،اى وجه سے حضرت امیر معاوید نے فرمایا تھا کہ جوا ماویث عہد فارو تی کے بعد شائع ہوئیں ہم انہیں قبول نہ کریں سے کیونکہ حضرت عمر کی می احتیاط بعد میں شدرہی ،خلافت حیدری میں روافض وخوارج کاظہور ہوا،روافض نے حضرت علی کے نصائل میں ،خوارج نے آپ کےخلاف طدیثیں تعمیزنا شروع کردی تغییں، پھرمحدثین نے جرح و تعدیل کر کے احادیث کو چھاٹنا اسنادیں قائم کیں ،سندوں میں جرح و قدح کی ، کھرے كھونے كو، لگ كركے دكھاديا رضوان الندنيج اجمعين \_(مراة الهناجيج شرح مشكوة المصابح ،ج٢ بص ٩٠ ٥)

(2) مستح ابخاري، تناب الاستقذان، باب إذا دى الرجل فجام مل مساً ذن، الحديث : ١٢٣٢، ج ٧ مِس له ١٤.

# حکیم الامت کے مدتی پھول

ا نے خالبًا میدوا تعد حضور کے اسپے تھمرشریف کا ہے، بعض شارعین نے فرمایا کہ حضرت سعدا بن مہادہ کے تھمر کا واقعہ ہے کہ حضور ہے ان کے تھمر يدروره يايا تفار (مرقات)

٢ \_ إن بزركول كوحضور انورملي الشعليدوسلم في تحود بلايا تفاتكر چونكه وه حضرات ويرست آسة بيتصاس ميليه واضه كي اجازيت ما على ورنداكر بلاسنے واسنے کے ساتھ فوز ا آجاد ہے اور بلائے والا زنان خاند میں نہ ہوتو دا خلہ کی اجازت حامل کرنا منرور کئیس یا بیدا جازت بیرنا استخبابا تھا نه كه دجوبًالبذابيرهديث آئنده حديث كے خلاف نبيل\_(مراة الهناجي شرح مشكوة المصابح ،ج٧ بم ٢٠٥)

- (3) سنن أي داود، كمّاب الادب، باب في الرجل يدكى أيكون ذلك إذنه الحديث: ٥١٩٠، ج ٢٠ مي ٢٠ م.
  - (4) الرفح الربق الحديث:١٨٩٥، ٣٣٧م ٢٧٥٠.

## حكيم الامت كيدني پيول

ا ۔ یہ جب سے جب کے دہ مخص جلد آ جاوے اور بلائے والا زنال خاند میں نہ ہوئہذا بیرحدیث گزشتہ ان ، جاویث کے خلاف نہیں جن میں ایسے مخص کا اجازت لیںا ثابت ہے۔ سی میں وقت ہے کہ قوراً آئے اور قرائن ہے معلوم ہو کہ صاحب خانہ انتظار میں ہے، مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت کی نے کی ضرورت نہیں اور اگر دیر میں آئے تو اجازت حاصل کرے ، جبیبا کہ اصحاب صفہ نے کیا تھا۔

صدیث سم: ترندی وابو داور نے کلدہ بن طنبل سے روایت کی، کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے نمی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے پاس بھیجا تھا بیس بغیر سلام کیے اور بغیر اجازت اندر چلا گیا۔حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم) نے فرمایا: باہر جاؤاور بہ کہواک شلاکم عَلَیْکُمْ ءَاکْخُلُ کیا اندرآ جاؤں۔ (5)

سے اس میں وہ قیدیں ہیں جوامجی ذکر کی تمثیل مینی جو بلانے والے قاصد کے ساتھ آئے اسے داخلہ کی اجازت میںا ضروری نہیں قصد ہی ہی کی اجازت ہے۔ (مراۃ انسنا جی شرح مشکوۃ المصابح ،ج ۲ ہیں ۵۰۹)

> (5) سنن الترندي، كتاب الاستندان . . . إلخ، باب ماجاء في التسليم بل الاستندان الحديث: ٢٥١٩، ج٣، ٣٥٥، ٣٥. ومشكا ة المصانح، كتاب الآداب، باب الاستندان، الحديث: ١٢٦، ج٣، ص، ١٢ ـ ١١١.

## تھیم امامت کے مدنی پھول

ا کلدہ ابن امید مال شرکیے بھائی جیں صفوان ابن امیہ کے صفوان قرشی جیں ، فتح کمد کے بعد اسلام اوسے ،مؤلفۃ القلوب سے جیں ، ان کا باپ ، میہ بن خلف بدر کے دن دوسرے مشرکین کے ساتھ مارا گیا، بید کمد معظمہ میں فوت ہوئے وہاں ہی دفن ہوئے بمغور ن بزے نصبح خصیب شخصہ (مرقات)

" بہدایہ ہر لی سے شش ماہید بچے کو کہتے ہیں اور جدی مکری سے شش ماہید بچے کو کہا جاتا ہے ، صفایس جمع ہے ضغیوس کی ہمنی چھوٹی کلزی جے منجالی میں محمد کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میر گلے بہت پہند ہتھ۔

۔ سے مکہ معظمہ کے او نیجے محلول کو معلیٰ کہا جاتا ہے اور مدینہ منورہ کے بیرونی بلند حصول کوعوالی کہتے ہیں۔اشعہ نے فرمایا کہ حضور انور مکہ معظمہ کے اعلی حصہ میں تھے،مرقات نے کہا کہ مدینہ منورہ میں میدوا قعہ ہوا حضور وہال تشریف فرما تھے۔

سے پیمل اس سے فرمایا تا کہ انہیں یادر ہے اور آبندہ ایک غلطی نہ کریں۔جوشن عارے گھر میں بغیر سلام آئے ہے پھر ہاہم بھیجو ور کہوکہ ووہارہ سمنام کرکے آئزان شاءانٹد ایک وفعہ کے کمل سے اسے سلام کی عاوت پڑجاوے گا۔

(مراة المناج شرح مشكوة لمصانيح، ج٢، ص ٥٠٨)

صدیث ۲: بیمق سفت الایمان میں جابر رضی القد تعالی عند سے روایت کی، کہ نبی کریم صلی القد تعالی مدید وسلم نے فرمایا کہ جو محض اجازت طلب کرنے سے پہلے سمام نہ کرسے، اسے اجازت نہ دو۔ (7)

صدیت ک: ابو داود نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عندے روایت کی، کہتے ہیں جب رسول اللہ مستی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی سے دروازہ پر تشریف ہے جائے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوئے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہت کر کھڑے ہوئے اور بیرفر ماتے: آلسّلا اُر عَلَیْ گُھُر، اَلسّلا اُر عَلَیْ گُھُر، (8) اور اس کی وجہ بیتی کہ اس زمانہ میں درواز ون پر بردے نہیں ہوتے ہتے۔

(6) الموظ الدام ما لك مكر بالاستئذ ان ، باب الاستئذ ان ، الحديث: ١٨٣٥، ج٢٥، ٥٢٠٠،

## محكيم الامت كي مدني مجهول

ا ۔ آپ کے حالات پہلے بیان ہو بھے کہ آپ حضرت میموندام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ،جلیل لقدر تا ہی ہیں۔ (اشعہ) ۳ ۔ بینی اگر اسمیے تھر میں صرف میری مال حقیق یا سوتلی یا دودھ کی یا اور کوئی محرم ہوجس سے نکاح ہمیشہ کے سےحرام ہے مال سے مراد باتی تمام ذی رحم محرم نیں (مرقات) تو میں بغیرا جازت تھر چلا جاؤں یا ان سے بھی داخلہ کی اجازت نوں۔

سے لین اگر میں این مال سے علیجد ہ ندر ہتا ہول بلکہ ایک تھر میں ساتھ تی رہتا ہوں کہیں باہر کمیا پھر آیا تو کیو پھرا ہا زت ہول۔ سے اِس خدمت گزاری کی وجہ سے بار بار جھے جانا آنا پڑتا ہے ہر بارا جازت لینے میں حرج ہوگا۔

۵۔ اس اجازت میں بیآسانی ہے کہ صرف کھانس دینا، پاؤل کی آہٹ کردینا، کنڈی بجادینا، مٹھار دینہ کافی ہوگا ، قاعدہ سمام کرکے اجازت بینا ضروری ندہوگا۔ (مرقات) کمی طرح ابنی آ کہ کی اطلاع کافی ہوگی۔

۳ ۔ بیجان انڈ ایسی پیاری وجہ بیان ہوئی کہ چونکہ مال کا ستر دیکھنا حرام ہے اور بے اجازت دبنل ہونے میں اس کا اندیشہ ہے بہذا اطلاع کر کے آتا چاہیے ، بال امر محمر میں صرف بیوی ہوتو اطلاع کی ضرورت نہیں کہ بیوی ہے تیا ب نہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابع، ج٧ بص١١٥)

(7) شعب الإيمان، باب في مقاربة وموادة أحل الدين، الحديث: ١٨٨١٦، ج٢ بس اسم.

#### تحكيم الامت ك مدنى بحول

ا ، اس سلام سے مرادیا سلام اجازت ہے باسلام طلاقات یعنی جو مخص بغیر سلام اجازت واخلہ یا تکے یا جو مخص جب تھریں آئے توسلام نہ کرے بات شردع کرد ہے تو اسے آنے یا جیٹنے کی اجازت نہ دو والیس کرد پھر بلاؤتا کہ وہ اب سلام کرکے آئے یا جوکوئی تمہر رک وعوت میں بغیر سلام آجادہ نے اسے کھانا نہ دولوٹا کر سلام کے ساتھ بلاؤ پھر کھلاؤ۔ (مرقات) (مراق المتاج شرح مشکوق مصابیح ، ج۲ ہم ۱۵۱۳)

(8) سنن أي د ود ، كمّاب الادب، باب كم مرة يسلم الرجل في الاستؤد ان، الحديث: ١٨١٥، ج٣ جم ٢ جه.

صدیث ۸: ترندی نے توبان رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرہایا کہ کسی خص کو یہ صلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیرا جازت حاصل کیے نظر کرے اور آگر نظر کرلی تو داخل ہی ہوگیا اور میں بخیرا جازت حاصل کیے نظر کرے اور آگر نظر کرلی تو داخل ہی ہوگیا اور بینہ کرے کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اسپنے لیے دعا کرے، ان کے لیے نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی ۔ (9)

صدیث 9: امام احمد و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی ، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کے تھر میں بغیر اجازت لیے جمائے اور انھوں نے اس کی آئھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ تصاص (10)۔(11)

حدیث ۱۰ تر مذی نے ابو ذریرضی انٹد تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول انٹد سالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پر دہ بیٹا کر مکان کے اندر نظر کی، اس نے ایسا کام کیا جواس کے لیے حلال نہ تھا اور اگر کسی بنی اجازت سے قبل پر دہ بیٹا کر مکان کے اندر نظر گھر والے کی سنے اس کی آئھ چھوڑ دی تو اس پر پر چھوٹیں اور اگر کوئی شخص ایسے در داز ہ پر گیا جس پر پر دہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر پر ڈگئی (یعنی بلاقصد) تو اس کی خطانہیں خطا گھر دانوں کی ہے۔ (12) (کہ انہوں نے در واز ہ پر پر دہ کیوں منہیں لٹکایا)۔

# 多多多多多

## تحکیم الامت کے مدنی پھول

اے سمانسے اس سے نہ کھٹرے ہوتے تا کہ پروہ کے سوراخول کواڑ کے جمروں سے اندرونی حصبہ نظر ندآ وے اور مکھر وانوں ک ب پردگی نہ ہو۔

ا یعنی کواڑ دل کے پردے نہ متھے صرف ٹاٹ پڑے دیتے ہے اب جب کدورواز ول پر کواڑ وغیرہ ہیں تب بھی بالکل وروازے کے مانے نہ کھٹرا ہونا کہ کواڑ دن کی چیٹری سے یا پردہ بہٹ جائے سے تھروالوں کی بے پردگی نہ ہو۔ سامنے نہ کھٹرا ہونا کہ کواڑ دن کی چیٹری سے یا پردہ بہٹ جائے سے تھروالوں کی بے پردگی نہ ہو۔

سے یعنی وہ صدیث مصانیج میں یہال تھی ہم نے مناسبت کالحاظ رکھتے ہوئے دعوت کے باب میں نقل کروی۔

(مراة الهناجيج شرح مشكوة المعانع، ج٢ بم ٥١٠)

- (9) سنن الترغدي، كتاب العلاة، بإب ما جاء في كراهمية أن يخص الامام نفسه بالدعاء، الحديث: ٣٥٧، ج: بم ٣٧٠٠.
  - (10) يعني آئكه بھوڑنے كے وض نه مال ديا جائے گانه بدله ميں اس كى آئكه بھوڑى جائے گى۔
  - (11) سنن لنسائي ، كمّ ب القسامة والقود، باب من إتنص وأخذ حقد دون السلطان، الحديث: ٨٥ مم من ٨٥.
- (12) سنن، لترمذي، كتاب الرستئذ ان . . . إلخ، باب ماجاء في الاستئذ ان قبلة البيت، الحديث: ٢٤١٦، ج٣،٩ م ٣٠٣.

# مسائل فقهيه

مسئلہ ا: جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے ، تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے ،اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس کے پاس ممیا ہے وہ ہابر ہے تو اجازت کی مضرورت نبیس سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے۔(1)

مسئلہ ۲ : کسی کے دروازہ پر جاکر آواز دی اس نے کہا کون؟ تو اس کے جواب میں بینہ کیے ، کہ میں جیسا کہ بہت سے لوگ میں کہ کر جواب و سیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ناپند فر مایا ۔(2) بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ میں کا لفظ تو ہر مخص اپنے کو کہ سکتا ہے یہ جواب ہی کب ہوا۔

مسکلہ سا: اگرتم نے اجازت مانکی اور صاحب خاند نے اجازت شددی تو اس سے ناراض نہ ہو، اسپنے دل میں

(1) الفتاوى الخامية اكتاب الحقر والاباحة الصل في التبيع... الخ اج الم ٢٥٥٠.

جب محریل داخل بون تو محروالول کوسلام کیا کریں اسے محریل برکت ہوتی ہے۔اور اگر خال محریل داخل ہوں تواک سکا فر عَدَیْك آئے اللّه الله عَدَیْك آئے اللّه الله علیه فالدوسلم! آب پرسلام ہو۔

حضرت ملى قارى رحمة الله تعالى عليه فرمات بين: برموس كے محر بس سركار مدينة صلى الله عليه فارد وسلم كى روح مبارك تحريف فر، رہتى ب- (شرح شفاء، الباب الرابع، ج٢ بص١١١)

سلام میں پہل کرنے والا اللہ عز دجل کامقرب ہے۔حضرت ابوامامد صدی بن مجلان البابلی رضی اللہ تعالی عند سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینه صلی اللہ تعالیٰ علیہ والدوسلم نے فرما یا: لوگول میں اللہ تعالیٰ کے زیاوہ قریب وی مخص ہے جوانبیں پہلے سلام کرے۔

(سنن ابي داؤد، كمّاب الادب، باب في فعل من بده بالسام، عديث ١٩٤٥، جه، م ١٩٨)

حضرت ابوا مامدرض الله تعالى عندے روایت ہے ،عرض کیا تھیا ، یارسول الله صلی الله تعالی علیه کالہ دیکم! دو آوی آپس میں ملیس تو کون پہلے سلام کر ہے؟ فرما یا: جوان میں الله تعالی کے زیادہ قریب ہو۔

(جامع الترغدي، كماب الاستخذان، باب ففل الذي يبدء بالسلام، الحديث ٢٨٠٣، ج ١٢،٩٨٣)

سلام میں پہل کرنے والا تکبرے بری ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ فامہ وسم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: پہلے سل م کہنے دال تکبر سے بری ہے۔ (شعب اللائے ان ، باب فی مقاربة وموادة اللی الدین ، لحدیث ۸۵۸، ج۲، ص ۳۳۳) (2) انظر : سنن اکی داود، کیاب اللادب ، باب الرجل مساً ذن بالدق ، الحدیث: ۵۱۸، ج۳۳ میں، مسلم میں ۔ کدورت (بینی ناراضگی) نہ لاؤ،خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ۔ ہوسکتا ہے اس کو اس دنت تم سے ملنے کی فرصمت نہ ہو کسی ضروری کام میں مشغول ہو۔

مسئله ۴: اگرایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہوتو ہے کہ واکستگلائم عَلَیْنَا وَعَلَیْ عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِینُ فرشتے اس سلام کا جواب ویں گے۔ (3) یا اس طرح کے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ آیُّہَا النَّبِیُّ کیونکہ حضور اقدیں صلی انڈ تعالٰی عدیہ وسلّم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہے۔ (4)

مسئلہ ۵: آنے والے نے سلام نہیں کیا اور بات چیت شروع کردی تو اسے اختیار ہے، کہ اسکی بات کا جواب نہ دو۔ (5) دے کہ دسول اللہ سلی اللہ تعالیہ وسلم نے سلام سے قبل کلام کیا، اس کی بات کا جواب نہ دو۔ (5) مسئدہ ۲: آنے کے دفت بھی سلام کرے اور جاتے وفت بھی یہاں تک کہ دونوں کے درمیان میں اگر دیوار یا درخت حائل ہوجائے، جب بھی سلام کرے۔ (6)

多多多多多

<sup>(3)</sup> ردامحتار، كتاب الحظر والرباحة ، فصل في البيع من وم ١٨٢.

<sup>(4)</sup> نظر: شرح الشفاء للقاري، الباب الرابع بصل في المواطن التي تستخب فيهما الصلاة والسلام، ج٢ بص ١١٨.

<sup>(5)</sup> ردالمحتر روكتاب الحظر والاباحة وتصل في البيح من ٩٥، ١٨٢.

<sup>(6)</sup> المرجع السابق.

# سلام كابيان

الله تعالی فرما تا ہے:

(وَإِذَا مُحيِّينُهُ مُوبِتَحِيَّةٍ فَحَيُّهُوْ ابِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْرُدُّوْهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَىءٍ حَسِينَهَا ﴿٨٩﴾(1) جبتم كوكونُ كى لفظ سے سلام كرے توتم اس سے بہتر لفظ جواب بش كہو يا وہى كہددو، بے شك القد (عزوجل) ہر چيز پر حساب لی نے والا ہے۔

اورفرما تابي:

(فَإِذَا دَخَلْتُمُ بُيُونًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِاللَّهِ مُارَكَةً طَيِّبَةً)(2)

(1) پ٥، النسآء: ٨٧.

اک آیت کے تحت مضر شہیر مولا ناسید محمد نعیم الدین مراد آبادی علید الرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ

مسائل إسلام اسلام کرناست ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے وائے کے سمام پر پہجو بڑھائے سٹلا پہلا شخص السلام علیکم کہتو و دوسرا شخص علیکم السلام علیکم کے تو دوسرا شخص علی السلام علیکم السلام علی السلام السلام علی السلام

مسئلہ: بہتر سواری والد کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹے ہوئے کو اور چھوٹ بڑے کو ور تھوڑے زیدہ کوسر م کریں۔

(2) پ۸اءالور:۲۱

اس آیت کے تخت مضر شہیرمولا ناسید محرفعیم الدین مراد آبادی علیدالرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ

شان نوول: سعید بن مبیب رضی الله تعالی عنهما سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام نی کریم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کوج تے تو ہے مکانول کی چاہیاں نامینا اور بیاروں اور ایا ہیجوں کودے جاتے جوان اعترار کے باعث جہاد میں تہ جاسکتے اور انھیں اجازت دیے کہ ہے

#### 多多多多多

۔ ن کے مکانوں سے کھانے کی چڑی لے کر کھا تھی گروہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ ثاید میدان کو دل سے پند نہ ہوائی پر یہ آیت تا نے ل ہوئی اور اندیس اس کی اجازت دی گئی اور ایک تول ہے کہ اندھے اپانے اور بھارلوگ تندرستوں کے ساتھ کی نے ہے ہے کہ کہیں کمی کو نفرت نہ ہوائی آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول ہے کہ جب جب اندھے ، تا بینا ، اپانے کسی مسلمان کے پار جسے اور اس کے پائی ان کے کھلانے کے لئے پچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کی دشتہ دار کے پہال کھلانے کے لئے سے جاتا ہے بات ان ہوگوں کو گوار نہ ہوتی ۔ اس پر بیا تیت تا زل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مزیزبیرکه)

کہ اور اوکا تھر اپنا ہی تھر ہے۔ حدیث شریف ہیں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ دآلہ دسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے ہاپ کا ہے، ای طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا تھر بھی اپنا ہی تھر ہے۔

(مزيدىيك)

معنی بیری کدان سب اوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہول یا نہ ہوں جب کہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں ،سلف کا توبہ فا تھا کہ آ دی اپنے دوست کے گھراس کی غیرے ہیں پہنچا تو اس کی باندی ہے اس کا کیسد طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے ایتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا تھراس زمانہ ہیں بید فیاضی کہاں لہذا ہے اجازت کھانا نہ چاہئے۔ (یدادک وجالین)

(ىزىدىيكە)

شان نزدل: قبید بن اید بن عمره کے لوگ تنها بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے ہے بھی مہمان نہ ملتا توضح سے شام تک کھانا سے بیٹے رہتے۔ان کے حق میں بیآیت نازل ہوئی۔

(مزیدیه که)

مسکہ: جب آ دگ اپنے تھر میں داخل ہوتو اپنے اہل کوسلام کرے اور ان لوگول کو چومکان میں ہول بشر طبیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔ ( فازن )

مئلہ: اگر فالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کے آلسّلا مُر عَلَى النّبِيقِ وَرَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى وَبَرَ كَاتُه، السّلامُ عَلَيْهَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصّالِحِيْنَ السّلامُ عَلَى الْهُلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى وَبَرَ كَاتُه، حضرت ابن عباس بنس مند تعالى عنها فرمایا کہ مکان سے یہاں مجدیں مراد ہیں ۔ ختی نے کہا کہ جب مجدیں کوئی نہ ہوتو کے السّلامُ عَلى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلّمُ فَا مُن اللهُ عَلَى قارى نے شرح شفاش الله الله مكان من سيدِ عالم صلى الله عليه والدو ملم بر مرام عرض كرن وجديہ ہے كہ الله الله مكان الله عليه والدو ملم بر مرام عرض كرن وجديہ ہے كہ الله الله مكان الله عليه والدو ملم بر مرام عرض كرن وجديہ ہے كہ الله الله مكان الله عليه والدو من من دوج الدو من الله وقرما ہوتی ہے۔

#### احاديث

> (1) محيح مسم، كماب الجنة ... والخ ،باب يزخل الجنة اقوام ... والخ ،الحديث ٢٨٠ـ (٢٨٣١) بم ١٥٢٧. وصحح البخاري، كماب الاستئذان، باب بده السلام، الحديث :٢٢٢، جه،م ١٦٣٠.

#### تحکیم الامت کے مدنی کھول

اباس جملہ کی چار شرصی ہیں۔ صورت بمعنی ہیئت وشکل ہے یا بمعنی مفت اور ضمیر کا مرجع یا آدم علیہ السام ہیں یا اللہ تعالی لہذا اس جملہ کے چار معنی ہیں۔ اللہ تعالی ہے اللہ کو انگی شکل و ہیئت پر بیدا فرما یا کہ جس شکل میں آئیس رہا تھا آئیس اول ہی سے وہ شکل وی دو مردن کی طرح نہ کیا کہ پہلے بچہ پھر جوان پھر بڑھا وغیرہ یا اللہ نے حضرت آدم کو ان کی صفت پر پیدا کیا کہ وہ اول ہی سے عالم عارف بہت و بصیر وغیرہ سے دو مردن کی طرح نہیں کہ وہ جاتی پیدا ہوئے ہیں پھر بعد میں ہوش عشل وغیرہ عاص کرتے ہیں یا اللہ نے عارف بہت و بصیر وغیرہ سے دو مردن کی طرح نہیں کہ وہ جاتی پیدا ہوئے ہیں پھر بعد میں ہوش عشل وغیرہ عام روز خ معرت آدم کو اپنی پندیدہ صورت پر پیدا فرمایا بخو و فرما تا ہے: "لَقَانَ خَلَقَانَا الْإِنْسُنَ فِيْ اَحْسَنِ تَقُولِيْمِ اللہ فرمایا کہ انہیں اپنا علم ، بنا میں شکل انسانی سے نہ جاوے گا کہ بیشکل خدا کو بیادی سے یا اللہ نے دعرت آدم کو اپنی صفات پر پیدا فرمایا کہ انہیں اپنا علم ، بنا تصرف ابْنَ قدرت وغیرہ بخش۔ (از اشعد، مرقات)

#### انسان ہوتاہے)۔

رکوع و بچود یعنی وہ جماعت ملائکہ جو بیٹی ہوئی ہے انہیں سلام کرو، اعلیٰ ہے ادنی کوسلام کرایا مجود سے ساجدین کوتیۃ کرائی غالبا یہ واقعہ سجد و آدم کے بعد کا ہے۔

س اس ارش وفرمانے سے بدلازم نیس آتا کہ معفرت آدم علیہ السلام کوسلام جواب کاعلم ندتھا بلکہ اسے سنت ملائکہ قرار دینے کے سنے کہ تاکہ اولہ وآ دم کو بیسعلوم ہوجائے کے سلام کرنا سنت آدم علیہ السلام ہے اور اعلیٰ جواب دینا سنت ملائکہ ادب تعالٰی انہیں تم م چیزوں کاعلم مہلے ہی دے چکا تھا۔

۔ معلوم ہوا کہ حضرت آ دم علیہ السلام کوسلام کے الفاظ سے سلام کرنے کا طریقہ پہلے ہی سے معلوم تھا اس نے رب تعالٰی نے آپ کوسلام کے الفاظ نہ بتائے سب کچھ پہلے ہی بتادیا سمجھا دیا حمیا ہے۔

۲ \_ اس سے دومسئلہ معلوم ہوئے: ایک بیر کہ جواب سلام میں السلام بلیم کہنا بھی جائز اگر چہ دعلیکم السلام کہن انطن ہے۔دومرے بیر کہ جواب میں پچھے زیادہ لفہ ظاکہنا بہتر ہے جبیبا کہ آئندہ آوے گا۔

ے۔ یعنی جنت میں صرف افسان ہی جائیں مے جانور یا جنات نہ جائیں کے اور تمام جنتی انسان آ دم علیہ انسلام کی طبرح حسین وجمیل تندرست ہول میے کوئی بدشکل یا بہار نہ ہوگا اور سب کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا کوئی اس سے کم یا زیادہ نہ ہوگا، دنیا میں خواہ پست قد تھا یہ دراز قد، بچہ تھا یا بوڑھا، دوزخی کف ربہت موٹے ہول مے ان کی ایک ڈاڑھ بہاڑ کی برابر ہول گی۔ (اشعہ)

^ یعنی ان کی اولا د برابر قدوقامت میں تھنتی رہی حتی کہ اب ساڑھے تین فٹ کے لگ بھگ رومئی مگریہ کی صرف دنیا میں ہے آخرت میں جنت میں پوری کردی جاد ہے گی۔(مراۃ المناجِی شرح مشکوۃ المصابع ،ج ہوس ۱۲ س

## سلام کے بارے میں احادیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عندے روایت ہے کہ سیّد المبلغین ، رَثَمَة لِلْعَلَمِین صلّی اللّہ تعالیٰ علیہ کا بہ وستم نے فرہ یا کہتم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آ وَ اور تم ( کالل ) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے مگو، کیا میں تمہیں ایم چیز نہ بتاؤں کہ جب تم ، سے کروتو آپس میں محبت کرنے لگو؟ پھرارشاوفر مایا ، آپس میں ملام کوعام کرو۔

(صحیح مسلم، کمّاب الایمان ، باب ان افتاء السلام سبب محصوط ، رقم ۴۵،ص ۷۳)

حضرت سيدنا ، بن زبير رضى الله تعالى عند ب دوايت ب كه الله عن وجل كرفيوب، وانائ عيوب، مُنَزَّ وعُنِ العُيوب صنى الله تعالى عديده الله وسلم في من الله تعالى المتول كى بياد يال بغض اور حمد يجيل جائي كى البغض تو كاف والا أستره ب جو بالول كونيس بلكه دين كوكات وسلم في ما الله والمتعالى المتول كى بياد يال بغض اور حمد يجيل جائي كى البغض تو كاف والما أستره بي والحل نبيل بوسكة ، ورجب ويتا ب الله ذات باك كى هم من كالمنهم بوسكة ، ورجب تك تم ايمان في المان في المان في المان في المان في المراح والمن المراح والمن المراح والمن المراح والمناه والمراح كيا من المراح كيا من المراح كي المر

# صدیث ما: سی معنی بخاری ومسلم میں عبداللہ بن تخرز ورضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول املہ

دفترت سیدتا براء بن عازب رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے نمز وَر، دو جہاں کے تا نبور، سعان بحر دیسی الله تعالی علیہ والد سلم نے قرمایا کہ سلام کو عام کروسلائی یالو مے۔

(الاحمان بترتيب ابن حبان، كماب البردالاحمان، باب افشاء السلام ١٠٠٠ في، تم ٥٩، ج ١٠٠٠ م ٢٥٠)

حضرت سيدنا عبدالله بن عمروض الله تعالى عند سے روابت ہے كہ شہنشا وخوش جسال، ويكر حسن وجمال، دانيج رخى و تلار، صاحب بجودو نوال، رسول ہے مثال، في في آمند كے الل صلّى الله تعالى عليہ فالبروبلم نے فرما يا كه رحمن عزوجل كى عبادت كرد اورسل م كو عام كرو اور كور تا كلا و جنت ميں داخل ہوجا و محمد (الاحسان بترتيب ابن حبان ، كاب البروالاحسان ، باب افشاء السان م رقم ۱۹۸۹ ، جما ، س ۱۹۵۷) حضرت سيدنا عبد الله بن سلام رضى الله تعالى عند فرماتے ہيں كہ جن نے خاتیج المخر سلين ، وثمت الكتميين، شفيخ اله دنيين ، الله سين الله يبين ، مرائح السالكين بحيوب رب العظمين ، جناب صاوق واحين سكى الله تعالى عليه فالم وسلم كور ماتے ہوئے مرائح الساكلين بحيوب رب العظمين ، جناب صاوق واحين سكى الله تعالى عليه فالم وسلم كوفر ماتے ہوئے سنا ، اے لوگو! سلام كور م كرواور كھ نا كھلا كا اور دات كوجب لوگ سورے ہول تونماز پر موسلام كے ساتھ جنت جن داخل ہوجا د سے۔

(الترفيب والترهيب ، كتاب الادب ، بإب الترغيب في افتاً والسلام ، رقم ٢ ، ج٣ ، ٩٥ ٢ )

حضرت سيرنا ابوشرت رضى الله تعالى عندفر ماتے ہيں كه مل في عرض كيا، يارسول الله صلى الله تعالى عليه ؤله وسم المجھے ايسى چيز كے بارب ميں خبر و يہيئے جوميرے لئے جنت واجب كردے۔ تاجدار رسمالت، شہنشا و نبوت، تحزين جودوساوت، چيكر عظمت وشرافت، تحبوب زب العزت بحسن الله عليه فاله تعالى عليه فاله وسلم في الله والله وسلم في الله الله كه عام كرنا اوركها فا كھلانا۔

(الترغيب دالترهيب ، كمّا ب الا دب ، باب الترغيب في افتناء السدم ، رقم ٨ ، ج ٣ م ٢٠٥٠)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کون سی چیز سب سے اچھی ہے۔حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ ظالہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند فرمائے ہیں کہ آ قائے مظلوم، مرور معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر بنبول کے تاجور، فحد سبازن اكبرسلى القد تعدل عليه فاله وسلم أيك جلة تشريف فرمات كدايك فخص وبال سي كزراتواس في السلام عَلَيْكُمْ كما \_آبمل وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں۔ پھرایک دوسرافخص گزراتواس نے عرض کیاآلسّلا تُرعَلَیْ کُفْد وَدَ مُحَدَّةُ اللّهِ۔ فرمایا، بیس نیکیاں۔ پھرایک اور فخس كزراتواس نيع من كيا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهُ وَبَرَكَاتُه وفرما يا بيس نيكيال - بعرا يك مخض مجنس سنة المعاادر ملام كي بغير چا می تو رسول اندسل الله تعالی علیه فاله وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بدر فیق کتنی جلدی مجل حب الم جس سے کوئی مخص کسی مجلس میں آئے توسلام کرے پھرا کر بیٹھنا چاہے تو بیٹے جائے اور اگرمجلس ہے اٹھے توسلام کرے کیونکہ پہلے سلام کرنا آخر میں سلام کرنے ہے زیادہ الفل تهير \_ (الرحسان بترتيب ابن حبان، كتاب البروالاحسان، باب انشاء السلام، رقم ١٩٣٠، ج١، ص ٥٥٠)

## سلام میں پہل کرنے کا تواب

حضرت سیدنا ابو اُمّا تمدرض الله تعالی عند سے روایت ہے کہ نبی مُلَاّم، نور جشم، رسول اکرم، شہنشا وبن آ دم صلّی الله تعالی علیه والم وسلّم نے نرہ یا، بے تنک لوگوں میں سے اللہ عز وجل کے زیادہ قریب وہ مخص ہے جوسلام کرنے میں پہل کرے۔

( ابودا وُد ، كمّاب الادب ، باب في تعنل من بداء بالسلام ، رقم ١٩٥٥ ، ج ١٩ ، ص ٩ سم)

ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا عمیا، یا رسول الله علیہ وسلم! جب دوخض ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟ فرمایا، جوان میں ے اللدعز وجل کے زیادہ قریب ہو۔ (جامع التر مذی ، باب ماجاء فی قصل الذی بداء بالسلام ، رقم ۲۷۰، جسم بس ۱۹س) حضرت سیدنا معاویہ بن قرّ ہ فرماتے جیں کدمیر ہے والعمِحتر م رضی اللہ تعالی عندنے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! جب تم کسی ایسی مجنس میں ہو جسے تم اچھا سیجھتے ہو پھرکسی حاجت کی بناء پر جلدی اٹھوتو السلام علیم کہا کرو، اس طرح تم بھی اس بھلائی میں شریک ہوجاؤ سے جوامل

پچھلے صفحات میں میدروایت گزر پچل ہے کہ جب تم میں ہے کوئی کسی مجلس میں حاضر ہوتو اسے چاہیئے کد سمنام کرے پھراگر وواس مجلس میں بينها چائے تو بين جائے ورا كرجانا چائے توسلام كركے جائے كيونك بہلے 563 سلام كرنا آخريس سلام كرنے سے زيادہ افضل نيس ـ (الاحسان بترتيب اين حبان ، كمّاب البروالاحسان ، باب إنث ءالسلام ، رقم ١٩٣٣ ، ج١ ، ص ٣٥٧)

# محصرمیں داخل ہوکرسلام کرنے کا تواب

اک بارسه ش احادیث مبادکه:

حضرت سیدنا انس رضی الله عند فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام جیول کے تمرّ قد، دو جہال کے تابُؤر، سلطانِ بمحر و رَصْنَی الله تعالی عدید ال وسلّم نے فرمایا کہاہے بیٹے! جب ہم محریس داخل ہوا کروتو اپنے محمروالوں کوسمام کیا کروتا کہتم پر اور تمہارے محمر والوں پر برکت نازل ہو۔ ( ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل مینة ، رقم ۲۷۰۷، ج۳، ص ۳۲۰) →

وسلم ) نے فرمایا: کھانا کھلا وُ اور جس کو پہچائے ہواور نہیں پہچائے سب کوسلام کرو۔(2)

حدیث سانہ نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر ، یا:
ایک موسن کے دوسرے موسن پر چھ ۲ حق ہیں۔(۱) جب وہ بیار ہوتو عیادت کرے اور (۲) جب وہ مرجائے تو اس
کے جنازے میں حاضر ہواور (۳) جب وہ بلائے تو اجابت کرے، لیعنی حاضر ہواور (۷) جب اس سے سے تو سلام
کرے اور (۵) جب چھیئے تو جواب دے اور (۲) حاضر و غائب اس کی خیرخواہی کرے۔(3)

ایک روایت میں ہے کہ تین اشخاص ایسے ہیں جن میں ہے ہرایک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اگر ذندہ رہیں توانیس رزق ویا جائے اور
ان کی کفایت کی جائے اوراگر مرجائیس تو جنت میں راخل ہوں ، ایک وہ شخص جوا ہے گھر میں سلام کر کے داخل ہو وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے ۔۔۔۔۔۔ النے ۔ (الترغیب والتر ہیب ، کتاب الذکر والدعاء ، باب فیما یقول اذا فرج ، ، ، النح ، مقرم ہوں ہوں ، ایک حضرت سیدنا سنگنان فاری وضی اللہ عندے راویت ہے کہ حضور پاک ، صاحب نولاک ، سیاح افلاک عنی اللہ تو لی علیہ فالہ وسلم نے فر ، یا عجواس بات کو پہند کرتا ہے کہ کھانا کھاتے وقت ، لیٹے وقت اور رات گزارتے وقت شیطان اس کے قریب ندا ہے تواسے چاہیے کہ جب محریل داخل ہوتو سلام کرلیا کر سے اور کھانا کھاتے وقت ہم اللہ الرض الرجم پڑھ نیا کرے۔

(العجم الكبير مسند شلَّمَان فارى ، رقم ٢٠١٢ ، ج٢ بس ٢٣٠ بعثير قليل)

(2) صحيح ابخاري، كمّاب الايمان، باب إطعام الطعام من الاسلام، الحديث: ١٢، ح اص ١١.

## حکیم الامت کے مدنی پھول

سے بعنی سمام صرف اسلامی دشتہ ہے ہو کا روباری دنیاوی تعلقات ہے نہ ہو نیال دے کہ حضور کے جوابات سکل کے معالی کے معابی ہوتے سنے اس لیے ہیں سوال کے جواب مخلف دیے کسی سے فرمایا کہ بہترین عمل نماز ہے کسی سے فرمایا جہد ہے بیبال فرمایا بہترین ٹیمل کمانا کھٹو نا سب کوسلام کرنا بھی تیرے لیے بیدود کام بہترین سے نیال دیے کہ تقری سلام کرنا بسلام کہلوانا بسدم لکھنا لکھورنا ، سمام کہلا کر بھیجنا مب کوشائل ہے۔ میں عوف کا تعلق صرف سلام سے کھانا کھلانے سے نہیں۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ امعہ بیج ، ج ۲ ہم ۸ مے)

سنن النسائی ، کتاب البخائز ، باب انتھی عن سب الاموات ، الحدیث کے سام ۱۹۹۳، میں ۲۸ سی۔

شرج بها د شوی بیت (صری ناوری) حدیث من ترندی و داری نے حضرت علی رضی الله تعالی عند سے روایت کی مکرسول الله مثلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: مسلم کے مسلم پر چھے حقوق ہیں،معروف کے ساتھ (1)جب اس سے ملے تو ملام کرے اور (۲) جب وہ بلائے اجابت کرے اور (۳) جب چھنکے میے جواب دے اور (۳) جب بیار ہوعمیادت کرے اور (۵) جب وہ مرجائے اں کے جنازے کے ساتھ جائے اور (۲) جو چیز اپنے لیے پند کرے اس کے لیے پند کرے۔ (4) حدیث ۵: سیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہرسول الله تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا که جنت میں تم نہیں جاؤ گے، جب تک ایمان نه لاؤاورتم موکن نہیں ہوگے جب تک آپس میں محبت نه کرد به کما شمصیں ایسی چیز نہ بتا ؤں کہ جب تم اے کروتو آپس میں محبت کرنے لگو گے، وہ بیہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلا ؤ۔ (5) . حديث ٢: امام احمد وترندي وابو داود، ابو امامه رضي الله تعالى عنه سے روايت كرتے ہيں ، كه رسول الله صلّى الله

# حکیم الامت کے مدنی پھول

٢ \_عيادت بناب عود سے جمعني لون ارجوع كرنا ، چونكه بيار كى مزاج پرى بار باركى جاتى ہے اسے عيادت كہتے ہيں۔ سے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھو،اسے ڈن کرو۔بعض شارعین نے مات کے معنیٰ کیے۔ جب وہ مرنے ملکے بینی اس کے نزع کے وقت وہاں موجود ہو مگر پہلے معنی زیادہ مناسب ہیں۔(مرقات) آج کل امیروں کے جنازول پر بڑا ہجوم ہوتا ہے غریب کی میت کوکوئی پوچیت نہیں

سے روت سے مراد کھانے کی دعوت اس کا قبول کرنا سنت ہے بشرطیکہ دعوت، نا جائز نہ ہوجیسے میت کے تیجے چالیسویں کی رسی برادری کی وعوتمي كدان كاكه ناكلانا دونول ممنوع بير جيئك كاجواب جب دياجاد اع جب كدوه چينئة والاالحمدللد كج توسفنة والا كج يوجمك الله يحرجين والاكبيهديكم الله ويصلح بألكم تشمت كلفوى من إي أات ووركنا

۵\_پس پشت خیرخوای کرنا کمل ہےرو بروخیرخواجی کی باتیں کردینا آسمان ہے بلکہ بسااوقات خوشامد ہوتی ہے۔

۲ کے کتاب حمیدی میں صرف بخاری ہسلم کی احادیث جمع کی گئی ہیں اور جامع اصول میں محاح ستہ کی روایت جمع کی حمیٰ واس عبارت کا مقصود صاحب مصانیج پر اعتراض کرنا ہے کہ وہ پہل قصل میں ایسی حدیث لائے جومسلم، بخاری میں نہیں مگر اوٹا کہا کہ میں نے وہاں ہی صدیث ندی لی این تاش کی کوتا بی بیان کی۔

روایت ہے حضرت عمروابن شرید ہے اے اور وہ اپنے والد ہے روایت فرماتے ہیں مجھ پر رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم گز رے جب کہ میں اس طرح بیشا تھا کہ میں نے ابنا با یاں ہاتھ اپنے بیٹے کے بیٹھے رکھا ہوا تھا اور میں نے اپنے ہاتھ کی سیرین پر ٹیک نگائی ہوئی تھی مو بتو فرمایا تم ل لوگول كى بينفك بينصة جوجن پرغضب كميا كمياس (ابودا ؤو) (مراة المناجح شرح مشكوة الصابيح، ج٢ بم ٢٧٪)

- (4) سنن التريذي اكتاب الادب، بأب ما جاء في تشميت العاظم، الحديث: ٢٧٣٥، ج٣٩م ٣٣٨.
- (5) صحيح مسلم، كتاب الديمان، وب بيان أنه لا يغل الجنة إلا المؤمنون... إلخ، الحديث: ٩٣\_(٥٣) بم ٢٠٠٠.

المراد المرابعات (در ۱۲۰۶۵) المراد ال

توبى عايدوستم سنة قرمايا: جوفن سليمام كرت دورجميد الى كازيادوستن ب-(6)

عدیث کے: بیٹل نے شعب الایمان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عند ہے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلی کہ آنہ کی بلا سنگر برق میں مصفحہ سران میں سے سیاست کا سیاست کی ہے۔ اس میں سیاست کی ایک رسول اللہ صلی

الله تعالى عليه وسلم ئے قرمايا: چوفض مبلے سلام كرتا ہے، وہ تكبر سے برى ہے۔ (7) حديث ٨: ابوداود نے ابوہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كى ، كه نبى كريم مسلّى اللہ تعالى عليه دسلم نے قرمايا:

جب کوئی مخص اپنے بھائی ہے سطے تو اسے سلام کرے پھران ودنوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے اور پھر ملاقات ہوتو پھرسلام کرے۔(8)

حدیث ٩: تر ندی نے انس رضی الله تعالی عندسے روایت کی ، که رسول الله ملکی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا: بینے

مكيم الامت كے مدنی پيول

ا منگوہ شریف کے بعض تنوں بیں لائومنون ہے تون کے ساتھ ، جن ننوں بیں لائومنوا ہے وہاں ان کا گرانا کا لست کی وجہ ہے کہ چوکہ حتی تو متواجی نون ندتی تو میں لائومنون ندتی تو میں لائومنون ندتی تو میں بی نے اسکوہ نئی بہتی نہیں ہوتا ہے بھی برقس ۔

س یعنی کمال ایمان مسلمانوں کی آپس کی محبت سے نصیب ہوتا ہے ، آپس کی عداد تیں بہت سے گناہ بلکہ بھی گفر کا موجب ہوجاتی ہیں ۔

س یعنی کمال ایمان مسلمانوں کی آپس کی محبت سے نصیب ہوتا ہے ، آپس کی عداد تیں بہت سے گناہ بلکہ بھی گفر کا موجب ہوجاتی ہیں ۔

س سلمام کی اللہ نے کے دہ بی معنی ہیں جو ابھی ذکر ہوئے کہ ہر مسلمان کو سلام کرے جان پہچان والا ہو یا انجان ۔ تجرب ہی ثابت ہے کہ مسلمانوں کے دلوں کی عدادت منانے محبت ہیوا کرنے کے لیے سلام مصافحہ ایک اکسیر ہے حضور کا فر مان یا لکل شمیک ہے۔

مسلمانوں کے دلوں کی عدادت منانے محبت ہیوا کرنے کے لیے سلام مصافحہ ایک اکسیر ہے حضور کا فر مان یا لکل شمیک ہے۔

(مراۃ المنائج شرح مشافح قالمے نے میں جہ ہمی ۲۸ میں ۲۸ میا ۲۸ میں ۲۸ می

(6) سنن أي داود، كمّاب اسلام، باب لي نفل من بدأ بالسلام، الحديث: ١٩٤٥، جه، من ١٩٨٥.

محيم الامت كے مدنی پھول

ا یعنی جب ددمسلمان راست می گزرتے ہوئے لیس اوران میں سے ہرایک کوسلام کرنے کا حق ہوتو جوسلام کی ابتداء کرے وہ رحمت النی سے بہت بہت بہت بی قریب ہوگالبذا بیفر بان عالی ان فرمانوں کے خلاف نیس کہ آنے والا بیٹے ہوؤں کو اور تھوڑے وہ بہت کو جھوٹا بڑے کو موار پیدل کوسلام کرے۔ مضرت عمر قاروق فرماتے ہیں کہ تمن چیزیں محبت پیدا کرویتی ہیں : سلام میں ابتداء کرنا اپنے مسمدان بھا کی کو موار پیدل کوسلام کرے۔ مضرت عمر قاروق فرماتے ہیں کہ تمن چیزیں محبت پیدا کرویتی ہیں : سلام میں ابتداء کرنا اپنے مسمدان بھا کی کو ایس معان بھا کی کو مسلم میں ابتداء کرنا اپنے مسلم میں ابتداء کرنا اپنے مسمدان بھا کی کو مسلم میں ابتداء کرنا اور میں ہوگاری میں میں ہوگاری میں میں میں مقاویۃ وموادۃ اُسل الدین الحدیث الحدیث الدین الحدیث الحدیث الدین الدین الحدیث الدین الدین الدین الحدیث الدین الحدیث الدین الحدیث الدین الدین الدین الدین الحدیث الدین الحدیث الدین الحدیث الدین الدین

حكيم الامت كے مدنی محول

یعنی جو خص مسلمانون کوسلام کرلیا کرے وہ ال شاءالله متکبرته ہوگااس کے دل میں مجز و نیاز ہوگا، یمل مجرب ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، ج٢ بم ٩٠٥)

(8) سنن أي دود، كمّاب السلام، باب في الرجل بغارق الرجل... إلخ والحديث: ٥٢٠٠، ج٣٥، ص٥٠.

جب گھر والوں کے پاس جاؤتو انھیں سلام کروہتم پر خمصارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔ (9)
جب گھر والوں کے پاس جاؤتو انھیں سلام کروہتم پر خمصارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔ (9)
حدیث وا: تریزی نے جاہر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سلام بات چیت کرنے سے بہلے ہے۔ (10)

اللہ بات چیت کرنے سے بہلے ہے۔ (10)

سلام بات چیت رہے ہے ہے۔ اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: حدیث اا: ترندی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہیے اور کسی کو کھانے کے لیے نہ بلاؤ، جب تک وہ سلام نہ کر لے۔ (11)

# عكيم الامت كيدني پھول

(9) سنن استرندي، كترب الاستئذان . . . إلخ ، باب ماجاء في التسليم إذا دخل بينة ، الحديث: ٢٥٠ - ٢٢ ، ج ١٩٥٠ م ٣٠٠. تحكيم الامت كي مدنى مجول

ا ہے گھر میں اپنے مان باپ یا بیوی نیچے ہوں بہر حال سلام کر کے داخل ہوائی ہے گھر میں اتفاق اور روزی میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ بہت ای مجرب ہے نقیرائی کا عال ہے ادرائی کی بہت برکتیں و کیکیا ہے۔ (مراق المتاتیج شرح مشکوق المصابح ، ج۲ ہم ۸۹س) (10) المرجع السابق ، باب ماجاء فی السلام آبل الکلام ، الحدیث :۲۷۰۸ ، ج۳ ہم ۱۳۳۱.

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا بسرم تبن هم كے بين: سلام اذن يد تھر بين واخل ہونے ہے پہلے ہے اجازت واخلہ حاصل كرنے كے ليے ،سلام تحية يد تھر بين وخل ہونے اور كارم كرنے سے پہلے ہے ،سلام وواع يد تھر سے رفصت ہوتے وقت ريهان سلام تحيت مراو ہے يدكلام سے پہلے ہے ،سلام وواع يد تھر سے رفصت ہوتے وقت ريهان سلام تحيت مراو ہے يدكلام سے پہلے چائے تاكد تجت بيات ملام تحق المعائج ، ج ١١ م ٩٠٠) باتى رہے جاويں ۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المعائج ، ج ١١ م ٩٠٠) من استر ندي ،كتاب الاستخدان . و الحج ، السلام قبل الكلام ، الحديث : ٢٤٠٨ ، ج ٢١ م ٢٠٠٠)

صدیت ان النا النجار نے معزمت عمر رضی اللہ تعالی عندسے روایت کی، کہرسول اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: سوال سے پہلے سلام ہے، جو محض سلام سے پہلے سوال کرے، اسے جواب نہدو۔ (12)

صدیت ۱۱ : تر مذی وابو داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہ دسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم
نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے، پھر اگر وہاں بیٹھنا ہوتو بیٹھ جائے پھر جب وہاں سے اٹھے سلام
کر سے، کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام بچھلی مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ (13) یعنی جیسے وہ سنت ہے، ریبھی سنت

حدیث ۱۱ امام مالک و بہتی نے شعب الا بمان میں طفیل بن ابی بن کعب سے روایت کی ، کہ بیت کو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے۔ وہ گھٹیا چیز دل کے بیچنے والے اور کسی بیخ والے اور کسی بیخ والے اور سکین یا کسی کے سامنے سے گزرتے سب کوسلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا، انھوں نے بازار چلنے کو کہا، میں نے کہا، آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوت ہیں، نہ سودے کے متعلق کچھ وریافت کرتے ہیں، نہ کن چیز کا فرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیضے ہیں؟ یہیں بیٹھے با تیں سیجے لین عدیثیں سناہے ۔ انھوں نے فرمایا: ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو سے گا، اسے سلام کریں گے۔ لیے بازار جاتے ہیں کہ جو سے گا، اسے سلام کریں گے۔ (14)

(12) كنزالعمال، كتاب إلعوية ، رقم: ١٥٢٨، ج٩، ٥٢، ٥٢.

(13) سنن الترذي، كتاب الاستفذان ... إلخ ، باب في التسليم عند القيام ... إلخ ، الحديث : ٢٤١٥ ج مرم مهم ٣٠. حكيم الامت كي مد في يحول

ا معلوم مواكرة في والاسلام كرك بيضي مودك كور

٣ \_ يعنى اگر دون بيشنا شريمي موصرف كزرجانا موجب بهي سلام كرسه اور اگر بيشنا موتب بهي سلام كر \_\_\_

سے معلوم ہوا کدراہ گیریعن گزرنے والاصرف ایک سلام کرے اور جو کیل میں پچھود پر تغیرے وہ دوسلام کرے ایک آنے کا دوسرا جانے کا۔

ہے۔ یعنی سلام لقاادر سلام دداع دونول سنت ہونے میں برابر ہیں ایک کو دوسرے پر کوئی ترجے نہیں لہذا بید دونوں سلام جواب فرض۔ (مراة المناجع شرح مشکوة المصابح ،ج ۲ ،ص ۹۷)

(14) المؤطا ملاءم ما لك، كمّاب السلام، باب جامع السلام، الحديث: ١٨٣٣، جعيم ٢٣٣٥ \_ ٢٥٥٥.

علیم الامت کے مدنی پھول

اب يطفيل تابعي بين كم حضور صلى الله عليه وسلم كے زمانہ شريف مين پيدا ہوئے مكر آپ كى زيارت نه كريك، آپ كى كنيت \_

صدیث ۱۵: امام احمد و بہتی نے شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالی عند سے روایت کی کہ ایک دن نمی ریا سنی اللہ تعالی علیہ فار بروسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور میر عرض کی کہ فلال صحف کے میرے ہاغ میں کو پھر ہیں، ان کی وجہ سے مجھے رکلیف ہے۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم ) نے آ دمی بھیج کراسے بلایا اور بیفر ، یا کہ اپنے نہیں ۔حضور (صلّی اللّہ تعالٰی علیہ ظالم وسلّم) نے فر مایا: اس کو جنت کے پیل سے عوض بیج دو۔ اس نے کہا نہیں ۔ تغور (صلّی الند تعالی علیہ فالبروسلّم) نے فرمایا: تنجھ سے بڑھ کر بخیل میں نے نہیں دیکھا، مگر دہ مخص جوسلام کرنے میں بخل کرتا ے۔(15)

. ابواکس ہے، انساری ہیں۔

٢ \_ سقاط سين كے فتر ق كے شد سے بنا ہے سقط سے اسقط معمولى چيزوں كو كہتے ہيں لين مجرى بزى چيزيں اسقاط ووقتف جومعموں چيزير فرونست كرتا ہو جے اردو ميں كہتے ہيں چھابڑہ فروش اور صاحب بيعت اعلى چيز دل كا بيويارى كه لاتا ہے۔

سے بینی آپ ہر تا جرغیر تا جر،امیر وفقیر، واقف نا دا تف سب کوسلام کرتے منصاور کچھٹرید وفر وخت نہیں کرتے ہتھے۔

س یعنی یہاں بیٹے کروینی باتیں کریں، کتاب وسنت،القدرسول کا ذکر کریں بازار جائے آتے بایت کرنے کا موقعہ نیس ملآل

۵ لبد الوبطن كمعنى موت پيف دالے جيم ايو ہريره بليون والے، ابوبكر اوليت والے، ابوبطن بڑے پيف والے۔

٣ \_ يعنى بهارا بازدر جانا بهى عيادت ب كه بهم وبال عملى تبليغ ك لي جات بين اسلام كى اشاعت كرنا بوكون كوسلام كرف كى عادت ا النامعوم ہوا کہ دوگوں کوسنت کا عادی بنانا بھی بہترین عمادت ہے،علماء اگر لوگوں کے پاس جا کر بنبیں تبلیغ کریں تو بہت ہی اچھا ہے، تھر ب كرتبيغ كرنا اورلوگول كے تھر جا كرتبلغ كرنا دونول بى سنت ہيں۔(مراۃ السناجيح شرح مشكوۃ المصابيح، ج٠ ہم ٥٠١)

(15) كسندمل مام أحمر بن طلبل مسند جابر بن عبد الله ، الحديث :۱۳۵۲۴ ، ج٠٥٣٥ على 49.

### حكيم الدمت كي مدنى كھول

. \_ ال طرح كه ميرا باغ ال ك باغ مصل ب ايك مشترك ديوار في من برديواركي ال طرف الى كمجور كا درخت بال درخت کی ایک شن و بیوار کی اس جانب میرے باغ میں ہے۔ حائظ وہ باغ کہلاتا ہے جود بیواروں سے گھرا ہو، عرب کے کثر باغ سے ک

٣ \_ كونكه ية خص اس شاخ كى وجه سے دايوار ير جز هتا ہے اور اگر اس شاخ كے پھل ميرى طرف گرجاوي تو انيس لينے كے ہے ميرے بانك میں " تا ہے، ن حرکتوں سے مجھے اور میرے بچول کو تکلیف ہوتی ہے، عرب میں باغ والے کا مکان مجی باغ میں ہوتا ہے جہاں اس کے باب يجرج الن ال يروى كى ال آمدورنت سے اسے يقينًا و كه ينجما تھا۔

سے یعنی اس شرخ یا اس درخت کو جارے ہاتھ کچھ پییوں کی عوش فروخت کردو تا کہ ہم وہ شاخ یا وہ درخت کوادیں تا کہ اس ←

حدیث ۱۱: بیم نے دھنرت کی رضی اللہ تعالٰی عندے روایت کی، کہ فرمایا: جماعت کہیں سے گزری اوراس میں سے ایک نے سال م سے ایک نے سلام کرلیا یہ کافی ہے اور جولوگ بیٹے ہیں، ان میں سے ایک نے جواب دے دیا یہ کافی ہے۔ (16) یعنی

فخص کی تکلیف و در ہو، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب مسلمانوں کے ولی ہیں اس لیے فرمایا بعنی جمارے ہاتھ فروخت کردو۔

س اس سے دومستد معلوم ہوئے: ایک بیر کر حضور صلی القد علیہ وسلم کا تھم ما تناہر مسلمان پر قرض ہے کہ ندہ نے والدیا قاس ہوگایا کا فرنگر حضور سے مشور سے کہ مائن قرض شہیں تہول کرنے کا حق ہے، یہاں فرمانا مشورہ تھا تھا۔ دومر سے یہ کہ حاکم باد شاہ بھی کسی کا مالا بغیراس کی مرضی کے فروخت شہیں کرسک بھی میں مالک کی رضا ضروری ہے، جضور انور نے اس سے فرمایا فروخت کرد سے خود فروخت ندفر، دیا رب فرمانا ہے: 'اللّٰ کا اَن مُلُونَ تُجُرُ وَ عَن فر افر مُنتُام 'اور ایک سائل کا کمبل و پیالہ شام فرمادینا سے حضور کی ومایت عامہ کی بنا پر تھا جسے ، مک اسے فلام کا بال یہ باب ہوں کہ بال حضور کی دوجیشیت سے ہے۔ بال حضور کی وقوت تھی ایک ہے اور ایک سائل کا محملے حضور کے دو ممل دوجیشیت سے ہے۔ بل اسم کے بال حضور کی وقوت تھی ایک ہے اور ان کی مائل کی مضرت طلح کے ہال سارے خندق دالوں کوم میں بنا کر لے گئے ، وہال فتو کی بیال ابنیٰ ملکیت کا دظہار صلی اللہ علیہ مسلم۔

۵\_ بغیر و نیادی عوض کے دیدے یہ بہدورحقیقت اس باغ والے کے لیے ہوتا،هب لی فرمانا اس وجہ سے ہے جو انجی عرض کی گئی یا هب لی کے معنے یہ بین کدمیری خاطر اس باغ والے کو بہہ کرو ہے تو یہ سفارش نے نہ کہ تھم شری ۔ (مرقات)

٢ \_ معلوم ہوتا ہے كہ يدفض مسلمان تفا مطلب بير ہے كہ تو اسے سفارش سے بطور صدقہ ديدے بيس تحجے اسكى عوض جنت كا باغ عطا كرتا ہوں ۔ حضور جنت كے ما مك بيں و بال كى كوئى چيز كى كوئى كى عوض دے كتے بيں ۔

ے ۔ شید میخف کوئی بدوی لینی جنگل مخف تھا جسے ال چیزول کی قدر نہ تھی نہ اَ واب مجلس سے واقف تھا ورنہ جنت کی عوض درخت کی شرخ کا ۔ بک جانا اچھا سودا تھا۔

۸ \_ یعنی تجھ سے بڑھ کر بخیل دہ ہے جو مسلمان بھائی کو بلا وجہ سلام نہ کرے مفت کا تواب کھود ہے یا وہ ہے جو مجھ پر مسلم نہ بھیج ، دوسر ک تو جیہزیارہ تو ک ہے۔ (مرقات )اس کی تائیداس صدیث ہے ہے کہ خیل وہ جومیرا ذکر سنے اور مجھ پر سمام نہ بھیج ۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة لمصابع ، ج٢ بس ٥٠٢)

(16) شعب اما بیمان ابلب فی مقاربة وموادة اهل الدین بفعل فی سلام الواحد... إلخ ، الحدیث: ۸۹۲۲، ۲۶ بس ۲۲ م حکیم المامت کے مدفی بیمول

یعتی اس م بین سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہے کہ اگر جماعت بین ہے ایک بھی سلام کرے تو سب کی سنت و ہوجائے گی اور سنے والول پر جواب سلام دیتا فرض کفایہ ہے کہ اگر ای جماعت بین ہے ایک نے بھی جواب دے دیا تو سب کی طرف ہے فرض دا ہوگی ۔ خیاں دیا رہ سنت علی الکفایہ تو بہت بین جیسے نماز جتازہ اور سلام کا جواب بعض صورتوں میں جہاو، عام دین بننا وفیرہ گر سنت علی الکفایہ تو بہت اور مرے جھینک کا جواب کھاتے وقت بھم اللہ پڑھتا ہمارے ہاں سنت علی العین ہے کہ برخص ہے۔ الکفایہ صورتوں دو ہیں: ایک تو سلام، وو مرے جھینک کا جواب کھاتے وقت بھم اللہ پڑھتا ہمارے ہاں سنت علی العین ہے کہ برخص سے

سب پر جواب دیناضر دری نهیں۔

حدیث کا: سیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی، کدر سول اللہ ملی اللہ تعالٰی عدید و ہم نے فرہ یا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹے ہوئے کو سلام کرے اور تصور ہے آدمی زیادہ آدمیوں کو سی کریں ۔ بخاری کی دوری کی دوری کی دوری کے دوری اور دوری کی دوری

بسم الله پڑھ کر کھائے اور شوافع کے ہاں سنت علی الکفائے، بہر حال احظف کے نزدیک سنت علی الکفائیہ صرف بیدو چیزیں ہی ہیں۔ (مراۃ السناج شرح مشکوۃ المصانع، ج۲ہم ۲۸۵)

(17) صحيح ابخاري، كمّاب الستنذ ان مباب يسلم الراكب على الماشي، الحديث: ٦٢٣٢، ٣٦، ١٦٢٥.

### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ پینی جب سوار اور پیدل مسلمان ملیں تو پیدل کو سوار سلام کرے کیونکہ سوار پیدل سے اعلی حانت میں ہے اور سلام میں انظہار مجاز ہے۔ عجز و نیاز ہے اس سے وہ ای اظہار نیاز کرے جو بظاہر افضل ہے گریہ انتقلیت کا ذکر ہے اس کے برتشس بھی جائز ہے۔ ۲ ۔ یعنی جب کوئی شخص کی بیٹے ہوئے تھی کے پاس یا مجمع میں آوے یا ان پر سے گزرے تو وہ مجمع والے اس کوسل م نہ کریں بلکہ بیآئے وال سمام کرے کہ ملاقات کرنے والے کے لیے ہے۔

سے جب دو طرفہ مسلمان آرہے ہوں اور دونوں بکسال حالت میں ہوں کہ یا دونوں سوار ہوں یا دونوں پیروہ ہوں تو قالون یہ ہے کہ تھوڑے آدی بہت سوں کوسلام کریں تا کہ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کا احرّ ام کرے ممکن ہے کہ اس بڑی جماعت میں اللہ واسے زیادہ ہوں بڑی جماعت کا بڑا اوحرّ ام ہے۔ (مراة المناجع شرح مشکوۃ المصافیح، جامی ۱۹۳۹)

(18) المرجع نسابق ، باب تسليم القليل على الكثير والحديث: ١٢٢٣، ج ١٩٢٣.

### تحکیم الامت کے مدنی بھول

یعنی جب دو طرف مسلم ان آرہے ہوں ایک ان بیل کم عمر ہووہ مرابڑی عمر والا توسنت بیہے کہ چھوٹا بڑی عمر والے کوسل م کرے تاکہ بڑے گا احترام ظاہر ہو، چیوٹی عمر واللہ بیضا ہو اور بڑی عمر والا اس بر گزرے تو اب گزرنے والا بی سلام کرے لہذا صدیث کا مطلب بالکل ظاہر

۲ \_ كيونكه تھوڑے ( تنبيل ) چھوٹے (صغير ) كے تھم ميں بين لبذابية بي سلام كريں۔ (مراة المناتي شرح مشكوة المصابيح ، ج٢ ،ص ٢٠٧) (19) المرجع السابق ، باب التسليم على الصبيان ، الحديث : ٣٢٣ ، ج٣ ،ص ١٠٠ ، حدیث ۱۹: صحیح مسلم میں ابو ہر نیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی ، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسنّم نے فرما یا:
یہود و نصاریٰ کو ابتداء سلام نہ کرواور جب تم ان ہے راستہ میں طوتو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔ (20)
حدیث ۲۰ نصحیح بخاری ومسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مردی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسنّم ایک مجلس پر گزرے ، جس میں مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب بی ضے ، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسنّم) نے سلام کیا۔ (21) یعنی مسلمانوں کی نیت ہے۔

صدیث استی بخاری و مسلم میں این عمر رضی الله تعالٰی عنبما سے روایت ہے، که رسول الله منگی الله تعالی علیه وسلم ف نے فرمایا: جب یہودتم کوسلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک توتم اس کے جواب میں وعلیک کہولیجنی وعلیک السلام نہ کہو۔(22)

(20) منج مسلم ، كتاب السلام ، باب النحى عن إبتداء أهل الكتاب بالسلام ... إلخ ، الحديث : ١١٦٧ ) بص ١٩٩١ . . كام تعاد المعاد المع

ا ۔ سارے کفر کا بھی تھم ہے ذمی ہوں یاحر بی کہ ان کوسلمان بلاضرورت سلام نہ کرے کہ سلام میں اظہار احترام ہے اور کفار کا احترام درست نہیں ،مرتدین بدند ہیون کا تھم بھی یہی ہے ضرورت کے احکام جدا گانہ ہیں۔ (افعۃ اللمعات)

الم یعنی مسلمان راستہ میں اس طرح جوم کر کے چلیں کہ ذی کفار کنارہ پر چلنے پر مجبور ہوجا کیں اسل م کی شان ظاہر کرنے کے لیے بشر طبکہ کنارہ راہ پر غاریا خارشہوں ، انہیں غاریا خاریس مجنسا وینا ان کو ایذا دینا ہے اور ذمی کا فرکو ایذا وینا ممنوع ہے۔ (مرقات) مستامن کفار اگر ہمارے مہمان بن جا کیں یا ان کو بلایا جادے تو ان کا مہمان کفار کی خاطر ہے۔ خیال رہے کہ اس ز، نہ بیس کفار ہمی مسلما توں ہے ایس بلکہ اس سے بدتر سلوک کرتے تھے۔ (مراة المناجي شرح مشکوة المصابح ، ج س مرح ہو)

(21) صحيح ابني ري ، كمّاب الاستخذان ، باب التسليم في مجلس فيد ... والخي ، الحديث: ١٢٥٣ .ج ١١م ١٢٥٠.

ومثكاة المصريح، كماب الآداب، باب السلام، الحديث: ١٠٩٩ ١١، ٢٠٠٥، ٥٠٠

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا بت برست بیان ہے مشرکین کا، یہود بھی اگر چہ شرک و بت پرتی کرتے ہیں گر چونکہ انبیاءکو مانے ہیں اس لیے انبیں مشرکین نبیں کہ ج تا بلکہ اہل کمانب کہا جاتا ہے اس کیے یہود کومشرکین پرمعطوف کیا بھی غلط نسبت بھی فائد و پہنچاد تی ہے۔

٢ \_ معلوم بواكد مخلوط جماعت جهال مسلمان كفار في بوئ بين بول وبال مدكر رفي والاسلمان بهمام كرے اور ، بي سلام سے
مسلمانوں كى نيت كرے اور جب كى كافر كو خط كليم تو يوں لكھے "الشّلَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُذَى" - يهال ، فيد اسلمان سے فر ، يوك مسلمانوں كى نيت كرے اور جب كى كافر كو خط كليم تو يوں لكھے "الشّلَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ اللّهُ لَى " ـ (مراة المتاجيح شرح مشكوة المصابح ، ج٢ جم ٢ بيم)
اير مجس بركزر نے والا بي بھى كهر سكتا ہے "الشّلْمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ اللّهُ لَى " ـ (مراة المتاجيح شرح مشكوة المصابح ، ج٢ جم ٢ بيم)
عن الله على من الله بي الله من باب كيف الرونى العل الذمة بالسلام ، الحديث : ١٢٥٧ ، ج جم ٢٩١٥)

سام کے معنی موت ہیں وہ لوگ حقیقۃ سلام نہیں کرتے ، بلکہ سلم کے جلد مرجانے کی دعا کرتے ہیں۔ ای کی ش انس رضی امتد تعالٰی عنہ ہے بھی مروی ہے ، کہ اہلِ کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں وہلیم کہد دو۔ (23) حديث ٢٦: صحيح بخاري ومسلم مين ابوسعيد خدري رضى الله تعالى عنه عدمروي ، كه رسول التدصلي التوتعالى عدير وسلم نے فرمایا کہراستوں میں بیٹھنے سے بچو۔لوگون نے عرض کی، یا رسول اللہ(صلی اللہ تعالی عدیہ والہ وسلم) اہمیر راستریس بیصنے سے چارہ نہیں، ہم وہال آپس میں بات جیت کرتے ہیں۔فرمایا: جب تم نہیں ماننے اور بیض ہی چاہتے ہوتو راستہ کا حق ادا کرو۔لوگوں نے عرض کی، راستہ کا حق کیا ہے؟ فرما یا کہ نظر پھی رکھنا اور اذبیت کو دور کرنا اور سمام کا جواب دینا اور اچھی بات کا تھم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔ (24)

# حكيم الامت كے مدنى كھول

\_ نقير نے ہی آز ، يا ہے جھے ايک بدند بب نے ساف طور پر كبا السام عليكم ، كمعنى إلى موت تو مطلب يه بواكم برموت پڑے اس کے جو،ب میں خواہ وہ وعلیات کہتو واؤ محنی ہیں ہے یا صرف علیات کہددے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابيح ، ج٢ بس ٢٣٧٧)

(23) سيح ابني ري ، كتاب ، ماستنذان ، باب كيف الرديلي أحل الذمة بالسلام ، الحديث : ١٢٥٨ ، ج٣ ، ٥٠ ٣١٠ .

(24) صحيح مسم بكتاب السلام، بإب من حق المجلوس على الطريق رد المسلام، الحديث: ٣١٦١) وص ١٩١١.

# طیم ال مت کے مدنی پھول

ا پیونکه راسته سے عور تنمل بچے گز رہتے رہتے ہیں، نیز دہاں سے لوگوں کے مال سواریاں کز رتی ہیں اس سیے وہ یہ بیشنا خطرناک بدنظری کا

٢ \_ يعنى جارى ضرور يات راستول پر جينے سے دابستہ بيل وہال جيھ كرجم كاروبار اور ويكر ضرور يات كى باتيس كرتے إلى -سے یعنی راستہ میں بیٹھ کر وہ نیکیال کروجس کی برکت سے تمام وہاں کے گناہوں سے سیچے رجواور نواب کی وہ یہاں حق بمعنی استحقاق ہے کہ

س یعنی راستوں پر بیٹے کریہ پانچ نیکیاں یا ان میں ہے جس قدر بن پڑیں کیا کرو: ٹکا بیں نیجی رکھو تا کہ اجنبی عورتوں پر نہ پڑی مراسنہ ہے كا نثااينت بتقر الك كرديا كردتا كه كسي راه گيركونه جيجة تا تفوكر لكيه،جوراسته گزرنے والاتهبيں سلام كرتا ہوا گزرے س كا جو ب دو، گرتم راستہ میں کسی کوکوئی بر، کام کرتے دیکھیوتو اس ہے روکو،اس کی عوض اے اجھے کام کرنے کا مشورہ دو اس صورت میں تمہارا وہاں جیشنا مجھی عبدت ہے۔ سبحان املہ! کیمیا پیتل، تائبہ کوسوتا کردیتی ہے، حضور کی تعلیم گناہوں کوثواب بنادیتی ہے۔ شعر

نُوابِ ہو گئے سارے عقاب کیا کہنا

تیرے کرم کا رسمالت مآب کیا کہنا

(مراة المتاجيح شرح مشكوة المصابيح ، ج٢ جس ٧- ٣)

دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا۔(25) ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والے کی فریاد سنن اور بھولے ہوئے کو ہدایت کرٹا۔(26)

صدیث ۲۳ : شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت نے ، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی عدیہ وسنّم نے فرما یا کہ راستوں کے بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے ، گراس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نظر نیجی رکھے اور ہو جھ لا دنے پر مدد کرے۔(27)

صدیث ۲۳٪ ترنی وابو واود نے عمران بن حصین رضی الله تعالی عند سے روایت کی ، که ایک فخض نبی کریم صلّی الله تعالی علیه وسلّم کی خدمت میں آیا اور السّالا مُر عَلَیْکُمْ کہا۔ حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلم ) نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ حضور (صلّی الله تعالی علیه والمه وسلّم ) نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دس یعنی دس نیکیال ہیں۔ پھر دوسرا آیا اور السّلا مُر عَلَیْکُمْ وَرَ حُمّتُهُ الله کَا الله کَا ارشاد فرمایا: اس کے لیے بس ۔ پھر تیسرا محض آیا اور السّلا مُر عَلَیْکُمْ وَرَ حُمّتُهُ الله وَبَرَ کَاتُهُ کہا اس کو جواب دیا اور یہ بھی بیٹھ گیا۔ ارشاد فرمایا: اس کے لیے بیس۔ پھر تیسرا محض آیا اور السّلا مُر عَلَیْکُمْ وَرَ حُمّتُهُ الله وَبَرَ کَاتُه کہا اس کو جواب دیا اور یہ بھی بیٹھ گیا حضور (صلّی الله تعالی عند) کی محضور (صلّی الله تعالی عند) کی دوایت میں ہے، کہ پھرایک محض آیا اس نے کہا السّلا مُر عَلَیْکُمْ وَرْ حُمّتُهُ الله وَبَرَ کَاتُهُ وَ مَعْفِورَتُه . حضور (صلّی الله تعالی عند) کی الله تعالی علیہ والم وسلّم ) نے فرمایا: اس کے لیے چاہیں۔ (29) اور فضائل ای طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا الله تعالی علیہ والله تعالی علیہ علیہ والله وَبَرَ کَاتُهُ الله وَبَرَ کَاتُه وَ مَنْ عَنْ کُمْ وَرْ الله وَبَرَ کَاتُه وَ مَنْ عَنْ کَامُ وَ یَا وَدُورِ اللّی عَنْ کُمْ وَرْ حُمّتُهُ الله وَبَرَ کَاتُه وَ مَنْ عَنْ کَامُ وَ یَا وَالله وَبَرَ کَاتُه وَ مَنْ عَنْ کَامُ وَ یَا وَدُورِ اللّی عَلْمَ وَرْ حَمّتُهُ الله وَبَرَ کَاتُه وَ مَنْ عَنْ کَامُ وَ یَا وَدُورُ اللّی اللّی اللّی اللّی اللّی عَنْ جَنْ کُامُ وَ یَا وَاللّی اللّی ا

### تھکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک مخص کو بھی ملام کر سے توع<sup>لی</sup> کم تھے ہے کہ اس میں ان فرشتوں کو سام ہوجا تا ہے جو اسان کے ساتھ رہتے ہیں محافظین اور کا نبین اٹمال وغیر ہم اگر جہ علیک واحد کہنا بھی جائز ہے۔

۲ یے عشر فاعل ہے ثبت لہ پوشیدہ کا یا ٹائب فاعل ہے کتب نعل مجہول کا تیخی اس کو دس نیکیوں کا نثواب حاصل ہوا یا س کے سیے دس نیکیار مکھی گئیں یہ

سے معلوم ہوں کہ سل م کے ہر کلمہ پر دئ نیکیال المتی بیں جتنے کلمات زیادہ ہوں اتی نیکیاں ای حساب سے ریارہ ہوں گی ہوا ب دینے و ۔ زیادہ اچھ جو ب دے بعنی سلام کے کلمات پر پچھ کلمات بڑھا کر جواب دے۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ المصانیۃ ، ج۲ ،ص ۴۸س) (29) الرجع انسابق ، الحدیث :۱۹۷،ج ۳،ص ۴۳،،

<sup>(25)</sup> سنن أي داور، كمّاب الأوب، باب في الجلوس بالطرقات، الحديث: ١٦١ ٣٨، ج ١٩، ص ٢ ١١٠.

<sup>(26)</sup> الرجع السابق، الحديث: ١٨٨، ج٨، م ٢٣٨.

<sup>(27)</sup> شرح المنة وكماب لاستندان ... والخ وباب كراهية الجلوس على الطرق والحديث: ٣٣٣، ج٢ وص ٣٦٥.

<sup>(28)</sup> سنن أي د دور كتاب السلام، باب كيف السلام، الحديث: ١٩٥٥، جه، ص ٩ سرم.

ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔

واب ق برسا جائے ہا۔

حدیث ۲۵: تر ندی میں بروایت تخرُ وین شعیب عن ابیان جدہ ہے کہ رسول الشملَّ اللہ تعالی علیہ وہ ہم فی صحدیث بروایت تخرُ وین شعیب عن ابیان کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ یہود و نصاری کے ماتھ تحکُیہ نہ کرو، یہود یوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاری کا سلام بتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ (30) حدیث ۲۲: ابو داود و تر ندی نے ابوجری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے حضور (صلَّ اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) کی خدمت میں حاضر ہوکر رہے کہا علیک السلام یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم)۔ میں اللہ تعالی علیہ کا اسلام مردہ کی تحیت ہے، السلام علیک ہی کرو۔ (31)



### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے جو، فعال یا حوں یا چیزیں کفار کی تو می علامتیں ہول مسلمانول کے لیے حرام ہیں جیسے ہندوانی دھوتی وغیرہ اور جوان کی دینی علمتیں ہول ' وہ مسلمانوں کے لیے کفر ہیں جیسے ہندوانی قشفنہ یا ہندوانی زنار دغیرہ۔

۲ یعنی صرف اش روس سے سلام کرنا منہ سے بچھے نہ کہنا یہود و فصار کی کا سلام ہے، مسلمان یا تو زبان سے سلام کریں السلام بلیم کہیں یا
' اش رہ کے ساتھ منہ سے بولیس تا کہ اسلامی اور غیر اسلامی سلام بیں فرق ہوجاد ہے، یول ہی صرف سر جھکا وینا یا سریا آئھوں سے اسّ رہ

سروینا سلام کے سے کانی نہیں اور سلام کے وقت خود جھکتا ممنوع ہے تاحد رکوع ہوتو حرام ہے، رب تعافی اینے حبیب صلی ابتہ ملیہ وسلم کی

سنتول بڑس کی توفیق بخشے۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ المصافیح، ج۲ جس ۸۸)

(31) سنن اسر مذي ، كتاب الاستقدان ... إلح، باب ماجاء في كراهمية أن يقول ... إلخ ، الحديث: • ٢٤٣١،٢٤٣، جه، ص ٣٣.

# مسائل فقهيه

سلام کرنے میں بیرنیت ہو کہ اس کی عزت و آبرواور مال سب کچھان کی حفاظت میں ہے، ان چیزوں سے تعرض کرنا حرام ہے۔ (1)

مسئلہ ا: صرف ای کوسلام نہ کرے جس کو پہچانتا ہو، بلکہ ہرمسلمان کوسلام کرے چاہے بہچ نتا ہو یا نہ بہچانتا ہو۔
بلکہ بعض صحابہ کرام ای ارادہ سے بازار جاتے ہتے کہ کثرت سےلوگ ملیں گے اور زیادہ سلام کرنے کا موقع ملے گا۔
مسئلہ ۲: اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے سلام کرنا یا جواب دینا کسی نے کہا جواب دینا افضل ہے کیونکہ سلام
کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب بعض نے کہا کہ سلام کرنا افضل ہے کہ اس میں تواضع ہے جواب تو سبحی دے دینے ہیں گرسلام کرنا شان ( یعنی خلاف شان ) سبحتے ہیں۔(2)

مسئلہ ۳: ایک فض کوسلام کرے تو اس کے لیے بھی لفظ جمع ہونا چاہیے یعنی اَلسَّلا اُم عَلَیْ گُرَم کے اور جواب دینے والا بھی وَ عَلَیْ گُرُم السَّلا مر کے بجائے عَلَیْ گُرُم عَلَیْ گُرُ مَ اَلْدِی وَ عَلَیْ گُرُم السَّلا مر کے بجائے عَلَیْ گُرُم عَلَیْ گُرُ مَ کے اور دو یا دو سے زیادہ کوسلام کرے جب بھی عَلَیْ گُرُم السَّلا مُر عَلَیْ گُرُم وَ رَحْتَ وَ برکت کا بھی ذکر کرے یعنی اَلسَّلا مُر عَلَیْ گُرُم وَ رَحْتَ اُللہ عَلَیْ کُرُم وَ اَلْ بَعِی اَلسَّلا مُر عَلَیْ گُرُم وَ رَحْتَ اُللہ وَ بَعْدَ اور الفاظ زیادہ کرنے وَ بَرُکُ کُانُتُه ، برسلام کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد اور الفاظ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (3)

مسله ٧٠: جواب میں واؤمونا لینی وَعَلَیْکُمُ السّلافر كهنا بهتر ہے اور اگر صرف عَلَیْکُمُ السّلافر بغیرواؤ كها يه بھی موسكتا ہے اور اگر جواب میں اس نے بھی وہی السّلافر عَلَیْکُمُ كَهددیا تو اس سے بھی جواب موجائے گا۔(4)

مسکہ ۵: اگر چہ مسلا کہ عَلَیْہ کُٹر بھی سلام ہے تگر بیلفظ شیعوں میں اس طرح جاری ہے کہ اس کے کہنے سے سننے والے کا ذہن فورا اس کی طرف منتقل ہوتا ہے ، کہ بیٹھ شیعی ہے ، لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

<sup>(1)</sup> ردالمحتار، كمّاب الحظر والدباحة ، فصل في البيح ، ج٩ يص ٢٨٢.

<sup>(2)</sup> الفتاوى الصندية ، كماب الكراهية ، الباب السالح في السلام، ج٥، ص٢٣٥، ٣٢٥.

<sup>(3)</sup> انفتاوى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب المالح في السلام، ج٥، ٣٢٥،٣٢٠.

<sup>(4)</sup> امرفح الهابق.

سنگه ۲: سمام کا جواب فورا دینا واجب ہے، بلاعذر تاخیر کی تو گنهگار ہوا اور بید گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا بلکہ تو بہ کرنی ہوگی ۔ (5) بلکہ تو بہ کرنی ہوگی ۔ (5)

بر مسکد کے: جن لوگوں کو اس نے سلام کیا ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا، بلکہ کسی ادر نے جواس مجنس سے خ<sub>در ن</sub> تھا جواب دیا تو یہ جواب اہلِ مجلس کی طرف سے نہیں ہوا بعنی وہ لوگ بری الذمہ نہ ہوئے۔(6)

مسکلہ ۸: ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا توسب نے سنت کور کیا، سب پر الزام ہے (یعنی سب نے برا کیا) اور اگر ان میں سے ایک نے سلام کر لیا توسب بری ہوگئے اور انفل ہے ہے کہ سب ہی سلام کر ہیں۔ یوبیں اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا توسب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا توسب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا توسب بری ہوگئے اور افضل ہے ہے کہ سب جواب دیں۔ (7)

مسئد 9: ایک مخص مجلس میں آیا اور اس نے سلام کیا اہل مجلس پر جواب ویٹا واجب ہے اور دوبارہ پھر سن م کے تواب دے توجواب دینا واجب ہے اور دوبارہ پھر سن م کوجواب دینا واجب نہیں۔ مجلس میں آکر کسی نے السلام علیک کہا یعنی صیغہ واحد بولا اور کسی ایک شخص نے جواب دینا واجب نہیں جس کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے۔ ہاں اگر اس نے کسی شخص کا دیا ہوگا ہا کہ فلال صاحب السلام علیک تو خاص اس شخص کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب اس کے جواب نائم مقدم نہیں ہوگا۔ (8)

مسکلہ • ا: اہلِ مجلس پرسلام کیا ان میں ہے کسی نابالغ عاقل نے جواب دیے دیا تو بیہ جواب کا فی ہے اور بردھیا نے جواب دیا، بیہ جواب بھی ہوگیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناسمجھ بجیے نے جواب دیا، بینا کافی ہے۔ (9)

مسئد اا: سئل نے دروازہ پرآ کرسلام کیااس کا جواب دینا واجب نہیں۔ بچہری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو،
اس کوسلام کیا عمیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔ لوگ کھانا کھارہے ہوں اس وقت کوئی آیا توسلام نہ کرے؛ ہاں اگر
یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ اسے وہ لوگ کھانے میں شریک کرئیں گے توسلام کر لے۔ (10) یہ اس وقت ہے کہ کھانے

<sup>(5)</sup> الدرا الخارورد المحتار، كماب الحظر والاباحة فصل في البيع ، ج ٩، ص ١٨٣.

<sup>(6)</sup> ردالمحترر سناب الحظر والاباحة الصل في البيع ، ج وي م ١٨٢.

<sup>(7)</sup> القاوى الهمندية، كماب الكراهية ، الباب السائع في السلام، ج٥ م ٢٥٠٠.

<sup>(8)</sup> انفتاوى الخانية اكتاب الحظر والاباحة الصل في التبيع والتسليم، ج موص ٢٥٠٠. و فقروى الصندية اكتاب الكراهية الباب الهابع في السلام، ج٥م ٣٢٥.

<sup>(9)</sup> الدر عمّار، كرّب العظر والاياحة بصل في البيع من ٩٦، مس١٨٣.

<sup>(10)</sup> نفتادى الخائية ، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في التبيع والتسليم، ج ٢ م المال

دالے کے موٹھ میں لقمہ ہے اور وہ چبارہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دیے سے عاجز ہے اور اہمی کھانے کے لیے . بے یا کھا چکا ہے توسلام کرسکتا ہے کہ اب وہ عاجز نہیں۔(11)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص شدر ہے آرہا ہے دومرا دیہات ہے، دونوں میں کون سلم کرے مجعض نے کہا شدری دیہات ہے، دونوں میں کون سلم کرے مجعض نے کہا شدری دیہاتی ہے دیمرا یہاں سے دیہاتی کوسلام کرے ایک شخص بیٹھا ہوا ہے، دومرا یہاں سے گزراتو یہ گزرت والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے اور چھوٹا بڑنے کوسلام کرے ادر سوار پیدل کوسلام کرے اور تھوڑے زیادہ کوسلام کریں، ایک شخص بیچھے ہے آیا، یہ آگے والے کوسلام کرے (12)

مسئلہ ساا: مرد اورعورت کی ملاقات ہوتو مردعورت کوسلام کرے ادر اگرعورت اجنبیہ نے مرد کوسلام کیو اور وہ بوڑھی ہوتو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی ہے اور وہ جوان ہوتو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ ہے۔ (13)

مسئلہ ۱۱۰: جب اپنے گھر ہیں جائے تو گھر و الوں کوسلام کرے بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچول کوسلام ''کرے۔(14)

مسئلہ 10: کفارکوسلام نہ کرے اور وہ سلام کری تو جواب دے سکتا ہے تگر جواب میں صرف عَلَیْ کُنْ کے اگر ایسی جگہ گزرنا ہو جہاں مسلم و کا فر دونوں ہوں تو السَّلامُ عَلَیْ کُنْ کے اور مسلمانوں پرسزم کا ارادہ کرے اور بیجی ہوسکتا ہے۔ کہ السَّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُلٰی ہے۔ (15)

مسکلہ ۱۱: کافرکوا گرحاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے توحرج نہیں اور بقصد تعظیم کافرکو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (16)

مسئلہ کا: سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جوشش آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور مدقات کرنے والے کی مسئلہ کا: سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جوشش آئے وہ سلام کرے کہ ذائر اور مدقات کرنے والے کی مسجد علی انظار بن مسجد تلاوت قرآن وشہیج ودرود میں مشغول ہیں یا انظار نم رفیل نہیے

والبزازية بامش عبير لفتاوي المصندية ، كتاب الكراهية ، نوع في السلام ، ج٢ بص ١٥٥٣ ـ ٥٥٥ م.

- (11) رد الحتار، كماب الحظر والاباحة انصل في البيع اج ٩، ١٨٥٠.
- (12) البزازية بامش علميا تفتاوى المعندية ، كمّاب الكراهية ، نوع في السلام، ج٢، ص٥٥ ٥٠.

والفتادي الصندية ، كماب الكراهية ، الباب السائع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

- (13) الفتاوى الخانية ، كترب الحظر والأباحة ، فصل في الشيح . . . إلح ،ج٢ ، ص ٧٧ م.
  - (14) اغة وى الهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السالع في السلام ، ج٥ ، ص٣٥ ...
- (15) اغتادي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السالح في السلام، ج٥، ص٣٢٥..
  - (16) الدرالخآر، كماب الحظر والاباحة فصل في البيع ،ج ٩ يص ١٨١.

بین توسلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اس واسطے فقہا یہ فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔

ہاں اگر کوئی محف مبحد میں اس لیے بیٹھا ہے کہ لوگ اس کے پاس ملا قات کو آئی تو آنے والے سلام کریں۔ (17)

مسئلہ ۱۸: کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو ہما م نہ کرے۔ اس طرح اذان وا قامت و خطبہ جعد وعیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کررہے ہوں ایک شخص بول رہا ہے باقی من رہے ہوں ، دونوں صورتوں میں سملام نہ کرے ، مثلاً عالم وعظ کہدرہا ہے یا دین مرئمہ پر تقریر کررہا ہے اور حاضرین من رہے ہیں ، آنے والاشخص چیکے سے آگر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔ (18)

مسئلہ ؟! عالم دین تعلیم علم دین میں مشغول ہے ، طالب علم آیا تو سلام نہ کرے اور سلام کیا تو اس پر جواب دینا واجب نہیں ، کیونکہ یہ اس کی واجب نہیں ، کیونکہ یہ اس کی اس جو اجب نہیں ، کیونکہ یہ اس کی باس جو ملاقات کوئیس آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسئون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے ، جس طرح قاضی کے پاس جو ملاقات کوئیس آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسئون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے ، جس طرح قاضی کے پاس جو ملاقات کوئیس آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسئون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے ، جس طرح قاضی کے پاس جو ملاقات کوئیس آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسئون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے ، جس طرح قاضی کے پاس جو

مسئلہ • ۳: جوشن ذکر میں مشغول ہواس کے پاس کوئی شخص آیا توسلام نہ کرے اور کیا تو ذاکر ( لیعن ذِکر کرنے والا) پر جواب واجب نہیں۔(20)

اعلى حضرت الهام بسنت مجدودين وملت الشادامام احمد رضا خان عليدر حمة الرحن فآوى رضوبيشريف مين تحرير فرمات بين:

حتى كەفتادى كالمبيرىيەداشباد وانظائروتنويرالابسارددرمخاردغير بامعتمدات اسفاريس ب

لوگ اجلاس میں جائے ہیں وہ ملنے کوئیں جاتے بلکہ اپنے مقدمہ کے لیے جاتے ہیں۔

لوسلم على اللهى تبجيلا يكفرلان تبجيل الكافر كفرا\_

الرزى كوتعظيما سالم كرے كافر موجائے كاكد كافر كى تعظيم كفرے۔

(ا\_الدرالخاركاب العظر والاباحة فصل في البيع مطبع مجتبا في وبلي الم ٢٥)

في في امام ظهير الدين واشباه در عمار وغير ما على ب:

لو قال لمهجو سی یااستا ذته جیلا گفر ۲\_\_(۱\_الدرالخار کتاب اُعظر والا باحة فصل فی البیع مطبع مجتبه بی دبل ۲۵۱/۲) اگر مجوی کوبطور تعظیم اے استاد کہا کافر ہو گمیا۔ (فتادی رضوبیہ، جلد ۱۱۳س) ۵۲۷ رضًا فاؤنڈیش، لاہور)

(17) اختادى الهندية ، كتاب الكراهية ، الباب السالح في السلام، ج٥، ص١٣٥.

(18) . كمرجع اسابق جن ۲۵ ساساته ۳۲۳.

(19) مرجع السابق بحس ۲۲۳.

(20) انفته وي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٢٦٣.

مسئلہ اس بوقص بیشاب باخانہ مجررہا ہے یا کبوتر اڑا رہا ہے یا گارہا ہے یا جمام یا شسل خانہ میں بڑگانہارہا ہے، اس کوسلام نہ کیا جائے اور اس پر جواب دینا واجب نہیں۔ (21) بیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا سکھانے کے لیے مہلتے ہیں، یہ بھی ای تھم میں ہے کہ بیشاب کررہا ہے۔

مسئلہ ۲۲: جو شخص علائی فسق کرتا ہوا ہے سلام نہ کرے کسی کے پروس میں فساق رہتے ہیں ، مگران سے یہ اگر ختی برتا ہے تو وہ اس کو زیادہ پریشان کریں گے اور نرمی کرتا ہے ان سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ ایڈ ا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو ان کے ساتھ ظاہری طور پرمیل جول رکھنے میں میدمعذور ہے۔ (22)

مسئلہ ۲۳ جولوگ شطرنج کھیل دہے ہوں ان کوسلام کیا جائے یا نہ کیا جائے ، جوعلہ سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں۔ وہ بد کہتے ہیں کہسلام اس مقصد سے کرے کہ اتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے ، کھیل سے باز رہیں گے۔ بیسلام ان کومعصیت سے بچانے کے لیے ہے، اگر چہ اتنی ہی دیر تک سی ۔ جوفر ماتے ہیں کہسلام کرنا نا جائز ہے ان کا مقصد زجروتو بی کہسلام کرنا نا جائز ہے ان کا مقصد زجروتو بیخ ہے کہ اس میں ان کی تذکیل ہے۔ (23)

(21) الفتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٢٦ ٣.

اعلی حضریت ، امام اہسنت ، مجدودین وملت الثاہ امام احمد رضاخان علیہ دحمۃ الرحمن فقاوی رضوبیشریف بیس تحریر فرہ تے تنگ : کبوتر پالناجا تزہے جبکہ دوسرول کے کبوتر نہ پکڑے ، اور کبوتر اُڑا نا کہ تھسٹول ان کو اُتر نے نہیں دیتے حرم ہے اور مرغ یو بیٹیر کالز، ناحرام ہے۔ ان لوگوں سے ابتداء بسلام نہ کی جائے جواب دے سکتے ہیں ، واجب نہیں ۔ کنکیا اڑائے بیس دفت ، مال کا ضاکع کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی عماہ ہے اور کمناہ کے آلات کنکیا ڈور بیچنا بھی منع ہے احتراز کریں تو ان سے بھی ابتداء بسلام نہ کی جائے۔ وانٹر تعالی اعلم

( فأوى رضوبيه جلد ٢٣٣ م ٢٥٩ رضا فا وُنڈيشن، لا مور )

(22) الرفع السابق.

(23) المرفع اسابق.

# لغویات میں مشغول لوگوں کوسلام کرنے کا تھم

رسول آکرم، شاو بن آدم صلی الله تعالی علیه وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب تم ان لوگوں کے پاس سے گزروجو فال نکانے والے تیروں، خطرنج، چومراور بان جیسے (ہرحرام) کھیل کھیلتے ہیں تو انہیں سملام نہ کرواور اگروہ تہہیں سملام کریں توجواب نہ دو۔"

( قردول الاخبارللديمي، الحديث: ١٠٥١، ج ١٠٥١)

حضور نی رحمت شفیج اُمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ عالیتان ہے:''ان دونشان زوہ عُبروں (بیعنی چوسر کی محوثیوں) ہے بجوجنہیں حرکت دی جاتی (یا پھینکا جاتا) ہے کیونکہ یہ مجمیوں کا جواہے۔''

(اسنن الكبرا كالنيماني، كماب الشهادات، باب كرامية اللعب والخوالحديث: ١٠٥٠، ٢٠٩٥، ص ١٠٣، وغير تسيل) \_ ...

مسئلہ مہمو: کسی سے کہددیا کہ فلال کومیراسلام کہدوینا اوس پرسلام پہنچانا داجب ہے اور جب اس نے ملام

حضور نی کریم، ز ءُوف رَحیم سلی الله تعالی علیه وسلم نے ارشاد فرمایا: نیمن چیزیں منیبر میں سے بیل ان جوا کھیلا، ممبرول کو اُمننا پُدنا اور بُوتر سے اللہ سے بیل ان جوا کھیلا، ممبرول کو اُمننا پُدنا اور بُوتر سے اللے سیٹیں ہجانا۔" (الجامع الصفیرللسیوطی، الحدیث: ۳۰۲۳ ۱۳۳۳ میں ۲۰۷)

شطرنج كهيلنا

360 بارنظرِ رحمت:

حضرت سبّدُنا واعمله بن استقع زهبی الله تعانی عند سے مردی ہے کہ سرکار مدینہ قرار قلب وسینہ ملی اللہ تعانی علیہ وسلم کا فرمان عبرت ن ن مصرت سبّدُنا واعمله بن استقع زهبی الله تعانی عند سے مردی ہے کہ سرکار مدینہ قرماتا ہے گراس میں ضاحت اللہ ، (پینی شطر نے کھیلئے والے) کے ہے کہ اللہ عنور آن من من اللہ تعنین من الحجر بن المجابی المعام میں بن المجابی اللہ من من الحجر بن المجابی المصفر من ۲ بس ۱۳ ۲ بس ۱۳ ما دون آور ''بی خلفہ )

کھیل کود میں مشغول رہنے والوں کی مثال

حضرت سنیدُ نا ابو ہریرہ رقین اللہ تعکافی عند فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبول کے نمز قرر، دوجب کے تاجور سلی اللہ تعافی عند وہم مشخوں فرمان عبرت نشان ہے: " جب تم الل لوگول کے پاس ہے تزرہ جو فال نکالنے والے تیرول ، چومر، شفر فج اور و تیکر ببو ولعب میں مشخوں ہوتے ہیں تو نبیل سمام نہ کرو کیونکہ جب وہ اکشے ہوکر اینے کسیل میں مشغول ہوتے ہیں تو شیطان ان کے پاس اسپے شکروں کے سرتھ آ
جو تا ہے ہیں وہ مسلسل کھیلتے رہتے ہیں یہال تک کہ اُن کو ل کی طرح ایک دومرے سے جدا ہوتے ہیں جو کسی مردار پرجمع بوکر بنیف ہونے تک کھاتے رہتے ہیں چوکیلیدہ ہوجاتے ہیں۔"

(فردوس الاخبار للديلي، الحديث: ۵۱۱من الموسل الكبائر للذبي، الكبيرة العشر ون القماريم ۱۹۰) (كتاب الكبائر للذبي، الكبيرة العشر ون القماريم ۱۰۱) مركاء مكذ كرمه امردار مدينة منوروسلي الله تغافي عليه وسلم في ارشاوفر ما يا: قيامت كه دن سب سيخت عذاب مدحب شاه (يعن شعر في كفرة من كرمه المردار مدينة منوروسلي الله تغافي عليه والمرسمين كه وه كبتاب: "همل في است بلاك كرويا، الله مُؤ وَجُل كي فتم إوه مرسمين الله مؤ وص كي قسم المربن شبل من الله ما حمر بن صبل من عنه مع الته مؤ وجل يرببتان اورجهوت با عرصا - (الورع الله م احمر بن صبل من ٩٢)

شطري كم معلن اسلاف كرام رجمتم اللهُ السَّلَا مع فراجن:

امیرانمومٹین «طرت سیّدٌ ناعلی الرتضیٰ کُرْمُ اللهُ تَعَالٰی وَجَهَهُ الْکُریم کا فرمان حقیقت بیان ہے: '' شطرتج عجمیوں کا جوا ہے۔'' آپ رفسی اللهُ تُعالٰی عَنه ایک توم کے پاس سے گز رہے جوشفر نے کھیل ری تھی تو بیدالفاظِ قرآنی حلاوے فرمائے:

مّا هذیر سَمُّایْنِیْلَ الَّیْنِیُ اَنْتُمْ لَهَا عُکِفُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۱۱الانبیام:۵۲) ترجمه کنز الائمان: بیمورتمی کی بی جی سے آھے آک مرے ( بیعا کے لئے جیٹے) بیم '' ( بجر فرمایا:)' بے شک تم میں سے کوئی انگارا بگڑ لے یہاں تک کدوہ بجھ ہاسے یہاں کے لئے ان کو نجمو ہے۔ یہاں کے لئے ان کو نجمو ہے۔ یہاں کے لئے ان کو نجمو ہے۔ '' بجر فرمایا:'' القدمز وَحمل کی قشم انتہاری تخلیق کا مقصد کوئی دوسرا ہے۔''

(السنن العبر كلمبيعتى، مَمَابِ الشَّهَاوات، ياب الانتسّان في اللعب بالشطر نج ، الحديث: ٢٠٩٣ ٠،٢٠٩٣ ٠،٢٠٩٣ ، ج ٠٠ ج ٢٠٩٣) 🛶

# پہنچایاتوجواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کواس کے بعد اس کوجس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کے وَعَلَیْكَ

امیر المؤمنین حفزت سیّدُ ناعلی الرتضیٰ گرّ مَ اللهُ تَعَافی وَجَهُدُ الَّلَمِ يَم ہے ایک تول یہ بھی مردی ہے کہ ' شفرنج تھیلنے وراہ اوگوں میں مب سے زیادہ جموث ہوت ہوتا ہوتا اور ( کہت ہے ) وہ مرکب دریا ، حالاتکداس نے ہلاک شیس کیا ہوتا اور ( کہت ہے ) وہ مرکب دریا ، حالاتکداس نے ہلاک شیس کیا ہوتا اور ( کہت ہے ) وہ مرکب دریا درانہیں ہوتا۔'' ( کتاب الکبائر للذہ بی ، الکبیرۃ الحشر دن القمار، ص ۱۰۱)

. حضرت سبِّدُ مَّا إومونَ وشعرى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتِ فِيلَ : " خطا كار بي شطر هج كليلات .

(السنن الكبرى للبيمقى ، كتاب الشهادات ، باب الاختلاف فى اللعب بالشطر نجى ، الحديث: ٣٠٩٣٥، ج ١٠ إص ٣٥٩) حضرت سبيدُ تا اسحاق بن را بويدرَ مُمَة اللهِ تُعَالَى عَلَيْه سے دريافت كيا گيا: "كيا آپ شطر نج كھيلنے بيس حرج سجھتے ہيں؟" و آپ رَحْمَةُ اللهِ

حضرت سیّد نامحد بن کعب قرظی علی و تحمیهٔ الله القوی سے شطرخ کھیلنے کے بارے میں دریافت کیا محمیا تو آپ رخمیهٔ الله تعال علیّه نے ارشاد فرمایا: "اس میں سب سے کم نقصان سے ہے کہ شطرخ کھیلنے دالا بروز قیامت باطل اوگوں کے ساتھ چیش کیا جائے گایو اُن کے ساتھ اُٹھ یا جائے گا۔"
جائے گا۔"

حضرت سیّدُ ناعبدالله بن عمر رقبی الله تعَالٰی عُنبُمّا ہے شطر نج کے بارے میں یو چھا تمیا تو آپ رقبی الله تعالی عند نے ارش وفر مایا: "شطر نج جوے سے بھی زیادہ بری ہے۔ "

حضرت سیّدُ نا امام ، مک بن آنمز فهمنهٔ اللبه تعَالٰی عَلَیْه (متوفی ۱۵ اه) کا تول بھی ای کے موافق ہے، آپ زقبی الله تعالٰی عَنه ہے شطر نج کے متعلق در یافت کیا گیا تو فرما یا: ' شطر نج چومر بی کا حصہ ہے۔' اور چومر کے بارے میں بیان ہو چکا ہے کہ یدا کا برع ہے کرام رَجُہُم اللهٔ اسٹلًا م کے نزد یک بمیرہ گزاہ ہے۔ ( کتاب الکبائر للذہ بی ، الکبیرۃ الحشر ون القمار ،ص۱۰۲)

# سِيِّدُ نَا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كا شطرتُ جلادينا:

حضرت سبّدُنا مراجيم نخعى عَلَنبِهِ رَمْمَةُ اللهِ الْقُولِ سے بِوجِها گيا كه آپ شفر نج كحيلنے كے متعلق كيا فرماتے ہيں؟" فرمايا: "ميلجون ہے (ليعن اس كا كھيلنے وال بعنت كامستحق ہے)۔" (شعب الائمان تلبيم تل ، باب فی تحريم الملاعب والملائل، الحديث: ١٥٣٠ ، ج٥٥، ٣٥٠) ہے

وَعَلَيْهِ السَّلامِ (24)

سیسلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہولیعنی کہدیا ہوکہ ہاں تمہاراسلام کہدوں ہو کہ اس وقت بیسلام اس کے پاس امانت ہے جواس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ بیہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر سے لازم نیس کہ سلام پہنچانے وہاں جائے ۔ اس طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہد دیتے ہیں کہ حضور اقدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دربار میں میراسلام عرض کر دینا بیسلام بھی پہنچانا واجب ہے۔ (25)

مسکنہ ۲۵: خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور بیبال جواب دوطرح ہوتا ہے، ایک میر کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت رہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔ (26) گر چونکہ جواب سلام فورا دینا واجب ہے جواب فورا ہی ہیں ہوتا ہے کہ خط کا جواب فورا ہی نہیں لکھا واجب ہے جیسا کہ او پر مذکور ہوا تو اگر فورا تحریری جواب نہ ہوجیسا کہ عموماً بھی ہوتا ہے کہ خط کا جواب فورا ہی نہیں لکھا جاتا خواہ مخود پر ہوتی ہے تو زبان سے جواب فورا دے دے، تا کہ تاخیر سے گناہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے علا مدسیدا ہم طحطاوی نے اس جگہ فرمایا: قال تیاس عَنْ اُنْ تَا فَیْ اَنْ ہیں۔

اعلی حضرت قبلہ قدی سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جوالسّلام عَلَیْکُمْ لکھا ہوتا ہے اس کا جواب زبان

حضرت سبّدُ نا وكن جراح رَخْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اور حضرت سبّدُ ناسفيان تُورى عَلَيْهِ رَخْمَةُ اللهِ الْقُوى إس فرمانِ بارى تعالى: قالْ تَسْتَقْسِهُ وَا بِالْآزُ لَحِد (ب٢، المه مَدة: ٣) ترجمهُ كنز الايمان: اور پانے وال كر بائنا كرنا۔"كمتعلق ارشاد فرماتے بيں كه يهاں مراد شطر فج ہے۔" بالاز لحيد (ب٢، المه مَدة: ٣) ترجمهُ كنز الايمان: اور پانے وال كر بائنا كرنا۔"كمتعلق ارشاد فرماتے بيں كه يهاں مراد شطر فج ہے۔" (الجامع لا حكام القرآن للقرطبي، المائدة، تحت الآية سم، ج سبو، الجزء السادي، ص ٢٣)

خاتمه بالخيرنه هونا:

حضرت سبّة نامجابد عَلَيْهِ رَحْمَة اللهِ الْوَاجِد فرماتے ہیں: جو شخص بھی مرفے لگتا ہے تو اس کے ہم نشینوں کی مثالی شکلیں اس کے ماسے بیش کی جاتی تیرا جاتی ہیں۔ چن نجی، ایسے ہی ایک قریب الموت شطر نج کے کھلاڑی سے کہا گیا: 'گزالة بِاللّا اللّه پڑھو۔'' تو وہ کہنے گا: 'نشا اُلگاتہ یعنی تیرا شاد یا ہے ہی زندگی جی شطر نج کھیلنے کی وجہ سے جس بات کا وہ عادی ہو چکا تھا مرتے وقت اس کی زبان پروہی بات غالب آعی تو اس نے دونشول د باطل بات کہدری اور کلمۃ طیب نہ پڑھا جس کے متعلق صاوق ومصدوق نی صلی اللہ تعانی عید وسلم نے فروی ہوگا۔''

( كمّاب الله برَللذ بمي، الكبيرة العشر ون القمار، ص١٠٣) (سنن الي داود، كمّاب البمّائز، باب في التنقين ،الحديث:١١٦، ص١٥٨) ( 24) المرجع ،نسابق.

- (25) رد المحتار ، كماب المخطر والاباحة ، فصل في البيخ من ٩٨٥.
- (26) الدرالتي روروالحتار، كمّاب الحقر والاباحة ، فصل في البيخ ،ج ٩،٩٥٠.
- (27) حاشية الطحطاوي عليالدر المختار ، كماب الحظر والاباحة ، فصل في العجع ، ج ١٩،٥ ٢٠٠٠.

ہے دیے کر بعد کاملنمون پڑھتے۔

مسئلہ ٢٦: سلام كى ميم كوساكن كها ينى سلاف عَلَيْكُف، جيما كداكثر جائل اى طرح كتب بير ياسلافر عَلَيْكُفُ ميم كَ وَيُنْ كَسَاتُهِ كَهَا، ان دونوں صورتوں بيل جواب واجب نہيں كہ يہ مسنون سائم نہيں۔(28) مسئلہ ٢٤: ابتداء كى نے يہ كہا عَلَيْكَ السَّلام يا عَلَيْكُمُ السَّلام بَواس كا جواب نہيں۔ حديث بيل فرما يا كہ يہ فردوں كى تحيت ہے۔(29)

مسئلہ ۲۸: سلام اتن ہواز سے کے کہ جس کوسلام کیا ہے وہ س لے اور اگر اتن آواز نہ ہوتو جواب دینا واجب مسئلہ ۲۸: سلام اتن ہوا ہوا ہے کہ جس کوسلام کیا ہے وہ س لے اور اتنا آ ہتہ کہا کہ دہ س نہ سکا تو واجب سا قط نہ ہوا اور اگر وہ بہرا ہے تو اس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اس کی سجھ میں آ جائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی تھم ہے۔ (30)

مسکلہ ۲۹: انگی یا جھیلی سے سلام کرناممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہود بول کا طریقہ ہے اور میلی سے اشارہ کرنا نصاری کا۔(31)

مسئلہ • ۳۱؛ بعض نوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سرے اشارہ کردیتے ہیں، بلکہ بعض صرف آنکھول کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا، ان کوموٹھ سے جواب دینا داجب ہے۔

مسئلہ اسا: بعض لوگ سلام کرتے دفت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حدر کوئے تک ہوتو حرام ہے اور اس سے کم ہوتو مکروہ ہے۔ ۔

مسئلہ ۱۳۲ اس زمانہ میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کرلیے ہیں۔ ان میں سب سے برایہ ہے جوبعض لوگ کہتے ہیں، اگر چہاں میں اتی برائی نہیں گر لوگ آواب عرض کہتے ہیں، اگر چہاں میں اتی برائی نہیں گر سنت کے ظاف ہے۔ بعض لوگ آئے ہیں، اس کوسلام کہا جاسکتا ہے کہ بیسام ہی کے معنی میں سنت کے ظاف ہے۔ بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں، اس کوسلام کہا جاسکتا ہے کہ بیسام ہی کے معنی میں س

(28) امدر الخاروردالحتار، كناب العظر والاباحة الصل في البيع من ٩٨٠.

وسنن أكِ دادد، كمّاب السلام، باب كراهية أن يقول عليك السلام، الحديث: ٥٠ ٥٢، ج٣،ص٣٥٢.

(30) مبزازية بامش على العتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، نوع في السلام ، ج١٠ ، ص ٥٥٠.

(31) سنن التريذي، كتاب الماستنذ ال والأواب، باب في كراهية إنتارة اليد بالسلام، الحديث: ١٩٥٧، ج٣٩، ص١٩٩.

<sup>(29)</sup> ردالمحتار، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في البيح ، ج٩،٥ ١٨٧.

بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جاسکتا ہے قر آن مجید میں ہے کہ ملائکہ جنب ابراہیم علیہ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (فَقَالُوُ اسَلَیَّا) (32) انھوں نے آکر سلام کہا، اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے

(32) اسی حضرت،امام ابسنت،مجدودین وملت الشاه امام احمد رضاخان علیه رحمته الرحمن فنآدی رضوبیشریف میں تحریر فر ماتے ہیں: منتم سوم: زمین بوی بال ہے طاق رکوع کے قریب تک جھکنامنع ہے اس پر ۹٬۲۴۴ دونص ادر پرگز رہے تہیں اور بینئے ۔

نص ٩٥: زبدی (٩٨) اس ہے جامع الرموزص ٥٣٥ (٩٩) اس ہے روالحتار جلد ۵ ص ١٠٠) نیز پیخی زاد وی الملتق طهر ۲ م ١٥٠٠: الانخذاء فی السلامہ الی قویب الو کوع کالسجو دائے۔ سلام میں رکوع کے قریب تک جھک بھی مثل سجدہ ہے۔

(أ\_ جامع الرموز كمّاب الكراهية ١٥/٣ وجمع الدنبر٢/٢١٥)

نص ۱۰۱: شرعة الرسدم (۱۰۲) اس كى شرح مفاتح البنان ص ۱۳۳ (لايقبله ولا ينحنى له) لكونها مكروهين ٢ ـــ نه در و ـــ نه جَطَح كدد دنو رسكروه ٢٠٠ ـ شرح شرعة الاسلام ضل فى سنن المثنى وآ دابه مكتبه اسلامية كوشهص ١٣١٢)

نص ۱۰۰۰: احیاء العدوم جد ۲ ص ۱۲۴ (۱۰۴۷) اتحاف الساد دجلد ۴ ص ۲۸۱: (الانحناء عند دالسلامه منهی عنه) و هو عن فعل الاعاجم ۳\_\_ سلام کے دفت جکنامنع قرمایا گیااور وہ مجوی کافعل ہے۔

( ٣ \_ اتنحاف السادة المتقين كمّاب آ داب الاخوة والصحبة الباب الثالثد ارالفكر بيروت ٢٨١/٢)

(۱۰۵) عین اعلم قلم بب ثامن (۱۰۷) شرح علی قاری جلد اول ص ۲۷۳ (۱۰۷) ذخیرہ سے (۱۰۸) نیز محیط سے: (لاینعنی) لان الانحناء یکر کالسسلاطین وغیرهم ولانه صنیع اهل الکتاب ۲\_سلام میں نہ جکھے کہ بادشاہ ہویا کوئی کس کے لئے جکئے کی اجازت نہیں اور ایک وجہ ممانعت بیہ ہے کہ وہ یہود وفصال کی کافعل ہے۔

( ٣ ــ شرح عين العلم لملاعلي قاري بحواله المحيط والذخيرة الباب اثر من امرت پريس ، بورص ١١٣)

نعس ٩٠١: حديقة ندية شرح طريقة محديي جلداول ص ١٣٨١:

معدوم ان من لقى احدامن الاكابر فحنى له رأسه اوظهرة ولويالغ فى ذلك فمرادة التحية والتعظيم دون العبادة فلا يكفر جذا الصنيح وحال المسلم مشعر بذلك على كل حال واما العبادة فلا يقصدها الا كافر اص فى الغالب ولكن لتملق الموصل الى هذا المقدار من التذلل مذموم ولهذا جعله المصنف رحمه الله تعالى من التذلل الحرام ولم يجعله كفر اليه.

# 277 January Marine Marine

### محی سرم ما چی ترکی سند کها مقام تو ملام نیره سیط سند جوالب و وجاسته گا۔

عن من سنده معن عندرين من عبد استوام فراوه الناس من من جو طی قرو کی اما کی جمل باید ۱۳ میل باید ۱۳ (۱۹۲ ) ال سند ما من من با مسی عدید می رو ۱۳ میل ا

الالمحد، المائع الى حد المركوع لايقعله احدالا حد كالسجود ولا بأس بمائقص من حدالركوع لس يكره من اهل الاسلام عيد

اقول: هذا هوا الجبع بين النصوص المتوافرة المتظافرة على المنع وبين مأفي الهندية عن الغرائب تجوز الخدمة الهندية عن الغرائب تجوز الخدمة لغير الله تعالى بالقيام واخذ اليدين والالحناء "ماه وقد اشاروا اليه في النصوص الاربعة التي صدر تأبها فتلك سبعة وبأنته التوفيق.

اقول: (میں کہتا ہوں) یک بتع کرنا ہے ( یعنی دونوں قولوں میں مواخذہ اور مطابقت پیدا کرنا ) درمیان ال نصوص کثیرہ جو ہاہم ایک دومرے کی مؤید ایں اور اس قول کے درمیان جو آفای عالکیری میں فآفای غرائب ہے منقول ہے کہ می گلوق ( ایعنی غیرخدا ) کی آیام معد فحد کرنے اور جھکنے ہے خدمت کرنا جائز ہے اھ بیٹک انھوں ( انگر کرام ) نے اس کی طرف ان چارنصوص میں اشارہ فرمایا جن کوہم پہلے لائے ہیں ہیں سات ہو کئیں اور ائتہ تعافی تی کے کرم ہے حصول آو فیق ہے۔ ( ت

(٣ ما فَأَوْ ى بنديه كمّاب الكراهمية الباب الثامن والعشر ون نوراني كتب كانه يثاور ٥ ٢٩ ٣)

نعم سازا: وا تعات زیام باطنی (۱۱۳) مصفط ایام نامرالدین (۱۱۵) ان دونوں نصاب الاحتساب اول دآخر باب ۹ س (۱۱۷) جواهراز خدهی کتاب الاستنسان (۱۱۷) اس سے عالمگیر بیجلد ۵ ص ۲۳۹:

الانحناء للسلطان اولغيرة مكروة لاته يشبه فعلى المجوس ال

ہ دشاہ ہوکوئی اس کے ملے جمکنامنع ہے کہ بدیجوں کے قعل سے مشابہ ہے۔

(ا \_ فَلْوَى مَعْدِية كَمَابِ الكراهمية الباب الثاكن والعشر ون نوراني كتب خانه يته ور٥ ' ٣٦٩)

نص ١١٨: مجمع الا تهرميلد ٢ نص ١ ١٥ (١١٩) تصول ممادي ب:

يكره الانحناء لانه يشهه فعل البجوسي آي

جھکنامنع ہے کد مجوی کے تعل سے مشابہے۔

( ٣ \_ مجمع الانهم بحواله نصول تمادي كتاب الكراهمية دارا دياء التراث العربي بيروت ٢ / ٢ مه م)

. نش ۱۶۰: سوانهب الزممن (۱۲۱) این ست شرنملالیه جلد اول ص ۱۳۲ (۱۲۲) محیط (۱۲۳) این سے جامع کرموزص ۵۳۵ (۱۲۴) سے بعض لوگ اس قشم کے ہیں کہ وہ خود تو کیا سلام کریں ہے، اگر ان کوسلام کیا جاتا ہے تو بگڑتے ہیں، کہتے ہیں کہ کہ ہمیں برابر کاسمجھ لیا ہے، نیعنی کوئی غریب آ دمی سلام مسنون کرے تو وہ اپنی کسرشان ( لیعنی اپنی ہے عز تی ) سمجھتے ہیں۔ اور بعض یہ جائے ہیں کہ انھیں آواب عرض کہا جائے یا جھک کر ہاتھ سے اشارہ کیا جائے اور بعض یہاں تک ہے ب ک بیں کہ بیہ کہتے ہیں، کیا جمعیں وُھٹا ( یعنی روئی وُھننے والا )جولا ہا ( یعنی کپڑ اٹینے والا )مقرر کررکھا ہے؟ اللہ تعالی ان کو ہدایت دے اور ان کی آئیمیں کھولے۔

مسکلہ ساسا: کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا ہے انبیا وملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے، مثلاً موک علیہ السوام، عیسی علیہ السلام، جبریل علیہ السلام، نبی اور فرشتہ کے سواکسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔ مسکلہ ہم سا: اکثر جگہ میے طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کوسلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو۔ میسلام کا جواب ہیں ہے، بلکہ بہ جواب جا بلیت میں کفار دیا کرتے تھے۔ دہ کہتے تھے: حیالت الله - اسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں وَعَلَیْكُمُ السَّلَام كِها جائے۔

# **多多多多多多**

اس سےروالحتارجلد ۵ ص ۸ سو:

يكرة الانحناء للسلطان وغيرة سي

باوشاہ ہوخواہ کوئی اس کے لئے جھکنامنع ہے۔

(٣٠١/٥) ردالمحتار بحواله المحيط كمّاب الحظر والاباحة بأب الاستيراء وغيره داراحياء الترب العربي بيروت ٢٣٦/٥) نعن ۲۵: نادی کبری ادیام البیتی: الانحدناء بالظهر یی کو ۴ سے پیٹھ جھکا تا کروہ ہے۔

(۱۳ ما الفتاذي الكبراي لا بن حجر كلي باب السير دارالكتب العلميه بيروت ٢٠٤/ ٢٠٠)

نص٢٦: عالمكير بيجلد ۵ ص ٢٩ سا (١٢٤) فآوى امام تمرتاشي سے:

يكرهالانحناءعندالتحية وبهوردالنهي في

(۵\_ فراؤ گا مندریه بحواله التمر تا شی کتاب الکراهیة الباب الثامن والعشر ون نورانی کتب خانه پیثاور ۵ / ۲۹ ۳)

سلام کرتے جھکنامنع ہے حدیث میں اس ہے ممانعت فرمائی ہے۔ ( فناوی رضوبیہ جلد ۲۲،۳۲۸ سے ۲۳،۳۲۸ مضا فاؤنڈیش ، لاہور ) (33) پ ۱،۱۴مجر:۵۲,

# مصافحه ومعانفته وبوسه وقيام كابيان

#### احادیث

صدیث ا: امام احمد وترفدی و این ماجد نے براء بن عازب رضی الله تعالی عند سے روایت کی ، که نبی کریم صلّی الله تعالی عند سے روایت کی ، که نبی کریم صلّی الله تعالی عنیه وسلّم نے فرمایا: جب وومسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہوج تی ہے۔ (1)

اور ابو داود کی روایت میں ہے، جب دومنسلمان ملیس اور مصافحہ کریں ادر اللہ(عز دجل) کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہوجائے گی۔(2)

(1) سنن الترفدي، كتاب الاستئذان ... والخ ، باب ماجاء في المصافحة ، الحديث: ٢٧٣١، ج٣، من ٣٣٣.

### حكيم الامت كيدني بهول

ا مصافی بنا ہے صفح ہے بمعنی کشاد گی وجوڈ ائی اس ہودواز ہے کے تحق کو صفائ الب سمجے ہیں اور الوار کی چوڑ ائی کو صفح السیف سمجے

ہیں ۔ مصافی ہے سمج ہیں ہاتھ کی چوڑ ائی اس ہون تھیلی کو دور ہے کی تھیلی ہے طانا ، معافقہ بنا ہے عنق ہے بمعنی گرون اور گل ، معافقہ ہے منہ کسی کو کھلے لگانا۔ مصافی معافقہ معافقہ ہے منہ کسی کو کھلے لگانا۔ مصافی معافقہ معائل ہے در کھور (۱) مصافی دونوں ہاتھوں سے چاہیں گر درست ہے بلکہ اس کی اصل سنت سے ثابت ہے (۳) اجنی جوان اجد میا نماز فجر کے بعد مصافی کرنا اگر چاہت بور علی گورت سے مصافی جائز ہے ، حصرت ابو بھر صحد کی ابنے بور عصافی کرنا جرام ہے (۵) اپنی تحرک ہے بدائلہ این زیر کہ معنفہ ہیں ایک بور علی گورت کی ابور بھر صحد کرتے تھے ، حصرت عبداللہ این زیر کہ معنفہ ہیں ایک بور علی گورت کی ابور بھر صحد کرتے تھے ، حصرت کرتے ہے ، کورت کی ہورت کے ، حصرت کرتے ہے ، کورت کے باتھ بھرت کی ہورت کی ہ

ت) سنن أي داود، كرّب الاوب، بأب في المصافحة ، الحديث: ١١١٥، ج٣، ص ٣٥٣.

صدیت ۲: بیبق نے شعب الا بمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالی عند سے روایت کی ، کہ رسول اللہ عنی اللہ تعالی عند سے روایت کی ، کہ رسول اللہ عنی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: جو محص دو پہر ہے پہلے چار رکھنتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گو بااس نے شب قدر میں پڑھیں اور دومسلمان مصافحہ کریں تو کو ئی گناہ باتی نہ رہے گا، گرجھڑ جائے گا۔ (3)

حدیث ساز سیح بخاری میں تا دہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے در یافت کیا کیا اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم میں مصافحہ کا دستورتھا؟ کہا: ہاں۔(4)

حدیث مه: امام مالک نے عطاء خراسانی سے روایت کی، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلّم نے فرمایا: آپس

# تحكيم الامنت كي مدنى محول

ا مصافحہ سے گناہ صغیرہ جو ہاتھ سے کیے گئے معاف ہوجاتے ہیں، گناہ کبیرہ ادر حقوق العباد معانب نہیں ہوتے۔ ابوالشخ نے بردایت حضرت عمر مرفوعًا حدیث نقل کی فرمایا نی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دومسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی سور حمتیں اترتی ہیں نو ب رحمتیں مصافحہ کی ابتداء کرنے دالے پراور دس رحمتیں دوسرے پر۔ (مرقات)

۲ \_ بین مصافی کرتے وقت دونوں صاحب پہلے تو اللہ کی حمداس کا شکر کریں کہ اس نے ان کو اسلام کی برکت ہے بھائی بھائی بنا دیا پھر مختص دونون کے لیے دع نے مغانی بھائی بنا دیا پھر مختص دونون کے لیے دع نے مغفرت کر ہے کہ بغفر اللہ لنا ولکم بعض لوگ اس وقت درود شریف پڑھتے ہیں ہے بھی اچھا ہے کہ حضور کی سنت ادا کرتے وقت حضور پر درود شریف پڑھیں جن کے صدقہ میں بیسنت کی۔ (مراۃ المنازج شرح مشکوۃ المصانیج ، ج۲ ہم ۵۱۷)

(3) شعب الإيمان، باب في مقاربة وموادة أعل الدين، فعل في المصافحة ... إلخ، الحديث: ٨٩٥٥، ج٢، ص ١٧٧٣.

### حكيم الامت كي مدنى پھول

ا یعنی نماز چاشت جس کا دنت شروع چهارم دن ہے شروع یوکرنصف دن لینی دو پہر پر ختم ہوجا تا ہے اس کے بڑے نصائل ہیں۔ ۳ کے کیونکہ ان کے پڑھنے میں مشقت ومحنت زیادہ ہے کہ دو پہر کی گرمی اور بھوک کی حالت میں پڑھی جاتی ہے، نیز اس وقت کھانا کھا کر آ رام کرنے کودل چاہتا ہے اس لیے ان کا ثواب زیادہ ہے۔

سے بین گناہ صغیرہ جھڑ جاتے ہیں خصوصا وہ گناہ جو ہاتھوں کے جاویں، گناہ کیرہ توبہ سے اور حقوق العباد اوا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ اس کا مطلب منہیں کہ چوری ڈکیتی کر لی جاوے کی کا مال مارلیا جاوے بعد میں کسی سے مصافحہ کرلیا جاوے سب معاف ہو۔
ندوذ باللہ ا (مراة المن جے شرح مشکوة المصابح ، ج ۲ میں اسم)

(4) تشجيح البخاريء كمّاب الرستئذان بإب المصافحة والحديث: ١٢٦٣ من ١٢٧٠.

# حکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی بوذت ملہ قات مصافحہ کرنا سنت صحابہ ہے بلکہ سنت رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ دسلم ۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج٢ بم ٩)

میں مصافحہ کرو، دل کی کیٹ جاتی رہے گی (یعنی کینے تم ہوجائے گا) اور باہم ہدیہ کرد، محبت پیدا ہوگی اور عدادت نکل جائے گی۔ (5)

حدیث ۵: امام احد نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:
جب دومسلمانوں نے ملاقات کی اور آیک نے دوسرے کا ہاتھ کچڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالٰی کے ذمہ میں بیرت ہے کہ
ان کی وعا کو حاصر کروے اور ہاتھ جدات ہوئے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی اور جولوگ جمع ہوکر اللہ تعالٰی کا
ذکر کرتے ہیں اور سوا رضائے الی کے ان کا کوئی مغمد نہیں ہے تو آسان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے
ہوجا وَاجْمُها ری مغفرت ہوگئ، تمھارے گناہوں کوئیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (6)

حدیث ۲: طبرانی نے سلمان رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہرسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا:
مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے
تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے ہے۔ اور ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اگر چہ سمندر کی جھاگ برابر
ہوں۔ (7)

صدیث ک: ابن النجار نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جومسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عدادت نہ ہوتو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالی دونوں کے گزشتہ گنا ہوں کو بخش دے گا اور جوشن اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے، اس کے دل یا سینے میں عدادت نہ ہوتو نگاہ لوٹے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ وبخش دیے جا کی گرشتہ گناہ وبخش دیے جا کی گرشتہ گناہ وبخش دیے جا کی گرشتہ گناہ وبخش دیے جا کی گے۔(8)

(5) الموطاللا، م ما لك، كما بسن أخلق، باب ماجاء في المماجرة ، الحديث: ١١١١، ج٠٠ مل ١٠٠٠.

# حکیم ال مت کے مدنی کھول

ا \_ آپ عطاء ابن عبدالله الی مسلم ہیں، بنی ہیں، شراسانی ہیں، تا بھی شام ہیں قیام رہا، یہ بھی بھرک میں پیدائش ہے، ۵سابھ ایک سوپینیٹس میں وفات یا ئی، آپ سے امام مالک، اوز اگل شعبہ وغیرہم نے روایات کی ہیں۔

س پیدونوں عمل بہت بن مجرب ایں جس سے مصافحہ کرتے رہوائ سے وشمی نہیں ہوتی ،اگرا تفاقاً بھی ہو بھی جے تو اس کی برکت سے مضرتی خیس نہیں ، یوں بن ایک ورسے کو ہدید دینے سے عدادتیں ختم ہوجاتی ہیں، یہ حدیث بہت اسنادوں سے مختلف طریقہ سے مروی ہے، دیکھومر قانت بیان مقام ۔ (مراة المناجي شرح مشکوة المصافح ،ن۲۶، س ۵۳)

- (6) السندلامام أحمد بن عنبل، الحديث: ١٢٥٣ ١١،٢٥٣ م ٢٨٦، ٢٨٣٥.
  - (7) العجم الكبير الحديث: ١٥٠٠ م ١٥٠ م ١٥٠٠.
  - (8) كنز العمال، كتاب العوبة ، رقم: ٢٥٣٥٨، ج٩٥، ص ٥٤.

صدیث ۸: امام احد وترندی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عند ہے روایت کی کہ رسول الله تعالٰی تعالٰی

عدیث و ترفی کے اس رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ ایک شخص نے عرض کی یار سول اللہ (صنی اللہ تعالٰی علیہ وایت کی مکہ ایک شخص نے عرض کی یار سول اللہ (صنی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسم) اکو کی شخص اینے بھائی یا دوست سے ملاقات کرنے تو کیا اس کے لیے جھک جائے؟ فرہ یا: شہیں۔اس نے کہا، تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافیہ شہیں۔اس نے کہا، تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافیہ کرے؟ فرمایا:ہاں۔(10)

حدیث • ا: ابو داود نے روایت کی، کہ ایک شخص نے ابوذ ررضی اللہ تعالٰی عنہ سے بوچھا، کیاتم لوگ جب حضور

(9) سنن استرندي اكتاب السنتندان ... إلخ ، باب ماجار في الصافحة والحديث: ٣٣٠٠ ج٠٢م ٣٣٠٠.

### حكيم الامت كے مدنى كھول

ا ۔ یعنی جب کو لُ مخص کسی بیمار کی مزاج پری کرنے جادے تو اپنا ہاتھ اس کے سریا ہاتھ پر رکھے پھر زبان سے یہ کہے اس سے بیا رکوتسل ہوتی ہے محر بہت دیر تک ہاتھ ندر کھے رہے یہ ہاتھ دکھنا اظہار مجت کے لیے ہے۔

۲ یونت ملاقات صرف سلام کرنا اونی درجہ ہے اور معافقہ کرنا انتہائی حالت ہے، ہرونت معافقہ تکلیف کا باعث ہے، درمیانی حالت میہ ہے کہ پونت ملاقہ تکلیف کا باعث ہے، درمیانی حالت میہ کہ پونت ملاقات میں مشکوۃ المصابح ،ج ۲ ہم ۵۰۸) کہ بونت ملہ قات سلام بھی کرے مصافحہ بھی اور درمیانی حالت بمیشہ اچھی ہوتی ہے۔ (مراۃ السناجی شرح مشکوۃ المصابح ،ج۲ ہم ۵۰۸) (10) کمرجع انسابق ،الحدیث : ۲۲۳۷ء جم ص ۳۳۳ه

## محيم الامت كيدني پھول

ا \_ كيونكه جمكنا ركوع ب، در غير خدا كوجيسے تجده كرنا حرام ہے ايسے عى دكوع كرنا مجى حرام ہے به نيال رہے كه جمكنا جب ممنوع ہے جب كه تغظيم كے ليے ہو، أثر جمكنا كمى ادر كام كے ليے ہواوروہ كام تغظيم كے ليے ہوتو جائز جيسے كى كے جوستے سيد ھے كرنے يواس كا اتھ يوبو كا چو منے كے ليے جمكنا ممنوع نہيں كه به جمكنا اور كامول كے ليے ہے۔

٣ \_ ليننے اور چو منے كى مم نعت كى چند وجيس بوسكتى بيں: ہرايك سے معالقة كرنا، ہرايك كے ہاتھ پاؤل چومنامنع ہے، خاص بزرگوں كى دست و پاوك اور حاص بياروں كو گلے لگانا جائز ہے يا و نياوارول بالدارول سے خوشاء كے ليے ليٹنا، ان كے ہاتھ پاؤل چومنا درست نبيل لهذا به حديث من ، حاديث كے قلاف نبيس جن بي معالفة اور دست و بايوى كا ثبوت ہے، حضور نے بعض محابہ سے معالفة كيا ہے اور صحب لهذا به حديث من ، حاديث بي وال چوسے بيل \_ (مرقات ، لمعات ، اشعد)

سے بینی مصرفی کرنا ہر مسلمان ہے سنت ہے ہوفت ملاقات مصافی کرے ہوقت ووائ نہ کرے کہ دوائے کے وقت مصرفی کرنے ہے محبت گفتی ہے۔ (مراة المناجی شرح مشکور المصافح ،ج۲ مِس ۱۵) (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَلہ وسلَّم) ہے ملتے تھے تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَلہ وسلَّم) تم ہے مصافحہ کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نے جب بھی ملاقات کی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَلہ وسلَّم) نے مصافحہ کیا۔ ایک دن حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَلہ وسلَّم) نے مصافحہ کیا۔ ایک دن حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَله وسلَّم) نے آدی بھیجا، میں گھر پرموجود نہ تھا، جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا ہیں حاضر ہوا، اس وقت حضور (صلَّی اللہ علیہ وَله وسلَّم) تخت پر تھے، مجھے چیٹالیا تو یہ توب ہی اچھا تھا، خوب اچھا۔ (11)

حدیث اا : صیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ وضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہنے ہیں میں رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر گیا۔ حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسلّم) نے حضرت حسنرضی اللہ تعالٰی عنہ کو دریافت کیا، کہ وہ یہاں ہیں؟ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ کا سہ مسلّم) نے انھیں گلے لگایا اور وہ بھی چیٹ گئے۔ پھر فر مایا: اے اللہ (عزوجل)! بیں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھا اور اسے محبوب بنالے جواسے محبوب رکھے۔ (12)

حدیث ۱۱: امام احمہ نے بیعلی ارضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالٰی عنہ ما دوڑ کر رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسلّم ) نے انھیں چپ نیا اور فر ما یا: اولا دبخل اور بر د لی کا سبب ہوتی ہے۔ (13)

صدیث ۱۳ : تر ندی نے اُم المونین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، که زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب مدینہ میں آئے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالبہ وسلّم) میر ہے مکان میں تشریف فرما ہتھے۔ انھوں نے آکر درواز و کھنکھٹا یا ،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالبہ وسلّم) کیڑ آتھیٹتے ہوئے برہنہ یعنی بغیر چادر اوڑ ہے ہوئے چل دیے۔ واللہ! میں کھنکھٹا یا ،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالبہ وسلّم) کیڑ آتھیٹتے ہوئے برہنہ یعنی بغیر چادر اوڑ ہے ہوئے چل دیے۔ واللہ! میں

#### تحکیم الامت کے مدنی <u>کھول</u>

ا پہاں یعنی ابن مرہ مراد نہیں بلکہ یعلیٰ ابن امیہ مراد ایں جو فتح کہ کے دن ایمان لائے اور غروو حنین، طانف، تبوک میں حاضر ہوئے ، جنگ صفین میں حضرت بلی کے ساتھ رہے ای میں شہید ہوئے رضی اللہ عندہ آپ ہے بہت حضرات نے روایات لیں۔ (مرقات) میں اللہ عندہ آپ ہے بہت حضرات نے روایات لیں۔ (مرقات) میں اور دکو جبن مجل فرمانا ان کی برائی کے لیے نیمیں بلکہ انتہائی محبت کے اظہار کے لیے ہے بیتی اولا دکی انتہائی محبت اسان کو بخیل و ہز رب بن جونے پر مجبور کردیتی ہے۔ بیات فطری ہے آگر چا اللہ والول میں اس کا ظہور کم ہوتا ہے مؤمن کو امقد رسول بمقد بعد اول و بیار سے ہوئے ایس لا پومن احد کھ حتی اکون احب البیا الحج۔ (مراة المنائی شرح مشکلو قالمصائے ، جادیم میں ا

<sup>(11)</sup> سنن أي داود، كمّاب الأدب، باب في المعانقة ، الحديث: ٥٢١٣، جهم ص٥٣٠م.

<sup>(12)</sup> صبح مسلم، كمّاب نضائل الصحابة ، باب من قضائل الحسن والحسين رضى الله عنهما، الحديث: ٥٤- (٢٩ ٢١) بس ١٩س١.

<sup>(13)</sup> المسندلال، م أحمد بن عنبل، حديث يعلى بن مرة التقفى، الحديث: ٢٥٥٤١، ٢٠٥٠م، ١٤٨٨،

نے کہی اس کے پہلے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کو بر جنہ یعنی بغیر چادر اوڑ ھے کسی کے پاس جائے نہیں دیکی تصاور نہ اس کے پہلے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے آخیں گئے لگا یا اور بوسردیا۔ (14) حدیث ما : ابو داود نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روابیت کی ، کہ ایک انصاری خض جن کی طبیعت می مزاح تھ ، وہ باتیں کرر ہے شخے اور لوگوں کو بنسا رہے شخے۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ایک کلڑی سے ان کی مرتب کونی و باتیں کرر ہے شخصور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ) نے فرمایا: بدلہ لے لو۔ انھوں نے کہا، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) تبھی پہنے ہوئے ہیں، تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) نے فرمایا: بدلہ لے لو۔ انھوں نے کہا، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) تبھی پہنے ہوئے ہیں، میرے بدن پرقیص نہیں ہے۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) نے قیص بٹادی، وہ چپٹ گئے اور پہلوکو بوسردیا اور میرے بدن پرقیص نہیں ہے۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) نے قیص بٹادی، وہ چپٹ گئے اور پہلوکو بوسردیا اور میرے میرامقصور نہی تھا۔ دیرا اور اللہ لیا مقصود نہ تھا)

صدیث ۱۵: ابوداود و بیبق نے عامر شعبی سے مرسلا روایت کی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فر ما یا اور دونوں آتھوں کے درمیان میں بوسہ دیا۔ (16) صدیث ۲۱: ابوداود نے زارع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد حضور (صلّی الله تعالٰی عنہ علیہ وفد میں شخص یہ کہتے ہیں جب ہم مدیدہ میں پہنچ ، اپنی مزلوں تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کے دستِ مبارک اور یائے مبارک کو بوسہ دیتے۔ (17)

# عكيم الامت كي مدنى پھول

<sup>(14)</sup> سنن الترندي، كمّاب الستئذ النامه، إلخ، باب ماجاء في المعانقة والقبلة ، الحديث: اسم ٢٥، جهم م ١٣٥٠.

<sup>(15)</sup> سنن أي داود، كرب الادب، باب في قبلة الجسد، الحديث: ٥٢٣٣، جهم، ٢٥٧٥م.

<sup>(16)</sup> المرجع السابق، بإب في تبلة ما بين العينين ، الحديث: ٥٢٢٠، ج٧، م ٥٥٥.

<sup>(17)</sup> المرجع السبق بإب تبلة الرجل الحديث:٥٢٢٥، جهم ص٥٦٥م.

ا ۔ آپ رار گ، بن عامر ابن عبدالقیس ہیں،عبدالقیس قبیلہ کے دفدیس آپ بھی حاضر بارگاہ ہوئے تھے ایمان لا کے معالی ہے، بھرہ میں تیام رہا۔ (مرقات)

۳ ۔ پینی جب مدینہ پنچ تو شوق ومحبت میں ہے خود ہو گئے اپنی سوار بول سے جلد جلد از کر حضور انور کی طرف دوڑ نے گئے زیارت کے سے، آج بھی حج ج ج جب مدینہ منورہ سینچ بیل تو آبیس سامان رکھنا مشکل پڑ جاتا ہے بیرزئپ وہ جانے جس کے دل سے نگی ہو۔ ای وفد میں ایک صاحب سے جن کا نام تھا وہ ج بیسروار قافلہ شخے میں اپنی سواری ہے از ہے، شسل کیا ہسفید عمدہ انہا ہی بہن، پھر مسجد شریف میں سکر دو کیک صاحب سے جن کا نام تھا وہ ج بیسروار قافلہ شخے میں اپنی سواری ہے از ہے، شسل کیا ہسفید عمدہ انہا ہی بہن، پھر مسجد شریف میں سکر دو کے ساخب بیس میں اور ہے مشور انور ان کے سی ادب سے بہت ہے۔ کہت نفل اداکی ، پھر نہا بیت اوب وانکسار خشوع و خضوع ہے بارگاہ بیک بناہ میں عاضر ہوئے حضور انور ان کے سی ادب سے بہت ہے۔

صديث كا: ابوداود في ام الموتين عائشه رضى اللدنعاني عنها عدوايت كى، كدحضرت فاطمه رضى التدنعالي عنها جسب حضور (صلى الله تعالى عليه لاله وسلم) كي خدمت بين حاهر جوتين توحضور (صلى الله تعالى عليه كالبوسكم) ان كي طرف کھٹرے ہوجاتے اور ان کا ہاتھ بکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے بھرا بن جگہ بٹھاتے اور جب حضور (صلی التد تعالی علیہ فالہ وسلم )ان کے یہاں تشریف کے جاتے تو وہ کھڑی ہوجائیں اور حضور (صلّی الله تعالی علیه کا لہوسلم ) کا ہاتھ پکرلیتیں اور بوسدديتيں اور اپني جگه پر بٹھا تيں۔(18)

حدیث ۱۸: ابو داوو نے براءرضی الله تعالٰی عندے روایت کی، که جب ابو بکرصد نیز رضی الله تعالٰی عند شروع شروع مدینہ میں آئے تھے میں ان کے ساتھ ابن کے بہال گیا۔حضرت عائشہ رضی اللد تعالی عنہا بخار میں لیٹی ہوئی تھیں،حضرت ابوبکران کے پاس گئے اور پوچھا بٹی کیسی ہواوران کے رخسارہ پر بوسہ دیا۔ (19)

خوش ہوسے اور فرمایا کہتمہاری ود مسلتیں اللہ کو بڑی بیاری ہیں: ایک علم، دوسرے و قار۔ (اشعہ)

اسال سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ باؤں دونوں چومنا جائز بلکہ منتحب ہے خواہ باؤن پر ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو جوسے خواہ باؤں بر مندر کھ کرچرے دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں کیونکہ مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ چومنامنع ہے، بزرگوں کے ہاتھ اپنے منہ سے چوہے ایسے ہی ان ك پاكل أب مندے چوے آئميں ان كے قدمول سے طے مبارك بيل وہ مونث اور آئمين جوحضور كے قدم شريف سے لگ

> اشررہ آپ کا پاتے ہم آتے اپنی آسموں ہے حمبار ہے آستانہ کونگاتے ایتی آتھوں ہے ہم ابنی سوئی قسمت کو جگاتے اپنی آسمحصوں سے تم آتے خواب میں ہم بتلیاں قدموں سے ل لیتے

پالوی کوسجده سجھنا جہالت ہے، بحدہ میں سات اعضاء زمین پرالگنا اور سجدو کی نیت ہونا ضروری ہے تدم ہوتی میں بیہ پھھ نیس ہوتا۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المعابيع، ج٢ بس٥٢٥)

(18) الرجع السابق، باب في القيام، الحديث: ٥٢١٤، ج٣٥، ٥٣٥م.

جكيم الامت كمدنى يحول

٢ \_ حضرت فاطمه زہرا کے لیے حضور کا کھڑا ہونا تعظیم کا نہ تھا کہ تعظیم اپنے سے بڑے کی ہوتی ہے بلکہ نوشی کا تیام تھا ایسے بی یہ بوسہ محبت و باركا تف سارى اولاد مى حضوركو جناب فاطمدز برا بهت بيارى تحيى كرسب سے چھوٹی تعيں اور آپ كى والد وجناب خد يجرآب كركين میں و فات یا من تھیں تو آپ حضور کی گود میں حضور کی آغوش میں پلیس رضی اللہ تعالی عشہا۔

سے حضرت خاتون جنت کا بہتیام دغیرہ حضور کی تعظیم کے لیے تھا جس میں محبت د جوش کی جاشی تھی معلوم ہوا کہ تعظیم کے لیے تیام سنت ن طمہ زہرا ہے اورخوشی کے لیے قیام سنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم معلوم ہوا کہ جوان بٹی کو چومنا اور جوان بٹی کا اپنے باپ کو چومنا جائز ے۔(مراة المناج شرح مشكوة المعاع، جديم ٢٢٥)

(19) سنن أي داود ، كمّاب الأوب ، باب في قبلة الحذ ، الحديث: ٥٢٢٣ من ٣٥٥م.

حدیث ۱۹: تر مذی فرمون بن عسال رضی الله تعالی عند سے روایت کی ، کدوم میں ورسی الله تعالی علیہ والے بہودک دخس (سنی الله تعالی علیہ والے نو استانیاں کیا ہیں؟ حضور (صنی الله تعالی علیہ والے نو استانیاں کیا ہیں؟ حضور (صنی الله تعالی علیہ والے نو استانیاں کیا ہیں؟ حضور (صنی الله تعالی علیہ والے نو مرایا: الله (عزوجل) کے ساتھ کسی کوشر یک نہ کرو۔ (۱) اور چوری نہ کرو۔ (۲) اور زنانہ کرو۔ (۳) اور جان کو الله (عزوجل) نے حرام کیا ہے اسے ناحق قبل نہ کرو۔ (۳) اور جوجرم سے بری ہوائے بادشاہ کے پائو قبل کے لیے نہ لے جاؤ۔ (۵) اور جادونہ کرو۔ (۲) اور سودنہ کھاؤ۔ (۵) اور عفیف (پاکدامن عورت) پر زنا کی تہمت نہ وهرو۔ (اور لا ائی کے دن موضل چھر کرنہ ہما گواور خاص تم یہودی ہفتہ کے متعلق حدسے تجاوز نہ کرو۔ جب حضور (صنی الله تعالی علیہ کالہ وسلم ) کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ تعالی علیہ کالہ وسلم ) کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ (20)

ت حدیث ۲۰: ابوداود نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہتے جیں کہ ہم حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ وَالہ وسنّم ) کے قربیب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (21)

حدیث الا: صحیح بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی الله تعالٰی عندسے مروی، کہ جب بن قریظہ (یہودیوں کے ایک قبیعے کا نام ہے) اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی الله تعالٰی عند کے تکم پر انزے حضور (صلَّی الله تعالٰی عبیہ کالہ وسلّم) نے سعدرضی الله تعالٰی عند کے پاس آ دمی بھیجا اور وہ وہاں سے قریب میں ہے۔ جب مسجد کے قریب آگے، حضور (صلَّی الله تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) نے انصار سے فرما یا: ایٹے سردار کے پاس اٹھ کرجا ؤ۔ (22)

(20) سنن الترمذي ، كتاب ، لاستنفذ ان . . . إلى ، ، باب ما جاء في قبلة البيد والرجل ، الحديث: ٢٣٢، جهم م ٣٣٥،

(21) سنن أي داود، كمّاب الادب، باب في قبلة اليد، الحديث: ٥٢٢٣، جم، م ٢٥٣٥،

(22) صبيح ابناري، كترب الجهاد، بإب اذ انزل العدوعلى علم رجل الحديث: ٣٣٠ - ٣، ج٢ بس٢٣ -

وكتماب المغازي، بإب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحز اب ... والخ والحديث: ١٢١ من جسام ٢٥٠٠

صحيح مسلم، كمّاب الجهاد . . . والخ، باب جواز قال من نقض العمد . . . إلخ ، الحديث: ٦٣ ـ (٦٨ ١٤) م ٢٥٣ .

حكيم الامت كے مدفی بھول

۔ غزوہ خند ق جے احز بہم کہتے ہیں اس میں یہودیدید مینی بن قریظ اور بن نضیر کا ہاتھ تق انہول نے صفورانورسلی النہ عدید ہم سے غداری کرکے کفار مکہ ہے۔ مدینہ پرچ معالی کرائی تھی ہعضور انورسلی النہ علیہ وسلم نے اس غزوہ سے فارغ ہوکر پچیں دن بن قریط کا محصرہ رکھی یہ لوگ نگل آکر ہوئے کہ ہم سعد این معاذ کے فیصلہ پر داختی ہیں۔ ہمارے متعلق جوفیصلہ کریں ہم کومتظور ہے یہ من کر حضورانورسی منہ عدید وسم نے حضرت سعد این معاذ کو بلوایا تا کہ وہ اپنا فیصلہ دیں یہاں وہ وا تعد ذکور ہے۔

سبیدر است سعد این معاذ اس غزوہ خندق میں زخی ہو گئے تھے زخم سے خون جاری تھا صنور انور صلی اللہ علیہ وسم کے بلے پرخون سے

حدیث ۲۲: بیبقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندسے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول انتصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مسجد میں بیڑے کرہم سے با تیں کرتے جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اتنی ویر کھڑے رہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ) کود کھے لیتے کہ بعض از واج مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔ (23)

حدیث ۲۳: ترندی و ابودا ودینے معاویدرضی الله تعالی عنه سے روایت کی کهرسول الله صنّی الله تعالی علیه وسنّم

قدرتی طور پر بند ہو گیا تھا۔ (اشعہ)

"سیبال مسجد سے مراومسجد نبوی شریف نبیس ہے بلکہ وہ جگہ ہے جہال حضور انور صلی اللہ علیہ دسلم اس محاصرہ کے زمانہ بیس نمر ز پڑھتے ہے ۔ کیونکہ اس وقت حضور انور مسلی اللہ علیہ وسلم بن قریظہ کے محلہ کے اردگر دمسلمانوں کے لشکر کے ساتھ ان کا محاصرہ کیے ہوئے ہے وہاں حضرت سعد بلائے سکتے تھے۔ (مرقاب)

اس اس فر مان عانی بین حضورانور نے تمام افسار کو دو تھم دیے : ایک حضرت سعد کی تعظیم نے لیے کھڑا ہونا ، دوسرے ان کے استقبال کے
لیے پھوآ کے جانا ان کو لے کرآنا ہزرگوں کی آمد پر بید دنوں کام بینی تغظیمی تیام اور استقبال جائز بلک سنت صحب ہیں بلکہ حضور کی سنت تولی بھی
اس سے الی سید کم فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بیتھم حضرت سعد کی بیار تی کی وجہ سے تھا تا کہ لوگ آئیں سواری سے اتار لاوی گر بیدورست منیں در منصرف ایک دوآ دمیوں کو کہا جاتا اور بجائے سید کم سے مریشتکم ارشاو ہوتا تمام افسار کو تیام کا تھم نہ ہوتا جمہور عماء نے اس حدیث کی بنا پر فرمایا ہے بزرگوں کے لیے تیام تعظیمی مستحب ہے ،حضور صلی افقد علیہ وسلم نے حضرت تکرمہ بین ابوجہل اور عدی ابن حاتم کی آمد پر ان کی عزت افزائی کے لیے تیام فرمایا ،حضرت فاطمہ ذیرا حضور انور کی تشریف آور کی پر نقظیم تی م کرتی تھیں، محابہ کرام رضی ، مذہبھم نے حضور صلی اللہ علیہ دسلم کے لیے تیام نقشی یار ہا کیا ہے در کھو۔ (مرقات ، اشعہ اور کمعات) ہم باب السراء میں بر بر بحث کر بھے ہیں اور جماری کرتا ہوا مائی حصداول میں تیام نقشیمی کی مکمل بحث کردی گئی ہے وہاں مطالعہ کرو۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابع، ج٢ بص٣٥)

(23) شعب اما يمان ، باب في مقاربة وموادة أحل الدين بصل في قيام المرء... إلخ والحديث: • ٩٠٠ ٨، ٢٠ م ٢٠٠٠ م.

### تعلیم اله مت کے مدنی پھول

ا \_ حضور کی تعظیم کے لیے کیونکہ میہ بات بہت بری محسول ہوتی ہے کہ مخدوم کھڑا ہواور خدام بیٹے یا لیٹے ہوں۔اس ہے معلوم ہوا کہ مخدوم کھڑا ہواور خدام بیٹے یا لیٹے ہوں۔اس ہے معلوم ہوا کہ مخدوم کے جانے پر بھی تیام کی احادیث کا مطلب ہم پہلے عرض کے جانے پر بھی تیام کی احادیث کا مطلب ہم پہلے عرض کر بھیے ہیں لہذا احادیث میں تعارض نہیں وہاں کا مطالع فرماؤ۔

۲۔ اس می تنظیم کی انتہا ہے کہ جب تک حضور اپنے کئی گھر میں داخل نہ ہوجاتے وہ حضرات کھڑے ہی رہتے تا کہ ہم حضور کے سرمنے جب کہ آپ کھڑے ہوں بیٹھے ہوئے نظر ندآ نمیں ،اللہ تعالی ایساادب نصیب کرے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ ،مصابیح ، ج۲ ہس ۲۴م) نے قرمایا: جس کی یہ خوتی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے گھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔(24)

حدیث ۲۲: ابو داود نے ابواما مہرض اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ وسم عصایہ طیک کہ باہر شریف لائے۔ ہم حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) کے لیے گھڑے ہوگئے۔ ارشاد فرمایہ: اس طرح نہ گھڑے ہوا کر وجیسے جمی گھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوہرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔ (25)

طرح نہ گھڑے ہوا کہ وجیسے جمی گھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوہرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔ (25)

یعنی جمیوں کا گھڑے ہونے ہونے میں جو طریقہ ہے وہ فتیج و مذہوم ہے، اس طرح کھڑے ہونے کی مم نعت ہے، دوہ یہ کہ اُس اللہ ہونے ہوئے ہیں اور کچھلوگ بروجہ تعظیم ان کے قریب کھڑے سے ہیاں۔ دوسری صورت عدم جواز کی سے کہ اُس اب بعضے ہوئے ہوئے ہیں اور کچھلوگ بروجہ تعظیم ان کے قریب کھڑے سے ہیا کہ جندوستان میں اب بھی ہیں۔ دوسری صورت عدم ہواو زدوکوب بھی بہت جگہرواج ہے کہ امیروں، رئیسوں، زمین واروں کے لیے ان کی رعایا کھڑی ہوتی ہے، نہ کھڑی ہوتو زدوکوب تک لوبت آئی ہے۔ ایسے ہی متنکبرین و متجرین کے متعلق معاویہ ضی اللہ تعالٰی عنہ والی حدیث میں وعید آئی ہے۔ ایسے ہی متنکبرین و متجبرین و متعلق معاویہ ضی اللہ تعالٰی عنہ والی حدیث میں وعید آئی

(24) سنن الترندي بكتاب الادب، باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل ، الحديث: ٢٤٦٣، ج٣٥ ص٧٥،

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا اس صدیث نے ممانعت قیام کی تمام صدینون کی شرح کردی کہ جوکوئی اپنے لیے قیام تنظیمی کرانا چاہے اس کے لیے نہ کھڑے ہویا اس طرح کھڑے ہوتا ممنوع ہے کہ مخد دم بیٹیا ہوا ہواورلوگ اس کے سامنے کھڑے ہول دست بستداور بیٹل تکبروغرور کے لیے ہوضرور ہ نہ تو سب سند میں میں عاول حاکم کے روبرو کھڑا ہونا خصوصا مقدمہ والول کا بول استاذ کے سب سخت ممنوع ہے۔ عالم وین کے سمامنے دست بستہ کھڑا ہونا ہونا ہول حاکم کے روبرو کھڑا ہونا خصوصا مقدمہ والول کا بول استاذ کے سامنے شکر دوں کا کھڑا ہونا مستحب ہے آگر چہ میں حضرات بیٹھے ہوئے ہوں اور شاگر دول وغیرہ کھڑے ہول۔ (مرقات) ہال مخدومین کا حکبر انہیں کھڑا کرنا خود بیٹھے رہنا میں موقع ہے ہیں یہال مراوہ ہے۔ (افیعۃ اللمعات)

م کے بینی اس مسلم کی تعظیم کو بہند کرنا یا لوگوں کو ایسی تعظیم کا اپنے لیے تھم دینا جہنمی ہونے کا سبب ہے اور تکبر جہنم کا راستہ ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکلوۃ المصابیح ، ج۲ ہم ۵۳۷)

(25) سنن أي داود، كتاب الادب، باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك، الحديث: • ٥٢٣، ج٣٥، ج٣٥٠.

# حکیم الرمت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا \_ غالبِّ حضور صلی الله علیه وسلم نار ہے اس لیے عصا پر ٹیک لگائے تشریف لائے۔ ا

۔ بعنی تنہارا بہ قیام تو شیک ہے گر جمیول کا ساقیام نہ کرنا کہ مخدوم بیٹھا ہو خدام سامنے دست بستہ روقد کھڑے ہوئے ہول اور مخدوم بیٹھا ہو خدام سامنے دست بستہ روقد کھڑے ہوئے ہول اور مخدوم بیٹھا ہو خدام سامنے دست بستہ روقد کھڑے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہے بیٹی کی کے تعظیم کی نواہش بھی کرتا ہو کہ ایسا قیام ممنوع ہے یہ قیوو نیال میں رہیں۔ مرقات نے فرمایا کہ یہاں تیم ہے مروف ہے بیٹی کی کے لیے تعظیمنا کھڑا رہنا۔ (مراق المناجی شرح مشکلوں المصائع ، جا میں کھی ا

ر المر من من الم الموری من الموری من الموری من الموری المان الموری المو

**多多多多多** 

# مسائل فقهيه

مسئلہ ا: مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت تواتر سے ہے اور احادیث میں اس کی بڑی نصیبت آئی ہے۔ ایک حدیث یہ ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو حرکت دی، اس کے تمام گناہ گرجا کیں گے جتی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنامت ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جوازیہ بتاتا ہے کہ نماز فجر وعصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلم نول میں رواج ہے ہی جائز ہے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا، اس سے مراد بدعت سے اور بعض کتابول میں جو اس کو بدعت کہا حمیا

(1) الدرالمخاروردالمحتار، كتاب الحظر والاياجة مباب الاستبراء وغيرو، ج ٩ بص ١٢٨.

اعلی حضرت ،امام ابسنت ،مجدد دین وملت التاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فناوی رضوبیشر بیف بین تحریر فرمات بین: غنیّة ذوی الاحکام حاشیه در روغر ربین ہے:

المصافحة سنة عقب الصلوات كلها وعن كل لقى ولنا فيها رسالة سميمها سعادة اهل الاسلام بالمصافحة عقب الصلوة والسلام ٢\_\_

مصہ فی کرنا تمام نمازوں کے بعد اور ہر ملاقات کے موقع پر سنت ہے۔ ای موضوع پر جمارا ایک رمالہ ہے جس کا نام معادۃ اهل الاسلام بالمصافحة عقب الصعوۃ والسلام رکھا ہے۔ (بعنی ورود وسلام پڑھنے کے بعد مصافحہ کرنے میں مسلمانوں کے لئے معاوت ہے)۔ (ت) (۲ فیزین میرمحمد کتب خانہ کراچی الاحکام حاشیہ الدر والحکام باب الصلوۃ العیدین میرمحمد کتب خانہ کراچی ا / ۱۳۲)

عاضية الكنز لعلامة السيدالاز برى يس ب:

من المستحب (اي يوم العيد) اظهار الفرح والبشاشة والتهنية والمصافحة بل هي سنة عقب الصلوات كلها ال\_\_

عید کے دن خوشی فرحت اور مبار کہاد کا اظہار کرنا اور باہم ایک دوسرے سے مصافی کرنا مستحب ہے بلکہ ہر نماز کے بعد مصافی سنت ہے۔(ت)(سے فتح معین شرح الکنز لملائسکین باب الصلوۃ العیدین ایج ایم سعید کمپنی کراچی ا /۳۲۵)

طعه وى على مراق الفدرة مي ب: كذا تطلب المصافحة فهي سنة عقب الصلوة كلها سي.

(٣\_ حاشيه الطحطا وي على مراتى الفلاح باب احكام العيدين نورمجر كارخانه تبيرت كتب كراچيس ٢٨٩)

یوں بی مصرفحہ کی طلب کی جائے کیونکہ میہ ہر نماز کے بعدسنت ہے۔ (ت)

( نآوی رضویه، جلد ۲۲،۳۸ م.۲۳ رضا فاؤنڈیش، لا ہور )

مسئلہ ۲: جس طرح فجر وعصر کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے، کیونکہ اصل مصافحہ کرنا جائز ہے جائز ہی ہے، جب تک شرع مطہر سے ممانعت ثابت نہ ہو۔ (2) مسئلہ سا: مصافحہ سے کہ ایک شخص اپنی تشکی دوسرے کی تقیل سے ملائے ، فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ مسئلہ سا: مصافحہ سے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا دغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ (3)

ا مسئلہ ہم: مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی ہے، کہ حضورا قدر صنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دستِ مبارک ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا۔ (4) لیتیٰ ہرایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ دوسراطریقہ جس کوبعض فقہا نے بیان کیا اوراس کی نسبت بھی وہ کہتے ہیں کہ حدیث ہے اور بایاں با تھیں سے بھی وہ کہتے ہیں کہ حدیث ہے اور بایاں با تھیں سے ملائے اورانگو شخے کو دبائے کہ انگو شخے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (5) مسئلہ ۵: مصافحہ مسنون مید ہو کہ جب دومسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے اس کے بعد مصر فحہ کریں۔ مسئلہ ۵: مصافحہ مصافحہ کریں۔ گرصت کے وقت بھی عوماً مصافحہ کرتے ہیں، اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری۔ گراصل مصر فحہ کا

جواز (لیعنی ٔ جائز ہونا) حدیث سے ثابت ہے تواس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ مسئلہ ۲: معانقہ کرنا (لیعنی گلے ملنا) بھی جائز ہے جبکہ خوف فتنداور اندیشہوت نہ ہو۔ چ ہے کہ جس سے معانقہ کی جائے وہ صرف تہبندیا فقط پا جامہ پہنے ہوئے نہ ہو، بلکہ کرتا یا اچکن بھی پہنے ہو یا چاور اوڑ ھے ہولیعنی کپڑا حائل ہو۔ (6)

اعلى حصرت المام المسنت مجدودين وملت الثاه المام احمد رمناخان عليه رحمة الرحمن فآوي رضوبيشريف ميس تحرير فريات بيس:

کپڑوں کے اوپر معافقہ جہال خوف فئتہ ، شہوت نہ ہو بلاریب مشروع ہے اس کے جواز پرتمام ائمہ مجتبدین کا اجماع اور سفر وغیر سفر میں بشر، لط ندکور ومطلقا جائز یخصیص سفر کی حدیث وفقہ سے تابت نہیں نہ کہ استغفر اللہ مطلقا حرام ہوا پر جعفر عقیلی حضرت حمیم واری رضی امند تعالی علیہ وسلم عن المهعانقة فقال تعیبة الامهم سے عند سے دوایت کرتے ہیں: قال سالت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن المهعانقة فقال تعیبة الامهم سے

<sup>(2)</sup> ردالحتار، كمّاب الحفر والأباحة ، باب الاستبراء وغيره، ج٩،٩٨٠.

<sup>(3)</sup> الرجع السابق، ١٢٩٠.

<sup>(4)</sup> ميح ابخارى، كتاب الاستخذان، باب المعافية، جسم ص ١٥١.

<sup>(5)</sup> انظرردالمحتار، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، جه بص ٦٢٩.

<sup>(6)</sup> تبيين الحقائق، كماب الكراهية ، فعل في الاستبراء وغيره، ج ٢ م٠٥٠.

وصالح ودهم وان اول من عائق خليل الله ابراهيم المدين فيرسول التدملي الله تعالى عليه وسم عمناغة كامئله دريافت کیا۔ رشاوفر مایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوتی ہے ال کی اور بیٹک پہلے جس نے معالقہ کیا اسٹر تعافی کے لیں ابراہیم ہیں عبیرالصوع وانسلام. (ا \_انضعفاء، مكبير تعقيلي حديث المها دارالكتب العلميه بيروت ٣ ١٥٥)

اس حدیث میں صریح تائید ہے عمرو کے قول کی کہ معانقہ ایک ولیل تو ی ہے۔ افزونی محبت پر۔ شخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ الله تعالى اشعة الهمعات بيل فرمات بين: امامعانقة الرخوف فقنه نباشد مشروع است خصوصا نز د قد دم ازسنر ۲ \_ الحرس فتنے كا انديشه نه ہوتو مجلے ملنا جائز ہے خصوصا جبکہ آ دمی سفر سے آئے الخے۔ (ت)

(٢ \_ افتعة اللمعات كمّاب الادب باب المصافحة والمعانقة مكتبه نوربيرضوبي تكمر ٣٠, ٣٠)

الرمخار بيل ہے: وكرة تحريماً تقبيل الرجل ومعانقته في ازار واحد، وقال ابويوسف رحمه الله تعالى لاہاس بالتقبيل والمعانقة في ازار واحدولو كأن عليه قميص اوجبة جاز بلا كراهة بالاجماع وصحه في الهداية وعليه البتون "انتهى ملخصاً كى مردكو يوسه دينا اوراس سے مكلے لمناايك چادرين كروہ تحريكى بے۔ امام ابويوسف رحمة الله تعالى عديه نے فر مایا: یک ازار میں بوسہ دسینے اور معانقة کرنے میں حرج نہیں اور اگر وہ کرنتہ پہنے ہو یا جبہ تو بغیر کسی کراہت کے بالا جماع جائز ہے ہداریہ میں اس کی تھی فر ، کی اور اس کے مطابق سارے متون ہیں انتی ملخصا۔ (ت

(٣ \_ ورمختار كماب الحظر والأباحة باب الاستبراء مطبع مجتبائي دبل ٢ / ٢٣٣)

اوراییا ہی شیخ محقق نے کافی سے نقل کیا: حیث قال در گفته اند کہ خلاف درجائیست کہ برجنہ تن باشندا ما باقیص وجبہ نا باس بداست با جماع دمو الصحیح كذانی الكافی السه شیخ عبدالحق محدث د الدی رحمه الله تعالی نے قرما یا كه لوگول نے كہا ہے كه معانقة وغيره عيس اس جكه اختلاف ہے كه جهال نظیم موں، لیکن اگر کرت یا جبہ پہنے ہوں تو پھر بالاجماع کوئی حرج نہیں، اور یکی سے جہاں کافی میں مذکور ہے۔ (ت

(الاحتة اللمعنات كمّاب الأدب باب المصافحة والمعانقة كمتبدنور بيرضوبه تكمر ١٠/٣)

مبته اگر دونو رینظے بدن ہوں تو اس صورت کو بعض روایات میں طروہ کہاہے۔اور امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالٰی کے نز دیک یوں بھی پچھ ترج نہیں۔ بیٹک جہیں خوف فتنہ ہومثلا عورت یا امر دخوبصورت سے معانقہ کرنا خصوصا جبکہ بنظر شہوت ہوتو ، س صورت کی کر اہت وعدم جو، ز میں کسی کو کلام نہیں شرح وقامیری کتاب الکرادریة میں ہے:

وكرة تقبيل الرجل وعناقه في ازار واحد وجازمع قميص ومصافحة شعطف على الضهير في جاز هذا عندابي حنيفه ومحمدار حمهما الله تعالى وقال ابويوسف رحمه الله تعالى عنه لاباس بهما في ازار واحدواما مع القميص فلاباس بالاجماع والخلاف فيما يكون للمحبة وامأ بالشهوة فلاشك في الحرمة اجماعا ٢\_ انتهى کی مرد کو بوسہ دینا اور ، یک چاور میں اس سے مللے مانا مکر دو ہے البتہ کرنتہ پہنے ہوں تو جائز ہے۔ اور مصافی کرنا بھی جائز ہے۔ سے

حدیث سے ثابت نے کہ رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معانقہ کیا۔ (7) مسئلہ ک: بعد نماز عیدین مسلمانوں میں معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہار خوثی کا ایک طریقہ ہے۔ یہ معانقہ بھی جائز ہے، جبکہ کل فتنہ نہ ہومثلاً امرد خویصورت سے معانقہ کرنا کہ بیجل فتنہ ہے۔

مسئلہ ۸: بوسہ ویٹا اگریشہوت ہوتو تا جائز ہے اور اکرام و تعظیم کے لیے ہوتو ہوسکتا ہے۔ بیشانی پر بوسہ بھی انھیں شرا کط کے ساتھ جائز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دونوں آئکھوں کے ورمیان کو بوسہ دیا ثابت ہے۔
آئکھوں کے ورمیان کو بوسہ دیا۔ (8) اور صحاب و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہ ہم اجمعین ہے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔
مسئلہ ۹: بعض نوگ مصافی کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ جوم لیا کرتے ہیں یہ کمروہ ہے، ایسانہیں کرنا چاہیے۔ (9) مسئلہ ۱: عالم وین اور بادشاہ عاول کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالم وین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ بیں بوسہ دون تو اس کے سمنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ یا وی بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (10)

(تشریک) مصافحتہ اس عبارت کا عطف جازگی خمیر پر ہے۔ اور بدایام ابر حنیف اور امام تھر کے نزویک ہے لیکن امام ابو بوسف نے فر مایا: الله تعالٰی سب پررحم فر مائے بوسر وینا اور معافقہ کرتا اگر ایک چاور میں ہوتو کوئی حری نہیں لیکن اگر تمیں ہینے ہوتو پھڑ بالا تفاق پچے مضا کفتہ ہیں۔ او ریا اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ بدکام بیاد ومجت کے انداز میں ہولیکن اگر شہوت سے ہوتو پھر اجہ عاحرمت میں کوئی شک نہیں بھی رہے اور کا سے شرح الوقایہ کیا ہے الکراہیۃ مسئلۃ التھبیل والاعتماق التی ایم سعید کمپین کرا چی سم کا میں الدقایہ کی الدی مسئلۃ التھبیل والاعتماق التی ایم سعید کمپین کرا چی سم کا میں الدی میں میں الدی می

- (7) انظر:سنن أي داود، كماب الأوب، باب في قبلة ما بين التينين ، الحديث: ۵۲۲۰، ٢٠٥٥، ٥٥٠. من ۵۵، ٥٥٠. من ۵۵، من وي
- (8) سنن إبن ماجه كماّب الجنائز، باب ذكروفات حودفنه في الله نعالي عليه وسلّم والحديث: ١٩٢٥، ج ٢٠٩٣.
  - (9) تبيين الحق كل بالأب الكراهية وقصل في الاستبراء وغيره الحيم ٥١٠٠.
  - (10) الدرالخار، كتاب النظر والأباحة ، باب الاستبراء وغيره ، ج من اسلام

اعلى حصرت ، ١٠ م المسنت ، مجدود ين ولمت الثاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فأوى رضويه تريف من تحرير فرمات تال :

مسئلہ اا:عورت نے عورت کے موٹھ یا رضارہ کو بوقت ملاقات یا بوقت رخصت بوسہ دیا، بیکر دہ ہے۔ (11) مسئلہ ۱۲: عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے۔جس نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہوا، دونوں گنجگار ہوئے۔ (12)

تنويرالابصار ودرمختار ميں ہے:

لاباس بتقبيل يد الرجل العالم والبتورع على سبيل التبرك درر ونقل البصنف عن الجامع انه لاباس بتقبيل يد المحدث عن الجامع انه لاباس بتقبيل يدالحا كمر البتدين و السلطان العادل وقيل سنة هجتني سي

کسی عالم اور پارسافخص کے بطور تبرک ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں (درر) مصنف نے الحامع سے نقل فرمایا کہ دیندار عالم اور عاول باوشاہ کے ہاتھوں کوجی بوسہ دہنے میں کوئی مضا نقہ نہیں اور ریجی کہا گیا کہ بیسنت ہے (عبیمیا)۔(ت)

(٣ \_ درمخنارشرح تنويرالا بعبار كماب الحظر والاباحة باب الاستبرا ومطبع مجنائي ديل ٢ / ١٠ ١٠٠)

روالحتاريس ہے:

قوله وقیل سنة ای تقبیل ین العادل و السلطان العادل قال الشر نبلالی وعلبت ان مفاد الاحادیث سنیته اوند به کها اشار الیه العینی ال

مصنف کا قول کہا کمیا کہ نیسنت ہے ( یعنی عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھوں کو بوسد دینا) علامہ شرمیلالی نے فرہایا کہ حدیثوں کا مغادسنیت یا استخاب ہے جبیبا کہ علامہ بینی نے اس کی طرف اشارہ کیاہے۔(ت)

(ا\_ردالحتار كماب الحظر والاباحة باب الاستبراء داراحياء التراث العربي بيردت ٥/٥٠٥)

ال بين ہے:

قده عن الخانية والحقائق ان التقبيل على سبيل البريلا شهوة جائز بالإجماع سي

(٣\_ردالحتار كماب الحظر والاباحة باب الاستبراء واراحياء التراث بعربي بيروت ٢٣٥١)

دري من الماعلى وجه البرقجائز عند الكل خانية سيدوالله تعالى اعلم

(٣١٥ در مخاركاب الحظر والاباحة باب الاستبراء مطبع مجتبائي دالي ٢ (٢٢٣)

مجلائی کے طریقے پر بوسہ دیناسب کے نز دیک جائز ہے۔ نڈاؤی قاضی خان اور اللہ نتعالٰی سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت) (فرآوی رضوبہ ، جلد ۲۲۹، ص ۲۲۹۔ اسویر منہ فاؤنڈیش ، لاہور)

(11) الرجع الهابق بص١٣٣٠.

(12) تبيين الحق أنّ النّاب الكراهية العلل في الاستبراء دغيره الآع م ٢٥٠.

مسكر سا: بوسدى جوشمين إن:

(1) بوسه رحمت، جيسے والدين كأ اولا دكو بوسه دينا ..

(2) بوسه شفقت، جیسے اولا د کا والدین کو بوسہ دینا۔

(3) بوسه محبت، جیسے ایک حفس اسینے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دیسے۔

(4) بوسه تحیت ، جیسے بوتت ملاقات ایک مسلم دوسرے مسلم کو پوسر دے۔

(5) بوسه شہوت، جیسے مردعورت کو بوسہ دے اور

(6) ایک قسم بوسندویانت ہے، جیسے حجر اسود کا بوسہ ۔ (13)

مسئلہ سما: مصحف بینی قرآن مجید کو بوسہ دینا مجی محابہ کرام کے قعل سے ثابت ہے، مصرت عمر رضی اللہ لغالی عنہ روزانہ مج کو بوسہ دیتے ہتے اور کہتے ہیر ہے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے ادر حضرت عثمان رضی اللہ لتعالی عنہ مجی مصحف کو بوسہ دیتے اور چبرے سے مس کرتے۔ (14)

مسكله ١٥ : سجده تحيت يعني ملاقات ك وقت بطور اكرام كسي كوسجده كرنا حرام ب اور اكر بقصد عبادت موتوسجده كرف والاكافر بك كه غير خداك عبادت كفرب-(15)

مسئلہ ۱۱: بادشاہ کو بروجہ تحیت سجدہ کرنا یا اس کے سامنے زمین کو بوسہ دینا کفرنہیں، تمریبی تخص مینهگار ہوااور اگر عماوت کے طور پرسجدہ کیا تو کفر ہے۔ عالم کے پاس آنے والا بھی اگر زبین کو بوسہ دے، بیکی ناجائز و گناہ ہے، کرنے والا اوراس پرراضی ہوئے والا دونوں گنہگار ہیں۔(16)

مسكله كا: ملاقات كودتت جمكنامنع ب-(17) يعنى اتنا جمكنا كدمدِ ركوع تك موجائـ

مسئلہ ١٨: آنے والے ك تعظيم كے ليے كھڑا ہونا جائز بلكه مندوب ہے، جبكه اليے كى تعظيم كے ليے كھڑا ہوجو مستحق تعظیم ہے، مثلاً عالم دین کی تعظیم کو کھڑا ہونا۔ کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے یا قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور ایسا شخص آعمیا جس

<sup>(13)</sup> الرفع اسابق.

<sup>(14)</sup> الدرالخار كماب الحظر والاباحة ، باب الاستيراء وغيره ، ج ٩ م ١١٣٠.

<sup>(15)</sup> ردالمحتار، كناب العظر والاباحة ، باب الاستبراه وغيره، ج٩، ١٣٠٠.

يرهة الأكري رضويه وجلد ٢٢ ين رساله الزبدة الزكية لتحريم جود التحية

<sup>(16)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن والعشر ون في ملاقاة الملوك، ج٥، ص١٩٩\_٣١٩.

<sup>(17)</sup> المرجع السابق من ١٩٣٩.

ك تعظيم كرنى چاہية واس حالت ميں مجھى تعظيم كو كھٹرا ہوسكتا ہے۔(18)

مسئلہ 19: جو شخص یہ پہند کرتا ہو کہ لوگ میرے لیے کھڑے ہوں اس کی میہ بات ناپند و مذموم ہے۔ (19) احادیث میں اس قیام کی ندمت ہے یا اس قیام کو برا بتا یا عمیا ہے۔ جواعا تم میں مروج ہے کہ سلاطین بیٹھے ہوتے ہیں اور اُس کے آس پاس تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں، آنے والے کے لیے کھڑا ہونا اس قیام ممنوع میں داخل نہیں۔ قیام میلا وشریف کی ممانعت پر ان احادیث سے دلیل لانا جہالت ہے۔

مسئلہ ۲۰: جہاں بیداندیشہ ہو کہ تعظیم کے لیے اگر کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں بغض وعداوت پیدا ہوگا،خصوصا الیم جگہ جہاں قیام کارواج ہے تو قیام کرنا چاہیے تا کہ ایک مسلم کو بغض وعداوت سے بچایا جائے۔(20)

(18) الدرالخاروردالمحتار ، كماب العظر والإباحة ، باب الاستبراء وغيره ، ج م ١٣٣٠ .

(19) روالحتارة كماب العظر والاباحة ، باب الاستبراء وغيره ، ج ٩ ص ١٣٣٠.

(20) اللى حصرت الهم المسنت مجدودين وطنت الشاه المام احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فآوى رضوبيشريف جيل تحرير فرمات بيل:

وہائی جموئے ہیں اوران کا منع کہنا شریعت پر افترا ہے، ان سے پوچو کہ اللہ ورمول نے منع فرمایا ہے یا تم منع کرتے ہو۔ آگر کہیں اللہ و
رسول نے منع فرمایا ہے، تو دکھا میں کس آیت کس صدیث سی کہ قیام مجلس مبارک منع ہے، اورا گر کہیں کہ ہم خود منع کرتے ہیں، تو بکا
کریں ، بھم اُن کا نہیں بلکہ اللہ و رسول کا ہے جس جلالہ، وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ عزوج سے نقر آن عظیم میں جا بی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کی تعظیم کا تھم فرمایا اور یہ قیام بھی اقسام تعظیم ہے ہو جب تک اس خاص تعظیم کی ممانعت اللہ ورسول اللہ کے تم سے جا بت نہ ہو یہ
علیہ وسلم کی تعظیم کا تھم فرمایا اور یہ قیام بھی اقسام تعظیم ہے ہو وہ جب تک اس خاص تعظیم کی ممانعت اللہ ورسول اللہ کے تم سے جا بت نہ ہو یہ
علم قرآنی کے مطابق ہے ۔ قرآن عظیم ہے بڑو کر اور کیا دلیل ورکار ہے، زیادہ تفسیل ہمارے درسالہ اقامتہ القیام ہیں ہے، خود صفورا قدیم میں اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے انسانہ کا میں اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے انسانہ کرام کو ان
علیہ وسلم کے لیے قیام کرتی سعد بن معاذرض اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ جب صفور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انسانہ کا معتم فرمایا۔ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ جب صفور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجلس انور سے اُنصے قیاما حتی لوا ہ
قدد خل بعض ہیہ وہ از واجہ ۔ ا

(ا \_ سنن انی داؤد کتاب الاوب باب فی اتحلم واخلاق النی صلی الله تعالی علیه و کلم آفتاب عالم پریس ما ہور ۲۰۲/۲ می سب کھڑے ہوجاتے اور کھڑے دہتے جب تک کے جعفور حجرات ٹریف بٹی سے کسی بیس تشریف نہ لے جاتے ، ممانعت تیام ای جم سے کہ ان کا بادش ہ تخت پر ہینے اور در باری تضویر بینے ہوئے سامنے کھڑے رہتے ۔ بعض وقت اس کی تابیندی بطویہ تواضع و رفع تکلف ہے جیسے اب بھی کوئی معظم دینی آئے اور حاضرین اس کے لیے قیام کریں تو وہ کہتا ہے کہ تکلیف نہ فرمائے تشریف رکھے ، اس کے بیامی نہیں کہ تیا م سے شرعا کرتا ہے بلکہ تواضعا ، مانعین کے میال بھی قیام تعظیمی برابر دارئے ہے سیٹے ملوں کے لیے تیام کریں گے اورلوگ ان کے بیامی کی میان بھی قیام گریہ توا ہے ملوں کے لیے تیام کریں گے اورلوگ ان کے لیے تیام کریں بعض بیٹے دہیں تو تاراض ہوں گے ہے اورب جائیں گے گریہ توا ہے ملوں کی تعظیم ہے جن کی باطل عظمت سے سے لیے تیام کریں بعض بیٹے دہیں تو تاراض ہوں گے ہے اورب جائیں گے گریہ توا ہے ملوں کی تعظیم ہے جن کی باطل عظمت سے سے لیے تیام کریں بعض بیٹے دہیں تو تاراض ہوں گے ہے اورب جائیں گے گریہ توا ہے ملوں کی تعظیم ہے جن کی باطل عظمت سے سے ایک میں بیٹوں بیٹے میں بیٹوں بیٹے میں بیٹر کی باطل عظمت سے سے میں بیٹر کی بیٹن بیٹر بیٹن بیٹر کی بیٹن کی بیٹر کی ایک میں بیٹر کی بیٹر

### 多多多多多

دل بحرے ہوئے ہیں، حضور اقدی ملی اللہ تعافی علیہ وسلم کی عظمت اُن کے یہال کہاں، اس میں یہ شاخسانے سو جھتے ہیں، شفا وشریف وقیر ہا میں انکہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ حضور کے ذکر اقدی کی تعظیم ذات انور کی طرح ہے وقت تشریف آور کی تعظیم ذات اُور کی طرح ہے، وقت تشریف آور کی تعظیم ذات کریم قیام ہے ہے تو ذکر شریف کی بیدی تعظیم مسلمانوں نے معد ہا سال سے مقرر کی کما فی مقد الجوهر وغیر و جیسا کہ عقد ، لجو ہر وغیر و میں ہے۔ ت) واللہ تعافی اعلم ۔ ( قاوی رضویہ ، جلد ۲۹ میں ۱۸ رضا فاؤنڈ بیشن ، لاہور )
رو الحتار ، تماب الحقر والا باحد ، باب الاستمراه وغیرہ ، جو ہم ۱۳۳۳.

# حجصینک اور جماہی کا بیان

### احاديث

حدیث ان سیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، که رسول الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: الله تعالی کو چینک پیند ہے اور جماہی ناپیند ہے۔ جب کوئی شخص چینکے اور اَلْحَیْد بیلاہ کے تو جومسلمان اس کو سے اس پر میرت ہے کہ یؤ تخمیٰ الله کے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے، أسے دفع کرے کیونکہ جب جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنتا ہے۔(1) لیعن خوش ہوتا ہے کیونکہ بیسل اور خفلت کی دلیل ہے،

(1) منجع البخاري، كمّاب الدرب، باب اذا يحاقب لليضع يدوعلى فيه الحديث: ٢٢٢٧، ج ٢٠٩٠.

## مكيم الامت كے مدنى كھول

ا ۔ چھینک سے دماغ مساف ہوتا ہے، چھینک آنے سے دماغ بلکا ہوجاتا ہے، طبیعت کمل جاتی ہے جس سے عبادات پر زیادہ قدرت ہوتی ہے۔اطباء کہتے ہیں کہز کام آ کر خیریت سے گزرجادے تو بہت بیار بوں کا دفعیرہے۔

٢ \_ جمالي ستى كى علامت ب اس سے جسم ميں جمود طارى مونا ب، چينك رب كو يبند ب جماكي شيطان كو پبند اس ليے معزات انبیاء کرام کو جمال مجمی نبیس ہتی\_

س بعض على وفر ماتے جیں كه چھینك كا جواب دینا فرض ہے وہ اس مدیث ہے دلیل لیتے ہیں كه فرما یا حمیا حقار عام علماء أسے سنت كہتے ہیں، فرض والول میں بعض لوگ اسے فرض مین کہتے ہیں، بعض فرض كفاسيداس سے معلوم ہوا كر چينكنے والا الحمد لله بلند آواز سے سكے تاك لوگ س سکیں اور صرف سننے والے پر جواب ہے نہ مننے والے پر چھوٹیں۔جواب چینک کے متعلق علماء کا بڑا انتقال نے ہے تق یہ ہے کہ اس کا جوارب سنت علی العین ہے کہ ہر سننے والا جواب وسے، پہال حق بمعنی واجب ما لازم نہیں بلکہ بمعنی استحقاق ہے جیسے فر ما یا عمیا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھات جی مریض کی عیادت کرنا، جنازہ بیں ترکت کرنا وغیرہ۔

س یعنی شیطان کے اثر سے جمائی آتی ہے وہ اس سے خوش ہوتا ہے ہاہ کرنے پروہ ہنتا ہے اس لیے معزت انبیاء کرام کو برما کی مجمع نہیں آئی جیے کہ انہیں احتلام نہیں ہؤتا کہ بیشیطانی چیزیں ہیں۔(مرقات)

۵ یجائی دفع کرنے کی تین تدبیری ایں: جب جمائی آنے گئے تو ناک سے زور سے سائس نکال دے۔ جب جمائی آنے سکے تو نیجا ہونٹ دانتوں میں دیا لے۔جب جمائی آئے گئے تو یہ خیال کرے کہ حصرات انبیاء کرام کو جمائی نہیں آتی۔

٢ \_ يعنى جب كوئى جمائى ميں منه يعيلاتا ہے اور ہاہ كہتا ہے تو شيطان خوب تفخصہ مار كر بنستا ہے كہ ميں نے اسے پاكل بناديا ابزا اثر ہے

الیی چیز کوشیطان پیند کرتا ہے اور سی مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ (م) کہتا ہے شیطان ہنتا ہے۔ (2)

حدیث ۲: سیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر ، یا:
جب کی کو چینک آئے تو آگے تہ اُں بِلُه کے اور اس کا بھائی یا ساتھ والائی تھٹ کا اللہ کے جب بیریز تحدُك اللہ کہ سے تو چینک والائی میں یہ کے یہ بیائی گھ اللہ ویصنکے والائی میں اللہ کا بھائی کے اللہ کا بھائی کے بالگھ رے (3)

تر مذی اورداری کی روایت میں ابوابوب رضی الله تعالٰی عندے ہے ، کہ جب جھینک آئے تو یہ کے آلحقہ کی الله علی کُلِ حَال ۔ (4)

اس پر کرلیا۔

کے بیر حدیث بہت استادوں سے مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض آوازوں سے شیطان ہو حت اب بعض آوازول سے وہ نوش ہوتا ہے، اللہ کے ذکر کی آواز سے اسے تکلیف ہوتی ہے جمائی کی آواز سے وہ بنستا ہے گانے باہے کی آواز پروہ نوش سے ناچہا موگالہذا بری آوازوں سے بچو۔ (مراة المناجي شرح مشکوة العمائع، جد بس ۵۲۹)

(2) منج البخاري، كماب بدوائنق، باب صفة البليس دجنوده والحديث: ٣٠٨٩، ٣٠٢م، ٣٠٢م، ٣٠٢م، ٣٠٢م، ٣٣٠م، ٣٣٠م، ٣٣٠م،

(3) منتج ابغاري، كمّاب الاوب، باب اذاعملس كيف يشمند، الحديث: ٦٢٢٣، ج٠٩، ١٢٢٠.

تحکیم الامت کے مدتی پھول

ا پے وکد چینک اللہ تق تی کی فعت ہے لہذا اس پر اللہ کی حمد کرنی چاہیے، چونکہ اس جمہ ہے اس نے اللہ کی فعد کی قدر کی لہذا سنے والے نے اسے دعا دی ہو جملت الله ، چونکہ اس دعا دینے والے نے اس پراحیان کیالہذا احمان کا بدلہ احمان ہے کرتے ہوئے یہ پھر اسے دعا دے اور سکے بیارید کھر اللہ فرصکہ ان و کروں کے ایر پھیر میں جمیب حکمت ہے۔ (مراة المناجی شرح مشکل ق المعاج ، ج۲م میں ۱۹۹۹)

(4) سنن استرندي ، كترب الاوب ، باب ماجاء كيف يشمت العاطس ، الحديث : • ٢٧٥ من ٣٩٠٠م.

### حكيم الامت كيدني بحول

اے علی جوکوئی چینک پر کے الحمد الله علی کل حال اور اپنی زبان سارے دائوں پر پھیرلیا کرے تو ان شاہ الله دائوں کی ہاریوں
سے محفوظ رہے گا جرب ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جوکوئی چینک پر کے الحمد الله دب العالمدن علی کل حال تو ان شاء الله
اے مجمی ڈاڑھ اور کان کا ورد مذہوگا۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں کہ میدھدیث سے ہے۔ (این الی شیبہ مرقات) من یہ کہ تمام سننے والوں
پر جواب دینا سنت ہے لین جواب چینک سنت علی الھین ہے۔

س کہ بال کے معنی دل، خیال، حال ہیں۔ یہاں بمعنی حال ہے جب حال ہی شیک ہوگیا تو دل و خیال بھی شیک ہوج کیں سے اس سے یہاں بال سے حال مراد لے تا کہ دعا جامع ہوجاد ہے۔ (مراۃ المنائج شرح مشکوۃ المصائع، ج۲ مص ۲۷) حدیث ۳: طبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سائی اللہ تعالی عدیہ وسلّم نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو آگھیٹ کی لاکھ دَیتِ الْعَالَیمِ اِیْنَ کے۔ (5)

صدیث ۷۰: طرانی ابن عباس رضی الله تعالی عنهمات روایت کرتے بیں که حضور (صلّی الله تعالی علیه واله وسلّم) نے فرمایا: جب کسی کو چینک آئے اور وہ اَلْحَیْمُ کیاتھ کیے تو فرشتے کہتے ہیں: دّب الْعَالَیدیْن اور اگر وہ رَبّ الْعَالَیدیْن کہتہ ہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَحْمَاكَ الله رِ (6)

صدیث ۵: ترندی نے نافع ہے روایت کی، کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس چھینک آئی۔ اس نے کہا آئے میٹ یا گئے میٹ کی ڈسٹولی اللہ والسّلام کے کہا آئے میٹ یا گئے میٹ کی ڈسٹولی اللہ والسّلام کے کہا آئے میٹ کی کہتا ہوں کہ آئے میٹ یا کہ والسّلام کے کہا گئے میٹ کی میہ جگہ نہیں۔ رسول اللہ سالی علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں وی، ہمیں یہ تعلیم نہیں وی، ہمیں یہ تعلیم نوں وی، ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقع پر آئے میٹ کی لیے علی گیل محال کہیں۔ (7)

صدیث ۲: ترندی وابوداود نے ہلال بن یساف سے روایت کی، کہتے ہیں: ہم سالم بن عبید کے پاس تھے، ایک شخص کو چھینک آئی، اس نے کہا: اَلسَّلا مُر عَلَیْ کُمْر۔ سالم نے کہا: وَعَلَیْكَ وَعَلَیْ اُمِّلِكَ اسے اس کارنج ہوا۔ ( کہ

(5) المعم الكبير الحديث: ٢٦ ١٠١١ ج ١٠١٠ ١٢١.

(6) المعجم الكبير الحديث: ١٢٢٨ مجال ١٥٨٠٠.

(7) سنن الترمذي، كتاب اما دب، باب ما يقول العاطس اذا مطس ، الحديث: ٢٢٨٣، جهم ١٣٠٩.

حكيم الامت كي منى يجول

ا نالبًا وه صاحب سيجيم كه حضور انوركوملام بحى ذكر خير بيداور الجمدالله بحى ذكر خير اور خير كوخير سنه ملانا زياو آن خير كاذر بعد سب، ديكعو خطبه مبيد من داخله كه ونت حمد وصلوة وسلام سلے بوت بيل مكر ميد قياس ورست ندتھا۔ (مرقاب )

جھے ایسا جواب کیوں دیا)۔ ابوداود کی روایت میں ہے، کہ اس نے کہا: میری مان کا آب نے ذکر ندکیا ہوتا۔ نداچھا، ند براتو اجِها ہوتا۔ سالم نے کہا: میں نے وہی کہا جورسول الله صلّی الله تعالی علیہ وسلم نے فرِ ما یا تھا۔ ہی کریم صلی إلله تعا عليه وسلم كے پاس ايك مخض كو چينك آكى، اس نے كہا اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ. حضور (صلَّى الله تعالى عليه الله وسلم) نے فرمايا: وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ. جب كم كوچينك آئة توكم أَلْحَمْنُ لِلْهِ رَبِّ الْعَالَيدِيْن اور جواب دين والسكم يَرْ حَمُكَ الله اوروه كَهِ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ -(8)

حدیث ، سیح بخاری ومسلم میں انس رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ بی کریم صلّی الله تعالی عدیہ وسلم کے پاس دو صخصوں کو چھینک آئی۔آپ نے ایک کو جواب دیا، دوسرے کونبیں دیا۔اس نے عرض کی، یارسول الله (صلى الله تعالى عليه كاله وسلم) إحضور (صلى الله تعالى عليه كاله وسلم) نے أس كو جواب ديا اور مجھے تبيس ديا۔ ارشاد

(8) سنن التريذي ممثنب الاوب، باب ما جاء كيف يشمت العالمس الحديث: ٣٤٣٩، ٣٣٣م ٩٣٩٠، وسنن اي داود، كمّاب الادب، باب كيف تشميت العاطس، الحديث: ١٣١٠، ٣٣، ٣٩٩ ١٠٠

تحيم الامت كي مدنى يحول

ا \_ آپ تا بعی ہیں، معزرت انبع کے آزاد کردہ نماام ہیں، حضرت علی اور حضرت ابومسعود انعماری مسلم ابن قیس ہے مدا قات ہے، سے کے اچوا یک سوستتر میں وفات پائی آپ سے بہت لوگوں نے روایات لیں۔(مرقات واشعہ)

٣ من سے نكل مميا يا بجائے الحمد للذ كے السلام عليم عمذ اكہا بي بجھتے ہوئے كہ بيجى الله كا ذكر أى ہے يا مسئله معلوم نه تقا۔ سے بیسلام تحیت کا نہیں ہے بلکہ اظہار ناراضی و بیزاری کا ہے جیسے ابرائیم علیہ السلام نے اپنے بچا آزر کے جواب میں فرمایا تال مسم عَلَيْكَ " يعني سخيے دور بي سے سلام ہے اس سلام يعني نارائنگي جي مال كواس ليے واخل فرما يا كه مال نے بچے كودين ندسكھ يابيد باتيس ماكيس سکھاتی ہیں اس نے غفلت برتی یا بچے ایس بومتیں اکثر ماؤں سے سکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں لوگ جاند دیکھے کرسلام کرتے ہیں امال سلام ال سلام ہیں بوڑھی عورتوں کی رسم ہے،چونکہ ان رسوم بے موقعہ سلام کی موجد عورتمل ہوتی ہیں قصوص ما تھیں وا دیاں اس لیے علی ام 💥 فره باراس فرمان عانی سے معلوم ہوا کہ ہے موقعہ ملام کرنے واسلے کو جواب شدویا جاوے، دیکھو عشور انور سنے وعلیکم السلام نہ فر ، یا ، نیز چونک اس نے چینک کرافمدنشدنہ کہالہذاات جواب مجی ندویا گیااس حدیث سے بہت سائل متعبط ہو کتے ہیں۔

۵ یعنی اس نے منہ سے تو یکھ نہ کہا گر اس کے چپ ہوجائے سے محسوں ہوا کہ اس کے دل کو اس جواب ہے رائج ہوا۔

۲ \_ ببیان اللہ! کیا حکیمانہ طریقہ اختیار فرمایا کہ اس کا رخج دورکرنے کوحدیث پیش فرما کی اور فرمایا کہ اس سارے ہی واقعہ میں میں تمتیع ہور متبدع نہیں ہوں۔(مرقات)

ے مقصدیہ ہے کہ بیموقع سلام کا ندتھا بلکہ حمد الی کا تھا اگرتم حسب موقعہ الحمد کہتے تو جواب پاتے ہر مقام کے لیے ذکر القد میں کدہ ہے۔ نوثی کی خبر پرانا مند نه پڑھوتم کی خبر پرالحمد لله نه کهو\_(مراة المتاجع شرح مشکلوة المصافح ،ج۲ ،ص ۷۵۸)

فر ما یا: اس نے اَنْحَیْدُ رَبِلُه کیا اور تونیس کیا۔ (9) حدیث ۸: سیح مسلم میں ابومویٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ میں نے رسول التصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو فرماتے سن ہے کہ جب کوئی چھنکے اور اَنْحَیْدُ الله کے تو اسے جواب دو اور اَنْحَیْدُ اِلله نہ کے تو اسے جواب مت (10)\_0

حدیث ٩: سيح مسلم بيس سليد بن اكوم رضى الله تعيالى عند عدمروى، كهرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ك ياس ا یک مخص کو چینک آئی۔ حضور (صلّی الله ِ تعالٰی علیه فالم وسلّم ) نے اس کے جواب میں یَرْ تَحَمُّكَ الله کہا، پھر دوبارہ چینک آئی توحضور (صلی الله تعالی علیه واله وسلم) نے فرمایا: اسے زکام جو گیا ہے۔ (11) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ

(9) منتج البخاري، كمّاب الادب، بأب لا يشمت العاطس اذا لم يحمد الله، الحديث: ١٢٢٥، ج ١٩٠٧.

### عيم الامت كمدنى يحول

ب چینک کے جواب کوتشمیت کہتے ہیں یہ بنا ہے ممت سے جمعنی آنت ومصیبت یا لوگوں کا طعند۔ اس سے ہے ثاتت اعداء باب تغیل سلب کے لیے ہے لہذ اس کے معنی ہوئے ہوئے مصیبت دور کرنا یعنی دعادینا دعاء خیر کو تشمیت اسے لیے کہا جاتا ہے۔ ٢ \_معلوم بواكه چينئے والے كا جواب جب ديا جادے جب وہ الجمد للہ كے ادريہ سنے بھى ايك مخص نے ديوار كے بيچيے چينك لي تو معزت عمر نے فرمایا پیو حمل الله الناحمرت الله اگر تو نے رب کی حمر کی ہوتو خدا تھے پر رحم کرے اگر اکیلا آ دی چینک مے اور الحمد لله کیے کوئی جوب دسینے دالے نہ ہوتو خود بی کہد لے یعفو الله لی ولکھ کیونکہ فرشتے اس کی چینک کا جواب دستے ایل بیان کی نیت سے ب دعاكرے جيسے نم زكے سلام ميں فرشنوں كى نيت كرے اگر اكيلا ہو۔ (مرقات) (مراة المناجح شرح مشكّرة المعانيخ ،ج٧ بس ا٥٥) (10) ميج مسلم، كتاب از هد . . والخ، باب تشميه العاطس . . والخ والحديث: ٥٠٠ (٢٩٩٢) بم ١٥٩٦.

(11) . مرجع السابق الحديث: ٥٥ \_ (٢٩٩٣) بم ١٥٩٦.

### حکیم امامت کے مدنی پھول

معدم مواكه جومز رزكام كابيار مواسع برچينك پرجواب نه دے كه اس من بهت ترج موكا كه پيرتو وه زكام والدكس كوبات نه كرنے دے گا وہ چھنکے جاوے تم جواب دیئے جاؤ جیسے اوّان کا جواب دے گریملی اوّان کا پھراؤا نیں سنتارہے جواب دینا ضروری نیں۔ ٣ \_ زياده رويات تين كى بى بيل كەعضور انور نے تيسرى چينك پر فرمايا كەنتچے زكام ہے، بعض شارعين نے فره يا كه زكام والے مخض كو بجائے جواب دینے کے کے مشفالت الله مجھے اللہ شفادے مریة ول درست تیس کیونکہ دعاء محت تو دیسے ہی کرنی جا ہے چھینک پرکیا موتوف ہے یہ وتت شفا کی وعا کانیس ہے،نیز زکام بیاری نہیں ہے بلکہ دماغی بیار یول کا علاج اس سے بہت مرض دفع ہوج تے ہیں۔(مرقات) زکام دالے کو دیوا تھی وجنون تیس ہوتا ہے کہمی خارش ہواہے جذام دکوڑ مدتیس ہوتا ،زکام و خارش میں رب تعالی کی بہت عكمتين بير (مراة المناجح شرح مشكوة المصابح، ج١٩ م ٢٥٥)

تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم )نے ایبا فرمایا۔ (12) یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں۔

حدیث • انترندی و ابو داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، که رسول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کوچھینک آتی تومونھ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھیالیتے اور آواز کو پست کرتے۔(13)

حدیث اا: سیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی، کہ جب کسی کو جماہی آئے تو مونھ پر ہاتھ رکھ کے کیونکہ شیطان مونھ میں تھس جاتا ہے۔ (14)

حدیث ۱۲: طبرانی اوسط میں الس رضی اللہ تعالٰی عند سے راوی کے رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آ جائے۔(15) اور علیم کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عند سے یہ کہ جب کوئی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آ جائا بات کی جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آ جائا ہے۔ اور چھینک آ جائا ہے۔ اور چھینک آ جائا سچا گواہ ہے۔ کہ دعا کے وقت چھینک آ جانا سچا گواہ ہے۔ (17)

(12) سنن الترندي، كتاب الأدب، باب ماجاءكم يشمه العاطس، الحديث: ٣٤٥٣، جه به ٣٣٧.

(13) المرجع السابق، باب مأجاء في خفض الصوت . . . إلخ، الحديث: ٢٤٥٣، جهم صهم ٣٠٠.

### ميم الامت كيدني بعول

ا چینک کے دقت نینا پورا چرہ یا پورا منہ کبڑے یا ہاتھ ہے ڈھانپ لیما سنت ہے کہ اس سے رطوبت کی چھینئیں نہ اور اپنے یا دوسرے کے کرنے خراب نہ ہول کے اور چینک کی آ داز حتی الامکان بست کرنا بھی سنت ہے کہ بیر آ داز بلند ہوتو بری معوم ہوتی ہے لوگ ام کے اور چینک کی آ داز آ بستہ نظے انجمد کی تھوں کی در آ داز آ بستہ نظے انجمد کی آ داز آ بستہ نظے انجمد کی تھوں کی در آ داز آ بستہ نظے انجمد کی تھوں کی تھوں کی در آ داز آ بستہ نظے انجمد کی تھوں ک

عكيم الامت كي مدني بحول

ا \_اس طرح که با نمیں ہاتھ کی تقبلی یا انگلیوں کی پشت منہ پرد کھ لے کہ یہ ناک سنت ہے جبیرا کہ کتب نفہ میں مذکور ہے۔

۲ ۔ یا توخود شیطان بی داخل ہوتا ہے کہ آگر چہدہ مردود ہارے خون کے ساتھ گردش کرتا ہے گر ہمارے منہ میں اس وقت کھتا ہے یا ہی کے دسوسہ داخل ہوتے ہیں۔ ہیرطال ہمائی کے وقت منہ پر ہاتھ ضرور دکھ لے کہ اس سے نہ شیطان واخل ہوگا نہ اس کے وسوسہ نہ ہوائی کے دسوسہ دنہ ہوائی ۔ کراس سے نہ شیطان واخل ہوگا نہ اس کے دسوسہ نہ ہوائی گیڑے مکوڑے۔ (مراۃ المناجے شرح مشکل ۃ المصابح ، ج ۲ یص ۵۷۱)

(15) المجم الدوسط وباب الجيم ، الحديث: ١٠ ٣٣٦، ٢٠٥٥ س

(16) نوادر الاصوال في إحاديث الرسول، جسم من .

(17) كنزالعمال، كماب العوية ، رقم: ٢٥٥٢٠، ج٩، ١٨٠.

# وَ اللَّهُ اللَّاللَّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّا

حدیث سلانی بیقی نے جوب الالیمان بیل مبادہ من سائت و شام اور و وائلہ منی وی میں اللہ میں اور میں سائٹ میں اور می روایت کی مکہ رسول اللہ ملکی اللہ انعالی عابیہ والم نے فی مایان بیب میں لوڈ طاریا کینینٹ آیا نہ آور و وہ میں ا شیطان کو میہ بات بہند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔(18)

多多多多多

## مسائل فقهيه

مسئلہ ا: چینک کا جواب ویٹا واجب ہے، جبکہ چیسنگنے والا آٹھ ٹیٹ کیاتہ کے اور اس کا جواب بھی فورا دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ س لے، واجب ہے۔جس طرح سلام کے جواب میں ہے بہاں بھی ہے۔(1)

مسئلہ ۲: چینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوبارہ چینک آئی اور اس نے آلیجنٹ یلا کہا تو دوبارہ جواب واجب نہیں، بلکمستحب ہے۔(2)

مسئلہ سا؛ جس کو چھینک آئے اسے آگھیٹی یا گھیٹی یا جاہیے اور بہتر یہ ہے کہ آگھیٹی یالد رہ العالیہ بین کہے۔ جب اس نے آگھیٹی یا کہ کہا تو سفے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہو گیا اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ ایک مجلس میں کئی مرتبہ کسی کو چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے، اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ (3)'

مسئلہ سمانہ جس کو چینک آئے وہ یہ کے آئے تمان بالدوتِ الْعَالَمِ بَنِی یا آئے تمان باللہ علی کل کال اور اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کے بیڑ تھائے الله (4) پھر چینکے والا یہ کے یعفی الله لَنّا وَلَکُمْ (5) یا یہ کے بیٹر کی الله کا اللہ کے بالگر (5) اس کے سوادوسری بات نہ کے۔ (7)

مسئلہ ۵: عورت کو چینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مرد اس کا جواب دے، اگر جوان ہے تو اس طرح جواب دے ا کہ وہ نہ سنے۔ مرد کو چینک آئی ادرعورت نے جواب دیا، اگر جوان ہے تو مرد اس کا جواب اپنے ول میں دے اور بوڑھی ہے تو زورے جواب دے سکتا ہے۔(8)

- (1) الدرالخاروردالمحدر الركاب النظر والاباحد فصل في البيح من ٩٥٠ م ١٨١٠.
- (2) الغتاوى المحمدية ، كتاب الكراهية ، الباب السالح في السلام، ج٥، ص٢٦٠.
- (3) ابزازية بامش علم الفتادى المعتدية ، كمّاب الكراهية ، توع في السلام ، ن ٢ بس ٥٥ س.

  - (5) الله عزوجل جارى اورتمهارى مغفرت فرمائيـ
  - (6) اشعر وجل تمهيل بدايت دے اور تمهاري اصلاح فرمائے۔
  - (7) الفتاوي المصندية ، كتاب الكراهية ، الباب السالح في السلام، ج٥٥ ص٢٦٦.
    - (8) الرجع المابق ص ٣٢٧.

مسکلہ ۲: خطبہ کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سفنے والا اس کو جواب نہ دے۔ (9)

مسكله ك : كافركوچينك آئى اوراس في الحية أيله كها توجواب من يَهْ يِ يُك الله كها جائد (10)

مسكله ٨: چينينئے والے كو چاہيے كەز در سے حمد كے تا كەكوئى سے اور جواب دے۔ چينىك كا جواب بعض حاضر من نے دیدیا توسب کی طرف سے ہو گیا اور بہتریہ ہے کہ سب حاضرین جواب دیں۔(11)

مسكه 9: و يوار كے پيچھے كى كوچھينك آئى اور اس نے اُٹھٹٹ پالا بو کہا تو سننے دالا اس كا جواب دے۔ (12)

مسئلہ ﴿!: چِھنیکنے والے سے پہلے ہی سننے والے نے آٹھیڈ کیا آتا ایک حدیث میں آیا ہے کہ بیٹن والے مسئلہ اور کانول کے درد اور تخمہ ( لینی بدہضمی) سے محفوظ رہے گا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ کمر کے درد سے محفوظ رہے (13)\_6

مسئلہ اا: چھینک کے وفت سرجھکا لے اور موٹھ چھپا لے اور آ داز کو بہت کرے، چھینک کی آ داز بلند کرنا حمالت (14)-4-

فائدہ: حدیث میں ہے کہ بات کے وقت چھینک آ جانا شاہر عدل ہے۔ (15)

مسکلہ ۱۱: بہت لوگ چھینک کو بد فالی خیال کرتے ہیں، مثلاً نسی کام کے لیے جار با ہے اور کسی کو چھینک آمٹی تو ستجھتے ہیں کہاب وہ کام انعجام نہیں پائے گا، میہ جہالت ہے کہ بد فالی کوئی چیز نہیں اور ایسی چیز کو بد فالی کہنا جس کوحدیث میں شاہدعدل فر ما یا سخت غلطی ہے۔

### \*\*\*

وكنز العمال، كرّب أنفحهة بحرف أعين الحديث: ٢٥٥٣٩، ٢٥٥٣، ج٩ يص ٧٠.

(14) ردانمتار، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في البيح ،ج ٩ م ١٨٨٠.

. (15) روالحتار، كمّاب الحظر والأباحة ، فصل في البيخ ،ج٩، ١٨٥٠.

وكنز العمال، كمّاب الصحبة ، ترف العين، الحديث: ١٨ و٢٥٥١٩، ٢٥٥١٩، ج٩م، ١٨.

<sup>(9)</sup> الفتاوى الخامية ،كتاب الحظر والاباحة بصل في التبيع والتسليم، ج مرم 22 س

<sup>(10)</sup> روالمحتار، كتاب الحظر والاباحة ، فصل في البيع ، ج ويس ١٨٨٠.

<sup>(11)</sup> المرجع السابق

<sup>(12)</sup> المرجع السابق

<sup>(13)</sup> رد المحترر، كتاب الحظر والاباحة ، فعل في البيع ، ج م م ١٨٨٠.

## خرید وفروخت (1) کا بیان

مسئلہ ا: جب تک خریدوفروخت کے مسائل معلوم نہ ہوں کہ کون تی بھیج جائز ہے اور کون تا جائز ، اس وقت تک تخارت نہ کرے۔(2)

(1) فريد فرو دست كامنعن بيان حصد يازوجم بين كزر چكاييد وبال معادم كرين-

(2) الفتاوى العمدية ، كتاب الكراهية ، الباب الحاس والعشر ون في البيخ . . . إلخ ، ج ٥ بس ١٣٦٣.

، اعلیٰ حضرت امام ایکسنت بمجدودین وملت الشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فناوی رضویه شریف بیس تحریر فرمات بیس: روانحتار بیس قصول علامی سے ہے:

فرض على كل مكلف ومكلفة بعده تعلمه علم الدين والهداية تعلم علم الوضوء و الفسل والصلوة والصوم وعلم الزّكوة لبن له نصاب والحج لمن وجب عليه والبيوع على التجار ليحترزوا عن الشيهات و المكروهات في سأثر المعاملات و كذا أهل الحرف وكل من اشتغل بشيئ يفرض عليه عليه وحكمه ليبتنع عن الحرام فيها...

#### اوراک بس ہے:

فى تبيين المحارم، لاشك فى فرضية علم الفرائض الخبس وعلم الاخلاص لان صحة العبل موقوفة عليه وعلم الحلال والحرام وعلم الرياء لان العابل همروم من ثواب عمله بالرياء وعلم الحسد والعجب اذهبا يأكلان العبل كما تأكل النار الحطب وعلم البيع والشراء والنكاح والطلاق لبن اراد الدخول فى هٰذه الاشياء وعلم الالفاظ المحرمة او المكفرة ولعمرى هذا من اهم المهمات فى هذا الزمان على

. (٣ \_ روا محتار مقدمه دارا حياه التراث العربي بيردت ١ / ٣٩ )

تبیین الی رم میں ہے: اس میں کوئی شک نبیں کہ وجھانہ فرض نمازوں کی فرضیت جائنا اور حصول اخلاص کاعلم رکھنا ضروری ہے کیونکہ --

مسئلہ ۲: انسان کے پافانہ کا تیج کرناممنوع ہے، گوبر کا بیجناممنوع نہیں۔انسان کے پافانہ میں مٹی یار کھمل ر غالب ہوجائے، جیسے کھات میں مٹی کا غلبہ ہوجاتا ہے تو تیج بھی جائز ہے اور اس کو کام میں لانا مثلاً کھیت میں (النامجی جائز ہے۔ (3)

مسئلہ ۱۳ بیمعلوم ہے کہ بی فلال شخص کی کئیز (لونڈی) ہے اور دوسراشخص اے بیچ کررہا ہے، یہ بائع (لیمن یہے والا) کہتا ہے کہ اس نے جھے ہہ کردی ہے رایش تینو والا) کہتا ہے کہ اس نے جھے ہہ کردی ہے رایش تینو فالک بنا دیا) تو اس کوخریدنا اور اس سے وطی کرنا جائز ہے۔ جبکہ وہ شخص ثقنہ ہویا غالب گمان یہ ہو کہ بج کہتا ہے اور اگر بنا کی غالب گمان یہ ہو کہ بج کہتا ہے اور اگر اس کوخود اس کا علم نہیں کہ یہ فلال کی غالب گمان یہ ہو کہ بین جمونا ہے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں اور اگر اس کوخود اس کا علم نہیں کہ یہ فلال کی ہے، گمر اس بائع ہی نے بتایا کہ بید فلال کی ہے اور جھے اس نے تھے کا وکیل کیا ہے اور وہ بائع ثقہ ہے یا غالب گمان یہ ہے کہ بچ کہتا ہے تو اس کوخریدنا وفیرہ جائز ہے۔ (4) اس طرح دوسری اشیاء کے متعلق بیا ہم ہے کہ فلال کی ہے اور یہی والا کہتا ہے کہ اس نے جھے تھے کا وکیل کیا ہے یا بیس نے خرید لی ہے یا اس نے جہ کردی ہے تو اس کوخریدنا اور اس چیز اور اس کوخریدنا اور اس چیز اور اس کے نفع اٹھانا آئیس شرا کھا کے ساتھ جائز ہے۔

مسئلہ ہم: جو خص چیز کو بیج کرد ہا ہے اس نے بینیں بتایا کہ یہ چیز میرے پاس اس طرح آئی اور مشتری (لینی خرید نے والا) کو معلوم ہے کہ یہ چیز اس کو بول می ہے، اسے نہ خرید نے والا) کو معلوم ہے کہ یہ چیز اس کو بول می ہے، اسے نہ خرید نے والا ) کو مینیں معلوم ہے کہ چیز کسی دوسرے فخص کی ہے تو پیچنے والے سے خرید نا جائز ہے کہ اس کے قبضہ میں ہون اس کی ملک کی دلیل ہے اور اس کا معارض پایا نہیں گیا۔ پھر اس کی کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ دوسرے کی ملک کا تو ہم کہا جائے۔

۔ ایت بات ہے۔ ہاں اگر وہ چیز ایسی ہے کہ اس جیسے تھیں کی نہیں ہوسکتی مثلاً وہ چیز بیش قیمت ہے اور بیٹ نص ایسانہیں معنوم ہوتا کہ وہ اس کی ہوگی یا جاہل کے پاس کتاب ہے اور اس کے باپ دادا بھی عالم نہ ہتھے کہ اسے میراث میں ملی ہوتو اس صورت

جمل کی سحت اس پر موقو ف ہے۔ یو نبی حلال ، حرام کاعلم اور ریاء کاعلم حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ یا بدریا کار، پنی ریا کاری کی وجہ ہے اپٹے ٹلل کے اجروثو اب سے محروم ہوتا ہے۔ حسد اور خود بین کاعلم رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ دوتوں انسانی اعمال کو اس طرح کھاجاتے اللہ جیسے ہم سیکٹری کو، خرید وفرونت، تکاح، طلاق وغیرہ کے مسائل جانتا اس خص کیلئے ضروری ہیں جو ان کاموں کو کرنا چہ، یوں آئ حریم اس سیم بیازام جاننا ضروری ہیں، مجھے اپنی زندگی کی قشم اس زمانے میں بیسب سے زیادہ ضروری امور ہیں۔

> (3) الهداية ،كتاب الكراهية ، فصل في البيع ،ج٢ يم ٢٥٥٠. (4) الهدية ،كتاب الكراهية ،فصل في المبيع ، ج٢ يم ٢٥٥٠.

میں اس کی خریداری ستے بچنا چاہیے اور اس کے باوجود اس نے خرید ہی لی توخرید نا جائز ہے، کیونکہ خریدار سنے دلیل شرع پراعتماد کر کے خریدا ہے یعنی تبعنہ کو ملک کی دلیل قرار دیا ہے۔(5)

مسئلہ ۵: مشترک چیز میں جو اس کا حصہ ہے اسے نہ پیچے جب تک شریک کومطلع نہ کر دہے، اگر وہ شریک خرید لے فیہا ور نہ جس کے ہاتھ چاہے ﷺ ڈالے اس کا مطلب یہ ہے کہ شریک کومطلع کرنامتحب ہے اور بغیر مطلع کیے بیچنا کروہ ہے یہ مطلب نہیں کہ بغیر اطلاع بیچ ہی ناجا تڑہے۔(6)

مسئلہ از اگر بازار والے ایسے لوگوں ہے مال تریدتے ہیں، جن کا غالب مال حرام ہے اور ان ہیں سود اور عقو و فاسدہ جاری ہیں، ان سے ترید نے ہیں تین صورتیں ہیں۔ جس اچیز کے متعلق گمان غالب یہ ہے کہ ظلم کے طور پر کسی کی چیز بازار ہیں لا کر بچ گیا، الیں چیز خریدی نہ جائے۔ دومری ۲ صورت یہ ہے کہ مال حرام بعینہ موجود ہے گر مال حلال، ہیں اس طرح مل گیا کہ جدا کرنا ناممکن ہے، اس طرح مل جانے ہے اس کی میک ہوگئی گر اس کو بھی خرید نا نہ چاہیے، جب تک بائع اس مالک کو کرنا جائز نہیں اور اگر اس کو نورواس کا علم نہیں کہ یہ فلال کی ہے، گر اس بائع ہی نے بتایا کہ سیم خلال کی ہے، گر اس بائع ہی نے بتایا کہ سیم فلال کی ہے اس مالک کو کرنا جائز نہیں اور اگر اس کو نورواس کا علم نہیں کہ یہ فلال کی ہے، گر اس بائع ہی نے بتایا کہ سیم فلال کی ہے اور بھے اس نے نیچ کا وکیل کیا ہے اور وہ بائع تقد ہے یا غالب گمان یہ ہے کہ بی کہتا ہے تو اس کو خرید نا اور اس چیز سے فع اٹھا نا نصیس شرا کط کے ساتھ وکیل کیا ہے یا اس نے جبہ کر دی ہے تو اس کو خرید نا اور اس چیز سے فع اٹھا نا نصیس شرا کط کے ساتھ وکیل کیا ہے یا جس نے خرید کی ہے یا اس نے جبہ کر دی ہے تو اس کو خرید نا اور اس چیز سے فع اٹھا نا نصیس شرا کط کے ساتھ وکیل کیا ہے یا جس نے خرید کی ہے یا اس نے جبہ کر دی ہے تو اس کو خرید نا اور اس چیز سے فع اٹھا نا نصیس شرا کھ کے ساتھ

مسئلہ ہم: جو شخص پیز کو بھے کردہا ہے اس نے بیٹیں بتایا کہ یہ چیز میرے پاس اس طرح آئی اور مشتری ( یعنی خرید نے والا ) کو معلوم ہے کہ یہ چیز فلال کی ہے تو جب تک معلوم نہ ہوجائے کہ یہ چیز اس کو بول ملی ہے ، اسے نہ خرید نے والا ) کو معلوم ہے کہ چیز کسی دوسر فی شخص کی ہے تو بیچنے والے سے خریدنا جائز ہے کہ اس کے قبضہ خرید ہے۔ مشتری کو بیٹیس معلوم ہے کہ چیز کسی دوسر فی شخص کی ہے تو بیچنے والے سے خریدنا جائز ہے کہ اس کے قبضہ میں ہونا اس کی ملک کی دخواہ نخواہ دوسر سے کی ملک کا

توہم کیا جائے۔

<sup>(5)</sup> العداية ، كماب الكراهية ، فصل في البيع ، ج٢٠ م ٢٧٢.

<sup>(6)</sup> الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الخامس والعشر ون في البيع ... إلخ ، ج ٥، م ١٢٣٠.

<sup>(7)</sup> العداية، كتاب الكرامية ، فعل في البي ،ج١٠،٥٥٠.

میں اس کی خریداری ہے بچتا چاہیے اور اس کے باوجود اس نے خرید ہی ٹی آو خرید تا جائز ہے، کیونکہ فریدار نے الیار شری براعماد کرکے فریدا ہے یعنی تبضہ کو ملک کی دلیل قرار دیا ہے۔(8)

مسکلہ ۵: مشترک چیز میں جواس کا حصہ ہے اسے نہ بیچے جب تک شریک کومطلع نہ کردے، اگر وہ ثریک خریر کے نیہا ورنہ جس کے ہاتھ چائے ڈالے اس کا مطلب رہے کہ شریک کومطلع کرنامتحب ہے اور بغیر مطلع کے نینے مكروه ب يدمطلب نہيں كە بغيراطلاع تيج بى ناجائز ہے۔(9)

مسئلہ ٢: اگر بازار والے ایسے لوگوں سے مال خریدتے ہیں، جن کا غالب مال حرام ہے اور ان میں سود اور عقود فاسدہ جاری ہیں، ان سے خرید نے میں تین صورتیں ہیں۔جس اچیز کے متعلق گمان غالب بدہ ہے کہ ظلم کے طور پر کسی کی چیز بازار میں لا کر بھے گیا، الی چیز خریدی نہ جائے۔ دوسری ۲ صورت بیہے کہ مال حرام بعینہ موجود ہے گر ول حلال میں اس طرح مل کیا کہ جدا کرنا ناممکن ہے، اس طرح مل جانے سے اس کی ملک ہوگئ مگر اس کو بھی خریدنا نہ چاہیے، جب تک باکع اس مالک کوعوض دے کر راضی نہ کرلے ادر اگر خرید ہی لی تومشتری کی ملک ہوجائے گی اور کراہت رہے گ - تنیسری ۱۳ صورت بیر ہے کے معلوم ہے کہ جس کوغصب کیا تھا یا چوری وغیرہ کا مال تھا، وہ بعینہ باتی نہ رہا تو دوکان دار سے چیز خریدنی جائز ہے۔(10)

مسئله ٤: تاجرا پئ ننجارت ميں اس طرح مشغول نه ہو كه فرائض فوت ہوجائيں، بلكه جب نماز كا وفت آجے تو تنجارت چھوڑ کرنماز کو چلا جائے۔(11)

مسکلہ ۸: بنجس کیڑے کو چھ سکتا ہے، تگرجب بیا گمان ہو کہ خریدار اُس میں نماز پڑھے گا تو اس کوظا ہر کردے کہ بیا كيرانا ياك ہے۔(12)

مسکلہ 9: جتنے میں چیزخریدی، باکع کواس سے چھھزیادہ دیا تو جب تک بیانہ کہدے کہ بیزیادتی تمھارے ہے طلال ہے یا ہے کہ میں نے شمصیں مالک کردیا ، اس زیادتی کولیٹا جائز نہیں۔(13) خریدنے کے بعد بہت ہے وگ روکھ

<sup>(8)</sup> العداية ، كماب الكراهية ، فصل في البيع ،ج٢،٩٥٠.

<sup>(9)</sup> العتاوى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الحامس والعشر ون في البيع ... إلخ ، ج ٥ بص ١٣٣٠.

<sup>(10) ،</sup> لفتاوى الصندية ، كماب الكراهية ، الباب الخاس والعشر ون في البيع ... إلخ ، ج٥، ص ١٣٣٠.

<sup>(11)</sup> الرجع اسابق

<sup>(12)</sup> المرجع السابق

<sup>(13)</sup> الفتاوي لهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الحامس والعشر ون في البيخ ... إلح من ٥٩ م. ١٠٠٠.

( یعنی کسی چیز کی خریداری کے بعد تھوڑی می چیز جومفت میں لیتے ہیں) لیتے ہیں کہ پیچ جتنی مطے ہوئی ہے، اس ہے پچھ زیادہ لیتے ہیں بغیر بائع کی رضا مندی کے بینا جائز ہے اور روکھ مانگنا بھی نہ چاہیے کہ بیا یک قسم کا سوال ہے اور بغیر حاجت سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۱۰ گوشت یا مجھلی یا بھل وغیرہ ایسی چیز جوجلد خراب ہوجانے دالی ہے کسی کے ہاتھ بیٹی اور مشتری غائب ہو گیا اور با نع کو اندیشہ ہے کہ اس کے انتظار میں چیز خراب ہوجائے گی، ایسی صورت میں اس کو دوسرے کے ہاتھ بیج سکتا ہے اور جس کو ایسا معلوم ہے ، وہ خرید سکتا ہے۔ (14)

مسئلہ اا: جو مخص بیار ہے اس کاباب یا بیٹا بغیر اس کی اجازت کے ایسی چیزیں خرید سکتا ہے جس کی مریض کو حاجت ہے، مثلاً دواوغیرہ۔(15)

مسئلہ ۱۲: ایجھے، صاف گیبوں میں خاک دھول ملاکر بیچنا نا جائز ہے، اگر چہ دیاں ملانے کی عادت ہو۔ (16) ای طرح دودھ میں یانی ملاکر بیجنا نا جائز ہے۔

مسئلہ ساا : جس جگہ بازار میں روٹی گوشت کا فرخ مقرر ہے کہ اس حساب سے فروخت ہوتی ہے کسی نے خریدی
بائع نے کم دی مگرخر یدارکواس وقت بینیں معلوم ہوا کہ کم ہے بعد کومعلوم ہوا تو جو پچھ کی ہے وصوں کرسکتا ہے جبکہ مشتری
کو بھی فرخ معلوم ہے اور اگر خریدار پردیسی ہے ، وہاں کا نہیں ہے تو روٹی میں جو کی ہے ، وصول کرسکتا ہے۔ گوشت میں
جو کی ہے ، وصول نہیں کرسکتا کیونکہ روٹی کا فرخ قریب قریب سب شہروں میں یکساں ہوتا ہے اور گوشت میں سے بات

(14) الفتادي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الخامس والعشر ون في البيع ... إلح ، ج٥، م ١٥٠ سو.

(15) الرجع السابق.

(16) المرجع السابق.

علی حضرت ، مام المسنت ، مجدد وین وطمت التناه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فناوی رضویه شریف میس تحریر فر، ت میں : اور عدم جواز صرف بوج غش وفریب تھا، جب حال ظاہر ہے شش نہ ہوا ، اور جواز رہا جیسے بازار کی دودھ کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پائی ہے اور بادصف علم فرید تے بیاس صورت میں ہے جبکہ بائع وفت تھے اصلی عالت فریدار پر ظاہر زکرد ہے ، اور اگر خود بتادے تو ظام الرویت وفد ہب اں معظم رضی اللہ تو الی عند میں مطلقا جائز ہے خواہ کتنا تی کیل ہواگر چہڑ پدار غریب الوطن ہو کہ بعد بین فریب ندر ہا،

در مخارش ہے:

لاباس ببيع المغشوش اذا بين غشه او كأن ظاهر ايرى و كذا قال ابوحنيقة رضى لذه تعالى عنه في حيطة خلط فيها الشعير والشعيريرى لاباس بيبعه و أن طعنه لايبيع وقال الثاني في رجل معه فضة نعاس لايبيعها حتى يبين الدار الدر تنارباب التفرق مطح مجتما في مدر (الدر تنارباب التفرق مطح مجتما في مدر الدر الدر تنارباب التفرق مطح مجتما في الدر الدر تنارباب التفرق مطح محتما في مدر الدر تنارباب التفرق مطح مجتما في مدر الدر تنارباب التفرق مطح محتما في مدر الدر تنارباب التفرق مطح محتما في الدر الدر تنارباب التفرق مطح محتما في مدر الدر تنارباب التفرق مطح محتما في مدر الدر تنارباب التفرق مطح المحتمان المحت

خېيں۔(17)

مسئلہ سما: لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوشی جس کا بہننا مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہے، اس کا بیچنا کروہ ہے۔ (18) ای طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا ناجائز ہے، ایسوں کے ہاتھ فروضت کرنا جو کھاتے ہوں ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر اِعانت (مدد کرنا) ہے۔ میں گناہ پر اِعانت (مدد کرنا) ہے۔

مسئلہ 10: مسلمان کا کافر پرؤین ہے، اس نے شراب نیج کراس کے ٹمن سے ڈین اواکیا۔ مسلم کے علم میں ہے کہ بیرو پییشراب کا ٹمن ہے، اس کا لینا جائز ہے کیونکہ کافر کے ہاتھ شراب بیجنا جائز ہے اور ٹمن میں جورو پیاسے طا، وہ جائز ہے، لہٰذامسلم اپنے ڈین میں لے سکتا ہے اور مسلم نے شراب بیجی تو چونکہ بیج ٹی ناجائز ہے اس کا ٹمن بھی ناجائز ہے، اس روپیہ کو ڈین میں لینا ناجائز ہے۔ (19) بین تھم ہر الی صورت میں ہے جہاں یہ معلوم ہے کہ بیہ مال بعینہ خبیث وحرام ہے تو اس کولینا ناجائز ہے، مثلاً معلوم ہے کہ چوری یا خصب کا مال ہے۔

مسئلہ ۱۱؛ رنڈیوں کو ناچ گانے کی جواُ جرت ملی ہے ریجی ضبیث ہے،جس کسی کو ڈین یا کسی مطالبہ میں دے اس کا
لیمنا نا جائز ہے۔جس شخص نے ظلم یا رشوت کے طور پر مال حاصل کیا ہو، مرنے کے بعداس کا مال ور شہونہ لیمنا چاہیے کہ یہ
مال حرام ہے۔ بلکہ ؤرشہ یہ کریں کہ اگر معلوم ہے کہ یہ مال فلا ان کا ہے توجس سے مورث نے حاصل کیا ہے، اسے واپس
دے دیں اور معلوم نہ ہو کہ کس سے لیا ہے تو فقر ا پر تقد ق کردیں کہ ایسے مال کا یہی تھم ہے۔ (20)

مسئلہ کا: پنساری کوروپید دیتے ہیں اور بیہ کہہ دیتے ہیں کہ بیروپیسودے ہیں کتارہے گایا دیتے وقت بیشرط نہ ہوکہ سودے میں کٹ جائے گا، محرمعلوم ہے کہ یو ہیں کیا جائے گاتو اس طرح روپید دیناممنوع ہے کہ اس قرض سے بیہ نفع ہوا کہ اس کے پاس رہنے ہیں اس کے ضائع ہونے کا احتمال تھا اب بیا احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا، ناج ک

مادت دالی چیز کوفر دخت کرنے میں کوئی حری تہیں جب اس کی طاوٹ کو بیان کردسے یا طاوٹ اسک ظاہر ہو کہ دکھائی دیتی ہواور یو ٹمی فر ایا امام ابوطیفہ رضی اللہ تعالٰی عند نے الیک گذم کے بارے میں جس میں جولے ہوئے ہوں اس طور پو کہ جونظر آتے ہوں تو اسک گذم کی تاج کوئی مضا نکتہ بیں اور اگر اس مخلوط گذم کو چیں لیا تو مت بیجے ، اور امام ابو بوسف نے اس شخص کے بارے میں فرما یا جس کے پاس تا نبو می عندی ہے دور اسے بتائے بغیر نہ بیجے۔ (ت) (فرآدی رضوبہ ، جلدے ام میں ۵۰ رضا فاؤیڈ پیٹن ، لا ہور)

- (17) تبيين الحقائق بركم إلكراهية العل في البيع من 2 يم ١٧٠.
- (18) الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الخامس والعشر ون في البيع ... إلخ، ج٥م ١٦٥٠.
  - (19) الدر الخار، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في العجع ، ج٩ من ١٣٥٥.
  - (20) رواكمن ربركماب الحظر والاباحة بضل في البيع ،ج ٩ م ٢٠٠٥.

\_\_\_(21)

مسئلہ ۱۱: اختکارممنوع نہے۔ اختکار کے بیمعنی ہیں کہ کھانے کی چیز کو اس لیے روکنا کہ تمراں ہونے پر فرونست کر بگا۔احادیث میں اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔

ایک حدیث میں ہیہ ہے جو چالیس روز تک احتکار کر بیگا، اللہ تعالی اس کو جذام و افلاس میں مبتلا کر بیگا۔ (22) دوسری حدیث میں ہیہہے کہ وہ اللہ (عزوجل) ہے بری اوراللہ (عزوجل) اُس سے بری۔(23)

تیسری حدیث بیر ہے کہ اُس پر اللہ (عزوجل)اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ، اللہ تعالیٰ نہ اس کے نفل قبول کریگانہ فرض۔

احتکار انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے، مثلاً اناج اور انگور بادام دغیرہ اور جانوروں کے چارہ میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس، بھوسا۔ (24)

(21) الدرالخيّار، كمّاب الحظر والأباحة فصل في البيع من ٩٠٠ م ١٣٠.

(22) سنن ابن ماجه، كمّاب التجارات، باب الحكرية والحلب والحديث: ١٥٥ ٢ وج ١٠٥٠ م

• ورد الحتار ، كماب الحظر والاباحة ، فصل في الهيع من ١٥٤٠.

(23) انسندللا ما ما تحد بن طنبل ، مستدعبدالله بن عمر ، الحديث: • ٨٨ ١١ م ٢٤٠ م ٢٥٠٠.

(24) الدرالخاروردالحتاريك بالعظر والاباحة بمل في البيع من ١٥٢ \_ ١٥٤.

اعلی حضرت ،امام المسنت،مجدد دین دملت الشاه امام احمد رضاخان علیه رحمته الرحمن فآوی رضویه شریف میں تحریر قمر بات مثل ا ماری میدان میں سرم سرم فرانس منت جھور معروف های دسرم سرمان سرم تا میں ساتھی در در دسرم میں میں انگری کے معند م

غلہ کو اس نظر سے رد کنا کہ گرانی کے دنت بچیں مے بشرطبکہ ای جگہ یا اس کے قریب سے ٹریدا اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کومعنر ہو مکروہ وممنوع ہے، دراگر غلہ ددر سے خرید کر لائے اور ہا بینظا دگرانی نہ بیچے یا نہ بیچنا اس کا خلق کومعنر نہ ہوتو ہجے مضا نقدیس،

ق العالم كرية الاحتكار مكروة وذلك ان يشترى ذلك يضر بألناس كذا قى الحاوى وان اشترى فى ذلك البصر وحبسه ولا يضر بأهل البصر لا بأس به كذا فى التتارخانية نأقلاعن التجنيس واذا اشترى من مكان قريب من البصر فيه بن طعاما الى البصر وحبسه وذلك يضر بأهله فهو مكرواه هذا قول محمد وهو احدى الروايتين عن ابى يوسف وهو البختار هكذا فى الغيائية وهو الصحيح هكذا فى جواهر الاخلاطى، وفى الجوامع فأن جلب من كأن بعيد واحتكر لع يمنع كذا فى التاتارخائية ال

(ا\_ فِلَا كَ مِعَدِيدِ كَمَّابِ المعيوع فَصل فِي الاحتكار نور. في كتب خاند پشاور ٣ ٢١٣)

ی الکیریہ میں ہے احتکار مکروہ ہے اس کی صورت بیہ کہ شہر میں علی تربید سلے اور اس کوفرونست کرنے ہے روک رکھے اور بیدرو کن لوگوں کے لیے فقصان وہ ہویہ مادی بیں ہے اور شہر میں خرید کر اس کے بیچتے ہے روکا مگر اس سے لوگوں کو غررتیس پہنچی تو کوئی حرج نہیں سے مسكله 19: احتكار وہيں كہلائے كا جبكه اس كا غلىروكتا وہان والون كے ليے مصر بوليعنى اس كى وجه سے كراني ہوجائے یابیصورت ہو کہ سارا غلہ اس کے قبضہ میں ہے، اس کے روکنے سے قبط پڑنے کا اندیشہ ہے، دوسری جگہ غلبہ دستیاب نه ہوگا۔ (25)

مسكه ۲۰: احتكار كرفي والے كو قاضى ميتكم دے گاكه اپنے تھر والوں كے خرج كے لائق غله ركھ لے اور باق فر دخت کر ڈالے، اگر وہ شخص قاضی کے اس تھم کے خلاف کرے لینی زائد غلہ نہ بیجے تو قاضی اس کومناسب سزا دے گا اوراس کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہے، قاضی خود رہتے کردے گا کیونکہ ضرر عام سے بیچنے کی یہی صورت ہے۔ (26) مسئلہ ا ۲: بادشاہ کورعایا کی ہلا کت کا اندیشہ ہوتو احتکار کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا پرتقبیم کردے۔ پھر جب ان کے پاس غلہ ہوجائے تو جتنا جتنا لیا ہے، واپس دیدیں۔(27)

مسکلہ ۲۲: اپنی زمین کا غلہ روک لینا احتکار نہیں۔ ہاں اگر میخص گرانی یا قحط کا منتظر ہے تو اس بری نبت کی وجہ سے گنہگار ہوگا اور اس صورت میں بھی اگر عام لوگوں کوغلہ کی حاجت ہوا در غلہ دستیاب نہ ہوتا ہوتو قاضی اسے بیچ کرنے

مسئله ۲۲۰: دوسری جگه سے غلہ خرید کر لایا ، اگر وہاں ہے عموماً بہاں غلبہ آتا ہے تو اس کا روکنا بھی احتکار ہے اور اگر وہال سے یہاں غلہ لانے کی عادت جاری نہ ہوتو رو کنا احتکار نہیں۔ گر اس صورت میں بھی جیج ڈالنامستحب ہے کہ روکنے میں یہال بھی ایک فتم کی کراہت ہے۔ (29)

یونی تا تارف دیہ میں جبنیس سے نقل کمیا حمیا ہے، اور اگرشہر کے قریب سے خریدا اورشہر میں اٹھالایا اور فروخت سے روک رکھ جبکہ اس سے شہر والوں کوضرر پہنچتا ہے تو میکروہ ہے بیدامام محمد علیدالرحمنة کا تول ہے، اورامام ابوبوسف رحمہ الله تعالَی علیه ہے بھی دورویتول میں ہے ایک میں بھی آیا ہے، بھی مختار ہے، ای طرح غیاشہ میں ہے، اور بھی سے جیسا کہ جواہر الاخلاطی میں مذکور ہے اور جامع الجوامع میں ہے کہ اگر کہیں دورے اناج خرید کر تھینے لا یا اور شیم میں فروخت ہے روک رکھا تو ممنوع نہیں ، تارخانیہ میں یوں بی ہے۔ (ت)

( فآوی رضوبه ، جلد ۱۵ م ۱۸ رضا فا وُ نڈیشن ، ر مور )

<sup>(25)</sup> الحداية ، كماب الكراهية فصل في البيع ،ج٢، ص ٢٤٠١.

<sup>(26)</sup> المرجع السابق اص ۸۷ س

<sup>(27)</sup> الدرالي رسم المعظر والاباحة بصل في البيع من ٩٥، ص ١٥٨

<sup>(28)</sup> الدراعيّاردرد كمتار، كمّاب الحظر والاباحة الصل في البيع من ٩٥٠ م ١٥٨٠.

<sup>(29)</sup> المرجع انسابق.

شرح بهار شریعت (حمرتازدیم)

مسئلہ ۱۲۴ عالم کو بیرنہ چاہیے کہ اشیا کا زرخ مقرر کردے۔ حدیث میں ہے کہ لؤگوں نے عرض کی، یارسول لله! (صلى الله تعالى عليه فاله وسلم) زخ گرال هوگيا، حضور (صلى الله تعالى عليه فاله وسلم) زخ مقرر فرما دير - ارش د فر مایا: نرخ مفنزر کرنے والا بنگی کشادگی کرنے والا ، روزی دینے والا اللہ(عزوجل) ہے اور پی امید کرتا ہوں کہ خدا ہے اس حالت میں موں کہ کوئی شخص خون یا مال کے معاملہ میں مجھے سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے۔(30)

مسکلہ ۲۵: تاجروں نے اگر چیزوں کا نرخ بہت زیادہ کردیا ہے اور بغیر نرخ مقرر کیے کام چلتا نظر نہ آتا ہوتو اہل الرائے سے مشورہ کے کر قاضی زخ مقرر کرسکتا ہے اور مقرر شدہ زخ کے موافق جو بیج ہوئی بدبیج ہوئز ہے۔ بیہیں کہا جاسکتا کہ یہ بیج ممکر و ہے کیونکہ یہاں بیچ پراکراہ ہیں، قاضی نے اسے بیچنے پر مجبور نہیں کیا۔ اسے اختیار ہے کہ اپنی چیز یچ یانہ بیچی، صرف بیکیا ہے کہ اگر بیچ تو جوزخ مقرر ہوا ہے، اس سے گراں نہ بیچہ۔ (31)

مسئلہ ۲۷: انسان کے کھانے اور جانوروں کے چارہ میں نرخ مقرر کرنا صورت مذکور ہ میں جائز ہے اور دوسری چیزوں میں بھی تھم سے سے کداگر تا جروں نے بہت زیادہ گرال کردی ہوں تو ان میں بھی نرخ مقرر کیا جاسکتا ہے۔(32)

多多多多

<sup>(30)</sup> سنن أي داود ، كمّاب البيوع ، باب في التسعير ، الحديث: ٥١ ١٣ ١٠ من ٢٨٠٠.

<sup>(31)</sup> العداية، كمّاب الكراهية ، فعل في البيع ،ج٢، ص٨٥ ...

<sup>(32)</sup> الدرالخار، كتاب النظر والاياحة ، فعل في البيح ،ج ٩ م ١٢١٠.

# قرآن مجيد پڙھنے کے فضائل

قرآن مجید پڑھنے ازر پڑھانے کے بہت فضائل ہیں۔اجمالی طور پر اتناسمجھ لیمنا کافی ہے کہ بیہ القدنوں کا کلام ہےاس پر اسلام اوراحکام اسلام کا مدار ہے۔اس کی تلاوت کرنا،اس میں تدبیر،آ دمی کوغدا تک پہنچ تا ہے۔ اس موقع پر اس کے متعلق چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

احاديث

صدیث انتی بخاری میں حضرت عثان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ تعالی عدیہ وسلم نے فرمایا بتم میں بہتر وہ محض ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(1)

(1) منتج البغاري، كمّاب نضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن دعلمه، الحديث: ٥٠٢٧، ج٣١٠م، ١٠١٠.

حکیم الامت کے مدنی پھول

ا قرآن سیکے سکمانے میں بہت وسعت ہے بول کورآن کے جوروزاند سکمانا، قاریوں کا تجوید سیکمنا سکمانا، علاء کا قرآن ا حدیث وفقہ سیکمانا سکمانا صوفیائے کرام کا اسرار ورموز قرآن ببلسلہ طریقت سیکمنا سکمانا سب قرآن ہی کی تعلیم ہے صرف الغاظ قرآن کی تعلیم مراونہیں، الہذا بہ حدیث فقہاء کے اس فرمان کے خلاف نہیں کہ فقہ سیکمنا علاوت قرآن ہے افضل ہے کوئکہ فقہ احکام قرآن ہے اور علاوت میں الغاظ قرآن چونکہ فقہ احکام قرآن ہے افسال ہے لہذا اس کی تعلیم تمام کاموں سے بہتر اور اسرار قرآن الغاظ قرآن سے افغال ہیں کہ افغال جی کہ افغال جی کہ ان مائل ہیں کہ افغال ہیں کہ افغال میں موال ہوئی اللہ مائل میں موال ہوئی ہوئی کہ اور اس مائم مقرفر شنے عال گرمعرت آوم علیہ الصلو قوال الله مافعال و مودر ہے۔

افغال ہے آدم علیہ السلام عالم مقوفر شنے عال گرمعرت آوم علیہ الصلو قوال الله مافعال و مودر ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوّة المصابح، ج٣٩م ٣٣٥)

قرآن مجيد پڙھنے کا ثواب

قرآن مجيد فرقان ميدكي تعليم وعلم اور علاوت ك كثير فضائل قرآن باك بن بيان ك يُحك بين چنانچ ارشاد موتاب، (1) اَلَّذِينُنَ اَتَيْنَاهُمُ الْكِنْبَ يَتْلُولَهُ حَتَّى تِلْاوَتِهِ أُولَمِنْكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ

تر جمہ کنزول بیان : جنہیں ہم نے کماب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پرایمان رکھتے ہیں۔

(سٍ1، ابقرة: 121) →

شوج بها و شوید بعد ( حدثان دوم)

# حدیث ۲: می مقید بن عامرض الله تعالی عندے مروی، که رسول الله تعالی علیه وللم نے فره یا:

(2) وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْأُنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيثَنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْأَرِيرَةِ عِبَابًا مُسْتُورًا ﴿45﴾

ترجمه كنزاما يمان :اورائ محبوب تم نفر آن پڑھا ہم نے تم پراوران میں كه آخرت پرايمان نيس لاتے آيك جهيا ہوا پردوكرديا۔
مدرون م

(3) وَنُكَزِّلُ مِنَ الْقُرُانِ مَا هُوَشِفَا مُوَرَّعَةٌ لِّالْمُؤْمِدِيْنَ

رجركزالايان :اورجم قرآن على اتارت بي وه يخز جرايان والوسك الشخفاا ورصت به (پ15، بن امرائل: 82) (4) إِنَّ الَّذِيثَ يَشْلُونَ كِشْبُ اللهِ وَ اَقَامُوا الصَّلُوةَ وَ اَنْفَقُوا عِنَارَدُ قُنْهُ هُ سِرًّا وَ عَلَائِنَةٌ يَرْجُونَ يَجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿ 29﴾ إِنَّ النَّيْتُ يَشْلُونَ كِشْبُ اللهِ وَ اَقَامُوا الصَّلُوةَ وَ اَنْفَقُوا عِنَارَدُ قُنْهُ هُ سِرًّا وَ عَلَائِنَةٌ يَرْجُونَ يَجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿ 30﴾ وَالَّذِي اَ وَحَيْمَا اِلنَيْكَ مِنَ الْمَتْبِ هُوَ الْحَقَى لِيُوفِي وَالْمِنْ الْمَكُورُ ﴿ 30﴾ وَالَّذِي اَ وَحَيْمَا النَيْكَ مِنَ الْمَتْبِ هُوَ الْحَقَى الْمَتْبُ اللهَ يِعِبَادِهِ لَكَيْرُ وَ 30﴾ مُصَيِّدًا الْمَكُورُ ﴿ 30﴾ وَالَّذِي اَوْمَ وَيَمَا النَّهُ مِنَا فِي عَبَادِمَا فَي عَبَادِمَا فَي عَبَادِمَا فَي عَبَادِمَا فَي الْمَتَى الْمَتَعَلَى مِنْ عِبَادِهِ لَكُورُ ﴿ 30﴾ وَالْذِي اللهُ عُولِكَ هُو الْفَصْلُ الْكَيِيرُ ﴿ 30﴾ وَالْمَنْ الْمُعْلَى الْكَيِيرُ ﴿ 30﴾ وَالْمَنْ الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ اللهَ عِبَادِمَا فَي مِنْهُمُ مِنَانِ فَي مِا كُونُ اللهِ وَلِيكَ هُو الْفَصْلُ الْكَيِيرُ ﴿ 30﴾ وَعَلَالُولُ الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الل

ترجمہ کنزالا یمان : بے شک وہ جواللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیے ہے کہ ہوری راہ میں خرج کرتے ہیں پوشیدہ اور خاہر وہ المی تجارت کے امید دار ہیں جس میں جرگز ٹوٹا (نقسان) نہیں تا کہ ان کے ثواب انہیں بھر پوروے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے فک وہ بخشے دالا قدر فرمانے دالا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تہاری طرف وی بھیجی وہی حق ہوئے بندوں کو تو کتابوں کی تقعد لیق فرماتی ہوئی ہے شک اللہ اپنے بندوں ہے خردار دیکھنے والا ہے تجرہم نے کتاب کا دارے کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر فلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چائی برہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو، اللہ کے تو میں میں میں میں میں میں میں ہوئی میں میں میں میں میں کئی میں کئی میں کوئی اپنی جان کی جو نگر کتاب کا در وہاں ان کی پوش کے رہم کے کتاب کوئی بہتا ہے جا کی گئی در فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آ رام کی جگہ ہے ادر کہیں سے سب خوبیاں انڈ کوجس نے ہمارا خم دور کیا ہے فتک ہارا درب بھنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آ رام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکان لاتن ہو۔ (پ 22 ، اللہ طر : 29 تالہ طر : 20 تالہ طر تالہ طر : 20 تالہ طر تالہ کی تالہ

(5) اَللهُ لَرَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتْبًا مُّتَشَابِهَا مَّثَانِى تَقْفَعِرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْرَ ، بَهُمُ ثُمَّ تَبِيْنُ جُلُودُهُمُ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللّهِ ذَٰلِكَ هُلَى اللّهِ يَهْدِي إِنْ إِمِنَ يَشَاءُومَنَ يُّضَلِلِ اللّهُ فَمَالَهُ مِنْ هَا دٍ ﴿23﴾

ترجمہ کنزالا یمان : اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخرتک ایک ی ہے دوہر سے بیان والی اس سے بال کھڑ سے ہوتے بیں ان کے بدن پر جوابے رب سے ڈرتے ہیں پھران کی کھالیں اور دل زم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رفیت میں بیراللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھائے والانہیں۔ (پ 23 ، الزمر: 23) کیاتم میں کوئی شخص اس کو پہند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دواد نٹنیاں کو ہان والی مانے، اس طرح کہ گن ہ اور قطع رحم نہ ہو یعنی جائز طور پر۔ہم نے عرض کی ، کہ سہ بات ہم سب کو پہند ہے۔ فر ما یا: پھر کیوں نہیں صبح کومتحد میں جا کر کتاب اللہ کی وہ آئیوں کوسیکھتا ، کہ یہ دو اوٹٹیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چر سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چر سے بہتر۔ (2) وعی ہذا القیاس۔

ا صف کے معنی ہیں جہور ہ ( تھڑا) مسجد نبوی سے متصل ہیں کی جانب تھوڑا سا جہور ابنادیا گیا تھا جہاں مہمان اثر تے تھے اور علم سکھنے والے فظراہ می ہدوہال مستقل طور پر دہتے تھے یہ حضرات اصحاب صفہ کہائے نے انہیں کی می صفات رکھنے والوں کو آج صوفی و کہتے ہیں ایعنی صفال در اور صوف کا لباس رکھنے والی جماعت یہ حضرات کم وہیش ہوتے رہتے تھے بھی سنر اور بھی دوسوسے زیادہ گویا یہ مدرسہ نبوی تھ عقبہ این عامراور ابوہر پر ہ بھی انہی ہیں سے تھے۔

۳ ۔ یعنی تھوڑی دور ج کرتھوڑی کی دیر میں بہت ساحلال مال لے آوے عرب میں ادخی بڑا عزیز مال تھا تقیق مدینہ منورہ سے دو تین میل پر ایک بازار ہے جہاں جانورزیادہ فروخت ہوتے ہیں بطحان مدینہ پاک کا ایک دسیع جنگل ہے بطح مجمعنی وسعت یا پتھریلا علاقہ۔

س یعنی یا رس اللہ بیتو ہم سب چاہتے ہیں۔خیال رہے کہ دہ حصرات اگر چہ تارک دنیا ہے گر دین کے لیے دنیا حاصل کرنے کو بہت بفتل جانئے تھے دنیا اگر دین کے لیے ہوتو عین دین ہے اور اگر طین (مٹی گارے) کے لیے ہوتو دنیا ہے بینی دنی چیز لہذا حدیث پر بیا محتراض نبیل کہ دہ نوگ تو محب دنیا نہ تھے پھر بیر جواب کیول دیا۔

س سے تقانو صرف صفہ والے اسماب سے نہیں ہے وہ تو ہر دفت گویا مسجد ہی میں رہتے ہتے، بلکہ تا قیامت مسلمانوں سے ہے کہ دنیاوی کاروبار میں مشغول ہونے سے پہلے بچھام قرآن حاصل کرلیا کرو۔اس سے معلوم ہوا کہ وینی مدر سے مسجد میں ہونا بہتر ہیں حضور الورصل لندعلیہ وسلم کا مدرسہ صفہ میں تق جو مسجد سے متعمل تھا گویا مسجد ہی میں تھ ، نیز معلوم ہوا کہ سے سویر سے علم قرآن حاصل کرنا افضل وصبح کے کام میں برکت ہے معلوم ہو کہ علام ہو تا بل طاباء کو علم سکھا یا کریں۔

۵ \_ یعنی پائی سیات باتی در واقت المنال اور چه یا سات آسیس ای قدر اوتول سے افضل عرب میں ابل معلاقا اون کو کہتے ہیں زہوی اور اور اور جل تر اوقت کو تاقد بادہ کو جیسے انہان یا آ دی مطلقا انبان کو کہتے ہیں اور دہل مرد کو امراۃ عورت کو خدیال رہ کہ یہ ب آیت سے مراوآ یت سیکھ نا یاس کی تعلیم میں مشغول رہنا ہے بعنی ایک آیت سیکھ نا یاس کی ملکیت سے بہتر ہے البذا حدیث پر بیدا عتر اض نہیں کہ آیت آیت کے ملکیت سے بہتر ہے البذا حدیث پر بیدا عتر اض نہیں کہ آیت تو تام دیا ہے جہتر ہے البذا حدیث پر بیدا عتر اض نہیں کہ جیسے منوب اون کا ذکر کیوں ہوا یا یہ تعصیل ان اٹل عرب کو سمجھانے کے لیے ہے جنہیں اون کے بہت مرغوب ہوا یا یہ حصیل ان اٹل عرب کو سمجھانے کے لیے ہے جنہیں اون کے بہت مرغوب ہو جیسے میش نبذہ ہونے والوں کو سمجھانے کے لیے جنہیں اون کے بہت مرغوب سازی دنیا ہے جنہیں اون کے بہتر ہے حال نکہ نمار و سازی دنیا ہے۔ در مراۃ المناجے شرح مشکو ۃ المصافح برج ساجی ہوں۔ ۱۳۳۳)

حدیث ۱۳ نیج بخاری و مسلم میں ایومولی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و مرمی نے فرہ یا: جومومن قرآن پڑھتا ہے، اس کی مثال ترخج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور جو مومن قرآن پڑھتا ، وہ مجور کی شل ہے کہ اس میں خوشبو بیس مگر مزہ خیریں ہے۔ اور جومنانی قرآن نہیں پڑھتا، وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بیس مگر مزہ خیریں ہے۔ اور جومنانی قرآن نہیں پڑھتا، وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ کر وا ہے اور جومنافی قرآن پڑھتا ہے، دہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ کر وا ہے اور جومنافی قرآن پڑھتا ہے، دہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ کر وا ہے اور جومنافی قرآن پڑھتا ہے، دہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کر وا۔ (3)

(3) منج ابخاري اكتاب الاعمة اباب ذكر الطعام الحديث: ٥٣٢٤، ج ٢٩،٥٥٥.

ومنه كا ق المصانع، كمّا ب فضائل القرآن والحديث: ١١١٣، ج إج ٥٨٢،

### حكيم الامت كيدني يحول

ا یا بینی تلاوت قرآن کرتا رہتا ہے منزل نیس چھوڑتا ہمعلوم ہوا کہ بمیٹ تلاوت قرآن کرنا بہت بڑی عمادت ہے خواہ معنے سمجھے یا نہ سمجھے ہتر نج عرب کامشہور کھل ہے جس کارنگ بہت اچھا ہوتا ہے خوشبونہایت اعلیٰ مزہ بہت بہتر بین ، دیاغ اور معدہ کو بہت قوت دیتا ہے اس کے بہت نوائد کتب طب میں مذکور ہیں۔

۲ \_ ہے ہی اس مؤمن کا حال ہے کہ لوگ اس کی تلاوت ہے ایمانی لذت بھی حاصل کرتے ہیں اور ثواب بھی خود اسے بھی لذت وثونب وونوں منتے ہیں،قر آن شریف بہت ہی لذیذ چیز ہے۔

سے ایسے ہی مید فافس مسلمان ہے کہ اس کا ظاہر خاص احیمانہیں تحر باطن نور ایمانی سے منور ہے لوگ اس سے ظاہری فائدہ نہیں اٹھاتے تمر اس کی معبت سے پچھے نہ پچھ باطنی فیض پالیتے ہیں مؤسن کی معبت بھی اچھی ہے۔

مه \_اندرائن ایک مشهور کژوا مچل ہے جس بیں کسی تشم کی بونبیں اور سخت کژوا ہوتا ہے،متافق کا نہ ظاہرا چھانہ باطن \_

ہے ۔ یہ دین جوریا ہے لیے یا مسلمانوں کو دھوکا دیے کے لیے قرآن پڑھ ، اگر چہ ٹودتو برمزہ ہے کہ من فق ہے گراس کی طاوت

سنے ور اوں کو پکھی نہ پکھی داخت ضرور ٹل جاتی ہے ، جیسے رہا نہ گھاس ( نیازیو ) کہ ہے تو برمزہ گراس کی خوشبو ہے دہ نئی ضرور معظر ہوجا تا

ہے۔ اس حدیث ہے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک سے کہ طاوح قرآن کا اثر ظاہر وباطن میں ہوتا ہے کہ اس سے زبان ، کان ، دل ، دما غ انجان سب بی تا زہ ہوتے ہیں۔ دو سر سے ہی کہ قرآن پاک کی تا ٹیر سے تنقف ہیں جیسے پڑھے والے کی زبان و سے بی تا ٹیر قرآن دعرت با افرید سب بی تازہ ہوتے ہیں۔ دو سر سے ہی کہ قرآن پاک کی تا ٹیر سے کہ تا ٹیر کر آن دعرت با افرید اللہ میں جن شکر رحمت اللہ علی ہو تا ہو گیا ، اور قربایا کہ کلام ربانی کے ستھ زبان فرید ہوئی عربی ہو تو ہو گیا ، اور قربایا کہ کلام ربانی کے ستھ زبان فرید ہوئی علاوت قرآن کی حلاق ہو گیا گیا چرجیما مؤمن و کی بی علاوت قرآن کی حل اور آئر کرنے والی سے دھوکہ نہ کھا ڈان میں مجمعی منافق بھی ہوتے ہیں ، قرآن کر پر ٹیوکی چئی ہے ، علاوت والے کے دل کی حول اگر شیطان کیا ہوگی ہوئی ہوئی ہے ، علاوت والے کی طرف ہے تو اس شے و آن ہوگا گرائی کے مدے شیطان ہولے گا اور آگر دل کی مول کہ دینہ پاک کی طرف ہے تو اس شے و اس کی مدید کے فیضان لکھیں سے۔

نہان ہے مدید کے فیضان لکھیں سے۔

صدیث ہم بھی مسلم میں مصرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ، کدرسول اللہ متنی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر مایا کہ اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی اس کتاب ہے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو بیست کرتا ہے۔ (4) لیعنی جو اس پر ایمان لات اور ممل

كريتے ہيں، اُن كے ليے بلندى ہے اور دومرول كے ليے پتى ہے۔ حديث ۵: سيح بخاري ومسلم مين حضرت عائشه رضي الله تعالى عنها عنهم وي، كه رسول الله صلى الله تعالى عديه وسلم نے فرویا: جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کا تبین کے ساتھ ہے ادر جو مخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پرشاق ہے یعنی اُس کی زبان آسانی ہے ہیں چلتی ، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے ، اُس کے لیے دواجر ہیں۔ (5)

٢ \_ مرقات نے فر ، یا کہ جس تھر میں تر نج ہو دیاں جنات نہیں آتے ایک شاعر کہتا ہے۔

كانكم شهر الاترتج طالب معا كانكم شهر الاترتج طالب العودوالورق

ے \_اس حدیث ہے معلوم ہوا کہ قرآن کی حلاوت بھی مستقل عبادت ہے اور اس پر عمل مستقل فیکی محبوب کا پیغام، وطن کا خط پڑھنے، سننے میں بھی مزوآتا ہے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ تلادت قرآن محض ہے کار ہے قرآن عمل کے لیے ہے نہ کہ پڑھنے کے ليے كيونكه دوا كھائے چينے اور برسے كے ليے ہوتى ب محض نسخه براط لينے سے شفائيس ہوتى ، ان بے وتو فول كو خبرتيس كه بعض دواؤل كا سو گھن مفید ہوتا ہے بعض کامحض دیکھنا فائدہ مند سبزہ دیکھنے سے آگھ کی روشنی بڑھتی ہے اور بعض دواؤں کے سننے سے فائدہ ہوتا ہے، بیار عشق کے میے محبوب کا ذکر سننا بہت مفید دوا ہے لیموں یا ترش چیز دل کا ذکر کروتو مندیس یانی بھرجا تا ہے۔

(مراة الهناجيج شرح مشكوة المصابح ،ج٣٠)

(4) صحيح مسلم، كتاب ملاة المسافرين . . . إلخ، باب قضل من يقوم بالقرآن . . . إلخ ، الحديث : ٢٦٩ ـ (٨١٢) بم ٥٠٠ م

(5) امرجع السابق، باب نعل الماهر بالقرآن ... إلى الحديث: ٣٣٣-(49٨) بم ٠٠٠ م.

حيم الدمت كمدنى پھول

تر آن کریم کا ماہر دو عالم ہے جو الفاظ قرآن ،معافی ورسائل قرآن اسرار ورموز قرآن کا دا تف ہو،اس کا بڑا درجہ ہے۔ ۲ \_ شیخ نے فرمایا کہ یہاں مفرد سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے اور کرام بررۃ سے انبیاء کرام مقصود ۔ مرقات نے فرہ یو کہ یہ تینوں مفقیل فرشتوں کی جیں۔مسفّر کا یا توسفو سے بنا ہے یعنی سفر کرتے رہے والے فرشتے جو ہمیشہ حق تعالٰی اور رسولوں کے درمیان آتے جانے رہتے ہیں وی وغیرہ کے لیے یا بیسفر سے بنا جمعنی کتاب جس کی جمع اسفار ہے "ایکھیل آسفار االیعنی وو فرشتے جو اوح محفوظ سے مضامین صحیفوں میں نقل کرتے رہتے ہیں یا کاتبین اعمال فرشتے یا سفار جمعنی اصلاح سے بنا یعنی وہ فرشتے جورب تعالٰی کی طرف سے بندوں پر مصلحت و رحمت کی خبریں لاتے ہیں چونکہ بیفر شنتے اول درجہ کے مغرب بارگاہ الی ہیں اور گنا ہوں سے بہت نی یاک وصاف اس لیے ان کے بہتین لقب ہوئے قر آن کریم کا عالم ان فرشتوں اور نبیوں کا ساکام کرتا ہے اس کا حشر بھی انہیں جماعتوں کے ستھ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ قیامت میں اچھوں کا ساتھ اللہ تعالٰی کی بڑی تعت ہے۔شعر صدیث ۲: شرح سنہ میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ نبی صلّی اللہ تعالٰی عدیہ وسلّم نے فرمایا: تیمن چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک اقر آن کہ یہ بندوں کے لیے جھٹڑا کر بیا، اس کے سے ظاہر و باطن ہے اور امانت ۲ اور رشتہ سانگارے گا کہ جس نے جھے ملایا، اُسے اللہ (عزوجل) ملائے گا اور جس نے مجھے کا نا، اللہ (عزوجل) ملائے گا اور جس نے مجھے کا نا، اللہ (عزوجل) اُسے کا ٹے گا۔ (6)

#### پ*ھر آو جھو*نجات ہوجائے

#### مرجمه كاساته اوجائ

بعض نے فرمایا کے بیتینوں مضمین محابر کرام کی ایل کرانہوں نے قرآن جم بھی کیا اور وہ اللہ کے ہال منفول اور گناہوں سے محفوظ بھی ہیں، مرقات۔

سے بیمان اللہ! عالم بالقرآن کا تو وہ مرتبہ ہے جوابھی ذکر ہوا اور جو کند ذہمن ،موٹی زبان دالاقرآن پاک سیکے تو نہ سینے محرکوشش میں لگارہے کہ مرتبے دم تک کوشش سی خواب کا مستحق ہے ،شوق محنت نیال رہے کہ بید دو گنا تواب عالم قرآن کے مقابلہ میں نہیں ہے ، عالم قرآن تو فرشتوں نبیوں اور سحابہ کے ساتھ ہے بلکہ اس کے مقابلہ میں جو بے تکلف قرآن پڑھ کربس کردے۔

(مراة السناجي شرح مشكلوة المصافح ، ج ١٩٨٨)

(6) شرح النة ، كتاب البروالصلة ، باب ثواب صلة الرحم... إلخ ، الحديث: ٢٣٣٥، ٢٢ م ١٣٨٨.

#### عیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی ان تین چیز دل کو بہت ہی عزت وقرب البی عطافر مایا جائے گا کہ خاص عرش اعظم کے بینچے انہیں جگہ دی جائے گی جیسے وزیر کی نشست بادشاہ کے بہت قریب ہوتی ہے۔اور ان کے طفیل ان کے عاملوں کو مجسی عزت وقرب نصیب ہوگا،انلد تعالٰی ان کا اجر ضائع نہ کرےگا۔

۲ \_ بندول سے مراد تر آن کریم کی تااوت اور اس پر ممل کرنے والے مسلمان ہیں اور جھڑنے نے سے مراد جھڑ جھڑ کر ان کی شفاعت کرنا ہے، یعنی قرآن شریف اسپنے تلاوت کرنے والوں اور اسپنے عالمین کی شفاعت دب تعالٰی سے جھڑ جھڑ کر کرے می، یہ جھڑ استا بلہ کانہیں بلکہ ناز کا ہوگا۔

## شرح بهار شریعت (صرنازدیم)

حدیث ے: ایام احد ونز مذی و ابو داور ونسائی نے عبد الله بن عمر ورضی الله تعالی عنها سے روایت کی که رمول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھاور چڑھاور تر تیل کے ستھ پڑھ، جر طرح ونیامیں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ تیری منزل آخر آیت جوتو پڑھے گا، وہاں ہے۔ (7)

حدیث ۸: نزمذی و دارمی نے این عباس رضی الله تعالی عنهما سے ردایت کی ، که رسول الله صلّی الله تعالی مدیر بسّم نے فرمایا:جس کے جوف میں پچھ قرآن ہیں ہے، وہ ویرانہ مکان کی مثل ہے۔ (8)

عشق ہے بہت تعلق ہے۔

ہے رحم سے مراد ان نوں کے آپس کی قرابت داریاں ہیں چونکدان قرابت داریوں کا تعلق عورت کے رحم سے ہے اس ہے ان قرابتوں کو رحم فر، يا ج تاب چونكدائل قرابت كے حقوق اواكرنا بهت ضروري بين،رب تعالى فرماتا بنا والي ذا الْفُولِي حَقَّهٰ" الخ ال يرب مجی وہاں ہوگا۔خیال رہے کہ دنیا کے اعراض کل قیامت میں جواہر ہوں گے ان اعمال کی شکل وصورت ہوگی ، یہ بات مجی کریں گے جیسے يه ب خواب بين اعراض اجسام نظر آتے ہيں۔

٧ \_ يعنى دني مين جس تے اپنے اہل قرابت كے حقوق ادا كئے مقد آج اے قرب الي اور رحمت ، للى نصيب موں مے اور جس نے دنيا مير ا پنے اہل قر بت کے حقوق ادا نہ کئے ان ہے تعلق نہ رکھا،آج وہ غدا کی رحمت سے محردم رہے گا رحم کا یہ پکارنا رب تعالٰی کے تھم ہے ہوگا ھے حکام کے چیزائ کچبری کے دروازے پراعلانات کرتے ہیں۔خیال رہے کہ بندے پرتین قتم کے حق میں: الله تعالٰی کے مام انسانوں کے اور خاص قرابت والوں کے قرآن پاک کاتعلق عقوق اللہ ہے ہے،امانت کاتعلق عام ہوگوں ہے اور رقم کالعش اپنے عزیزوں و قر ابت دارد ل سے اس لیے بیر تین ہی عرش اعظم کے بیٹیے ہوں مے کا میاب بندہ وہ ہے جوان سب حقول کوا دا کر کے ج ئے۔ (مراة السناجي شرح مشكوة المصافح من ٣٥٨)

(7) سنن أي داود، كمّاب الوتر، باب كيف يسخب الترتيل في القراءة ، الحديث: ١٣ ١١، ج٢ ، ص ١٠٠٠ ،

(8) سنن لترندي، كتاب نضائل القرآن، باب: ١٨، الحديث: ٢٩٢٢، جهم ص١٩٨٠

آبادوه ای دل ہے کہ جس میں تمہاری یاد ہے

علیم الامت کے مرنی پھول

ا ہے جون کے میتی معنے ہیں پیٹ،ای لیے معمل العین کو اجوف لیمنی خالی ہیٹ والا کہتے ہیں رب تعالٰی فر، تا ہے: "مَا جَعَلُ اللّهُ لِرَجُبٍ قِنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهِ" محریهال جوف مرادول باسید م محرک آبادی اثبان وسامان سے نے دل کی آبادی قرآن سے باطن بین قِینْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهِ" محریهال جوف مرادول باسید م محرک آبادی اثبان وسامان سے نے دل کی آبادی قرآن سے باطن بین ۔ روح کی آیودی ایمان سے تو جسے قر آن بالکل یاد نہ ہو بیا اگرچہ یاد تو ہو تگر کہی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس کے علاق کی ایہائی دیران ہے جیسے انہان وسمامان سے خالی تھر۔ شعر

جو ياد سے مّافل ہواو يران ہے برباد ہے (مراة المناجي شرح مشكوة لمصابح برج ١٩٠٠)

صدیث ۹: ترمذی ودارمی نے ابوسعیدرضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کدرسول اللہ سنی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرما تا ہے: جس کوقر آن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا، اُسے میں اُس سے بہتر دوں گا، جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر وابی ہی ہے، جیسی اللہ (عزوجل) کی فضیلت انکی مخلوق پر ہے۔ (9)

حدیث ۱۰: ترندی و داری نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کی کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فر ، یا: جو تنص کلام اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ بیس بینبیس کہتا ایک

(9) الرجع المابق بإب: ٢٥٠ الحديث ٢٩٣٥، ج٥٠ ص٥٢٥.

### عليم الامت كمدني بهول

ا \_قرآن ہے مراوحفظ قرآن یا خاوت قرآن یا نظر و تدبر فی القرآن ہے ۔ پینی جو حافظ یا قاری قرآن یا تجوید یاد کرنے میں عالم دین قرآن کریم سے مسائل مستنبط کرنے میں اتنامشغول رہے کہ اسے دیگر د ظیفے دعاؤں کا وخت ہی ندیلے ۔ اس طرح جومعلم تعلیم عوم قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے ورود وظیفے ذعا نمیں نہ کرسکے بہال وعاؤل وظیفول سے مراد وہ دعا نمیں وظیفے ہیں جوقرآن مجید کے علاوہ ہیں ورند قرآن شریف میں خود بہت دعائمی وظیفے ہیں۔

۳ \_ اعطی انتظام کا صیغہ ہے ای لیے سائٹین منعوب آیا۔ خیال رہے کردب تعانی ہے دعا کی مانٹینا صراحة اور صدف صدف ہمیک ہانگان ہے گر الله وت قر آن پالواسط ہمیک ہے جیے جارے دردازہ پر بحکاری کھڑے ہوکر جاری تعریفیں کرتے ہیں کہ آپ بڑے تی واتا ہیں ہوں ہی درود شریف در پردہ دعا ہے ہمکاری فی کے بال بچوں کو دعا کی دے کر در پردہ بھیک ہے جیئے ہیں بچے جیئے رہیں جان ، ل کے خیر ہو، ہم بھی رب تعانی بھی سکتاری ہی دے دے کر اس ہے ہمیک مانٹیتے ہیں ای لیے دردوشریف کے دعاتی بھی سکتاری ہی دی خیر ہو، ہم بھی رب تعانی بھی سکتاری ہو ہے دعائی اس کے جیک مانٹیتے ہیں ای لیے دردوشریف کے دعائی بھی سکتاری ہی دی دردوشریف کے دوروشریف کی دوروں رائج غم میں مشاولات کی دوروں ہوری ہوں گے، دکھ، درد، رائج غم میں دوری ہوں گے، دکھ، درد، رائج غم خود کو دی دفع ہوتے رہیں گے۔

سے ظاہر یہ ہے کہ یہ جملہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا بی فرمان عالی ہے لینی کلام کی شان متکلم کی شن کے بقد رہوتی ہے۔ ایک ہوت نقیر ہے نوا ہے اس پر کوئی دھیاں بھی نہیں دیتا وہ بی بات بادشاہ کے تو دنیا جس دھوم بچے جاتی ہے چونکہ کلام ایند رب تعانی کا کارم ہے وس لغیر ہے نوا کی دھیاں بھی نہیں دیتا م کلوت ہے تام کلوت کے تام کلوت کے تام کلوت کے تام کلوت کے اور مسلم اللہ علیہ وسلم بحد خدا تمام خلق سے افضل ہیں تو حضور انور صلی ابتد علیہ وسلم کے اجاد برت تمام خلق سے افضل ہیں تو حضور انور صلی ابتد علیہ وسلم کی اجاد برت تمام خلق سے افضل ہیں تو حضور انور صلی ابتد علیہ وسلم کی اجاد برت تمام خلق سے کھاموں سے بعد قر آن افضل ہول گی۔

س ، ک صدیث کے تمام داوی تقد ہیں سوائے عطیہ عونی کے کہ ان بھی بچھ ضعف ہے گر فضائل اٹنال بیں ضعیف حدیث تھی معتر ہے۔ خصوصہ جب کہ دومری دوایتوں یا قرآنی آیتوں سے اسے قوت بھنے جائے اس حدیث کو دومری اسنادوں سے قوت حاصل ہے اس سے اے ترفذی نے حسن فرما یا۔ (مراق المناجی ترح مشکل قالصائے ، جسام ۱۳۷۱) حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دومراحرف ہے، میم تیسراحرف۔ (10)

حدیث ان ابو داود نے معافر جبنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول النہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ و اللہ فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھاس میں ہے اس پڑھل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج بہنا یا جائے گئے۔ جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے، اگر وہ محھارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تہمارا کیا گمان ہے۔ (11)

(10) المرجع السابق، باب ما جاء في من قر أحر فامن القرآن ... الخ ، الحديث:٢٩١٩، جهم ص ١١٨.

محيم الامت كے مدنی مچول

ا۔ ظاہر سے کہ یہاں ترف سے مرادوہ ترف ہے جوجدا جدا پڑھا جائے لہذا آتم تمن ترف جیں۔ چنا نچدالف ایک ترف لام ایک ترف اور میں ایک ترف اور میں ایک ترف میں ایک ترف میں ایک ترف میں ایک جول تید میں ایک جول تید میں ایک ترف میں ایک جول تید میں ایک جول تید میں ایک جول کے جو ایک جی ایک ایک جی ایک جی

٣ \_ الف الام بيم كوترف فرمانا مجاز اب ورضية ترفول كم نام يعنى اسائة تروف بين اس مين لطيف ابتاره اس طرف ب كدالف مين تين حرف بين اس مين لطيف ابتاره اس طرف ب كدالف مين تين بين حرف بين المان ف محراس كوجم اليك ترف بين مان كرق آنى خلاوت مين بيدا يك ترف أنى حلاوت مين بيدا يك ترف أن المحروف أن يوس كرون المن مين ترف أن خلاف المحروف أن يوس كونكداس بين المورد أن يوس المحروف أكر جو تين بين محرمية قول اس حديث محم طلاف به كونكه مكتوني يعن مورد مين مورد المن من بين محرف المورد أني وقل المن حديث محم طلاف به كونكه مشكوة المصابح من مورد بين مرد من من من المرد المورد أني المورد المورد من المورد المورد أني المورد ال

(11) سنن أي دادر، كمّاب الوتر، باب في ثواب قراءة القرآن، الحديث: ١٣٥٣، ج٢٣ ص٠٠.

حکیم الامت کے مدنی بھول

ا نظاہر میہ ہے کہ یہال قرآن پڑھنے سے مرادروزانداس کی تلاوت کرنا ہے اور ہوسکنا ہے کہ قرآن پڑھنے سے مراد علوم قرآن سیکھنا ہو ہے

حدیث ۱۲: اہم احمد وتر فذی وابن ماجه و دارمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ حسل اللہ تعالٰی علیہ وسلّم افر مایا: جس نے قر آن پڑھا اور اس کو یا دکرایا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور ترام کوتر ام جانا۔ اس کے محمر والوں میں سے دک شخصوں کے بارے میں اللہ تعالٰی اس کی شفاعت قبول فرمائے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (12)

حدیث ساز ترندی ونسائی وابن ماجه نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کی ، کدرسول اللہ سلی اللہ تعالی

یعنی عالم بیمل کا تواب دہ ہے جوآ کے ندکور ہے۔

ا سے پینی عالم باعمل کے مؤمن مال باپ کا ورجہ بہ ہوگا خواہ انہوں نے اسے اہی کوشش سے پڑھا ہو یا تبیل کیونکہ حدیث مطلق ہے پڑھانے کی قدرتیں۔

سے لین اگر سوری زمین پر ہوتا تو بتاؤاس کی چک دمک روشی تنہارے تھروں میں کتنی ہوتی اس سے زیادہ اس تاج کے موتی چیکتے ہوں کے۔

سم یعن پھر نالم ہامن کے متعلق سوچو کہ اس کا درجہ قیامت میں کیا ہوگا، وہ تو ہمارے خیال ہے وراوہے۔ (مراۃ السناجح شرح مشکوۃ المصاح ، ج سابس ۳۷۳)

(12) سنن الترندي، كماب نعنا كل القرآن، إب ما جاء في نفئل قاريكَ القرآن، الحديث: ٢٩١٣، ج٣ ص ١٩١٨،

وسنن ابن ماج؛ كماب الهنة ، باب نصل من علم القرآن . . . إلى الحديث :١٦١، ج إم ١٣١١.

### عليم الامت كے مدنى كھول

ا \_ استعلمهار کے منتے ہیں مدد لیمالین قرآن میں اپنے دل ہے مدد لے کہا ہے یاور کھے، ہروفت اس کا نحیال ولحاظ رکھے۔

٣ \_ پینی صرف تلادت و حفظ پر قناعت شه کرے بلکدای کے عقائد کو مانے احکام پرکمل کرے لہذا اس میں حافظ و عالم باعمل وونوں داخل

ع ایسے بائل عالی کو قرآن پاک سے دو عظیم الثان فاکسے حاصل ہوں گے: ایک بید کہ اول ہی ہے جنت میں داخل کی جائے گا۔ دومرے بید کہ اس کے اہلِ قرابت میں ہے دی دوزخی مسلمانوں کو اس کی شفاعت سے بخشا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ شفاعت بلندی درجات بی کی نہ ہوگی بلکہ معانی سئیات کی بھی ہوگی اور علاء حافظ بھیدا، وغیرہم کی شفاعت برحق ہے۔ نیال رہے کہ شفاعت کبرے کا سہرا مرف حضور انور صلی انشد علیہ دسم کے مرہے شفاعت می تحقیق و تقسیم ہماری انشد علیہ دسم میں ملاحظ فرمائیے۔
"تفسید دندیمی" جلدسوم میں ملاحظ فرمائیے۔

س یہ حدیث غریب بھی ہے اور حفص این سلیمان راوی کی وجہ سے اس کی میداستاد جس میں میرراوی ہے منعیف بھی ہے تکر ہم میریوض کر پچے ہیں کہ نضائل میں صدیث منعیف بھی تیول ہے۔(مراۃ المتاتیج شرح مشکوۃ المصابیح، جسوبس ۳۶۹) عدیہ وسلّم نے فرمایا کہ قرآن کھھواور پڑھوکہ س نے قرآن سیکھااور پڑھااوراس کے ساتھ قیام کیا، اس کی مثال ہے ہے عدی جیسے مثک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ بھیلی ہوئی ہے اور جس نے سیکھا اور سوگیا لینی تیام اللیل نہیں کیا، اس کی مثال وہ میں ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا موقع بائدھ دیا گیا ہے۔ (13) حدیث مها: بیبق نے شعب الا بیمان میں ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که رسول الله صلّی الله تعالی ع عليه وسم نے فرمايا: ان ولوں ميں بھي زنگ لگ جاتى ہے، جس طرح لوہے ميں پاني سكنے سے زنگ لگتى ہے۔ عرض كى،

(13) سنن استريذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في قصل سورة البقرة . . . إلخ ، الحديث: ٢٨٨٥، ج ٣ ص ٢٠٠١، علیم الامت کے مدنی پھول 🕝

ا فلہریہ ہے کہ قرآن سکھنے سے مراد عام ہے جس میں قرآن کے الفاظ معانی ، احکام سکھنا سب بی شامل ہے نقبها وفر ماتے ہیں حفظ قرآن فرض کف یہ ہے مختلف بستیوں میں استنے حافظ منرور رہیں جن سے قرآن کریم کا تواتر قائم رہے اور کوئی ہے دین قرآن میں تبدیلی نہ كريسكے، لبد ااگر حفظ قرآن چيوڙ دي توسب گنبگار ہيں اور إگرائے لوگ حفظ كرليں سب كا فرض ادا ہو گياعلم قرآن كالمجمل سے ہى حال ہے اور بفذر جواز نماز قرآن حفظ كرنا فرض عين ہے جيسے بغذر ضرورت مسائل يادكرنا سيكمنا فرض عين ہے اور بورا عالم دين بننا فرض كفاسيه س يعنى قرآن شريف بإدكرف أورسكيف كے بعد اس كا دور ند جھوڑ دو اور اپنے حافظ پراعماد ندكرلوب بہت جلد ذہن سے اتر جاتا ہے يا مطب یہ ہے کہ قرائت قران لینی تبوید سیکھو کہ بفذر جواز نماز تبوید سیکھنا مجی فرض مین ہے اور بورا قاری بنتا فرض کفایہ اس کیے عرس بشتم مميلاد اور سميارهوي شريف وغيره مين قرآني ركوع الله آيات پڙھتے جين تاكدلوگون جي قرائت كا ۾ جارہ بيه چيزي خصوصا تراوت کی تماز بھائے قر آن کا بڑا ذریعہ ہیں

سے بہذا ایسے عالم و قاری کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قر آن شریف گویا تھلے میں بھرا ہوا مشک ہے اور اس قاری کا حلاوت کرنا اس منک کی مہک ہے جس سے سننے والے فائد واٹھاتے ہیں ہر جگد سے مراد قر آن سننے والے ہیں جو قر آنی علم کی اٹ عت کرجائے اس کی مہک ے تیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں،رب تعالی خدمت قرآن کی تو لی بخشے

س کہاں کی تلاوت نہ کیا کرے یا اس پڑھل ندکیا کرے۔

۵ اس بند تھیے میں اگر چے مختک تو ہے اور ای مفتک کی وجہ سے تعمیلہ قیمتی بھی ہے گر لوگ اس سے قائدہ نہیں اٹھاتے ایسے ہی میر تھس اللہ کے نز دیک قیمتی ہے و فظ قر آن یا عالم قر آن ہونے کی وجہ ہے تھرلوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ خود بھی فائدہ نہیں اٹھ تاکمی پنجالی شاعرنے کیا چھا کبا۔شعر

آئی گھٹااتر کئی بوندیکی نہایک یر سے لکھے تے مان نہ کر ہو چھٹ جاندا دوھ کڑھ کے (مراة المتاجيح شرح مشكوة المصابيح، ج ٣١٨ ٣)

علم د دهیرایز هامیانمل نه کینے نیک احمد بإراحمق ہوئيوں علم درجيرا پڑھ کے یارسول اللہ (منی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) اس کی جلائس چیز سے ہوگی؟ فرمایا: کثرت سے موت کو یادکرنے اور تلاوت قرآن سے۔(14)

صدیت ۱۵: سی بخاری وسلم میں جندب بن عبراللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت ہے کہ رسول اللہ مٹی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی وقت تک پڑھو، جب تک تمعارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُ چائ ہوجائے، کھڑے ہوجاؤ۔ (15) یعنی تلاوت بند کر دو۔

(14) شعب الايمان ، باب في تعظيم القرآن أصل في ادمان تلاوته الحديث: ١٠١٣ ، ٢٠١٣ م٢٥٣ ـ ٣٥٣.

تحيم الامت كيدني پيول

ا یعنی گناہوں و نیاوی الجھنوں میں مشغولیت و کر کجوب سے خفلت و فیرہ ول کے زبگ کا سب ہے بیزنگ بھی معمولی ہوتی ہے جومعمولی کوشش سے جاتی رہتی ہے اور کبھی بہت بخت کے بہت کوشش کے بعد دور ہوتی ہے اور کبھی نا قابل دفع جیسے رین اور فتم کہا جا با ہے سرب تعلیٰ فرماتا ہے: " تکلّا کہل دُان علی قُلُو ہے ہُم مِنا کا گوڑوا یہ گیسیٹون " نیال رہے کہ یہاں " ھذا القلوب" سے مراد عام انسانوں کے دل ہیں۔ انہائے کرام اور فامی اولیا ماللہ کے دل اس سے مستنی ہیں۔ جو ہیشہ جفاظت الی جی رہے ہیں ان کے لیے ذکر موت اور سے اللہ اللہ اللہ علی رہے ہیں ان کے لیے ذکر موت اور سے آئی ان آئی اور انہت کے سب ہیں۔

۲ ۔ یعنی ہر چیز کی صفائی کے آلات الگ الگ جیں اور ہرایک کی پالش جدا گانہ ہے تو دنوں کی پالش وصفائی سم چیز ہے ہوگ۔ سا کے یونکہ موت کو یاد کرنے جیں دل ونیا ہے سر د ہوجاتا ہے آثرت کی طرف راغب ہو کر گٹا ہوں سے نتنظر اور نیکیوں کی طرف ،کل ہوجا تا ہے جو مختص روز اند موت کو یاد کرلیا کرے اس کو درجۂ شہادت ملے گا آگر چے لجبی سوت سے مرے ۔ (شامی )ای لیے زیارت تبوت سنت ہے تاکہ اس سے اپنی موت یاد آئی رہے یموت فاموش واعظ ہے۔

س کیونکہ قرآن گویا نے روحانی دیس کا خط ہے جوہم پردیسیوں کو وہاں کی یاد ولاتا ہے اس دیس کی یاد اس جسم نی عارضی دیس سے دل سرد کردیتی ہے میہ پولٹا ہونا واعظ ہے۔اس ہے معلوم ہوا کہ یادموت کی کثرے دل کا زنگ دور کرتی ہے اور تن وحت مطلقا خواہ زیادہ ہویا کم میدا ٹرکرتی ہے۔ (مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصافح من سوس ۳۹۳)

(15) صحيح البخاري، كمّاب نضائل القرآن، باب اقر دُواالقرآن ... ولخ، الحديث: ٢١١ ٥٥، ج٣ ص١٩٠.

عليم الامت كي مرني بحول

ا پید قاعدہ ان خوش نصیب لوگوں کے لیے ہے جن کو قر آن شریف کی تلاوت میں لذہ اور حضور قلب میسر ہوتا ہے اور بھی زیادہ تلاوت کی وجہ ہے دل اکتر جاتا ہے ، دوہ دل کھنے تک پڑھتے رہیں گروہ خض جس کا دل تلاوت میں لگتا ہی ندہووہ دل کو بجور کر کے تلاوت کرے دب ند

کلنے کے عذر سے تلاوت جھوڑ ندو ہے پہلے بچھ دن دل پر جر کرنا پڑے گا بھران شاء اللہ دل گئے گئے گا جیسا کہ تجربہ ہے۔

میں کی جھ دیر کے لیے تلاوت بند کر دوختی کہ وہ حالت جاتی رہے تمام عماوات کا بھی حال ہے کہ دل لگا کر ادا کرو۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج٣،٩ ١٥)

حدیث ۱۱: میچ بخاری وسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسئم نے فرمایا کہ اللہ (عزوجل) کوجنتی تو جہ اس نبی کی طرف ہے جوخوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے،کسی کی طرف اتن توجہ

صدیث کا: سی بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند سے مروی، کہرسول الله سنی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا : جو محض قر آن کو تغنی لینی خوش آ وازی سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔(17)اس حدیث کے متعلق میجی کہا جاتا ہے کہ تغنی سے مراد استغنا ہے لینی قرآن پڑھنے کے دوش میں کسی سے پچھ لینا نہ چاہیے۔

حدیث ۱۸: امام احمد وابو داود و ابن ماجه و دارمی نے براء بن عازب رضی الله نتعالی عنه سے روایت کی ، که رسول النُّد ملِّي النُّد تعالَى عليه وسلم نے فر ما يا: قر آن كواپئ آوازوں سے مزين كرو۔(18)اور دارى كى روايت ميں ہے كہ اپنى

(16) صحيح البخاري، كمّاب التوحيد، باب تول الله تعالى ولا تتفع الثفاعة ... إلخ ،الحديث:٢٨٨٧،ج٣م,٥٩٩.

### تحکیم المت کے مدنی چھول

ے ظاہر سے ہے کہ یہاں نبی کریم سے مراد تمام انبیائے کرام ہیں اور قرآن سے مراد تمام آسانی کتابیں اور صحیفے ہیں یعنی اللہ تعالی نے اپنے نبیول کوجس قدرتا کیدی تھم اس کا دیا کہ ابنی کتب آسانی خوش الحانی ہے پڑھیس اتنا تا کیدی تھم اور دوسری چیزوں کا نددیا اور ممکن ہے کہ می ے مراد حضور انور صلی الله علیه وسلم جول اور قرآن ہے مرادیہ جی قرآن شریف ہوئینی اللہ تعالی نے حضور انور صلی الله علیه وسلم کو جیب تاکیدی تھم میددیا کہ قرآن کریم خوش الحانی ہے تلادت کریں اتنا تا کمیدی تھم دوسرا نہ دیا گیونکہ خوش الحانی قرآن کریم کی زینت ہے جس ہے قرآن كاحسن اورجمي برده جاتا ہے۔ (مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح ،ج ١٩ص١٧)

(17) الرجع اسابق، باب تول الله تعالى واسردا قولكم اداجمروا ... إلح ، الحديث: ٢٥٢٧، جهم ٥٨٧٠.

### حکیم الامت کے مدنی کھول

ا ۔ يتنفن يا توغداء سے بنا ہے بمعنی خوش الحانی اور الشھے ليج ہے پڑھنا يا غماسے بنا جمعنی بے پروائی ب نیازی بعنی جو تخص قرآن شریف خوش الحانی سے نہ پڑھے دہ جارے طریقہ سے خارج ہے معلوم ہوا کہ بری آواز والا بھی بقدر طاقت عد کی سے قرآن شریف بر سے کہ خوش آواز ہی قر آن کر یم کا زبور ہے،جس سے الاوت میں کشش پیدا ہوتی ہے لوگوں کے دل وکل ہوتے ہیں۔اس سے بیاخ کا ذریعہ ہے یا جے القد قر "ن کاعلم دے اور دولوگوں ہے بے نیاز ندہوجائے بلکدایے کوان کا مختاج سمجے وہ ہمارے طریقہ یا جماری جماعت ے فارج ہے عالم صرف الله رسول كا محتاج ہے اور باتی مخلوق عالم دين كى حاجت مندہے، اس ليے معلوم ہوا كه قر آن پڑھ كر بھيك مانكنايا عها كا مايدارول كے دروازوں پر ذلت سے جاناممنوع ہے ، الله تعالَى علمائے دين كو كفايت بھى دے قناعت بھى \_ (ازلمعات)

(مراة المناجع شرح مشكّوة المصانيح، ج ١٩٣٠)

(18) سنن الدارمي ، كمّاب نضائل القرآن، باب النني بالقرآن، الحديث: ٥٠٥٠، ٢٠٠٥، ١٥٠٥.

آوازوں سے قرآن کوخوبصورت کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کاحسن بڑھادیتی ہے۔ (19)

حدیث 19: بیبتی نے عبیدہ ملکی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ ملّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بتاؤلیتی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اسکی تلاوت کر وجیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلا وَ اور تغنی کرولیتی آواز سے پڑھو یا اس کا معاوضہ نہ لو اور جو کچھاس میں ہے اسے غور کرو، تاکہتم کو فلاح سلے، اس کے تو اب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا تو اب بہت بڑا ہے۔ (20) (جو آخرت میں سلنے والا

### تھیم الامت کے مدنی بھول

ا۔ یعنی خوش الحانی اور بہتر میں کیجے مکین آ واز سے تلاوت کرو اور ہر حرف کو اس کے مخرج سے صحیح اور کرو گر کا کرتلاوت کرنا جس سے مدشد میں فرق آ جائے حرام ہے۔

الماسے نسانی ، ابن حبان حاکم نے مجی روایت کیا، ان میں یہی ہے کہ اچھی آ واز قر آن کا زیور ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت عبدالله این مسعود کسی مجلس پرگزرے جہاں ایک گویا بہت انجھی آواز سے گارہا تھا آپ نے فرماید کاش ہے آواز قرآن شریف پر استعمال ہوتی بی فبر گویے کو پنجی اس نے مجی توب کی اور حضرت این مسعود کے ساتھ دینے لگاحتی کے قرآن کریم کا عالم وقار ک ہوگیا۔ (مرقات) (براة المناجے شرح مشکوة المصابح ،ج ۱۴ م ۲۲۴)

(19) الرقع المالق الحديث: ١٠٥٣، ج ٢،٩٥٥.

(20) شعب الإيمان، بأب في تغظيم القرآن بصل في إد مان تلاويد، الحديث: ٢٠٠٩،٢٠٠٩، ج٣،٩٠٥، ٣٥٠،٥٥.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

اب یہ جملہ معترضہ ہے اور اہام بہتی کا قول ہے ، یعنی عبید وملکی صحابی بیل کہ انہیں ہی کریم صلی اند علیہ وسلم کی محبت میسر ہے ۔ وہیاں رہے کہ صحابی بننے کے لیے ایک آن کی محبت میسر ہے ۔ وہیاں رہے کہ صحابی بننے کے لیے ایک آن کی محبت یا ایک نظر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا کافی ہے گرتا بعیت کے سیمسی فی سے ساتھ رہنا فیف ن محبت حاصل کرنا ضروری ہے۔ '

۳ \_ اصطلاح بن اہل قرآن ہرقرآن کے مانے والے پڑھے والے اس بڑمل کرنے والے کو کہتے ہیں اور اہل حدیث وہ خاص ہما حت ہے جو اپنی زندگی علم حدیث حاصل کرنے اور سکھانے میں گزار دے لین محدث، نہ تو اہل قرآن سے جکڑ ابوی منکر حدیث مر وہوتے ہیں نہ لفظ اہل حدیث سے موجودہ وہالی منکر فقد مراوہ وتے ہیں لینی اے قرآن مانے والے مسلمانو۔

سے بینی قرآن شریف پر سر دکھ کر ندلیٹو کہ ہے اولی ہے قرآن سے بے فکر نہ ہوجاؤ کہ اس کی تل وہ ت میں سستی کروں ہی پر عمل نہ کرو دوسرے معنی قوی ہیں، جبیما کہ ایکے مضمون سے ظاہر ہے۔

سے اس جملہ بین دو تھم ہیں ہمیشہ قر آن پڑھٹا اور درست پڑھٹا،قر آن کا حق تلاوت سے کہ اس کی تلدوت تھے طریقہ ہے کرے ہے

حدیث ۲۰: ابو داو و ویہ قل نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہتے ہیں کہ ہم قر آن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرانی اور مجمی بھی تھے۔ اتنے میں رسول الله سلّی الله تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو!تم سب اجھے ہو، بُعد میں قومیں آئیں گی جوقر آن کواس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیرسیدھا ہوتا ہے، اس کا بد یہ جلدی لینا چاہیں گے، دیر میں لینانہیں چاہیں گے۔(21) لیعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔

اوراس پر عمل كرے رضائے الى كے ليے پڑھے ندكه تك لوكوں كو توش كرنے كے ليے رب تعالى فرما تا ہے: "إِنَّ الَّذِينَ يَتُلُونَ كِتُبُ الله وَأَقَامُوا الصَّلُوةَ" الايه. يبال مرقات نفر ما يا كرقر آن كريم پرتكيداگاناس كى طرف يا كال پھيل ناس پركوني اور كتاب ركه ناس کی طرف بینے کرنا اسے پھینکنا دغیرہ سخت منع ہے قر آن کریم کو چومنا بسر پر رکھنامستحب ہے اس سے فال نکالناحرام ہے۔

ے ۔ تَغَنُّوا کے دومعنے پہلے عرض کئے جانچے ہیں قر آن کریم نوش الحانی سے پڑھواور قر آن کے ذریعہ یوگوں سے غنی وہ بے نیاز ہوج ک۔ گانے کے معنی میں نہیں کہ قرآن شریف گا کر پڑھنا حرام ہے تدبر قرآن علماء کا ادر ہے بے علم نوگوں کا پچھاور عب وتواس کے معنی واحکام میں غور کریں عورم میں مجھ کر پڑھیں کہ میرو و الفاظ ہیں جو نبی کریم صلی الندعلیہ دسلم اور تمام محابہ نے پڑھے بیٹے املاما کبرجورے کہال نصیب کہ دو الله ظ ماری زبان پرتجی آئیں۔

٣ ييني تل دت قرآن بعليم قرآن ، تبحويد قرآن كا ثواب آخرت ميں ملے گا جوتمهار علم وقهم سے دراء ہے تم صرف يه س بى اس كا ثو، ب نه دلیعنی دنیه کوای کا مقصد نه بتالو\_(مراة المناجیح شرح مشکوة المصابح من ۱۳۹۸)

(21) سنن بي دادد، كتاب انصلاة، باب ما يجزي الاي دالاجمي من القراءة ، الحديث: ٥٣٠، جام ١٥٠٣.

حكيم الامت كي مدني كيول

ا یعنی اس مجلس میں شہری صحابی بھی تھے اور دیہات کے باشندے مجمی حربی واعرانی میں یہ ہی فرق ہے کہ عربی عام ہے عربی خاص افی دیہات اور عربی بھی ہتھے ہیرون عرب کے بھی کہ بلال حبشہ کے ہتھے،سلمان فارس کے مسہیب روم کے رمنی اللہ عنبم غرض کہ شعر ينه تقاجس مين جيونا يزا كوئي بودا كاي تفامال نے اك باخ اليا

۲ یعنی قزآن شریف عجمی عربی بشهری مبروی سب کے لیے آیا ہے مب بن تلاوت کیا کروعجی بید خیال نہ کریں کہ چونکہ ہورا لہجہ عرب کاس نہیں ہوسکتا ہزا ہم تلاوت ہی چھوڑ دیں، جو لیجہ بن پڑے اس میں پڑھو۔ ہال سی پڑھو لیجے کا ،عتبار نبیں صحت کا اعتبار ہے اور خلاص کا ''

ما برون رائنگریم وقال را

مادرول را بتكريم وحال را

سے لینی آخری زمانے چی صفر میاء وتمود کے لیے قر آن کا اہجہ درست کرنے میں بہت ٹکلفات کریں سے قراؤاب ہے محروم رہیں گے، س ک

م یعنی ان کی بینمام منتیں صرف لچبہ سین کرنے کے لیے ہوں گی تا کدونیا دار پیند کریں، واد واد ہو، پیے خوب ملیں خدص ندہوگا ۔۔۔

صديث الا: بيبقى في مذايفه رضى الله تعالى عنه سے روايت كى ، كه رسول الله سنى الله تعالى عليه وسلم في فرمايا: قر آن کوعرب کے کن اور آواز سے پڑھو، اہلِ عشق اور یہود ونصاریٰ کے کن ہے بچو لینی تواعد موسیق کے مطابق گانے ے بچواور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قر آن کو ترجیج کے ساتھ پڑھنے گی، جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیج ہوتی ہے، قرآن ان کے کلوں سے تنجاوز نہیں کر ریگا، ان کے دل فتنہ میں جتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی میہ بات پسند ے۔(22)

حدیث ۲۲: ابوسعید بن معلیر من الله تعالی عند سے مجمع بخاری میں روایت ہے، کہتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا اور نى صلى الله تعالى عليه وسلم نے مجھے بلايا، ميں نے جواب نہيں ديا۔ (جب نمازے فارغ موا) حضور (صلى الله تعالى عليه كالهوسلم) كي خدمت مين حاضر بهوا اورعرض كيء يارسول الله (صلّى الله تعالى عليه كالهوسلم)! مين نماز پر هر رباتف-ارشاد

چر تواب کیے یا نمی مان کی قیت ہوتی ہے ند کہ من قالب کی مرعبادت کا بدیل حال ہے اللہ تعالٰی اخلاص نصیب کرے حضور انور مل الله عليه دسلم كي بيرنا راضي ان كي محنت پرنبيس بلكه رياء وتمود پر ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصافح ، ج ١٩٣٣) (22) شعب الإيمان، باب في تعظيم القرآن، فعل في ترك العمل في، الحديث:٢٦٣٩، ٢٢٥٥، ٥٥٠.

ومرقاة المفاتع ، كتاب تضائل الترآن ، الحديث: ٢٠٠٥، ج ١٩٠٨م ٢٠٠٠.

#### حکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ الل عرب کی تلاوت میں صرف آواز کی عمر کی مخارج کی صحت،اداء الفاظ کی تفاست ہوتی ہے تکلف اور موہیق کے طریقوں سے فالی، چونکہ قرآن شریف عربی ہے اے عربی طریقے سے پڑھو کجن کے معنے ہیں خوش وطرب اور آواز کی لیک ولہر۔

ا یعنی ندتو قران کیت کے نغمول سے گاؤل جیسے عشاق کو بے تھمری اوادرے دغیرہ کاتے ہیں اور ندایسے تکافات سے پراحوجیسے بہودو نساری توریت واجیل پڑھتے ہیں جن سے اصل مارت بر جاتی ہے جہال مدند مووبال بیدا ہوجاتا ہے جہال شدمووبال نیس رہتا۔الف ز بربن جاتا ہے زبرالف وغیرہ بفقیر نے بعض توالوں کو قرآنی آیات طبلے سارنگی پرنغوں کی طرح سے گاتے سن کدان کے گیتوں ہیں آیتیں ا بیں الیس باجوں پر گاتے ہیں۔

س\_ یعنی قرآن میں ملے بازیاں ،راگ راتن و آوازی بھرانے سے کام لیں گے اسے گیت یا قوالی کا شعر بنادیا کریں مے،جیبا که آج و يكما جار باب اس فيب دان في في سن يبلي بن اس كى خرو د دى تمنى ..

سم یعنی صرف زبان پرقر آن کے الفاظ ہول گے دل پرقر آن کا کوئی اثر نہ ہوگا ایمان میں تازگی نہ بیدا ہوگی نہ ن کے سمعین کے کیونکہ جومندے لکتا ہے دہ کان پر گرتا ہے جو د ماغ سے لکتا ہے دہ د ماغ پر گرتا ہے۔جودل سے لکتا ہے دہ دل پر گرتا ہے۔ ۵ لیتی خودان کے اور سامعین کے ول اس تلاوت سے فائدہ ندا تھا کیں سے بلکہ الٹا نقصان۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابيح، ج٣٩٥ ٣٣١)

فره یا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے (استیجیٹیٹوا یلووللوَّسُوْلِ اِذَّا دَعَا کُفر) (23) اللہ ورسول (عز جل مِملی اللہ تعالیٰ عدیہ والہ وسلم )کے پاس حاضر ہوجاؤ، جب وہ شمصیں بلائیں۔

پھر فرمایا: مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن بیل جوسب سے بڑی سورت ہے، وہ بتادوں گا اور حضور (منلی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم ) نے میرا ہاتھ پکڑلیا، جب نگلنے کا ارادہ ہوا۔ بیس نے عرض کی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم) نے میرا ہاتھ پکڑلیا، جب پہلے قران کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا۔ فرما یا کہ وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے ملا ہے۔ (24)

(23) پ٩٠١١ نفال:٢٣٠.

(24) ميمج بغاري، كتاب التفسير، باب ماجام في فاتحة الكتاب، الحديث: ٣٤٨م، ج ٣٩٠ الم

تھیم الامت کے مدنی پھول

ا به به حضرت مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے جَبکہ حضور انور مسلی اللہ علیه دسلم برمرمنبر خطبہ ارشاد فرمار ہے ہتھے اور آیت " قَالَ اَدّٰی تَظَلّٰتِ وَجُهِكَ فِی السَّبَا ﷺ " تلاوت فرمار ہے ہتھے انہوں نے تحیۃ السجد نفل کی نیت باندھ لی ایک گوشہ میں نماز پڑھنے گئے۔

۲ \_ یعنی میں نے حضور صلٰی انڈ علیہ وسلم کا بلاواس لیا تکرنماز کی مشغولیت کی وجہ ہے حاضر نہ ہوا کچر بعد سلام حاضر ہوا اور معذرت کے لیے میرعرض کیا۔

س بہاں الدرسول کے بلہ نے سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا ہے ورندرب تعافی بلاواسطہ کی کونہیں بلاتا اس لیے ذعا واحد کا صیخہ ارشا وہوا۔ (مرقاقا) اس فرمان سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک ہیں تماز جس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کو بلہ بحل تواسی واقت اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کو بلہ بحل اس سے بھالانے سے تماز اس میں حضور بارگاہ ہوجانا واجب ہے۔ ووسم سے کہ اس حاضر ہوجانے سے بلکہ جو خدمت برگار فرما کیں اس کے بھالانے سے تماز نہیں ورث کی جسم حضور سے خطاب اور حضور کوسمام نماز نہیں تو ٹے گی نہیں وو نماز ہی جس رہے گا ، اور خدمت سے فارغ ہوکر بھیدر کھتیں پوری کرے گا جسے حضور سے خطاب اور حضور کوسمام نماز نہیں تو ٹوٹ تا ، ایس جائے تو نماز نہیں جاتی حضور انور میل تو ٹوٹ تا ، ایس جائے تو نماز نہیں جاتی حضور انور میل استدعلیہ وسلم تو رحمت النی کا سمندر ہیں آپ کے پاس آپ میں آپ کے باس جائے تو نماز نہیں جائے گا۔

س پہنے سے بیفر ماکر منتظر بنادیا، تاکہ خوب یا در کھیں جو بات انتظار کے بعد ملے ،اس کی قدر ہوتی ہے، سورۃ قر آن شریف کا وہ حصہ ہے جس بیں مضمون کھل ہو، در اس کا نام بھی ہو۔ یہاں مرقات نے فر مایا کہ تمام آسانی کٹابوں کے مضابین قر آن شریف میں ہیں۔ در سرے قر آن شریف کے مضابین سورۂ فاتحہ بیں اور ساری سم اللہ کے مضابین سورۂ فاتحہ بیں اور ساری سودۂ فاتحہ بیں اور ساری سم اللہ سے مضابین سے مضابین سودۂ فاتحہ بیں اور ساری سودۂ فاتحہ بیں یا جغرافیہ بیں بورے ملک یا بورے شہر کی طرف ایک فقط سے اشارہ کردیا ہوتا ہے اس سے حضور نور صلی اللہ علیہ دیلم نے سودۂ فاتحہ کو بڑی سورہ فر مایا اور ہردکھت ہیں بید دہرائی جاتی ہے۔

۵ \_ حضور انورصلی القدعلیه وسلم کواپٹا وعدہ یا دخھا مگر آپ نے ابتدا نہ العلیم دی تا کدان کے اپنے شوق کا پت کے کہ انہوں نے بیر بات ،

صدیث ۲۲۳ ترفری نے ابوہر برہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے الب عن کوب سے فروایا کہ نماز میں تم کس طرح پڑھتے ہو؟ انھوں نے اُمّ القرآن یعنی سورت فاتحہ کو پڑھا۔ حضور (صنی اللہ تعالی عدیہ فالہ وسلم ) نے فرمایا وقتیم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ اس کی مشل تورات میں کوئی سورت اُتاری کئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں، نہ قرآن میں۔ وہ سمج مثانی اور قرآن عظیم ہے جو جھے ملا۔ (25)

حدیث ١٩٤٠ مورهٔ فاتحه مر باری سے شفاہے۔ (26)

حدیث ۲۵ اسیح مسلم میں این عباس رضی الله تعالی عنبما نے مردی ، کہتے ہیں : جرئیل علیہ اسلام حضور (صنی الله تعالی علیہ فالم وسلم) کی خدمت میں حاضر ہے۔ او پر سے ایک آواز آئی۔ انھوں نے سراٹھایا اور یہ کہا کہ آسان کا بید دروازہ آج تی کھولا گیا، آج سے پہلے بھی نہیں کھلا۔ ایک فرشتہ اترا، جریل علیہ السلام نے کہا: یہ فرشتہ آج سے پہلے بھی نہیں کھلا۔ ایک فرشتہ اترا، جریل علیہ السلام نے کہا: یہ فرشتہ آج سے پہلے بھی زمین برنہیں اترا تھا۔ اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور (صلّی الله تعالی علیہ فالم وسلّم ) کو بشارت ہو کہ دوئور حضور (صلّی الله تعالی علیہ فالم وسلّم ) کو بشارت ہو کہ دوئور حضور (صلّی الله تعالی علیہ فالم وسلّم ) سے پہلے کسی نبی کونہیں ملے۔ وہ دوئور سے الله تعالی علیہ فالم وسلّم ) سے پہلے کسی نبی کونہیں ملے۔ وہ دوئور سے

یا در محی یا نبیس اور ان کاشوق بورا ہے یا نبیس۔

۲ فلا صدفر مان بیہ ہے کہ سورہ فاتحے بہت ی فوجوں کی جامع سورۃ ہے اس میں حمد اللی ، فعت پاک مصطفوی ، وعدے وعیدیں ، حشر ونشر کا ذکر ، مجبوب و مردود بندوں کا تذکرہ ، رب تعافی ہے سوال کی تعلیم ، دین برتن کی پیچان وغیرہ تمام مضاحین ہیں دیکھو ہور کی تغییر نیسی کل س ، اس میں سات آبیتیں ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں ان کا نزول دو بار ہوا ہجرت سے مہلے اور ہجرت کے بعد بیسورۃ س ت حرفوں سے خال ہے : ہے ، ج ، خ ، ز ، ش ، ظ ، ف ابدا ایسی مثانی ہے بیٹی سات مقرر آبیتیں ، نیز بیسورت اس امت کی خصوصیات سے ہے کہی کو ہم سے مہلے ندلی ، اس لیے دب تعافی نے اس کی عطاء کا خصوصیات سے ذکر فر ما یا کہ ارشاد ہوا ۔ وَ لَعَدُ اللّٰ مُنْ اللّٰ مُنْ اللّٰ اللّٰ ہُن کُو وَ الْقُرُ اَنَ اللّٰ مُنْ اللّٰ مَنْ اللّٰ مُنْ اللّٰ مَنْ اللّٰ مِنْ اللّٰ ہوں ہوں کہ ہوں ہوا کہ قرآن کی بعض سورتی بعض ہوا کہ قرآن کی بعض سورتی بعض ہوا کہ قرآن کی جمتیں میں ہورتی بعض سورتی بعض سے اعلی وافضل ہیں ، س کی حقیق میم کی جا بھی ہے ۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ المعانی ، ج ہم میں اس)

(25) سنن لترندي، كتاب نض كل القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب، الحديث: ٣٨٨٣، ج٣٩٠م، ص٠٠٠م.

(26) سنن الدارمي ، كمّاب نضر كل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب، الحديث: ٢٠ ١٣٥٠، ٢٣٥٠.

وشعب اما يمان، باب في تغضيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٢٣٦٧، ٢٢م. ٥٠٨٠.

تحیم الامت کے مدنی پھول

۷ \_ جسم نی خیابی اور روحانی تمام بیاریوں کی شفاء مطلق ہے بہت بیاریوں میں مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہیں۔ ور بہت مفید جوتی ہے تجربہ ہے ایمان ویقیمین شرط ہے۔(مراة المناجیح شرح مشکلوة المصابح ،ج ۳۹۵ میں ۳۹۵)

# بیں، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ، جو ترف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔(27) حدیث ۲۲: سیحے مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرہ یا:

(27) شيخ مسلم، كتاب ملاة المسافرين ... إلخ، باب نفل الفاتحة ... إلخ، الحديث: ٢٥٣\_ (٨٠٦) بم ٣٠٠ م. تحکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ بمع كا فاعل حضرت جبريل عليه السلام بيل يا نبي كريم صلى الله عليه وسلم لبعض شارهين نے فر ما يا كه حضرت جبريل عليه السلام بير كيونكمه الكي ضمیریں بھی انہیں کی طرف راجع ہیں نقیض نقض سے بنا مجمعنی ٹوٹنا چوکلہ لکڑی دغیرہ کے ٹوٹنے کے دنت سخت آ داز پیدا ہو تی ہے،اس لیے اب ہر سخت آ واز کونقیض کہدو ہے ہیں۔

٢ \_ خيال رب كه آسان كے بے شار ورواز بي ،جن سے مخلف چيزي آتى جاتى جيں ،بعض دروازوں سے رزق آتے ہيں ،بعض سے عذاب بعض سے دعائی و توبہ جاتی ہیں ربعض سے خاص فرشتے اتر تے ہیں وایک درواز و دو بھی ہے جو صرف معراج کی رات حضور انور ملی الله عليه وسلم كے ليے كھولا عمياء آج كابيدورواز واس فرشتے كے ليے كھولا عميا تھا اس سے پہلے ندية فرشتہ بھی زمين پر آيا تھ اور ندبيدورواز و بھی

سے بین ندس کام کے لیے بیز مین پرآیا ندسی پیغبر کوکوئی پیغام سنانے کے لیے بیفرشته صرف آج بی آیا ورحضور انور صلی الله علیه وسم ہی کی خدمت میں آیا ہے اس فرشتہ کا نزول حضوانور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت وعزت کے اظہار کے لیے ہے در ندیہ پیغ م تو حضرت جریل مجىع عرض كريسكتة تنفعه

سے چونکہ بیددونوں سورتیں دنیا میں سید سے راستد کی ہادی ہیں اور ہامر اط پر روثنی جس کے ذریعدان کی تل وت کرتے والا آ مانی سے اے ھے کرے گا۔اس کیے انہیں نورفر مایا۔خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود نور ہیں پھر آپ پریہ نور اتر ہے تو بفضلہ تعالٰی نوز علے لور

۵ ۔ لینی آپ سے پہلے نبیوں میں سے کسی کوالسی شاعدار آیات وسورتیں نہلیں تو ریت انجیل وغیرو میں ایسی شان کی آیت نبیس ایوں و سارا ترآن شريف بى ال كتب سے افعال ہے مربية يات يہت بى افعال ـ

١ \_ يعنى سورة بقركا آخرى ركوع" يله مَا فِي السَّهُ وْتِ سِي عَلَى الْقَوْمِ الْكُفِرِيْنَ " تك.

ے ۔ لین ان آیات کے ہر حرف کی تلاوت پر آپ کو اور آپ کے صدقہ سے آپ کی امت کو خصوصی تو اب ملے کا علاوہ تلاوت کے ثواب کے کہ دہ اور آب تو قر آن شریف کے تمام حروف پر ہے۔ (اشعہ) یا حرف سے مراد آیت ہے لینی ان میں جو میات دعا ہیں ، ان میں ہے ہر آیت قبول کی ادراس آیت کی دعا ان شاءالله منظور ہوگی ۔ مرقات ان دونوں جگہ بیس بہت شائدار دعا نمیں ہیں۔

(مراة المناجع شرح مشكلوة المعاجع، جسيص ٣٥٠)

ا سینے محمروں کو مقابر نہ بناؤہ شیطان اس محمر سے بھا گیا ہے جس بیں سورہ بھرہ پڑھی جاتی ہے۔ (28)
صدیث کے ۲ میجے مسلم میں ابوا عامد رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالٰی عدیہ دستم کو بیس نے بیڈر مانے سنا کہ قر آن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا۔ دو چمک دار سورتیں بقرہ و آل عمران کو پڑھو کہ بید دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گو یا دو ابر جیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پڑھو و آل عمران کو پڑھو کہ بید دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی بعنی ان کی شفاعت کریں گی۔ سورہ بقرہ کو پڑھو کہ ان کی شفاعت کریں گی۔ سورہ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لیما برکت ہے اور اس کا چھوڑ نا حسرت ہے اور اہلی باطل اس کی استنظاعت نہیں رکھتے۔ (29)

(28) میچ مسلم، کتاب میلاة المسافرین ... والخ، باب آستباب میلاة النافلة ... والخ والحدیث:۲۱۲\_(۷۸۰) م ۳۹۳، حکیم الامت کے مدنی بچول

ا۔ یعنی گھرول میں مروسے وفن نہ کرو کہ یہ توخصوصیت انبیاء ہے یا اپنے گھرول کو ذکر اللہ سے خاتی نہ رکھو چیسے قبرستان خابی ہوتا ہے ایسے سے مرقب اور وہال کے منتمون سے ظاہر ہے۔ نبیال رہے کہ مؤمن سے محمر قبرستان ہیں اور وہال کے منتمون سے ظاہر ہے۔ نبیال رہے کہ مؤمن مردسے ایک قبرول میں ذکر اللہ کرتے ہیں ہم وہ ذکر ہم نبیل سفتے ،ہم کو قبرستان سنسان معلوم ہوتا ہے اس لیے یہ ارشاد ہو، انبذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔

ا بعنی شیاطین کا سرگروہ ابلیم اس کمرے دور رہتا ہے یا سورہ بقر پڑھتے وقت قریں شیطان دور رہتا ہے اگر چہ بعد میں آجائے یا اس کھر کے باشندول کو وہ جنت سے بہانہیں سکا، آئیس ہے دین ہے ایمان نہیں بنا سکتا، ان شاءاللہ لہذا حدیث واضح ہے۔ نحیال رہے کہ شیطان کو دفع کرنیکی بیتمام تدابیر ہیں بغم امارہ ان سے نہیں مرتا اس کی موت اس کی مخالفت سے ہے اس لیے ، گر چہ رمضان میں شیطان تعدید ہوتا ہے گروگ کا فات سے ہے اس کے ، گر چہ رمضان میں شیطان تعدید ہوتا ہے گروگ کناہ کرتے ہیں فنس امارہ موجود ہے۔ (مراة المنائج شرح مشکوة المصائح ، ج موس ۳۲۵)

(29) المرجع انسابق، باب نعنل قراءة القرآن دمورة البقرة ، الحديث: ٢٥٣\_ (٨٠٨) بم ٣٠٠٣.

#### عكيم الامت كي مدنى بحول

ا یہ لینی ہمیشہ تلادت کیا کردادراس موقعہ کوغنیمت جانوقر آن کریم کی تلاوت منتقل عبادت ہے معتی سمجھ میں آئیں یا نہ سمیں سر کب دوائمیں معجو نیس مذید ہیں ان کے اجزا ومعلوم ہوں یا نہ ہوں۔

ا کہ گنگاروں کی مغفرت کی سفارش کرے گانیک کاروں کی بائدی درجات کی صحابہ سے مراد قرآن کی تل وت کرنے وا ہے، اس کو سکھنے سکھانے ، اس پڑ ممل کرنے والے سب بنی مراوہ وتے ہیں گریہاں تلاوت کرنے والے مراوہ ہیں جیب کہ اس مضمون سے فاہر ہے۔
سے مرقات نے فرہا یا کہ یہ دونوں سورتی ہاتی سورتوں میں ایسی ہیں، جیسے تاروں میں جائداس نے انہیں زہراوین یعنی چمک وارسورتیں فرما یا حمیا ورند سازا قرآن فور ہے لہذا صدیث واضح ہے۔

ا بسے یہ نین تنبیبیں تین منتم کے تلاوت کرنے والول کے لحاظ سے ایں جیبا قاری کا اخلاص کل تیامت میں ویبا بی ن کا سیا،

بہت تلق کے بے بیسورتن ابر رحمت بن کرسابیہ بھی کریں گی اور روٹنی بھی دیں گی درمیانی اخلاص والے کے لیے سائبان وشامیانہ کی طرح اور معمولی اخلاص والے سے لیے سائبان وشامیانہ کی طرح اور معمولی اخلاص والے سے لیے پر ندوں کی جماعت کی ظرح بیشک راوی کوئیس ہے جیسا کہ بعض شارحین نے ہم جی اندز میمال ثواب شرح اور اعمال وہاں جسم وجو ہر ہوں مے آج ہم خواب میں آئندہ صلاحت مراوئیس بلکہ خود میسورتنس کل ان شکاوں میں ہوں گی میمال کے عرض اور اعمال وہاں جسم وجو ہر ہوں مے آج ہم خواب میں آئندہ صلاحت موا مندل میں دیکھے ہے۔

۵ ۔ یہ تو اس کے دشمنوں سے جھکڑا کریں گی یا عذاب کے فرشتوں ہے جھکڑ کراسے چھڑا میں گی یا خود رب تعالٰی ہے جھڑ جھڑ کراہے بخشوا میں گی مگر یہ جھکڑا ناز کا ہوگا نہ کہ مقابلہ کا آج پیارا بیٹا اپنے باپ سے جھکڑ کر دومروں کی سفارش کرتا ہے ہذا حدیث واضح ہے کوئی اعتراض نہیں۔

۲ \_ یعنی قیامت میں ان سورتوں کے پڑھنے والے کا ثواب و کھے کرنہ پڑھنے والے کف افسوس ملیں سے جنتی ہوگ تمنا کریں سے کہ کاش ہم نے ونیامیں ایک سائس بھی بغیر ذکراللہ کے نہ لی ہوتی۔

ے۔ال جمعہ کے کی مضے ہیں ایک بیرمنافقین ریاء کا ریہ سورتی یا دنہ کر عمیں کے یا ان کی تلاوت نہ کر عمیں کے یا انہیں بیدونوں سورتیں بہت در ز دورگرال معدم ہول کی مخلصین پر آسمان ہول گی۔دومرے مید کہ جادوگر وغیرہ ان سورتوں کا اثر اپنے جادو کے زور سے زائل نہیں بہت در ز دورگرال معدم ہول کی مخلصین پر آسمان ہول گی۔دومرے مید کہ جادان کی صدافت اس قدر ظاہر ہے کہ انہیں جموے لوگ جمٹلا مرسکتے اور ان کی تلاوت کرنے والے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تیمرے بیدکہ ان کی صدافت اس قدر ظاہر ہے کہ انہیں جموے لوگ جمٹلا مہیں سکتے۔(مرا دّ المناجِح شرح مشکو یا المعاج ،ج ۲۰۱۳)

(30) الرجع السابق ، باب نشل سورة الكفيف ... إلخ ، الحديث: ٢٥٨ \_ (٨١٠) يص ١٠٠٣ .

#### حكيم الامت ك مدفى مجول

ا ہے حضرت ، لی بن کعب اور آپ کے تین بچیا زاد بھائی اس زمانہ میں پورے قر آن کریم کے حافظ تنصروال یہ ہے کہ اے الی ابن کعب یہ وَ جوقر سن کریم تم نے سازا حفظ کیا ہے اس میں بہت شاعدار آیت کوئی ہے۔ (مرقات )اس زمانہ میں قر آن کریم کی تلاوت اور اس کا حفظ بقدر نزول ہوتا تھا۔

۲ \_ اعظم سے مرد افروی ثواب اور و نیاوی فوائد میں زیادہ ہے میے زیادتی اضافی ہے ،لہذا حدیث پر میاعتر اض نہیں کے کسی صدیث میں ہے

حدیث ۲۹: سیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہرسول اللہ سی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زکا قرمضان لینی صدقہ فطر کی حفاظت مجھے سپر دفر مائی تھی۔ ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے كير ليا اور بدكها كه تجهير حضور (صلّى الله تعالَى عليه الهوسلم) كي خدمت ميں پيش كروں گا۔ بهنے لگا، ميں محتاج عيال دار بول، سخت حاجت مند بول، ميں في اسے جيور ديا۔ جب صبح بوئي حضور (صلّى الله تعالى عليه واله وسلم) نے فرايا: ابوہریرہ المہارا رات کا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، یارسول الله (صلّی الله تعالٰی علیه فالبوسلم) اس نے شدید حاجت اورعیال کی شکایت کی ، مجھے رحم آتھیا چھوڑ دیا۔ ارشادفر مایا: وہتم ہے جھوٹ بولا اور وہ پھرآئے گا۔

میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا، کیونکہ حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم ) نے فرما دیا ہے۔ بیس اس کے انتظار میں تھنا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور بہ کہا تھے رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیس پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں مختاج ہوں، عمیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آھمیا، اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی توحضور (صلى الله تعالى عليه فالهوسلم) في فرمايا: ابو مريره تمهارا تيدى كيا موا؟ من في عرض كي، اس في حاجت شديده اور عمال داری کی شکایت کی، مجھے رحم آیا، اے چھوڑ دیا۔حضور (صلّی الله تعالی علیه فالبه وسلم)نے فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بولا اور بھر آئے گا۔

میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے پکڑا اور کہا: مجھے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ قال وسلم) کے پاک پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہنا ہے نبیں آئے گا پھر آتا ہے۔ اس نے کہا جھے چھوڑ دو، میں شمص ایسے کلمات سکھا تا ہوں جن سے اللہ (عزوجل)تم کونع دے گا، جبتم بچھونے پر جاؤ آیت الکرس آخر آیۃ تک پڑھاو، مبح تک الله (عزوجل) کی طرف ہے تم پر تکہان ہوگا اور شیطان تمعارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا جب

مكى آيت كواعظم فرمايا اور دومرى حديث من دومرى آيت كو\_

سے بھی بار نہ بڑانے اور پھر بٹادینے کی شارمین نے بہت وجوہ بیان کی جی فقیر کی نظر میں تو ک وجہ سے کہ ان دوسوالوں کے درمیون کے وتغديس ني كريم صلى الله عليه وسلم في الن كول بين جواب بطور فيضان القا وفر ماديا بحر يوجه تو آب في وه بي القاء كيا بورجو ب مرض کردیا حضرات صوفیاء مجھی نظرے مجمعی سینہ پر ہاتھ د کھ کرمجمی مرید کوسائے بٹھا کرمجمی کوئی بات بوچھ کرفیض دیتے ہیں، ن طریقوں کی اصل یہ صدیث ہے (از لمعات واشعہ)حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی این کعب کونظر بمرکر ویکھاجس سے ان کے سینہ میں عنوم کے دریا بہ

سمے بیر فرمان ہمارے عرض کتے ہوئے مطلب کی تائید ہے بینی اے الی تنہیں بیٹم لدنی مبارک ہو کہ بغیر کتابیں پڑ ہے واج کی دین اور راببركال كى ايك نكاد كرم كم يحبيس سب يحيل كيا\_ (مراة المناجع ترر مشكوة المصافح، جسابس ٢٠٨٠)

شوچ بهار شویعت (صر تازدیم)

سی صبح ہوئی، حضور (صنّی اللہ تعالٰی علیہ فائہ وسلّم) نے فرمایا: تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی ، اس نے کہا چند کل تہ کوسکھا تا ہوں ، اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا: بیہ بات اس نے کوسکھا تا ہوں ، اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا: بیہ بات اس نے کا حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے عرض کی نہیں ۔ حضور کبی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور شمصیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں ۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔ (31)

(31) صحيح ابخاري، كمّاب الوكالة ، باب إذا وكل رجلا... إلخ، الحديث: ٢٣١١، ج٣٠، ٩٣.

تھیم الامت کے مدنی مچھول ·

ا یکن سخابہ کرام جو اپنے فطرے حضور مسلی اللہ علیہ وسلم کی پارگاہ جی حاضر کرجاتے سے تا کہ حضور انور مسلی اللہ علیہ وہ کم خود فقر اور جی تشیم فرد این سے ابو ہر یرہ سے ہردہ وہ کے ہردہ وہ کہ اللہ میں اور اس کی خردہ وہ کے ہردہ وہ کہ اللہ میں اور اس کی خردہ وہ کہ اللہ میں اور اس کی خردیت میں اور اس کی خردیت میں اور اس کی خردیت در اللہ فطرے کا گذم جائے اور لے جائے لگا جی سے اسے بیچر کو کرتے دیکے فیار خوال در سے کہ ابلیس اور اس کی خردیت در اند، غذا کی کھل میں ہے کہ جو محص الحقی ہیں ہے کہ جو محص الحقی ہی اللہ پڑھے داند، غذا کی کھل میں ہے کہ جو محص الحقی ہی مسلم میں ہے کہ جو محص الحقی ہی اللہ پڑھے کھائے تو میں مسلم ہوا کہ شیطان کھائے تو شیطان کھائے کی کمیا حاجت اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کھائے تو شیطان کھائے گئی کمیا حاجت اس سے معلوم ہوا کہ شیطان چوری کرتا ہے اس لیے تا یہ اللہ ہو کہ انس کی چوری کرتا ہے اس لیے تا یہ الکری وغیر د مال پر دم کردی جائے تا کہ جن وائس کی چوری سے محفوظ در ہے ۔

''۔ادائے قرض وغیرہ معلوم ہوا کہ شیطان جھوٹ بول ہے۔وہ ندمخان ہے نہائ کے بال بچوں کو فاقہ ہے،دفینے کا نیم اس کی نگاہ بمل بیں سفی ٹمل کرنے والوں کو وہ روزانہ ہال پہنچا تا ہے، جسے ناجائز وست غیب کہا جاتا ہے جائز وست غیب رب تعالی کی رحمت ہے،ناجائز دست غیب حرام۔

۵ \_ یا اک سے چھوڑ دیا کہ انجی ای نے چوری نیس کی تھی ارادہ بن کیا تھا یا چوری تو کر لی تھی گرچوری حاکم کے پاس وینچنے سے پہلے تن العبد رہتی ہے اور وہاں بھنے کرحق ، مقد بن جاتی ہے ، پہلی صورت میں بندہ اس سے مال چھین کر اسے چھوڑ سکتا ہے۔ ووسری صورت میں ہے بندہ معاف نیں رسکتا ہا تھ ہی گئیں سے یااس کیے کہ اگر زکوۃ وخیرات سے فقیر چوری کرے تو ہاتھ نہ کئیں سے کیونکہ اس مال میں اس کا بھی حق ہے جیسے بوری بخیل فادند کے مال سے اپنے تق کے بعدر چوری کرے تو مجرم جیس کہ اس نے چوری نہیں کی بلکہ اپنا حق لیا بہر حال مدیث پر میداعتران نبیس که البیس چور کوچیوژ وسینهٔ کا کیا**ش تعا**ب

ہے بین جب میں نماز فجر کے لیے حاضر بارگاہ ہوا تو بغیرمیرے مجھے عرض کے حضور انور صلی اللہ علید دسلم نے بیسوال فر ما یا معلوم ہوا کہ حضور ا نور ملی انشه علیه وسلم کی نگاہ ہر ظاہر و چھی چیزیں ویکمتی بیل کوئی چیز ان سے مختی بیس وہ تو قبر کے اندر کے عذاب اور دلوں کے حال سے خبر دار بيل معرع چثم توبيننده ما في الصدور (ا تبال)

ے۔اس جملہ میں فقیر کی عرض کی ہوئی توجید کی تائید ہوئی کہ حضرت ابو ہریرہ کو اس پردھم کرنے کا بھی حق تھا اور چھوڑ دینے کا بھی اس لیے حضورانورصلی الله علیه وسلم نے آپ پرعماب نفر مایا کدابو ہر پر حمیس جیوڑ دینے کا کیاح تن تھا۔

٨\_اس سے حضور انورصلی الله عليه وسلم كاعلم غيب تابت ہوا معلوم ہوا كه حضور انورصلی الله عليه وسلم كوآ كنده ہونے واسلے وا تعات كارب تعالی نے علم بخشا جوآ سندہ ہونے والا ہے وہ بتار نے ہیں۔ شعر

اسط ما بوا سره اوت والا معلوم بال من المعلوم التعديد برجمله فيب المعلوم التعديد برجمله فيب المعلوم التعديد المعلوم التعديد برجمله فيب المعلوم التعديد المعلوم التعديد المعلوم التعديد المعلوم التعديد المعلوم التعديد المعلوم التعديد التعد

٩ \_ يعنى آج شب كويس خوب چوكزار باسويانبيس، غافل ندر باءات بكرنا بحى تفااوراس كالتماشا بحى ويكمنا فغا-

•ا \_ حضرت ابوہریرہ نے اس کا بیتول کہ اب ندآ دال گا اس کی توبید سمجھا اس کیے چیوڑ دیا،است سچا ند سمجھ، کیونکہ اس کا جموثا ہونا توحضور انورصلی الله علیه وسلم کے فرمان سے معلوم ہو چکا تھا بدرجمت اس کی توبد پر ہے ند کہ اسے غریب سمجھ کر اس بار بھی حضور انورصلی اللہ عدید وسلم نے حصرت ابوہریرہ پر عماب ندفر ما یالبدا حدیث بالکل واضح ہے کوئی اعتراض نیس یا آپ نے خیال فرمایا کہ بیجھوٹ سے توبہ کرچکا ہے اوراب سی بول رہا ہے پہلے جمونا تھاحصور إنورصلى الله عليه وسلم نے كزشتة جموث كى خبر دى تھى اوراب سے بول رہا ہے۔

اا۔اس رحم کی وجہ ابھی عرض کردی من اس چھوڑ وسینے جس حضور الورصلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پاک کی مخالفت نہیں ہے کیونکہ حضور انورصلی الله عليه وسلم في أنبين أكنده جهورٌ وسيخ من منع مدكيا فقار

۱۲ \_ نیال رے کہ شیطان نے صرف ایک دفعہ لینی دوسری باریس ہی کہا تھا کہ میں اب نہ آؤل گا محرحصرت ابو ہریرہ فر ہارہے ہیں کہ تو کہہ جاتا ہے میں نہ آؤں گا اس کیے شارعین نے فرمایا کہ بہال تزعم مضارع ہے گر بمعنی ماضی ہے یعنی تو کہد کمیا تھا اب نہ آؤں گا اور پھر آھیا یا حكى وحقیقی دونول طرح كهم جانا مراد ب يعني تو بهل بار مين حكمنا اور دومرى بارين حقيقنا كهد كميا تھا كداب ندآؤن كالهذابير حديث واضح

۱۳ یعنی میں آپ پر ایک عمل مجرب بتا کراحیان کرتا ہوں آپ اس کے عوض مجھے پر بیراحیان کردیں کہ مجھے چھوڑ ویں کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے ابلیس کی اس خوشامد سے معلوم ہوا کہ وہ حضور انور ملی الله علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیش ہوتے ہوئے بہت محبر اتا ہے ہے صدیت • سن ت بخاری وسلم میں ابومسعود رسی اللہ نعالی عنہ سے مروی ، که رسول الله ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

ور نہ وہ حاضر ہوج نے پر راضی ہوجا تا ہے اب جس کے دل میں حضور انورصلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیت نہ ہو وہ شیطان سے بدتر ہے شیطان یہ تو خدا ہے ڈرتا ہے کہ کہتا ہے: "اِنِّی آخَافُ اللّٰہ رَبِّ الْعَلَیدِین" یا جناب معیطفے صلی اللّٰدعلیدوسلم سے مسلمان کے دل میں حضور انور ملی الله عليه وسلم كى بهت ہى ہيبت چاہيے ڈاكٹرا قبال يول وعاكرتے ہيں۔ شعر

سكن رسوا بروئے محواجہ مارا حساب من زجیتم اونہال حمیر

سما ہے یعنی سونے کے کیے بیٹیں بستر پر یا فرش خاک پر یا تخت پر ،بستر کا ذکر عرف کی بنا پر ہے اور سونا خواہ دن میں ہو یا رات میں۔ ۱۵ \_ یعنی خود رب تعانی یا اس کا مقرر کروہ بفرشتہ آپ کے جان و مال کی حفاظت کرے گا کہ گھر تو گرجانے آگ لگ جانے وغیرہ سے مغوظ ر ہے گا اور مال چوری دفیرہ سے امان میں رہے گا جیسا کے دومری احادیث میں دارد ہے، بیمل بہت ہی مجرب ہے۔

۱۷ ۔ یعنی دینی یا دنیاوی تنصان پہنچائے کے لیے شیطان البیس آپ کے قریب نہ آسکے گا،مطلقا قریب آنے کی نعی نہیں مہذا حدیث پر پہ اعتراض نہیں رہا کہ بار ہادیک میا ہے کہ ہم آیة الکری پڑھ کرسوتے ہیں پھر بھی احتلام ہوجاتا ہے اور احتلام شیطان سے ہوتا ہے ہال آیة الكرسى كى بركت سے شيط ن نماز قضائه كراسكے كا كه بيرد بني نقصان ہے يوں ہى اس كى بركت سے اولاً تو تھر ميں چورسانپ وغيره آئي مے تہیں اگر اتفاق آ گئے تو شیطان اے اس موقعہ پر غافل نہ کر سکے گا کہ اس میں دنیادی نقصان ہے، ان شاءاللہ آ ککھل جائے گی ادر پیخل ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

ے اے اس بار رحم کھا کر نہ چھوڑ ا بلکہ اس کے احسان کے موض اور اس چھوڑ دینے میں مجی حضور انور صلی امتّہ علیہ وسلم کے تکم کی مخالفت نہمی کہ حضور انورصلی الله علیه وسلم في اس منع ندكيا تفا-

١٨ \_ اس فرمان عالى سے چندمسئے معلوم موسے: ایک مید که شیطان قرآن شریف سے مجی واقف ہے اور آیات قرآن کے احکام وامرار واشارات سے بھی خبردار ہے، امام فخرالدین رازی نے فرمایا کہ شیطان ہروین کے اتھے برے اعمال سے تعمیل واروا تف ہے اور ہر مل ک نیت وارا دہ پرمطلع ہے، اس کے بغیروہ خلق کو بہکائہیں سکتا، جب اس بہکانے واسلے کے علم کا بدحال ہے توخلق کے ہادی صلی الله علیداسم كَ عَمَ كَاكِيا بِوجِها ـ دواكى طانت يهارى سازياده چايئي قرآن كريم فرماتا ب: "إِنَّهُ يَزْلُكُمْ هُوَ وَقَدِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرُوْ نَهُمُ" شیطان اور اس کی ذریت تم سب کود کیمتے ہیں گرتم انہیں نہیں دیکھے یعنی وہ حاضر ناظر ہے کیوں ،لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے توجس کے ذمہ خت کی ہدایت ہے وہ بھی حاضر و ناظر بیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرے بیاکہ شیطان کافر بھی بھی بچ بول ویتا ہے۔ تیسرے بیاکہ مؤمن کو چ میئے جہاں ہے ، سے علم ملے لے لے ، ہاں ہے دین کو استاد دین کا نہ بتائے یمبال حضرت ابوہریرہ نے شیط ن کو استاد نہ بنایا جیسے قابیل کو کوے نے طریقہ دنس سکھا یا بگر کواان کا استاد نہ تھا۔ خیال رہے کہ کافر و بے دین کی انٹھی بات پرجلد اعتاد نہ کرے ممکن ہے وہ شہد میں زہر و ہے رہا ہوں، یہاں جناب ابوہریرہ نے شیطان کی جب مانی جب کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید و تصدیق فرمادی - چوتھے یہ کہ آیة الکری دفع شیطان کے لیے اسمیر ہے خود شیطان اس کی خبردے گیا کدمیرے بھا گئے کا ذریعہ آیة انکری ہے بھگانے والے -

فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دوآیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے، دواس کے لیے کافی ہیں۔(32) حدیث اسا: اللہ تعالیٰ نے آسان دزمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب کھی۔اس میں سے دو آیتیں جوسورہ بقرہ کے ختم پر ہیں، تازل فرما نمیں۔جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جا نمیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔(33)

محبوب ملی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تائید فرمادی ،اور بھا تھے والے مردود نے بھی اس کی خبر دے دی۔ پانچویں میہ کہ کافر کی سجی بات کی مسلمان تقمد ابق و تائید کرسکتا ہے۔

19 \_ این ابیس تو جواس بال بی برکت منائے آیا تھا ورشاہ چوری کرنے کی کیا ضرورت تھی، بید عدیت تغیر جناب کی اصل ہے بعض عائل حصرات جنات کو این غرکر ویتے ہیں۔ بالکل حق ہے دلیل بید عدیث ہے فقیر کی اس خرکر رائے حسب فیل اعتراضات الحصر کے این کے داور سے حسب فیل اعتراضات الحصر کے این کے داور سے بیکہ حضرت ابو ہریرہ کو شیطان نظر کیے آئی آئی کے فراتا ہے کہ آسے نہیں وکھے سکتے ، دوسرے بیکہ حضرت ابو ہریرہ کو شیطان کو کورک کی کیا ضرورت کی گرفت میں شیطان کو کورک کی کیا ضرورت کی گرافین جاسکا۔ تیسرے بیکہ شیطان کو چورک کی کیا ضرورت ہے، چوشتے بیکہ حضرت ابو ہریرہ کو اسے پکڑ کر چھوڑ دینے کا کیا جن تھا، پانچ میں بیکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فر ، و یا تھا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا تو جناب ابو ہریرہ کو اس کی بات کا اعتبار کیوں کیا۔ چھٹے بیکہ شیطان کو کیا فہر کہ قرآن کریم کی کس آیت میں کیو تا غیر سے ساتویں بیکہ تاری کے المصابح شرح مشکل ق المصابح میں میں ہوں ۔ اس کی بات کا اعتبار کیوں کیا۔ چھٹے بیکہ شیطان کو کیا فہر کہ قرآن کریم کی کس آیت میں کیو تا غیر سے ساتویں بیکہ تاری المصابح شرح مشکل ق المصابح ، جو ساتویں بیکہ تاری المانے ، جسامی ہوں اساد ہو۔ (مراة المناخ چشرح مشکل ق المصابح ، جسامی ہوں اس

حكيم الامت كي مدني بحول

ا بین دودردر فی وغم بین کانی بین کدان کا خلاوت کرنے دالا ان شاء الله دکه درد ہے محفوظ رہتا ہے اور اگر اتفاقا مجمی آمجمی ہمی تو الله مشکل ص کردیت ہے یا تمام درد وظیفوں کی طرف سے کانی بین، یا نماز تبجد بین جوان آیتوں کی خلاوت کیا کرے تو بہت می الاوت سے کانی بین نماز تبجد بین نماز تبجد بین اس کی خل دست ضرور کی جائے کہ بہت ہی مغید ہے ایک رکھت میں بیآ یات پڑھے، دوسری میں الی فی تحکیق الشہاؤ سے قائد رہیں اس کی خل دست ضرور کی جائے کہ بہت ہی مغید ہے ایک رکھت میں بیآ یات پڑھے، دوسری میں الی فی تحکیق الشہاؤ سے قائد رہیں اس کی خل دست فیف کمی میسر ہوگا۔ اگر شروع قائد رہیت فیف کمی میسر ہوگا۔ اگر شروع دات میں برہ کی بہت مغید ہے۔ (مراة المنائج شرح مشکوة المصائح، جسبر میں اس ا

(33) سنن الترزي ، كمّاب نضائل القرآن، باب ماجاء في آخر سورة البقرة ، الحديث :٢٨٩١ من ٣٠٠ م.

حكيم الامت كيدني چول

ارد ہزار برک سے مراداک تدریدت کداگر سوری ہوتا تو ای مت کے دو ہزار برک بن جائے ورنداک وقت سوری ندتھ ندون رات، چر ون مہینے ہفتے ،ورس ل کیے بن سکتے ہیں، لکھنے سے مرادفرشتوں کو لکھنے کا تھم دینا ہے فاص فدام کا کام گوی سطان ہی کا کام ہے۔خیال رہے کہ کلوت کی تقدیری آسان وزیمن کی بیدائش سے بچاس ہزار برک پہلے لکھی گئیں، گریہ تحریر دو ہزار برک پہلے ہوئی ہد سے حدیث ۳۲: سورہ بقرہ کے خاتمہ کی دوآئیتیں اللہ تعالیٰ کے اس خزانہ میں سے ہیں، جوعرش کے پنج ہے اللہ (عزوجل) نے مجھے یہ دونوں آئیتیں دیں انھیں سیکھو اور این عورتوں کوسکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں اوراللہ(عزوجل) مزد کی اور دعاہیں۔(34)

حدیث ۳۳ صحیح مسلم میں ابو درداء رضی الله تعالی عند سے مروی، که رسول الله سنی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں جوشن یاد کر ہے، وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (35)

یہ حدیث پچاس بزار برس کی روایت کے خلاف نہیں کہ و ہاں لوح محفوظ میں تقدیروں کی تحریر مراد ہے، اور یباں قر آن کریم کی تحریر مراد اور ہوسکتا ہے کہ یہاں دو ہزار برس سے تحریر مراد نہ ہو یک مطلق زیادتی بیان کرنا مقصود ہو۔ (مرقات)

۳ \_ ہیددوآ بینیں "اُمّنَ الْوَّسُولُ" ہے آخر سور وَ بَعْرِ تک ہیں اگر چیسارا قرآن شریف بی لوح محفوظ میں تھا اور دہاں ہے بی ازل ہوا ممر ان آیتوں میں وہ خصوصیت ہے جس کا ذکر آ مے ہور ہاہے اس لیے ان کا ذکر خصوصیت سے فر مایا۔

سے جب ان آیتوں کی برکت سے وہ محمر وہ ممارت وہ حکہ شیطان سے محفوظ ہوجاتی ہے جہاں تین دن یہ آیات بڑھ لی جائے توجس زبان میں یہ آیتیں رہیں ان شاءاملندوہ بھی شیطان سے محفوظ رہیں سے ان جیسی تمام احادیث میں شیطان سے مراد اہلیس ہوتا ہے، در شرّین شیطان اور نفس امارہ تو بہر حال انسان کے ساتھ رہتے ہیں ان موذیوں سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں جے اللہ بچائے وہ بی بچے۔
میسان اور نفس امارہ تو بہر حال انسان کے ساتھ رہتے ہیں ان موذیوں سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں جے اللہ بچائے وہ بی بچے۔
میسان حدیث کونسائی ، ابن حبان اور حاکم نے ابنی متدرک ہیں مجی روایت کیا۔ (مرقاب)

(مراة المتاجي شرح مشكوة المعاجع، ج٣ بم ٢٥٣)

(34) سنن الداري ، كما ب نضائل القرآن، باب نفنل اول سورة البقرة وآية الكرى ، الحديث: ٩٠ ٢٣٠، ج٢ بم ٥٠٣٠.

(35) میح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ... والخ، باب فنل سورة الکھند ... والخ، الحدیث: ۲۵۷\_(۸۰۹) بس ۱۰۰س. حکیم الامت کے مدنی مجنول

ا ۔اس طرح کہ روزاندان کی تلادت کرلیا کرے یا ہم جمعہ کو بعض لوگ ہم جمعہ کوسور و کہف کی تلاوت کرتے ہیں ان کا ماخذیہ حدیث بھی سر

حدیث ۱۳۱۷: جو مخف سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا، اس کے لیے دو جمعہ کے مابین نورروشن ہوگا۔ (36) حدیث ۱۳۵۵: ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل لیس ہے، جس نے لیس پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالٰی اس کے لیے لکھے گا۔ (37)

حدیث ۲ سا: اللہ تعالی نے زمین وآسان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے طٰہ ویس پڑھا، جب فرشتوں نے سنا، یہ کہا: مبارک ہو، اس امت کے لیے جواس کے حامل ہوں سنا، یہ کہا: مبارک ہو، اس امت کے لیے جواس کے حامل ہوں

(36) السنن الكبرى للتيمنتي ، كمّاب الجمعة ، بأب ملئة مربه في ليلة الجمعة ... إلخ ،الحديث: ٩٩٩١، ٣٥٣ م ٣٥٣، حكيم مان سر قريم ا

عیم الامت کے مدنی کچول استہ حکسان سرچہ ریسا

ا ۔ یہ جمک اس کے چہرے پر ہوگی یا دل میں زندگی میں یا قبر میں یا قیامت کے دن اور دوجمعوں کے درمیان سے مراداتنی مدت اور اتنا ونت ہے جو مخص ہر جمعہ کو بیہ پڑھ لیا کر ہے تو ان شاء اللہ ہمیشہ ہی منور ہے بیسور ہ فنند د جال ہے امان بھی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا بلکہ میدتور ہی د قبال کی آفت سے بہتے کا ذریعہ ہوگا ان شاء اللہ۔

ا ۔ بدحدیث مختلف طریقوں اور مختلف عبارتوں سے حاکم ، داری ، نبائی ،طبرانی بزاز نے میمی روایت کی۔

(مراة المناجيج شرح مشكلوة المصابح ، جسويس • • سم)

(37) سنن الترندي، كمّاب فضائل القرآن، باب ماجاء في نضل سورة يُس، الحديث:٢٨٩٦، ج٣٩، ١٠٠٠م.

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا ہیں دل سے اصل زندگ وابستہ کہ اگر پیٹھیک ہے تو جا ندار جائزار ہے اس کوٹھیں گئتے ہی ہے جان ہوجاتا ہے ایسے ہی قرآن کریم کا اصلی مقصود سورہ یسین سے دابستہ ہے ہیں ہورہ پورے قرآن شریف کا گویا خلاصہ ہے کداس میں قیاست کے حالات کا کمل بیان ہے ،اس کی تلاوت سے جان کن آسان ہوتی ہے ۔ا، م غزالی تلاوت سے دل زندہ ،ایمان تازہ ،روح شادال دفر حال ہوتے ہیں۔ قریب موت اس کی تلاوت سے جان کن آسان ہوتی ہے ۔ا، م غزالی فرمائے ہیں کہ ایمان کا دل ہے قیاست کے حالات کو ما تنا اور حالات قیاست جس تفصیل سے سور کا یسین میں خرکور ہیں دوسری سورت میں خرکور ہیں دوسری سورت میں خرکور ہیں اس لیے اسے قرآن کا دل فرمائیا۔

ا اس سمعلوم ہوا کہ آگر جہ ساوا قر آن تربیف بی کلام الی ہے گراس کی سورتوں کی تا تیریں مخلف ہیں ایک مارسورہ یسین کی تلاوت دس وا قر آن کا تواب رکھتی ہے میدان کی ہے مثال خصوصیت ہے۔ خیال رہے کہ دس وا ختم قر آن کا تواب منا اور ہے اور حقیقتا دس وا قر آن کا تواب منا اور ہے اور حقیقتا دس وا قر آن کریم ختم کرنا مجھ اور طعیب کہتے ہیں کہ ایک منقی گرم کر کے کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گر بید ہم سے گا روٹی بی کھانے میں ایک دوٹی کی طاقت ہے گا دوٹی بی کھانے ہے۔

سے اس کیے کہ اس کی استاد میں حارون این گھر ہیں جومحد شین کے نز دیک بہت تو ی نہیں۔

(مراة المناجيج شرح مشكوّة المصانيح ،ج ١٩٩٣)

اورمبارک ہو، ان زبانوں کے لیے جواس کو پڑھیں۔(38)

بریہ بارے بیرے بیات ہوئے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایس پڑھے گا، اس کے اسکلے محنا ہوں کی مغفرت ہوہ نے گی۔ لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ (39)

ہر اس والے اور اسے ہوئی کو تک اور آیۃ الکری منج کو پڑھ لے گا، شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا، ہج تک محفوظ رہے گا۔ (40)

(38) سنن الداري ، كمّاب نضائل القرآن، باب في نقل سورة لله ويس ، الحديث: ١٣١٨ ٣٠، ج٢ بس ٢٣٥ ـ ٥٣٨.

#### عیم ارمت کے مدنی مچول

ے حدیث بالکل ظاہر معنی پر ہے واقعی رب تعالٰی نے بیسور تیں پڑھیں، فرشتوں نے بلاداسطہ میں اب رب تعالٰی کی الدعلیہ وسلم کے ہماری مقتل سے وراء ہے اس طرح قرائت کی جواس کی شان کے لائق ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ ٹیس اور طاہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہوگی اس لیے بیسو تیں بہت عظمت والی ہیں ای دجہ سے نام شریف ہیں، چونکہ ان سورتوں کی ابتداء حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ہوگی اس لیے بیسو تیں بہت عظمت والی ہیں ای دجہ سے معلوم ہوا کہ فعت کی سورتیں، آیٹیں رب تعالٰی کو بڑی پیاری ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کی پیدائش زمین وا سان کی پیدائش سے پہلے ہے۔

۳ ہوئی جنت کا ایک درخت بھی ہے جس کی شاخیں جنت کے برک میں ہیں اور بمعنی خوشنجری بھی یہاں دونوں مضے ہوسکتے ہیں یعنی سرری امت محمد میہ عومما اور ان سورتوں کے حافظ وقاری خصوصا درخت طولی کے مالک ہیں یا انہیں خصوصی خوشنجری ہے بیاوگ بڑے خوش نصب ہیں۔(مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصانیج، ج۳اجس ۳۷۳)

(39) شعب الديمان، باب في تعظيم القرآن بصل في نضائل السور . الخ، الحديث:٢٣٥٨،ج٢،٥٩ م.٥٧.

(40) سنن الترمذي، كتاب نضائل القرآن، باب ماجاء في سورة البقرة وآية الكرى، الحديث: ٢٨٨٨، ج مه،ص٠٠ مه.

#### علیم الامت کے مدفی پھول

ا يعن سورة مؤمن كى پَهُلَ آيت "لَمْ تَنْوِيْلُ الْكِتْبِ مِنَ الله الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ النَّدُّبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَا إِللهَ إِلَّا هُوَ الْيَهِ الْهَصِيُّرُ" تَك يِرْ هے .

۲ کے جوٹھ نماز فجر سے پہلے مااس کے بعد میددوآیش پڑھ لپاکر ہے خواہ آیۃ الکری ہے پہلے پڑھے اور سورۂ مؤمن کی میآیت بعد میں یا اس کے برنکس ،مرقات وغیرہ توشام تک وہ اللہ کی امان و حفظ میں رہے گا کہ شیطان، جادو اور دوسری و نیے وی آفتیں ،س تک ان شاء مند نہ پہنچ سکیس گی۔

 صدیث ۹ سا: جوفنس شب جمعه بین پڑھے،اس کی مغفرت ہوجائے گی۔(41) صدیث ۲۰ سم: نبی کر بیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب تک البَّرِ قَانْدِیْلُ اور قَابُرَ لِثَ الَّذِیْ بِیتِ بِیقِ الْهُ لَٰ لَٰکُ نہ پڑھ لیتے سوتے نہ ہتھے۔(42)

حدیث اس نے اور کہا ہے۔ کہا، نجات دینے والی سورت کو پڑھودہ ہے۔ بجھے خبر بینی ہے کہ ایک شخص اس کو سے پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگارتھا، اس سورت نے اپنا بازواس پر بچھادیا اور کہا اے دب! اس کی مغفرت فرہ دے کہ یہ مجھ کو کئرت سے پڑھتا تھا۔ رب تعالی نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرما یا کہ اس کی مخفرت فرہ دے کہ یہ مجھ کو کئرت سے پڑھتا تھا۔ رب تعالی نے اس کی شفاعت قبول فرمائی درجہ باند کرو۔ اور فالد نے یہ بھی کہا کہ بیا ہے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھڑا کرے یہ گا گاہی اگریش تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری کا جس سے نہیں ہوں تو اس میں سے مجھے مناوے ہاور وہ پرندکی طرح اپنے بازواس پر بچھادے گی اور شفاعت کہا کہ اور شفاعت کہا کہ والی کرے گی اور شفاعت کہا کہ کہا کہ بیائے گی۔

اور خالد نے تبارک کے منتعلق بھی ایسا ہی کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ ہتھے اور طاوس نے کہا کہ بید دونوں سورتیں قرآن کی ہرایک سورۃ پر ساٹھ حسنہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔(43)

سم بير صديث احد وابن حبان نے مجى روايت كى \_ (مراة المناجع شرح مشكوة المصافح ،ج ٣٩٩ س)

(41) المرجع الثالق بب ماجاء في فضل حم الدخان ، الحديث: ٢٨٩٨، ٢٠٠٥ من ٢٠٠٠ ه

(42) الرجع السابق، باب ماجاء في فعنل سورة الملك الحديث: ١٩٠١، ج٣٠، ص٠٨٠٣.

(43) سنن الداري ،كتاب نضائل القرآن، باب في نضل سورة حزيل السجدة وتبارك، الحديث:۸۰ ۱۲،۳۴،۳۴،۳۳، ج۲۰،۵۳ مه ۲۵۰ رسم

#### حكيم الامت كي مدنى بيول

ا \_ آب مشہور تا بعی ہیں، سر صحاب سے آپ کی ملاقات ہے، اُقد میں، عالم ہیں۔ (اشعد)

۲ \_ بيه ورة ردنيه وي آفات عذاب قبرونشر سے نجات كا ذريعه ب آل ليے اسے منجيه كہتے ہيں جب قر آنی سورة كومنجيه كہنا درست ہے توحفور انور صلى الله عليه رئيم لم كم منجى لينتى نجات دوندہ كہا جاسكتا ہے۔

سو یعنی صرف بن سورہ کا وظفیہ کرنا اس کے سوائے اس کا کوئی وردوظفیہ مذتھا۔

س یعنی جب وہ تبریش گیا تو بیسورت پرعدے کی شکل بیس نمودار ہوئی اور اس پرائے پروں کا سابیر کرلیا تا کہ اس شخص پر عذاب شدآ سکے فلی بر بیہ ہے کہ یہ خبر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دی ہوبعض صحابہ سے بعض گناہ سرز د ہوئے ہیں گر ان میں فاس کوئی نیس گناہ اور ہے نہر کے اور ہے کہ یہ خبر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دی ہوبعض صحابہ سے بعض گناہ سرز د ہوئے ہیں گر ان میں فاس کوئی نیس گناہ اور ہے نہر ہے کہ اور ۔

صدیث ۲۴: قرآن میں تمیں آیت کی ایک سورت ہے، آدمی کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہاں ک مغفرت ہوج ئے گی۔وہ تابیز کے الّین ٹی بیتیا بعدالْمُلْك ہے۔ (44)

۵\_ یعنی اس شفاعت کی برکت سے عذاب قبر دفع ہی ہوگیا۔اولا تواس نے عذاب قبرے بچایا پھر دفع کیا۔

٧ يعنى اس كے نامة ، عمال سے سادے گناه مثا دو اور بر گناه پر تنكى كا ثواب دو يہ مطلب نبيں ہے كہ گناه بٹا كر بدلكه دو كه اس نے نيكياں كر يہ توجھوٹ ہے رب تعافی فرماتا ہے: "فَاُولَئِكَ يُبَدِّدُ اللّهُ سَيّاً تِهِدُّ حَسَنْتٍ" بادشاه خوش ہوتے ہیں تو گالی پراندہ م كس كہ بیت توجھوٹ ہے رب تعافی فرماتا ہے: "فَاُولِئِكَ يُبَدِّرُ اللّهُ سَيّاً تِهِدُّ حَسَنْتٍ" بادشاه خوش ہوتے ہیں تو گالی پراندہ دے دیے ہیں گا ہے بدشام ضلعت دوسر لبذا احدیث واضح ہے۔ خيال رہے كہ خطيد تا سے مرادحقوق الله كے كناه مغيره ہیں نہ كہ حقوق الله كان جرموں پرثواب العباد، لبذا اس سے به نازم نبیس كه المد تنزيل پڑھنے والا لوگوں كے مال مادے چورى ذركيت كرتا رہے اور اس كوان جرموں پرثواب

ے۔اور اس کی قبر میں وسعت ،نور کردے ،اور اسے سوالات تکیرین میں کامیاب فرمادے ، کیونکہ یہ جھے بہت تلاوت کرتا تھا آج اس کا کھل اسے دے۔

۸۔ یعنی جھے لوح محفوظ سے مٹاوے یا قرآنی اوراق سے یااس کے بیٹے سے نکال دے۔ بینازی عرض ومعروض ہے بیسے ہاز پروروہ غلام

ہے آتا سے کہے کہ اگر بیس تیرا غلام ہوں ہتو میری بات مان درنہ جھے فروخت فرمادے ، یا بیٹا باپ سے عرض کرے کہ اگر میں آپ کا

فرزند ہوں تو میرے حق کا لحاظ فرمادیں ، اگر تھی ہوں تو بچھے اپنے گھر سے باہر نکال دیجے ، لہذا بیا گر گھر شک ورز دو کے لیے ہیں۔

ویسی جھے مرفی یا چڑیا اپنے بچوں کو اپنے پروں بھی نے لیتی ہے جس سے بچوں تک باہر کی تکلیف تیس وینچے پاتی ، ایسے ای بیسورۃ اپنے ویلی وقتر و تیامت میں اپنے پروں بیس لے لیگ جس سے اس محفی تک گری وحشت ، دہشت وغیرہ نہ بینچ سے گ

• استطرت فالدابن معدان نے سورہ ملک کے نضائل بھی تقریبًا ایسے بی بیان کئے۔

ال بعن بعض خصوصی فائدوں میں دومری تمام مورتوں ہے ساٹھ گنا زیادہ ہیں، یا بعض حالات میں ان کی تلاوت دومری مورتوں تلاوت سے ساٹھ گنا زیادہ مفید ہو جیسے نماز وتر میں "سَیتِح اشتم رَیْکَ الْاَعْلَی" اور "قُلْ کِائِیّهَا الْکُفِرُ وُنَ"اور "قُلْ هُوَ اللّهُ اَحَدُّ" پڑھن بہت بہتر ہے اور جمعد کی فجر میں مورق سجدہ اور سورہ دھرکی تلاوت انصل ہے لہذا اس حدیث پر بیاعتراض نہیں کہ مورہ فاتحہ اور مورہ اخلاص کے نضائل تو بہت ہیں۔ (مراق المناجِی شرح مشکوق المصابح، جسم میں اس

(44) سنن امتر مذي ، كتاب نضه كل الترآن، باب ماجاء في نضل سورة الملك، الحديث: • ۲۹۰، ج ۴ بس ۴۸ م. حكه . . . . سر الأرب

ا اس سے معلوم ہوا کہ بھم انفوشریف مورۃ کا بر تبین ورند سورہ ملک کی آیتیں اسا ہوجا تیں، کیونکہ سورہ ملک کی ہم اللہ کے علاوہ تیں آیتیں ہیں۔

٢ \_ يعنى ايك فخص سورة ملك كا ورد ركھتا تھا اس سے بہت محبت كرتا تھا اس كے مرنے كے بعد إن سورہ نے اس كى سفارش كى تو 🗻

عدیث ۱۳۳ بعض محابہ نے قبر پرخیمہ گاڑ ویا آئیں بیمعلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے، اس میں کسی مخص نے قبار کے اللہ کی بیت پیدا اللہ کہ کا فدمت میں حاضر ہوکر اللہ کی بیت پیدا اللہ کہ کا فدمت میں حاضر ہوکر سے واقعہ سنایا، تو حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالم وسلّم) نے فرمایا: وہ مانعہ ہے، وہ منجیہ ہے، عذاب الهی سے نجات دی ہے۔ (45)

حديث المام: جوفض سوره واقعه بررات مين يرم الدكاء ال كوبهي فاقد نبيس ينج كا- ابن مسعود رضي الله تعالى

اس کی شفاعت کی برکت سے وہ فخص عذاب تبر سے محفوظ رہالہذا ہماں شفعت بعثی ماضی ہی ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور انور مسلی اندها یہ وسکتا ہے اس عالم کی ہربات ہر واقعہ کی تفصیلی خبر ملتی رہتی ہے یا خود ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ لمعات نے فرمای کہ شفعت بمعتی مستفتل مجی ہوسکتا ہے اس عالم کی ہربات ہر واقعہ کی شفاعت کرے گی اور اس کی شفاعت کی برکت سے عالم کی بخشش ہوگی۔ اس صورت میں می فرمان ترغیب کے لیے ہے تا کہ لوگ اس کی حلاوت کیا کریں اس کی شفاعت کی امیدر کھیں۔

سا۔اے ابن حبان ادر حاکم نے بھی روایت کیا حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی الشعلیہ دسلم نے کہ بہتر ہوتا کہ بیسورۃ ہر مسلمان کے دل میں ہوتی۔(مراۃ المناجع شرح مشکوۃ المصابح،ج ۳ ہص ۲۵)

(45) المرجع السابق، باب ما جاء في نصل سورة الملك، الحديث: ٢٨٩٩، جسم ص ٢٠٠٠.

#### كيم الامت كي مدنى يعول

ا الرقبر ك خربوتى تووبال بركز نيمه ندد الي كيونك قبر پرجينمناليننا،اس پرچلنا مجرناممنوع ب-

سل اورتجب كا اظهار كميا كهمروه بمحى تلاوت قرآن كرريا تعا..

س کینی اس سورت کی تلادت کرنے والے کوزعر کی میں گناہوں ہے، موت کے وفت فرانی خاتمہ ہے، قبر میں عذاب وینکی مورے، آخرت میں دہشت دسخت عذاب سے بحیاتی ہے۔ اِ

۵ یعنی عذاب قبرد حشر سے بچائے گی۔خلاصہ جواب بیادا کہ بیٹن ایک زندگی بیس اس سورۃ کی تلاوت کرتا تھ اب قبر میں بھی تاروت کرر ہاہے ادراس سے مذکورہ بالا فائدے حاصل کرچکا ہے اب بھی کر رہا ہے آئندہ بھی کرے گا۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابع، جساص ٣٧٩)

عندا پنی صاحب زاد ہوں کو حکم فرماتے ہتھے کہ ہررات میں اس کو پڑھا کریں۔(46)

خدیث ۵ ۲۰: کیاتم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہرروز ایک ہزاراً بیٹیں پڑھا کرو،لوگوں نے عرض کی اس کی کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھا کرے؟ فرمایا: کیا اس کی استطاعت نہیں کہ اَلْھٰ کُمُر التَّنَاثُرُ

حدیث ۲ ۲۲: کیاتم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی قر آن پڑھ لیا کر د؟ ٺوگوں نے عرض کی ، تہائی قر ان کیوئر كُوكَى يِرْهِ كُوكًا؟ فرمايا كَه قُلُ هُوَ اللّهُ أَحَدُّ تَهَالَى كَى برابر ہے۔ (48)

حدیث کس اِذَا زُلْزِلْتِ نصف قرآن کی برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدُ تَهَائَى قرآن کی برابر ہے اور قُلْ

(46) شعب الايمان، باب في تعظيم القرآن مُصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٩٩ ٣٣، ٣٠، ٣٩٥م، ٩٣ م.

#### حکیم الامت کے مدنی مچھول

ا \_ بعض شارصین نے اس حدیث کی تاویلیس کی ہیں کہاسے فاقد میں بیصبری ندہوگی یا اسے توکل نصیب ہوگا یا اسے دلی فاقد مین عبارت سے خفات نہ ہوگی ، مرحق یہ ہے کہ صدیث ظاہر پر ہے سورہ وا تعد جررات پڑھنے والانترو فاقد سے محفوظ رہتا ہے۔ یمل بہت مجرب ہے، اللہ تعالی نے بعض سورتوں ، آینوں میں ونیاوی فائدے بھی رکھے ہیں تا کہ لوگوں کو حلاوت قرآن کی رغبت ہومخلف آینوں میں مختلف د نیاوی تا شیری بھی رکھی گئی ہیں، (لمعات)

۲ \_ تا کہ تلاوت کا ثواب بھی پائیں اور نقرو فاقد ہے محفوظ بھی رہیں۔معلوم ہوا کہ دنیاوی نفع واٹر کے بیے بھی قرآن پاک پڑھنا جائز ہے، ہاں ناجائز مقاصد کے لیے قرآن کریم پڑھنا یا کوئی عمل کرنا جرم ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی آیات اور دوسری دعائمیں بیاروں پراستعال فرماتے منے شفاکے لیے۔ (مراة المناجی شرح مشکوة المصابع مج ۱۳۰۲)

(47) الرجع السابقء الحديث: ٢٥١٨ء ج٢٩٥، ١٩٨٠.

#### حكيم الامت كي مدنى كهول

ہ نے بینی ایک دو دن تو آ دی تمام کام بند کر کے ایک ہزار آئیس پڑھ سکتا ہے،روزانہ بیں پڑھ سکتا۔ورنہ دوسرے کاموں کے لئے وتت نہ ا ملے گا ہم لوگ کاروبار بھی کرتے ہیں۔

۲ کے اس کی تل وت میں ایک ہزار آ بنوں کا تلاوت وعمل کا ثواب ہے ،قر آن کریم میں چھ ہزار چھ سوچھیا سٹھ (۲۲۲۱) آیتیں ہیں ،کسرکونکا لوتو جھ ہزار آیات رہتی ہیں،اور مقاصد قر آن چھ ہیں،جن میں سے ایک ہے آخرت کی پیچان میسورة انکار میں موجود ہے، س کے بیسورة گویہ قرآن کریم کا تقریبًا چھٹا حصہ ہے،ان بیں غور کرنے ہے ذنیا ہے ہے۔ نیا ہے آخرت میں رغبت،جس سے نس مختاہوں ہے متنفراورنيكيوب مين راغب جوتاب \_ (مراة المناجع شرح مشكوة المصائح، جسيس ٢٠٩)

(48) صحيح مسلم، كتاب صدرة المسافرين . . . إلخ، باب فضل قراءة قل بيوالله احد . . . إلخ، الحديث: ٢٥٩\_ (٨١١)، ص 48).

#### يَأْيُهَا الْكُفِرُونَ جِرَفَالَى كَ براير\_(49)

حدیث ۸ ۴: جو آیک ون میں دوسومرتبہ پڑے گا، اس کے پچاس برس کے گناہ مٹادیے جائیں سے گناہ مٹادیے جائیں سے گئر بیا کہ اس بردَین ہو یہ (50)

۔ صدیث ۹ سما: جو محن جو فض سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سومر تبہ قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدُّ پڑھے، تیا مت کے دن رہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے!اپنی دہنی جانب جنت میں چیا جا۔ (51)

(49) سنن الترنديء كتاب نصائل القرآن، باب ماجاء في إذا زلزلت، الحديث: ٢٩٠٣، ج٣٣ مل ٩٠٣.

(50) المرجع السابق، باب ماجاء في سورة الاخلام... الخ ، الحديث: ٢٩٠٠ج ٣٩، ص١١٣.

#### حكيم الامت كمدني كيمول

ا \_ پینی دن ورات کے می حصہ میں پوری سورہ اخلاص دوسو ۴۰۰ بار پڑھا کرے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک دم ہی پڑھے اور اگر مختنف مجلسوں میں پڑھے تو بھی اجر ذکور کی امید ہے۔

۳ کے بینی عمر بھرید پڑھتا رہے تو ان شاءاللہ بچاس سال کے گناہ صغیرہ معاف ہوں مکے ادر اگراہنے گناہ نہ ہوں تو درج بہند ہوں سے کے کونکہ جن اعمال سے گنہگاروں کے مغوسیئات ہوتی ہے نیک کاروں کے لیے رفع درجات۔ بیقانون کرم ہے لہذا حدیث پر بیاعتر اض نیس کہ پھر تو نیک لوگ بیمل ندکیا کریں۔

سے کہ قرض توحق العبد ہے بغیرادا کئے یا قرض تواہ کے بغیر معاف کئے ساقط نہیں ہوتا سارے حقوق العباد کا بیہ ہی حال ہے۔ (مراۃ المناجِح شرح مشکوۃ المصابیح، جسابص ۳۸۳)

(51) الرجع السابق، ۲۹۰۷، جسم، صااس.

#### تھیم الامت کے مدنی پھول

ا بستر کا ذکر اتفاق ہے آگر کوئی زمین پر بھی لیٹے تو یہ پڑھ لے گر لیٹنا سونے کے لیے ہوو لیے کینئے کا تھم نہیں اس سے اس سید اعلمی عصی الله علید وسلم نے سوئے کے اراوے کا ذکر فرمایا۔

۳ \_اس طرح که قبله کورخ جواور دا هن تنفیل دا ہے دخسار کے بینچے دیکھے کہ سنت ای طرح کیٹنا ہے بھر بائمیں کروٹ لے کر سوجائے ،غرضکہ ابستر کارخ قبر کا ساجو۔

سے فقد لفظ "قل هو الله احل" نبیل بلکہ پوری سورہ مع بھم اللہ کے ہر بارا گرچہ بیٹل ہے تو مشکل گر بہت مفید ہے۔ سے بینی چونکہ تو میرے محبوب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دائنی کروٹ لیٹنا تھا اور میری حمدوالی سورۃ پڑھ کرسوتا تھ اس کے اندیم میں آج تو جنت کے داہنے باغ میں داخل ہوجاوہ تیرامقام ہے۔ خیال دہے کہ جنتی لوگ تین قسم کے ہول گے: مقر بین حضرات علیمین واسے ہیں۔ ابرار یہ بین والے ہیں، گنبگار جن کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی یہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "فرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "فرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "فرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "فرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "فرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "افرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی نے فرہ یا ہے: "افرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میں بیار والے ہیں دب تو اُنی سے فرہ ویک کے اور کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میہ بیار والے ہیں دب تو اُنی ہے فرہ یا ہے: "افرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی میں بیار والے ہیں دب تو اُنی ہے فرہ یا ہے: "افرف کی شفاعت کی بنا پر مغفرت ہوچکی ہے بیار دانے ہیں دب تو اُنی ہائی موجو صدیث ۵: نی صلّی الله تعالی علیه وسلّم نے ایک مخص کو قُلْ هُوَ اللّهُ أَحَدٌ پرُ عِنْ سنا، فرمایا که جنت و جب

حدیث ا ۵: کسی نے یو چھا، یارسول الله! (صلّی الله تعالی علیه کاله وسلّم) قرآن میں سب سے بڑی سورت کون س ہے؟ فرمایا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَلُ والل في عرض كى ورآن ميں سب سے بڑى آيت كون ك ہے؟ فرمايا: آية الكري اَللَهُ لَا إِللَهَ إِلَّا هُوَ الْحَتَى الْقَيُّومُ. الله في إلى في كها، يارسول الله! (صلى الله تعالى عليه والهوسم) كون ي آيت آب كواور آپ کی امت کو پہنچنا محبوب ہے؟ لیعنی اس کا فائدہ وثواب۔ فرمایا:سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الٰہی کے خزبانہ سے عرش اللی کے بیچے سے ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس اُمت کو دی دنیا وآخرت کی کوئی خیر نہیں مگریہاس پر .

صديث ٥٢: جو تحض أعُوَذُ بِأَنلُهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطِي الْرَّجِيْمِ تَيْن مرتبه پرُ هر رسوره جرر چھلی تنین آبینیں پڑھے،اللہ نتعالی ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جوشام تک اس کے لیے دعا کریں گے۔اوراگر وہ فض اس روز مرجائے توشہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لیے بھی یمی ہے۔ (54)

لِتَفْسِه وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْزتِ" -الاحديث علوم مواكه جنت كا دامنا حصد باكي عافل عادريك عرش کی داہنی طرف والے یا تھیں سمت والوں سے مجتر۔

ے علاء فر ، تے ہیں کہ بیر حدیث اگر چہ درجہ سی کو نہ پینی مگر اس پر عمر میں کم از کم ایک بار ضرور ممل کرے کہ اش کے عال کو بوی بشارت ہے، فض کل اعمال ہیں حدیث منعیف بھی قبول ہے، مرقات۔ (مراۃ المناجِح شرے مشکوۃ المصابع، ج ۳۸۳)

(52) المرجع السابق، الحديث: ٢٩٠٧، جهم، ص الم.

(53) سنن الدارمي ، كمّاب نضائل القرآن، باب نضل ادل سورة البقرة وآية الكري الحديث: • ٣٣٨، ج٢٠، ص • ٣٠٠.

(54) سنن الترمذي، كتاب نضائل القرآن، باب في فضل قراءة آخر سورة الحشر، الحديث: ١٩٣١، ج ٢٩، مس٣٣٠.

عليم الدمت كي مدنى چول

ا \_ یعنی میری بات سننے دالے،میرا درد دل جانے والے رب کی پڑاہ مانگیا ہوں۔خیال رہے کداموذ جملہ خبر میرے جمعنی ان شاء لینی اے انتہ

۳ \_ تا کہ دن مجمر دور جمعے بہکانہ سکے،عبادتوں میں دھیان نہ بٹا سکے،چونکہ سویرا زندگی کی دکان تھلنے کا وثت ہے س لیے فعومیت سے

س\_"هُوَ اللهُ الَّذِي عَمَ تَرسورة"وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَكِيْمُ" كَل يِهَ إِلَا عَالَص مَلَ اللهِ سم پہال فرشتوں کی دعا ہے ان کی خصوصی دعا تھیں مراد ہیں،ورنہ فرشتے عمومی دعائے مغفرت تو ہرمسلمان کے ہے کرتے سے حدیث سا۵: جوقر آن پڑھے اس کو اللہ(عزوجل)ہے سوال کرنا چاہیے۔عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو آثر آن پڑھ کرآ دمیوں سے سوال کریں سے۔ (55)

حدیث مہن جو قرآن پڑھ کرآ دمیوں سے کھانا مائلے گا، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چرہ پر گوشست نہ ہوگا، نری بڈیاں ہوں گی۔ (56)

رہے ایں جیسا کہ پہنے عرض کیا می اور شہیر سے مراد شہادت علی ہے کہ بندہ اگر چدا ہے بستر پر مرے مگر تیامت ہیں اس کا شاران شہدا و میر پر موجورا و خدا میں مادے مجے۔

۵۔ افت کی مباح آدمی رات سے زوال تک کو کہتے ہیں اور مساء زوال سے اول نصف رات تک کو گر اوراد و فلا نف ہیں مبح صاوق سے مورج کیلئے ہے کچھ رات کے بینی وقت عشاء آنے سے مورج کیلئے ہے کچھ رات کے بیکی وقت عشاء آنے سے مہلے۔ (ازمرقات کرائی حضرت قدی مرہ نے می وشام کی نہایت فلیس تحقیق اپنی کمآب الوظیفة الکریم میں فر، کی ہے ناظرین اس کا مطالعہ ضرور فرما میں۔ (مرا وزالنا نیچ شرح مشکورة المصابع ،ج سوم ۱۳۸۳)

(55) سنن الترندي، كمّاب نضار كل القرأن ماب من قرأ القرآن ملسه أل الله به... إلخ والحديث ٢٩٢١، جهم من ٢٣٠٠.

علیم الامت کے مدنی پھول /

ا ہے تھیں کی اصطفاح میں قائم ہی چیرو واعظ کو کہتے ہیں جو اپنی تقریر میں احکام شرعید بیان نہ کرے صرف شعر اشعار تھے کہ نیال سنا کر لوگوں کوخوش کرنے کی کوشش کر کے اگر چیتر آن شریف ہی کے قصے سنائے گرا دکام سے خال جیسے آج کل کے عام بے علم واعظین بیسب قاص ہیں واعظ میں کہ واعظ توقعیر کے کرنے والوں کو کہتے ہیں وہ تھیرے نہیں کرتا صرف چیے مانگنا ہے حاجت مندکسی کوتھیرے نہیں کرسکنا۔ اس اس ممناہ و برعت وعلامت تیا مٹ کود کھے کرآپ کو خت صدمہ ہواا ظہار دغ کے لیے آپ نے انا مند پڑھی۔

س یا تو ای طرح کددوران تلاوت می جب آیت رحمت پرگزرے تو ای کے حصول کی دعایا نگ نے اور جب آیت عذاب تلاوت سے آر اس اللہ اس کے حصول کی دعایا نگ نے اور جب آیت عذاب تلاوت سے آران سے بناہ ما نگ سے بناہ ما نگ سے یا اس طرح کد تلاوت سے فراغت پرخصوصًا ختم قرآن سے موقع پردعا ضرور ما نگی جائے۔ (مراة المنائج شرح مشکوة المصائح ، جسامی ۱۳۳)

(56) شعب الا يمان، بأب في تعظيم القرآن، فصل في ترك قراء قد القرآن في المساجد والاسواق ليعظى ويستاكل به، لحديث:٣٦٢، ج٣، م

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا بہیا آج کل دیکھاجارہا ہے کہ بعض محکاری مسجدوں میں بلکہ کلی کوچوں میں تلاوت کرتے پھرتے ہیں ور ہاتھ پھیل یہ ہوتا ہے بہترہ م ہے کہ اس میں قرآن کریم کی تو ہین ہے۔خیال رہے کہ طلباء سے ختم قرآن شریف کرا کر ان کی دعوت بھی ک جاتی ہے ور پکیے غذں تھی دن جاتی ہے یہ علائے دین ہے جلسوں میں وعظ کرا کر کرایہ و تذرائے دیئے جاتے ہیں میدتمام صورتی اس تھم سے خارج ہیں کہ وہاں ختم ہے

حدیث ۵۵: ابن عباس رضی الله تغالی عنهما ہے مصحف لکھنے کی اُجرت ہے سوال ہوا۔ انھوں نے فر مایا: اس میں حرج نہیں، وہ لوگ نقش بڑاتے ہیں اور اپنی وست کاری سے کھاتے ہیں۔ یعنی بیدایک فتم کی دست کاری ہے، اس کا معاوضہ لیما جائز ہے۔ (57)

قر آن مجید کی تلاوت وغیرہ کے مسائل حصہ سوم میں مذکور ہو چکے ہیں وہاں سے معلوم کیے جائیں مصحف شریف کے متعلق بعض باتیں بیہاں ذکر کی جاتی ہیں۔



اور وعظ فی سبیل الله ہے اور ان کی خدمت فی سبیل اللہ جیسے مدرسین دینیہ کی تخوا ایل یا خلفائے اسلیٰ میدکے بھاری ویضیفے نیز دم وتعویر کی اجرت بھی اس سے خارج ہے کہ دہ تو علاج کی ہے نہ کہ تلاوت قرآن کی خلفائے راشدین نے خلافت پر تخواو کی اور می نہ نے سورت فاتحہ پڑھ کر ہ رگزیرہ پر دم کیا اجرت میں تیس بحریاں لیں جن کا گوشت حضور انور صلی انفدعلیہ وسلم نے بھی ملاحظہ فر ہ یا ہجیہا کہ اِس مشکو آ شریف کماب الاجاره میں ان شاءاللہ آئے گا۔

۔ ۲ \_اس طرح کہ بھکاری چند لقمے حاصل کرنے کے لیے دروازہ پر بجائے صدا دیئے کے قرآن کریم پڑھے تا کہ لوگ مجمد درس اے قرآن پڑھ سے والول کی اجرت مدرسین وعلماء کی تخواہیں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کدروش حدیث سے ظاہر ہے۔

سے بینی ان کے چبروں پر ذلت وخواری جھائی ہوگی جیسے آج بھی بعض لوگوں کو دیکھتے ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ نقیر بھکاری ہے،خیال رہے کہ امت محریہ کے چھپے حیب اللہ تعالٰی بھی چھپائے گا، شان ستاری کی جلوہ گری ہوگی، گر جوعیب خود ان لوگوں نے ہی علانیہ کئے ہوں دہ و ہال پر بھی علانیہ طور پر ظاہر ہوں گےلہذا اس حدیث پر بیراعتراض ہیں کہ سے بھکاری تو امت مصطفوی میں ہے تھا بھراس کا بیرعیب کیول خاہر فر مایا گیا کیونکہ میدا ظہرار تو خودوہ ہی کرچکا ہے رب تعالٰی کی کا پر دہ فاش نہیں کرے گا۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج ٣٠٩ ٣٠٨)

(57) مشكاة المصانيح، كماب البيوع، باب الكسب وطلب الحلال، الحديث: ٢٧٨٢، ج٢،٥ ١٣٣٠.

## قرآن مجیداور کتابوں کے آداب

مسئلہ ا: قرآن مجید پرسونے چاندی کا پانی جڑھانا جائز ہے کہ اس نظرعوام میں عظمت پیدا ہوتی ہے، اس میں اعراب و نقطے لگانا بھی مستحسن ہے، کیونکہ اگر ایسانہ کیا جائے تو اکثر لوگ اسے بچے نہ پڑھ شکیس گے۔ اس طرح آیت سجدہ پرسنجدہ لکھنا اور وقف کی علامتیں لکھنا اور رکوع کی علامت لکھنا اور تعشیر لیعنی دس دس آیتوں پرنشان لگانا جائز ہے۔ اس طرح سورتوں کے نام لکھنا اور بیلکھنا کہ اس میں آئی آیتیں ہیں ہی جائز ہے۔(1)

اس زمانہ میں قرآن مجید کے تراجم بھی چھاہیے کا رواج ہے اگر ترجمہ بھی ہوتو قرآن مجید کے ساتھ طبع کرنے میں حرج نہیں، اس لیے کہ اس سے آیت کا ترجمہ جانے میں سہولت ہوتی ہے گر تنہا ترجمہ معی نہ کیا جائے۔

مسکلہ ۲: تاریخ کے اوراق قرآن مجید کی جلد یا تغییر وفقہ کی کتابوں پر بطورغلاف چڑھانا جائز ہے۔(2) مسئلہ ۳: قرآن مجید کی کتابت نہایت فوش خط اور واضح حرفوں میں کی جائے، کاغذ بھی بہت امچھا، روشائی بھی خوب امچھی ہو کہ دیکھنے والے کو بھلامعلوم ہو۔(3) بعض اہلِ مطابع (لیتن مچھاپنے والے) نہایت معمولی کاغذ پر بہت خراب کتابت وروشائی سے چھپواتے ہیں ہے ہرگزنہ ہوتا جاہیے۔

مسئلہ ہما: قرآن مجید کا جم مچوٹا کرنا مکروہ ہے۔ (4) مثلاً آج کل بعض اہل مطابع نے تعویذی قرآن مجید چھپوائے ہیں جن کاقلم اتنا باریک ہے کہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا، بلکہ جمائل (لیعنی چھوٹے سائز کا قرآن جے گلے میں لٹکاتے ہیں) بھی نہ چھپوائی جائے کہ اس کا جم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۵: قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہوگیا اس قابل ندرہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور بیاندیشہ ہے کہ اس کے

(1) ورمختار میں ہے:

جاز تحلية المصحف لها فيهمن تعظيمه كما في نقش المسجدال.

(ا مدومخار كماب العظر والاباحة فصل في البيع مطبع مجتبي كي وبل ٢ (٢٥٥)

قرآن مجید کومزین کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں قرآن مجید کی تعظیم ہے جیسا کہ مجد کو تعظیماً منفش کرنا جائز ہے۔

- (2) الدرالخار، كماب الحفر والاباحة فصل في البيع من ٩٥، ص ١٣٠.
- (3) ردالحنار، كمّاب الحظر والاباخة ، فصل في البيع ، ج ٩ م ٢٠٠٠.
- (4) الدرالخار، كتاب الحظر والاباحة ، فصل في البيع من ٩٩س ١٣٠٤.

اوراق منتشر ہوکر ضائع ہوں ہے، تو کسی پاک کپڑے میں لیبیٹ کراحتیاط کی جگہدنن کردیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے، تا کہ اس پر مٹی نہ پڑے یا اس پر شخنہ لگا کر حیبت بنا کر مٹی ڈالیس کہ اس پر مٹی نہ پڑے مصحف شریف بوسیدہ ہوجائے تو اس کوجلایا نہ جائے۔(5)

مسکیہ Y: لغت ونحو وصرف کا ایک مرتبہ ہے، ان میں ہرایک کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پررکھ سکتے ہیں اور ان ہے او پر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے او پر فقداور احادیث ومواعظ و دعوات ما تو رہ (6) فقہ ہے او پر اور تغییر کو ان کے اوپراور قرآن مجید کوسب کے اوپر رکھیں۔قرآن مجید جس صندوق میں ہواس پر کپڑاوغیرہ نہ رکھا جائے۔ (7) مسکلہ کے: کسی نے محض خیرو برکت کے لیے اپنے مکان میں قرآن مجیدر کھ چھوڑ؛ ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو ممناہ نہیں بلکہ اس کی بیزیت باعث تواب ہے۔(8)

مسكه ٨: قرآن مجيد پراگر بقصدِ تو بين پاؤن ركھا كافر ہوجائے گا۔ (9)

مسئلہ 9: جس تھر میں قرآن مجید رکھا ہو، اس میں نی بی سے محبت کرنا جائز ہے جبکہ قرآن مجید پر پردہ پڑا بو\_(10)

مسکلہ • ا: قرآن مجید کونہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے۔ابی طرح اذان کہنے میں خوش گلوئی سے کام لے یعن اگرآ واز انچھی نہ ہوتو اچھی آ واز بنانے کی کوشش کرے کن کے ساتھ پڑھنا کہ حروف میں کی بیشی ہوجائے جیے گانے والے کیا کرتے ہیں بیانا جائز ہے، بلکہ پڑھنے میں تواعد تجوید کی مراعات کرے۔(11)

اعى حضرت المام المسنت مجدود مين ولمت الشاه المام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن قناوى رضوبيش يف تحرير فرمات مين: صحیح حدیث میں ہے رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فرماتے ہیں:

مأاذن الله لشيئ مأاذن لنبي حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهربه رواة الاثمة اخمر والبخاري ل

<sup>(5)</sup> انفتادى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ... إلخ رج ٥ إس ١٣٣٠.

<sup>(6)</sup> وعوات ، تورہ: لیمنی قرآن وحدیث ہے منقول دعا نیم مالورہ کہلاتی ہیں۔

<sup>(7)</sup> الفتاوى الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس في أواب المسجد ... إلخ من ٢٠٣٠ م ٢٠٠٠ م

<sup>(8)</sup> انفتادى الخانية ، كمّاب الحظر والاباحة ، تصل في آداب السجد، ج ٢ م ١٨٠٨.

<sup>(9)</sup> اختادى الصدية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامن في آداب المسجد ... إلخ ، ج ٥ ، ص ٣٢٣.

<sup>(10)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الحامس في آواب المسجد ... والخ ،ج ٥، ص ٣٢٣.

<sup>(11)</sup> الدراليخ رورد محتار، كنّ ب الحظر والأباحة ، فصل في البيح ،ج وبس ١٩٥٠.

### مسکلہ اا: قرآن مجید کومعروف وشاذ دونوں قراءتوں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھنا مکردہ ہے تو فقط قراء ت شاذہ کے

ومسلم وابوداؤدوالنسائي وابن مأجةعن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه

الشرتبارک د تعالی کی چیز کوالی توجه در مناکے ساتھ نہیں سٹا جیسا کی ٹوش آواز نی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی ہے کلام الی کی تا ویت بآواز کرتا ہے۔ (ائمہ کرام مثلا امام احمر، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی الند تعالی عند ہے روایت کی ہے۔ ت) (ایسیمجے ابغاری کیاب فضائل الفرآن ۲ / ۷۵۱ وصحیح مسلم کیاب فضائل الفرآن ا / ۲۲۸)

(سن ابي دا وُد باب كيف يسقب الترتيل في القرائة ا /٢٠٤)

دوسرى حديث من برسول الشمل الشاتعالى عليد وسلم فرمات بين:

لله اشدا اذنا الى الرجل احسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الى قينة ، روالا ابن ماجة ٢\_وابن حبان والحاكم وقال المرابعة على عنه عبان والحاكم وقال عنه والمرابعة على عنه والمرابعة على على عنه والمرابعة على عنه المرابعة والمرابعة وا

یتی جس شوق ورخبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کیز کا گانا سناہے بیٹک اللہ عزوجل ال سے زیادہ پہند ورضا و کرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنآ ہے جو اسے خوش آوازی ہے جبر کے ساتھ پڑھے (ابن ماجہ ابن حبان اور حاکم نے اس کوردایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ بیر صدیث بخاری وسلم دونوں کی شرط پرسمج ہے اور امام بیجی اس کوردایت کیا ہے تمام نے معزرت فضالہ بن عبیدرضی اللہ تعالیٰ منہ کے حوالے ہے اس کوروایت قرمایا ہے۔

(ت) (۲\_المستدرک نلحاکم کتاب نصائل القرآن دارانفکر بیروت! /۵۷۱ (سنن این ماجه باب فی حسن الصوت بالقرآن ایج ایم سعید سمینی کراچیاص ۹۹ ) (اسنن الکبر کی تنجیعی کتاب الشها دانتخسین الصوت القران دار صادر بیروت ۱۰ / ۳۳۰) - به مساور بیروت ۱۰ مهاری از مهاری استان میادی ...

تيسرى مديث يس برسول الندسلي الله تعانى عليه وسلم قرات ون

تعلموا كتأب الله وتعاهدو تاوتغنوا به روالا الإمام على الهداعن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه

قران مجید سیکھوا دراس کی تکہداشت رکھواسے ایکھے لہجے پہندیدہ الحان ہے پڑھو، (امام احمد نے حضرت عقبہ بن عامر بضی اللہ تعالی عنہ کی سند سے اس کور دایت کیا ہے۔ سند) (سلم مندامام احمد بن طنیل حدیث عقبہ بن عامر دغی اللہ تعالی عندالمکتب الاسمامی بیروت سم ۱۳۷۱) چقتی حدیث میں ہے رسول اللہ مسلمی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

زينوا القرآن بأصواتكم فأن الصوت الحسن يزيد القرأن حسنا الـوالا الدارمي في سننه و محمد بن نصر في كتأب الصلوة بلفظ حسنوا ٢ ـو باللفظين رواة الحاكم في المستدرك كلهم من البراء بن عازب رضى الله تعالى عنه.

قر آن کو اہنیٰ آوازوں سے زینت دو کہ خوش اُوازی قر آن کا حسن بڑھا دین ہے (اہام داری نے اپنی سنن میں اور محمد بن نصر نے کتاب الصلوة میں حسنوا کے انفوظ سے اس کوروایت کیا ہے اور دونوں لفظول سے امام حاکم نے المتدرک میں روریت کیر ہے اور سے ساتھ پڑھنا بدرجہ اُولیٰ عَروہ ہے۔ (12) بلکہ موام کے سامنے وہی قراء ت پڑھی جائے جو وہاں رائج ہے کیونکہ کہیں ایس نہ ہو کہ وہ اپن ناواقلی کی وجہ سے اٹکار کر جیٹھیں۔

مسئلہ ۱۲: مسلمانوں میں بید ستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے دفت اگراٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کردیتے ہیں کھلا

سب نے براہ بن عازب رضی اللہ تعالی عند کے حوالہ سے اس کوروایت کیا ہے۔ ت)

(ایسنن الداری باب ۳۳ باب التنی بالقرآن حدیث ۳۵۰۳ فشر الننه ۱۵ن ۳۳۰/ (السند رک للحاکم کتاب نفدکل تقرآن دراغکر بیروت ا / ۵۷۵) (۲ کنز العمال بخواله الداری این نصر حدیث ۲۷۱۵ وسسته الرساله بیروت / ۲۰۵) با نج حدیثول سمج نعی جلیل میں ہے دسول الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں:

ليس منا من لم يتغن بألقر أن رواه البخاري سمن ابوهريرة وابوداؤد عن الى لبابة عبد البدلد وهو كاجر وابن حبان عن سعد بن ابي وقاص و الحاكم عنه وعن عائشه وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنهم.

به رساطریقے پرنیس جوقر آن خوش الحانی ہے آواز بنا کرنہ پڑھے (اہام بخاری نے اس کو حضرت ابو ہریرہ ہے روایت کیا جبکہ ہام ابوداؤد

فضرت ابولبابہ عبدالمنذر سے اسے روایت کیا۔ فیز اس نے اہام احمد اور ابن حبان کی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص ہے بھی وایت کی ہے اور حاکم نے ان سنے یعنی سعد بن ابی وقاص ، سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس ( تینوں ) سے روایت کی ہے اللہ تعالی ان سب ہو اور حاکم نے ان سنے یعنی سعد بن ابی وقاص ، سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس ( تینوں ) سے روایت کی ہے اللہ تعالی ان سب سے راضی نہو۔ (ت) (سم صحیح البخاری کما ہے التو حید ۲ / ۱۳۳۳ وسن ابی واؤد باب استخباب الترتیں فی القرشن ا / ۲۰۷) (منداحمہ بن المحمد الله کا کما ہے فضائل القرآن ا / ۲۰۷)

وسوي حديث من برسول الشعلى الفدتوالي عليه وملم قرمات إن

ان هذا القرأن نزل بحزن وكابة فأذا قرأتموة فأبكوا فأن لم تبكوا فتباكوا وتغنوا به فمن لعريتغن به فليس منا رواة ابن مأجة الوهمد بن نصر في الصلوة والبيهة في شعب الإيمان عن سعد بن مانك رضى الله تعالى عنه.

بینلہ بیقر آن غم ولان کے ساتھ اتراتو جب اسے پڑھوگر بیرکرواگر دونا ندآئے بتنکلیف روو اور قرسن کوخوش کیائی سے پر حوجواسے کان خوش سے نہ پڑھے وہ ایا مسلم لینے پر نہیں (این ماجداور تھر بن نصر نے کماب الصلوق میں اور مام بہتی نے شعب میان میں معزت معدابی مالک کے حوالے سے اس کوراویت کیا ہے۔ ت)

(ا \_ سنن ابن ماجدا قامۃ الصلٰوۃ باب فی صن الصوت بالقرآن ای ایم سعید مہی کر چیم ۹۲) ر ر کے متھ اگر اس کی قراءت بلا تصد اوز ان موسیق ہے کسی وزن کے موافق کی تو اصلاح حرج واز منہیں حتی کہ نمر زمیں بھی ایک سی وت س مستحسن ہے۔(فاوی رضویہ ،جلد ۲۳، ص ۵۵، ۵۵ سامفافا وُنڈیشن ، لاہور)

(12) اوع الرين عمر ٢٩٥٠.

ہوا چھوڑ کرنہیں جاتے ہے اوب کی بات ہے۔ مربعض لوگوں ہیں مہشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا جھوڑ دیا جائے گا تو شیطان ير مصكاء اس كى اصل جيس ممكن ہے كہ بجول كواس ادب كى طرف توجہ دلانے كے ليے ايسا اختر اع كيا ہو۔

مسكه ١١٠ قرآن مجيد كـ آداب مي ريجي ب كدان كي طرف پيھاند كى جائے، نه ياؤن بھيلائے جائي، نه یا وَل کواس سے اونچا کریں، نہ رہے کہ خود او کجی جگہ پر ہواور قر آن مجید نیجے ہو۔

مسکلہ نہما: قرآن مجید کو جزوان وغلاف میں رکھنا اوپ ہے۔معابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عظم اجمعین کے زمانیہ سے اس پرمسلمانوں کاعمل ہے۔

مسئله ١٥: يخ قلم كاتراشه ادهر تجيينك سكتے بين محرستعمل قلم كاتراشه احتياط كى جگه بين ركھا جائے بجيئانه جائے۔ای طرح مسجد کا تھاس کوڑا موضع اِحتیاط (لیعنی احتیاط کی جگہ) ہیں ڈالا جائے ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احترام کےخلاف ہو۔ (13)

مسئلہ ١٦: جس کاغذ پرالند تعالی کا نام لکھا ہو، اس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسائے البی لکھے ہون اس میں رو پہیہ پبیہ رکھنا مکروہ نہیں۔کھانے کے بعد انگلیوں کو کاغذے یو نچھنا مکروہ ہے۔ (14)

(13) الفتاوي المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آواب المسجد . . . والخ اج ١٠٥٥ ص ١٣٢٧.

(14) انفتاوى المحندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الخامس في آواب السجد . . والخ من ٥٠٠٥م ٣٢٢،

اعلى حصرت وامام المسنت بمجدودين وملت الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحن فآوى رضوية شريف بين تحرير فرمات تايل: ردالحتاریس ہے:

كرة تحريما بشيئ محترم يدمضل فيه الورق قيل انه ورق الكتابة وقيل ورق الشجر وايهما كأن فأنه مكروة الا ورق الكتابة له احترام لكونه ألة لكتابة العلم ولذا علله في التأترخانية بأن تعظيمه من ادب الدنن واذاكأنت العلة كونه ألة للكتأبته يوخل منها عدم الكراهة فيما لايصلح لها اذاكان قالعاً لننجاسة غير متقوم كهاقدمنا منجوازة بالخرق البوالي الدرالحتار فعل الانتجاء مطبوع مجتبائي دالي السنة

سكى قابل احترام چيز كير منتجه استنجاء كرنا مكروه تحريكى ب اوراس مين ورق بحى داخل ب كها حمياب كداس س لكھنے كا كاغذ مراد ب اوركى نے کہااس سے مراد ور خت کا پتاہے، ان شن سے جو بھی ہو محروہ ہے اصد کتابت کا کاغذ اس لئے قابل عزت ہے کہ وہ کتاب علم کا آلد ہے اس لئے تنارف نید جس اس کی عقت بدیمان کی ہے کہ اس کی تعظیم آواب وین سے ہے اور جب اس کی علت یہ ہو کہ وہ آلد کتابت ہے تو اس کا نتیجہ میہ ہوا کہ اگر کا غذتحریر کی صلاحیت نہ رکھتا ہواور نیجاست کو زائل کرنے والا ہواور قیمتی بھی نہ ہوتو اسکے استعال میں کوئی کر ہت نہیں حبیها کہاں ہے پہلے ہم نے ٹرانے کپڑے کے نکڑوں ہے امتنجاء کا جواز بیان کیا ہے۔

( نآوی رضوبیه، جلد ۳،۹ مس۴۰ ارضا فاؤنڈیشن، یا ہور )

## آ داب مسجد (1) وقبله

مسجد کو چونے اور کی ہے منتش کرنا جائز ہے، سونے چاندی کے پائی سے نقش و نگار کرنا بھی جائز ہے جبکہ کوئی شخص اسے مال سے ایسا کرے مال وقف سے ایسا نہیں کرسکتا، بلکہ متولی سجد نے اگر مال وقف سے سونے چاندی کا نقش کرایا تو اسے تا وال دینا ہوگا، ہاں آگر بائی مسجد نے نقش کرایا تھا جو خراب ہوگیا تو متولی سجد مال مسجد سے بھی نقش و نگار کراسکتا ہے۔ بعض مشائ دیوار قبلہ میں نقش و نگار کرنے کو مکروہ بتاتے ہیں، کہ نمازی کا دل اُدھر متوجہ ہوگا۔ (2) مسئلہ ا: مسجد کی دیواروں ہیں گیج اور پلاستر کرانا جائز ہے کہ اس کی وجہ سے عمارت محفوظ رہے گی۔ مسجد میں مسئلہ ا: مسجد کی دیواروں ہیں گیج اور پلاستر کرانا جائز ہے کہ اس کی وجہ سے عمارت محفوظ رہے گی۔ مسجد میں مسئلہ ان مسجد کی دیواروں ہیں گیج اور پلاستر کرانا جائز ہے کہ اس کی وجہ سے عمارت محفوظ کرتا ہو۔ مسجد مسئلہ ۲: مسجد میں درس دینا جائز ہے اگر چہ بوقت درس مسجد کی جانماز وں اور چٹائیوں کو استعال کرتا ہو۔ مسجد میں کھانا کھانا اور سونا معتکف کو جائز ہے غیر معتلف کے لیے مکروہ ہے، اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہوتو وہ ہم

(1) مسجد کے متعلق مسائل حصہ سوم میں مفصل ذکر کیے سکتے ہیں ، پچھ باتیں بیاں ذکر کی جاتی ہیں۔ ۱۲ منہ

(2) الدرالخاروروالحتار، كرب الحقر والاباحة المل في البيع ، ج ٩ م ١٣٧٠.

انگی حضرت ، اه م ابسنت ، مجدد دین دملت الشاه اهام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فآوی رضویه شریف میں تحریر فر ، تے ہیں : خلا مید دتنویرال بصار میں ہے :

لا ہاس ہنقشہ خلا محمر ایہ بجن وماء ذھب بماللہ لام<sup>6</sup>ن مال الوقف وضمن متولیہ لوفعل سے بھی اور ہونے ہے۔ جس اور ہونے کے پانی سے مبحد میں نقش و نگارمحراب کو بچوڑ کرکرنا جائزے بشر طیکہ کوئی ذاتی بال سے کرے، دقف کے بال سے جائز نہیں، اگر متون نے ایسا کیا تو ضامن ہوگا۔ (سے درمخار کتاب الصلوق باب ما یغید الصلوق مطبع مجتبائی وہلی ا / ۹۳) بحرال اکن مجرر دالحمتار میں ہے:

امامن مال الوقف فلاشك إنه لايجوز للمتولى فعله مطلقاً لعدم الفائدة فيه ٣ \_

(٣٨ \_ ردالحتار كتاب الصلوَّة ماب ما يفسد الصلوَّة دارا مياءالتر. يه العربي بيروت ا / ٣٣٣)

لیکن د نف وں سے ایسا کرنا بلاشہمتولی کومطلقاً جائز تبیں کیونکہ اس میں وقف کا کوئی فائدہ نبیں ہے

( ننّاوی رضویه ، جلد ۱۶، ص ۴۳۳ رضا نی دُندٌ پیش ، ۲ ہور )

<sup>(3)</sup> الفتاوى الصندية ، كترب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ... إلخ ، ج٥، ص١٩٠٠.

نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہواور ذکر کرے یا نماز پڑھے اس کے بعدوہ کام کرسکتا ہے۔ (4)

مندوستان میں تقریباً ہر جگہ میدروائ ہے کہ ماہ رمضان میں عام طور پر مسجد میں روزہ افطار کرتے ہیں، اگر خارئ مسجد کوئی جگہ ایکی ہو کہ وہاں افطار کریں جب تو مسجد میں افطار نہ کریں۔ ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیا کریں اب افطار کرنے میں جن تہیں، گراس بات کا اب ہمی لحاظ کرنا ہوگا کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ کریں۔ مسکلہ سانہ مسجد کوراستہ نہ بنایا جائے ، مشال مسجد کے دو در دازے جیں اور اس کوئین جانا ہے آسانی اس میں ہے کہ ایک وروازہ سے داخل ہوگر دوسرے سے نکل جائے ، مشال مسجد کے دور در دازے یاں اور اس نیت سے گیا کہ اس در دازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے گا ، اندر جانے کے بعد اپنے اس فعل پر نادم ہوا توجس در وازے سے نکلے کا ادادہ کیا گا ارادہ کیا تھا اس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے اور بعض عانا ہے نے فرمایا ہے کہ نیڈفس پہلے نماز پڑھے پھر نکلے اور بعض نے فرمایا کہ نیویئر کا بیا ہدیہ ہے اتنا دو فرمایا کہ اور میں تھویڈ کا بیا ہدیہ ہے اتنا دو مسکلہ سمانہ جمانہ جا مع مسجد میں تعویڈ بیچنا، ناجا بڑ ہے جیسا کہ تعویڈ والے کیا کرتے جیس کہ اس تعویڈ کا بیا ہدیہ ہے اتنا دو ادتوں یئے جائے۔ (6)

(4) الرح الرابق من ۲۰۱۰،۱۳۳.

اعلیٰ حضرت، ام المسنت بمجدودین و مکت انشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فناوی رضوبیشریف بیس تحریر فرماتے بین: مسجد بیس سونا - کھاٹا بحانب اعتکاف جائز ہے، اگر جماعت معتکف ہوتو ال کھا تکتے ہیں ، بہر حال یہ مازم ہے کہ کوئی چیز ، شور بایا شیر وغیرہ کی چینٹ مسجد بین ندگرے، اور سوائے حالب اعتکاف مسجد بیس سونا یا کھاٹا وونوں کروہ ہیں خاص کرایک جم عت کے ساتھ کہ کمروہ فعس کا اوراوگول کو بھی اس بیس مرتکب بناتا ہے۔

ع تشكيري مي ب:

يكرة النوم والاكل فيه الغير المعتكف ا\_\_

(ا \_ فَاذِي مِنديه كمّاب الكرامية الباب الحامس في آواب المسجد مطبوعه نوراني كتب خانه بيثاور ۵ /۳۲۱)

مسجد میں سونا ، در کھانا غیرمعتکف کے لئے مکروہ ہے (ت) ( فآوی رضوبے، جلد ۸ یص ۹۷ رضا فاؤنڈیشن ، ۱ ہور )

- (5) الفتاوى المعندية ، كمّ ب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ... إلخ ، ج ٥، ص ٣١٠.
- (5) اعلى مطرت الهم المسنت مجدود كن وطمت الثناه الم احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فناوى رضوبيشريف ميس تحرير فرمات بيس: عوض مالى پرتعويز وينائي بها ورمسجد ميس تيج وشرا فاجائز ب، اور ججره فنائ مسجد بهاور فنائ مسجد كے لئے حكم سجد، علم ميريد مين ب:

يبيع التعويذ في المسجد الجامع ويكتب في التعويذ التور القوالانجيل والفرقان و يأخذ عبيها المال ادفع -

مسئلہ ۵: مسجد میں عقد نکاح کرنامستحب ہے۔ (7) مگر بیضرور ہے کہ بونت نکاح شوروغل اور الی ہاتیں جو احترام مسجد کے خلاف ہیں نہونے پائیں، لہذا اگر معلوم ہو کہ مسجد کے آواب کا لحاظ ندر ہے گا تو مسجد میں نکاح نہ پڑھوا نمیں۔

مسئلہ ۲: جس کے بدن یا کیڑے پر نجاست گلی ہودہ مسجد میں نہ جائے۔(8) مسئلہ ہے: مسجد میں ان آ داب کا لحاظ رکھے۔

الى الهدية لا يحل له ذلك كذا في لكوزي ا

(7) اعلى حضرت امام ابسنت مجدودين وملت ائتاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فناوى رضوبيشريف بيس تحرير فرمات بيس:

اخرج الترمذي عن أمر البؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ام ترفي في سيره عن تشرصد يقدرض الله تعالى عنها عقر تن فرمانى كرآب فرمايا كرصوراكرم ملى الله تعالى عليه وسلم في ارشاد فرمايا ؟
اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واحربوا عليه بالدفوف الدوروي احمد بسند صحيح وابن حبان في اعلنوا هذا النكاح وابونعيم في الحلية والحاكم في المستدرك عن عبد الله بن الزبير رضى الله تعالى عنهما عن المنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال الحكوة النكاح الدوائلة تعالى اعلم.

(ا \_ جامع الترفدى ابواب النكاح باب ماجاء فى اعلان التكاح اشين كمينى ديلى الم ١٢٩) (٢ \_ المستدرك للى كم كتب انكاح الدمر باعلان النكاح دارالفكر بيروت ٢ / ١٨٣) (مند احمد بن هنبل عن عبدالله بن الزبير المكتب الاسلامى بيروت سم / ۵) (حلية الدوبياء ترجمه ٢٢٨ عبدالله بن دبب دارالكتاب العربي بيروت ٨ / ٣١٨) (مجمع الزوائد بحواله الطبر انى فى الكبير كتاب النكاح باب اعلان النكاح درالكتاب بيروت ٣ / ٢٨٩) (موارد الظمان حديث ١٢٨٥) (موارد الظمان حديث ١١٢٨٥)

لوگو! نکاح کاعلان کی کرد ( نیخی اس کی تشمیر کیا کرو) اور معجدول پی نکاح کیا کرواور اس کی تشمیر کے لئے وف بجایا کرو۔ امام احمہ نے سند صحیح ہے! بن حبان نے ابن صحیح بیں طبرانی نے الکبیر ہیں اور الوقعیم نے الحلیة ہیں اور حاکم نے المتدرک میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عند کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے روایت فرمائی کہ آپ نے اوٹٹا وفرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو، اللہ تعالٰی تو بخو بی واقعی ، واقعی میں معروب مجلد ۲۳، ص ۲۹ رضا قاؤنڈ یشن، لا مور)

(8) المرجع السابق.

(1) جب مسجد میں واخل ہوتو سلام کرے بشر طبکہ جولوگ وہاں موجود ہیں، ذکر د درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہویا جولوگ ہیں وہ مشغول ہیں تو یوں کہ۔ اَلسَّلا مُر عَلَیْدَنا مِن رَّیِّنَا وَعَلَی عِبَادِ اللّهِ الصّلِحِیْنَ.

(2) وتت مكرده نه بهوتو دوركعت تحية المسجد ادا كرے۔

(3) خرید وفروخت نه کرے۔

(4) نظی تلوار مسجد میں نہ لے جائے۔

(5) کی ہوئی چیزمسجد میں نہ ڈھونڈے۔۔

(6) ذکر کے سوا آواز بلندند کرے۔

(7) وُنیا کی باتیں نہ کر ہے۔

(8) لوگوں کی گردنیں نہ بھلا تھے۔

(9) عبکہ کے متعلق کسی ہے جھکڑانہ کرے۔

(10) اس طرح نہ بیٹے کہ دوسروں کے لیے جگہ میں تکلی ہو۔

(11) تمازی کے آگے سے ندگزدے۔

(12)مسجد میں تھوک کھنکارندڈالے۔

(13) الكليال ندچكائے۔

(14) مجاست اور بچوں اور پاگلوں سے معجد کو بچائے۔

(15) ذکراہی کی کثرت کرے۔(9)

مسئلہ ۸: مسجد بین جگہ تنگ ہوگئ تو جونماز پڑھنا جاہتا ہے وہ بیٹے ہوئے کو کہرسکتا ہے کہ سرک جاؤنماز پڑھنے کی نجگہ دے دو۔اگر چہوہ مخض ذکر د درس یا تلاوت قرآن میں مشغول ہو یا معتکف ہو۔ (10)

مسئلہ 9: مسجد کے سائل کو دینامنع ہے، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی نکروہ ہیں۔مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا تا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے، بیہ جائز کلام کے متعلق ہے تا جائز کلام کے گناہ کا کیا یو چھنا۔ (11)

اعلى حضرت ، ما م المسندت ، مجدود ين وطنت الثناه امام احدرضا خان عليدرهمة الرحمن قنادى رضوميشر يف من تحرير فرم تي بيس.

<sup>(9)</sup> الفتادى المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس في آداب المسجد ... إلخ ، ج ٥، ص ٢١٠.

<sup>(10)</sup> المرجع السابق بس٣٢٢.

<sup>(11)</sup> الدرالي روردالحتار، كماب الحظر والاباحة، تصل في البيع، جوم ١٩٨٠، ١٩٠٠

## مسکلہ ۱۰: نماز پڑھنے کے بعد مصلے کولپیٹ کرر کھ دیتے ہیں، بیراچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے، مر

جو مسجد میں غل مچاویتے ہیں نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں لوگوں کی گردنیں پھلائٹتے ہوئے صغوں میں پھرتے ہیں مطلقا حرام ہے اہتے لئے خواو دوسرے کے لئے،

#### حدیث میں ہے:

جنبوا مساجد كم صبيائكم ومجانينكم ورفع اصواتكم روالا ابن مأجة ٢ عن واثلة بن الاسقع وعبدالرزاق عن معاذبن جبل رضى الله تعالى عنهما.

مسجدول کو بچول اور پاکلول اور بلندا واز سے بحپاؤ (محدث این ماجد نے حضرت واثله بن استع سے اور امام عبدالرزاق نے حضرت معاذ بن جبل سے اس کوروایت کیا ، اللہ تعالٰی ان دونوں سے راضی ہو۔ ت) (۲ \_ المصنف لعبد الرزاق باب انشد دا مضالة فی المسجد حدیث ۲۷ کا المكتب الاسلامي بيروت السهم (سنن ابن ماجه كتاب المساجد باب ما يكره في المساجداني اليم سعيد تميني كراچيص ٥٥) مديث يس ہے:

من تخطى رقاب الناس يومر الجمعة اتخل جسرا الى جهند. رواة احدد والترمذي سرواين ميلجة عن معاذبن انسروض الله تعالى عده.

جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردئیں پھلانگیں اس نے جہنم تک چینچنے کا اپنے لئے بل بنالیا (امام احمد اور جامع تر مذی اور ابن ماجہ نے حضرت معاذبن انس رضی الله تعانی عنه ہے اس کوروایت کمیا۔ ت) (۳ے جامع التر مذی کتاب الجمعة باب کراهبیة الخطی یوم الجمعة امین مميني دبل ا / ١٨) (سنن ابن ماجه باب ماجاء في انبي عن تخطي الناس يوم الجمعة التي اليم سعيد كميني كراچيص ٧٩) اور الكربير وتلى ند مول جب مجى النيخ كي مسجد من مجيك ما تكنامنع ب-رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرمات يون:

من سمح رجلا ينشر في المسجد بضألة فليقل لا ردها الله اليك فأن المساجد لمرتبن لهذا رواه احمد ومسلم ال وابن مأجة عن الى هريرة رضى الله تعالى عنه.

جو کسی مسجد میں اپنی تجی چیز در یافت کرنے سے اس سے کیے اللہ مجھے وہ چیز نہ ملائے مسجدیں اس کئے نہیں (امام احمر اور مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عندے اسے روایت کیا۔ت)

(الصحيح مسلم كتاب المساجد باب النمي عن نشد الضالة الخ قد كي كتب خانه كراجي ا /٢١٠) (سنن ابن ماجه باب النبي عن انثاد لفوال في المسجد . پیج ایم سعید کمپنی کراچی ۵۲) (منداحمه بن عنبل عن ابی هریره رضی الله نتعانی عندالبکنب الاسلامی بیروت ۲ /۳۹۹) جب اتنی بات منع ہے تو بھیک مانگنی خصوصا اکثر بلا ضرورت لطور پیٹیہ کے خود ہی حرام ہے یہ کیونکر جائز ہوسکتی ہے ولہذا ائمہ وین نے فرمایا جو مسجد کے سائل کوایک چیہ دے دوستر + کے پیے راہ خدا میں اور دے کہ اس چیہ کے گناہ کا کفارہ ہول اور دوسرے مختاج کے سئے امد، دکو کہنایا سمى دين كام كے لئے چنده كرماجس ميں نقل شور موند كرون كيلانكنا ندكى كى نماز مين خلل سديلا شهر جائز بلكرسنت سے ثابت ہے۔ - مسئلہ اا: مسجد کی حیبت پر چڑھنا مکروہ ہے، گرمی کی وجہ ہے مسجد کی حیبت پر جماعت کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر مسجد مسئلہ اا: مسجد کی حیبت پر جڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر مسجد میں تنگی ہونمازیوں کی کثر ت ہوتو حیبت پر نماز پڑھ سکتے ہیں (12)، جیسا کہ جمبئی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے حیبت پر مجمی جماعت ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۳ ظالب علم نے مسجد کی چٹائی کا تکا نشانی کے لیے کتاب میں رکھ لیا یہ معاف ہے۔ (13) اس کا یہ مطلب نہیں کہ اچھی چٹائی سے تکا تو ڈکرنشائی بنائے، کہ اس طرح بار بارکرنے سے چٹائی خراب ہوجائے گی۔
مسئلہ ۱۳ قبلہ کی جانب ہدف یعنی نشانہ بنا کر اس پر تیر مارنا یا اس پر گولی مارنا کر وہ ہے، یعنی قبلہ کی طرف چاند ماری کرنا مکروہ ہے۔ (14)

اور بے سوال کسی مختاج کوریزا بہت خوب اور مولی علی کرم الند تعالی و جبدے ٹابت ہے۔والند تعالی اعلم۔

﴿ فَأُوكِ رَضُوبِهِ، جَلِد ٢٣، مِن • • ٣، ٢ • ٣ رضا فا وَنذُ لِيثَن ، له مور ﴾

(12) الفتاوى المعدية وكماب ولكراهية والباب الحامس في آداب المسجد ... إلى من ١٣٢٠.

اعلى معترت وامام البسنت ، مجدود من وملت الشاه امام احدر منا خال عليه رحمة الرحمن فقاوى رضوبية شريف مين تحرير فرمات من :

کروہ ہے کہ سجد کی ہے اونی ہے، ہاں اگر سجد جماعت پر تھی کرے نے جگہ ندرہ تو باتی ماند ولوگ جیت پر صف بندی کرلیں ہے باد کر اہت جائز ہے کہ اس میں ضرورت ہے بشر طبیکہ حال امام مشتبرند ہو۔

فى العالمكيرية الصعود على كل مسجد مكروة ولهذا اذا اشتد الحريكرة ان يصلوا بالجماعة فوقه الااذاضاق المسجد فج لا يكرة الصعود على سطحه لضرورة كذا في الغرائب إروالله تعالى اعدم.

(أ\_فآذى مندية الباب الخامس في آداب السجد مطبوعة نور في كتب خانه بيثادر ٢/٣٢)

عالمكيرى بين ہے ہرمىجد كے اوپر جڑھنا كروہ ہے ، يكى وجہ ہے كەشدىدگرى كے وقت اس كے اوپر جماعت كرانا كروہ ہے استدال صورت بين كەمىجد نماز بول پر تنگ ہوجائے تو بغرورت كى وجہ ہے مىجدكى جيت پر چڑھنا كروہ نيس ، جيبا كه فرائب بين ہے۔ والقد تعالى انكم (ت) ( نباوى رضوبيه جلد ٨، ص ٥٥ رضا فاؤنڈ يشن، لا ہور )

13) الفتاوى الصندية وكتاب الكراهية والباب الخامس في آداب المسجد ... إلخ وهوس ٢٢٠.

14) روالحتار، كمّاب الحظر والاباحة الصل في البيع من ٩ ص ٢٢١.

### عيادت وعلاج كابيان

عیادت کے فضائل کے متعلق چند احادیث حصہ جہارم کتاب البخائز میں ذکر کی حمی ہیں۔ علاج کے متعلق کچھ حدیثیں یہاں کھی جاتی ہیں۔

حدیث انتیج بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عندے مروی، کدرسول الله صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: اللدتعالی نے کوئی بیاری نہیں اُتاری مگراس کے لیے شفاہی اتاری۔(1)

حدیث ۲: سیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ ستّی امتد تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: ہر يارى كے ليے دوا ہے جب بارى كو دوا يہني جائے كى ، الله (عزوجل) كے علم سے اچھا ہوجائے گا۔ (2)

(1) صحيح ابخاري ، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء الاانزل له شفاء والحديث: ٨١٢٥ وج ١٢ من ١٦ .

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ موت اور برها یا ان کے سواء تمام امراض کی دوائی ہیں۔جب اللہ کمی کو شفاء دینا چاہتا ہے تو طبیب کا دماغ اس کی دوا تک پہنچ جاتا ہے ورنہ طبیب کا د ماغ الله جلا ہے علاج غلط کرتا ہے۔معرع اچوں قضا آید طبیب آبلہ شود۔

(مراة السناجي شرح مشكوة المعد بيح، ج٢ بس٣٥٥)

(2) مجيم مسلم ، كمّاب السلام، باب لكل داء د داه . . . والخي الحديث : ١٩- (٢٢٠٣) ، ص ١٢١٠ .

#### تھیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ يعنى دوا بيارى دوركر في من مؤثر توب محرستقل مؤثر تبيل بلكه اراده البي ك تابع بوه جاب تو دوا وكومؤثر بناد ، يهال مرقات نے فرویا کہ جب اللہ تعالٰی کسی بیار کی شفانہیں جاہتا تو دواء اور مرض کے درمیان ایک فرشتے کے ذریعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ ہے دو و مرض پر ورقع نہیں ہوتی،جب شفاء کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ بٹا دیا جاتا ہے جس سے دواء مرض پر واقع ہوتی ہے اور شفاء ہوجاتی ہے۔(مرقات) ہم نے بہت بہارول کو دیکھا کہ دواء ان کے حلق سے بیچ ٹیس ائر تی بعد موت ان کے منہ سے دوانگتی ہے یہ ہے وہ آ '۔ ٢ \_ احمد نے برو، بت حضرت علی مرفوعا روایت کیا کہ جرمرض کی رواء ہے اور گناہ کی وواء توبہ ہے۔ حیال ہے کہ وفع مرض کے سے دو ءکرنا مستحب ہے مگر دفع مجوک کے لیے کھانا اور دفع بیاس کے لیے یانی پیٹا فرض ہے لہذا اگر کوئی بیار بغیر دواء کیے مرجائے تو گنہ کارنسیں لیکن ،گر کوئی بھوکا ہیں سر بغیر کھائے چئے مرجائے ہمران برت یا بھوک ہڑتال کرکے مرے تو تزام موت مرے گا کیونکہ دواء سے شفایس ->

حدیث سازامام احمد وترفدی وابوداود نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) ہم دوا کریں؟ فرمایا: ہاں اے اللہ (عزوجل) کے بند و! دوا کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) نے بیاری نہیں رکھی مگراس کے لیے شفا بھی رکھی ہے، سواایک بیاری کے دہ بڑھایا ہے۔ (3) حدیث سم: ابوداود نے ابوالدردا ورضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول الله تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: بیاری اور دوا دونوں کو اللہ تعالٰی نے اتارا، اس نے ہر بیاری کے لیے دوا مقررکی، پستم دوا کرومرم سے دوا مت کرو۔ (4)

یقین ٹیس مگر کھانے سے وقع بھوک میں اور پانی سے وقع بیاس میں یقین یا کمان اغلب ہے ددا وکرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ توکل کی تشم ہے۔(مراقة المناجع شرح مشکوة المصابع،ج٢،٩٥٨)

> (3) سنن أي داود، كمّاب الطب، باب الرجل يتداوي، الحديث: ٣٨٥٥، ج٣،٩٥٥. وسنن التر مذي ، كمّاب الطب، باب ماجاو في الدوام... الخ ، الحديث: ٢٠٨٥، ج٣، ص٨٠.

### حكيم الامت كيدني بحول

ا یعنی دواعلاج توکل کے خلاف نیس جیے بھوک کا علاج غذا ہے، پیاس کا علاج پانی ہے اگر دوا کیں بیار بؤل کا علاج ہول تو کیا ہدید ہے ای لیے عباد اللہ فر ماکر دواکر نے کا تھم دیا تاکہ معلوم ہوکہ دوا عبودیت کے خلاف نہیں۔ بڑھا پے کو بیاری اس لیے فر مایا کی بڑھا ہے کے بعد موت ہے جیسے بیاری کے بعد موت ہوتی ہے، نیز بڑھا ہے بی بہت بیاریاں دیالیتی ہیں۔

لطیفہ: ایک بوڑھے آدی نے کسی طبیب سے کہا کہ میری نگاہ موٹی ہوگئ ہے طبیب نے کہا بڑھاپے کی وجہ سے، وہ بورا اونی سننے لگا ہوں جواب طا بڑھاپے کی دجہ سے، بولا کمرفیز علی ہوگئ ہے کیا بڑھاپے کی وجہ سے، آ ٹریٹل بوڑھا بولا کہ جائل طبیب تجھے بڑھاپ کے سوا ہے کے نبیس آتا جواب طابیہ ہموقعہ طعمہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے۔ (مرقات) (مراة المناجج شرح مشکل ق الصابیح، ج7، بس سے س

(4) سنن أي د ود، كمّاب الطب، باب في الادوية المكروحة ، الحديث: ٣٨٧٣، ٢٣ م. ١٠٠٠.

### تحكيم الامت كے مدنى چھول

ا\_ يعنى ہر بهارى كے ليے حدال وجائز دوا پيدافر مائى ہے جيسا كدآ كنده عبارت معلوم بور باب\_

۲ یعنی شراب بین اب وغیره حرام چیزوں سے دوا نہ کرو، طبرانی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے حرام میں شغانییں رکھی مسلم شریف میں ہے کہ حضور نے شراب کے متعلق فرمایا کہ دہ دوائیس نری داء ہے (بیاری) امام سکی فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ "فینیسیکا اِثناری کی بینیو گئے لیاتی ایس استورخ ہے۔ جب جواشراب حرام کردیئے گئے تو ان کے نفع سلب ہو گئے۔ (مرقات) نقید، وفرماتے ہیں کہ اگر کی کے متعلق حاد تی طبیعوں کا ، تفاق ہوجاوے کہ اس کی دواء شراب کے سواء اور کوئی نہیں تو وہ اس مریض کے لیے بقدر ضرورت حرم نہیں رہی حدل ہوجاتی ہے، پھر بھی شفاح ام میں نہ ہوئی۔ (اشعہ اس کی دیل حضور صلی اللہ علیدو کم کاعربید والوں سے فرمانا ہے کہ م اونوں کا سے مدل ہوجاتی کہ م

صدیث ۵: امام احمد و ابو داود و ترندی و ابن ماجہ نے ابو ہزیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت کی ، رسول اللہ ملّی اللہ تعالٰی عدیہ وسلّم نے دواء خبیث سے ممالعت فرمائی۔ (5)

صدیث ۲: ترندی و ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علاتا ہے۔ (6) وسلّم نے فرمایا: مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو، کہ ان کو اللہ تعالٰی کھلاتا بلاتا ہے۔ (6)

حدیث ک: این ماجہ نے این عباس رضی اللہ تعالٰی عنبهاہے روایت کی، کہرسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔ (7) ریکم اس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہائے صادق ہو

دودھ اور پیٹاب ہو وہاں وق سے پیٹاب میں شفامعلوم ہوئی، یہاں اجماع اطباء سے شفامعلوم ہوئی مگرادلا تو حاذق طبیب کا ملنا مشکل ہے کچر حاذتوں کا اجماع بہت ہی مشکل میں نے بیض حاذق طبیبوں سے سنا کے شہر بہترین بدل ہے شراب کا اگر کسی مرض کے لیے اطباء شراب بتاویں اس بیں شہد استعال کروووہ بی فائدہ ہوگا۔ (مراة المتاج شرح مشکلوۃ المصابح ، ج ہیں ہے س)

(5) الرجع السابق ، الحديث: ١٥٨ ٣٥، ج٣٩، ٩٠٠

حکیم الامت کے مدنی پھول

۔۔ خبیث سے مرادحرام یا نجس ہے بعض شارعین نے قرمایا کہ اس سے مراد بدمزہ بد بودار دوا کمیں ہیں۔ (مرقات) یعنی مریض کونہایت بد مزہ بد بودار دوا کمیں شدکھلا و کہ اس سے زیادہ بیار ہونے کا اندیشہ ہے خصوصًا نازک طبع لوگوں کے لیے۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج٢ بس ٣٧٨)

(6) سنن استرندي، كتاب الطب، باب ماجاء لا تحرجوا مرضاً كم على الطبعام والشرب، الحديث: ٢٠١٧، ج مع، من ٥.

حکیم اله مت کے مدنی پھول

ا بعض بیار کھانے پینے سے نفرت کرتے ہیں تیارداروں کو چاہیے کدائییں اس پرمجبور نہ کریں اس نہ کھانے میں ان کے لیے بہتری ہوتی ہے۔

سے بعنی رب توالی البیں صبر مجی دیتا ہے اور قدرتی قوت وطافت بھی بخشا ہے، بدن کی قوت ارادہ البی ہے ہے نہ کھن کھانے ہے۔ خیال رہ ہونے ایس کے سال کے لیے بھی ارشاد فر انے ہیں وہاں پچے مطلب ہی اور سے کہ یہ بی الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روزہ وصال کے لیے بھی ارشاد فر انے ہیں وہاں پچے مطلب ہی اور ہے۔ (مرقات) دہاں جی تعالٰی حضور کو نیبی روزی عطافر ماتا ہے، بعض صوفیاء کرام نے خواب میں کوئی چیز کھ کی بیدار ہونے پرشکم بیر نے اور کھ نے کی خوشبو منہ سے ہاتھوں سے آتی تھی ای ای لیے حضور نے اپنے لیے فرما یا ابیت عند رئی بطعمی ویستینی وہاں ابیت عندرنی ہے بیاں اور کھ نے کی خوشبو منہ سے ہاتھوں سے آتی تھی ای لیے حضور نے اپنے لیے فرما یا ابیت عندر نی بطعمی ویستینی وہاں ابیت عندر نی ہے بیاں ایشد علیہ وسلم کواور آپ کے اس قرب خصوصی کو بیار پر قیاس کرنا سخت غلطی ہے کہاں سے میارت نہیں ہے اس میں یہ بیان سے (مراة المناجی شرح مشکلوۃ المصافح ، جا ایس کہ س

(1) سنن ابن ، جه، كتاب الطب، باب المريض يضحى الشمك ، الحديث: • ٣٣٣، ج ١٠٠٠ ١٠٠٠ (1)

(یعنی کھانے کی سجی خواہش ہو)

حدیث ۸: ابو واود نے آم منذر بنت قیس رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہتی ہیں کہ رسول اللہ سن اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مع حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے میرے یہاں تشریف لائے حضرت علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ ) کو نقابت تقی علیہ وسلّم مع حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا میں مجور کے خوشے لئک رہے ہے، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) نے ان کو من کیا اور فرما یا کہتم نقیہ ہو کہتی ہیں کہ جواور چھندر پکا کر حاضر لائی ، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فار وسلّم ) نے حضرت علی سے فرما یا اس میں سے لو کہ یہ تھا رے لیے نافع ہے۔ (8)

(8) سنن أكي داود ، كمّاب الطب، باب في الحمية ، الحديث: ١٥٨٥ ما من ١٩٥٥ م.

### عليم الامت كے مدنی بھول

ائے آپ کا تام کیلی بنت قیس ہے انصار مید عدویہ ہیں ، کنیت ام المنذر ، صحابیہ ہیں ، قدیم الاسلام ہیں ، چنانچہ آپ نے دولوں قبلوں کی طرف نمر ز پڑھی ہے۔

ا ردوال جن ہے دالیدی ، دالید یک مجوروں کے خوشوں کو کہتے ہیں۔اس زمانہ یس باغ والے اوگ اپنے باغوں اور محروں بیس مجورول کے خوشے لئکا دیتے ہتھے تاکہ جو بیل ملاقاتی آئے پہلے ان میں ہے کمائے کو یا یہ بھی خاطر تواضع کا ایک طریقہ تھا۔

سے ظاہر یہ ہے کہ دونوں حضرات نے کھڑے کھڑے کھائے جمریہ کھڑے کھڑے کھانا فیشن کے طور پر نہ تھ بلکہ اس خوشے ہے تو ڈاتو ذکر
کھانا کھڑے ہوکر ہی ممکن تھا اور ہوسکتا ہے کہ جیٹھ کرکھاتے ہوں محر بحض روایات میں ہے کہ اس کے بعد جناب علی رضی ،بند، ا ، جیٹے
سے ۔اس ہے معلوم ہوتا ہے کہ ریم کھانا کھڑے ہوکرتھا ،مرقات نے اس کوتر نیج دی۔

السيايين تم ندكما وكدكمان سع باتحديث لووجرة مح آرى ب-

ے باتہ بنا ہے نقاصت سے فقاہت وہ کزوری ہے جو بیاری سے اٹھنے کے بعد بیار بی رہتی ہے، غالبہ آپ بیار وہ بھی ہوں ہے۔ ۲ یعنی بی ان حضرات کے لیے چفندز اور جو کالیٹا (سیرا) تیار کیا لیم کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیں خمیر کا جمع رہ تا تعظیمنا ہے یہ اس کا مرجع حضورت علی رضی اللہ عنداور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عرب والے بھی ودکوجمع بول ویتے ہیں بعض شار مین نے فر ، یو کہ تھے، ورسی بہی حضور مسلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ واللہ اعلم !

کے یہ اون ہمتنی مور فق ہے، مقائل ضرد کا ایعنی تمہارے لیے مجود یں معنر ہیں سیدیا (سیرا) موافق و مفید ہے کیونکہ بڑو بہت ہی روہ منم ہے۔اطباء بیاروں کو آتش جو بتاتے ہیں، چقندر مجی ہلکی غذا ہے اور معتدل ہے۔اس معلوم ہوا کہ تعنور ملی امتد عب وسلم عکیم جس نی بھی ایل۔دوا میں، پر بیز معنر و مفید غذا کی سب بچھ جانے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیار بلکہ بیاری سے اشحے والے کمزور کو پر بیز اوز م ہے۔ طباء کتے ہیں کہ دواسے زیادہ پر بیز ضروری ہے دوا بغیر پر بیز الی ہے جھے تماز بغیر وضو۔

(مراة المتاجيح شرح مشكُّوة المصابّح ، ج٢ بس ٢٣)

اس صدیت سے معلوم ہوا کہ مریض کو پر ہیز کرتا چاہیے جو چیزی اس کے لیے معنر (نقصان دہ) ہیں، ان سے پہنا اے۔

صدیث 9: امام احمد وتر مذی و ابو داود نے عمران بن حصین اور ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی ، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جماڑ پھونک نہیں مگر نظر بداور زہر بلنے جانور کے کا شنے سے۔ (9) لیتن ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔

حدیث • ا: امام احمد وتر مذی و این ماجہ نے اسابنت عمیس رضی الله تعالی عنها ہے روایت کی ، انھوں نے عرض کی ، یارسول الله! (صلّی الله تعالٰی علیه واله وسلّم ) اولا دِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے ، کیا جھاڑ پھونک کراؤں؟ فرمایا: ہاں کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بدسبقت نے جاتی۔ (10)

(9) سنن الترندي، كمّاب الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، الحديث: ٣٠١٨، ٣٠٠٣، م١١٠.

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی نظر بداورز ہرنے جانوروں کے کاٹ لینے ہیں وم جماڑ بچونک بہت زیادہ مفید ہے اتنی اور بیاریوں ہیں مفید نہیں، یہ مطلب نہیں کہ دوسری بیار اور نہاریوں ہیں مفید نہیں ہیں مطلب نہیں کہ دوسری بیار اور نہ جماڑ بچونک جانز نہیں جیسے کہا جاتا ہے لافتی الاسیف الا ذوالفقار یا بیر مطلب ہے کہ نظر بداور زہر جلد بیار کردیے ہیں اس لیے ان میں دوا کا انتظار نہ کرواس پر جلد جماڑ بچونک کرد۔ (مرقات) درنہ نود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بیاریوں میں دم کیا ہے۔ (مراقا الساجے شرح مشکور فالمصابح برج ۲ میں ۲۹س)

(10) الرجع اسابق، باب ماجاء في الرقبية من العين، الحديث: ٢٠ ٢ ٠ ٢، جهم ١٦٠.

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ آپ کے حالات امجی کچھ پہلے بیان کے گئے۔جب آپ نے بیسوال کیا ہے تب آپ حضرت جعفر طیار کی زوجہ تعیں۔ (افعہ اللمعات) حضرت جعفر طیار کی زوجہ تعیں۔ (افعہ اللمعات) حضرت جعفر طیار کی کچھ اولا داآپ سے تھی اور پچھ اولا دومری زوجہ سے ان سب کے متعلق آپ نے بیسوال فرہایا۔
۲ سے کیونکہ سے نیچے ظاہری باطنی خوبیوں والے ہیں اس لیے لوگ آئیں تعجب کی نظر سے ویکھتے ہیں اور سے پیچے نظر کی وجہ سے بیار ہوجائے ہیں، نظر کا افر زہر سے زیادہ تیز اور سخت ہوتا ہے اس لیے لیسرع فرہانا بالکل ورست ہے۔

سے غالبًا انہول نے حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نظر کا دم سیکھا ہوگا اس کی اجازت جاہ رہی ہیں جوعطا ہوگئی۔

 صدیث ان می بخاری وسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سنی اللہ تعالی علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم میں حضرت عائشہ فرمایا ہے۔ (11)

صدیث ۱۱: سیح بخاری و مسلم میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت ہے، کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چیرہ میں زردی تھی۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: اسے جھاڑ بھونک کراؤ، کیونکہ اسے نظر مگ منی ہے۔ (12)

حدیث ۱۳ جمیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی کہ جب رسول اللہ ملّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جھاڑ پھونک سے منع فرما یا۔ عمرو بن حزم کے گھر والول نے حاضر جوکر یہ کہا، کہ ایارسول اللہ ارصلّی اللہ تعالٰی علیہ کالم وسلّم ) نے جھاڑنے کومنع فرما یا اور جمارے پاس پچھو کا جھاڑ ہے اور اس کوحضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالم وسلّم ) نے جھاڑنے کومنع فرما یا اور جمارے پاس پچھو کا جھاڑ ہے اور اس کوحضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالم وسلّم ) کے سامنے پیش کیا۔ ارشاد فرمایا: اس بی پیرحرج نہیں جو محض اپنے بھائی کو فقع پہنچا سکے، فقع پہنچا سکے۔ (13) ،

حدیث ہما: میچ مسلم میں عوف بن مالک انجعی ہے روایت ہے، کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے۔

تونظر خوب بیاریال دورکرتی ہے، شیطان نے ہارگاہ الی میں عرض کیا انظر نی جھے مہلت دے اگر کہتا انظرائی جھے نظر رحت ہے دیکھ نے تو
اس کا بیڑا پار ہوجا تا۔ (مرقات) ایک شخص نے کہا کہ میں نے بڑے بڑوں کو دیکھا کی بین پر جیسی ہے، دوسرے نے کہا کہ مگر کس نے
تجھے نہ دیکھ اگر کوئی نظر والا تجھے دیکھ لیتا تو تیم ایہ حال نہ ہوتا فرضکہ نظر بڑی چیز ہے کوئی نظر خانہ خراب کردیتی ہے کوئی نظر خراب کو آباد
کردیتی ہے۔ شعر

الشيتونكل بناه مالتكے كرے تو خانہ خراب كرديے

نظرى جولا نيال مدبوج ونظر حقيقت مين وه نظر ب

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس ٣٩٨)

(11) منيخ البخادي، كمّاب الطب، باب رقية العين، الحديث: ٥٤٣٨، جهيم اسو

(12) ميج ابخاري، كمّاب الطب، بأب رقية العين، الحديث: ٥٤٣٩، ج٣، من ٣٠.

عكيم الامت كمدنى يحول

ا سفعہ کے بہت منیٰ ہیں: نشانی ، طمانچے ،نظر بد ، جانا آگ لہد ، چہرے کی سیائی مائل بہ سرخی اس لیے یہاں میشرح فرمائی۔ ۲ بن کی نظر ہے یا انسان کی ،علاوفر ماتے ہیں کہ جنات کی نظر انسانی نظر سے تخت تر ہوتی ہے۔ (اشعہ) سر قات نے فرمایا کہ جنت کی فائر انسانی نظر سے تخت تر ہوتی ہے۔ (اشعہ) سرقات نے فرمایا کہ جنت کی فائد ہے۔ اس دم مجمل جائز وعاؤں سے دم مجمل جائز وعاؤں ہے۔ اس دم پر اجرت لیما مجمل درست ہے۔ (سرقات)

(مراة المناجي شرح مشكوة المصانيع، ج١٢ م ١٩٣) (مراة المناجي شرح مشكوة المصانيع، ج١٢ م ١٣٩) صحيح مسلم، كتاب السلام، باب إستخباب الرقية من العين... والخي الحديث: ١٢٠٧ (٢١٩٩) من ١٢٠٤.

حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم) کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم) معنور کا ال کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہمیر سے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔ (14)

حدیث 10: میچ بخاری بین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مروی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عدویٰ نبیس، یعنی مرض لگنا اور متعدی ہوتا نبیس ہے اور نہ بدفالی ہے اور نہ ہامہ (15) ہے، نہ صفر (16) اور مجذوم سے بھاگو، جیسے شیر سے بھا گئے ہو۔ (17)

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہمرہ ابن حزم کی کنیت ابو الفحاک ہے انصاری ہیں غزوہ خندق ادر اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے غزوہ خندق میں پندرہ سالہ شے حضور الورنے انہیں بحران کا حاکم بنایا تھا ہیا وس میں،آپ کی وفات ۱۹۳ ترین میں مدینہ منورہ میں ہوئی،ان کے اہل فانہ یعنی بھائی برادر بچ حضور ملی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ا ۔ یعنی ہم سب لوگ بچھو وغیرہ کے کائے پر دم کردیتے ہیں تو اس سے فائدہ ہوتا ہے اگراسے بند کردیں تو ایک فیض بند ہوجادے کا حضور نے دعا سناتے کا حکم دیا۔

سے غالبًا وہ عربی زبان کے الفاظ منے اگر چہ قرآنی آیت یا دعاء ماثورہ نہی تھراس کے الفاظ شرکیہ بھی نہ ہتے۔ ہم نے بعض ورداردوزہان کے دیکھے بہت زودا ثر ،آدھاسیسی کے لیے بید عابڑی مفید ہے۔ کالی چڑی کالا پھل کھائے اٹھو محمدآ کھ دو کہ آدھ سیسی جانے ،اس دہ میں کوئی لفظ شرک و کفریا تا جائز نہیں۔ بچے بیدا ہوئے میں اگر دشواری ہوتو بیکوری شیکری پر لکھ کرزچہ کے سر پررکھی جادے سر پر جینی کمر میں محمد انگل پڑی یا نکل پڑا۔ (مراق المناجی شرح مشکلو آلمصاح ، جائے ہیں۔ سے ا

(14) الرجع اسابق، باب لا بأس بالرقى مالم يمن فيه شرك مالحديث: ١٢٠٨\_(٢٢٠٠) يم ١٢٠٨.

### تھیم ارامت کے مدنی پھول

۔ آپ اوٹا غز دو نیبر میں شریک ہوئے بقبیلہ اٹنج کا حجنڈا آپ کے ہاتھ میں تفاقتے مکہ کے دان ، آخر میں شام میں رہے ، سامے تہتر میں دف ت یا گی۔

٣ \_اس حدیث کی بناء پر معفرات صوفیاء فرماتے ہیں کہ کمل کی تا ٹیمر کے لیے شنخ کو کمل سٹالیما اس سے اجازت لے لیما مغید ہے اگر چہ اس کے معنی جانبا ہو۔ (مراۃ السناجے شرح مشکلوۃ المصابح، ج٢ مس ٣١)

(15) ہمہے مرداُلُو ہے، زبانہ جاہلیت میں اہل عرب اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات رکھتے بتے اور اب بھی لوگ اس کومنوں سجھتے ہیں۔ حو "بچھ بھی جوجد بیث نے اس کے متعلق میں ہدایت کی ہے کہ اس کا اعتبار نہ کیا جائے۔

(16) وه صفر کو موگ منحوس جانتے ہیں ، حدیث میں فر مایا: یہ کوئی چیز نہیں۔

(17) صحيح بنخاري، كمّاب الطب، باب العبدام، الحديث: ٢٠٥٥، ج مهم ٢٠٠٠

دومرى ردايت من جيم كمايك اعرابي في عرض كي، يارسول الله! (صلى الله تعالى عليه كالمرسلم) اس كي كي وجه ہے کہ ریکٹان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستمرا) ہوتا ہے اور خارشتی اونٹ (لیعنی وہ اونٹ جسے خارش ہو ) جب اس کے ساتھ مل جاتا ہے تو اسے بھی خارشی کر دیتا ہے؟ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم) نے فر مایا: پہلے کوئس نے مرض لكا ديا\_ (18) يعنى جس طرح ببالا اونث خارشى موكميا دوسرائجي موكميا\_

### تعلیم الامت کے مدتی پھول

ا الله حرب كاعقيده تعاكد يكاريون بش عقل وہوش ہے جو يمار كے پاس بيٹھے اسے بھي اس مريض كى بمارى لگ جاتى ہے وہ پاس بيٹينے والے کو جاتی پیچائتی ہے بہاں ای عقیدے کی تروید ہے۔موجودہ تعلیم ڈاکٹر سات بیار یوں کو متعدی مانے ہیں: جذام، خارش، جیجک،موتی جعرہ امنہ کی یا بغل کی ہو،آشوب چتم ،وبائی بہاریاں اس حدیث بیں ان سب دہموں کو دفع فرمایا عمیا ہے۔ (مرقات و اشعه)اس معنی ہے مرض کا اڑ کر لگنا باطل ہے محر سیر ہوسکتا ہے کہ کسی بیار کے پاس کی ہوامتعنن ہواورجس کے جسم میں اس بیاری کا ماوہ ہووہ اس تعفن سے اثر لے کر بیار ہوجادے اس معنی سے تعدی ہوسکتی ہے اس بنا پر فرمایا عمیا کہ جذامی سے بھا گونبذا بیر حدیث ان احادیث کے خلاف و الميس فرنسك عددى يا تعدى اور چيز بكى يارك پاس بيضے سے بار بوجانا كي اور چيز ب\_

٣ \_ اہل عرب كا خيال تف كەمىت كى بڑياں الو بن كرآ جاتى جيں اور الوجہاں بول جاد ہے وہاں ويرا نہ ہوجا تا ہے بي عقيدہ فلط ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس متنول کا بدلدندلیا جادے اس کی روح الوکی شکل میں آ کرلوگون سے کہتی ہے استو، استو مجھے پانی پلاؤ بدسب باطل محیالات ایں۔

سا مغرے مراد یا تو ماہ مغرب جے اب مجی بعض منوں جائے ہیں یا اس سے مراد پید کا درد ہے کہ بوگ بھے ہیں کہ پید کا درد ایک سانب ہے جو پیٹ میں رہتا ہے اس کا مروڑہ کھانا پیٹ کا ورد ہے اس میں ان دونوں کھیالات کی تروید ہے۔ (مرقاب اس کی اور بہت شرص ہیں۔ بعض نوگ مغر کے آخری جہار شنبہ کو خوشیال مناتے ہیں کہ منحوں شہر جل دیا ہی معل ہے۔

س بیتم عوام کے بے ہے جن کاعقیدہ مجڑ جانے کاخوف ہوکر اگر کوڑھی کے پاس بیٹھنے سے اتفاقا انہیں بھی کوڑھ ہوجائے تو سمجیں کہ کوڑھ اڈ کرلگ می ان کے لیے کوڑی سے علیمدگی اچھی ہے،خاص متوکل لوگ جن کے دلوں پر اس سے کوئی اثر ند پڑے ان کے لیے بے تکم نہیں لبذاا حاديث من تعارض بين \_ (مراة المناجي شرح مشكوة المعانيّ من ٢٠٩٥)

(18) صحيح البخاري، كمّاب الطب، باب لامغر... إلى الحريث: ١١٥٥، ٣٦، ١٢٥.

### عکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ بینی جب تک ادنث ویکستان میں الگ تعلک رہنا ہے ہرن کی طرح صاف تم وابے عیب ہوتا ہے۔

٣\_ متصديب كرحضور مرض كى تعدى كا اتكار فرماتے إلى گرتجر به ثنايد ہے كه تعدى ہوتى ہے مرض اڑ كر لگنا ہے ہم نے اپنے اونٹوں ميں اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ مرض كامتعدى ہوتا (لينى ايك كامرض دوسرے كولگنا) غلط ہے اور مجذوم سے بھائے كا تھم سد ذرائع (ليني ذرائع روکنے ) کے قبیل سے ہے، کہ اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہوجائے تو بیر خیال ہوگا کہ میل جول سے پیدا ہوا، اس خیالِ فاسد (لینی بُرے خیال) سے بیخے کے لیے بیتکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو۔

حدیثِ ۱۱: سیجے بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ نغالی عنہ سے مردی، کہتے ہیں میں نے رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیفر ماتے سنا کہ بدفالی کوئی چیز ہیں اور فال اچھی چیز ہے۔لوگوں نے عرض کی ، فال کیا چیز ہے؟ فرہ یا: اچھا کلمہ جو کس سے سنے۔(19) یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی کی زبان ہے اگر اچھا کلہ نکل سمياء بيافال حسن ہے۔

حديث كا: ابو داود وترمذي نے عبرالله بن مسعودرضي الله تعالى عنه سے روايت كى ، كه رسول الله تعالى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا: طیرہ (بد قالی) شرک ہے۔اس کوتین مرتبہ فرمایا (بینی مشرکین کا طریقہ ہے)۔جوکوئی ہم میں ہے ہو لیعن مسلمان ہو، وہ ابتد(عز وجل) پر توکل کر کے چلا جائے۔(20)

سا یعن اگر خارش از کربی لگتی ہے توسب سے پہلا خارثی اونٹ جس سے خارش کی ابتدا ہوئی اسے خارش کہاں سے لگی دہاں تو کہنا پڑے کا كررب كے علم سے وہ خارثى بواتو آبندہ بغيدادن بھى اس كے علم سے خارثى بوئے اللہ تعالى پر نظر ركھو۔ يبال اعدى فرمانا مش كلت كے كي بي يكم تدين تدان ياجي جزاء سيئة سيئة ورنه فرمايا جاتا في اعطى الاول (مرقات)

(مراة السناجي شرح مشكوة المعدجيج، ج٢ بس ٣ ٣)

(19) ميح البخاري، كماب الطب، باب الطيرة، الحديث: ٥٥٥٥، جه، ١٠٥٠. حکیم الامت کے مدتی پھول

و الله المال طيره من مراد بدفالي ليما ب خواه پرند الم المين من يا جرنده جانور الله ياكس اور چيز الله كيونكه بدفالي مطلقا ممنوع بي قرآن مجيد من تطير اور طائر بمنى بدفالي آيا ب،رب فرما تاب: "قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرُنَا بِكُمْ " اور فرما تاب: "قَالُوا ظَارُو كُمْ مَّعَكُمْ " يمتعد سيب كداسلام على بدفالى كوئى شك تبيس كسى چيز سے بدقالى نداو۔

٣ \_ بيے كوئى شخص كى كام كوجار ہاہے كى سے آواز آئى اے تبتح يا اے بركت يا اے رشيد بيرجانے واما بيرالغاظ من كركامياني كا ميدو. رہوكي یہ بالکل جائز ہے۔ بعض دکا ندارمیح کو بارزاق، گمشدہ کے متلاثی یا واجد، مسافرلوگ یا سالم، حاجی و غازی بوگ یا منصور یو مبروراورز بزوگ یا مقبوں من کرخوش ہوجائے ہیں بیسب ای حدیث سے ماخوذ ہے۔ (مراة المناتج شرح مشکوة المصابح، ج٢، ص ١١٣)

(20) سنن أي داور، كمّاب الطب، باب في الطيرة، الحديث: ١٠٩٥، ج٣،٥ مسر.

حكيم الامت كي مدنى يهول ا يشرك عمل ب مشركون كاساكام ياشرك خفي-

حدیث ۱۸: ترندی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کو پہندتھی کہ یاراشد، یا جی سیس ۔ (21) یعنی اس وقت اگر کو کی فضی ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا یہ حضور (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کوا چھا معلوم ہوتا کہ دیرکا میانی اور فلاح کی فال نیک ہے۔

صدیث ۱۹: ابو داود نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی چیز سے بدشکونی (بد فالی) نہیں لیتے، جب کسی عامل کو بیھیجے اس کا نام دریافت کرتے اگر اسکا نام پہند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چیرہ بیں ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام نالپند ہوتا تو اس کے آثار حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) کے چیرہ بیں دکھائی دیتے اور جب کسی بستی میں جاتے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چیرہ بیں دکھائی دیتے ۔ (22) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ چیرہ بیں دکھائی دیتے۔ (22) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ

۴ \_الا ك بعد ايك عبارت بوشيده ب يخطر فى بالداوركان سه تيا كلام ب يذهبه من و كي خمير ال خطره كي طرف سب من يه بي كه بم مسلمانوں سے جوكونى بدفالياں ليتا ہے تو وہ خطرات وشبهات من پر جاتا ہے ليكن اللہ تو الى الله وخطره كوتوكل ك ذريعة تم قرماديتا ہے كہ جوكوئى توكل افتياركر ب وہ ان شبهات من ثبين پر تا ـ اس مطلب كى تا ئيداس حديث سے ہوتى ہا احمد ، طبرانى نے حضرت عبدالله ابن عمره سے مرفوعا روايت كيا كه يہ به له الله هد لا هيد الا جيرك ولا طير الا طيرك ولا الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى جمح محد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله الله الله عيوك اس كى جمح محدث تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى حدد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله الله عيوك اس كى حدد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك اس كى حدد تيرى فصل من آئے كى ـ ان شاه الله الله الله عيوك ا

س سلیمان ابن حرب اس حدیث کے راد ہوں بی ہے ہیں، قاضی کہ تھے، بھر و کے رہنے دائے اپ وقت کے امام نن تھے، آپ کے سبق میں چالیس بی پیدا ہوئے اور ۱۹۸ ایک سواٹھاول بی فن حدیث سے فارغ میں چالیس بی پیدا ہوئے اور ۱۹۸ ایک سواٹھاول بی فن حدیث سے فارغ موسے ، مام احمد ابن حلیل کے استادوں میں سے ہیں، سام جو درسو چوہیں میں وفات یا کی۔ (مرقات)

۴\_ یعنی به عبارت حضورصلی الله علیه دسلم کافرمان عالی نبیس بلکه حضرت این مسعود کااینا قول ہے حدیث توالعطایو شیرك پرختم ہے -(مراة المناجح شرح مشکوّة المصانع، ۲۰ بس ۴۳۰)

(21) سنن الترزي وكرب السير وباب ماجاء في الطيرة والحديث: ١٦٢٢ وجم ٢٨٨٠.

### تھیم الامت کے مدنی پھول

 نامول سے آپ برشکونی لیتے بلکہ بیر کہ اجھے نام حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کو بہند ہتے اور برے نام ناپند تھ .

صدیث ۲۰ : ابوداود نے عروہ بن عامر سے مرسلا روایت کی، کہتے ہیں کہرسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سامنے بدشگونی کا ذکر ہوا۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم ) نے فرمایا: فال اچھی چیز ہے اور براشگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے بعنی کہیں جارہا تھا اور براشگون ہوا تو واپس نہ آئے، چلا جائے جب کوئی شخص الی چیز دیکھے جو ٹاپندے واپس نہ کرے بعنی کہیں جارہا تھا اور براشگون ہوا تو واپس نہ آئے، چلا جائے جب کوئی شخص الی چیز دیکھے جو ٹاپندے بعنی براشگون پائے تو یہ کہے۔ اللّٰه تَد لَا يَا تُحتَ وَلَا يَدُو اللّه وَلَا يَدُو اللّه اللّه وَلَا وَلَا اللّه وَلَا لَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا لَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا لَا اللّه وَلَا لَا اللّه وَلَا لَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا

عکیم الامت کے مدنی پھول

۔اس سے علماوفر ، تے بین کہ اپنی اولاد کے نام ایتھے رکھو نام کا اثر نام دالے پر پڑتا ہے ، برے نام دالے کولوگ اپنے پاس نہیں بیلنے دینے ،ایٹھے نام دالے کے کام بھی ان شاہ اللہ ایتھے ہوتے ہیں۔

۲۔ یعنی حضور برے ناموں کو بہت ناپند فرماتے ہے۔ دھرت حمر رضی اللہ عند نے ایک فحض سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بول جمرہ (انگارہ) کہا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا (شعلہ) کہا تو کہاں رہتا ہے بولا تراقہ شی (جلن) کہا کس محلہ میں بول بحرق النار میں (اجم کے دائرہ) فرمایا کس طہف بولا ذات نظی میں آپ نے فرمایا تو اپنا تھر جا کر ویکھ جل چکا ہے دیکھا تو واقعی تھر اور تھر والے جل کے شے۔ عرب کہتے بین الاسام میں انسام نام آسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مرقات) انل عرب اپنے بیٹوں کا نام رکھتے تھے اسد (شیر) ذب اسے مرب کہتے بین الاسام میں انسام نام آسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مرقات) انل عرب اپنے بیٹوں کا نام رکھتے تھے اسد (شیر) ذب اسے دیشریا) کلب (کا) اور اپنے غلاموں کے نام رکھتے تھے راشد تھے اور کہتے تھے کہ دارے غلام ہماری خدمت کے نام مرکب بین اور ہمارے بیٹے وشمنوں کے مقابلہ کے نے۔ (مرقات) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں، غلاموں کے نام اجھے رکھو۔

سے ہمارے ہیں پنجاب میں بعض دیبات کے نام بین نور پور مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں، بعض ستیوں کے نام ہی شیطانیہ، نوٹی چک دغیرہ میہ نام اعصے نبیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں کے برے نام بھی ناپند فرمائے ہتھے۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المعدج ، ج٢ بص ١٢٢٣)

(23) سنن أي داود، كرّب اسطب، باب في الطير ة، الحديث: ١٩٩٩م، ج٠١٩، ٢٥٠.

### حکیم الرمت کے مدنی پھول

ا کہ لوگ بعض چیزوں سے برشگونی کیتے ہیں بعض سے انچھا شگون اس کی حقیقت کیا ہے تب معفود نے وہ جو ب دیا جو یہاں مذکور ہے۔ ۲ نال سے مراد نیک فال ہے جواچھی بات انچھا نام سفتے سے لی جائے لیتی بہ جائز ہے لیکن کوئی شخص کسی کام کو جاتے وقت ناپندیدہ چیز دیکھیے یا سے جس سے برشگونی کی جائے تو وومحض اس وجہ سے اپنے کام سے والیس نہ ہوءاللہ پرتوکل کرے اور کام کو جائے۔
دیکھیے یا سے جس سے برشگونی کی جائے تو وومحض اس وجہ سے اپنے کام سے والیس نہ ہوءاللہ پرتوکل کرے اور کام کو جائے۔
سے بیمل بہت ہی مجرب ہے الن شاءاللہ اس دعا کی برکت سے کوئی بری چیز افر نہیں کرتی تمام مروجہ بد فالیوں برشگونیوں کا بہترین سے سے بیمل بہت ہی مجرب ہے الن شاءاللہ اس دعا کی برکت سے کوئی بری چیز افر نہیں کرتی تمام مروجہ بد فالیوں برشگونیوں کا بہترین سے حدیث ۲۱: میچے بخاری وسلم میں اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی، کدرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم میں اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بورتو وہاں سے نہ نکلو۔ (24) نے فرمایا: جب سنو کہ فلال حکمہ طاعون ہے، تو وہاں نہ جا داور جب وہاں بوجائے جہال تم ہورتو وہاں سے نہ نکلو۔ (24) حدیث ۲۲: صبح مسلم میں اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہرسول الله سنّل الله تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: طاعون عذاب کی نشانی ہے، اللہ تعالٰی نے اپنے بندول میں سے کھلوگوں کواس میں مبتلا کی ، جب سنو کہ کہیں سے تو وہاں نہ جا داور جب وہاں ہوجائے جہال تم ہوتو بھا گومت۔ (25)

حدیث ۲۲۳: امام احمد و بخاری نے عائشہ رضی اللہ تعانی عنہا ہے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی التد تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: طاعون عذاب تھا، اللہ تعالٰی جس پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے۔ اس کو اللہ (عزوجل) نے مونیین کے لیے رحمت کردیا۔ جہاں طاعون واقع ہواور اس شہر میں جو مض صبر کر کے اور طلب تو اب کے لیے تھہرا رہے اور یہ تھین رکھے کہ وہی ہوگا جواللہ (عزوجل) نے لکھ دیا ہے، اس کے لیے شہید کا تو اب ہے۔ (26)

على جيدوالله اعلم إ (مراة الساجيح شرح مشكوة الصابيح ، ج١ بس٢٢٧)

(24) منجح البخاري ، كماب الطب، باب ما يذكر في الطاعون ، الحديث: ٢٨٥٥، ٢٨، ٥٨٠٠

(25) صحيح مسم، كمّاب السلام، باب الطاعون والطيرة... إلى والحديث: ٩٣ ـ (٢٢١٨)، ص ١٢١٥.

### عكيم الامت ك مدنى محول

ا بیدوہی بن اسرائیل تھے جن ہے کہا گیاتھا کہ تم توب کے لیے بیت المقدی جن اگر تے ہوئے جاؤ تو وہ محصفے ہوئے گئے تھے انہیں پر طاعون بھیجا گیا جس ہے ایک ساعت میں جوہیں بزار بلاک ہو گئے ارب تعافی فرما تا ہے: " فَازْ سَلْنَا عَلَيْهِمُ رِجُواْ اِبِّنَ السّبَا مِاسَ ہے معلوم ہوا کہ جو بوں کے شہروں کی ہے اولی کرنے پرعذاب الی اَجا تا ہے۔

۲ \_ كونكه بدايك بلاء ب اور بلاء مين خود جانانهيں چاہيداور جب آجائة تو تھيرانانهيں چاہيد يخيال رہے كه بلاء سے فرارنهيں بچاتا بلكه استغفار بچ تا ہے۔اس حدیث ہے معلوم ہوا كداگركوئى طاعون كی جگہ سے كی ضرورت كے ليے باہر جائے مضا كقه نہيں ، بھا گئے كی نیت سے لكانا عمزاہ ہے۔ (مراة المناجج شرح مشكلة قالمصابح ، ج ۲ ہم ۳۵۷)

(26) ميح الناري، كتاب القدر، الحديث: ٢٤١٩، ج ١٩،٥٠ ٢٧٨.

### تھیم الامت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا لینی طاعون کفار پرعذاب ہے جو کافراس میں مرے گا وہ عذاب کی موت مرے گا۔

۲ یعنی بیص برخواہ طاعون بی فوت ہوجائے یا نہیں جب بھی مرے گا اے دوجۂ شہادت ملے گا، کو یا طاعون میں صبر شہادت کے جرکا باعث ہے جیسے کہ روایات میں ہے کہ جوتا جر باہر سے ظلہ لاکر فروخت کیا کرے تا کہ شہر کا تخط دور ہو جب مرے گا جیسے مرے گا شہید ہوگا، یونی طالب علم اور مؤذن۔(مراة المناجع شرح مشکل قالمصائع، ج۲،۳۵۲)



حدیث ۲۲: امام بخاری ومسلم واحد نے حضرت انس بن مالک رضی اللّٰد تعالٰی عندے روایت کی ، کہ رسول اللّٰہ تعالٰی عندے روایت کی ، کہ رسول اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: طاعون ہرمسلم کے لیے شہادت ہے۔ (27)

多多多多多

(27) صحیح البخاری، کتاب الطب، باب مایذ کرفی الطاعون، الحدیث:۵۷۳۲، ج۳،ص۳۰. حکیم الامت کے مدنی پھول

اے طاعون طعن سے بنا پہمعنی نیزہ مارنا، چونکہ اس بیاری بیس مریض کو بھوڑے یا زخم ہے ایسا محسوں ہوتا ہے جیسے اے کوئی نیزے ، روہ ہے ، نوکیاں چہمور ہا ہے اس طاعون کہا جاتا ہے۔ بیمشہور وبائی بیاری ہے۔ (لمعات) چونکہ ورحقیقت اس مرض بیس بیارکو جنت نیزے مارتے ہیں اس لیے اس میں شہاوت کا ثواب ہے۔ احمدتے حضرت الاموی سے مرفوعا روایت کیا کہ میری امت کی فناطعن ور طاعون سے ہوگی۔ (مرقاق) (مراة المناتج شرح مشکل قالمصائح ، ج ۲ بیس ملائے ۔ کا میری است کی میں ہے میں ہوگی۔ (مرقاق) (مراة المناتج شرح مشکل قالمصائح ، ج ۲ بیس ملک )

### مسائل فقهبيه

مسئلہ ا: مریض کی عیادت کرنا (بیار پری کرنا) سنت ہے، اگر معلوم ہے کہ عیادت کوجائے گا تو اس بیار پر گرال گزرے گا ایس حالت میں عیادت نہ کرے۔ عیادت کو جائے اور مرض کی شخی دیکھے تو مریض کے ماہنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تھاری حالت فراب ہونا سمجھا جا تا ہے، اس کے ماہنے ایک کرے کہ تھاری حالت فراب ہونا سمجھا جا تا ہے، اس کے ماہنے ایک باتیں کرنی چاہیے جو اس کے ول کو بھلی (اچھی) معلوم ہوں، اس کی مزاج پری کرے اس کے مر پر ہاتھ نہ رکھے گر جبکہ وہ خوداس کی خواہش کرے۔ فاسق کی عیادت بھی جا تر ہے، کو تکہ عیادت تھوتی اسلام سے ہاور فاسق بھی مسلم ہے۔ یہ دون یا نصرانی اگر ذی (1) ہوتو اس کی عیادت بھی جائز ہے، کو تکہ عیادت تھوتی اسلام سے ہاور فاسق بھی مسلم ہے۔ یہ دون یا نصرانی اگر ذی (1) ہوتو اس کی عیادت بھی جائز ہے۔ (2)

(1) ووغيرمسلم جواسلامي سنطنت مين مطبع الاسلام بوكرد بادرجزيداداكر \_ واب دنيا مين تنام كافرحر في بين )

(2) الدرالطنّاروردالحتار، كماب العظر والاباحة بضل في البيع من ٩ مس ١٣٠٠ ١٣٠.

### عيادت وتعزيت كى فضيلت:

حضرت سبّدُ نانغیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر کہتی ہے کہ صفرت سیّدُ نامویٰ علی مینا وعلیہ العسلوۃ والسلامے

ہارگا و رب العزب میں عرض کی: اے میرے و ب غز ذخل ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سامیہ

نہ ہوگا ؟ اللہ غز ذخیل نے ارشاد فرما یا: اے موئی علیہ السلام ! وہ لوگ جومریضوں کی میاوت کرتے ہیں، جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی

کا بی فوت ہوجائے اس ہے تعزیت کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ٢٠٤٣)، جسم میں ۸٩)

(علامرسیوطی علیدر حمد الله التوی فرماتے جیس)اس معلوم ہوا کہ الن تینون میں سے ہرایک تصلت مستقل طور پر سامیرش کاستحق بنانے والی ہے۔

حضرت همدالجيد بن عبدالعزيز اپنے والدر حمہااللہ تعالی سے روايت کرتے ہیں ، وه فرماتے ہیں ؛ (اعار سے زمانے ہیں) كراجا تا تھا كه تمن اشخاص تيا مت كے دن عرش كے سائے ہیں ہون مے (۱) مريش كى عيادت كرنے والا (۲) جنازہ كے ساتھ جانے والا اور (۳) جس كا بچه فوت ہوجائے اس سے تعزیت كرنے والا۔ (الدرالم بحور آفلير سورة الانعام ، ج٣٥ سام ۲۲۵)

ا مام ابن الى الدنیار حمد الله تعالى علید نے ای سند کے ساتھکتاب العزاء شن ای حدیث یاک کی تخریج فرمائی ہے۔ اور اک میں اس یات کی مراحت ہے کہ ان نصائل میں سے ہر نصلت سایہ عرش کے لئے مستقل استفقاق کی حال ہے۔ اور مریض کی عمیادت سکے یا رسے میں توا بیک مرفوع شاہد موجود ہے، چنانچے،

امير المؤسنين حصرت سيّة مّا عمر بن خطاب رضي الله تعالى عندسته روايت بي كه تا جدار بسالت، شهنشاء نبوت، مُحرّ ب جودو تأوت، -

مجوی کی عیادت کو جائے یا نہ جائے اس میں علما کو اختلاف ہے بینی جبکہ میہ ڈمی ہو۔ (3) ہنود مجوں کے عمر بیں، ان کے احکام وہی ہیں جو مجوسیوں کے ہیں، اہلِ کتاب جیسے اِن کے احکام نہیں۔ ہندوستان کے یہودی، نفر اِنی مجوسی ، بت پرست ان میں کوئی بھی ذمی تہیں۔

مسكله ٢: ووا علاج كرنا جائز ب جبكه بيه اعتقاد (عقيده، يقين) موكه شاني (صحت يا شفا دين وال الله (عزوجل) ہے، اس نے دوا کو از الدمرض (یعنی مرض کو دور کرنے) کے لیے سبب بنادیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفادسیے والأسمجصة ہوتو ناجائز ہے۔(4)

مسئلہ سا: انسان کے کسی جز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے۔ خزیر کے بال یا ہڈی یا کسی جز کو دواء استعمال كرنا حرام ہے۔ دوسرے جانوروں كى ہڑياں دوا ميں استعال كى جاسكتى ہيں بشرطيكہ ذبيحہ كى ہڑياں ہوں يا خشك ہول كهاس ميں رطوبت باتی ندہو۔ پڑياں اگر اليي دوا ميں ڈالي مي ہوں جو كھائي جائے گی تو بيضروري ہے كہا يہے جانور كي ہڑی ہوجس کا کھانا حلال ہے اور ذرئے بھی کردیا ہو، مردار کی ہڑی کھانے میں استعمال نہیں کی جاسکتی۔(5)

ميكرِ عظمت وشرافت بمحبوب رب العزت محسنِ انسانيت عُزَّ وَجَلَّ وصلَّى الله تعالى عليه وآله وسلَّم كافر ، نِ ذيثان ب : قيامت ك دن بكار ف وار پکارے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جود نیا میں مریعنوں کی عمیا دت کرتے ہتے۔ پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو)انہیں بور کے منبروں پر بنی یا جائے گا جہاں بدائد عُرِّ وَجَلَّ سے شرف کلام حاصل کریں سے جبکہ لوگ حساب دے رہے ہول سے۔

( كنز العمال، كتاب الزكاة ، الحديث ١٨٨٨ ، ج٢ بم ١٦١)

(عدمه سيوطي عديدهمة الله القوى فرمات جير)اس حديث بإك بين سامير عرش بإن كى طرف اشره ماتا ب-

- (3) العزية على فتح القدير، كماب الكراصية ،مسائل متفرقه، ج٨، ص ١٩٥٠.
- (4) الفتادي الصندية ، كرّب الكراهية ، الباب الثامن عشر في التدادي ، ٢٥٠ م ٢٥٠٠.

اعلى حضرت، إمام البسنت، مجد ددين وملت الشاه إمام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فآوي رضوبيشريف مين تحرير فرمات بين: ہڈیں ہرجانور یہاں تک کہ غیر ماکول و نا مذبوح کی بھی مطلقاً پاک ہیں جب تک ان پرنا پاک دسومت (چکنائی ۱۲) نہ ہوسواخزیر کے کہ نجس اھین ہے اور اس کا ہر جزو بدن ایسا نا پاک کہ اصلاً صلاحیتِ طہارت نہیں رکھتا، اور دسومت میں قید نا پاکی اس غرض سے ہے کہ شانجو چ نورخون سائل نہیں رکھتے اُن کی ہڑیاں بہرحال پاک ہیں اگر چہ دسومت آمیز ہول کدان کی دسومت ہوجہ عدم اختلاط دم خود پا<sup>ک ہے تو</sup> اس کی آمیزش ہے استخوال کیونکر نایاک ہوسکتے ہیں۔

في تنوير الإبصار والدر المختار وردالمختار شعر الهيئة غير الخنزير وعظمها وعصبها وحافرها وقرنها الخالية عن الدسومة ال(قيد للجميع كما في القهستاني فخرج الشعر المنتوف ومابعدة اذا كان فيه دسومة ٢) ->

مسكله مها: حرام چيزون كو دوا كے طور پر مجى استعمال كرنا ناجائز ہے، كەھدىيث ميں ارشاد فرمايا: جو چيزيں حرام بين ان میں اللہ تعالیٰ نے شفانہیں رکھی ہے۔(6) بعض کتب میں بیہ ذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق بیام ہو کہ اس میں شفاہے تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں اس کا حاصل بھی وہی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کی نسبت ہرگز یہ یقین نہیں کیا جاسکت ہے کہاس سے مرض زائل ہی ہوجائے گا، زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہوسکتا ہے ندکہ علم دیقین ،خودعلم طب کے تواعد و أصول ہی ظنی ہیں لہذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں، یہاں دیسا یقین بھی نہیں ہوسکتا جیسا بھو کے کوحرام لقمہ کھانے سے یا بیاسے کوشراب پینے سے جان نے جانے میں ہوتا ہے۔ (7)

آنگریزی دوائی بکترت الیی ہیں جن میں اسپرٹ اورشراب کی آمیزش ہوتی ہے الیبی دوائیں ہرگز استعمال ندکی

مسئلہ ۵: بیاری کے متعلق طبیب نے بیر کہا کہ خون کا غلبہ ہے، فصد وغیرہ کے ذریعہ سے خون نکالا جائے۔مریض ونے ایسا ند کیا اور مرگیا تو اس علاج کے نہ کرنے سے گنبگارنہیں ہوا۔ کیونکہ بیاتقین نہیں ہے کہ اس علاج سے شفا ہوہی جائے کی۔(8)

مسئلہ ٢: دست آتے ہیں یا آئمسیں دھتی ہیں یا کوئی دوسری بیاری ہے اس میں علاج تہیں کیا اور مرگیا گنہ گا رہیں

ودمرسمك طأهر ٣\_انتهت ملخصة.

تویر الد بصار، در مختار اور ردا محتار میں ہے خزیر کے علاوہ ہر مردار کے بال، نڈی، چھے، گھر اور سینگ جو چرنی سے خالی ہوں (یہ تید سب ك ساتھ ہے جيسا كر بستانى ميں ہے۔ يس ا كھاڑے أو ي بال اور جو يكواس كے بعد ہے اكر اس ميں چرنى ہوتو وہ اس تقلم سے فارج یں ) اور چھلی کا نحون پاک ہے، انتہت تلخیص (ت) (ارور مختار باب الهیاہ مطبوعہ مجتبائی وہلی ا / ۳۸) (۲ روامحتار باب الهیاہ مطبوعہ مجتها كي دالي المما) (٣٨/ ١٠) (٣٨) (٣٨) (٣٨) مطبوعه مجتبا كي دالي المراه

تمرحلال دې تز اماکل مرف جانور ماکول اللحم مذکی لیخی مذبوح بذرځ شرمی کی پژیاں ہیں حرام جانور اور ایسے بی جو ہے ذکا ۃ شرمی عدمرجائے یا کا ثا جائے بھی اجزائیے حرام ہے اگر چہ طاہر ہو کہ طہارت متلزم وحلت نہیں جیے تھے یا بقدرمضرت اور انسان کا دودھ جدعمر رضاعت اور مچھلی کے سوا جانورانِ دریائی کا گوشت دغیر ذلک کہ سب یاک ہیں اور باوجودیا کی حرام۔

( فَأُوكِي رَضُوبِهِ ، جِلْد ٣ ، ص ٤٥ ٢٠ رضا فا وَ نَدْ يَثَنَ ، لا مِور )

<sup>(6)</sup> انظر: الجم الكبيرللطبر الي الحديث: ٩ ٢٤، ج ٢٣ م ٣٢١م. ٣ ٣٠.

<sup>(7)</sup> الدرالخاردردالحتار ، كماب الحظر والاباحة فصل في البيع ،ج وي اسه.

<sup>(8)</sup> الفتاوى الخامية مكتاب الحظر والاباحة من ٢٥، ١٠ ١٥.

ہے۔(9) لینی علاج کرانا ضروری نہیں کہ اگر دوانہ کرے اور مرجائے تو گنہگار ہو۔ اور بھوک ہیاں میں کھانے بینے کی چیز دستیاب ہواور نہ کھائے بینے کے حیات بینے سے وہ بات چیز دستیاب ہواور نہ کھائے ہیں کہ یہاں یقینا معلوم ہے کہ کھانے پینے سے وہ بات ہو۔

مسئله ٤: عورت كومل ہے تو جب تك شكم ميں بچر كت ندكرے نه فصد كھلوائے ، نہ سچھنے لگوائے اور بچر كن كرنے كے تو فصد وغيرہ كراسكتى ہے، مگر جب ولادت كا زمانہ قريب آ جائے تو نہ كرائے كيونكه بحيہ كوضرر بہنج جانے كا اندیشہ ہے، ہاں اگر فصد نہ کرانے میں خودعورت ہی کو سخت نقصان پینچے گا تو کراسکتی ہے۔ (10)

مسکلہ ۸: مہینہ کی پہلی سے پندرہ تاریخوں تک سچھنے نہ لگوائے جائیں، پندرہویں کے بعد سچھنے کرائیل خصوصا ہفتہ کا دن اس کے لیے زیادہ اچھاہے۔ (11)

مسئلہ 9: شراب سے خار بی علاج بھی ناجائز ہے مثلاً زخم میں شراب لگائی باکسی جانورکوزخم ہے اس پرشراب لگائی یا بچہ کے علاج میں شراب کا استنتال، ان سب میں وہ گنبگار ہوگاجس نے اس کواستعال کرایا۔ (12)

مسئله + ا: انتكى ميں ايك منتم كا چوڑا نكلتا ہے اور اسكا علاج اس طرح كيا جا تا ہے كہ جانور كاپتة اس انگلى ميں ہاندھ دیاجاتا ہے، فتوی اس پرہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ (13)

مسئلہ اا: بعض اورام (ورم کی جمع ،سوجن) بیل آٹا گوندھ کر باندھا جاتا ہے بالٹی پکا کر ( یعنی گھلا ہوا آٹا جوآگ پر پکا کر گاڑھا کیا گیا ہو) یا ندھتے ہیں یا کچی کی روٹی باتدھتے ہیں پہ جائز ہے۔ (14)

مسکلہ ۱۲: علاج کے لیے حقنہ کرنے یعن عمل دینے میں حرج نہیں جبکہ حقنہ الی چیز کا نہ ہو جوحرام ہے مثلا شراب۔(15)

مسئلہ سا : بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے، تا کہ گوشت کا ٹا جاسکے یا ہڈی وغیرہ کو جوڑا جاسکے یا

<sup>(9)</sup> الفتاوي الهندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثامن عشر في التداوى ، ج ٥٥ م ٥٥ م.

<sup>(10)</sup> المرجع السابق.

<sup>(11)</sup> المرجع السالق.

<sup>(12)</sup> الفتادي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثامن عشر في التدادي ، ج٥، ٥٥ س.

<sup>(13)</sup> المرجع السابق.

<sup>(14)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب الثّامن عشر في التداوي، ج٥٩ ص١٣٥١.

<sup>. (15)</sup> العداية ، كماب الكراهية ، مسائل متفرقه، ج ٢ من ١٨٠١.

زقم میں ٹائے لگائے جائمیں، اس مغرورت سے دوا سے بے ہوٹن کرنا جائز ہے۔ مسکلہ ۱۹۰ : حقنہ وسینے میں پیمش مرتبہ اس جگہ کی طرف نظر کرنے یا حصونے کی نوبت آتی ہے، بوجہ ضرورت ایسا سی مسلمہ سیک مسلکہ سینے میں میں میں مرتبہ اس جگہ کی طرف نظر کرنے یا حصونے کی نوبت آتی ہے، بوجہ ضرورت ایسا

مسئلہ 1: اسقاط حمل کے لیے دوا استعمال کرنا یا دائی ہے حمل ساقط کرانا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک تھم ہے، ہاں آگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور باپ کے پاس انتانہیں کہ دامیہ مقرر کرے یا دامیہ دستیاب نہیں ہوتی اور حمل سے دودھ خشک ہوجائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے اعضانہ ہے ہوں اور اس کی مدت ایک سومیس دن ہے۔ (17)

多多多多多

(16) تبيين الحقائق، كمّاب الكراهمية الصل في النظر والمس من ٩٩٠٠ م. (17) روالحتار، كمّاب الحظر والأباحة الصل في البيخ من ٩٩٠٤ م. 4٠٤٠٠.

## لهو ولعب كابيان

التدعز وجل قرماتا ہے:

(وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلُّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّخِذُهَا مُزُوًّا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌمُ هِينٌ ﴿ ﴿ ﴾) (1)

اور پچھ لوگ کھیل کی بات خرید تے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کے کیے ذلت کا عذاب ہے۔



(1) سيام القمن : ٢.

اس آیت کے تحت مفسم شہیر مولاناسید محدثیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشادفر ماتے ہیں کہ لہویعتی کھیل ہراس باطل کو کہتے ہیں جوآ دی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے خفلت میں ڈالے ، کہانیاں افسانے ای میں داخل ہیں۔ ش بن نوول: بيآيت نضر بن حادث بن كلده كے حق بيں نازل ہوئى جو تجارت كے سلسله ميں دوسرے مُلكوں ميں سفركيا كرتا تھ ،اس ب

عجمیول کی کر بیر خریدی جن میں قبلے کہانیاں تھیں وہ قریش کوسٹا تا اور کہتا کہ سیدِ کا نتات (محمدِ مصطفے صلی ایڈ مدید وآلہ وسلم ) تنہیں عاد و شمود کے واقعات سنتے ہیں اور میں رستم و اسفند بار اور شاہانِ قارس کی کہانیاں سنا تا ہوں ، پچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے ور قرانِ یاک سننے سے رہ گئے۔اس پریدآیت نازل ہوئی۔

#### احاديث

صدیت ا: تر مذی و ابو واود اور این ماجه نے عقبہ بن عامر رضی الله تعالٰی عنه سے روایت کی ، که رسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلّم نے فرمایا : جینی چیزوں سے آ دمی لہوکرتا ہے ، سب باطل ہیں تمریکان سے تیر چلانا اور گھوڑ ہے کو ادب وینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ میہ تینوں حق ہیں۔ (1)

صدیث ۲: امام احمد ومسلم و ابو داور و این ماجہ نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ دسلّم نے فرمایا: جس نے نردشیر کھیلا کو یا سوئر کے گوشت وخون ہیں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ (2)

(1) سنن الترندي، كتاب نصائل الجعاد، باب ماجاء في نصل الري في سبيل الله، الحديث: ١٦٣٣، ج٣٩، ٣٣٨.

### محيم الامت كے مدنى مجول

ے پہلے عرض کیا گیا ہے کہ لہولیتن کھیل میں وہ چیزیں ہوتی ہیں: غفلت اور لذت، غافل کرنے والا جرمل باطن ہے محر لذت والا ممل تفصیل طلب ہے پہال ابو سے مراد لذت والا ممل ہے۔

ان تیون پر قواب ملا ہے کونکہ تیر اندازی اور گھوڑ ہے کی سواری ہے دین وایمان کی تفاظت ہے کہ بہ تیاری جہاد ہے اور اپنی بیوی ہے کے میلئے چیز کرنے میں مجاند فازی پیدا کرتا بھی ہے اور اپنی اور اپنی اور اپنی بیوی کی عصمت و عفت کی تفاظت بھی کہ ایسی خوش طبی کرنے والہ جوڑا ان شاواللہ فیر خورت یا فیر مرد کی طرف رخ نہیں کرتا بعض مردوں کی بیویاں خوبصورت بوتی ہیں گر دو برسٹورت رنڈیوں کی مجت ہیں گرتی رہوتے ہیں، کیوں اس لیے کہ ان کی بیویوں کو زینت وابو ٹیسی آتا ور نہ رنڈی میں کیا چیز ہے جو اپنی عد ل زوجہ کے پاسٹیس دل لہی نا ایسید موقعہ پر عہادت ہے بین آتے بنوں پھر الیسید موقعہ پر عہادت ہے بین آتے بنوں پھر وہ ان کی مشت جوڑ دے جس کی وجہ ہے وہ بحول جائے گواں شاہ رسیدان جہاد دونوں بتا دین کی اور وہ نا شکر کی کا مرتکب ہوا بہذا استہار کی مشت جوڑ دے جس کی وجہ ہے وہ بحول جائے تھا کی دجہ سے اول بی دین علم حاسل کرکے بھول جاتا بھی کمناہ ہے جب کہ بن سستی کی وجہ سے بول بی دین علم حاسل کرکے بھول جاتا بھی کمناہ ہے جب کہ بن سستی کی وجہ سے بول بی دین علم حاسل کرکے بھول جاتا بھی کمناہ ہے جب کہ بن سستی کی وجہ سے بول بی دین علم حاسل کرکے بھول جاتا بھی کمناہ ہے جب کہ بن سستی کی وجہ سے بونون کی قدر جانے ۔ (مراة المنائی شرح مشکو ق المصائی میں 20 میں 21 کی اور وہ کا بھی کہ کی قدر جانے ۔ (مراة المنائی شرح مشکو ق المصائی میں 20 میں 21 کی دور کی گول جاتا ہی کہ کا اور وہ کا بھی کوئی قرآن کی قدر جانے ۔ (مراة المنائی شرح مشکو ق المصائی میں 20 میں 21 کی دور کی کور جانے ۔ (مراة المنائی شرح مشکو ق المصائی میں 20 میں 21 کی دور کی اور وہ کا کمور کی دور کور کی دور کی دور

(2) صحيح مسم، كتاب الشعر، بابتريم اللعب بالنردشير، الحديث: ١٠١ـ (٢٢٦٠) من ١٢٠٠.

### عكيم الامت كي مدنى يحول

ا نہ رس کے بادشہوں میں ایک بادشاہ آردشیرائن تا بک گزرا ہے اس نے یہ جواایجاد کیا۔ زرجمعتی ہار جیت کی ہو ۔ کی اردشیر سرشیر سے لیے اس نے یہ جواایجاد کیا۔ زرجمعتی ہار جیت کی ہو ۔ کی اردشیر سرشیر سے لیا گیا سے اس کھیل کا نام زوشیر رکھا گیا لین اردشیر کا جواس کی ایجاد کردہ بازی۔ مرقات نے فرمایا کہ اس کا موجد شہور بن آردشیر بن ازدشیر بن سے۔

وسلم) کی نافر مانی کی۔(3)

وس) کی ہار ماں کا ہر اور ہے۔ ابوعبد الرحمن تعلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسر حدیث سا: اہام احمہ نے ابوعبد الرحمن تعلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وس نے فرمایا: جو شخص نر دکھیاتا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے ، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پبیپ اور سوئر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (4)

حدیث الله دیلی نے ابن عباس رضی الله تعالی عنها سے روایت کی، رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم فرمایا: اصحاب شاہ جہنم میں ہیں، جو بیہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مارڈ الا۔(5)اس سے مراد شطرنج کھیلنے والے ہیں جو بادشاہ پرشہ دیا کرتے ہیں اور مات کرتے ہیں۔

حدیث ۵: بیبقی نے حضرت علی رضی الله تعالی عنه سے روایت کی ، وہ فرماتے ہیں ، شطر مج عجمیوں کا جوا ہے۔ اور ابن شہاب نے ابوموی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ، وہ کہتے ہیں کہ شطر مجے تہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔ اور انھیں سے دوسری روایت بیہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالیباطل کو دوست جیس رکھتا۔ (6)

حدیث ۲: ابو داود وابن ما جدنے ابوہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس وعثان رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی، كەرسول التدسلى الندنعالى علىدوسلم نے ايك شخص كوكبوترى كے بيجھے بھائے ديكھا، فرمايا: شيطانه كے بيجھے بيجھے شيطان جارہاہے۔(7)

۲ \_ سؤر کے گوشت وخون میں ہاتھ ساناا ہے جس بھی کرتا ہے اور کھنونا عمل بھی ہے اس لیے اس سے تشبید دی گئی۔خیال رہے کہ زوشیر کی حرمت پرامت کا اجتماع ہے،شطرنج احزاف کے ہال ممنوع ہے،شوافع کے ہال جائزہے بشرطیداس میں ولی بارجیت ندمورنمازیا جا عت نمازندجائ ، كيين والے كالى كلوچ ندكرير \_ (مراة المناجي شرح مشكوة المماج، ج١٠ اص ١٣١)

- (3) سنن أبي داود، كمّاب الأوب، باب في النعي عن اللعب بالنرد، الحديث: ٩٣٨، جهم من اعه،
- (4) المسندلد مام أحمد بن صبل، احاديث رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ١٩٩١ ٣٣٠، ج ٩ م ٠٥٠.
  - (5) كنزائعمال، كتاب اللمودد الخيرةم: ١٢٠ ٠ ٣٠ ج ١٥ م م ٩٥٠.
  - (6) شعب الايمان، باب في تحريم الملاعب والملاسمى، الحديث: ١٥١٨، ج٥٥، ص١٣٦.
  - (7) سنن أي داود، كمّا بالإدب، باب في اللعب بالحمام، الحديث: ٩٣٠، ج٣٩٠٠ الساء

حکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ كوتر باز كوشيط ن فرمايا اور كبوتر بازى كوشيطانه كيونكه جو چيز رب تعالى سے غافل كرومے وہ بھى شيطان ہے اور غافل ہوج نے و لا بھى شیعان ۔ خیاں رہے کہ کیونز پالنا جائز ہے جضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد عرام میں بہت کیوز پنے ہوئے ہیں، پہلے زمانہ میں --

صدیث ک: ترفدی نے این عباس رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے چو یابوں کواڑائے سے منع فرمایا۔(8)

حدیث ۸: بزار نے انس رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرہ یا: دو

آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، نفرہ کے وقت باہے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔ (9)

حدیث 9: بیبق نے جابر رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ

گانے سے ول میں نفاق اوکتا ہے، جس طرح پانی سے تعینی اُوکتی ہے۔ (10)
حدیث • ا: طبرانی نے ابن عمرض اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت سننے سے اور چفلی کرنے اور چفلی بسننے سے منع فرمایا۔ (11)
صے اور گانا سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چفلی کرنے اور چفلی بسننے سے منع فرمایا۔ (11)
حدیث اا: بیبق نے این عباس رضی اللہ تعالٰی عنبما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا

کبوتروں سے پیغام رسانی کا کام لیا جاتا تھا گر کبوتر بازی کرنامنوع ہے، ہر بازی منوع ہے کہ بینماز تلاوت بلکه دنیاوی ضروری کامون سے فائل کردیتی ہے جیسے مرغ، بٹیر پالناجائز گرمرغ بازی، بٹیر بازی، تیتر بازی اور آئیں لڑانا حرام ہے خصوصا جب کہاس پر ولی ہرجیت موکداب یہ جواویکی ہے برقات بیں فربایا کہ صرف اڑا نے کے لیے کبوتر پالنا کروہ ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المفاجع، ج٢ بس ٢٣٨)

(8) سنن الترندي وكتاب الجعاد ، باب ماجاء في كراهية التحريش جين البحائم ... إلخ ، الحديث: ١٠١٧ من ٣٠٠٠ م

(9) مجمع الزوائد، كمّاب البنائز، باب في النوح، الحديث: ١٥٠ ١٠، ٢٥، ٥٠.

(10) شعب الما يمان، باب في حفظ الليان، فهل في حفظ الليان عن الفناء، الحديث: ١٠٥٠، ج٣، م ٢٧٩

علیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی مرد کا گانا خودگانے والے اور سنے والے کے دل بی منافقت پیدا کرتا ہے لہذا عورت کا گانا سننا یا عورت و مرد کا مل کر گانا یا باجہ پر
گانا اس سے بدتر ہے۔ عرب کہتے ہیں الفتاء وقیۃ الزنا لینی گانا ذنا کا منتز ہے، مراد گانے سے وہ ہی ہے جواو پرعرض کیا خوش اطانی سے نعت شریف حضرت حسان پڑھتے ہے، حضور کی تشریف آور کی ہے موقعہ پر مدید منورہ کی بی نیجار کی بچوں نے گیت گئے ہیں، شادی عید کے موقعہ پر مدید منورہ کی بی نیجار کی بچوں سے گئے ہیں، شادی عید کے موقعہ پر مدید منورہ کی بی نیجار کی بچوں کے حصور سے ایک ہوتی ہوتی ہے ورتوں کے بیا جازت دکی، اجہی محورتوں سے مرد نعت بھی نہ تین کہ آواز میں دکشی ہوتی ہے ای لیے عورتوں کو اذان دین بھیر کہنا، خوش الحائی سے اجنبیوں کے سامنے تلاوت قرآن کرنا سب ممنوع ہے عورت کی آواز بھی سرے۔

(مراة المتاتيح شرح مشكوة الصانعي ج٢ ج٥ ٢٣)

(11) كنزالعمال ، كمّاب اللمو ... إلى ، رقم : 400 • 11 ، ج 10 ، ص 90. وتاريخ بغداد ، الرقم : ٢٢ سسم ، الحكم بن مروان ، ج ٨ يم ١٢٠.

# شوع بهار شویست (صرنازدیم)

کہ امتد تعالیٰ نے شراب اور جوااور کوبہ ( ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہرنشہ والی چیز حرام ہے۔ (12)
حدیث ۱۲: ابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روابیت کی کہتی ہیں: میں گڑیاں کھیل کرتی تھی اور
کہمی رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ و شام ایسے وفت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں۔ جب حضور (صلّی اللہ
تعالٰی علیہ طالہ وسلّم ) تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ طالہ وسلّم ) چلے جاتے لڑکیاں آجا تیں۔ (13)

(12) السنن الكبرى للنيمتني بركتاب الشماوات، باب ما يدل على ردهما وقد. زالخ الحديث: ٣٠٩٣، ج١٠٩٠، ج١٠٩٠، على ٣٠٠ على كتيم الامت كي مدنى مجمول

ا ۔ شراب جونے کی حرمت تو قرآن کریم میں صراحة مذکور ہے طبلہ وغیرہ باجوں کی حرمت اشارۃ بیان ہوئی کہ فر ، یا" و مین النّامیں من یَّفُ تَیر ٹی لَھُو الْحَیٰدِیْٹِ " تحمیل کی چیزوں میں طبلہ بھی داخل ہے۔

۲ \_ نشرآ در چیزخواہ خشک ہوجیسے بھنگ چیں افیون یا پتلی جیے شراب تاڑی دفیرہ سب حرام بیں اس پرتمام مت کا جناع ہے۔اختلاف اس میں ہے کہ شراب انگوری کے علاوہ و دسری شرابیں جدنشہ ہے کم چینا حرام ہے یا نمیں ،اس پر بھی انقاق ہے کہ افیون ، بھنگ، چیں وفیرہ خشک نشرآ در چیزیں دواء استعمال کی جاسکتی ہیں جب کہ نشہ نہ دیں بعض مجونوں میں افیون پڑتی ہے۔ ۳ \_ قاموں میں ہے کہ کو بہ بعنم کاف ،شطر نج نردشیر ، چیونا فہل ، بر بط غرضکہ یہ لفظ مشترک ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المعاني، ج٧، ص ٣٣٣)

(مراة البناجي شرح مشكوة المصابيح، ج٥،ص ١٦٢)

(13) سنن أي داود، كمّاب الدوب، باب اللعب بالبنات، الحديث: ١٣٩٣م، ج٣، م ١٣٩٠.

### محیم الامت کے مدنی پھول

ا بنات جمع ہو ہوں کی جو گئی واڑی، بہال یا تو ساتھ کھینے والی افرایاں مراد ہیں تو ہمعنی مع ہے اور یا مراد گڑیاں ہیں کہ وہ بھی بچوں

گرشکل کپڑے ہے ہنائی جاتی ہیں اس لیے انہیں بنات کہتے ہیں، دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں، کونکہ سہیلیوں کا ذکر تو سے آرہ ہے، بید

گڑیال یا تو آپ اپنے سکے سے لائی تھیں یا حضور کے ہاں آکر خود بنائی تھیں یا خود سرکار عالی نے بنوائی تھیں۔ بہر حال اس ہے معوم ہوتا

ہے کہ بچول کے سے گڑیاں بنانا ان سے کھیلنا جائز ہے کہ بید دو اصل ان کو ہینے پرو نے اور کھانا تیار کرنے کی تعلیم کا ذریعہ ہے۔

اس اس حدیث کی بنا پر بعض علاء نے بچوں کے کھلونے جائز فرمائے آگر چہ وہ شکل والے ہوں لہذا تصاویر کے تھم سے وہ میحدہ

ہیں۔ سنتمون آئی سے بنا بمعنی جھپ جانا، بہاں چلا جانا مراد ہے کہ چلے جائے ہے بھی انسان جھپ جاتا ہے۔

سے خلاصہ بیہ ہے کہ محلہ کی بچیاں میرے ساتھ گڑیاں کھیلی تھیں جب سرکار عالی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف کہ تے تو وہ اپنے اسے تھر وہ جاتیں اور جب حضور با ہرتشریف کی بچیاں میرے ساتھ گھیں۔

حديث النصيح بخاري ومسلم مين حضرت عائشه رضي الله تعالى عنها عدوي، كهني بين: بين نبي كريم صلى الله تعالی علیہ وسلم کے پہال گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند دوسری اڑکیاں ہمی کھیلتیں۔ جب حضور (صلّی التد تعالی علیہ ڈالہ وسلم )تشریف لاتے وہ حبیب جاتیں۔حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ دسلم )ان کو میرے پاس بھیج دية، وه ميرك ياس آكر كيل تاتي - (14)

حدیث مهما: ابوداود نے حصرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے ردایت کی مہتی ہیں کہ رسول امتد سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غزوہ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کے طاق پرگڑیاں تھیں اور پردہ پڑا ہوا تھا، ہوا چلی اور پردہ کا کنارہ ہٹ عمیا، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی گڑیاں دکھائی دیں۔حضور(صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم)نے فر ما یا: عائشہ بید کیا ہیں؟ عرض کی ،میری گڑیاں ہیں۔ان گڑیوں کے درمیان ہیں کپڑے کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو بازو

حضور (صلّی الله تعالی علیه فاله وسلم) نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کڑیوں کے پیچ میں بیرکیا ہے؟ عرض کی ، میکھوڑ! ہے۔ ارشاد فرمایا: کھوڑے کے میرکیا ہیں؟ عرض کی ، میگوڑے کے باز و ہیں۔ارشاد فرمایا: کھوڑے کے لیے بازو۔حضرت عائشہ(رضی اللہ تعالٰی عنہا)نے عرض کی ، کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑ دل کے باز ویتھے،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم ) نے من کرتمبسم فر مایا۔(15)

(14) منتج ابخاري، كمّاب الدوب، باب الانبساط الى الناس، الحديث: • ١١٣٠، ج ٢٠،٥ م ١١٠٠

وصح مسلم، كمّاب نصائل الصحابة ، باب في فضائل عائشة ... إلخ ، الحديث: ٨١\_ (٢٣٣٠) بم ٢٥٣١.

(15) سنن أي داود، كمّاب الأدب، باب اللعب بالبنات، الحديث: ٢ سه ١١، ج ١١، م ١٩٠٠.

### عكيم الامت كمدنى كمول

ا ہے تبوک مدیند منورہ ، در دمثق (نثام ) کے درمیان ایک مشہور جگدہے میٹ<del>ز وہ ۹ ج</del>ے میں ہواء آخری غز وہ مید ہی ہے۔ای غز وہ کا نام غز وہ مسرت یعنی بخت تنگی کاغزوہ ہے، بخاری شریف نے اسے بعد تجتہ الوداع لکھاہے، بیٹلڈ ہے شاید کاسپ کی فلطی ہے (مرقات)

٢ \_ حنين مكه معظمه و طائف كے درميان ايك جنگل كا نام ہے ؤوالجاز كے قريب ہے آج كل اسے نہل كہتے ہيں، نقير نے طائف جاتے ہوئے اس کی زیارت کی بیٹرز وو م جس انتخ کمد کے بعد ہوا۔

سے سبوہ کا تر جمہ بعض نوگوں نے الماری کیا ہے گر طاق نہایت سمجھ کیونکہ اکثر بچیاں ابنی گڑیاں کھلونے طاقوں میں بی رکھتی ہیں ہم پہلے عرض کر بھے ہیں کہ گڑیاں لڑکیوں کے لیے کھیل بھی ہے تعلیم بھی اس سے دہ کھانا پکانا سینا، پروما بخو بی سکھ حاتی ہے۔ ام انمو سنین لؤ کہن میں بى حضورصلى ملدعليه وسلم كم محرثادى موكرة في تعيل \_

م بعضرت، م المؤمنين نے ہوا كوحضرت سليمان عليدالسلام كا مكوڑا قرار ديا۔ اور ظاہر ہے كہ جواحضرت سليمان عديد اسل م كے علم ہے ہے



### 多多多多多

جلتی تھی۔ رب تعالی فرما تا ہے بہنجری یائم وال اٹراز ویا اور اس سے اپنے گھوڑے کی سند بتائی بہمان اللہ چھوٹی عمر ورا تا نقیم جواب، خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاکشہ صدیقہ سے نکاح دسویں سال نبوت بعنی اجرت سے ثمن سال پہلے کہ معظر میں دسویں شوال کو کیا ،اس وقت آپ کی عمر چھسال تھی اور بیغز وہ میچاور 9 ہے میں ہوئے ،اگر چاس وقت آپ بالغہ تھیں محرعمر یقیعًا ہی تا جی اس کے گڑیاں بناتی اور ان سے کھیلتی تھیں۔

۵۔ بین آپ نے میرے اس جواب پرتمبیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ عمل جائز تھا بعض علما وفرماتے ہیں ان گزیوں اور س مکوزے
کے آنکو تاک کان نہ تنصرف چیتھڑوں کے مجسمہ منصے اور ان اعضاء کے بغیر تصویر نہیں کہلاتی البترا جائزتھی بعض نے فرمایا کہ میدواقد
محیل کی حرمت آئے سے پہلے کا ہے بھر ترجیح اس کو ہے کہ بچوں کے محلونوں کے احکام ہلکے ہیں۔ (اشعہ)

(مراة المناجيج شرح مشكوة امصابح، ج٥،ص ١٨٥)

### مسائل فقهيه

مسئلہ ا: نوبت بچانا اگر تفاخر کے لیے ہوتو ناجائز ہے اور اگر لوگوں کو اس سے متنبہ کرنا مقصود ہواور نفخات صور یا دولانے کے لیے ہوتو تین وقتوں میں نوبت بچانے کی اجازت ہے بعد عصر اور بعد عشا اور بعد نصف شب کہ ان اوقات میں نوبت کو نفخ صور سے مشابہت ہے۔ (1)

(1) الدرالخار كماب أعظر والاباحة من ٩٥٨،

اعلی حصرت امام المسنت بمجدودین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیه رحمۃ الرحن فراوی رضوبیشریف میں تحریر فرماتے ہیں: حضور معروح کے بیدارشا دات عالیہ ہمارے لیے سند کافی ،اوران اہل ہوا دہوں عربیان چشتیت پر جست کافی ۔ ہاں جہاد کاطبل ہحری کانقارہ

، حمام کا بوق ،اعلان نکاح کا بے جلاجل دف جائز ہیں کہ بیآلات لہو دلعب نہیں ، بوہیں سیمجی ممکن کہ بعض بندگان خدا جوظلمات نئس

وكدورات شہوت سے يك لخت برى ومنزه ہوكر فانى فى الله و باقى بالله ہو گئے كه تلايقولون الا الله و لايسمعون الا الله بل لا يعلمون الا الله بل ليس هذاك الا الله وه الله تعالى كروا كيمونيس كتب ،الله تعالى كروا كيمونيس سنتے ، بلكه الله تعالى كے بغير

لا يعلمون الا الله بل ليس هدائك الا الله -ده الله عال عصرا جويل عبد الا يعلمون الا الله بل الله عند الله علم الله علم الله علم الله علم الله علم الله تعالى الله علم الله تعالى الله علم الله تعالى الله تعالى الله علم الله تعالى الله تعالى الله علم الله علم الله تعالى الله تعالى الله علم الله تعالى الله تعالى الله تعالى الله علم الله تعالى الله تعالى

ان میں کسی نے بھالت فلبر حال خواہ میں الشریعة الكبرى تك بینے كرازانجا كدان كى حرمت بعین مانيس،

والمأ الاعمال بألنيات والمألكل امرممانوى ا\_\_

اعمال كادارو مدار ارادول پر موتا ہے اور برخص كے ليے وي يحد بيس كاس في اراده كيا، (ت)

(ا میج ابخاری باب کیف کان بدء الوحی الخ قد کی کتب خانه کراچی ۱/۳)

بعد وثول تام واطمينان كالل كه حالاً ومالاً فتزمنعدم احيانا الديم إلى اقدام فرمايا بورولها فافتاطل محقق آفندى شاهى قدس الله تعالى معرى الساهى ردالمحتار مين زير قول در مختار : ومن ذلك (اى من الملاهى) ضرب النوبة للتفاخر فنو للتنبيه

وللباسيه كها اذا ضرب في ثلثة اوقات لتن كير ثلث نفخات الصور ا\_الخ

اس سے پین آلات لہویں سے فخر میرطور پرنوبت بجانا بھی ہے لیکن اگر ہوشیار کرنے کے لیے بجائی جائے تو کوئی حرج نہیں ۔ جیسا کہ تین اوقات میں یا نین دفعہ نوبت بجائی جائے تا کہ صور اسرافیل کے تین دفعہ بھو تکئے کی یاد تازہ ہوالخ (ت)

(٢ \_ ورمختار كمآب الحظر والا باحة مطبع مجتب كي د بلي ٢ / ٢٣٨)

فرماتے ہیں:

هذا يفيدان الة اللهو ليست محرمة لعينها بل لقصد اللهو منها اما من سامعها اومن المشتغل بها وبه -

المراد المراديم) المراديم) المراديم) المراديم) سے ایس سے اگر نوبت بجوانے والے کو بھی اس کا دھیان ہواور کاش سننے والے کو بھی نوبت کی آواز کر رکھی ہوبت کی آواز کر ر ی سے مقصور باد آئیں، تکر اس زمانہ میں ایسے لوگ کہاں، بہاں تو نوبت سے مقصود دھوم دھام اور شادی بیاہ کی روز ہ

. مسئلہ ۲:عید کے دن اور شاویوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں ، اس میں جھانج نہ ہول اور قوا<sub>عر</sub> موسیقی پر نہ بچائے جائیں یعنی تھن ڈھپ ڈھپ کی ہے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (2) مسکلہ سا: لوگوں کو بیدار کرنے اور خبردار کرنے کے ارادہ سے بگل بجانا جائز ہے، جیسے جمام میں بگل اس لیے \* بیجاتے ہیں کہ لوگوں کو اطلاع ہوجائے کہ حمام کھل گیا۔ رمضان شریف میں سحری کھانے کے ونت بعض شہروں میں نقارے بچتے ہیں، جن سے میمقصود ہوتا ہے کہ لوگ سحری کھانے کے لیے بیدار ہوجا نیں اور انھیں معلوم ہوجائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے بیہ جائز ہے، کہ ریہ صورت کہو ولعب میں داخل نہیں۔(3) .

اسی طرح کارخانوں میں کام شروع ہونے کے دفت اور ختم کے دفت سیٹی بجا کرتی ہے بیہ جائز ہے، کہ اپو مقصود نہیں بلکہ اطلاع وسینے کے لیے میرسیٹی بیجائی جاتی ہے۔ای طرح ریل گاڑی کی سیٹی سے بھی مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو

تشعر الاضافة الاترى ان ضرب تلك الالة بعينها حل تأرة وحرم اخرى بأختلاف النية بسباعها والامور, بمبقاصدها وفيه دليل لساداتنا الصوفية الذين يقصدون بسباعها امورأ همر اعلم بها فلايبادر المعترض بالانكاركى لايحرمربر كتهجر فأنهم السادة الاخيار امدنانله تعالىبامدادتهم واعادعلينا من صالح دعواتهم وبركاتهم \_\_\_(ا\_ردامحتاركتاب الحظر والاباحة تصل البيع واراحياء التراث العربي بيروت ١٢٣/٥) بیہ بات فائدہ دیتی ہے کہ آلہ کہو بعینہ (بالذات) حرام نہیں بلکہ ارادہ وعمل لہو کی وجہ سے حرام ہے تحواہ بیرس مع کی طرف سے ہویا اس سے مشغول ہونے دالے کی ظرف سے ہو "اضافت" سے یہی معلوم ہوتا ہے ، کیاتم دیکھتے نہیں کہ بھی اس آلہ لہو کو بعینہ بجانا اور استعال کرنا حلال ہوتا ہے اور بھی حرام ، اور اس کی وجدا خمال ف نیت ہے ، لیس کامول کے جائز اور نا جائز ہوئے کا وارومدار ان کے مقاصد پر جنی ہوتا ہے ،اس بیں ہم رے سادات صوفیہ کی دلیل موجود ہے کہ وہ ساع ہے ایسے دموز کا ارادہ رکھتے ہیں کہ جن کو دہ خود بھی حجمی طرح جانتے ہیں لہذا اعتراض کرنے والا انکار کرنے میں جلدی نہ کرے کہیں ایسانہ ہو کہ ان کی برکت سے محروم ہوجائے ، کیونکہ وہ پسندیدہ سادات ہیں ہیں ان کی امداد ہے الند تعدلی ہماری مدد فرمائے ،ادران کی نیک دعاؤل اور برکات کا ہم پراعادہ فرمائے بیتی انھیں ہم پرلوٹاوے۔(ت)

( قَأُوَى دِصْوبِيهِ جِلْدِ ٣٣٠،٣ ص ٨١،٧٩ رَضَا فَا وَتُدَّيِثُن، مِ هُورٍ )

<sup>(2)</sup> رد بحق رب كماب الحظر والأباحة ، ج و م 20.

و، لفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السابع عشر في الغناء، ج ٥٩، ٣٥٧.

<sup>(3)</sup> روالمحتار، كماب الحظر والأباحة ، ج٩٥، ١٥٤٥.

معلوم ہوجائے کہ گاڑی جیبوٹ رہی ہے یا ای قشم کے دوسرے سیجے مقصد کے لیے سیٹی دی جاتی ہے ہی جائز ہے۔
مسئلہ سمانہ سمانہ سمانہ تنجفہ (4)، چوسر (5) کھیلتا تا جائز ہے، شطر نج کا بھی یہی تھم ہے۔ ای طرح لہو ولعب کی جہتی قشمیں ہیں
سب باطل ہیں صرف تین قشم کے لہوگی حدیث ہیں اجازت ہے، ٹی ٹی سے ملاعبت اور گھوڑ ہے کی سوار کی اور تیرانداز ک
کرتا۔ (6)

مسئلہ ۵: تاچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ،طنبورہ بجانا، ای طرح دوسرے نسم کے باہبے ب ناجائز ہیں۔ (7)

مسئلہ ٢: متصوفہ زمانہ کہ مزامیر کے ساتھ توالی سنتے ہیں اور کبھی او چھلتے کودتے اور ناچنے گلتے ہیں اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے، ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں۔جو چیز مشائ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ ویا جوان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت وردت طاری ہوگئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہوگئے اور اس حال وارفسی میں ان سے حرکات غیراضتیار بیصادر ہوئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

مشائ و ہزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال و قال میں زمین آسان کا فرق ہے، یہاں مزامیر کے ساتھ مخفلیں منعقد کی جاتی ہیں، جن میں فساق و فجار کا اجتماع ہوتا ہے، نا اہلوں کا مجمع ہوتا ہے، گانے والوں میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں، تالیاں ہجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کو دیتے ناچتے تقریحے ہیں اور اس کا نام مال رکھتے ہیں ان حرکات کو صوفیہ کرام کے احوال سے کیا نسبت، یہاں سب چیزیں اختیار کی ہیں وہاں ہے اختیار کی ہیں۔ (8)

امل معرت اله ما المسنت المحدودين وطنت الثاه الم احدوضا فان عليه دممة الرحمن فآوى رضوية شريف من تحرير فرا ي ويل مسئلة نص شارع عليه انصلوة والسلام سے لياجائے كا يافقد الم مجتبد رضى انقد تعالى عند سے اگر نص شارع صلى الله تعالى عديه وسم اركار ب تومزا مركى حرمت ميں احاد ميت كثيره بائغ بحد توانز وارو إيل از انجمله اجل واعلى حديث سيح بخارى شريف ہے كه حضور سيد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم فرياتے ہيں:

<sup>(4)</sup> یعنی ایک کھیل کا نام جوتاش کی طرح کھیلا جاتا ہے، اس میں 96 ہے اور آٹھ رنگ ہوتے ہیں اور تین کھلاڑی کھیتے ہیں۔

<sup>(5)</sup> لین فردشر (چوسر) ایک کھیل ہے، ایک بادشاہ آردشیرین با بک نے بدیجوا ایجاد کیا تھا۔

<sup>(6)</sup> الدرالخار، كتاب الحظر والاباحة يصل في البيع، جه، ص ١٥٠، وغيره.

<sup>(7)</sup> ردالحتار، كماب الحظر والأباحة ، فصل في المبع ،ج ٩٥ ص ٢٥١.

<sup>(8)</sup> الفتاوى العمدية ، كما ب الكراهية ، الباب السالع عشر في الفتاء، ج ٥، ص ٢٥٦.

# 

ليكونن من امتى اقوام ليستحلون الحروالحرير والخبروالمعازف. ال

منرور میری امت میں وولوگ ہونے والے بیں جوملال تغمرا نمیں مے عورتوں کی شرمگاہ لینی زیا اور دیشی کیڑوں اور شراب اور با جول کویہ (ا معیم ابخاری کتاب الاشربه باب ماجاومین بسخل الخرقد یی کتب خانه کرا چی ۸۳۵/۳

مديث ميح جليل متعق

وقد اخرجه ايضاً احمد ٢٠٠٠ وابوداؤد وابن مآجة والاسمعيلي وابونعيم باسانيد صعيحة لامطعن فيها وصمع جماعة الحرون من الائمة كما قال بعض الحفاظ قاله الإمام ابن حجر في كف الرعاع سيد

نیزامام احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، محدث استیل اور ابوقیم نے اسے سے استاد کے ساتھ کہ جن میں کوئی طعن نہیں اس کی تخریج فرمائی، اورائمہ کی ایک دومری جماعت نے اس کوچے قرارویا مبیہا کہ بعض حفاظ نے کہاہے، چنانچدامام ابن حجرنے کف الرعاع میں فرمایا ہے (ت) (۲ \_ مسندامام احد بن حنبل عن ابي امامه السكتب الاسلام بيروت ٥/ ٢٥٨ و ٢٦٨) (٣ \_ كف الرعاع التسم الثالث عثر يجيه ثاني وارالكتب العلميه بيروستناس ١١٠١ و ١١٠١٠)

احاديث محاح مرفوعها للمديم مقابل بعض منعيف قص يامهمل واقع يامتشابه بيثن نبيس بوسكته هرعاقل جانتا ہے كميح كے سامنے منعيف متعين کے آھے متل ، محکم کے حضور منشابہ واجب الترک ہے، پھرکہاں قول کہاں حکایت تعل، پھرکجامحرم کامیح ، ہرطرح میں واجب العمل، ای كوترجيء اور اكرف يمطلوب هي توخودامام مذهب امام اعظم امام الائمدرضي الله تعالى عنه كاارشاد إدر بداييجيس اعلى درجه معتدكاب كاارشاد كافى دوانى:

دلت النسألة على ان الملاهي كلها حرام حتى التغني لضرب القضيب وكذا قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه ابتليت لان الابتلاء بالبحرم يكون ال

مسئلہ اس بدارات کرتا ہے کہ مین کود کے تمام سامان حرام وی حق کہ ( کسی چیزیر ) کانے کی ضرب کا کر گانا (بیمجی زمروحرمت میں وافل ے) اور · ی طرح امام اعظم ابوحنیفدرض الله تعالی عنه کاریار شاد که بین اس مین میتلا کیا حمیا اس کے که ابتلاح ام میں ہوا کرتی ہے۔ (ت (ا\_إلبداية كتاب الكراهية فصل في اله كل والشرب مطبع بوسني تكعنوً ٢٠/ ٣٥٣)

غرض مدیث وفقد کا تھم توریہ ہے ہاں اگر کسی کو قصدا ہوں پرتی منظور ہوتو اس کاعلاج کس کے پاس ہے کاش آ وی گناہ کرے اور گناہ جانے وقرارلائے اصرار سے باز آئے لیکن بیتو اور بھی سخت ہے کہ ہوں بھی پالے اور الزام بھی ٹالے اپنے حرام کوحلاں بنالے۔ پھروی پربس بیل بلکه مها ذائنداس کی تبهت محبوبان خدا برسنلسله عالیه چشت قدست اسرار جم کے سروعرتے ہیں ندخدا سے خوف نه بندول سے شرم کرتے ہیں ح لا كله خود حضور محبوب الني سيدي ومولا كي نظام الحق والمدّين سلطان الاولياء رضى الله تغالَى عنه وعنا بهم فوا مدشريف مي فرمات بين: مزامير حرام ست ٢\_ (٢\_ فوائد الفواد)

#### ہے اور اگر کبوتر اڑانے کے لیے حیت پر چڑھتا ہے جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا اڑانے میں کنگریاں پھینکآ \_\_\_\_

( كائے بمائے كالات كااستعال كرنا حرام ہے۔ =)

مول نا فخر الله بن زراوی خلیفه حضور سیدنا محبوب النبی رضی الله تغالی عنبمائے حضور کے زمانہ مبارک بیس خود حضور کے تھم اتھم سے مسئلہ ساتا میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا اس میں صاف ادشاد ہے کہ:

اماسهاع مشائفتارض الله تعالى عنهم فيريع عن هذه التهبة وهو مجرد صوت القوال مع الاشعار البشعرة من كمال صدعة الله تعالى سي

ہورے مشائخ کرام رضی اللہ تعالٰی منم کا ساع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے دہ صرف توال کی آ داز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔ (سے کشف القناع عن اصول انساع)

نندانسان اس امام جنیل خاندان عال چشت کابیار شاد مقبول ہوگا یا آج کل مرعیان خامکار کی تبست بے بنیاد ظاہرة النسادول حول ولا توقا الا باللہ انعظیم (جس کا نساد واضح ہے۔ مناہوں ہے بیچے اور بھلائی کرنے کی طانت کسی میں نہیں محر اللہ تعانی بلندمر تبہ بزرگ قدر کی توقیق عطا کرتے ہے۔۔۔)

(ال ميرالا ولياء باب نم در بيان ساح ووجدمؤسسة انتشارات اسلاى لا بورص ٢٠١٥)

مسد نو! بیفنوی ہے سرور دسردارسلسلہ عالیہ چشت حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ کا۔ کیا اس کے بعد بھی مفتریوں کو منہ دکھ نے ک منجائش ہے۔

نیز سیرالا دمیاء شریف بین ہے: کے بخدمت معفرت سلطان المشارکخ عرضداشت که دریں روز پالیضے از درویشاں بستانه دار درمجمعے که چنگ در باب دمزامیر بودرتھی کردند فرمود نیکونه کردواندا نچه نامشروع است نالپندیدواست بعدازال کے گفت چول یں حا کفدازال مقام بیروں آمد ند بایشاں گفتند کہ شاچہ گردید دوال جح مزامیر بود ساخ چگونه شنید درتھی کردید ایشاں جواب داوند که باچنال مستفرق ساع بودیم که ہے

## ہے جن سے لوگوں کے برتن ٹوٹے کا اندیشہ ہے، تو اس کو بختی سے منع کیا جائے گا اور منزا دی جائے گی اور اس پرجی نہ

نداستيم كداين جامزاميرست يانه دهنرت سلطان المشامخ فرموداين جواب بهم چيزے نيست اين تخن در بهرمعصيجها بيايدا \_\_\_ ایک خادم نے سلطان المشائج کی بارگاہ میں عرض کیا کہ ان ونوں آستانے کے بعض ور دیشوں نے اس مجلس اور محفل میں ناچ کی ہے جہال س ا ت ساع چنگ ورباب اور سارنگی و مزامیر وغیره تنه تو ارشاد فر ما یا انهول نے اچھانبیں کیا کیونکہ جو کام نا جائز ہے وہ پہند بیرہ نہیں ہوسکیا۔ اس کے بعد ایک کہنے گا کہ جب بیاوگ اس حالت سے فارغ ہوئے تولوگوں نے ان سے پوچھا کہ بیتم نے کیا کیا ہے، سر محفل میں تومزامیر بھی ہتھے پھرتم نے قوانی بھی سی اور ناچتے بھی رہے۔ انہوں نے جواباً بتایا کہ ہم ساع میں اس قدرمستفرق ( ڈو بے ہوئے ) تھے کہ میں پتہ ہی نہیں چلا کہ مزامیر بھی ہیں یانبیں۔اس پرسلطان المشائخ نے فرمایا کہ بیکوئی معقول جواب نہیں اس سئے کہ یہ بہانہ تو تمام سكن بهول عيل ملوث بون والكريكة بيل (ت).

(ا ب ميرالا دلياء بأب تم در بيان ساع د د جدمؤسسة انتشارات اسلامي لا بورص اس • ۵۳۰)

مسمانو اکیساصاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہے اور اس عذر کا کہ میں استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی کیا مسکت جواب عدا فرمایا كدايد حيله بركناه ميں چل سكتا ہے۔ شراب ہے اور كهدوے شدّت استغراق كے باعث ميں خبرند بوئى كه شراب ہے يا يانى - زناكرے اور كهدد ك غلبه حال كسبب تميزند مولى كهجرواب يابياني -

اُسی میں ہے: حضرت سعطان المشائخ فرمودمن منع کردہ ام کہ مزامیر دمحرمات ورمیان نباشند ددریں باب بسیار فلوکر د تا بحد یکہ گفت اگر امام رامهوا فنذمروسني اعلام وبدوزن سبحان الله تكويد زيرا كه نشاير آواز آل شنودن پس مچند پشت دست بركف دست زندوكف دست بركف دست نزند که آن بلهومیما ندتا این غایت از بلای وامثال آن پر بیز آمده است پس درساع طریق اولی که ازین بابت نباشد یعنی درمنع دستک چندی احتیاط آمده است پس در ساع مزامیر بطریق ادلی منع است ۲ \_اه باختصار

حضرت سلطان المش کنے نے ارشاد فرمایا کہ میں نے منع کیا ہے کہ مزامیر حرمت درمیان میں نہ ہوں اور اس سلسلے میں اس قدر تعذی (شدت) فرمانی کهارشا دفر ما یاا مام اگرنماز میں بھول جائے تو مردسجان اللہ کھہ کرآ گاہ کرسکتا ہے محرعورت کواس طرح کہنا جا تزنبیں کیونکہ اس کی آ درزنبیں ٹی جانی چاہئے اس کے لئے میہ ہدا بہت اور تھم ہے کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرے ہاتھ کی تھیلی مار ہے لیک ہتھیل پرند مارے کیونکہ میملم لہومیں شارہوتا ہے لین تالی بچانا، پس اندازہ کرلیاجائے کدس مدتک کھیل کوداور لغو کلام سے پر ہیز کی ہدایت و رو ہوئی ہے بس ساع میں بطریق اولی منع ہے بینی تالی بجانے سے بھی ممانعت ہے لہٰذا مزامیر کے ساتھ قوائی کرنا اس سے زیادہ شدادرمنوع ہے ھو باختصار (ت) (۲ بیرالاولیاء باب نم دربیان ساع و دجد مؤسسة انتشارات اسلامی لا ہورص ۲۳۸)

مسمانو! جوائمه طریفت اس درجداحتیاط فرمائی که تالی کی صورت کوممنوع بتائی ده اور معاذ الله مزامیرکی تبهت بلندانصاف کیها ضبط ب ر بط ہے۔ الله تعالی اتب ع شیطان سے بچائے اور ان سیچ محبوبان خدا کا سچا اتباع عدافر مائے مین اللہ انحی مین بہاتھم عندک مین والحد مد رب العالمين (آمين، اسے سيچ معبود! تيري بارگاه من جو ان كامقام ومرتبه ہے اس كے طفيل دعا قبول قرما۔ اور سب تعريف 🛶 مائے تو حکومت کی جانب سے اس کے کبور ذریح کر کے ای کو دے دیے جائیں، تاکہ اڑانے کا سسلہ ہی منقطع ہوجائے۔(9)

اس خداکے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروروگار ہے۔ت) کلام یہاں طویل ہے اور انصاف دوست کو ای قدر کافی ، والقد الهادي، والقد تعال اعلم: ( فأوى رمنوبيه، جلد ٢٣، ص ١١٤، ١١٩ رمنيا فاؤندٌ ليثن، لا بور )

(9) الدرانعمار مركاب العظر والاباحة الصل في البيع من ٩٩ من ١٧١.

اعلى حعنرت وامام المسنت ومجدد وين وملت النتاه إمام احد رضا خان عليه رحمة الرحمن فناوى رضوبيشر يف جس تحرير فرمات مبس: پرایا کبور پکڑنا حرام ہے اور اس کا فاعل فاسق وغاصب وظالم ہے بلکہ خالی کبوتر اڑانے والا کہ اور وں کے کبوتر نہیں پکڑتا مگر اسپنے کبوتر اڑانے کوالیں بلندچمتوں پرچ متاہے جس سے سلمانوں کی بے پردگی ہوتی ہے یاان کے اڑانے کو کنکریاں پہینکتا ہے جن سے لوگوں کو مالی یا جسمانی ضرر پہنچتا ہے اس کے لئے بھی شرع مطہر میں تھم ہے کہ اسے نہایت سختی سے منع کیا جائے تعزیر دی جائے ،اس پر بھی نہ مانے تو احتساب شرعی کا عہدہ دارای کے کبوتر ذیج کرے اس کے سامنے بچینک دے۔

#### ورمخاريس ہے:

يكرة امساك الحمامات ولو في برجها ان كان يضر بالناس بنظر اوجلب فان كان يطيرها فوق السطح مطلعاً على عورات البسليين ويكسرز چاجات الناس يرميه تلك الحيامات عزر ومنع اشد البنع. فأن لم يمتنع ذبحها المحتسب وصرح في الوهبانية بوجوب التعزير وذبح الحمامات ولم يقيده عمامر ولعله اعتمد عادتهم الم تحبوتر رکھنا اگر چہاہیے برجون میں ہوں مکروہ ہے جبکہ کبوتر باز کے لوگوں کے مگھروں میں نظر کرنے یا دوسروں کے کبوتر اسپے کبوتر ول میں ملانے کے سبب ہے اوگوں کو ضرر پنجے ، اور اگر میت پر چاھ کر کبوتر اڑا تا ہے جس نے مسلمانوں کی ہے پردگی ہوتی ہے یا کنکریال پھینکا ہے جس سے لوگول کے برتن اور شیشے نوٹ جاتے ہیں تو اے تعزیر کی جائے ، اگر باز ندائے تو حاکم محتسب اس کے کورز وں کو ذرع کردے۔ صاحب وصبائیہ نے مطلقا وجوب تعزیر اور کبوتر کو ذرج کروینے کی تصریح کی ہے لوگوں کی بے پردگ کی تید کا ذکر نہیں کیا، شاید انہوں نے لوگوں کی عادت پر اعتاد کرتے ہوئے اس قیدکور کے کیا ہے۔ (ت)

(ا\_درمختار كماب التظر والأباحة قصل في البيع مطبع مجتب تي وبلي ٢٣٩/٢)

اتول: بلکه ان کا خالی اڑا نا کہ نہ کس کی ہے پردگی ہونہ کنگریوں سے تفصان ،خود کب ظلم شدید سے خالی ہے جبکہ رواج زمانہ کے طور پر ہو کہ كبوترون كواژاتے ہيں اوران كادم بڑھانے كے لئے (جس ميں اصلاً دين يا دنيوى نفع نہيں فيصدى كا خيال كه انگلے زمانہ ميں تھا اب خو ب وخیال وافس ند ہوگیا ہے نہ ہرگز میدان جہال کامقصود، نہ مجی ان سے میکام کوئی لیڑا ہے) محض بے فائدہ اینے بیہورہ بے معنی شوق کے واسطے انیں اتر نے نہیں دیتے وہ تھک تھک کے نیچ گرتے یہ مار کر پھراڈادیتے ہیں صبح کا داندویر تک کی محتت شاقہ پر واز ہے ہضم ہوگی بھوک سے بیتاب بیں اور مینل میاکر بانس دکھا کرآئے نہیں دینے خالی معدے شہیر تھکے اور کسی طرح بنیجے اتر نے، دم لینے دانہ سے

مسکله ۸: جانوروں کولژانا مثلاً مرغ، بثیر، تینز، مینڈھے، تھینے وغیرہ کہ ان جانوروں کوبعض لوگ لڑاتے الی پ حرام ہے(10) اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

. مسکلہ 9: آم کے زمانے میں نوروز (بینی خوشی کا دن) کرنے نوجوان لڑکے باغوں میں جاتے ہیں اور بعد می حظکے تھل سے کھیلتے ہیں، اس میں حرج تہیں۔(11)

مسئلہ وا: کشتی لڑنا اگرلہو ولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس لیے ہو کہ جسم میں قوت آئے اور کفار سے لڑنے میں کام دے، بیہ جائز وستحسن و کارثواب ہے بشرطیکہ ستر پوشی کے ساتھ ہو۔ آج کل برہنہ ہوکر صرف ایک لنگوٹ یا جا نگیا ہی كر لات بين كرسارى رانيس كلى موتى بين بينا جائز ب\_حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم في ركانه سي كشي لائ اورتین مرتبہ پچھاڑا، کیونکہ رکانہ نے بیرکہاتھا کہ آگر آپ جھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر بیمسلمان ہوگئے۔(12) مسئله اا: منسى مذاق ميں اگر بيبوده باتيں، گالي گلوج اور كسي مسلم كى ايذارسانى (يعنى مسلمان كو تكليف دينا) ندہو محض پرلطف اور دل خوش کن با تنیں ہوں جن ہے اہلِ مجلس کوہنی آئے ادر خوش ہوں ، اس میں حرج نہیں۔ (13)

پانی سے اوسان شمکانے کرنے کا تھم نہیں۔ یہاں تک کہ محنوں اور محنول سے پہروں انہیں

اس عذاب شدید میں رکھتے ہیں، بیخود کیا تم علم ہے اور علم بھی بے زبان بے گناہ جانور پر کہ آ دمیوں کی منرر رسانی ہے کہیں خت تر ہے، کہ سيأتى وكأن هذاان شاءالله تعالى ملحظ اطلاق العلامة ابن وهبان والله البستعان - جيما كم مُتريب آعــــ كاراد أر کہ بیان شاء اللہ تعالٰی علامہ ابن وهبان کے اطلاق میں ملحوظ ہے دور اللہ تعالٰی سے بی مدوظلب کی جاتی ہے (ت) بے دردکو پرائی معیبت نہیں معلوم ہوتی اپنے او پر تیاس کر کے دیکھیں اگر کسی ظالم کے پالے پڑیں کدوہ میدان میں ایک دائرہ تھینج کر کھٹول ان سے کا داکائے کو کے یہ جب محکیس بہت ہوکررکیں، کوڑے سے خبر لے، ان کا دم چڑھ جائے، جان تھک جائے، مجوک بیاس ہیدستائے، گروہ کوڑائے تیار ہے کدرکتے ہیں دیا، اس دفت ان کو خرمو کہ ہم بے زبان جانور پر کیساظلم کرتے ہے، دنیا گڑھتن ہے، یہاں احکام شرع مری د موسنے سے خوش ندموں ایک دن انعماف کا آسنے والا ہے جس میں شاخدار بکری سے منڈی بکری کا حساب لیا جاست ج عالا کہ ر فر فہر مكلف ہے توتم مكلفين كرتمهارے بى لئے تواب وعذاب جنت وجہنم تيار ہوئے بي سمحمند ميں ہو دہاں اگر نارستر بيں كار كار وبال جزاء وفأقال (ا القرآن الكريم ٢٦/٤٨)

( ہوری بوری جزارت ) ہے تو اسونت کے لئے طابت مہا کر رکھوہ ( فاوی رضوبیہ جلد ۱۱ میں ۹ + سو، ۱۱ سار منا فاؤنڈیشن ، رہور ) (10) الفتاول الرضوية (الجديدة)، ج ١٨٢ م ٢٥٥،

<sup>(11)</sup> الفتادي الصندية ، كماب الكرامية ، الباب السابع عشر في الغتاء، ج ٥ م ٢٥٠.

<sup>(12)</sup> الدرالخاروردالحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في أبيع .ج٩، ١٩٢٠.

<sup>(13)</sup> الفتادي العندية اكتاب الكراهية الباب السالع عشر في الغناء، ج٥٩ ص٥٢.

### 多多多多

گالی گلوچ اور فشش کلای کرنا:

ية الله خرت ب. چناني في أكرم، فورم ملى الله تعالى عليه وآلدوسكم في ارشاد فرمايا: إِنَّا كُمْ وَالْفُحْنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَالْمُعِبُ الْفُحْنَ وَلَا الشَّفَحُنَى.

ترجمہ بخش کلای ہے بچوہ بے فک اللہ عود وَجَل فحش کلای اور جملات فخش کلام کرنے کو پہندئیس فرما تا۔

(الاحمان بترحیب بیج این حبان ، کماب الغصب ، الحدیث ۱۵۳ م ۱۵۳ م ۱۹۰۰)

۳ ب صلی الله لغالی علیه در آله وسلم فی بردیم آل بونے والے مشرکین کوگالی دیئے سے منع فرما یا اور ارشا دفر ماید: اَلْبَدُ او وَالْبَدِينَ فُعْبَعَانِ

مِنَ البِنفَاقِ مِرْ جمر إلحَشْ كُولَى اور كثرت كلام نفاق كے دوشعبے إلى-

(جامع الترذى ابواب البروالصلة ، بأب ماجاء في الني ، الحديث ٢٠٢٤ م ١٨٥٣)

### اشعار كابيان

التدعز وجل فرما تاہے:

(وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْعَاوٰنَ ﴿٢٢٣﴾ اَلَمْ تَرَاَّكُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَبِيْمُونَ ﴿٢٢٩ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٣ ﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ امَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّلِحْتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِمَا

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں، کیا تو نے نہ دیکھا کہ دہ ہر نالے میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگروہ جو ایمان لائے اور ایتھے کام کیے اور بکٹرت اللہ (عزوجل) کی یاد کی اور بدلا لیا اس کے بعد کہ ان پر ظلم ہوا۔ یعنی ان کے لیے وہ تھم نہیں۔

(1) پ١٩٠١الشعرآء:٢٢٧-٢٢١.

اس آیت کے تخت مضر شہیر مولانا سیدمحر نعیم الدین مراد آبادی علیه الرحمة اربٹاد فرماتے ہیں کہ بیرآیت شعراء گفار کے حق (بارے) میں نانیں ہوئی جوسیدِ عالَم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی ہجو ہیں شعر کہتے ہتے اور کہتے ہتے کہ جیسامحمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم مجی کہہ لیتے ایں اور ان کی توم کے گراہ لوگ ان سے ان اشعار کونقل کرتے ہتے۔ ان لوگوں کی آبیت میں لمرمت فرما کی گئی۔ (اورا کلی آیت )اس میں شعراء اسلام کا استثناء قرما یا عمیا دہ حضور صلی الله علیه وآله وسلم کی نعت لکھتے ایل ، الله الله کی حمد لکھتے ایل ، اسدم کی مدح لکھتے ہیں ، پند د نصائح لکھتے ہیں ، اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں ۔ بخاری شریف میں ہے کہ معجد نبوی میں حضرت حتان کے سے منبر بچیایا جاتاتھ وہ اس پر کھٹرے ہو کررسول کریم ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفاخر پڑستے تھے اور گفار کی بد کوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سپد علم صلى الله عليه دآر وسلم أن كحن مين وعافر مات جائے شفے - بخارى كى حديث مين بيت حضور صلى الله عديد وآله وسلم في أر مايا يعض شعر حکمت ہوئے ہیں۔ رسول کر پیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑتھے جاتے تھے جبیہ کہ تر مذی ہیں جابر بن سمرہ ہے مروی ہے حضرت عائشہ رضی امتد تعالٰی عنہانے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض بُراء ایکھے کولو بُرے کوچھوڑ دو۔ شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبكرصديق شعر كہتے ہتھے، حضرت على ان سب سے ذیا دہ شعر فرمانے والے ہتے رضى الله تعالٰی عنهم ۔ اورشعران کے لئے ذکرِ الٰبی ہے غفلت کا سبب نہ ہوسکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو ائلّٰہ نتعالٰی کی حمہ و ثناءادر اس کی تو حید اور رسول

كريم صلى التدعليه وآسه وسلم كي نعت اور اصحاب كرام وصُلحاء أمّت كي مدح اور حكمت وموعظت اورز بدواوب ميس \_

عُظَّار نے مسلم نول کی اور ان کے پیشوا وک کی جو کی ان حصرات نے اس کو دفع کیااور اس سے جواب ویے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ ستحقِ اجرو تواب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن اپنی ملوارے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی بیان حضر ات کا جہاد ہے۔

#### احاويث

حدیث ان سیح بخاری میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: بعض اشعار حکمت ہیں۔(1)

حدیث ۲: صحیح بخاری و مسلم میں براء رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ہے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فر مایا کہ مشرکین کی جوکرو، جریل تمھار سے ساتھ جیں اور رسول النہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم حسان سے فر ماتے : تم میری طرف سے جواب دو۔ اللی تو روح القدس سے حسان کی تابید فر ما۔ (2) علیہ وسلّم حسان سے فر ماتے : تم میری طرف سے جواب دو۔ اللی تو روح القدس سے حسان کی تابید فر ما۔ (2) حد بیث سان سے مسلم میں جعزت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مردی ، کہتی ہیں : میں نے رسول اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو حسان سے بہ فر ماتے سال کہ روح القدس ہمیشہ تمھاری تابید میں ہے، جب تک تم اللہ و رسول (عز وجل وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والم وسلّم کی طرف سے مدافعت کرتے رہو ہے۔ (3)

(1) منتج ابني ري ، كتاب الاوب ، باب ما يجونز من الشعر . . . إلخ ، الحديث : ١٦٥ ٢ ،ج ٣ ،ص ٩ ١٣٠ .

### حکیم الامت کے مدنی پھول

(2) صبح مسلم، كتاب قطائل الصحابة ،باب قطائل حسان بن ثابت رضى الله مند، الحديث: ۱۵۱ـ(۲۳۸۵)، و: ۱۵۳ـ(۲۳۸۹)، و ۲۳۸۹)، و ۵۳۰۰ من ۱۵۳۰ من ۱۵۳۰ من ۱۵۳۰ من ۱۵۳۰، ۱۵۳۰ من ۱۳ من ۱۳ من ۱۳ من ۱۳ من ۱۳ من ۱۳ من ۱۵۳۰ من ۱۵۳۰ من ۱۵۳۰ من ۱۳ من

### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ آپ حسان ابن ٹابت ابن منذر ابن ترام انصاری مدنی ہیں ،ان چاروں کی عمر ایک سومیں سال ہوئی ،حضرت حسان نے ساٹھ سال کفر میں گز ارے ،ساٹھ سال اسلام میں خاص شاعر اسلام ہیں ،خلافت حیدری میں وفات پائی۔

۳ \_ پینی غزوہ خندت کے بعد جب حضور انور نے بن قریظہ یمود و مدینہ کا محاصرہ فرمایا تب تو حضرت حمان سے بیک کہ کھ رک جوکرہ جبریل تمہارے سرتھ معاون ہیں، ویلے عام موقعوں پر بیفرمایا کرتے ہتے کہ الیمی میرے حسان کی جبریل سے مدوکر \_معلوم ہوا کہ مقبوس ک تعریف کرنا نیکی ہے اور مردودوں کی جوکرنا نیک ہے۔ (مراۃ المناجے شرح مشکلوۃ المصابح، ج۲،ص ۱۲۵)

(3) صحيح مسلم، كمّاب فضائل الصحابة مباسيد فيضائل حسان بن تابت رضى الله عند الحديث: ١٥٧\_ (٢٣٩٠)، ص ١٣٥٢.

# المروبهار شروبهار شروبها المرازي المرا

صدیث سم: وارتطنی نے معزت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کی، کہ رسول اللہ ملی اللہ تعالی ملیہ فر سال شعر کا و کر آیا۔ حضور (منی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم) نے ارشا وفر مایا: وہ ایک کلام ہے، اچھا ہے تو اچھا ہے اور براے تو برا۔ (4)

حدیث ۵: سیم بخاری وسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کدرسول اللہ ستی اللہ تعالٰی علیہ وہم من فرمایا: آ دمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جواسے فاسد کردے، بہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔ (5)

### مكيم الامت ك مدنى بجول

ا اس طرت کے کذر اساز م سل انوں بلکہ خود حضور صلی القد علیہ وسلم کی شان اقدیں جی بکوئی کرتے ہتے تو حضرت حسان رضی اللہ عد جرن کندر ن کے دین ان کے جنوں کی جواشعار جی کرتے ہے جضوراس کے متعلق حضرت حسان کو بشارت دے دے ہیں کہ جبتم بجو کے اشعار تکھنے گئتے ہوتو جناب جبر بل تمہارے دل جی ایجے مضمون ڈالتے ہیں تمہاری زبان پر ایڈھے الفاظ جمع فرماتے ہیں اورتم کو دی کی دسیعار تعلیم میں ایکھے مضمون ڈالتے ہیں تمہارا احرّام کرتے ہیں سیہ حضرت جبریل کی مدور معلوم ہوا کہ دشمنان دین کی جواعلی درجہ کی عہادت ہے بعض دفت تعمید میں جہاد جس بری مدود سے جی حریث جہاد ہا کہتان جی اسے خوب اچھی طرح آزمایا ہے دیڈیو پاکستان نے اس میں مقدول ہوں کہ در اوراۃ المناتج شرح مشکوۃ المصریح میں جہوں کے دریعہ فران المحدول کے دریعہ فران المحدول کے دریعہ فران المحدول کے جہاد پاکستان میں اسے خوب اچھی طرح آزمایا ہے دیڈیو پاکستان نے اس میں عرب کے دریعہ فران المحدول کی مدود سے جہاد ہوں کہ میں المحدول کے دریعہ فران المحدول کی مدود سے جہاد ہوں کہ المحدول کے دریعہ فران کے المحدول کے دریعہ فران کے المحدول کی مدود سے المحدول کو کہ کہ اوران کے میں المحدول کو دیا ہوں کہ کہ میں المحدول کی سنن المدار تعلی کو کہ کے دریعہ فران کے اوران کا کہ جبرالواحد او جب العمل المحدیث نالہ ہوں کا میں المحدول کے دریعہ فران کے دریعہ فران کے اس کی کہ کے دریعہ فران کی تعمیل المحدول کے دوریعہ کی جوان کی سن المدار تعمیل کی کے دریعہ فران کے دریعہ فران کے دریعہ فران کے دریعہ فران کر کے دری کے دوریعہ کی کے دریعہ کی کہ کو کہ کو میں کردی کے دوری کے دریعہ کی کو دوری کے دوریعہ کی کہ کے دوری کے دور

### تحكيم الامت كيدني محول

لینی شعرک اچھائی برائی اس کے ضمون سے ہے بعض شعر پڑھٹا عمادت ہے بعض کفر بعض تواب جبیدامضمون دیبانکم۔ (مراۃ المناجے شرح مشکلۃ المعاج ، ج۲ ہم ۱۳۳)

(5) ملیح ، بخاری ، کتاب الادب، باب ما مکره أن يكون الغالب على الانسان . . و الخ ، الحديث: ١٥٥ ، جسم مسسما ، . و كليم الامت سے مد في مچول مسلم الامت سے مد في مچول

ا ہے بعض روا یہ ت جمل بجائے تھے اسے بخشا ہے ، یری کی کے فتحہ دے کے کسرہ دوسری کی سے سکون سے بیہ بنا ہے دری سے ،وری پیٹ کا دا زخم جو پہیٹ کو بگاڑ سے لاملاح بناد سے اس سے مراد ہے بگاڑ دے اسے ٹراپ کردے۔

حدیث Y: سیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم رسوں اللہ سلی اللہ تعالی عليه وسلم كے ہمراہ عرج ميں جارہے منے ايك شاعر شعر يراحتا مواسامنے آيا۔حضور (صلى القد تعالى عليه اله وسلم) نے فرمایا: شیطان کو پکڑو آ دمی کا جوف پرپ سے مجمرا ہو، بدای ہے بہتر ہے کہ شعر سے مجمرا ہو۔ (6)

حديث ٤: امام احمد في سعد بن الى وقاص رضي الله تعالى عنه سے روايت كى ، كدرسول الله منى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جواپٹی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں سے بہس طرح كائے اپنى زبان سے كھائى ہے۔(7)

یعنی ان کا ذریعه رزق لوگوں کی تعریف و مذمت کرنا ہے اور اس میں حق و ناحق کا بالکل محیال نہ کریں سے بہس طرح کائے اس کا خیال نہیں کرتی ہے کہ بدچیز مغیرہ یامضرجو چیز زبان کےسامنے آئی کھا گئی۔

(6) منتي مسلم ، كتاب الشعر ، الحديث : ٩ ـ (٢٢٥٩) بس ١٢٣٩.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا عرج مین کا ایک شریعی ہے، علاقد بزیل میں ایک میدان بھی، کم معظمہ سے راستہ میں ایک منزل بھی، مدید منورہ سے 24 انتظار میل پر، يهال به تيسر معنى مراويي .

٣ \_ يعنى بيشاعر إنسان شيطان ب-اسے شعر پڑھنے ہے روک دو۔ شايداس كى اشعار كندے وابهيانت تھے جن بس زنا بشراب جورتوں كى الغريفين تغين جيها كه جابليت ك شعراء ك كلام من ويكها جاتا بهاس ليه روك ويا كيا-

سے اس کی شرح پہلے مرض کی گئی کہ یا ہر سے اشعار مراد ہیں یا اشعار کا طبیعت پر غلبہ کداسے گانے کے سواء پچھ سو جھے ہی نہیں اس لیے ارث د موان ممتلی \_ ( مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٦٠ بس ٦٣٣ )

(7) السندلامام أحمد بن عنبل، مسندائي إسحاق سعد بن أي وقاص، الحديث: ١٥٩٤، ج ١٩٠١، ع ١٩٠٨.

#### تعلیم الامت کے مدنی پھول

یعنی ان کا ذریعه معاش میدی ہوگا کہ کسی کی خوشا مدانہ جھوٹی تعربیف میں تصیدہ کہددیا اور انعام حاصل کرلیا بھس کے دممن کی برائی ہیں تھم کہدڈ الی ادر پچھ دصول کرلیا، اوگوں کوضیح دبلیخ جموٹے کلام سنائے چندہ کرلیا لینی صرف زبان سے کمائی کریں گے جیسا کہ جا ہلیت کے شعراء کا دستور تھا وہ ہی مجر ہوجاد ہے گا۔نعت خوال ،نعت گو،علماء واعظین اس میں داخل تیں بشرطیکہ باعمل ہوں حلال وحرام آیدنی میں فرق کریں ای لیے آئے بیان ہورہا ہے۔

۲ \_ گائے میدان میں کھاتے وقت ہری سومکی گھائ نہیں دیکھتی جوسائے آ جائے اسے کھالیتی ہے تی کہ بھی وودھک بوٹی بھی کھوجاتی ہے جس سے بیار بلکہ ہدک ہوجاتی ہے رہی اس فخص کا حال ہے جو طال وحرام ندد کیمے جو لے کھائے۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج٢ بص ١٣٥)

شرح بها و شویعت (حدثان دیم) کی گفته کی دوری دیما

ن احادیث سے معلوم ہوا کہ اشعارا چھے بھی ہوتے ہیں اور بر ہے بھی ، اگر اللہ ورسوں (سر وجل جس مد قال علیہ واللہ وسم معلوم ہوا کہ اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور بر ہے بھی ، اگر اللہ ورسوں (سر وجل جس مد فول اللہ وسلم ) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان میں حکمت کی باتیں ہوں التجھے اخلاق کی تعلیم ہوتو ، چھے ہیں ار ار مراز ما اور چونکہ اکثر شعرا ایسے ہی بے تکی باتکتے ہیں اس وجہ سے ان کی مذمت کی جاتی ہے ، باللہ وجہ سے ان کی مذمت کی جاتی ہے ۔

多多多多多

## مسأئل فقهيبه

مسئلہ ا: جواشعار مباح ہوں ان کے پڑھنے میں حرج نہیں، اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہوتو ہوا ور م ہوتو پڑھنا مکر وہ ہے اور مربیکی ہویا خاص عورت کا ذکر نہ ہوتو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑکے کا ذکر ہوتو وہی ہو عورت کے دیکر ہوتو وہی تھم ہے جوعورت کے متعلق اشعار کا ہے۔ (1)

مسئلہ ۲: اشعار کے پڑھنے سے اگر بیر تفصود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر وحدیث میں مدد ملے بعنی عرب کے محاورات اور اسلوب کام پرمطلع ہو، جیسا کہ شعراء جالمیت کے کلام سے استدل ل کیا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج مہیں۔(2)



<sup>(1)</sup> انفتادى العندية ، كماب الكراهية ، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥٥م ١٥٥ ـ ٣٥١.

<sup>(2)</sup> المرجع الرابق يس المصور

# حبھوٹ کا بیان

مجھوٹ الیں بری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں تمام ادیان میں بیرحرام ہے اسلام نے اس سے بیچنے کی بہت تاکید کی، قرآن مجید میں بہت مواقع پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والول پر خدا کی اس آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، اس کے متعلق بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

#### احاديث

حدیث انجی بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ منٹی اللہ تعالٰی علیہ وہم فرماتے ہیں: صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدئی برابر کج بواتی رہتا ہے اور بیج بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ دہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ ہواتا رہتا ہے جوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولٹا رہتا ہے اور جھوٹ بولٹا رہتا ہے اور جھوٹ بولٹا رہتا ہے اور جھوٹ بولٹا رہتا ہے۔ (1)

(1) ميح مسلم، كتاب البر... إلخ، باب فيح الكذب... إلخ الحديث: ١٠٥ ـ (٢٦٠٧) بم ٥٠٧١.

یہ وہ گذری گھنا وَنی اور ذئیل عادت ہے کہ دین و دنیا بھی جبوٹے کا کہیں کوئی شکانائیں۔ جبوٹا آ دمی ہر جگہ ذکیل وخوار ہوتا ہے اور ہر مجنس ادر جرانسان کے سامنے بے دقار اور بے اعتبار ہوجا تا ہے اور ہر بڑا گناہ ہے کہ الله تعالیٰ نے قر آئن مجید بیں اعدان فرما و یا ہے کہ۔ گفتت الله علی الْکَذِیدِیْنَ ﴿61﴾.

یعنی کان کھول کر من لو کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے (پ3،آل عمران: 61) اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کرویے جاتے ایل۔ قرآن مجید کی بہت کی آینوں اور بہت کی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لئے یا در کھو کہ ہرمسلمان مرد دعورت پر فرض ہے کہ اس لفنی عادمت سے زندگی مجمر بچتا ہے۔

حكيم الامت ، ك مدنى بهول

س اور جوارتہ کے نزدیک مدیق ہوجاوے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے اور وہ ہرتنم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے ہرتنم کا تواب پاتا ہے اور دوہ ہر جوارتہ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے ہرتنم کا تواب پاتا ہے اور دوہ ہر جوارت کے دول میں جھم جاتی ہے۔

دنیا بھی اسے سیا کئی تبرا بھنے لگت ہے ، اس کی عزت کو گول کے دلول جس جھم جاتی ہے۔

ابوذر! کیا میں تم کوالیمی دو یا تنیں نہ بتادوں جو پیٹھ پر ہلکی ہیں اور میزان میں بھاری ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ ارشاد فر ما یا: زیادہ خاموش رہنا اور خوبی اخلاق جسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمام مخلوقات نے ان کی مثل ير المنسي كيا-(13) يعنى ان كى شكى كوئى چيز جيس جس ير عمل كياجائے۔

حدیث ساا: امام ما نک نے اسلم سے روایت کی ، کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عند حضرت ابو بمرصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور حصرت صدیق اکبر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ابنی زبان پکڑ کر مینج رہے ہتھے۔ حضرت عمرِ (رضی اللہ تعالی عنہ)نے عرض کی، کیا بات ہے اللہ (عزوجل) آپ کی مغفرت کر ہے، مضرت صدیق (رضی اللہ تعالى عنه) نے فرما یا: اس نے مجھے مہا لک ( مینی بلاکتوں) میں ڈالا ہے۔ (14)

چدیث ۱۱۴ امام احمد و بیبی نے عبادہ بن صامت رضی الله تعالی عندے روایت کی، کدنبی کریم صلّی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:میرے لیے چھے چیزوں کے ضامن ہوجاؤ ہیں تمھارے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں۔(۱) جب بات کرو سچے بولو اور (۲) جب وعدہ کرو اسے بورا کرو اور (۳) جب تمھارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو اور (۱۷) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرواور (۵) اپنی نگاہیں نیجی رکھواور (۲) اینے ہاتھوں کوروکو۔(15) یعنی ہاتھ سے کسی

(13) شعب الايمان، باب في حسن الخلق، الحديث: ٢٠٠٨، ٢٢،٥٠٩.

(14) الموطاللاء م ما لك، كماب الكلام، باب ماجاء فيما يخاف من اللسان والحديث: ١٩٠١ من ٢٩ من ٢٢ مهم

حکیم الامت کے مدتی پھول

ا \_ آپ تا بھی ہیں،آپ کی کنیت ابو خالد ہے،جبٹی تھے،حضرت ممررشی الله عند کے آزاد کردو غذم نتے جنہیں حضرت قاروق نے مکد محظمہ مير النصير من خريدا ، آپ كى عمر ايك موچود و سال جوڭى ، مروان كزماند مي وفات بالكان ميراتى جمرى ميس -

ا بنی زبان شریف کو تھنج کرمروڑ رہے تھے یا اسے باہر نکال ڈالنے کی کوشش فرمارہے تھے گویا اپنی زبان کومزا دے دہے ہتھے۔ ا سیدانتهائی خونسی ضدا کی دلیل ہے حضرت مدیق کی زبان صدق کے سوا وکیا بولے کی مگر پھر بھی اپنے کوتھور وار کہتے ہیں جیسے حضرات نبياءكرام في البيخ كوظالم خامر وغيره فرمايا ،حضور صلى الله عليه وسلم فرمايا كرت متصرب اني ظلمت نغسي ظلما كثيرا وشعر

زابدال ازممناه توسكنند عارفال ازاطاعت امتغفار

(مراة المناجح شرح مشكوة المصابع، ج٧ بم ١٠٤)

(15) المندملامام أحمد بن حنبل، حديث عمادة بن الصامت الحديث ٢٢٨٢، ج٨، ٢٢٨٠.

حکیم ال مت کے مدنی چھول

ا ہے بیٹی تم جھ عدر تیں ڈال اوان کے خلاف نہ کروٹو میں تمہارے جنتی ہونے کا ضامن ہوتا ہوں تم ضرور جنتی ہو کے بلکہ دہاں کا اعلیٰ درجہ یہ اُ

حدیث ۱۵: ترندی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول الله صلّٰی اللہ لغالی علیہ وسلم نے فرہ یا کہ موکن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا ، نہ خش مکنے والا ہے ہودہ ہوتا ہے۔ (16) حدیث ۱۱: ترندی نے این عمر رضی ابلد تعالی عظما سے روایت کی، کدرسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: مومن کو بین جاہیے کہ لعنت کرنے والا ہو۔ (17)

حدیث کا: سیح مسلم میں ابو در داء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفر ماتے سناہے کہ جولوگ لعنت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دِن ندگواہ ہوں مے، ندسی کے سفارش ۔ (18) حديث ١٨: تر مذى و ابو داود في سمره بن جندب رضى الله تعالى عندست ردايت كى ، كه رسول الله سلى الله تعالى

ا \_ وعدہ سے مراد جائز وعدہ ہے وعدہ کا بورا کرنا ضروری ہے مسلمان سے وعدہ کرد یا کافر سے مزیز سے وعدہ کرد یا فیرسے استاذ ، فیخ ، نی ، الله تعالی سے کیے ہوئے تمام وعدے پورے کرو، ہاں اگر کسی حرام کام کا وعدہ کیا ہے اسے ہرگز پوراند کرے حتی کہ حرام کام کی نذر ہوری کرنا حرام ہے۔

سے امانت مال کی ہو یا بات کی یا کسی اور چیز کی ضرور ادا کرے مسلمان کی امانت ہو یا کافر کی حضور مسلی الله علیه وسم نے ہجرت کی رات حصرت على سے فرمایا كمان خونخوار كفارك امانتيں ميرے پاس بي دوتم اداكرد ينا۔امانت اور نميمت بيس برا فرق ہے۔ سے نہاس سے حرام کاری کرونہ خاوند ہوی کے سواکسی پر ظاہر ہونے وو فروج سے مرادمر دو مورت کی ستر نعیق ہے۔

ے چنو پھروتو نیجی نگاہ ہے، بیٹھوتو نیجی نگاہ ہے تا کہ خیرمحرم کے دیکھنے ہے بچوبیہ تھم مردوعورت دونول کو ہے، جہال او پر دیکھناضروری ہے یا ج نزے وہال ضرور دیکھو، عالم ، مال باپ کا چبرہ ، جاند دخیرہ ضرور دیکھویہاں شرم حیا و کا ذکر ہے۔

٣ \_ كدا بين باتحد ي كم الم مذكرواس ما عام زيز شهيود \_ (مراة المناجي شرح مشكرة المصابح، ج٢ بس ٢٠٠)

(16) سنن الترمذي، كمّاب البردالصلية ، باب ماجاء في اللعنة ، الحديث: ١٩٨٣، ج سوم ١٩٨٠ و

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ یعنی به عیوب سیچ مسلمان میں نہیں ہوتے اپنے عیب نہ دیکھنا دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈ ھنا ہر ایک کوعن طعن کر ڈاساری شان کے خلاف ہے بیرصدیث بہت جامع ہے۔ بعض لوگ جانورول کو،جوا کو،گالیاں دیتے ہیں، بعض کے ہال حضرات میں یہ کو گالیال دین عبادت ہے نعوذ والد بعض لوگ گانی پہلے ویتے ہیں بات بیچھے کرتے ہیں سب لوگ اس سے عبرت بکڑیں۔

(مراة المناجع ثثرح مشكوة المصابح، ج٢ بص ٧٨٠)

(17) المرجع اسابق، باب ماجاء في اللعن والطعن ءالحديث:٣٠٢ م.ج ٣٠٥٨.

(18) صحیح مسلم، کتاب امبر ۱۰۰۰ لخ مباب النحی عن لعن الدواب وغیرها ، الحدیث: ۸۷\_ (۲۵۹۸) من ۴۳۰۰.

علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) کی لعنت وغضب اور جہنم کے ساتھ آئیں جم لعنت نہ کرد۔(19)
حدیث ۱۹: ابوداود نے ابودرداورضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہتے جیں میں نے رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سنا کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسان کو جاتی ہے، آسان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کردیے جاتے ہیں پھر دہنے بائیں جاتی ہے، جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے، سی پر لعنت بھیجی گئی، اگراہے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پر تی ہے، ورنہ کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس پر پر تی ہے، ورنہ

سیمینے والے پرآجاتی ہے۔(20) حدیث ۲۰ بزرزی وابو واوو نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنبہا ہے روایت کی، کہ ایک فخص کی چادر کو ہوا کے تیز حجو کے لگے، اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہارو کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو مخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہوتو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے۔(21)

(19) سنن الترندي، كتاب البروالصلة ، باب ماجاء في الكنية والحديث: ١٩٨٣ وج ٣٩٠ سام ٣٠٠

ومشكاة المصافح ، كتاب الآواب، باب حفظ الليان . . . إلى الحديث: ٢٨٨٩ ، ج ١٩٠ سام

(20) منن أي داود بمناب الاوب، باب في النعن الحديث: ٩٠٥م، ج مهم الاسل

#### علیم الامت کے مدنی <u>پھول</u>

ا ہے جیسے غبار دھوال وغیرہ بذات خود او پر چڑھتے ہیں ایسے ہی لعنت و پیٹکارنجی او پر چڑھتی ہے تمراسے آسان میں داخلہ کی اجازت تہیں ہوتی کے دہاں اس کاستخل کوئی نیس۔

۲ لے بندا وہ لعنت زمین میں بیس دھنس سکتی کے دہاں بھی اس کا مستحق کوئی بیس۔ نیمیال رہے کدالیس اور اس کی فریت نہ تو آسان ہیں رہتے جیں نہ زمین کے اندر بلکہ او پر او پر ہی مارے پھرتے جی لہذا اس فرمان پر کوئی نمبارتیں۔

سے بعن لعنت اس جیران پریٹان چیز کی طرح دوڑتی محوثی ہے جسے اپنا ٹھکا ندمعلوم ندہواور تماش ٹھکا ند کے لیے جیران پریٹان محمو سے یا بطور تمثیل ارشاد ہوا ہے یا واقعہ ایسے بی ہوتا ہے کیونکہ ہمار سے تمام قول وقعل ایک شکل وحال رکھتے ہیں۔

س بہر حال لعنت یا تو ملعون پر پڑتی ہے اگر وہ اسکا الل ہوور نہ خود لائن پرلہذ العنت کرتا چاہیے بی نہیں۔ سوچو کہ ان کا حال کیا ہوگا جو دن رات معز آت محابہ پر تبرا اور لعن طعن کرتے رہتے ہیں ای طرح جولوگ جانو رول کو، وهوپ کو ، ہوا کو معنت کر دیتے ہیں ، یاریول کو کو سنتے پنتے ہیں اس سب کا دیال خود ان پر بی پڑتا ہے۔ (مراة المناجی بشرح مشکلوة المصائ ، ج۲ م ۲۸۳)

(21) الرفح الرابق والحديث:٨٠٠٨، ج٣، ص١٢٣.

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے۔ آج بعض لوگ بیار یول وفیرہ پر لعنت کردیتے ہیں ہے تحت برا ہے۔

شوچ بها و شویعت (مدنازدیم) حديث ٢١: ترندي نے أبي رضي الله تعالى عندست روايت كى ، كه رسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم نے فرمايا: مواكو ، اورجس خیر کا اسے علم ہوااور میں اس کےشر سے پناہ ما نگتا ہون اور جو پچھال میں شرہے اوران کے شرسے جس کا اسے ۔۔۔

حدیث ۲۲: شیخ مسلم میں جابر ہِنی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت ہے، کہ ایک شخص نے ابنی سواری کے جانور پر سر لعنت کی، رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: اس سے انز جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو سلے کرنہ چلو، اسپنے او پراور اپنی اولا د واموال پر بددعا نه کرو، کہیں ایسا نه ہو که میہ بددعا اس ساعت میں ہوجس میں جو دعا خدا ہے کی جائے تبول ہونی ہے۔(23)

کے مثل کی مثل ہے۔(24)

حدیث ۲۵: سیح بخاری میں ابوذررضی الله تعالی عندے مروی، کهرسول الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو

٢ \_ ہوا كا نرم وسخت چلنا تيرى چادركا اڑا ديناسب مجھ اللہ تعالى كے تكم سے ہے ان ميں اس كا كوئى تصور نبيں بھر اس پر لعنت كيسى \_ سے بعنی لعنت کرنے کا گناہ اس پر پڑے گایا خودلعنت بھٹکار رحمت ہے دوری خود اس کو لے گی معلوم ہوا کہ لعنت اور رحمت ایے مستحل کو ج نتی بہچانتی ہیں ان کے تھکانوں کو بھی جانتی ہیں حدیث اپنے ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ۔

(مراة الناجيح شرح مشكوة المصابيح، ج٧، م ٧٨٨)

- (22) سنن الترندي، كتاب الفتن باب ماجاء في المصى عن سب الربياح، الحديث:٢٢٥٩، ج ٢ من ١١١.
- (23) صحيح مسلم، كمّاب الزهد، باب عديث جابر الطويل ... الخ، الحديث: ٣- (٩٠٠٩) بم ١٩٠٣.
  - (24) المعجم الكبير الحديث: ١٣١٦ ج ٢ يس ٢٥٠
- (25) صحيح ، بني ري ، كمّا ب الادب، باب من أكفراً خاه بغير تأويل فعو كما قال ، الحديث: ١١٠٣ ، ج ١٣ م ١٢٧ . صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان حال إيمان من قال لاحيه المسلم يا كافر، الحديث: ١١١\_ (٦٠) بم. ٥٠.

تخص دوسرے کونسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایبانہ ہوتو اس کہنے والے پرلوٹنا ہے۔ (26) حدیث ۲۲: سیح بخاری وسلم میں ابوذررضی الله تعالی عنه سے روایت ہے، که رسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کو کا فر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسانہیں ہے تو اس کہنے دالے پرلوٹے گا۔(27) صديث ٢٤: بيناري ومسلم واحمد وترمذي ونسائي وابن ماجه عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سے راوي ، كه رسول النُّد صلَّى اللَّه تعالَى عليه وسلم في فرما يا بمسلم على كان كلوج كرمًا فسن باوراس سي قال كفر ب-(28)

تحکیم الامت کے مدنی مچول

ا \_ لیتنی جومسل ن دوسر ہے مسلمان کو کافر کیے اگر وہ مسلمان واتعی کوئی کفرید کام یا کفرید کلام کرچکا ہے تب تو سد کفراس پر پڑے گالیکن اگر اس میں کوئی گفرند ہوتو رید کینے والا کافر ہوجاوے کا جب کہ کی تعلق ایمان دالے کو کافر کیے جیسے صحابہ کرام کوخصوصا مبشرین الجنة کو کافر کہنے والا یالایٹا کافر ہے کہ قرآن حدیث تو آئیں مؤمن کہ رہے ہیں ادریہ آئیں کافر کہنا ہے تو قر آن وحدیث کامنکر ہے یا کسی عقیدہ اسلامیہ کی بنا پر کا فر کہتا ہے تو بھی رہے ہے والا کا فرہے ،اس سے وہ مخص مراد نبیں جو کسی کوگا لئ سے طور پر کا فر سے معنی ناشکرا یا چیمپانے والا کرے لہذا حدیث واضح ہے حضرت خسر وقر ماتے ہیں

كا فرهمتم مسلماني مرا دركارنيست بررگ من تارگشة حاجت نارنيست

يهال كافرعشق سے مراد ب عشق كا جميانے والا اندول من ركف والا مدب تعانى فرما تاہے بقت يكفئر باسطنخوست قديد من بن بالسر جوكوئى بنول کو انکار کرے اللہ پر ایمان لائے۔ یہاں کفر جمعنی انکار ہے لبذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔امام نو دی فروت ایس کہ ہیہ حدیث بہت مشکل ہے، نقیر نے جوتو جید کی ہے ان شاہ اللہ اس ہے اشکال شدر ہانہ (مراۃ السناجے شرح مشکوۃ المصابع، ج۲ ہص ۲۵۰) (25) صحيح البخاري، كمّاب الادب، باب ما يتمحى من السباب واللعن ، الحديث: ١٠٣٥، جم مم ١١١٥.

عيم الامت ك مدنى كھول

ا ہے مقصد سے ہے کہ کسی مسلمان کو کا فریا فائن نہ کہو کیونکدا گروہ واقعی کا فریا فائن ہوا تب توبید لفظ اس پر مسادق آ و ہے گا در نہ کہنے والے پر کہ سيكنے دالا يا كافر د فائل برجادے كا يا كافر د فائل كمنے كا دبال الى ير پڑے كا۔ (مراة السّائيج شرح مشكوة المصابح، ج١٦ بم ١٥١) (27) صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، بأب بيان حال ايمان من قال لاحيد المسلم يا كافر ، الحديث: ١١٢\_(١٢) ، ص ٥٠.

(28) صحيح بهي ري مكتاب الدوب، باب ما يتميم من السياب واللعن والحديث: ١٠٣٣، ج٣، من الله

عليم الامت كيدنى كاول

ا \_ كفريا بمعنى كفران نعمت يعنى ناشكري ہے ايمان كامقابل يعنى بلاتصور مسلمان كو برا كبنا اور بلاتصور اس سے از ، بھڑ ، ناشكرى ہے يا كفار كا س كام ب ياات مسلمان مونے كى وجه سے مارنا بيٹمنا يا ناجائز جنگ كوحلال مجھ كركرنا كغروب ايمانى ب\_ (مرقات) (مراة المناجع شرح مشكوة المعانيح، ج٢، ص ٩ ٦٢)

حدیث ۲۸: سیم مسلم میں انس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عظیما ہے مروی کہ رسول اللہ مسلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا: دو محض گالی گلوج کرنے والے اٹھوں نے جو پہلے کہا سب کا وبال اس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے، جب تك مظلوم تجاوز نه كرے۔(29) ليني جتنا يہلے نے كہا، اس سے زيادہ نہ كے۔

حدیث ۲۹: طبرانی نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ، کہرسول الله تعالیٰ علیہ وسلم نے فر ، یا: اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہنا ہی چاہتا ہے تو نداس پر افتر اکر ہے، نداس کے دالدین کو گالی دے، نداس کی قوم کو گالی دے، ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اس کے علم میں ہے تو یوں کے کہ تو بخیل ہے یا تو ہز دل ہے یا تو مجمونا ہے یا بہت

حديث • ٣٠: امام احمد وتزيدي وابن ماجه في انس رضي الله تعالى عنه سے روايت كى ، كه رسول الله ملكي الله تعالى علیہ وسلم نے فرمایا بخش جس چیز میں ہوگا، اسے عیب دار کردے گا ادر حیا جس میں ہوگی، اسے آراستہ کردے

حديث الها: صحيح بخاري ومسلم مين حضرت عائشة رضي الله تغالى عنها نهيم دي، كه رسول الله صلى الله تغالى عليه وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالی کے فزد یک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدر مرتبداس کا ہے کداس کے شر سے بیخے کے لیے

(29) منج مسلم، كماب البروالصلة ... إلخ مباب النعي عن السباب، الحديث: ١٨٠ ـ (٢٥٨٧) م ١٣٩٧ه.

#### علیم الامت کے مدنی کھول

ا \_ لیتن دونوں کی برائیوں کا وہ ل ابتداء کرنے والے پر ہوگا جب کہ دوسرا زیادتی نہ کرجادے صرف الگے کو جواب دے۔ خیال رہے کہ کالی کے بدلے میں گالی ندوینا چاہیے کدگالی فن ہے جس سے زبان این بی خراب ہوتی ہے۔سب کے معنی بین برا کہنا ند کد گالی دینا، گالی وسينے واسے سے بدلدادر طرح لواسے گائی نددو اگر كما كاث كے توتم است كاثو من بلكدكارى سے ماردولبدا صديث و. منح ال يس كاليال بكنے كى اجازت نەدى كئى۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ١٥٣)

30) أعجم الكبير، الحديث: • ٣٠ ٤، ج ٤، م ٢٥٣.

31) سنن التريذي، كمّاب البردالصلة ، باب ماجاء في الحش دا محت الحديث: ١٩٨١، ٣٩٣، ١٩٣٠.

## ملیم الامت کے مدنی مچھول

ا یعن اگر بے حیائی اور حید وشرم انسان کے علاوہ اور گلوق میں بھی ہول تو اے بھی بے حیائی خراب کردے اور حیا اچھا کردے تو نسان کا کیا پوچھٹا حیا ایمان کی زینت، انسانیت کا زبورہے، بے حیالی انسانیت کے دائمن پر بدنما دھیہ ہے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢، ص ١٨٧)

لوگول نے اسے چھوڑ دیا ہو۔ (32) اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کے خش سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔ (33)
حدیث ۲۳: بخاری وسلم واحمد وابو داور نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ابن آ دم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہرکو ہرا کہنا ہے، دہرتو میں ہوں میر سے ہتائی علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ابن آ دم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہرکو ہرا کہنا اللہ (عزوجل) کو ہرا کہنا ہے کہ ذمانہ میں جو بچھ ہوتا ہے، وہ سب اللہ تعالٰی کی طرف سے ہوتا ہے۔

صدیت ساسان سی مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی محفص بہ کے کہ سب لوگ ہائک ہو گئے تو سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا بہ ہے۔ (35) بعنی جوفض منام لوگوں کوئی کا رادر ستحق تار بتائے تو سب سے بڑھ کر گئی کا روہ خود ہے۔

صدیث سمسان سی بخاری وسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے مردی، کہرسول الله سنی اللہ تعالی علیہ وسلم

#### حكيم الامت كيدني بحول

رحمت العالمين كى امت غافل موجاتى ہے اسے جگاتے رموكام ليتے ربو بيجاگ اشھے تو بہت كام كرتى ہے كوں نہ ہو كہ حمنوركى ان پر رحمت ہے۔ شعر

عرب کے داسلے دحمت مجم کے واسطے دحمت

وه آئے لیکن آئے رحمۃ الععالیين ہوكر

(مراة المتاجي شرح مشكوة لمصابح ، ج٢ ، م ٢٥٠)

<sup>(32)</sup> ميح البخاري، كتاب الاوب، باب لم يكن النبي ملى الشهطية وملم فاحتار... إلخ والحديث: ١٠٨ من ١٠٣، من ١٠٨.

<sup>(33)</sup> محيم سلم كماب البروالصلة ... الخ، باب مراداة من يمل فحد ، الحديث: ٢٥٩١) إس ١٢٩٤،

<sup>(34)</sup> مجمح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول التدتع في (يريدان النهدلوا كانم التد) والعريث: ١٩١١، جهم ٥٧٢٥.

<sup>(35)</sup> منج مسلم بركاب البرد الصنة ... وفي الب العمي عن تول علك الناس الحديث: ٩ ١١١ ـ (٢٦٢٣) بم ١١١١.

# المرا المربعة (مرازي) ) الما المربعة (مرازي) ) الما المربعة ال

نے فرمایا: سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اس کو یا ایک جوز والوہین ہو۔ (36)

یعنی دور خا آ دی کدان کے پاس ایک موفھ ہے آتا ہے ادران کے پاس دوسرے مونھ ہے آتا ہے اپنی منافق ا کی طرح کمیں مچھ کہتا ہے اور کیس مچھ کہتا ہے ، بیٹیس کدایک طرح کی بات سب جگہ کیے۔

صدیت ۳۵ از داری نے عمارین یا سررضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ، رسول اللہ سائی اللہ تعالی عدید وسلم نے فرمایا: جو محض و نیا میں دور خاہوگا، قیامت کے دن آگ کی زبان اس کے لیے ہوگی۔(37) ابوداود کی روایت میں ہے کہ اس کے لیے ہوگی۔(37) ابوداود کی روایت میں ہے کہ اس کے لیے دوزیا نیس آگ کی ہوں گی۔(38)

صدیث ۲ ۳۱: سیح بخاری ومسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہتے ہیں کہ رسول امتد ملی اللہ تعالٰی عنیہ وسلم کو میں نے بیزر ماتے سنا کہ جنت میں چغل خورنبیں جائے گا۔(39)

(36) منح البخاري، كتأب الاوب، باب ما قبل في ذي الوجمين، الحديث: ٢٠٥٨، ج٠٠٠ من ١١٥.

#### مكيم الامت ك مدنى پيول

وه دونول م جادیں سے بیدد طرفہ روسیا د ہوگا۔ (مراۃ المناجِح شرح مشکوٰۃ المصابح، ج۴، ۲۵۷) (37) سنن الداری ، کتاب لرقائق، باب ما قبل فی ذی الوجمین رالحدیث: ۴۷۶، ج۴، ج۴، ص۵۰ مه

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

· اے دد منہ دال دہ فخص ہے جو سامنے تعریف کرے پیچھے برائی یا سامنے دوئی ظاہر کرے پیچھے دفخنی یا دولڑ سے ہو سے آدمیوں سے پاس جو سے اس سے ملے تواس کی س کیجے دوسرے سے ملے تواس کی می کیج ہرایک کا ظاہر کی دوست ہے۔

۲ ہے صدیث شریف بالکل ظاہر پر ہے کسی تادیل کی ضرورت نہیں جورب دنیا بیں مٹی کی زبان دے سکتا ہے وو تیے مت کے بعد آگ کی ہمی زبان دے سکتہ ہے اس کی تدوت ہے کچھ بجید نہیں اس زبان میں جو سوزش اور جلن ہوگی وو ظاہر ہے۔

(سراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢، ص ٩٧٤)

(38) سنن أي داود، كماب الدرب، باب في ذى الوجين، الحديث: ١٨٧٣، جه، ١٨٥٣.

(39) صحيح مسلم، كتب الديمان، بأب بيان غلظ تحريم العمدة ، الحديث:١٩٩\_ (١٠٥)، م ١٧٠.

صدیث کسونی بینی نے شعب الایمان بین عبدالرحن بن عنم واسابنت یزیدرضی الله تعالی عنبها سے روایت کی که نبی کریم سلی الله تعالی علیه وسلم نے فرما یا کہ الله (عزوجل) کے نیک بندے وہ بین کدان کے دیکھنے سے خدا یا وآئے اور الله (عزوجل) کے نیک بندے وہ بین کدان کے دیکھنے سے خدا یا وآئے اور الله (عزوجل) کے بیک بندے وہ بین، جو چنلی کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالنے بین اور جو بین جرم سے بری ہے، اس پر تکلیف ڈالنا جاسے ہیں۔ (40)

صدیت ۱۳۸ میج مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

حکیم الرمت کے مدنی پھول

ا ۔ قات وہ خفس ہے جودو خالفوں کی باتنی جیپ کر سنے اور پھرائیس زیادہ اٹرانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے گر یعنف ایمان پر مراتو جنت میں اولاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے ،اگر کفر پر مراتو بھی دہاں نہ جاوے گا۔ نییں رہے کہ جو دو طرفہ جموثی باتنیں لگا کرمن کرا دے وہ نمام نیمن مصلح ہے، نمام وہ ہے جواڑائی وفساد کے لیے بیر کات کرے۔

(مرأة السناج شرح مشكوة المصابح، ج٢ بص ٢٥٨)

(40) شعب الما يمان، باب في الأصلاح بين الناس ... إلى ، الحديث: ١١١٠ ، ح ، م ١٩٥٠ م

ومعنك قالمصابح، كتاب الأداب، باب حفظ الليان ... إلى ، الحديث: ١٨٨١، ج٣٩، ٢٨٥.

## حكيم الامت كي بيول

ا عبدالر من طنم اشعری شامی ہیں جلیل القدر تا بی ہیں، آپ نے حضور انور کا زمانہ پایا مگر زیارت نہ کرسکے، حضرت معاق ابن جہل کے ساتھ رہے، اساء بنت پزیدا بن سکن صحابیہ ہیں ای لیے شارعین فریاتے ہیں کہ بہتر بیتھا کہ حضرت اسم کا نام شریف پہنے ذکر کیا جا تا ۔ ساتھ رہے، اس کے چبروں پر انوار و آ شار عبادت الیے بول کہ انہیں و کیھتے عی رب یا و آ جاوے ان کے چبروں آ نینہ قد، نی بول ۔ حضور فرماتے ہیں کہ علی کا چبرہ و کھنا عبادت ہے آپ کو جو و کھنا تھا کہتا تھا لا الد الا اللہ کیا کر یم بہادر طبع جو ان ہے۔ (مرقات) بعض موگوں کے فرماتے ہیں کہ بیٹھتے سے قلب جاری بوجا تا ہے، حضور وا تا صاحب کے مزار مقدس پر پہنے کر دل کی و نیا بدل جو آل ہے بہمری عورتوں نے جمال یو کی و کیلے بی کہا تھا حاش اللہ، سے باللہ کی یاد آجاتا ہے بیال حضرت شنح عبدالحق نے فرمایا کہ میں ایک بار مکہ معظمہ کے بوز رہی سر نجا کے حارب قاکم ای ایک ان کے ایک حاش اللہ کے ایک حارب کے ناکہ ایک ان کے ایک حال اللہ کو ایک کہ دولا کہ ان کہ کہ دول کہ ان کہ دولا کہ کو ان کے ان کے حارب کو کہ کہ کو کی کہ ناکہ کو کہ ان کہ کو کہ ان کہ کو کہ ان کہ کو کہ کو کہ کا کہ کی کہ ناکہ کو کہ ان کہ کہ کو کہ کو کہ کو کہ ان کہ کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کو کہ کہ کو کہ کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ کہ کو کو کہ کو کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کو کو کہ کو کہ کو کو کہ کو کو کہ ک

سے معلوم ہوا کہ فساد و نفاق کے لیے چنلی کھاناممنوع ہے، ملک کرانے کے لیے ایک دومرے کو، پھی ہاتمیں پہنچ نا موادت ہے۔

مل باغون جمع باغی کی جس کا مادہ بغی ہے بمعتی جاہنا ڈھونڈھٹا۔ براء جمع ہے بری کی بمعنی دور یعنی جوعیب سے دور بول ان میں عیب جو کی مسلم کون جمع باغی کی جس کا مادہ بغی ہے بعض بادت ہے دومرول کے عیب ڈھونڈھٹا برا ہے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالٰی کے متبول بندول میں عیب کرنے دالے۔ اپنے عیب ڈھونڈھٹا برا ہے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالٰی کے متبول بندول میں عیب جو کی گفرہے بعض بدفصیوں کو بیول ولیول علی عیب جو کی کا عادت ہوتی ہے۔ (مراۃ المنائے شرح مشکلوۃ المصابح ،ج میں ۲ میں ۲ میں ۲ میں ۲ میں کا مورث کے میں بوقی کی کا عادت ہوتی ہے۔ (مراۃ المنائے شرح مشکلوۃ المصابح ، ج ۲ میں ۲ م

فرہ یا: شمیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ، القد و رسول (عز وجل وسٹی اللہ تیائی مایہ ہائم) نوب جانے ہیں۔ ارشادفر ہایا: غیبت میہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بری کئے اسی نے من کی ، اگر میرے بھائی میں وہ موجو و ہو جو چی کہتا ہوں (جب تو غیبت نہیں ہوگی) فرمایا: جو پچھتم کہتے ہوں اگر اس میں موجود ہے جب بی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہونیوں میں ہونیوں ہے جب بی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہونیوں، سے بہتان ہے ۔ (41)

حدیث ۹ سا: امام احمد و ترمذی و ابو و او و نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعافی عنها ہے روایت کی کہتی ہیں، میں نے نبی کریم صنی ابتد تعافی علیہ و سنی ہیں ایسی ہیں ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پت قد ہی کریم صنی ابتد تعالی علیہ و سنی ہم اسے کہا، صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے بیرکانی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں پیٹ قد ہیں اس برغالب ہیں، حضور (صنی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم) نے ارشاو فرما یا کہتم نے ایسا کلمہ کہا کہ آگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پرغالب آجائے۔ واللہ برغالب مندور صنی ہوئے۔ واللہ برغالب آجائے۔ واللہ برغالب برغالب مندور طنی ہوئے۔ واللہ برغالب برغالب مندور طنی ہوئے۔ واللہ برغالب برغالب برغالب برغالب برغالب برغالب برغالب ہوئے۔ واللہ برغالب برغال

(41) ميحمسلم، كماب البردالصلة ... إلى باب تحريم الغيية ، الحديث: ٥٠ - ١٠ (٢٥٨٩) من ١٣٩٥.

علیم الامت کے مدنی مجول

ا ۔ یعن قرآن مجیدیں ہے "لایفنٹ بغضگھ بغضًا "یعن بعض مسلمان بعض کی نیبت نہ کریں ، کیا جانے ہو نیبت کی ہے اور اس کی تفسیر کیا ہے۔

ا یعنی کی کے خفیہ عیب اس کے پس پشت بیان کرنا عیب محواہ جسمانی ہوں یا نفسانی دنیاوی یا دینی یا اس کی اولاد کے یا بیوی کے یا محمر کے خواہ زبان سے بیان کرد یا بیوی کے یا محمر کے خواہ زبان سے بیان کرد یا تنظم سے یا اشار ہے ہے بخرش کسی طرح سے لوگوں کو سمجھادو حتی کہ کسی کنگڑے یا بینکے کی پس پشت نقل کرنا بنگڑا کر چین یا بیکا کر بولن سب چھوٹیبت ہے بیفر مان بہت وسیع ہے۔ (مرقات)

سے ساکل غیبت ،ور بہتان میں فرق نہ کرسکے وہ سمجھے کہ کسی کوجھوٹا بہتان لگاٹا غیبت ہے اس لیے انہوں نے بیسوال کی ،وہ ما مکرہ کے لفظ سہ دھا کہ اسمج

الم سبی ن املہ! کیا نفیس جواب ہے کہ فیبت سے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بہنان جموٹے عیب بیان کرنے کو فیبت ہوتا ہے جم مر ہے سبت ناملہ اللہ میں ہوتا، خلاصہ بیہ ہوتا، خلاصہ بیہ کہ فیبت ایک گن ہ ہے بہنان دو گناہ۔ ہے جم مرابیس ہوتا، خلاصہ بیہ ہے کہ فیبت ایک گن ہ ہے بہنان دو گناہ۔ ۵۔ بیدردایت مسلم میں نہیں بلکہ اہام بغوی نے شرح سنہ میں فقل فرمائی محرمؤلف کے فی دوایة کہنے سے دموکا پڑتا ہے کہ یہ بھی مسلم ہی کہ دوایت ہے۔ (مرقات)

۲ نیبت و بہتان کا بیفرق ضرور خیال رہے بہتان بہر حال براہے تیبت بھی بری بھی بری بیس جیسا کہ ہم شروع ہب میں عرض کر ہے کہ

فیبت کے حرام ہونے کی چند شرطیں ہیں کسی خاص کی ہوں وہ خاص شخص مسلمان ہو، وہ عیب بھی اس کا خفیہ ہو اور بین بھی کرے بد
ضرورت ۔ رہا بہتان وہ بہر حال حرام ہے خواہ کسی کولگائے کسی طرح لگائے۔ (مراة المناج شرح مشکل قالمائے ، ج۲ ہم ۱۲۳)

ضرورت ۔ رہا بہتان وہ بہر حال حرام ہے خواہ کسی کولگائے کسی طرح لگائے۔ (مراة المناج شرح مشکل قالمائے ، ج۲ ہم ۱۲۳)

(42) سنن أي داود، کتاب الا دب، باب في المغيبة ، الحديث ، الحديث ، الحدیث کا ۲۵ میں ۱۳۵۳ہ

حدیث میں: بہتی نے ابن عباس منی اللہ تعالٰی عنہما ہے روایت کی، دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار بتھے، جب نماز پڑھ بچکے نبی کریم سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا: تم دونوں وضو کرواور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ دار متھے، جب نماز پڑھ بچکے نبی کریم سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایر بچکم اور روزہ دوسرے دِن اس روزہ کی قضا کرنا۔ انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایر بچکم کسے۔ (43)

صديث الهم: ترمذي في حضرت عائشه رضي الله تعالى عنها سه روايت كي، كه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

## حکیم الامت *کے مد*نی پھول

ا۔اس طرح کہ جناب عائشہ نے بالشت دکھا کرفر مایا کہ صغیہ اتن بڑی ہیں بینی میرے بالشت کی برابر بدعرض دمعروض حضرت صفیہ بنت حی سکے نیس پشت ہوئی اس لیے اسے غیبت کہا گیا۔معلوم ہوا کہ غیبت اشارہ سے بھی ہوجاتی ہے۔

۳ ۔ یعنی بظاہر میہ بات مچھوٹی کی معلوم ہوتی ہے گرائی بڑی ہے کہ اگر اس رقمت کو پوڑیا کی شکل دے دی جاوے اور اسے سمندر میں محمول دیا جاوے تو سازے سمندر کو رقعین کردے تو بہتر ہارے دل کو یقینا گداہ کردے گی تمہارے دیک انحمال کا رنگ بھی بگاڑ دے گی ،اس سے تو بہ کرو اور آئندہ بھی کسی کی غیبت نہ کرو۔ اس حدیث سے دومسئے معلوم ہوئے ایک سے کہ حضرات صحابہ کرام گزاہوں سے معصوم نہیں بمعموم یا فرضتے ہیں یا حضرات انہاء کرام بید معفرات عادل ہیں کہ گناہ پر جمتے نہیں تو بہ کر لیتے ڈیل ۔ دومر سے یہ کہ غیبت حق العبد جب ہے جب کہ اس کی خبر اس کو بہتے جاوے جس کی غیبت کی گئی در شرق اللہ ہے کہ تو بہتے معافی ہوجاتی ہے ، دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاکثہ صدیقہ کو جناب مغیبہ سے معائی کا بھی کا تھی مند یا کہونکہ دیا ہے تو اللہ دیا ہے کہ کہ حضرت مائے کا سے کہ کرنے بھی کہذا ہے تی اللہ دیا ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة الصابع، ج٧ بص٧٨٢)

(43) شعب الايمان، باب في تحريم اعراض الناس، الديث : ٢٢٢٩، ج٥،٥ ٥٠٠٠.

#### مكيم الامت كمدنى پيول

ا۔ بینی بیدونوں روزہ دار بھی نتھے ندیندمنورہ کی سرزمین میں بھی سمجہ نبوی شریف میں بھی اور حضور ملی اللہ عدید دسلم کے پیچھے انہوں نے نماز مجی پڑھی اتنی خوبیوں کے ساتھ انہوں نے کسی سلمان کی غیبت بھی کرلی۔

٣ \_ قرآن کريم في نيبت کومرده بحائي کا گوشت کھاڻا قرار ديا ۽ "آن يَا گُنگل کختھ آخِينه مَنيتًا "اور ظاہر ۽ گوست کھ نے خون پينے سے روزه جمي ٿوٹ جاتا ہے نماز جمي خظا صديہ ہے کہ گزاه نيکيول کا کمال دور کر ديتے ہيں جيسے نيکياں اصل گزاموں کا زور ل کرويق ہيں، نيز نيبت کی وجہ سے فيبت کر في والے کی نيکيال مختاب کودے دی جاتی ہوروزه نماز مثنا ب کودے دیا جمیع بغیر روزه نمازره جمیالبذ، اسے دوبار، دا کرنے کا تھم دیا جمیدنا عبداللہ قرماتے ہیں کہ فيبت سے دوزه ثوث جاتا ہے نماز پڑھی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی اس کی ليس سے دوبار، دا کرنے کا تھم دیا تھے جمیدات قرماتے ہیں کہ فيبت سے دوزه نماز کا کمال ثوث جاتا ہے بہرحال بيتھم عالى تنبيد فرمانے ہیں کہ اس سے دوزه نماز کا کمال ثوث جاتا ہے بہرحال بيتھم عالى تنبيد فرمانے کے سے ۔ (مراة المناج شرح مشکل قالمان من ۲۰ میں ۲۰ میا ۲۰ میں ۲۰ میں

فر مایا: میں اس کو پسندنہیں کرتا کہ سی کی نقل کروں، اگر چیدمیرے لیے اتناؤ تناہو۔ (44) یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مقابل ميس درست نبيس بهوسكتاب

حديث ٢٧٠: بيبق في في شعب الايمان مين ايوسعيد وجابر رضى الله تعالى عنهما يدروايت كى، كدرسول الله ملّى الله تعالى عِليه وسلّم نے فرمایا: غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیه کا یہ وسلم ) زنا ہے زیاوہ سخت غیبت کیونکر ہے۔فرمایا کہ مرد زنا کرتا ہے پھرتو بہ کرتا ہے، ابتدتعالی اس کی توبہ قبول فرہ تاہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی ، جب تک وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت ہے۔ (45) اور انس رضی اللہ تعالی عند کی روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ ہیں ہے۔(46)

(44) سنن استرندي، كما ب صفة القيامة ... إلخ، باب: ١١١، الحديث ٢٥١٠، ج ٢٨، ١٢٥٠.

#### حكيم الأمت كيدني كھول

ا \_ یعنی اگر مجھے کوئی دنیا کی بڑی ہے بڑی وولت نعمت دے اس کے عوض میں کہ میں کسی مسلمان کی کوئی حرکت بطور غیبت نقل کروں تو میں وہ دونت قبوں نہ کروں گا اور اس کی نقل نہ اتاروں گا۔ یہاں حضور انور نے اپناعمل نثریف بیان فر ماکرتا قیامت مسمانوں کوتعلیم دی کہتم کو کوئی کتنی ہی دولت وے کر کسی مسلمان کی تولی یاعملی غیبت کرائے اس کی نقل انز وائے تو ہرگز قبول نہ کرو، یہاں بھی حکایت ہے مراد بھور غيبت ممنوع نقل كرنا ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصاح، ج٦،ص ١٩٠)

(45) شعب الايرن، بب في تحريم إعراض الناس، الحديث: ١٣١١، ج٥٥ مل٠٠٠ ٣٠

#### ملیم امامت کے مدتی پھول

ے لین غیبت ہے تو گن وصغیرہ اور زیاہے گناہ کبیرہ گرشدت اور نتیجہ میں غیبت زیا ہے بدتر ہے، بدزی کی وجدا کے بیان ہور بی ہے۔ ۳ \_ خلاصہ مید ہے کدا گرچہ زیا مخناہ ہے اس کی شرقی سمز انجی بہت سخت ہے گرہے تق القد جو توبید سے معاف ہوسکتا ہے، فیبت حق معبد ہے کہ تو بدے معاف نبیس ہوسکتا جب تک کہ صاحب حق معاف نہ کرے ، اگر وہ مرٹیا تو اس کی معافی کی کوئی صورت ہی نہیں جق بند کی پہیان یہ ہے کہ دہ بندے کے معاف کرنے ہے معاف نہ ہو، حق العبد کی پیچان میہ ہے کہ بندے کے معاف کرنے ہے معاف ہوجاوے۔ زیاحق الله بُلِّ حِنْ العبر، كر ليے لَنْ كا تصاص ولى مقول كے معاف كرنے ہے معاف ہوجاتا ہے، زنا اگر زانی مزنيہ كے سارے عزيز معاف ئرديراك كامزامعان نبير بوتي\_(مراة المناجع شرح مثلوة المصابح ،ح٢٩ص ٥٠٥)

(46) امرجع السابق الحديث: ۲۳۲، ج٥٩ ٣٠٠٣.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ س فرون عول كے دومعنى بوسكتے بين ايك يدكر فيبت كا كناء توبدكر لينے سے معاف تبيس جوتا اس كى معافى كے ليے معن ب كا سے

حدیث سام: بیرقی نے دعوات کبیر میں انس رضی اللہ تعالی عندے روایت کی، کدرسول الله سالی الله تعالی عدید وسلم نے فرمایا کہ غیبت کے کفارہ میں میہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے، اس کے لیے استغفار کرے، یہ کے۔ اَللّٰهُ قَد اغْفِرْلَنَا وَلَهِ. (47) الني! ميں اور اسے بخش دے۔

حدیث مهم به: ابو داود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ، کہ ماعز اسلمی رضی النہ تعالی عنہ کو جب رجم كيا كيا تھا، دو مخص آپس ميں باتيں كرنے لگے، أيك نے دوسرے سے كہا، اسے تو ديكھو كہ الله (عز وجل ) نے اس كى پردہ پوشی کی تھی مگراس کے نسب نے نہ چھوڑا، کتے کی طرح رجم کیا عمیا۔حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم )نے س کر سكوت فرمايا۔ پچھود يرتك چلتے رہے، راستد ميں مرا ہوا گدھاملاجو پاؤں بھيلائے ہوئے تھا۔

حضور (صلّی اللّٰد تعالٰی علیه ۂ لہ وسلّم) نے ان دونوں شخصوں سے فر ما یا: جا دُاس مردار گذیہ ہے کا گوشت کھا ؤ۔ انھوں نے عرض کی، یا نبی اللہ (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم)!اے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا:وہ جوتم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی، وہ اس گذھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ

معانی دینا منروری ہے۔دوسرے بیر کدلوگ زیا کوسخت گناہ بھے ہیں اس لیے توبہ کر لیتے ہیں گر نیبت کومعمولی چیز بجھ کر اس ہے توبہ ہیں كرت حالانك ريسخت كناه ہے اس ليے زنام مي كوئى كرتا ہے تر نيبت سب ہميشہ كر ليتے بيں الا ماشاء الله يدو باعام ہے اس كو موگ برا بھى · مبيل سجعة ال سے بجو\_ (مرقات) (مراة المنائع شرح مشكوة المصائع، ج١١ اس ٢٠١)

(47) مَفْكَاةَ المعمانِ ، كمّاب الآداب، باب حفظ الليان ... إلى الحديث: ٨٤٤، جم ٢٠٠٠.

#### تعلیم الامت کے مدنی کھول

ا ال فرمان عالى كے بهت معنى كيے سے ايك بيركدا كر غيبت كى فرغيبت والے كو بينے من تو دوحق ، معبد بن من اس سے جاكر معانى ماسنگے ادر اگر اس کی خبر خیبت والے کونہ پنجی توحق اللہ ہے تو ہے کرے گر اس توبہ میں فیبت والے کو بھی شامل کرے۔ دوسرے میر کم اگر فیبت والد زندہ ہے تو اس سے معانی مانچے اور اگر مرچکا ہے تو اس کے لیے دعائے مغفرت کر ہے۔ تیسر سے یہ کہ غیبت و سلے سے معافی اسکے اگر دہ معاف کردے تو خیر اگر معاف نہ کرے تو اس کے لیے دعاومغفرت کرے۔مولاناعلیٰ قاری نے فرمایا کہ اگر غیبت کی خبر غیبت والے کو بہنے جاوے توحق العبد ہوجاتی ہے اگر خبر مذیبنچے توحق الله رہتی ہے گرمیرے مرشد برحق صدر الا فاضل مویا ناتیم الدین صاحب مر وسی دی تدس سرة نے فرمایا كه غیبت بهرحال حل العبد ہے خواہ اسے خبر پہنچے یا نہ پہنچے جیے كسى كامال مارلیما بہرحال حل العبد ہے نورہ ہال والے كوخبر ينجے يو ندينج كيونك فيبت سے فيبت والے كى آبروريزى ہوتى ہاور آبرو بھى مال كى طرح تى العبد ہے ، س ليے على ، فر ، تے جي ك مروے کی فیبت زندہ کی فیبت سے سخت رہے کہ مردے سے معافی نہیں ما تلی جاسکتی۔اس میں اختلاف ہے کہ فیبت وا \_ مے مونی ، نگے تو اجمال ما تھے یا تفصیل لین بہ بتا کرمعانی مائے کہ میں نے تھے یہ کہا تھا یا صرف یہ کہدرے کہ میں نے تیری ندبت کی تھی معان كرد \_\_\_ (مراة المناجح شرح مشكوة المصابح، ج٢، ص ٥٠٤)

(ماعز)اس ونت جنت کی نہروں میں غوطے نگار ہاہے۔(48)

رب رب برب الله تعالی عندے موالی وابن ماجہ وحاکم نے اسامہ بن شریک رضی الله تعالی عندے روایت کی، کہرسول صدیت کی الله تعالی عندے وابت کی کہرسول الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے الله کے بندو! الله (عزوجل) نے حرج اٹھالیا، مگر جوفنص کسی مردمسلم کی اطور ظلم الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے الله کے بندو! الله (عزوجل) نے حرج اٹھالیا، مگر جوفنص کسی مردمسلم کی اطور ظلم آبروريز يكرے، وه حرج ش بے اور بلاك موار (49)

حديثِ ٢٧١: ١م م احمد و ابو داود و حاكم في مُستَو يرد بن شدا درضي الله تعالى عنه من روايت كي كه رسول الله صلى الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جس محض کوکسی مردسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملاء اللد تعالی اس کو اتنا ہی جہم سے کھلائے گا اورجس کومرومسلم کی برائی کی وجہ ہے کپڑا پہننے کوملا ، اللہ تغالیٰ اس کوجہنم کا اثنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ (50)

(48) سنن أي داود، كتاب اعدود، باب رجم ماعزين ما لك، الحديث: ٣٣٢٨، ج٣، ص ١٩٥٠

#### امير السنت كمدنى بحول

معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی فرائی کرنامجی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا منبر آنرہا مُعامّلہ ہوتا ہے۔مَثَلَا ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ تن کر دیئے جائیں یا انہیں بھانی لگا دی جائے تو بعض اوقات لوگ غیبت کے گناہ میں پڑ بی جاتے ہیں۔ ای طرح خود کشی كرنے واسے مسمان كے بارے يى بالا اجازت شرى بركبدينا كه فلال نے خودكشى كبيد فيبت ہے يوں بى مام و پہچان كے ساتھ كى مسمن کی خورکشی کی اخبار میں خربھی ندلگائی جائے کہ اس سے مرینے والے کی نیبت مجی ہوتی اور اس کے ماتھ ساتھ مرحوم کے اہل وعیال ک عرات پر بھی بالکا ہے۔ ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے تودکشی کرنے والے کو بہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تی تو حرج نہیں مگریہ نیان میں رہے کہ نام ندلیا محرگاؤں ، فحلّہ ، برادری ، اوقات ،خودکشی کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے خود کشی کرنے والے کی شاخت ممکن ہے لہذ بہجان ہوجائے اس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شار ہوگا۔ مسکہ بیرے کے مسلمان خودکشی کرنے ہے اسلام سے خارج نہیں ہوج تا ہاں کی نمانہ جنزہ بھی ادا کی جائے گئی ، اِس کیلئے دعائے مغفر سے بھی کریں مے مرمنے والے مسلمان کو برائی ہے یا د کرنے کی شريعت ميں اجازت نہيں۔ إس هِنمن مِن دوفر امينِ مصطَغُ صلّى الله تعالیٰ عليه فالم وسلّم نلاحظه ہوں: (1) اپنے مردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ ا پنے آ کے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ بھیے ہیں۔ ( بخاری ج ا ص ۲۵۰ حدیث ۹۳۹۱) (2) اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔ (سنتن ترمِذی ج ۲ مس ۱۳۳ حدیث ۱۰۲۱) حضرت علامہ مجد عبد الرء وف ممتاوی علیه رحمة الله الهادی لکھتے ہیں: مردے کی فیبت زندے کی فیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ مخص ہے معاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔ ( فَيْنِ الْقَدِيرِ لِلْمُتَادِي جَ اص ٥٦٢ تَحَتَ الْحَدِيثِ ٨٥٢ ) ( فيبت كي تباه كاريان صفحه ١٩١)

(49) كنزالهمال، كمّاب الرخلاق، الحديث: ١٠١٨، ٣٣٠م، ٢٣٣.

(50) سنن أي د ود، كرّب الارب، بإب في النبية ، الحديث: ٨٨١، ج٣، م ٥٥٠.

؛ مسه مله وم أحمد بن عنبل، حديث المستورد بن شداد، الحديث: ۳۳۰ ۱۸ من ۲۹۴.

حدیث کے بیم: امام احمد وابو داود نے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالی عندے ردایت کی، کدرسول امتد صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگ جوزبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلول میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نه کرواوران کی چیمی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کروء اس لیے کہ جو محض اینے مسلمان بھائی کی چیمی ہوئی چیز کی ٹٹول کریگا، الله تعالیٰ اس کی پوشیره چیز کی ٹٹول کریگا اور جس کی الله (عز دجل) ٹٹول کریگا!س کورسوا کر دےگا، اگر چہ دہ اسپنے مکان کے اندر ہو۔ (51)

حدیث ٨٧: امام احمد و ابو داود نے انس رضی اللہ نغانی عنہ سے ردایت کی ، کدرسول الله صلّی الله تغانی علیه وسلم نے فرمایا: جب مجھے معران ہوئی، ایک قوم پر گزراجن کے ناخن تانے کے تھے، وہ اپنے موفھ اور سینے کونو چتے تھے۔ میں نے کہا: جبریل میدکون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا، بیدوہ ہیں جولوگوں کا گوشت کھاتے ہے اور ان کی آبروریزی

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ آپ کا نام مستور دابن شداد ہے، کوفی ہیں، آخر میں معرض رہے، حضور صلی انڈ علیہ دسلم کی و فات کے دنت کسن تھے ہمحالی ہیں، آپ سے بہت محابہ نے احادیث نقل کیں۔

٢ \_اس طرح كدد ولزے ہوئے مسلمانوں بيں سے ايك كے پاس جاوے اور اسے خوش كرنے كے ليے دومرے كى فيبت كرے ،اسے برا کے،اے نقصان پہنچانے کی تدبیریں بتائے تا کہ اس ذریعہ پیض اے پھے دیدے یا کھلا دے ایسے توشامدی لوگ آج کل بہت ہیں۔ سے بیدوز ن کی آگ کے انگارے ال القول کی موش میں جس تدریبال لقے کھائے استے ہی وہاں انگارے کھائے گا۔

س اس کا مطب گزشتہ معمون ہے واضح ہے کہ جو کی کوخوش کرنے کے لیے سلمان بعد ٹی کی نبیت کرے یا اے ستائے اس نبیبت وغیرہ کی عوض کیڑون کا جوڑا پائے تو اسے قیامت میں اس جوڑے کی عوض آگ کا جوڑا پہتا یا جائے گا۔

۵ \_اس فرمان عانی کے بہت معنی بیں ایک بدکہ جوشش کی مشہور شریف آ دی کی مجڑی اچھا لے اس کا مقابلہ کرے تا کہ اس مقابلہ ہے میری شہرت ہو، دومرے میہ کہ جوکمی شخص کو دنیا بیل مجمولے طریقہ سے ایچعالے تا کہ اس کے ذریعہ مجھے عزمت و روزی ملے جیسے آج کل لبعض جھوٹے پیروں کے مرید اس کی جھوٹی کرائٹی بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ جم کو بھی اس کے ذریعہ مزت ملے کہ ہم اس کے بالکے ہیں۔ (اشعہ) تیسرے مید کہ جو تھی دنیا میں نام ونمود جائے لیکیال کرے گرناموری کے لیے یا جو تھی کسی کے ذریعہ ہے اپنے کومشہور و نا مور کرے قیاست میں ایسے مخصوں کو عام رسوا کیا جاوے گا کہ فرشتہ اے او نچی جگہ کھڑا کرے اعلان کرے گا کہ لوگویہ بڑا جھوٹا رکار فر بی تحا- (مرقات ولمعات وغيره) (مراة المناجح شرح مشكوّة المصابح بن٢٩م ٨٧٨)

> (51) سنن أي داود ، كمّاب الادب، باب في النعية الحديث ١٨٨٠، ج٣،٩ ٥٣٠. والمسندللا ، م أحمد بن حنيل ، حديث أي برزة الاسلمي ، الحديث : ١٩٤٨ ، ج ٢٥م ١٨١ .

(52)\_*= = = [* 

صدیث ۹ سن ابو داود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہرسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسم نے فرمایا: مسمان کی سب چیزیں مسلمان پرحرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبر داور اس کا خون آ دمی کو برائی سے اتنا ہی کا فی ہے کہ دہ ایٹے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔(53)

ہے مدروں ہے ۔ ۵: ابوداود نے معاذبن انس جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کدرسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فی مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصد عیب لگانا ہو، اللہ تعالٰی اس کو بل صراط پر رو کے گاجب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔ (54)

(52) سنن أي داود، كمّاب الاوب، باب في الغيبة ، الحديث: ٨٨٨٨، ج٣٩ من ٣٥٣.

عكيم الامت كيدني يهول

ا نے ہر بیہ ہے کہ یہال معراج سے مراد جسمانی بیداری کی معراج مراد ہے جو نبوت کے گیار ہویں سال ستائیسویں رجب سوموار کی رات ہوئی۔منامی بینی خواب کی معراجیں صنور کو قریبًا تیس ہوئی ہیں، نماز کی فرضیت اس جسمانی معراج ہیں ہوئی۔

۲۔ اس طرح کدان پر ضرش کا عذاب مسلط کردیا تھا اور ناخن تا نے کے دہاردار اور نو کیلے ہنے ان سے سینہ چہرہ تھجناتے ہے ،ورزخی ہوتے ہنے۔ خدا کی پڑہ! بیعذاب سخت عذاب ہے بیدا تعد بعد قیامت ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے آتھے وں ہے دیکھا۔

سے بعنی یہ وگ مسمانوں کی نیبت کرتے ہے ان کی آبروریزی کرتے ہے، یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انہیں اس سے عبرت لین چاہیے۔ (مر، قالمناجِ شرح مشکوۃ المصابح، ج1 وص ۸۷۳)

(53) . مرجع السابقء لحديث: ٣٨٨٣، ج٣، ص ١٥٥.

#### تحکیم الدمت کے مدنی پھول

یعنی مسلمان کو مذتو دل میں حقیر جانو شدا سے حقارت کے الفاظ سے بگارہ یا برے لقب سے یاد کرو شدائ کا مذاق بن وَ آج ہم میں بیر عیب بہت ہے۔ بیشوں بنبوں ، یا غربت وافلائ کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہیں حتی کہ صوبحاتی تعصب ہم میں بہت ہوگیا کہ وہ بنجائی ہے ، وہ بنگائی ، وہ سندھی ، وہ مرحدی ، اسملام نے بیسمارے فرق منادیئے۔ شہد کی تھی مختلف بھولوں کے رس چوں لیتی ہے تو ن کا نام شہد ہوجاتا ہے ، وہ بنگائی ، وہ سندھی ، وہ مرحدی ، اسملام نے بیسمارے فرق منادیئے۔ شہد کی تھی مختلف بھولوں کے رس چوں لیتی ہے تو ن کا نام شہد ہوجاتا ہے ، آم ، جائس ، بول کا فرق مث جاتا ہے بوں ہی جب حضور کا دمن بکر لیا توسب مسلمان ایک ہوجاتی ہو یا روی۔ مولانا جائی فرماتے ہیں شعر

که دری راه فلال این قلال چیزے نیست

بنده عشق شدی ترک نسب کن جای

(مراةُ السَّاحِيُّ شَرِحَ مَشَكُوٰ ةَ المصابيح، ج٢، م ٨٩٥)

(54) سنن أي داود، كمّاب الادب، باب من روعن مسلم غيبة ، الحديث: ٣٨٨٣، ج٣٥، ١٥٥٠.

صدیث ا 2: ابوداود نے جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ بن بہل رضی اللہ تعالی عنے مدوایت کی کے رسول اللہ صفّی اللہ خانی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جہاں مردمسلم کی جنگ حرمت کی جاتی ہواور اس کی آبرور بیزی کی جاتی ہوائی جگہ جس نے فرمایا کہ جہاں مردمسلم کی جنگ حرمت کی جاتی ہواور اس کی مدونہیں کر یکا جہاں اسے بہند ہو کہ مدد کی اس کی مدد نہیں کر یکا جہاں اسے بہند ہو کہ مدد کی جائے اور جو مض مردمسلم کی مدد کر یکا ایسے موقع پر جہال اُس کی چنگ حرمت اور آبرور بیزی کی جارہی ہو، اللہ تعالیٰ اس

کی مدوفر مائے گاا ہے موقع پر جہال اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔(55) حدیثے ۵۲: شرح سند میں الس رضی اللہ تعالٰی عندہے مردی، کہ نبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ دستم نے فرما یا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان مجمالی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہواور مدد کی، اللّٰہ لَتعالٰی دنیا اور آخرت میں اس

ی مدد کریگا اور اگر با وجود قدرت اس کی مدونیس کی تو الله تعالی دنیا ادر آخرت بی اسے پکڑے گا۔ (56)

عكيم الامت كمدنى يعول

سے ہے ارادہ کی تید اس لیے لگائی تا کہ معلوم ہو کہ کسی کی اصلاح کے لیے یا اس سے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے اس کی غیبت درست ہے کہ وہ غیبت نہیں۔

ر رست ہے دوہ میہت ہیں۔ سے یعنی جتن دیر تک اس نے نیبت میں اپنا وقت صرف کیا اتن دیر تک بل صراط پر روکا جاوے گا۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ جب تک اس سے معانی نہ مائے تب تک دو نیبت ہی میں مشغول ہے۔ (مراۃ السنائی شرح مشکوۃ المصائح، ج۲ میں ۱۸)

(55) سنن أي داود، كمّاب الادب، باب من ردعن مسلم غيبة ، الحديث: ١٨٨٣، جهم ١٠٥٥.

حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ان طرح که جب چمچه وگ کمی مسلمان کی آبروریزی کررہے ہوں تو بیجی ایجے ساتھ شریک ہوکر ان کی مدد کرے ان کی ہال میں پال ماں تا

م یعنی اللہ تعالی اس جرم کی مزاجی اسے الیمی جگہ ذلیل کرے گا جہاں اسے عزت کی خواہش ہوگی۔ خیال رہے کہ بیدا حکام مسلمان کے لیے ہیں۔ کفار، مرتدین، بے دین نوگوں کی اللہ تعالٰی کے ہال کوئی عزت نہیں ان کی بے دین ظاہر کرتا عیادت ہے۔

س غرضکہ کما تدین تدان جیسا کرو مے ویسا بھرو مے۔کرونی خویش آمدنی فیش۔مسلمان بھائی کی عزت کرواپتی عزت کرالو، اسے ذکیل کرواپنے کو ذکیل کرالو۔جگہ عام ہے دنیا بیس ہویا آخرت جہال بھی اسے مدد کی ضرورت ہوگی رب تعالٰی اس کی مدوفر مائے گا صرف ایک ہارنہیں بلکہ بمیشہ۔(مراة المناجع شرح مشکوۃ المصائح ،جام میں ۱۹۸)

(56) شرح النة ، كمّاب البروالصلة ، باب الذب عن المسلمين ، الحديث: ٣٩٢٣، ٢٢، ص ٩٥٠. ومشكاة المصانح ، كمّاب الأداب، باب الشققة والرحمة على الخلق، الحديث: ٩٨٠، ج٣٥، ص ٩٤٠. حديث ١٥٠: بيبق في في اسابنت يزيدرض الله تعالى عنها من روايت كى ، كهرسول الله مثل الله تعالى عليه وسلم في فر ما یا : جو محض اینے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت میں رو کے بینی مسلمان کی غیبت کی جار ہی تھی، اس نے روکا تو الله (عزوجل) يرحق ہے كمأسے جہنم سے آزاد كردے۔ (57)

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ یعنی اس کے ساہنے کسی مسلمان کی غیبت کی جاد ہے خواہ وہ اِس کاعزیز ہویا اجنبی۔

٣ مياس طرح كه نيبت كرنے والول كونيبت سے روك دے يا اس طرح كدان كى فيبت كا جواب دے دے يا اس طرح كماس فائب مخف کے اوصاف بیان کردے اسے بدنا می سے بحپا کرنیک نام کردے ،آج کل لوگ فیبت سنتے رہتے ہیں پھراس غائب مخص کوآ کر بتاتے ہیں کہ مجھے فلاں مخص نے بدکہا تھا میمنوع ہے کہ اس صورت میں اس کے دل کو تکلیف اس نے پہنچائی غیبت کرنے والول نے تیر چلایااس نے وہ تیراس تک پہنچایا اس کےجسم میں چبویا۔

سے کیونکہاس نے اللہ کے بندے کی یس پشت مدد کی تحض اللہ کے لیے اور رب تعالی این بندے کا بدلہ خود دیتا ہے دنیاوی آ فات اخروی مصیبتول سے بیانا اللد کی برای میربانی نے۔

س یعنی جوکوئی مسمان بھائی کی عزت و آبروند بچائے بلکدذلیل کرنے والول کے ساتھ شریک ہوجاوے تو انڈنغانی اس بندے کا بدر خود ے گا کہ اے دنیاو آخرت میں ذلیل کرے گا جب اس پرکوئی آفت سے گی تواہے وقع نہ کرے گا۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المعاجع، ٢٠٩٥)

· (57) شعب الإيمان، باب في انتعادن على البرداليقوى، الحديث: ٦٣٣٧، ٢٥، ص١١١.

ومنتكاة المصافح ،كتاب الآداب، باب الشفقة دالرحمة على الخلق، الحديث: ٩٨١م، ج ٣٩٠م، ٥٠.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا الماء بنت پزیداین میکن مشهور صحابیه این ، انصاریه بین ، بزی عاقله بزی عابره تعین ، آپ سنه بهت ا حادیث مردی بین به ۲ \_ بھائی کے گوشت سے مراد ہے مسلمان بھائی کی غیبت ، دفع کرنے سے مراد ہے غیبت ندہونے دیتا یا اس کا جواب دے دیتا۔ سے جب ایک گنبگارمسلمان کی پس بیشت تمایت کرنے کا بیاثواب ہے تو جوکوئی حضور صلی الله علیہ وسلم کے بدگویوں دشمنوں کو جوابات دے، ان کی عزت پر حملہ کرنے والوں کے واراپتے پر لے، ان کے صفات عالیہ کے گیت گائے سوچ لو کہ اس کا درجہ کیا ہوگا۔ امذ تعالی نصيب كري مضرت حسان رضي الله عنه فرمات بين شعر

لعرض محمدي منكم وقاء

فأن ابى ووالدى قوعرضى

میرے ، ں باپ میری عزت و آبرو محم<sup>م صط</sup>فی صلی الله علیه و ملم کی آبرو وعزت کے لیے تمہارے مقابلہ میں ڈھال ہیں۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصيح بج٢ بم ١١٨)

صدیث سات: شرح سندین ابو ورداء رضی الله تعالی عند سے مروی، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا: جومسلمان اینے بھائی کی آبروستے روکے لیتن سمسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا تو الثد (عز وجل) پر حق ہے کہ قیامت سے دن اس کوجہنم کی آگ ہے بچاہئے۔اس کے بعد اس آیت کی تلادت کی۔

(وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿ ٤٣٠﴾) (58)

مسلمانوں کی مدوکرتا ہم پرحق ہے۔

حديث ٥٥: تر مذى و ابو واو و في ابو هريره رضى الله تعالى عنه سے روايت كى ، كه رسول التد سلّى الله تعالى عليه وسلّم نے فرمایا: ایک موس ووسرے موس کا آئینہ ہے اور موس کا جمائی ہے، اس کی چیز دل کو ہلاک ہونے سے بجائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔(59)

حدیث ۲۵: امام احمد وترندی نے عقبہ بن عامر رضی الله تعالٰی عنہ سے روایت کی، که رسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلم نے فرمایا: جو محض الی چیز دیکھے جس کو جھیانا جاسیے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی جھیادی تو ایسا ہے جیسے موؤدہ (لیعنی زنده در گور) کوزنده کیا۔ (60)

(58) شرح النة وكماب البروالصلة وباب الذب عن المسلين والحديث: ٣٩٣، ٢٣، ح٢٥، ٥٩٨.

(59) سنن اكي دادور كماب المادب، باب في التصيية والحياطة ، الحديث: ٩١٨ سمن ١٨، م ١٥٠ س.

#### عيم الامت كي مدنى محول

ا \_ بيفرون عالى بهت عي عام ب جوكوني كسي مسلمان كي آبروكسي طرح بيائ خواه اس كسمائ يا اس كي بيس بشت الشداس ووزخ كي آگ ہے بچاہے گامسلمان کی عزت اللہ کو یڑی ماری ہے۔

٢ \_ بيآيت كريمه ياتوخود حضور انور صلى الله عليه وسلم في تلاوت كى البية فزمان مبارك كى تائيد مين يا حضرت ابوالدرداء رضى الله عندف تلادمت کی ای مدیث کی تائید میں۔دوستو! آج حضرات محابہ پر بہت طعن ہورہے ہیں اٹھوان کی عظمتوں کے ڈیکے ہی ؤ دیکھو پھر رب تعالی ادرای کے مجوب صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانوں سے کیے انعام ملتے ہیں،ان حضرات کی حمایت میں کیا ہیں جھایا، تقریریں کرنا،ان کے فضائل کی آیت داحادیث نتائع کرناسب ہی قرب الی کا ذریعہ ہے۔فقیر نے ایک رسالہ لکھا ہے حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر جس یں حضرات محابہ خصوصًا جناب امیر معاویہ وضی الشّعنیم اجتعین کے فضائل کی احادیث و آیات بھے کرکے ان کے فضائل بیان کیے اور ان حفزات سے نالفین کے اعتراضات دخ کیے خدا کرے میے تقیری خدمت اس فریان عالی کی برکت ہے قبول ہوجاد ہے اور رب تعال میری سااكاريال معاف فرمادے۔ (مراة المناجح شرح مشكوة المسائح،ج1 مص ٨١٢)

(60) المندلالا ما أحمد بن حنبل حديث عقبة بن عامر الجهنيء الحديث: ٣٣١-١٤١ من ١٣١٠.

حدیث ۵۷: ابونیم نے معرفہ میں شہیب بن سعد بلوی سے روایت کی، کہ رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کو قیامت کے دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا، وہ اس میں الیی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیانہیں ہے، عرض کر رہا، اے رب! بیمیرے لیے کہاں ہے آئیں؟ میں نے تو اٹھیں کیا نہیں۔اس سے کہا جائے گا کہ بیروہ ہیں جو تیری لاملی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔(61)

حدیث ۵۸: ترندی نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہرسول اللہ سنی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کوالیسے مناو پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے، تو مرنے سے پہلے دہ خوداس مناویس ہتا

وسنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في السترعلى المسلم، الحديث: ٨٩١، ج٣٩م، ٢٥٥.

#### عيم الامت ك مدنى كھول

ا \_وہ عیب جوکسی مسلمان سے حق سے متعلق نہ ہواور میخص اے لوگوں سے جیمیانا چاہتا ہو، بعض شارعین نے فرمایا کہ اس سے مرادمسلمان مرد یا عورت کاستر ہے بیعنی کسی کونٹ و کیھے تو اسے کیڑا پہنادے ہوسکتا ہے کہ دونوں ہی مراد ہوں۔

٢ \_اس طرح كه خود اس سے كهدد ميك كدو كيك كنده اليي حركت ندكرنا ورند پر تيري فيرند موكى اورلوگوں سے جيميا لے تاكة بليغ مجي موجائے اورمسمان کی پروہ پوشی بھی لیکن اگر میخص کسی قل یا نقصان کی خفیہ سازش کررہا ہے تو ضروراس کی اطلاع اس کو کر دے تا کہ وہ نقصان ہے فی جاوے یا اگر میخص عادی مجرم بن چکا ہے تو اس کا اعلان کروے لبذا اس فرمان عالی کابیہ مقصد نبیں کہ خفیہ چور قاتل کے جرم جمیا وُحضور صلی الله علیه وسلم کا فرمان نهایت بی جامع موتا ہے۔

سے لینی اس پردہ بوشی کا ثواب ایسا ہے جیسے کسی زندہ فن شد پھی کوقبر سے نکال کران کی جان بجالینا کیونکہ مسلمان کی آبرواس کی جان کی طرح قابل احترام ہے۔بہرطال مسلمان کی خاتی ہوئی عزت بیانا بڑا ہی ثواب ہے تمروہ قیود بحیال میں رہیں جوہم نے عرض کیں۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس١١٨)

(61) كنزاسعمال، كتاب الاخلاق، رقم ٢٣٨٠، جهم ٢٣٧٠.

(62) سنن الترندي ، كمّاب صفة القيامة ... إلخ ، باب: ١١٨ ، الحديث: ٢٥١٣ ، ج٣٠ ، ٢٢٧.

#### حکیم الامت سے مدنی پھول

\_ آپ جلیل القدر عظیم الشان تا بھی ہیں،آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، ملک شام میں مقام حمص کے رہنے واے ہیں، تبیلہ کارع سے ہیں ہستر ۵ کے صحابہ سے ملاقات کی ، سواج ایک سوچار ہجری ہیں مقام طرطوں بٹس آپ کی وفات ہو کی وہاں ہی تبرشریف ہے۔ م سے ان اور ہے دہ گناہ مراد ہے جس سے وہ تو بہ کر چکا ہے یا وہ پرانا گناہ جے لوگ بھول بچکے یا خفیہ گناہ جس پرلوگ مطبع نہ ہول اور عدد لانا توبه کرانے کے لیے نہ ہوں محض غصہ اور جوش غضب ہے ہو یہ قیوو خیال میں رہیں۔

حدیث ۵۹: ترندی نے واثنه رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ دسلّم نے فر ما یا کہ اپنے بھائی کی شاتت نہ کر لیحنی اس کی معیبت پر اظہار مسرت نہ کر، کہ اللہ تعالٰی اس پر رحم کر ایگا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔ (63)

حدیث • ۲: سیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللّہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللّه منّی اللّه تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین لیعنی جولوگ تھلم کھلا گناہ کرتے ہیں یہ عافیت میں نہیں ان کی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آ دمی کی بے باکی ہے یہ کہ دات میں اس نے کوئی کام کیا لیعنی گناہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور بیٹن کو خود کہتا ہے، کہ آج رات میں میں نے بید کیا، خدا نے اس پر پردہ ڈالا تھا اور بیٹن میں پردہ الہی کو ہٹا دیتا ہے۔ (64)

سے اپنی اپنی موت سے پہلے بیر کنا وخود کرے کا اور اس میں بدنام ہوگا مظلوم کا بدلد ظالم سے خود رب تع لی لیتا ہے۔

س بی تغییر حضرت امام احمدابن منبل کی ہے کہ یہاں ممناہ سے سراد وہ گناہ ہے جس سے گندگار توبہ کر چکا ہے ایسے گناہ کا ذکر بھی نہیں چاہیے جس گناہ میں بندہ گرفآر ہے ،اس سے عار دکا نا تا کہ توبہ کرے بیر توثیل ہے اس پر تواب ہے۔

ے یعنی خاند ابن معدان نے معاذ ابن جبل کا زماندند پایا کیونکہ حضر کت معاذ کی وفات الفارہ جس بوئی اور خالد کی پیدائش الماج کے بعد بوئی ۔ خیال رہے کہ الفاری ہیں معدان نے معاذ ابن جبل کا زماندند پایا کیونکہ حضر کتا منروری نہیں صرف ہم ذمانہ ہونا کا ٹی ہے، تمام محدثین کا اس پر انقاق ہے ہاں امام بخاری کے بال ملاقات ضروری ہے۔ (مرقات) (مراة المناج شرح مشکلة قالمعائح، ج۲ ہے ۱۸۸۸)

(63) الرجع السابق، باب: ١٠١٩ أن المرجع السابق، باب: ١٩١٩ أن المرجع السابق، باب: ١٢٩ أن المرجع السابق،

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا دا الله ابن استع لیٹی سحالی بیں، جب حضور انور غزوہ تبوک کے لیے جارہے متھ تو آپ ایمان لائے، تمن سال صفور کی خدمت میں دے، اصحاب صفہ سے تھے ایک سو برس محر پائی بیت المقدی میں وفات ہوئی۔ (مرقات) آپ مشہور سحالی بیں۔
لا یہ بین کمی مسلمان کود بی یا دنیادی آفت میں جناا دیکھ کراس پرخوش شرطین نہ کرویس وفعہ خوش میں بھی کمی پر ارحول پرمی جاتی ہے۔ فیخ سعدی فریا ہے میں ہیں۔ شعر

كەلاحول مويندىتاوى كنال

مكواندوه خونش بيش كسال

اگر ملامت کرنا اس کی نبر کش کے لیے ہوتب جائزے جب کہ اس طریقہ سے اس کی اصلاح ہو سکے غرضکہ ملامت کی مختلف صورتیں ہیں۔ سب یہ ہے مسلمان کی آفت پر خوشی منانے کا انجام کہ خوشی منانے والا خودگر فقار ہوجا تا ہے بار ہا کا آزمودہ ہے ہمیشہ خدا سے خوف کرنا جاہیے۔ (مراة المناجع شرح مشکوة المصافح ،ج ۲ می ۲۸۹)

(64) صحيح البخاري، كمّاب الإدب، بإب ستر المؤمن على تفسد، الحديث: ٧٠١٩، ج٣٣، ص١١٨.

حدیث ۲۱: طرانی و بیجی نے بروایت بہزین تھیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی، کہرسول التدسلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہواس کولوگ کب پیچانیں گے، فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کر وجو اس میں ہے، تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (65)

حدیث ۲۲: بیرتی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:
حدیث ۲۲: بیرتی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:
حسر نے حیا کی چو در ڈال دی اس کی غیبت نہیں۔ (66) یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔
حدیث ۲۳: طبر انی نے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم
نے فرایا: فاس کی غیبت نہیں ہے۔ (67)

معجم مسلم، كمّاب الزهد، باب انهى عن هتك الانسان سرّنغيه «الحديث: ۵۲\_(۲۹۹۰)، ص ٥٩٥.

ومشكاة المصانيح، كماب الآداب، باب حفظ الليان ... إلخ ، الحديث: ١٣٨٣، ج٣٠٠ ٥٠٠.

#### علیم الامت کے مدنی پھول

معافی کے دومعنی ہوسکتے ہیں ایک میر کرعفو سے لینی رب تعالٰی کی طرف سے معافی دی جاوے گی۔ دوسرے میر کہ عافیت سے ہو یعنی اسے مافیت دی ہوئی ہے اس کی نیبت حرام ہے۔

۲ ۔ پیٹی علانیے گناہ کرنے والول کی ندآ خرت میں پردہ ہوٹی کی جاوے گی ندونیا میں،ان کی غیبت حرام ہوگی ان کی غیبت جائز ہے کہ وہ خود بھی اپنے پردہ دارنہیں۔

سے مجانہ کے معنی اعلان مجی ہیں اور بے پرواہ مجی بہاں دونوں معنی ورست ہیں۔

سے بعنی اسے جھے گن ہ خود ہی لوگول پر ظاہر کر سے اللہ تعالٰی کی ستاری سے فائدہ اٹھا کر خفیہ توبہ نہ کر ہے۔

۵۔ اس بناء پر نقباء فرمائے ہیں کہ چھے گناہ کی جیسپ کرتوبہ کرے اعلان نہ کرے توبہ کے اعلان میں گن ہ کا بھی علان ہوگا۔ پینکم حقوق عباد اور بعض شرقی سزاؤں کے علاوہ دیگر جرمول کے لیے ہے۔ اگر کمی کا حق ہم نے مارلیا اسے خیر نہ ہوئی تو ضرور اسے خبر دے اور حق اور کرے ، اگر خفیہ زنا کر بیا ہے تو قاضی کے پیاس اقر ارکر کے سزالے جیسے حضرت ماعز نے کہا تھالبدا صدیث واضح ہے۔

۲ \_ یعنی دو صدیث کہ جواللہ تعانی اور قیامت پرائیان رکھتا ہووہ یا اچھی بات کے ور تہ فاموش رہے مصابیح میں اس جگہتی ہم نے مناسبت کالحاظ رکھتے ہوئے دعوت کے باب میں ذکر قرمادی،صاحب مشکوۃ نے روو بدل بہت جگہ کیا۔

(مراة المناجع شرح مشكوّة المصابيح، يع ٢ م ٢١٥)

(65) اسنن الكبرى لليه في مكتاب الشهادات باب الرجل من أحل الفقد ... الخ ما لحديث: ٣٠٩١٣، ج ١٠٩٠، م ١٠٥٠.

(66) المرجع السابق، الحديث: ٢٠٩١٥، ج٠١، م ٣٥٣.

(67) المعجم الكبير الحديث: الوامن 19مم الكبير الحديث: الوامن 19مم الكبير الحديث

صدیت ۱۹۴۰ سی مسلم میں مقداد بن اسود رضی اللہ تعالٰی عندے مردی، که رسول الله مسلّی الله تعالٰی عدیہ دستم نے فردین مردی، که رسول الله مسلّی الله تعالٰی عدیہ دستم نے فردین مردی مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو، تو ان کے موقع میں خاک ڈال دو۔ (68)
صدیت 10 ایسی بخاری میں ابوموی اشعری رضی الله تعالٰی عندسے مردی، که نبی کریم صلّی الله تعالٰی علیہ دسلّم نے کہ محص کو سن کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہلاک کردیا یا اس

رُ وَهُ أُورُ دِلْ \_ (69)

صدیت ۱۱: مسیح بخاری و مسلم میں ابو بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہتے ہیں کہ نبی کریم صبّی اللہ تعالٰی علیہ و سم کے ساسنے ایک فخص نے ایک فخص کی تعریف کی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ ہ لہ وسلّم ) نے فرمایا: سجّے ہلاکت ہوتو نے ایک فخص کی تعریف کی تعریف کی تعریف کرتی ضروری ہی ہوتو ہے کہ میر سے نے ایپ بھائی کی گردان کا مندی وی اس کو تین مرتبہ فرمایا، جس فخص کو کسی کی تعریف کرتی ضروری ہی ہوتو ہے کہ میر سے ممان میں مید ہوکہ وہ ایسا ہے اور اللہ (عزوجل) اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ اللہ عن برای تعریف نے کردان کا تزکیہ نہ کرے۔ (70) یعنی جزم اوریقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔

(68) می مسلم کتاب الزهد ... إلى المهم عن المدح إذ إكان فيه إفراط ... إلى الحديث . ١٩١ ـ (٣٠٠٢) م ١٥٩٥. حكيم الامت كي مدنى بجول

ا بہال مداحین سے مراد وہ جمولی چک ہیں جو خوشار کے لیے لوگوں کے مند پر تعریفیں کرتے ہیں بلکہ اس سے اپنے پیٹ پالتے ہیں ،جموثی تعریفیں کرکے سامنے والے کوخوش کرتے ہیں جو کس نیک شخص کی مجی تعریف کرے جس سے اس کو اور زیادہ نیکی کی رغبت ہووہ اس میں وافل نہیں اس سے مداحین صیفہ مبالفہ ارشاد ہوا یعنی تعریفیں کرنے کا عادی اس کا پیشہ ور۔

م بعض شارطین نے صدیث کو بالک ظاہری معنی پر دکھا کہ دائتی ان پرٹی ڈال دو تا کرآئندہ دہ اس کام کی جرائت نہ کریں دو چار جگہ مندیر خاک پڑجانے سے اس عمل ہے تو ہر کیس بعض نے فرمایا کہ اس کامعنی سے سے کہ اس پر خاک ڈانوادھر تو بدنہ کرویہ نہ مجمو کہ واقعی تم بڑے اجھے آدمی جو یا بیر مطلب ہے کہ اسے چھودے دو تھوڑا مال بھی گویا خاک ہے تا کہ وہ تمہاری ججونہ کرے کہ ایسے اوگ بجونہ ساتے پر گائیاں اسیتے جیل یا بیر مطلب ہے کہ ایس بہت تھوڑا مال دوجو خاک برابر ہوذیادہ مال شدوداور بھی بہت معنی کے سیجے ہیں۔

(مراة المناتي شرح مشكؤة المصانع ،ج٢ بم ٢٧١)

(69) منتج ابخاري، كماب الادب، بأب ما يكره من التمادح، الحديث: ٧٠١٠، ج ١٩٠٥، ما

(70) ميح سنم، كتاب الزحد . . . إلى باب المعي عن الدح . . . إلى مالديث: ١٥ ـ ( ٥٠٠٠ ٣ ) بص ١٥٩ ه.

مكيم الامت كے مدنى يھول

ا ۔ یعنی بہت زیادہ تحریف کی بہت مبالغہ ہے، غالبًا وہ فض وہاں موجود ہوگا جیسا کہ اسکے مضمون سے ظاہر ہے دیکھومر قات۔ '' ۔ یعنی وہ فض ' یکی طبیعت کا ہے کہ تیری تعریف من کرمغرور ومتنگیر ہوجاد ہے گا ایسے فض کی منہ پرتعریف اسے نقصان دی ہے۔ ہے صدیث ۱۷: بیبق نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کهرسول الله مثلی الله تعالٰی علیه وسلم نے فر ، یا: جب فاسِق کی مدح کی جاتی ہے، رب تعالی غضب فرما تا ہے اور عرشِ اللی جنبش کرنے لگتا ہے۔ (71)

#### 多多多多多

خیال رہے کہ بعض لوگ اپنی تعربیف من کراور زیادہ نیکیاں کرنے لگتے ہیں اور بعض لوگ غرور بیں آجاتے ہیں پہلے تنم کے لوگوں کے منہ پر تعربیف کرتا مفید ہے، دوسرے نوگوں کے لیے نقصان دھ پہاں دوسری صورت کا ذکر ہے۔

س لین کسی کی تعریف کرنے کی دوشرطیں ہیں ایک بیر کہ یقین کے ساتھ تعریف نہ کرے کہ وہ ایسا ہی ہے بلکہ اپنے نیال کا اظہار کرے۔دوسرے مید کہ جو بھتا ہو وہ ہی کہے اگر داتھی اسے اچھا بھتا ہے تو اچھا کے دل میں برا جاننا منہ ہے اچھ کہنا مجوٹ بھی ہے اور خوشا مدبھی۔

س یعن واقعہ کی گواہی نہ دے کہ واللہ وہ بہت ہی اچھا ہے گریدتمام شراکط اس کے متعلق ہیں جس کی برائی مجلائی نص سے قابت نہ ہو حضرات انبیاء خصوصًا حضور محرصلی اللہ علیہ وسلم ان کآل واصحاب کی تعریفیں کالی بھین سے کرے اور خوب کرے مشل میں کہدسکتا ہول کہ قسم رب تعالی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ اللہ کے بیارے بندے ہیں، یوں ہی وہ حضرات جنہیں مخلوق ولی اللہ کہتی ہے اللہ میں ہم بھین ہے ولی کہہ سکتے ہیں کہ مخلوق کی زبان خالق کا قلم ہے لہذا سے صدیث نہ تو آیت قرآنیہ کے خلاف ہے نہ دوسری احادیث کے جمنور فروٹ ہیں الاحد مشھدا الله فی الاحض۔ (مراة المناجی شرح مشلؤة المصابح میں ۲۱۲)

(71) شعب الايمان، باب في حفظ اللمان، الحديث: ٣٨٨٦، ج٣، ص٠٣٠.

#### م الامت كي مرنى م الامت من الم الم

ا۔ یعنی منہگار بدکارلوگوں کی تعربیف کرنا خوشامہ کے لیے یا ان سے پچھود نیاوی نفع حاصل کرنے کے منوع ہے، رب تعال کی ناراضی کا باعث، ظالم کو عاول کہنا نقبہا و کے نزد یک کفر ہے کہ اس میں نص قرآنی کا انکار ہے۔

۲ \_ عرش اہی کا ملنا رب تعانی کے عضب کے اظہار کے لیے ہے کہ بیاس کی تعریف کردہا ہے جس سے رب تعالٰی ناراش ہے اگر ا حلال جان کراچھ کہا ہے تو کافر ہے۔ (مراۃ المتاجے شرح مشکوۃ المصائح ، ج۲ اس ۲۹۲)

# مسائل فقهيه

غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کی مخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دومروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہوتو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے قر آن مجبد میں فرایا: (وَلَا یَغْتَبُ بَعْضُکُمُ بَعْضًا آئیجِبُ اَحَلُ کُمْ اَنْ یَاٰکُلَ کَنْمَ اَخِیْنِهِ مَیْتُنَا فَکَرِ هُنْمُوْدُو)(1)

(1) پ۲۲ء انجزت ۱۲.

مدیث شریف میں ہے کہ غیبت ہیہے کہ مسلمان بھائی کے چینہ چیجے ایس بات کمی جائے جواسے نامحوار گذرے اگروہ بات کمی ہے تو نیبت ہے در نہ بہتان۔

مسمان بھائی کی نیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو چیٹے بیچے بڑا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کہونکہ جس طرح کسی کا گوشت کھانے کے مثل ہے کہونکہ جس طرح کسی کا گوشت کا شخے سے اس کو ایڈ اہوتی ہے اس کو بڈگوئی سے قبلی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیاد مو

شان زول سید عالم صلی الله علید و آله وسلم جب جهاد کے لئے رواند ہوتے اور سفر فریائے تو ہردو مال داروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو روسیے کہ وہ فریب ان کی خدمت کر ہے دہ اے کھلائی پلائی ہرایک کا کام چلے ای طرح حضرت سلمان رضی الله تعالی عند دوآ دمیوں سے ساتھ کئے سنے ، ایک روز وہ سو مجھے اور کھانا تیار شرکتے تو ان دونوں نے آئیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسول کریم صلی ، ملد علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ، حضور کے خادم مطبخ حضرت اُسامہ جنے رضی الله تعالی عند ، ان کے پاس پھی رہا نہ تھا ، انہوں نے فرما یا کہ میرے پاس پھی نہیں ، حضرت سلمان رضی الله عند نے بی آگر کہدویا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اُس مد (رضی الله تعالی عند) نے بخن میرے پاس پھی نہیں ، حضرت سلمان رضی الله عند نے بی آگر کہدویا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اُس مد (رضی الله تعالی عند) نے بخن میں ، جب وہ حضور صلی الله علیہ دآلہ دسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، فرمایا میں تبہارے مند میں گوشت کی رنگت و بھما ہوں ، انہوں نے عرض کی ہم نے گوشت کھا یا بی نہیں ، فرمایا تم نے فیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھا یا۔

مئذ غیبت بالانفاق کہائر بیں ہے ، غیبت کرنے واسلے کوتوبدلازم ہے ، ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا گفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے سلتے دعائے مفغرت کرسے۔

مسئلہ فاسق معنبن کے عیب کا بیان نیبت نہیں ، حدیث شریف عمل ہے کہ قاجر کے عیب بیان کرد کہ ٹوگ اس ہے بچیں۔
مسئلہ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدند بیب) ، دوسرا فاسق معنبن ، تیسرا بادشاہ ظالم،
ینی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۔

# تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پہند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت

#### اکثر یت غیبت کی لپیٹ بیں ہے

میرے شیخ طریقت ام بر ایلسنّت بانی دعوت اسلامی معزت علامه مولانا ایوبلال محد الیاس عظار قادری رضوی واست بر کاتیم الدایت کتاب نیبت کی تباه کاریال پیس تحریر فرمائے ہیں

بیارے بھائیو! مائی باپ، بھائی بہن، میال بیوی، ساس نیمو، سستر واماد، تند بھاقی بلکہ الل خاندو خاندان نیز استاد و شاگرد، سینھ و توکر،
تا چروگا بک، افسر و مزدور، بالدار و تاوار، حاکم و تکوم ، و نیا دار و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْفَرْض تمام دین، در دُنیوی فعیول سے تعلُق رکھے
داسے مسلی تواں کی بھری اکثریت اس وقت فیبت کی خوفتاک آفت کی لیبیٹ میں ہے، افسوس! صدکر در افسوس! بے ج بک بک کا عادت کے سبب آیا کی ہماری کوئی مجلس ( بیٹھک ) محمول تا فیبت سے خالی نہیں ہوتی۔

#### مَدَ في حكايت

#### فيبت حرام ہونے كى حكمت

حضرت سيّد نا إه م احمد بن تَجَرَّمَ فَى فَقِى عليه وحمة الله القوى فقل كرتے إلى : كى كى برائى بيان كرنے ميں خوه كوئى بيّا بى كيول نه ہو پُحر بُجى
اس كى فيبت كوتر ، م قرار دينے ميں حكمت مؤمن كى عرّت كى حفاظت ميں مبالغه كرنا ہے اوراس ميں اس بات كى طرف وشاره ہے كه انسان كى عرّت و ترمت اوراس كے خفُول كى يَبُت زيادہ تاكيد ہے، غيز الله عَرَّ وَجَلَّ نے اس كى عرّت كو گوشت اور خون كے ما تھ تشبيه و سے كر يد پيند ومُؤكَّد كردي اوراس كے ما تھ بى مبالغه كرتے ہوئے اسے مُرده بھائى كا گوشت كھانے كے مُثَر اون قرار ديا چُنائي پارہ 26 سورة الجُجُر ات آيت نمبر 12 ميں ارشاو فرمايا: آئي بُن كُنْد آن يَا أَكُل كَمُنْد آخِيْكِ مَيْدًا فَكُو هُمُنْدُونٌ الا يمان: كيا تم ميں ہے۔

كماية ال كوتوتم برا تجيمتے ہو۔

احادیث میں مجمی غیبت کی بہت برائی آئی ہے، چند حدیثیں ذکر کردی گئیں اٹھیں غور سے پڑھو، اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آئ کل مسلمانوں میں میہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے اس سے بیخے کی طرف بالکل توجہ ہیں كرتے، بہت كم مجلسيں الى ہوتى بيں جو چفلى اور غيبت سے محفوظ ہول۔

مسکلہ ا: ایک مخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کوضرر پہنچا تا ہے اس کی اس ایڈ ارسانی کولوگول کے سامنے بیان کرتا غیبت نہیں، کیونکہ اس ذکر کا مقصد نیہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہوجا کی اور اس سے بیتے رہیں کہیں ایبا نہ ہوکہ اس کی نماز اور روز سے سے دعوکا کھاجا نمیں اور مصیبت میں بتلا ہوجا میں۔حدیث میں ارشادفرمایا کہ کیاتم فاجر کے ذکرے ڈرتے ہوجوخرابی کی بات ایم میں ہے

كوكى پيندكريكا كمائے مرے بوائى كا كوشت كھائے تو يہمبيل كوارا ندہوكا) عزت كو كوشت سے تشبيد دينے كى دجديد ہے كدانسان كى بے عرقی کرنے سے دہ ایک بی تکلیف محسول کرتا ہے جیسا کداس کا گوشت کاٹ کر کھانے سے اس کا بدن در دمحسوں کرتا ہے بلکداس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ تقلند کے نزدیک مسلمان کی عزت کی قیمت خون اور گوشت سے بڑھ کر ہے۔ مجھدار آ دمی جس طرح لوگوں کا گوشت کھانا اجھ تہیں مجمتا ای طرح ان کی عزت پامال کرنا بدرجه أولی اچھا تعؤ رنہیں کرتا کیونکہ یہ ایک تکلیف دہ أمر ( لینی مُعامِّله ) ہے اور پھر ؛ پے بهالی کا گوشت کھانے کی تا کیدلگانے کی وجہ یہ ہے کہ کی کے لئے اسپتے بھائی کا گوشت کھانا تو یست ورکی ہات ہے (معمولی سر) چبانا مجی مكن بهيل موتاليكن وشمن كا معامّله أس ك بركس ب- (ألوَّ وايرعَن اقْتِر اف الكبائرج ٢ص١٠)

غيبت كمتعلق أيك اعتراض كأجواب

ا، م احمد بن نجر عليدرحمة الليه الأكبر في نبيت كے بارے ش مجھانے كے لئے نحود ہى اعتراض وارد كيا اور خود ہى اس كا جواب ارشاد فر مايا سبيلبذا كناخطهو:

اعتراض کی سے مند پراس کا عیب بیان کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے اُسے ہاتھوں ہاتھ تکلیف پہنچی ہے جبکہ غیرموجود کی میں نعیت کرنے ے أے تكليف جيس يہنجي كون كدات اس كى اطلاع بى بيس ہوتى۔

جواب ال كا ايك جواب بيب كه (ياره 26 سورةُ الجُرُ ات آيت نمبر 12 مين اللفظ )مَنَيَّا (ليحن مُرده) كي قيد سه بياعتراض خود بنو . فتم بو جاتا ہے وہ اس طرح کہ اپنے مُردو بھائی کا گوشت کھانے سے خود کھائے جانے والے کو (ظاہراً) کوئی تکلیف نہیں ہوتی، حالانکہ یہ انتان تحمنیاا در بُرافعل ہے۔ تاہم وہ مُردہ جان لے کہ میرا گوشت کھایا جارہاہے تو اُسے ضَر در تکلیف پہنچے۔ اِی طرح کسی کی غیر موجود گی میں اس کے عیب بیان کرنا بھی حرام ہے کمونکہ جس کی غیبت کی گئ اگر اے اطلاع ہوجائے تو اُے بھی تعکیت ہوگ۔

(ٱلرَّ وَالِرْعَنِ الَّتِيرِ الْبِ الْكِبائِرِجِ ٢ ص ١٠ )

# بیان کردوتا کہلوگ اس سے پر ہیز کریں اور پیسے۔(2)

(2) الدرالخاروروالحتار، كماب العظر والاباحة ، فصل في البيع ، ج٩م ١٤٢٠.

شعب الايمان، باب في الستر ... إلخ ، الحديث: ٩٢٢١، ج ٢٠٩٠ و٠١٠

اعلیٔ حضرت ،امام ابلسنت ،مجد دوین وطمت الشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فنآوی رضومیه شریف بیس تحریر فرمات بین : ای طرح نبی اکرم صلی القد تعانی علیه وسلم نے تکم و یا که فاجر معلن کے فسق و فجور کا اس کی اندگی بیس اعلان کیا جائے تا کہ لوگ اس ہے امر از کریں۔

اخرج ابن ابى الدنيا فى ذمر الغيبة والترمنى فى النوادر والحاكم فى الكنى، والشير ازى فى الالقاب وابن عدى فى الخرج ابن ابى الدنيا فى ذمر الغيبة والترمنى فى النوادر والحاكم فى التاريخ، كلهم عن الجارد عن بهزبن حكيم عن ابيه عن جدة عن التبى صلى الله تعالى عليه وسلم اتر عون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس اذكر وا الفاجر بما فيه يحذر كالناس الدكر وا الفاجر بما فيه يحذر كالناس الد

ابن انی الدنیا نے قام النعیبة میں اور ترفدی نے نوادر میں اور حاکم نے کئی میں اور شیرازی نے القاب میں اور ابن عدی نے کال میں اور طرانی نے کہیں میں اور بیباقی نے سنن میں اور خطیب نے تاریخ میں مب نے جارود سے ، جاورد نے بہر بن تھیم سے ، انھوں نے اپنے باپ طہرانی نے کہیر میں اور بیباقی نے سنن میں اور خطیب نے تاریخ میں مب نے جارود سے ، جاورد نے بہر بن تھیم سے ، انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے داور کی کہیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو، لوگ اسے کب پہنا میں میں میں اور کیا تا کہ دور ان کی برائیاں بیان کروتا کہ لوگ اس سے بجیں ۔ (اینوادر الاصول اصل نمیر ۲۱ فی ذکر الغاجر الحذار صاور بیرونص ۱۱۳

تاريخ بغدادتر جمه ۵۳۷ و ۵۱ سادارالكتاب العربي بيروت ٤ / ٢٧٢ و ٢٧٨ و ٣٨٢)

اور بعدموت کیسا بی فاسق فاجر بهواس کے برا کہنے اور اس کی برائیال ذکر کرنے ہے منع فرمایا کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ عمیا۔

اخرج الامام احمد والبخارى والنسائى عن امر الهومنين الصديقة رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال لاتسبوا الاموات فأنهم قدا فضوا الى ماقدموا اله واخرج ابوداؤد والترمذى والحاكم والمائح عن النبى على الله تعالى عليه وسلم اذكر محاس موتاكم وكفوا عن مساويهم على واخرج النسائى بسند جيد عن عائشه رضى الله تعالى عنها عن النبى على الله تعالى عليه وسلم لاتذكروا هلكاكم الايخير على.

(ا یہ بیخے ، بیخاری کتاب البین نزیاب ماسینی من سب الاموات قدیمی کتب خانہ کراچی ا / ۱۸۷) (۲ یسنن ابی داؤد ہاب ما فی النمی عن سب الموٹی آفتاب عالم پریس لاہور ۲ / ۳۱۵) (۳ یسنن النسائی النمی عن ذکر الرکبی الا پخیر مکتبہ سلفیہ لاہور ؛ / ۲۲۲)

 مسئلہ ۲: ایسے فض کا حال جس کا ذکر اوپر گزرا اگر باوشاہ یا قاضی ہے کہا تا کہ اے مزا ملے اور اپنی حرکت ہے باز آجائے یہ چنلی اور غیبت میں وافل بہیں۔ (3) یہ تھم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شرہ بچانے کے لیے لوگوں پر اس کی برائی کھول و بنا جائز ہے اور غیبت نہیں۔ اب مجھتا چاہیے کہ بدعقیدہ لوگوں کا خرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے فاسق سے جو ضرر پنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے، جو بدعقیدہ لوگوں سے بہنچتا ہے فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدنہ بہب سے تو دین و ایمان کی برباوی کا ضرر ہے اور بدنہ بب اپنی بدنہ بی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب بدنہ بہب سے تو دین و ایمان کی برباوی کا ضرر ہے اور بدنہ بہب اپنی بدنہ بی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں، تا کہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گر ابی کی بات کریں گے ان کا پور ااثر ہوگا، لہذا الیوں کی بدنہ بی کا ظہار فاسق کے نس سے گر در اپنے نہ کریں۔

آج کل کے بعض صوفی اپنا تقترس یوں ظاہر کرتے ہیں کہ میں کسی کی برائی نہیں کرنی چاہیے بیہ شیطانی دھوکا ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا بیکوئی معمولی بات نہیں، بلکہ بیان بیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑ نا چاہتا ہے اور اس کا مقصود میہ ہوتا ہے کہ بیل ہر دل عزیز بنوں، کیوں کسی کواپنا مخالف کروں۔

مسئلہ سانہ بیمعلوم ہے کہ جس میں برائی پائی جاتی ہے اگر اس کے والد کو خبر ہوجائے گی تو وہ اس حرکت سے روک وے اقرائ ہے باہر کر سے ذریعہ مطلع کردے اور اگر معلوم ہے کہ اپنے باپ کو خبر کردے زبانی کہ سکتا ہوتو زبانی کے باتحریر کے ذریعہ مطلع کردے اور اگر معلوم ہے کہ اپنے باپ کا کہا بھی نہیں مانے گا اور باز نہیں آئے گا تو نہ کے کہ بلا وجہ عداوت پیدا ہوگی۔ اس طرح ہوی کی شکایت اس کے شوہر سے کی جاسکتی ہے۔ (4) گر بیر ضرور ہے کہ ظاہر کرنے سے اس کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اصلی مقصد میہ ہو کہ وہ لوگ اس برائی کا انسداد (یعنی برائی کی روک تھام) کریں اور اس کی بیر عادت محصوف جائے۔

مسئلہ ہم: کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر کی کہ ہجھے نہایت افسوں ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں ، کیونکہ جس کی برائی کی اگر اسے خبر بھی ہوگئ تواس صورت میں وہ برانہ مانے گا، برااس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی برائی کرتا ہے، گر بیضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و

( فآدی رضوبیه، جلد ۹، ص ۵۳ م ۳۵۳ رضا فاؤنژ کیش، له مور )

نی صلی اللہ تعالٰی عبد دلم سے روایت کی کہتم اپنے مردول کی خوبیال بیان کرداور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ اور نسائی نے بسند جیر ع نشرض اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی اور انھول نے نی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہتم اسپنے مردول کو بھوائی ہے ہی یاد کرو۔

<sup>(3)</sup> الدرالخار ، كما ب العظر والاباحة ، فعل في البيع ، ج و بس ٢٧٣.

<sup>(4)</sup> الدرالخاروردالحنار، كماب الحظر والأباحة ، فصل في البيع ، ج وبس ١٧٥٣.

افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ور نہ بیغیبت ہے بلکہ ایک منا کا نفاق اور ریا اور اینی مدح سرائی ہے، کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی برائی کی اور خلام رید کیا کہ برائی مقصور نہیں بیدنفاق ہوا اور لوگوں پر بید ظاہر کیا کہ بیکام میں اپنے لیے اور دوسروں بھائی کی برائی کی اور خلام رید کیا ہیں ہے ہونا بتایا بیتز کیا فس کے لیے برا جانتا ہوں بیر یا ہے اور چونکہ غیبت کوغیبت کے طور پر نہیں کیا، البدا اپنے کوصلی میں سے ہونا بتایا بیتز کیا فس اور خود ستائی ہوئی۔ (5)

مسکدہ ہے: سی بستی یا شدر والوں کی برائی کی ،مثلاً بیرکہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں، میفیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا مسکدہ ہے: مسکدہ ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم نہیں،
غیبت اس صورت میں ہوتی ہے جب معین ومعلوم اشخاص کی برائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہال کے تمام لوگوں
کی برائی کرنا ہے تو بیفیبت ہے۔ (6)

مسكله ٢: فقيد ابوالليث نے فرما يا كدنيبت جار سم فتم كى ہے:

ایک کفراس کی صورت میہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو۔ کہنے لگا میغیبت نہیں میں سچا ہوں ، اس مخص نے ایک حرام قطعی کوحلال بتایا۔

دوسری صورت نفی ق ہے کہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیٹا گرجس کے سامنے برائی کرتا ہے، وہ
اس کو جو نتا پہچانتا ہے، للبذا یہ غیبت کرتا ہے اور اسپنے کو پر ہیز گار ظاہر کرتا ہے، یہ ایک شم کا نفاق ہے۔
تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ بیر رام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے۔
چوشی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن یا بد غد ہب کی برائی بیان کرے، بلکہ جبکہ لوگوں کو اس کے شرہے ہچانا مقصود ہوتو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (7)

مسئلہ کہ جو محض علانیہ براکام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروانہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے ، اس کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں ، مگر اس کی دومری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت میں واض ہے۔ حدیث میں ' ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا ویا ، اس کی غیبت نہیں۔ (8)

<sup>(5)</sup> الدرالخاروردالمحتار كتاب الحظر والأباحة الصل في البيع الجه م ١٧٥٣.

<sup>(6)</sup> المرجع الريق بس ١٧٢٠.

<sup>(1)</sup> رولمحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في البيع ، ج ٩ م ١٤٠٠.

<sup>(8)</sup> ردالمحتار، كتاب أتحظر والذباحة ، فصل في المبعي ، ج م ١٧٢٠.

شعب الايمان، باب في الستر ... إلخ، الحديث: ٩٢٧٣، ج٢، ٩٨٠٠.

#### غيبت كي جائز صورتيل

غیبت میں چونکہ اصل وہ حرمت ہے جو بھی واجب ہوتی ہے یا پھر کسی ایسی مجھی شری غرض کی وجہ ہے بھی مباح ہوتی ہے کہ جس کا حصول اس سے بغیر نبیں ہوسکتا۔ پس غیبت کے جواز کی جومور تیں ہیں:

رہلی:مظلوم بعنی جس پرظلم کیا تھیا ہووہ ایسے تخص کوشکا بت کرے جس سے متعلق اسے بقین ہو کہ وہ ظلم کونتم یا کم کرسکتا ہے۔ مرکب شخص میں سرد میں سرد سے اس میں اس سے اس میں مقدم میں میں میں میں میں میں میں میں اس میں میں میں میں میں می

دوسری کسی مخص کو برے کام سے روکنے کے لئے مدوطلب کرتے ہوئے ایسے مخص سے تذکرہ کرنا جس کے متعلق برائی مثانے کی قدرت کا یقین ہومثلاً اصلاح کی نیت سے بتانا کہ فلال اس برائی میں ملؤث ہے، آپ اسے مجھا ہے۔ جبکہ دہ اعلانیہ کمناہ کرتا ہودگرنہ ایسا کرنا غیبت

ہے جوکہ حرام ہے۔

تیسری مفتی سے یہ کرفتوئی طلب کرنا کہ قلال نے جھے پراس طرح قلم کیا، کیا اس کے لئے ایسا کرنا جو تزہے؟ اور اس سے چھٹکارا پانے یا
اپنا جن حاصل کرنے کے لئے بیں کون ساطر ایقہ اختیار کروں؟ بال! افعنل بیہ کے دوداس کانام بہم رکھے اوراس طرح کے آپ اس مردیا
عورت کے قلال معاسلے کے بارے بیں کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ مقصد تو اس سے بھی حاصل ہوجا تا ہے۔ البتہ! صراحتا اس کانام ایسا بھی جائز
ہے، کیونکہ مفتی بھی اس کی تعیین سے دومعنی حاصل کر لیتا ہے جو ابہام سے حاصل نہیں کرسکتا۔ لہذا نام ذکر کرنے ہیں مصلحت بائی جاتی ہے، کیونکہ مفتی بیانی جاتی ہے۔ جو ابہام سے حاصل نہیں کرسکتا۔ لہذا نام ذکر کرنے ہیں مصلحت بائی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت سیّد ناسفیان ترقیق اللہ : تُعَالَى عَدُ کی بیری بندگی روایت ہیں آیا ہے۔

چوقی مسلمانوں کو شرسے بھانا اور انہیں ہیں کرتا جیسے داد ہوں ، گواہوں ، مستفین اور افقاء یا اداروں کے ناائل، فاش یا برقت کھنے ہوں اور ایس کی خرج کرتا جیکہ دہ ابتی بوعت کی طرف بلاتے بھی ہوں آگر چر تفید طور پر ہی ایسا کرتے ہوں تو اس صورت بیں بالا تفاق ان کی خیست شعرف جائز بلکہ داجب ہے۔ مثلاً کوئی خفی کی سے مشورہ کرے آگر چرشاوی کے اراوے سے مشورہ شرک یا دینوں معالے بی کی غیرے ل بیشنے کا مشورہ نہ کرے بہ طیکہ اس دوسر سے کہتے ہوئے کا صرف اس بی علم ہوجیں فنس برعت، ان کی فغیرہ مثلاً شادی کے معالے بی نگون کی جے معالمات (کا صرف اس بی علم ہوجیں سے مشورہ لی جیس کی معالم عیب دھنرت ہیڈ تا ایم معاد دید وقی اللہ تُعالَی عند سے نگاح کر سنا جائوں ہیں ہو جائے ہیں ہو جائے ہوں کہ اس کے متعالم معاد کی سنا کہ مورد کے سے معاملات (کا صرف اس بی علم ہوجی سے مشورہ لی گوئی معالم عیب دو ہوں تو آئیں ہی بیان کرے کوئکہ یہ مجبور کے سے مردار کھ نے کی طرح سے جو کی گاران کو اورات تا ہی اور اس اس وقت مرداد کھ نے کی طرح سے جو کی کا ادادہ تعمل ہوتا اوراسے مطمئن کرتا ہے کہ یہ جو بتا ہے اور اس اس وقت کر معاملے کی بیان کر بر معادم ہو کہ کی عبدہ اس کا مرک ہو بیا کہ ایک اس معدم ہو کہ کی عبدہ اس کا مرک بر بی دیا ہے جیک اس کا شیخت کرنے کا ادادہ تعمل ہوتا اوراسے مطمئن کرتا ہے کہ یہ جو بتا ہے اور اسے اس معدم ہو کہ کی عبدہ اس کا مرک باداجب ہوت کا شادادہ تعمل ہوتا اوراسے مطمئن کرتا ہے کہ یہ جو بیا کہ کرکا داجب ہے جو اس کو معزول کر معاد و اس کو دول کی عبدہ کی دوسرے کو دائی بناتے یا اس ہے جو اس کو معزول

# مسئلہ ۸: جس سے کسی بات کا مشورہ لیا عمیاوہ اگر اس منص کا عیب و برائی ظاہر کرے جس ہے متعلق مشورہ ہے ہی

یا نجویں : جو اعلانیہ سن کا ارتکاب کرے جیئے ہمتہ لینے والے، اعلانیہ شراب کے عادی اور باطل ولایت والے لیس ان کے اعدن عن و کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن کسی دوسرے عیب کا ذکر کرنا جائز نہیں مگر مید کہ اس کا کوئی اور سبب ہو۔

حضرت سبّد نا امام اذر کی عَلیْدِرَ خَمَدة الله الْقُول (متوفی ۱۸۳ م ۵ فرماتے این اَذْ کَا رُالنّودِی میں ہے کہ اس کی غیبت کرنا جائز ہے جوالیے نسق يا بدعت كا اعلانيه ارتكاب كرتا بوجيسے اعلانية شراب پينے والا ميمنداورظلما مال لينے والا - پس جيز كا وہ اعلانيه ارتكاب كرے اس كا ذ كرجائز ہے اوراس كے علاوہ عيوب كوبيان كرنا جائز نبيں۔ (الاذ كارللنو وى، كتاب حفظ اللسان، باب بيان ما يباح من الغبية ، م ٢٥٣) چھٹی عیب ذکر کرنے سے کسی کی برائی مقصود نہ ہو بلکہ اس کی معرفت وئٹٹا نست مقصود ہوتوعیب ذکر کرنا جائز ہے مثلاً کسی کا ایب لقب ذکر کرنا جسے اندھا، نابینا، بہرہ اور منجا وغیرہ کہنا اگر جداس کی پہچان اس کے بغیر بھی ہوسکتی ہو۔ پس پہچان کرائے کے لئے وہ لقب بیان کرسکتا ہے مگر خامی بیان کرنے کے لئے نہیں اور اگر لقب کے بغیر پہچان ہوسکتی ہوتو مہتریہ ہے کہ لقب بیان مذکرے۔

ان 6 اسباب میں سے اکثر پراتھ تی ہے اور ان پر سے اور مشہورا عادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ

سرکار مکهٔ طرمه، سردار مدیدهٔ منوره صلی الله تعکانی عَلَیهِ قالبه وَسَلّم سے سی کے لیے اذان حاضری طلب کیا عمیا تو ارشاد فرمایا أسے اجازت دے دو، وہ قبیلے کا برافخص ہے۔ (میچے ابخاری، کتاب الادب، باب ما یجوزمن اغتیاب اُلل النساد والریب ، الحدیث: ۲۰۵۳ مِم اا ۵) حضرت سيّدُنا امام محر بن اساعيل بخارى عَلَيْهِ رَحْمَتُ اللهِ الْبَارِي (متوفى ٢٥٦هه) في مندرجه بالا حديث ياك سے فسادى لوگول كى فيبت کے جواز پر استدالال کیاہے۔

وو جہاں کے تابخور، سلطان بحر و برصلی اللہ تعالٰی عَلَيهِ قالبہ وَسُلّم نے ارشاد فرما يا ميراخيال ہے كه فلال فلال جارے دين ميں سے بحوجي نہیں جانتے۔حصرت سیّدُ نالیٹ بن سعدرَ ثُمّنۂ اللیهِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۵ کے اھ) فر ماتے ہیں :وہ دونوں مخرمہ بن نوفل بن عبدمناف قرشی ادر عيدين من فزاري منافق من منافق من المح البخاري ، كماب الاوب ، باب ما يجوز من الخديث والحديث وبالم ١٠٢٧ م ١٥٥) حضرت سيِّد نينا فاطمه بنت تيس رهيئ الله تعَالَى عَنْهَا ارشاد فرماتى الله كريس سيِّدُ المُلِعَنْين ، رَحْمَةٌ لِلعَلْمِينَصلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالِم وَسَلَّم كَى إركاهِ ناز مِن حاضر بهوني اورعرض كي بإرسول الله مُنتالي الله تُعَالَى عَلَيْدِ قالِم وَسَلَّم! حضرت ابوجهم زهبي الله تَعَالَى عَنه اور حاعزت امير معاويه زهبي الله تَعَلَى عَنْد نے جھے نکاح کا پیغام ویا ہے۔ تو آپ سلّی اللہ تعَالٰی عَلَیْهِ قالب وَسَلّم نے ارشاد فرمایا معاویہ فریب آوی ہے، اس کے بال کھ

، النبيس اور ابوجهم ابن گردن سے عصا (لیعنی چیشری) نبیس أتار تا .. (صحيح مسلم، كمّاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة ها، الحديث: ١٩٧٣م ٩٣) مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور نبی یا کے صلّی اللہ تعکالی عَلَیْهِ قالِبه وَسَلّم نے ارشاد فرما یا ابوجهم عورتوں کو بہت زیادہ مارنے والا ہے۔ (صحيح مسلم ، كمّاب الطلاق ، باب المطلقة البائن لانفقة لها ، الحديث: ٢١٢ ٣،٩٣٢)

جب عبد بند بن أبي منافق تعين نے اس سفر ميں کها جس ميں لوگوں کو تعليف پيني تھی کہ ۽

غیبت نیں۔ حدیث میں ہے، جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ (9) اہذا اس کی برائی ظاہر نہ کرنا نبیانت ہے، مثلاً سمی کے یہاں اپنایا اپنی اولا و وغیرہ کا لکاح کرنا چاہتا ہے دوسرے ہے اس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے حمیاری کیارا ہے ہے اس مخص کو جو بچھ معلومات ہیں بیان کردیتا غیبت نہیں۔

ہیں طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا جاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا جاہتا ہے یا کسی سے پروس میں سکونت کرنا چاہتا ہے اور اس کے متعلق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے بیٹے مسال کی برائی بیان کرے غیبت نہیں۔ (10)

مسئلہ 9: جو بدند ہب اپنی بدند ہمی چھپائے ہوئے ہے، جیبا کدروافض کے یہاں تقید ہے یا آج کل کے بہت سے وہانی بھی اپنی وہابیت چھپائے ہوئے ہوئے ہے، جیبا کدروافض کے یہاں تقید ہے یا آج کل کے بہت سے وہانی بھی اپنی وہابیت چھپائے اور خود کوسی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بدند ہی کی آہستہ آہستہ بلغ کرتے ہیں ان کی بدند ہی کا اظہار نبیبت نہیں کہ لوگوں کو ان کے مکروشر سے بچانا ہے اور اگر اپنی بدند ہی کو چھپا تانہیں

لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَارُسُولِ اللهِ حَتَى يَنْفَصُّوا (ب١٠٢٨ المنافقون: ٤)

رَجَمَةُ كَنْرَالَا يَمَانَ : ان يُرخَرَى نَهُ رُوجُورِسُولِ الله كَ پِاسَ بِين يَبِال تَكَ كَه بِرِيثَانَ مُوجًا كِينَ اوركَها: لَكِنْ رَّجَعُنَا إِلَى الْهَدِيدُنَةِ لَيُغُورِ جَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْإِذَلِّ (بِ٢٨، المنافقون: ٨)

ترجمة كنزالا يمان: ہم مدينه پجركر گئة وضرور جوبرى عزت والا ہووواں شل سے نكال ديكا اسے جونه يت ذلت والا ہو۔
توحفرت سيّة نا زيد بن ارقم زهبى الله تعالى عند في فينى النه ثبين ، آبيس الغريبين صلى الله تعالى عليه فالمه تعالى عليه فاله ثبين به الله تعالى عليه فاله ثبين به الله تعالى عليه فاله تعالى عليه فاله تعالى عليه في الله في الله تعالى عليه في الله تعالى الله الله تعالى الله تعالى

- (9) سنن ألى داود، كمّاب الادب، باب في المشورة ، الحديث: ١٢٨ه جهم م ٢٩سم- ٣٣٠م.
  - (10) روالحدر ركاب الحظر والاباحة الصل في البيع ، جو م ١٤٥٠.

بلکہ علانے ظاہر کرتا ہے، جب بھی فیبت تہیں کہ وہ علانے برائی کرنے والوں میں واخل ہے۔ (11)

مسئلہ ۱: کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی فیبت نہیں، مشلا کے کہ فلال فخص نے مجھ پر سے للم وزیادتی کی ہے، تاکہ حاکم اس کا انصاف و واوری کرے۔ ای طرح مفتی کے سامنے استفتا پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلال فخص نے میرے ساتھ یہ کمیا ہے اس سے بیچنے کی کیا صورت ہے۔ گراس صورت میں بہتر ہے کہ نام نہ لے، بلکہ فلال فخص نے میرے ساتھ یہ کیا ہے اس سے بیچنے کی کیا صورت ہے۔ گراس صورت میں بہتر ہے کہ نام نہ لے، بلکہ موں کے کہ ایک فخص نے ایک فخص کے ساتھ رہے کیا بلکہ ذید وعمر و سے تعبیر کر ہے، جبیبا کہ اس زمانہ میں استفتا کی عموا کہی مورت ہوتی ہے پھر بھی اگر نام لے دیا جب بھی جائز ہے اس میں بھی قباحت نہیں۔

جبیہا کہ حدیث صحیح میں آیا، کہ ہند نے ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما کے متعلق حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل ہیں اتنا نفقہ نبیں دیتے جو مجھے اور میرے بچول کو کافی ہو گر جبکہ میں ان کی اعلٰی میں بچھے کے اور میرے بچول کو کافی ہو گر جبکہ میں ان کی اعلٰی میں بچھے کے اور بیوں ، ارشا دفر مایا کہتم اتنا لے سکتی ہو جومعروف کے ساتھ محمارے اور بچوں کے لیے کافی ہو۔ (12) مسئلہ ان ایک صورت اس کے جواز کی یہ ہے کہ اس سے مقصود جبج کا عیب بیان کرتا ہو مشلاً غلام کو بیجنا جا ہتا ہے اور

مسئلہ ۱۱: ایک صورت اس کے جواز کی بیہ ہے کہ اس سے مقصود جیجے کا عیب بیان کرنا ہو مثلاً غلام کو بیچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے چور یا زائی ہے اس کا عیب مشتری کے سامنے بیان کر دیتا جائز ہے۔ یو ہیں کسی نے دیکھا کہ مشتری بائع کوخراب رو پیددیتا ہے اس سے اس کی حرکت کوظا ہر کرسکتا ہے۔ (13)

مسئلہ ۱۲: ایک صورت جواز کی بیمی ہے کہ اس عیب کے ذکر سے مقصود اس کی برائی نہیں ہے، بلکہ اس فضی کی مسئلہ ۱۲: ایک صورت جواز کی بیمی ہے کہ اس عیب ہے دائر سے مقصود معرفت ہے نہ بیان عیب ہیں عبد اللہ عیب ہیں اس کے ساتھ معرفت ہے نہ بیان عیب ہیں عبد اللہ بین اس کے ساتھ الحمل اس کے ساتھ الحمل آتا ہے۔ احمل ، صحابہ کرام میں عبد اللہ بین اُم کمتوم نابینا شخص اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اگل آتا ہے۔ محدثین میں بڑے زبر دست پا یہ کے سلیمان اعمش ہیں اعمش میں اُم کے معنی چند ھے کے ہیں بیافظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، یہ نیب میں اُم کے ساتھ دکر کیا جاتا ہے، یہ نیب میں داخل نہیں۔ اس طرح بیباں بھی بعض مرتبہ محض بیجائے کے لیے کسی کو اندھا یا کا نا یا محکنا یا لیبا کہا جاتا ہے، یہ نیبت میں داخل نہیں۔ (14)

مسئلہ ساا: حدیث کے راد بوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مصنفین برجرح کرنا اور ان کے عیوب بیان کرنا جائز

<sup>(11)</sup> روالحتار، كتاب الحظر والأباحة ، نصل في البيح ، ج ٩ م ٧٥٥٠.

<sup>(12)</sup> ردالحتار، كماب الحظر والأباحة ، فصل في البهي من ٩٥، ص ٧٤٥.

صحيح ابنخاري، كمّاب النفقات، بإب إذ الم ينغق الرجل فللمرأة ان تاخذ بغير علمه ... و لخ، الحديث: ٥٣١٣، ٣٣٠، ٣٠٩٥.

<sup>(13)</sup> روالحتار ، كمّاب الحظر والاباحة ، فصل في البيخ ، ج٩م، ص١٤٥٠.

<sup>(14)</sup> المرجع السابق.

ہان کی بدندہی کا اظہار غیبت نہیں کہ لوگوں کوان کے مروشرے بچاتا ہے اور اگر ابنی بدندہی کو چھیا تانہیں بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے، جب مجی غیبت نہیں کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے۔ (15)

مسكله ١٠: كسى كظم كى شكايت حامم كے پاس كرنا مجى غيبت تبيل، مثلاً بدكه فلال تخص نے مجھ پريد عم وزياوني کی ہے، تا کہ حاکم اس کا انصاف و داوری کرے۔ ای طرح مفتی کے سامنے استفتا پیش کرنے ہیں کسی کی برائی کی کہ فلال شخص نے میرے ساتھ بیرکیا ہے اس سے بیخے کی کیا صورت ہے۔ گراس صورت میں بہتر بیہے کہ نام نہ لے، بلکہ یوں کے کدایک مخص نے ایک تحص کے ساتھ مید کیا بلکہ زیدو عمروے تعبیر کرے، جبیرا کداس زمانہ میں استفتا کی عموماً ہی صورت ہوتی ہے پھر بھی اگر نام لے دیاجب بھی جائز ہے اس میں بھی قباحت نہیں۔

جبیا کہ حدیث سی میں آیا، کہ بند نے ابوسفیان رضی الله تعالی عنها کے متعلق حضور (صلی الله تعالی علیه واله وسلم ) کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل ہیں اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کانی ہو تمر جبکہ میں ان کی لاعلمی میں پچھے لےلون، ارشاد فرمایا کہتم اتنا لے سکتی ہوجومعروف کے ساتھ تمھارے ادر بچوں کے لیے کافی ہو۔ (16) مسكنه ال: ايك صورت اس كے جواز كى بي ہے كه اس معصور جينى كاعيب بيان كرنا ہومشلاً غلام كو بيچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے چور یا زانی ہے اس کا عیب مشتری کے سامنے بیان کردیٹا جائز ہے۔ یوہیں کسی نے دیکھا کہ مشترى بالع كوخراب روبيدديتا ہے اس سے اس كى حركت كوظام ركرسكتا ہے۔ (17)

مسكلم ١١: ايك صورت جواز كى ميجى ب كداس عيب ك ذكر سے مقصود اس كى برائى نبيس ب، بلكداس مخض كى معرفت وشانحت مقصود ہے مثلاً جو مخص ان عیوب کے ساتھ ملقب ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیان عیب۔ جیسے اعمی، اعمش، احرج ، احول، محابہ كرام ميں عبدالله بن أم كمتوم تابينا منے اور روايتوں ميں ان كے نام كے ساتھ اعلى آتا ہے۔ محدثین میں بڑے زبردست پاید کے سلیمان اعمش ہیں اعمش کے معنی چندھے کے ہیں بدافظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ای طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچائے کے لیے سی کو اندھایا کا تا یا تھگنایا لمبا کہا جاتا ہے، یہ فیبت میں داخل جيس \_(18)

<sup>(15)</sup> روالحتار، كمّاب الحظر والاياحة الصل في البيح ، ج٩، ص ١٤٥.

<sup>(16)</sup> ردالحتار، كماب الحظر والاباحة ، تصل في الديع من ٩٠٠ م ١٧٥٠.

صحيح البخاري، كماب النفقات، بإب إذ الم ينفق الرجل فللمرأة ان تاخذ بغيرعلمه ... إلخ ، الحديث: ٥٣ ٢٥٠ ج ٣ م ٥١٦.

<sup>(17)</sup> روالحتار، كمّاب الحظر والإباحة بقصل في البيخ ،ج٩، ١٤٥٠.

<sup>(18)</sup> المرجع السابق.

مسکلہ سما: حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مصنفین پرجرح کرنا ادران کے عیوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث سے اور غیر سے میں امتیاز نہ ہوسکے گا۔ اس طرح مصنفین کے حالہ ت نہ بیان کیے جائیں تو کتب معتدہ وغیرمعتمدہ میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے توحقو ق مسلمین کی تگهداشت نه هو سکے گی، اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں، جو بظاہر غیبت ہیں ادر حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے۔ (19)

مسکلہ مہما: غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے تعل سے بھی ہوتی ہے۔ صراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تعریض و کنایہ کے ساتھ ہوسب صورتیں حرام ہیں، برائی کوجس نوعیت سے سمجھا کے گا سب غیبت میں داخل ہے۔ تعریض کی میصورت ہے کہ کسی کے ذکر کرتے وقت میر کہا کہ الحمد للدمیں ایسانہیں جس کا میمطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی برائی لکھ دی میچی غیبت ہے سروغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہوسکتی ہے،مثلاً کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اس نے سر کے اشارہ سے بیہ بتانا چاہا کہاں میں جو پچھ برائیاں ہیں ان سےتم واقف نہیں، ہونٹوں اور آٹھوں اور بھوؤں اور زبان یا ہاتھ کے اشارہ سے بھی غیبت ہوسکتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، ایک عورت ہمارے بیاس آئی، جب وہ چل می تو میں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ مکنی ہے۔حضور علیہ الصلوة والسلام نے ارشادفرمایا كتم في اس كي غيبت كى (20)

مسئلہ 10: ایک صورت غیبت کی نقل ہے مثلاً کسی نظرے کی نقل کرے اور لنگز اکر چلے یا جس جال سے کوئی جاتا ہے اس کی نقل اتاری جائے میہ بھی غیبت ہے، بلکہ زبان سے کہدو بے سے میدزیاوہ برا ہے کیونکہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو مجھانا یا یا جاتا ہے کہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔(21)

مسئلہ 11: غیبت کی ایک صورت میجی ہے کہ بیرکہا کہ ایک شخص جارے پاس اس فتم کا آیا تھا یا میں ایک شخص کے پاک سمیا جوابیا ہے اور مخاطب کومعلوم ہے کہ فلال شخص کا ذکر کرتا ہے، اگرچہ متکلم نے کسی کا نام نہیں لیا تکر جب مخاطب کو ان لفظوں سے سمجھادیا تو غیبت ہوگئ کیونکہ جب مخاطب کو بیمعلوم ہے کہ اس کے پیس فلاں آیا تھا یا بیافلاں

<sup>(19)</sup> ردالمحتار، كماب الحظر والأباحة ، فصل في البيع ،ج٩،٥٥٠.

<sup>(20)</sup> الدرائخار وردالحتار، كرّب الحظر والاباحة ، فصل في البيخ ، ج٩،٥٠٧.

<sup>.</sup> نظر: المسند بلامام أحمر بن حنبل، مسند السيدة عائشة رضى الله عنها، الحديث: ٣٥١٠٣، ج٩٩ بص ٣٢٣،

وشعب الإيمان للبيصعي، باب في تحريم أعراض الناس، الحديث: ١٤٦٧، ج٥،٥ ٣١٣.

<sup>(21)</sup> الدرائخيّ روكما بالتظر والاباحة وصل في البيخ وجه من ٢٥٢.

کے پاس کمیا تھا تو اب تام لیمانہ لیما دونوں کا ایک تھم ہے، ہاں اگر خاطب نے صحف معین کونہیں سمجھا مثلاً اس کے پاس بہت سے لوگ آئے یا بیر بہتوں کے بہال می تھا مخاطب کو بیہ بتا نہ جلا کہ بیکس کے متعلق کہدر ہا ہے تو غیبت سيں۔(22)

مسکلہ کا: جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہوسکتی ہے مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے، جبکہ ووصور تیل نہ ہوں جن میں عیوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کا فر ذمی کی بھی تا جائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی طرح ہیں کا فرحر بی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔(23)

مسئلہ ۱۸: کسی کی برائی اس کے سامنے کرنا اگر غیبت میں داخل نہ بھی ہو جبکہ غیبت میں پاپٹے ہیجھے برائی کرنا معتبر ہو مگر بیاس سے بڑھ کرحرام ہے کیونکہ غیبت میں جو وجہ ہے وہ بیہ ہے کدایذاء مسلم ہے وہ یہاں بدرجہ اُولی پائی جاتی ہے غيبت مين توبيا حمّال ہے كداست اطلاع ملے يا ندملے اگر است اطلاع نه جوئی تو ايذ انجى نه جوئی بمراحمّال ايذا كويهال ایذا قرار دے کرشرع مطہرنے حرام کیا اور موٹھ پراس کی ندمت کرنا تو حقیقۃ ایذا ہے پھریہ کیوں حرام نہ ہو۔ (24)

بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہتم فلال کی غیبت کیوں کرتے ہو، وہ نہایت ولیری کے ساتھ یہ کہتے ہیں مجھے اٹ کا ڈر اپڑا ہے چلو میں اس کے موٹھ پر میہ باتیں کہد دوں گا ان کو بیمعلوم ہونا چاہیے کہ پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا غیبت وحرام ہے اور مونھ پر کہو گے تو بیدو مراحرام ہوگا اگرتم اس کے سامنے کہنے کی جرائت رکھتے ہوتو اس کی وجہ سے غیبت حلال نہیں ہوگی۔

مسکلہ 19: غیبت کے طور پر جوعیوب بیان کیے جائیں وہ کی قتم کے ہیں، اس کے بدن میں عیب ہومثلاً اندھا، کا نا اکنگڑا ، لولا ، ہونٹ کٹا ، نک چپٹا وغیرہ یا نسب کے اعتبارے وہ عیب سمجھا جاتا ہومشلاً اس کے نسب میں میٹرالی ہے اس کی دادی، نانی جماری تقی، مندوستان والول نے پیشہ کو بھی نسب ہی کا تھم دے رکھا ہے، لبذا بطور عیب کسی کو دھنا جولا ہا کہنا بھی غیبت وحرہ م ہے، اخلاق وافعال کی برائی یا اس کی بات چیت میں خرابی مثلاً ہکلایا تو تلایا وین واری میں وہ ٹھیک نہ ہو بیسب صورتیں غیبت میں داخل ہیں، یہال تک کہاس کے کیڑے انتھے نہ ہوں یا مکان اچھانہ ہوان چیزوں کو بھی اس طرح ذکر کرنا جواہے برامعلوم ہو، ناجائز ہے۔(25)

<sup>(22)</sup> الدرالخار، كماب الحظر والاباحة قصل في الميع مج وص ٧٧١.

<sup>(23)</sup> روالحتار، كماب الحظر والأباحة ، فعل في البيع من ٩٥، ١٧٧٠.

<sup>(24)</sup> الرفع العابق.

<sup>(25)</sup> الرجع السابق,

مسكه ۲۰: جس كے سامنے كى كى غيبت كى جائے اسے لازم ہے كه زبان سے ا تكار كرد مے مثلاً كهدے كم میرے سامنے اس کی برائی نہ کرو۔اگر زبان سے انکار کرنے میں اس کوخوف واند پیشہ ہے تو دل سے اسے براجانے <sub>اور</sub> اگر ممکن ہوتو میخض جس کے سامنے برائی کی جارہی ہے وہاں سے اٹھ جائے یا اس بات کو کاٹ کر کوئی دوسری ہات شروع كرون ايبانه كرنے ميں سننے والا بھی گناہ گار ہوگا،غيبت كا سننے والا بھی غيبت كرنے والے كے حكم ميں ہے۔ حديث میں ہے، جس نے اپنے مسلم بھا لُ کی آبروغیبت سے بچائی، اللہ تعالٰی کے ذمہ کرم پر بیہ ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد

مسئلہ ۲۱: جس کی غیبت کی اگر اس کو اس کی خبر ہوگئ تو اس سے معافی مانٹنی ضروری ہے اور بیجی ضروری ہے کہ اس کے سامنے مید کہے کہ میں نے تمحماری اس اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کردواس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سنے برب کا الذمہ ہوگا اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہوتو توبدا در تدامت کا فی ہے۔ (27)

(26) روالحتار بمماب العظر والاباحة بصل في البهج مج م م ١٤٤.

مجمع الزور ندم كمّاب الادب، باب ينهن ذب . . . الح مالحديث: • ١٥ ٣١٠، ج ٨ م ١٤٩٠،

(27) الدرالخاروردالحتار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في البيع من ١٤٤٠.

اعلى حصرت ، امام ابلسنت ، مجدود من وملت الثاه امام احد رضا خان عليه رحمة الرحمن فآوى رضوبيشريف بين تحرير فرمات بين : . فيزمخ لروش ميں ہے:

هل يكفيه ان يقول اغتبتك فأجعلني في حل أمر لابدان يبين ما اغتاب؛ قفي منسك ابن العجبي لا يعليه بها انعلم ان اعلامه يثير فتنة، ويدل عليه ان الابراء عن الحقوق البجهولة جأئز عندنا لكن سبق انه هل يكفيه حكومة وديأنة الاحمأني منح الروض اقول و في جريان الخلاف المن كور هُهنا نظر فأن الغيبة لاتصير من حقوق العبد مالم تبلغه واذا بلغته لعرتكن من الحقوق المجهولة وقد قال في المنح نفسه يأنصه قال الفقيه ابوالليث قدتكلم الناس في توبة المغتابين هل تجوز من غير ان يستحل من صاحبه؛ قال بعضهم يجوز وقال بعضهم لايجوز. وهو عندناً على وجهين احدهما ان كأن ذُلك القول قديلغ الى الذي اغتابه فتوبته ان يستحل منه وان لم يبلغ اليه فليستغفر الله سطنه ويضبران لا يعود الى مثله، وفي روضة العلباء سألت ابأمحمد رحمه الله تعالى فقلت له اذا تأب صاحب الغيبة قبل وصولها الى المغتاب عنه هل تنفعه توبة قال نعم فانه تاب قبل ان يصير الذنب ذنباً اى ذنباً يتعلق به حق العب ولانها انها تصير ذنباً اذا بلغت اليه، قلت فأن بلغت اليه بعد توبته؛ قال لاتبطل توبته بل يغفر الله تعالى لهما حميعاً المغتاب بالتوبة والمغتاب عنه بما يلحقه من البشقة الزنه تعالى كريم ولا يجمل من كرمه رد توبته بعد قبولها بل يعفو عنهما جميعاً إلى انتهى الخ.

## مسکلہ ۲۲: جس کی غیبت کی ہے استے خبر نہ ہوئی اور اس نے توبہ کرلی اس کے بعد استے خبر ملی کہ فلاں نے میری

كايدكافى بكدايك آدى وومرسد سے كے كديس في المهارى فيبت كى ب جيم مناف كردو، يابي خرورى ب كديدى بتائے كديس نے تمہاری پر فیبت کی ہے۔ ابن المجی کے ملک میں ہے کہ اگر یہ جھتا ہے کہ فیبت کے تفصیلاً بنائے سے فتند پریدا ہوگا تو اس کا اظہار ندکرے، الدسكار ديك نامعلوم حقوق كے معاف كرنے كاجواز اس پردلالت كرتا ہے ليكن بيد بات كزر چكى ہے كرآيا فيلے كے اعتبار سے كانى ہے یادیانت کے طور پرا در (اعلمعتر سے قدس سرہ، فرماتے ہیں) اتول (میں کہنا ہوں کہ) یہاں گزشتہ اختلاف کے جاری ہونے میں کلام ہے كيونكه فيبت اس وقت تك بندے كائل فيس بنى جب تك اسے نه بنتى جائے، جب بنتى جائے تو نامعلوم حقوق ميں سے ندر ہے كى، خود مخ الروض میں ہے کہ فقید ابواللیث نے فرمایا کہ غیبت کرنے والا صاحب غیبت (جس کی غیبت کی ٹنی) ہے معانی ماسکتے بغیرتوبہ کرے تو تواس میں لوگول نے مختلف باتیں کمی ہیں بعض نے کہا جائز ہے اور بعض نے کہانا جائز ہے۔ ہمار دینز دیک اس کی دوصور تیں ہیں: (۱) و د بات اس مخص تک بینی می جس کی غیبت کی می تو اس کی توبه بید ہے کہ اس محص سے معافی ما تھے۔

(۲) اورا گرفیبت اس مخص تک نہیں پہنی تو اللہ تعالٰی ہے مغفرت کی دعاما تھے اورا پنے دل میں بیرعبد کرے کہ بھر نییب نہیں کروں گا۔ روصنة العماء بیں ہے کہ میں نے ابو محد رحمداللہ تعالٰی ہے یو جما کہ اگر نیبت اس مخص تک نبیں پہنی جس کی غیبت کی تو فیبت کرنے والے کے لئے توبہ فائدہ مند ہوگی؟ انہوں نے فرمایا ہال کیونکہ اس نے بندے کے حق کے متعلق ہونے سے پہیے توبہ کرلی ہے ، فیبت بندے کاحق اس ونت ہوگی جب اس تک پہنچ جائے گی، میں نے کہا کدا گرتوبہ کے بعداس فخص تک غیبت پہنچ جائے فرمایا کداس کی توبہ باطن تیں ہوگی بلکہ اللہ لغائ وونوں کو بخش دے گا غیبت کرنے والے کوتو یہ کی وجہ سے اور جس کی غیبت کی گئی اسے اس تکلیف کی وجہ سے جواہے فیبت من کرہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کریم ہے اس کے متعلق پیزئیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی کی تو بہ قبول فرما کرروفر ، بلکہ دونول کو بخش و به كا انتى الخ- (ت) (ا ب منح الروض الاز برشرح الفقه الاكبر بحث التوبة وشرائطها مصطفى البابي معرص ١٦٠)

(ا \_ منح الروش الاز برشرت الفقه الاكبر بحث التوبية وشرائط بالمصطفى البابي معرص ١٥٩)

فقیر کہتا ہے غفراللہ نعالی ندایسے حقوق عظیمہ شدیدہ جن کی تفصیل بیان ہوتو صاحب حق سے معافی کی امید ند ہوظاہر امجردا جهالی الفاظ سے معاف ندہوسکیں کہ وہ دیالنہ مخصوص ہیں تکراگران الفاظ سے معافی چاہی کہ دنیا بھر میں سخت سے سخت جوحق متصور ہو وہ سب میرے سئے فرض كرك معاف كردے اوراس نے قبول كيا تواب ظاہراً تمام حقوق بلاتفصيل مجى معاف ہوجا كيں ہے،

للنص على التعميم مع التنصيص بالتخصيص على كل حق شديد عظيم والصريح يفوق الدلالة كما نصوا عليه اللي غيرما مسألة والله سبخنه وتعالى اعلمه (ايردالحتاركاب الدعويداراحياه التراث العربي بيروت ٢٠ /٩٣٩) کیونکہ اس نے کہددیا ہے کہ جھے ہراتی معاف کردے اور ساتھ ہی ہی کہددیا ہے کہ ہر بڑے سے بڑاحق میرے بارے میں فرض کر کے مع ف سردے اور نصری ولالت پر فوقیت رکھتی ہے جیے کہ علاء نے بہت سے مسائل ہیں تصریح کی ہے۔ وابلد سخند، وتعالی اعم (ت ( فمآوی رمنوریه، جلد ۲۳ م ۴۰ ۳۰ ۱۱ م رضا فا وَ ندُیشن ، لا ہور )

غیبت کی ہے آیا اس کی تو بہتے ہے یا نہیں؟ اس بی علا کے دوتول این آیک قول ہے ہے کہ وانو بہتے ہے اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرماد ہے گا، جس نے غیبت کی اس کی مغفرت تو بہ سے ہوئی ادر جس کی نیزیت کی گئی اس کو جو تکلیف پہنی ار اس نے درگز رکیا، اس وجہ سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

اور بعض علایہ فریاتے ہیں کہ اس کی توبہ معلق رہے گی آگر وہ مخص جس کی غیبت ہوئی خبر بہنچنے ہے پہلے ہی مرایا و توبہ سیجے ہے اور توبہ کے بعد اسے خبر پہنچ ممئی توضیح نہیں، جب تک اس سے معاف نہ کرائے۔ بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان بائدھا ہے ان کے پاس جا کر میہ کہنا ضرور ہے کہ میں نے مجھوٹ کہا تھا جوفلاں پر میں نے بہتان بائدھا تھا۔ (28)

مسئلہ ۲۳: معافی مانگئے میں بیضرور ہے کہ غیبت کے مقابل میں اس کی شاہ حسن کرے اور اس کے ساتھ اظہار محبت کر ہے کہ اس کے دل سے بیہ بات جاتی رہے اور فرض کرواس نے زبان سے معاف کردیا مگراس کا دل اس سے خوش نہ ہوا تو اس کا معافی مانگنا اور اظہار محبت کرنا غیبت کی برائی کے مقابل ہوجائے گا اور آخرت میں موافذہ نہ ہوگا۔ (29)

مسئدہ ۲۲: اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کردیا تکراس نے سپائی اور خلوص دل سے معافی نہیں مانگی تھی محض ظاہری اور نمائش بیمعافی تقی تو ہوسکتا ہے کہ آخرت میں مؤاخذہ ہو، کیونکہ اس نے سیجھ کرمعاف کیا تھا کہ بیضوص کے ساتھ معافی مانگ رہاہے۔ (30)

مسئلہ ۲۵: امام غزالی علیہ الرحمۃ بیفرماتے ہیں، کہ جس کی غیبت کی وہ مرگیا یا کہیں غائب ہوگیا اس سے کیوکر معانی مانگے بیمعاملہ بہت دشوار ہوگیا، اس کو جاہیے کہ نیک کام کی کثرت کرے تا کہ اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں اسے دے دی جانمیں، جب بھی اس کے پاس نیکیاں باتی رہ جانمیں۔(31)

مسئدہ ۲۷: اگر اس کی ایسی برائیاں بیان کی ہیں جن کووہ جیمیا تا تھا یعنی یہ بیں چاہتا تھا کہ لوگ ان پر مطبع ہوں تو معافی مانگنے ہیں ان عیوب کی تفصیل نہ کرے، بلکہ بہم طور پر یہ کہدے کہ میں نے تمھارے عیوب موگوں کے سامنے ذکر کیے ہیں تم معاف کردواور اگر الیسے عیوب نہ ہول تو تفصیل کے ساتھ بیان کرے۔ اس طرح اگروہ با تیں ایسی ہوں

<sup>(28)</sup> روالمحتار، كتاب الحظر والاباحة ، فعل في البيع ، ج٩م ١٤٧٠.

<sup>(29)</sup> المرجع السابق.

<sup>(30)</sup> المرجع اسابق.

<sup>(31)</sup> ردالحة ربركماب الحظر والأباحة ، فعمل في النبيع ، ج9 م ١٤٧٠.

جن کے ظاہر کرنے میں قتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے تو ظاہر نہ کریے بیض علیا و کا بیقول ہے کہ حقوق مجبولہ کو معاف کر دینا م بھی سیج ہے اور اس طرح بھی معافی ہوسکتی ہے، لہذا اس قول پر بنا کی جائے اور الی خاص صورتوں میں تفصیل نہ ک

مسئله ۲۷: دو هخصوں میں جھگڑا تھا دونوں نے معذرت کے ساتھ مصافحہ کیا بیجی معانی کا ایک طریقہ ہے۔جس کی غیبت کی ہے وہ مرکبیا تو ور شہ کوریتی نہیں کہ معاف کریں ان کے معاف کرنے کا اعتبار نہیں۔(33)

مسکلہ ۲۸: کسی کے موٹھ پراس کی تعریف کرنامنع ہے اور پیٹھ بیچھے تعریف کی تمریہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی فجرال کو بیٹنج جائے گی ہیجی منع ہے، تیسری صورت رہے کہ پس پشت تعریف کرتا ہے اس کا خیال بھی تہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی ہیر جائز ہے، مگر بیضرور ہے کہ تعریف میں جوخو بیاں بیان کرے وہ اس میں ہوں، شعراء کی طرح اُن ہوئی باتوں کے ساتھ تعریف نہ کرے کہ بینہایت درجہ نہتے ہے۔ (34)

(32) الرجع السابق.

(33) الرجع السابق من ١٤٨.

(34) الفتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثالث والعشر ون في الغيبة ، ج٥ ، ص ٦٣ س

بعض مقامات پرتعریف کرنامنع ہے اور مذمت کرنا توصری غیبت اور عزت کے دریے ہوتا ہے اس کا حکم گزر چکا ہے، تعریف کرنے میں جھ آفات ہیں، چارآفات کا تعلق تعریف کرنے والے سے اور دو کا تعلق اس کے ساتھ ہے جس کی تعریف کی جائے۔

#### تعریف کرنے والے کے لئے آفات:

(۱) مدے بڑھ كرتعريف كرتا ہے يہاں تك كرجموث ميں وافل موجاتا ہے۔

(۲) اظمار محبت کے لئے تعریف کرتاہے اور اس میں ریاء کاری کو داخل کرویتاہے۔

(۳) بعض او قامنہ بغیر محقیق کے بات کرتا ہے اور اس پر مطلع نہیں ہوتا۔

(4) ممدوح (لیعن جس کی تعریف کی جائے اس) کوخوش کرتا ہے حالا تکہ وہ ظالم یا فاس ہوتا ہے اور بیرجائز نہیں۔ نبی اکرم، سول مختشم فسمی الدّتمالي عليه وآلدوسكم كافر مان عبرت نشان ب:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغُضَّبُ إِذَا مُدِرَحَ الْفَاسِقُ.

ترجمه: جب فامن كى تعريف كى جائة تو الله عَرَّ وَجَالَ مَا راضَكَى فروا ما ي

(موسوعة لا بن الي الدنيا، كمّاب القّمنت وآواب اللِّسان، باب الغبية التي يحلّ \_\_\_\_\_الخ ، اعديث • ٢٣٠، ج٤، ص ١٥٣)

#### ممروح کے گئے آفات:

دواعتبارے تعریف ممدوح (لیعنی جس کی تعریف کی جائے اس) کے لئے نقصان وہ ہے۔

شرح سهار نسويت (صرفان ۱۰۰۱) کا کا کا کا



(۱) اس میں تکبر اور خود پندی آجاتی ہے۔

(۲) جب اس کی اچھی تعربیف کی جاتی ہے توخوش ہوتا ہے اور ایٹے نفس پر مطمئن ہوتا ہے اور اس کی کوتا ای کو بھول حاتا ہے ہذا اس کی نیک کی کوشش میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔اس لیے نبی اَ کرم ،نور مجسم صلّی اللہ نتعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاوفر مایا:

قَطَعُتَ عُنْقَ صَاحِبِكَ، وَيُعَكَلُوْسِمِعَهَامَا ٱفْلَحَ.

ترجمہ: تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی، تیری خرالی ہوا گروہ اے سنتا تو کامیابی نہ یا تا۔

(المستدللا إم احمد بن عبل معديث اني بكرة نفيج بن الحارث بن كلدة والحديث ٢٠٥٣٥ م ٢٠٥٠ م ٣٣٣ بتقدم و مآخر)

# بغض وحسد كابيان

قرآن مجيد ميں ارشاد جوا:

(وَلَا تَتَمَنَّوُا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ثِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ ثِمَّا اكْتَسَبُنَ وَسُتَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٣٢﴾) (1)

اوراس کی آرز ومت کروجس سے اللہ (عزوجل) نے تم میں آیک کو دوسرے پر بڑائی دی، مردون کے لیے ان کی کمائی سے حصہ اور اللہ (عزوجل) سے حصہ اور اللہ (عزوجل) سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ (عزوجل) سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ (عزوجل) ہم چیز کو جانتا ہے۔ اور قبر ما تا ہے:

(وَ مِنْ شَيِّرِ مُحَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿ه﴾) (2) تم کہوا میں پناہ ما نگما ہول حاسد کے شریعے، جب وہ حسد کرتا ہے۔

#### (1) پ۵، النسآء ۳۲.

ال آیت کے تحت مفر شہیر مولانا سیر جو تیم الدین مراد آبادی علیار مند ارشاد فرماتے ہین کہ خواہ دُنیا کی جہت ہے یا دین کی کہ آبس میں حسد دبغض شہیدا ہو حسد نہایت بری صفت ہے حسد دالا دوسرے کو اجھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں بہی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس فیست ہے حرم ہوجائے۔ بیمنوع ہے بندے کو چاہئے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و خوا کی یا دین مناصب و هادئ کی بیائی کی حکمت ہے شان نزول جب آیت میران میں بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و خوا کی یا دین مناصب و هادئ کی بیائی کی حکمت ہے شان نزول جب آیت میران میں لیا لی کی میڈ کی چوئی کی جو نام رکیا گیا تو ترووں نے کہا کہ جس اُمید ہے کہ کیا تا کہ جس اُمید ہے کہ کا دولی میں تو دول ہے آو حالات میں اُمید ہے کہ کا دولی کو جو تھا کہ جس اُمید ہے کہ کا دولی کی تھا پر کہ تا ہو کی اور جو تھال دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چ ہے کہ دہ اُس کی تھا پر راضی دے۔

#### (2) په ۱۰۳۰ افسن ۵.

اس آیت کے تحت مفسر شہیر مواد ناسید محد تیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشاد فرماتے بیل کہ حسد دانا وہ ہے جودوس ہے زوال ناست کی تحت مفسر شہیر مواد ناسید محد تیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشاد فرماتے بیل کہ حسد دانا وہ ہے جودوس ہے زوائی تربی کہ حسد برترین مفت ہے ، در بہل سب سے پہلا گناہ ہے جو آسان بیل ایلیس ہے سرز دہوا اور زمین میں قائیل ہے۔

#### احاديث

حدیث ا: بن ماجہ نے انس رضی اللہ نتعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ستّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر ما یا : حسد نیکیوں کو اس طرح کھا تا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھا تا ہے جس طرح پینی آگ کو بجھا تا ہے۔ (1) اس کی مش ابو داوو نے ابو ہریر ورضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲: دیلی نے مندالفردوں میں معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت کی، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی عنہ سے ردایت کی، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی عیہ وسنّم نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے، جس طرح ایلوا (ایک کڑوے در حست کا جم ہوا ترس ہے) شہد کو بگاڑتا ہے۔(2)

(1) سنن ابن ماجه كتاب الزحد، باب الحدد ، الحديث: ١١٥٠، ٢٥ ص ١١٥٠.

#### حكيم أر مت ك مدنى يحول

۔ ایسی حسد دبعض ذر بعد بن جاتا نیکیول کی برباد کی کا بینی حاسد ایسے کام کر بیٹھتا ہے جس سے نیکیاں منبط ہوجادی، حاسد و بغض والے ک نیکیاں محسود کو دے دی جا میں گ بی خالی ہاتھ رہ جادے گا۔ خیال رہے کہ کفر وار تداد کے سواء کوئی مخناہ مؤمن کی نیکیاں برباز نہیں کرتا، ہاں نیکیول سے گزہ معن ف ہوجاتے ہیں، رب فرما تا ہے ؟ اِنَّ الْسَّنَعْتِ بَدُ بَیْنَ النَّیَّاتِ اَسْتِ ۔ (اشعہ) اس مطاب بربح منز لدے کہ ہے کہ بعد اللہ اس عدیث کی ور بہت توجیہیں کی میں سے نیکیوں ہے عرض کیا اس حدیث کی ور بہت توجیہیں کی میں ایک من جاتی اور بہت توجیہیں کی میں اور کی مومرقات) (مراة المناتج شرح مشکوة المعانع من ۲ میں ۸۲۷)

- (2) الي مع الصغيرلسيوطي ، ترف الحاء ، الحديث: ١٩٩ ٣٨٩م. ٣٣٢ .
- (3) مسندلا، م أحمد بن صنبل، مسند الزبير بن العوام، الحديث: ۱۳۱۲، ۱۳۳۰، ج ابس ۴۸ مه ۳۵۳. وسنن ستر مذي، كماب صفة القيامة ... إلخ، باب: ۱۲۱، الحديث: ۲۵۱۸، ج م بس ۴۲۸.

# المرسود المراد ا

صویت سم طریق سم خطرانی نے عبدانشدین ہمروشی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ، کہر ول الدّ سلّی اللہ تعالی عاید اسلم ن فریانی کہ حسد اور پنظی اور کہانت نہ مجھ سے ایں اور نہ بھی اللہ سے جوں۔ (4) یعتی مسلمان کو اان چیز وال سے بالک تعلق نہ ہوئے۔

مدیث ۵: میم بخاری میں ابوہر یرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مردی، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرہ یا:
آپ میں نے حسد کرو، نہ بغض کرو، نہ ہیٹھ بیچے برائی کرواور اللہ (عزوجل) کے بندے بھائی بھائی ہوکررہو۔ (5)
عدیث ۲: میم بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہاہے مروی، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سلّی اللہ تعالی عدیہ اسلّم کو یہ فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے گر دو پر، ایک وہ فض جے خدانے کتاب دی لیمنی قرآن کا علم عطافر ما یا وہ اس کے ماتھ رات میں مردقہ کرتا ہے۔ (6)
ساتھ رات میں تیام کرتا ہے اور دومراوہ کہ خدانے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔ (6)

ا ۔ دب بنا ہے دب ہے بمعنی آ ہتد آ ہتد چلنا اس سے ہے دریب اس سے ہے دایۃ بمعنی جانور پسرایت کرجائے کو دب اس لیے کہتے ہیں کہ ووٹسوس نیس ہوتی اور دل میں از جاتی ہے یہاں بمعنی سرایت ہے۔

۳۔ حسد سے مراد ہے دئی خفیہ وہمنی بغض سے مراد ہے علانیہ وہمنی یا حسد کسی سے جلنا اس کی نعست کا زوال چاہنا، بغض وہمنی ول بیس رکھن۔ ۳۔ اس طرح کہ دین وائیمان کو بڑے نے تم کردیتی ہے بھی انسان بغض وحسد میں اسلام ہی چپوڑ دیتا ہے، شیطان بھی انہیں وو بیار ہوں کا مارا مواہبے۔ (مراة المناجع شرح مشکو ۃ المصابح ، ج ۲ ہم ۸۶۷)

(4) مجمع الزوائد، كتاب الأوب، باب ماجاء في الغيية والنميمة ، الحديث: ١٣٦ ١٣٦، ج ٨، ١٨ ٢ ١١ ما ١٠٠١ م

(5) مع البخاري مكتاب الادب، باب (يا يما الذين منوااجتنبوا . . . إلى ) ، الحديث : ٢٠٦٦ ، جهم م ال

#### حكيم الامت كيدني مجول

ا سے تنابش بنا ہے بخش ہے بخش کے چند معنی ہیں دوسروں پر اپنی بڑائی جاہنا، دھوکا دینا، نیلام میں قیت بڑھا دینا خرید نے کی بیت نہ ہو ہیہ مسے بنا میں قیت بڑھا دینا خرید نے کی بیت نہ ہو ہیہ مسے بڑام ہے۔ مسے مسے معنی ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال اپنے لیے اس کا حصول جاہنا کہ اس کے پاس نہ رہے میرے پاس آجائے ہے۔ حر م ہے، شیطان کو حسد نے بی مارا بغض ول میں کیزر کھتا۔

ے مینی برتمانی مسد بغض دغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹق ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے لبذا یہ عیوب جھوڑ و تا کہ بھائی بھائی بن جاؤں

٢ \_ جنائس كے بہت معنی جي رغبت كرنا ، لائج كرنا ، نفسانيت ہے فساد كھيلانا يہاں بمعنی نفسانيت وفساد ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المعاني مع ٢٠٥١)

(6) تعليم ابهاري، كمّا ب نضائل القرآن، باب إنتها طرصاحب القرآن، الحديث: ٥٠٢٥، ج٣٩م ١٠٨٠.

حدیث ک: سیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مردی، کہ رسول اللہ سائی اللہ تعالٰی عدیہ وسلّم نے فرمایا:
حد نہیں ہے گر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے پر وی نے سنا تو کہنے لگا، کاش! مجھے بھی ویسا ہی ویا جا تا جوفلال شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُس کی طرح ممل کرتا۔ ووسرا وہ شخص کہ خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کوخرج کرتا ہے، کسی نے کہا، کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح ممل کرتا۔ ویسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح ممل کرتا۔ (7)

ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غبط ہے جس کولوگ رفتک کہتے ہیں، جس کے بید معنی ہیں کہ دوسرے کو جو لئھت ملی ولیں جھے بھی بل جائے اور بید آرز و نہ ہوکہ اسے نہائی یا اس سے جاتی رہے اور حسد ہیں بید آرز و ہوتی ہے، اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبط مذموم نہیں۔ امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی بہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غبط مراد ہے، البندا ان حدیثوں کے بیمت بڑی ٹھتیں عبط مراد ہے، البندا ان حدیثوں خداکی بہت بڑی ٹھتیں ہوئے کہ مہی دوچیزیں غبط کرنے کی ہیں، کہ بید دونوں خداکی بہت بڑی ٹھتیں ہیں غبط مراد ہے، البندا ان حدیثوں نے کہ میں واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

#### عکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے پہاں حسد بمعنی غبطہ دفک ہے حسد تو کسی پر جائز نہیں شدہ نیا دار پر شدہ بین دار پر شیطان کو حضرت آ دم علیہ السلام پر حسد ان کی دیلی عظمت پر ہو تھا نہ کہ دنیادی بال و دولت پر محر بارا گیا حسد کے معنی ہیں دوسر سے کی نفت پر جلزا اور اس کا زوال چاہٹا، رفتک کے معنے ہیں دوسر سے کی سی لعمت اینے لیے بھی چاہٹا دینی چیز دل میں رفتک جائز ہے۔

س یعنی عالم دین ہودن رات تمازی پڑھتا ہوقر آن پر کمل کرتا ہو ہروقت اس کے مسائل سوچتا ہوں اس میں فوروتال کرتا ہوں یقوم میں یہ سے سے سے عالم دین ہودن رات تمازی ہے وہ زیر کی جوقر آن وحدیث میں تال وفور کرنے میں گزرجائے اور مبارک ہے وہ موت جوقر آن وحدیث میں تال وفور کرنے میں گزرجائے اور مبارک ہے وہ موت جوقر آن وحدیث کی خدمت میں آئے انڈ نصیب کرے۔ شعر

نكل جائے دم تيرے قدمول كے نيچ ميك ارزو ہے

انسان جس شغل میں جنے گا ای میں مرے گا اور این شاءاللہ ای میں اٹھے گا بعض سحابہ کرام قبر میں بھی سورۂ ملک پڑھتے سے مگئے جیہا کہ مظکوۃ شریف میں آئے گا۔

سے چونکہ خفیہ خیرات علانیہ خیرات سے افغل ہے،اس لیے یہاں رات کا ذکر دن سے پہلے ہوا لینی وہ بالدار خفیہ بھی خیرات کرے اور سے چونکہ خفیہ خیرات علانیہ خیرات سے افغل ہے،اس لیے یہاں رات کا ذکر دن سے پہلے ہوا لینی وہ بالدار خفیہ بھی خیرات کرے اور اپنے بال بچوں پرخرج کرنا بھی آئی میں داخل ہے۔ ملانیہ بھی،خیال رہے کرسنت کی نیت سے اپنے اور اپنے بال بچوں پرخرج کرنا بھی آئی میں داخل ہے۔ (مراة المنات میں مشکوۃ المصافح ،ج میر ۲۳۹)

(7) امرجع المايق، الحديث: ٥٠٢٧، ج٠١٥، ١٥٠١٥.

فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندر معویں شب بیں اپنے بندوں پر خاص جملی فرماتا ہے، جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جورجم کی درخواست کرتے ہیں ان پر جم کرتا ہے اور عدادت والول کو ان کی حالت پر جھوڑ دیتا ہے۔ (8) حدیث ۹: امام احمد نے ابو ہر پرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ہر ہفتہ میں دوبار دوشنبہ اور بیخ شنبہ کولوگوں کے اعمال نامے بیش ہوتے ہیں، ہر بند ہے کی مغفرت ہوتی ہے گروہ فحف کہ اس کے اور اس وقت تک کہ باز گرفان کے درمیان عداوت ہوان کے متعلق می فرماتا ہے: آخیس جھوڑ دواس وقت تک کہ باز آجا کیں۔ (9)

حدیث ۱۰: طبرانی نے اسامہ بن زیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول الندسلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنج شنبہ کو اللہ تعالٰی کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، سب کی مغفرت فرمادیتا ہے مگر جو دو مخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ مخص جوقطع رحم کرتا ہے۔ (10)

حدیث ان امام احمد وابو داود وتر خدی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ مثلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور بنج شنبہ کے دن جنت کے درواز سے کھولے جاتے ہیں، جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اسکی مغفرت کی جاتی ہے، مگر جو محفق ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے، ان کے متعلق کہا جاتا ہے انھیں مہلت دو یہاں تک کہ بید دونوں صلح کرلیں۔(11)

(8) شعب الايان، باب في العيام، باجاء في ليلة النصف من شعبان، الديث: ٣٨٣٥، ج٣٩، ١٨٣٥ س٨٣ س٨٣ س٨٣

(9) كنزاسمال، كتاب الاخلاق، رقم ١٨٥، جسيس ١٨١.

تھیم الامت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا بناک سے مراد مسلمان بیں اور جمعہ سے مراو ہفتہ ہے۔ مرتبی فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ ایک دن میں وو بار پیشی نہیں ہوتی بلکہ ہرون میں ایک بار میہ بیشی بارگا والٰہی میں ہوتی ہے یا اس فرشتے کے ماشنے جولوگوں کے اٹلال کا محافظ بنایا کمیا ہے، پہلا اختال زیادہ تو ی ہے کیونکہ دومری روایت میں اس کی تقریح ہے کہ بارگاہ الٰہی میں پیشی ہوتی ہے۔ (مرقات)

۲ بیفیشا بنا ہے فیٹی ہے بمعنی لوٹنار بنوع کرنا، رب تعانی فرماتا ہے: " تغفی ترانی آغیر الله" بین مرب کا مضارع تثنیہ ہے۔ نیول رہے کہ لوگوں کے انتمال جود کے دن حضرات انبیاء کرام بلکہ ماں باپ پر بھی پیش کے جاتے ہیں، وہ حضرات ہماری نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں گزاہ دیکھ کر زخیدہ اس کے علاء فرماتے ہیں کہ گزاہ کرکے اپنے مرہے ہوئے ماں باپ کو نہ ستاؤ، حضور صلی اللہ علیہ دسلم کود کہ نہ دو، س کا یہ مطلب ہے۔ (مرقات) (مراة المناجے شرح مشکل ق الصابح، جا ہم ۸۵۸)

(10) المعجم الكبير؛ ماب الالف، الحديث: ٥٠ ١٠ ج ١٠ ص ١٢٥.

(11) سنن أي داود، كتاب الادب، باب فيمن يعجز أخاه المسلم، الحديث: ۹۱۲ م، ج م، م ۱۳۹۳. وسنن استرندي، كتاب البروالصلة ، باب ماجاء في المتعاجرين، الحديث: ۹۳۰ م، ج ۱۳ م، ۱۳ م.

### مسائل فقهيه

حد حرام ہے، حادیث میں اس کی بہت غرمت وار دہوئی۔ حدد کے یہ معنی ہیں کہ سی تحف میں خوبی دیکھی اس کو اچھی حاست میں پایااس نے ول میں بیآرز و ہے کہ یہ تعمت اس سے جاتی رہے اور جھے ال جاتے اور اگر میرتمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہوجا وَں جھے بھی وہ نعمت ال جائے میہ حسد نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں جس کولوگ دینک سے تعبیر کرتے ہیں۔ (1) مسئلہ ان بیآرز و کہ جو نعمت فلال کے بیاس ہے وہ بعین اللہ بھی ویسے ہیں) مجھے ال جائے مید حدد ہیں ہے اس کی خوال جائے مید حدد ہیں ہے اس کی مشل مجھے ملے مید غبطہ ہے کیونکہ اس سے زائل جیز اس کو جب سے گل کہ اس سے جاتی رہے اور اگر میرآرز و ہے کہ اس کی مشل مجھے ملے مید غبطہ ہے کیونکہ اس سے زائل ہونے کی آرزونیس پائی گئے۔ (2) حدیث میں فرمایا ہے کہ حدد نہیں ہے گر دو چیزوں میں، ایک وہ شحض جس کو خدائے

(1) الفتادي الهندية ، كتاب الكراهية ، الباب الثالث والعشر دن في النعية ، ج٥ جم ٣٦٢ \_٣٦٣.

(2) اغتادي محندية ، كمّاب الكربيمية ، الباب الثالث دالعشر ون في الغيية ، ج٥٥ م ١٣٣٠.

#### ر شک اور مقابلہ بازی کے احکام

دوسرى صورت يعنى رشك أورمقابله بازى حرام نبيل بلكه بيمى واجب بوتاب توجمى مستخب اورجى مباحر چنا نچه،

مندعروجل كافرمان عاليشان ب

ڛٳڣؙۊؙٳٳڷڡۼؙڣڗۊ۪ۣٙؿؚڽٛڗۜؾؚڴ۫؞ٞ

ترجمهٔ کنزادیمان: بزه کرچلواپنے رب کی پخشش کی طرف ۔ (پ27،الحدید:21)

سابقت یعنی مقبلہ ہزئ کمی چیز ہے مخردم رہ جانے کے خوف کا نقاضا کرتی ہے جیے دوغلام اپنے آتا کی خدمت میں کی ودسرے سے
اس لئے سبقت نے جانا چاہیں تا کہ اس کے منظور نظر ہوجا بھی ،اور بید دینی امور واجب ہے جیے ایمان ،فرش نماز اور زکو آگ ک
فعت پر رشک کرنا مبذا ان اُمور کو اوا کرنے والے کی طرح ہوئے کو پہند کرنا واجب ہے ور شرقم گناہ پر دائسی ہونے والے بن جاؤ کے جو کہ
حزام ہے ، جبکہ نعنیت کے کامول میں رشک کرنا متحب ہے جیے علم یا نیک کامول میں مال فرج کرنے پر رشک کرنا ، جبکہ مباح نعتوں پر
رشک کرنا جبکہ مباح وی میں دشک کرنا متحب ہے جیے علم یا نیک کامول میں مال فرج کرنے پر رشک کرنا ، جبکہ مباح نعتوں پر
رشک کرنا جب مباح کے میں دشک کرنا ، البتہ مباح اُمور (ایعنی جائز کامول ) میں مقابلہ بازی فعائل میں کی کر و ہت ہے ، نیز
رشک کرنا جب مباح ہے جیے نکاح وغیرہ پروشک کرنا ، البتہ مباح اُمور (ایعنی جائز کامول ) میں مقابلہ بازی فعائل میں کی کر و ہت ہے ، نیز
یہ ، رصا ورتوکل کے بھی من فی ہے اور ایسے کاموں میں مقابلہ کرنا گناہ میں جتلا ہوئے بغیر بھی مقابلہ و فیدے روک و بتا ہے۔

یں بہت کہ جو انسان غیرجیسی فقت کے تعلق میں ہوجاتا ہے تو وہ خودکواس فقت کے حال شخص سے کم ترو ہاتھ ہمجھنے گئت ہے، نیز ، س کا فقس سے کہ ترو ہاتھ ہے کہ جو انسان غیرجیسی فقت کے حال شخص سے کم ترو ہاتھ ہمجھنے گئت ہے، نیز ، س کا فقس سے کہ ترو ہاتھ ہمجھنے گئت ہے، نیز ، س کا فقس سے کہ ترو ہاتھ ہمجھنے گئت ہے، نیز ، س کا فقس سے کہ ترو ہاتھ ہم ترو ہوجائے اور بیای وقت ہو سکتا ہے جب وہ اس فعت کے حصول میں ہے۔

مال دیا ہے اور وہ راوح میں مرف کرتا ہے، دوسرا وہ مخص جس کو خدا نے علم دیا ہے، دہ لوگوں کو سکھا تا ہے اور علم کے موافق فیصلہ کرتا ہے۔(3)

ال حدیث سے بظاہر ایسامعلوم ہوتا ہے کہ ان دوجیزوں میں حسد جائز ہے تکر بغور دیکھنے سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی حسد حرام ہے، بعض علما نے میہ بتایا کہ اس حدیث میں حسد بمعنی غبطہ ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی بتا چاتا ہے۔

اور بعض نے کہا کہ حدیث کا بیرمطلب ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان میں جائز ہوتا مگر ان میں بھی ناج نز ہے۔ جیما کہ حدیث لَا مُشَوُّ مَرِ الَّلَا فِي السَّالِ . (4) (الحدیث) میں ای تشم کی تادیل کی جاتی ہے۔

اوربعض علانے فرمایا کہ معنی حدیث بیر ہیں کہ حسد انھیں دونوں ہیں ہوسکتا ہے ادر چیزیں تو اس قابل ہی نہیں کہ ان میں حسد پایا جاسکے کہ حسد کے معنی بیر ہیں کہ دوسرے میں کوئی نعمت دیکھے اور بیرآرز و کرے کہ وہ جھے ال جائے اور دنیا کی چیزیں نعمت نہیں کہ جن کی تحصیل کی فکر ہو دنیا کی چیز وں کا مال اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور بیر چیزیں وہ ہیں کہ ان کا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا ہے ، البذا نعمت جس کا نام ہے وہ یہی ہیں ان میں حسد ہوسکتا ہے۔(5)

#### 

كامياب بوكريا بحراس تعت كے حال شخص كى نعت كے زائل بوجائے كے سبب اس كے ہم بلدو برابر بوجائے۔

فرض کیا کہ دہ اس صاحب نعمت مختص کے مسادی ہوئے ہے ماہوں ہوگیا تو تب بھی اس کے دل میں اس چیز کی محبت ہاتی رہ جائے گی کہ وہ اس معنی کہ دہ اس صاحب نعمت اس محت اس محت ہوئے ہی اس کا اس صاحب نعمت اس محت اس محت اس محت ہوئے ہی اس کا اس صاحب نعمت محت اس محت ہوئے ہی اس کا اس صاحب نعمت محت ہوئے ہی ہو جائے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اب دہ اس پر فضیلت سے جائے۔

س خص کو قابل فدمت صد کرنے والا عاسدائ صورت میں کہا جا سکتا ہے بشر طیکہ وہ اس نعمت کو اس شخص ہے زائل کرنے پر قادر ہو کہ اُسے زائل کرنے بر قادر ہو کہ اُسے زائل کردے ، ادرا گراس نعمت کے زوال پر قدرت کے باوجوداس کا تقوی و پر ہیزگاری اے اس کام ہے اوراس کی نعمت کے زوال کی تمن سے ردک دے تو اس پر کوئی گمناہ نیس۔ ( آلؤ قا پر عُمَنْ اِثْبِرُ افسی الْلَهَائِرُ )

- (3) سيح البخاري، كتب أتعلم، بإب الاغتباط في العلم والحكمة ، الحديث: ٣٥٠ ج اص ٣٧٠.
- (4) صحيح مسلم، كرّب الادب، بإب لاعدوى ولاطيرة ، الحديث: ١١٨\_ (٢٢٢٥)، ص ١٢٢٣.
- (5) الفتادي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثّالث والعشر ون في الخبية ، ن ٥٥، ص ١٣٦٢ ، وغيره.

# ظلم کی مذمت

قرآن مجید میں بہت ہے مواقع پر اس کی برائی ذکر کی گئی اور احادیث اس کے متعلق بہت ہیں بعض ذکر کی جاتی

س.

احاديث

صدیث ا: ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے۔(1) لینی ظلم کرنے دالا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور ، تاریکیوں میں گھراہوا ہوگا۔(بخاری ومسلم)

(1) مجمح ابن ري اكتاب المظالم، باب انظلم ظلمات يوم القيامة والحديث: ٢٣٣٥، ٢٠٩٥م، ١٢٥٠.

حكيم الامت كيدني كهول

ا ظلم کے کنوی معنے ہیں کسی چیز کو بے موقعہ استعمال کرنا اور کسی کاحق مارنا۔ اس کی بہت جسمیں ہیں: گمناہ کرنا اپنی جان پرظلم ہے، قرابت ورون یا قرض خواہوں کاحق ندوینا آن پرظلم بھی کو سٹانا ایڈ اوویٹا ایڈ اوویٹا ایڈ اور سٹانا ایڈ اوویٹا ایڈ اور سٹانا ایڈ اور اس کے سامنے ہوگا جسے کہ مؤمن کا ایمان اور اس کی نیک اعمال روشی بن کراس کے سامنے ہوگا جسے کہ مؤمن کا ایمان اور اس کی نیک اعمال روشی بن کراس کے سامنے ہوگا جسے کہ مؤمن کا ایمان اور اس کی نیک اعمال روشی بن کراس کے سامنے ہوگا جس کے تاحق ہیں فرق نہ کرسکا اس لیے اندھیرے ہیں رہا۔ (مراة المناجج شرح مشکلو قالمصابح میں سامن اور اور المصابح میں سامن اور اللہ اللہ اللہ اللہ کے ہیں رہا۔ (مراة المناجج شرح مشکلو قالمصابح میں سامن اور اللہ ا

السّرَرُ وَجُلّ قرآنِ جِيدِ فرقانِ حميد كن ارشادفر ما تا ب:

وَلَا تَعْسَبَنَّ اللهُ غَافِلًا عَمَّنَا يَعْمَلُ الظَّلِمُونَ إِثَمَّنَا يُؤَخِّرُهُمُ لِيَوْمِ لَنَشْخَصُ فِينِهِ الْاَبْصَارُ ﴿٣٣﴾ (پ٣١، ابراتيم: ٣٣) ترجمه کنزالایمان اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نیس دسے رہاہے گرا بیے ون کے لئے جس میں آتھیں کملی کی کھی رہ جائیں گی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَهُوْ ا أَتَى مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِيُوْنَ ﴿٢٢٤﴾ (پ١١١الشراء:٢٢٧)

ترجمهٔ کنز الایمان: اوراب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ مس کروٹ پر پلٹا کھا تیں ہے۔

وَلَا تَرْكُنُوْا لِيَ الَّذِينَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ التَّارُومَالَكُمْ مِّنُ دُوْنِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿ ١٠٣﴾

(پ۱۱۱ مود؛ ۱۱۴)

ر جمه کنز لا بمان ادر ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تہمیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سواتم بارا کوئی جمایتی نہیں بھر عدد نہ یاؤ مے۔ ۔۔۔ کمی چیز کی طرف جھکاؤے مرادسکون عاصل کرنا اور محبت کے ساتھ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے دھزت سیند ناعبرالبہین عباس ترقینی اللہ تکائی هفتم ناس آیت مباد کہ کی تغییر جس فرماتے ہیں محبت وموذت اور فرم گفتگو کے دریعے ان کی طرف محمل طور پر مائل نہ ہو جائے۔ دھزت سیند ناسدی عکنیے ترقمنی اللہ الْقُول اور حضرت سیند نا این زیرو تحمید اللہ تکائی عکنیہ فرماتے ہیں ان کو ظاہری طور پر خوش نہ کرو۔ حضرت سیند نا البوعایہ تحمید اللہ تکائی عکنیہ فرماتے ہیں ندان کی عیروی کرواورنہ ہی ان سے محبت کرو۔ حضرت سیند نا البوعایہ تحمید اللہ تکاک عکنیہ فرماتے ہیں ندان کی عیروی کرواورنہ ہی ان سے محبت کرو۔ حضرت سیند نا البوعایہ تحمید اللہ تکاک عکنیہ فرماتے ہیں دان کے اعمال پر وضامند ندر ہو۔

( "كنّاب الكبائر للذهبي، الكبيرة السادسة والعشر دن الظلم فصل في الحذر من الدخول ..... الخ من ١٢٥)

ظاہر یہ ہے کہ ذکورہ تمام اقوال گزشتہ آیت مبارکہ سے مراوہ وسکتے ہیں۔

ايك اورمقدم يرالله عُرُ وَجَلُ ارشاد فرما تاب :

أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزَّوَاجَهُمْ (ب٣٣،العاقات:٣٢)

ترجمة كنز الانيان: باكوظالمون اوران كے جوڑوں كو۔

یعن ان ہے ہم مثل اور بیروی کرنے والے۔

#### بروز قیامت ظلم کی حالت:

پیارے آتا، کی مدنی مصطفی صلی انڈ تعالی علیہ دآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیاں ہوں سے اور بخل سے نچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیاں ہوں سے اور بخل سے نچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیاواس نے آئیں اس بات پر اُبھارا کہ دولوگوں کا خون بہا کی ادران کی حرام بہیز دن کوحل ل جانیں۔ (صبح مسلم برکتاب البردالصلة والا دب، بابتح میم انظلم ، الحدیث: ۲۵۷ بھر ۱۱۲۹)

#### ظلم حرام ہے:

شہنشاہ مدیند، قرارِ قلب وسید صلی اللہ تعالی علیہ و آلدوسلم فر مائے ہیں کہ اللہ عَرَّ وَعَلَ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! میں نے خود پرظلم حرام تفہر؛ یا اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دے دیا ہی آپس میں ایک دوسرے پرظلم ندکرو۔

(صحیح مسلم، كمّاب البروالصلبة والاوب ، باب تحريم انظلم ، الحديث ٢٥٤٣ من ١١٢٩)

تاجدار یرست، شہنشاو نبوت سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم سے پیج کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں سے ورفش کائی سے بیج کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں سے ورفش کائی سے بیج کیونکہ اللہ غز وَجَلِّ بری با تیں اور بے شری کے کام کرنے والے کو بسند نبیں فرماتا اور بکل سے بیج کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کوآبادہ کی توانہوں نے ایک دوسرے کے خون بہائے اور حرام چیز دل کو طال جاتا۔

(الاحمان بترتيب محج ابن حبان ، كمّاب البّاريخ ، باب بدء أختل ، لحديث: ١٢١٥ ، ج ٨ م ٨ ٨ )

حضور نبی پاک، صاحب نولاک صلی الله تعالی علیه وآلدوسلم کا فرمان عالیثان ب خیانت سے پوکیونکہ مید بری خصلت ہے اورظلم سے بچو ---

### حدیث ۲: امتدتعی کی ظالم کو ڈھیل دیتا ہے، تکر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑ تانہیں ، اس کے بعد رہے آیت تلادت کی:

کونکہ ظلم قیامت کے ون تاریکیاں ہوں سے اور بکل ہے بچو کیونکہ بکل نے تم سے پہلے نوگوں کو ہلاک کردیا یہ ان تک کہ انہوں نے اوگوں کے خون بہائے اور ان کی حرام چیزوں کو حلال جانا۔ (انجم الاوسط الحدیث: ۲۲۹ می ۱۸۹)

#### ظلم قحط سالی کا سبب ہے:

سرکار نامد ر، مدسیئے کے تا جدار سلی انڈ تعالی علیہ و آلہ وسلم کا فرمان عالیٹان ہے آبس میں ایک دومرے پرظلم نہ کرد ورنہ تم دعا کرد مے تو تبول نہ ہوگی اور ہارش م گلو کے تو ہارش نہ دی جائے گی اور مدوطلب کرو مے تو مدد نہ کی جائے گی۔

( مجمع الزوائد، كماب الخلافة ، باب الزجر كن الفلكم ، الحديث: ٩١٩١، ج٥، هم ٢٢٣ م)

#### شفاعت ہے محروم لوگ:

الله غز وَجُلُّ کے پیارے حبیب صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کا فرمان عالیتان ہے میری امت میں دونتم کے دوگوں کومیری شفاعت نہ مہنچ گی (۱) .... بہت زیاوہ ظالم اور سخت دل حاکم اور (۲) .... وین میں حدے بڑھنے والا اور اس سے نگل جانے والا ہر فض ۔
گی (۱) ... بہت زیاوہ ظالم اور سخت دل حاکم اور (۲) .... وین میں حدے بڑھنے والا اور اس سے نگل جانے والا ہر فض ۔
(۱۹۲ مرائع میں اللہ م

#### حِداني كاسبِ

لورکے پیکر، تمام نبیوں کے نمڑ قرصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ارشاد فریایا کرتے ہے مسلمان کا بھائی ہے، نہ تواس پرظام کرتا ہے اور نہ
ای اس سے خیانت کرتا ہے۔ اور بیا بھی فرماتے اس ذات کی تشم جس کے قبضہ تقدوت میں میری جان ہے! ووقفی آپس میں محبت کرتے
دہتے ایس پھران میں سے کسی ایک کے کوئی ممناہ کرنے کے سبب ان کے درمیان جدائی ڈال دی جاتی ہے۔ انسند مذیام احمد بن صنبل، مند
عبداللہ بن عمر بین الخطاب، الحدیث ہے۔ 2000، ج ۲ میں ۲ میں ۳۲۸

سر کا یہ مکد کمرمہ بسر دارید بدید منور وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فریایا اللہ عَرُّ وَجَلَّ عَالَم بُودْ عَیْل ویتار بِن ہے جب بکرتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا پھرآ ہے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بیآ بیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ كَنْ لِكَ اَخُنُرَ بِكَ إِذَا آخَنَ الْقُرْى وَهِي ظَالِمَةً إِنَّ اَخْلَتُ الْيُمْ شَيِينًا (١٠٢) (ب١١، حود: ١٠٠١)

ترجمه کنز الایمان اور آیک بی بکڑے تیرے رب کی جب بستیول کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑوروناک کر کی ہے۔ (صبح البخاری، کتاب التغییر، سورة ہود، باب قولہ: وَ كَذَ لِكَ أَخَذُ دَ بَكَ. الله یث: ۲۸۲ ۴، م ۳۸۹)

دو جہاں کے تابخور، سلطان بحر و برصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے شیطان سرزمین عرب میں بتول کی ہوجا کئے جانے ہے ما بیس ہو چکا ہے مگر اس کے بدلے وہ تم ہے ان گنا ہول ہے ماضی ہوجائے گا جن کوتم حقیر بچھتے ہو حالا مکہ یہ تی ست کے دن ہدک کرنے والے ہوں گے ، حسب استطاعت ظلم ہے بچواس لے کہ بندہ قیامت کے دن نیکیاں لے کرآئے گا اور سجھے گا کہ یہ استخاص در دیرگ ، میں ۔ والے ہوں گے ، حسب استطاعت ظلم ہے بچواس لے کہ بندہ قیامت کے دن نیکیاں لے کرآئے گا اور سجھے گا کہ یہ استخاص در دیرگ ، میں ۔ والے ہوں گے ، حسب استطاعت میں حاضر ہو کر عرض کر ہے گا اے میرے دب بحق و فیل استرے بندے سنے مجھ پرظلم کیا۔ تیا ہے ، در مختص بارگاہے رہو ہیت میں حاضر ہو کر عرض کر ہے گا اے میرے دب بحق و فیل استرے بندے سنے مجھ پرظلم کیا۔ تیا ہے۔

### (وَ كَنْلِكَ آخُذُرَيِّكَ إِذَا آخَذَ الْقُرْى وَهِيَ ظَالِمَةً ) (2)

القد عَرُّ وَجُن (فرشنوں سے )اوشاوفر مائے گا اس (طالم) کی تیکیوں کو کم کردو پس اس طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ گن ہوں کے سبب اس کے پاس کوئی نیکی شدے گی۔اس کی مثال ان مسافروں کی سے جنہوں نے ایک بیابان ذمین پر پڑاؤ کیالیکن ان کے پاس لکڑیال نہ تعمیں ، پس وہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لئے بھمر کئے اور لکڑیاں اکٹھی کر بے آگ روشن کی اور پھر جو چاہا پکایا اور مخناہوں کامعامہ مجسی سی طرح ہے۔ (لکر ہول کے مشعے کی طرح ایک ایک کرے گناہون کا بھی اتبادلگ جاتا ہے)

(منداني يعلى الموسلي،مندعبدائله بن مسعود، الحديث: • • ۱۵، ج ۴ م مل ۳۸)

ر سیر ایک میں میں ایک اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیتان ہے جس نے عزت یاسی دوسری چیز میں اپنے بھائی پرظلم کیا ہووہ میڈ اُسٹِ عَبْیان ، رَخِمَةً لِلْعَلَم مِین اپنے بھائی پرظلم کیا ہووہ اس ونت سے پہلے آج بی معافی ما تک لے کہ جب دینار ہول سے نددرہم۔ اگر اس کے پاس اچھائمل ہوگا تو اس کے ظلم کے برابراس ے وو نے لیے جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تومظلوم کے گناہ اس کے کھاتے بیس ڈال دیے جا کیں گے۔

(ميح ابخاري وكتاب المنظالم، باب من كانت له مظمة ... الخ واحديث: ٩٧٩٩م ١٩٢)

مفکس کون ہے؟

فينهج النذ منين انض الغرينين صلى الدتوالي عليدة الدوسلم فصحاب كرام رضوان اللبه تعالى عليهم اجتعين عدر يافت فرما ياكياتم جاسنة مو كمنس كون ہے؟ انہوں نے عرض كى بم بي مفلس وہ ہے جس كے ياس ندورجم بواور ندى مال يو آپ ملى الند تعالى عليدوآلدوسلم ارشادفر ما یا میری است جس مفلس وہ ہے جو قیاست کے دن نماز ، روزے اور زکو ہے کر آئے گالیکن اُس نے اِس کو گالی دی ہوگی ، اُس پر تهمت نگائی جوگی واس کا بال کھایا ہوگا واس کا خون بیایا ہوگا اور اس کو مارا ہوگا و پس اس کوجھی اس کی شکیباں دی جا تھی گی اور اُس کو بھی اس کی نیکیاں دی جا میں گی ، پھر اگر حقوق ہورے ہونے ہے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو اُن کے گناہ اس پر ڈال دیئے جا کیں مے ، پھر ات (جنم كى) آف يس بينك ديا جائع كار الميح مسلم ، كماب البروالصلة والادب وبابتحريم الظلم ، الديث : ١٥٤٩ م ١١٢٩)

مظلوم کی بددعا:

الله عز ذخِلْ كَ مُحدِب، وانات عُمع ب منز وعن العُيوب ملى التدنعة في عليه وآله وسلم في جب حضرت سيّدُ نا معاذ رفسي الله "عالى عمرُه كو یمن کی طرف بھیج تو ارشاد فرمایا مظلوم کی بدوعاہے بچو کیونکداس کے اور اللہ عُزّ وَجَلْ کے ورمیان کو کی مجاب نہیں ہوتا۔

( تنجيح البخاري، كمّاب الزكاة ، باب اخذ الصدقة من الانتنياء وترو في الغ ، لحديث: ٩٧ مها بم ١١٨)

(2) تصحیح ابنی ری ، کتاب انتفسر ، باب (وکذلک اخذ ر بک . . . الخ )الحدیث : ۲۸۲ م، ن ۱۳ م ۲۴۲ م

ب المحود ۱۰۲.

حکیم الامت کے مدنی تھول

ا بہال قالم میں تمن احمال ہیں: یا اس سے مرادلوگوں کے مقوق مارنے والا ہے یا مرادمطلقا محنوکار یا کافر، پہیے معنی زیادہ قو کی ہیں۔ ہے

الیی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے۔ حدیث سا: جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق ہووہ آج اس سے معاف کرالے، اس سے پہلے کہ نہ اشر فی ہوگی نہ روپید بلکہ اس کے عمل صالح کو بفتر حق لے کر دومرے کو دیدیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہول گی تو دومرے کے گن ہ اس پر لا ددیے جائیں گے۔(3)

وہ بندہ خوش نصیب ہے جو پہلے گناہ پر بن پکڑا جائے ،وہ بہت ہی بدنصیب ہے جس کو گناہ پر نعتیں ملتی رہیں۔ گناہ پر ملدی پکڑ نذہونارب تعالٰی کا غضب ہے کہ انسان اس سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔

تومشومغرور برحكم خدا ويركيرد سخت كيرمرترا

۲ \_اس آیت کریمہ میں بسیبوں سے مزاد ان کفار کی بستیاں ہیں جن پرعذاب الی آیا کہ دہاں کے باشندوں کو اولا بہت ڈھیل دی منی ۔ پھر ہلاک کردیئے سکتے۔(مراق البناجے شرح مشکو قالمصابح ، ج ۲ جس ۹۳۵)

(3) منج ابغاري، كتاب المظالم، باب من كانت له مظلمة عند الرجل... إلخ والحديث: ٢٣٣٩، ج٢٠، ١٢٨.

#### حكيم الامت ك مدنى ب<u>حول</u>

ا یہی جس نے اپنے بی فی سلمان کی تاخی ہے آبروئی کی ہویا اس کا مال مارا ہویا تاخی دبایا ہویا کی اور طرح کا اس پر ظلم کی ہو۔

۲ یہی اپنی اور اس کی موت سے پہلے اس سے معافی لے لے ، آج سے مراد دنیا کے دن ہیں ۔ معافی ما تکنے کی چنرصور تی ہیں: (۱) قرض ہوتو دا کرد سے (۲) است مارا پیٹا ہوتو قصاص دید سے یا ان تمام سے معافی ما تک لے اور وہ بخوشی معافی کرد سے (۳) اگر قرض خواہ مرگما ہو تو اس کے وارثوں کو قرض اوا کرد سے (۳) اور اگر دارث معلوم نہ ہوں تو اسکے نام پر فیرات کرد سے (۵) مرحوم کے لیے ہمیشہ دی سے معفرت کرتا رہے ، اسے ثواب ایسال کرتا رہے گراس آخری صورت میں معافی کی امید ہے بیشین نیس ۔ بہتر کی ہے کہ خوداس سے معافی میں امید ہے بیشین نیس ۔ بہتر کی ہے کہ خوداس سے معافی میں امید ہے بیشین نیس ۔ بہتر کی ہے کہ خوداس سے معافی میں امید ہے بیشین نیس ۔ بہتر کی کا حق نہ مار سے مار سے بلکہ یہ کوشش کرے کہ کی کاحتی نہ مار ہے۔

سے اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔مطلب بیہ ہے کہ دنیا علی تو روبید بیبہ ٹرج کرے معافی ہوسکتی نے گر قیامت میں بیمورت امکن ہے، وہ ں نہوکس کے پاس مال ہوگا اور ند مال کے ذریعہ معافیاں حاصل ہوں گی۔

" \_ اور منطوم کے نامہ اندال میں لکھ دیئے جائیں ہے جیسے ظالم کے صدقات خیرات وغیرہ شائل ایں کہ تین پیر قریفے کے نوش مقروض کی ۔ سرت سو و و کنام اندال میں لکھ دیئے جائیں گی مقروش کی مقروش کی مقاریں بھی وہ جو با جماعت اوا کی ہوں۔ اگر قرض خواہ کا فریئے تو اس کا عذاب بلکا کرویا جائے گا یا اس کے گناہ اس ظالم پر ڈال دیئے جائمیں گے۔ جائے گا یا اس کے گناہ اس ظالم پر ڈال دیئے جائمیں گے۔

٧ \_ يا تواس طرح كد مظلوم كے كناه جسماني شكل ميں ہول اور ظالم پر لاد ديئے جاويں يا ان كتابوں كے يوش ظالم كوسزا دے دى --

حدیث ۳ : معیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ ٹوگوں نے عرض کی، ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس رو پیہ ہے نہ متاع ۔ فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، ذکا ۃ لے کرآئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی وی ہے، کسی کو مارا ہے۔ ہندا اس کی گا کہ کسی کو گالی وی ہے، کسی کو مارا ہے۔ ہندا اس کی شکیاں اس کو دے دی جا بحس گی اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی خطا تیں اس پر ڈال دی جا بھی گی اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی خطا تیں اس پر ڈال دیا جائے گا۔ (4)

(4) معيم مسلم الآب البروالصلة ... والخ الب تحريم القلم الحديث: ٥٩ ـ (٢٥٨١) إص ١٣٩٣.

حکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ يهان مفلس م مراد كائل بورا بورا فريب ب ياده جو بظاهر في معلوم موتا موحر حقيقتا مفلس جد-

س یعن ہم لوگ اپنے محاورہ و اصطلاح بین مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس مال ندہو۔ بہر مال حضور معی اللہ عبید دسلم کا سوار حقیقت پر بنی ہے محابہ کرام کا جواب عرف پر ہے۔

سے بعنی نیک اٹھال سے بھر پور آئے مالی بدنی ہر طرح کی نیکیاں اس کے پاس ہوں۔ نیال رہے کہ دنیا کی تو تھری مال سے ہے آخرت کی تو تھری اٹل لے۔ مرقات نے فرمایا کہ بہاں اٹھال سے مراد مقبول نیکیاں ہیں جوشر عا درست ہوں ادر عنداللہ قبوں ہوں۔

سے خیال رہے کہ تفوی کے دوباز وہیں: ایک بلکہ پہلا باز وہ ہمری چیزوں خصوصالوگوں کی حق تلفی سے بچا، دومرا باز وہ نیک انمال
کرنا۔ یہ نی ہے ادر انتہات کا مجموعہ تفوی ہے۔ اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ گنبگار بھی حضور کا اس ہے کہ اسے حضور سلی النہ علیہ وسلم نے
اس فر ، یا۔ دومر ۔۔۔ یہ کہ گنبگاروں کی تیکیاں بھی تبول ہوسکتی ہیں ، ہال نیکیوں کا بقائی سے ہے کہ اس نے کس کے حق نہ ، رے ہوں۔
م اس طرح کہ اس خالم کی بچھ نیکیاں قرض خواہ لے ایس بچھ دومرے مظلوم لوگ میدلائے سب بچھ محر بچے ہے ہوئیں۔

۲ \_ تفسیر ردح البیان نے ایک جگرفر مایا کراللہ تعالٰی اپنے فعل وکرم سے نیکیوں میں اضافہ فرما تا ہے کہ ایک کا تواب دی ہے لے کرس ت سوتک بعض کا اس ہے بھی زیادہ۔ یہ چھین لیا جانا اس زیادتی میں ہوگا اصل ایک نیکی بھی نہ چھنے گی، ہونمی روز و قرض دارکونہ دیا جاوے گا کہ فرما یا جادے گا انسوم کی واٹا ڈجڑ کی بدروز و میرا ہے اور میں بی اس کا موض ہول۔ ساست دین ۵: اِمعہ نہ بنو کہ ہیہ سینے لگو کہ لوگ اگر ہارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں مے اور اگر مدیث ۵: اِمعہ نہ بنو کہ ہیہ سینے لگو کہ لوگ اگر ہارے ساتھ احسان کریں گئے ہم بھی احسان کرواور ہم پرظم کریں گئے تو ہم بھی ان پرظم کریں گے، بلکہ اپنے نفس کو اس پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرواور گان نہیں میں تاقی میں جہ ہیں۔

اگر برائی کریں توتم ظلم نہ کرو۔ (5) صدیث ۲: جوشخص اللہ (عزوجل) کی خوشنو دی کا طالب ہولوگوں کی ناراضی کے ساتھ لیعنی اللہ (عزوجل) راضی ہو، چاہے لوگ ناراض ہوں ہوا کریں اس کی کوئی پروا نہ کرے، اللہ تعالٰی لوگوں کے شرسے اس کی کفایت کریگا اور جو شخص لوگوں کوخوش رکھنا چاہے اللہ (عزوجل) کی ناراضی کے ساتھ ، اللہ تعالٰی اس کوآ دمیوں کے سپر دکر دے گا۔ (6) حدیث ہے: سب سے بُرا تیامت کے دن وہ بندہ ہے، جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد

ے اس سے معلوم ہوا کہ حقوق انعباد میں شفاعت ندہوگی جب تک کے صاحب حق معاف ند کردے۔ (مرقات)

۸ یقیہ قرضوں کے عوض ۔ اس ہے معلوم ہوا کہ قرض بلکہ سارے حقوق العباد کی شدمعانی ہے نہ شفاعت، بغیر صاحب می ہے معاف کے اللہ معاف کے اللہ معالی کے اللہ معاف کے بلکہ وہ جانے پر قتم ہوجاتی ہے، یہ مفلس وہ ہے جو مرے بعد بھی فتم نہیں ہوتی ۔ ابھی عرض کیا گیا کہ اصل ختوق کو نہ دی جانے گی بلکہ وہ نہاں جورب کے نصل سے ملی ہیں، دوزہ کی اصل کمی کو نہ دی جاد ہے نہ زیادتی ، اللہ حقوق کے گناہ ظالم پر ڈالنا عین عدل ہے، دنیا میں مقروض کا مکان ، سمان اہل حقوق کو وہ ہے وہ بی وہاں آگر ایسا ہوتو مضا کقہ نہیں۔ خیال رہے کہ یہاں سیکات سے مراد برے مقارض کا مکان ، سمان اہلی حقوق کو وہ ہی صغیرہ لہذا آگر کمی مسلمان پر کافر کا قرض رہ گیا تو اس کا کفریا زنا، چوری وغیرہ اس پر نہ ڈالی جادے گی۔ (مرا قالمن جی شرح مشان قالمسانج می ایس ۱۹۸۸)

(5) سنن انتر مذي ، كتاب سروالصلة ، باب ماجاء في الاحسان والعفوء الحديث: ٢٠١٨م، ج٣٠م، ٥٠٠م. كاب على ٥٠٠م. كيم ا حكيم ارمت كے مدتی چول

ا المعدالف کے کسرہ میم کے شدسے ہے۔ امد دہ فض ہے جس کی خود اپنی رائے بکی نہ ہو، جو دوسروں کو کرتے ویکھے خود بھی کرنے گے بینی دوسروں کا مقلد (ت) مبلغہ کی ہے تا نیٹ کی نہیں اس لیے امد گورت پر نہیں اولا جا تا سرد کو کہا جا تا ہے۔ (افیدہ اسلموات)

میں دوسروں کا مقلد (ت) مبلغہ کی ہے تا نیٹ کی نہیں اس لیے امد گورت پر نہیں یہ تو اچھا ہے، ہاں ظلم کے کوش غالم پر ظلم کر تا براہے مثان چور کے گھر میں اس کا باس نجر المین ، جو زید کی بھی سے زنا کرے تو زید اس زنا کی بیوی سے زنا کرے بیرام ہے۔ چور کے ہاتھ کا نما، زائی کو بیور کے گھر سے اس کا باس نجر المین ، جو زید کی بیوی سے زنا کرے تو زید اس زنا کو رہے کہ اور پر بھی جن اس کے بید اس استان ور کے بید اس استان ور کے بید اس کو سالم کر خاص کو تا کر ہے جاد کی اس نے جاد میں یہ کہ کو کر اس کو تا کو کہ خاص کو تا کہ ہے جاد میں یا گھر کو کر کا حرا میں کو کو کہ خاص کو تا کو کہ جاد کی بھی کر دیا جاد کی کو گھر ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ، جاد ہی میں اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ، جاد ہی میں استان استر مذکی کی تا ہے اور جاد کی بھی کا کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ، جاد ہی المی بیج کے کہ کہ کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ، جاد ہی المالم برجمی ظلم کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ہیں المرد کی بیا تھا کہ برجمی ظلم کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ہیں المرد کی بیا تھا کہ برجمی ظلم کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی شرح مشکو ق المعہ بیج ہیں المرد کی بیان استرکا ہی بیک کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی ہی کرتا جوام ہے کہ بیک ہیں کہ بیک کرتا جوام ہے کہ بیک کرتا جوام ہے اس کی بھی کو ہے۔ (مراۃ المرنا جی ہی کرتا ہو کرت

کردی۔(7)

حدیث ۸: مظلوم کی بدرعا سے نئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مائلے گا اور کسی حق والے کے حق ہے اللہ (عزوجل) منع نہیں کر یگا۔(8)

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا معاویہ سے مراد حضرت امیر معاویہ بن سفیان جیل رضی الله عنها، آپ خود اور آپ کے والد دونوں مشہور صحابی ہیں، شاید آپ نے یہ دط اپنی حکومت کے زمانہ میں اینے وار الخلافہ دمشق سے ام المؤمنین کی خدمت میں لکھا۔

۲ \_ یعنی جامعد نصیحت فرمادیں کیونکد آپ اہل بیت نبوت سے ہیں کلمات جامعہ آپ کے ہاں کی خصوصیت ہے جھے بھی اس سے حصہ دیں۔ سے بینی جومسلمان املد کی رضا کے لیے اوگوں کی ناراضکی کی پرواہ نہ کر ہے تو اگر چہلوگ اس سے ناراض ہوجادیں تکر ان شواللہ اس کا پہلے ضد بھا ڈسکیس سے ،اللہ تعافی اے لوگوں کے شرے بچائے گا، پیل بہت ہی مجرب ہے جس کا اب مجی تجربہ ہور ہا ہے۔

س ینی ایک کام سے لوگ تو توش ہوتے ہوں مگر وہ شرعا حرام ہو، بیٹن لوگوں کی خوشنودی کے لیے وہ کام کرے اللہ نتعالٰی کی ناراضی کی پرواہ نہ کرے وہ انہیں لوگوں کے ہاتھوں ڈلیل وخوار ہوگا جن کی خوشنودی کے لیے اس نے بیتر کست کی۔

ے ہے ہو وہی ہوگ اس خوشامدی آ دمی کو ہلاک یا ذکیل وخوار کردیں سے جنہیں خوش کرنے کو اس نے اپنے رب کو نا راض کرلیالبذا سب کو راضی کرنے سے نیے رب کو نا راض نہ کرو،کسی کی خوشنو دی کے لیے گناہ یا کفریا شرک نہ کرو۔

٢\_اس سے معلوم ہوا كرسنت بير ہے كہ خط كے اول وآخر بيس سلام لكھا جادے درميان بيس معمون كو، جناب ام المؤمنين نے يہال ايسا ہى كيا۔ (مراق المناجح شرح مشكوٰ ق المصابح ، ج٢ يص ١٥٩)

(7) سنن ذبن ماجه، كمّاب الدعاء باب إذا إلتي المسلمان بسيغهما، الحديث: ٣٩٦٧، جه، ص ٣٩٩٠.

#### . عليم الامت كے مدنی چول

ا بیال طرح کددومرے کو ناجائز طریقہ سے دنیا کما کردے ، ونیاال کی بڑھائے آخرت ابنی برباوکرے جیسا کہ نا کم حکام رعایہ پرظلم کر سے ناجائز ذریعوں سے بادشاہ کے خزانے بھرتے ہیں یا اس طرح کہ کسی ونیادار کی ناجائز تعظیم و تو قیر کر کے خود مجنہگار ہوا کرے جیسہ کہ خوشالدی لوگوں کا طریقہ ہے۔(مراة المنائج شرح مشکلوة المصافیح ،ج۲ ہم ۹۵۳)

(8) شعب الديمان، باب في طاعة اولى الامر فصل في ذكر ماورو من التشديد في أنظلم ، الحديث: ٢٣ ٢٣ ٢٠، ج٢ بم ٩٠٠.

#### حکیم الامت کے مدنی مچھول

مظلوم کافر ہو یا مسلمان قائل ہو یا پر ہیز گار، بددعا خواہ زبان سے ہو یا دل سے خواہ آ تھوں کے آنسوؤل سے ہومبر کا تھونٹ لی جانے سے ان سب سے ہی بچو۔ سے ان سب سے ہی بچو۔

م لینی مضوم جورب سے فریاد کرتا ہے تو اپناحق مانگا ہے۔رب تعالٰی کے ہال ظلم نہیں وہ عادل باد شاہ ہے ہرحق وہ لے کواس کا سے

多多多多多

حق دلوا تا ہے خواہ جلدی یا دیر ہے،ودمرے کا حق سخت ہڈی ہے کہ اگر نگل کی جاوے تو پیٹ پی ڈؤالتی ہے۔ شخ سعدی رحمة ،نقد مدیہ فرماتے بیں شعر

مزد بردن استخوان درشت کے استخوان درشت کے سے دعائی اس لیے تبول نہیں ہوتی کہ ہم نے لوگوں کے تن ہرے یا دہائے ہوئے ہیں س بہت دفعہ جاری دعائیں یا بزرگوں کی جارے لیے دعائی اس لیے تبول نہیں ہوتی کہ ہم نے لوگوں کے تن ہرے یا دہائے ہوئے ہیں س کی میدد مدیمیں پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔(مراة المنائج شرح مشکلوة المصافح ،ج1 یص ۹۵۵)

# غضهاور تكبركا بيان

صدیث ا: ایک شخص نے عرض کی ، مجھے وصیت سیجیے۔ فرمایا: غصہ نہ کرو۔ اس نے بار بار وہی سوال کیو ، جواب یہی مل كەغىسەنەكروبە(1)

حدیث ۲: قوی وہ نیس جو پہلوان ہو دوسرنے کو پچھاڑ دے، بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اسپے کو قابو میں (2)\_6

صدیث سا: اللدتغالی کی خوشنوری کے لیے بندہ نے غصر کا گھونٹ بیا ، اس سے بڑھ کر الله (عزوجل) کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔(3)

صدیث ۳: قرآن مجید کی آیت ہے:

(1) منتج الخاري، كمّاب الادب، بإب الحذر من الغضب، الحديث: ١١١٢، ج٣، ص ١١١١.

#### تحکیم الامت کے مدنی محدول

ا \_ شايد بيرساك علمه بهت كرتا بوگا حضور ملى الله عليه وسلم تكيم مطلق بين برخض كووه عى دوا بتاتے بين جواس كے مائق بين \_ نفسانی عضب و غصر شیطانی اثر ہے اس میں انسان عقل کموجیٹن ہے،خصری حالت میں اس سے باطل کام و کلام سرزو ہونے سکتے ہیں رخصد کا عداج اعوذ بالله پڑھنا ہے یا وضو کر لیمنا یا بید تنیال کر لیمنا کہ اللہ تعالی مجھے پر قاور ہے۔رحمانی عصب عباوت ہے فریحنے مؤس کی اِی قور بقطسی آبات یا جيه "غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ" - (مراة المناجِع شرح مثلوة المماجع من ١٠٥)

(2) الرفع لمايق، الحديث: ١١١٣، جهيم، ١٣٠.

#### حكيم الامت كمدني بجول

ا \_ كيونكه ريد جسماني ببهلواني فاني ہے اس كا اعتبار تبيس دو دن كے بخار ميں بهلواني فتم ہوجاتي ہے۔

٣ \_ كيونك ضعه نفس كي طرف سے موتاب اورنفس مارا بدترين وشمن ب،اس كا مقابله كرنا،اسے يجيا أو ينابرى بهاورى كا كام ب، نيزنفس ، توت روحانی سے مغوب ہوتا ہے اور آ دی قوت جسمانی سے بھیاڑا جاتا ہے، قوت روحانی توت جسمانی سے اعلی وافضل ہے ہذا اسے نفس يرقابو پانے وال برابهادر پہلوان ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المسائع مع ٢٩٥)

(3) ، اسندند ، م أحد بن طبل ، مندعيد الله بن عمر بن الخطاب ، الحديث: ١١٢٢، ٣٦،٩ ٨٨٠.

(ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ ٱلْحَسِّنُ فَإِذَا الَّلِي ثَبِيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَلَا وَقَا كَانَهُ وَلِنَّ تَحِيْمُ (٢٣)) (4) (ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ ٱلْحَسِنُ فَإِذَا الَّلِي ثُبِيرَ وَهُ فَعَلَى مَتِهِم مِن اور اس مِن عراوت ہے، ایسا ہوجائے گا کو یا وہ خاص اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر دہ فض کہ تجھ میں اور اس میں عراوت ہے، ایسا ہوجائے گا کو یا وہ خاص

روست ہے۔ اس کی تغییر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تغالی عنہما قرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرے اور دوسرااس کے ساتھ برائی کرے تو بیہ معاف کر دے، جب ایسا کریں گے اللہ (عزوجل)ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کا ڈنمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے۔ (5)

صدیث ۵: غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے، جس طرح ابلواشہد کوخراب کر دیتا ہے۔ (6)

میم ارمت کے مدنی پھول

ا یعنی جوشن مجبوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی رضا جو تی کے لیے اپنا غصہ فی لے اور قادر ہونے کے باد جود غصہ جوری نہ کرے وہ ا اللہ کے نز دیک بڑے درجے والا ہے۔ خصہ بیٹا ہے تو کڑوا تکراس کا کھل بہت میٹھا ہے۔ خصہ کو تھونٹ فرما یا کیونکہ جسے کڑ دی چیز بمشکل تمام سکونٹ کھونٹ کرکے ٹی جاتی ہے ایسے ہی خصہ بینا مشکل ہے۔ (مراۃ الساجے شرح مشکلوۃ المصابع ،ج میں کے ۹۳)

(4) پسراجم السجدة ١٩٣٠.

(5) .لدرالمنكور في تفسير الما توروج عيص ٢٥٠٠

مكيم المامت كيدني پھول

ا ین اس آیت کریمہ میں احسن سے مراد صبر کرنا جالہ لینے سے اچھا ہے اس لیے اسے احسن فر ، یا گیا ، نیز لوگوں کی برائی
کو معاف کر دین سزا دینے سے افضل ہے اس لیے اسے بھی احسن کہا گیا گریہ اچھائی اپنے ذاتی معاملات کے تعاق ہے۔ دیل تو می کئی جرم
کرنے والوں کو ہرگز معافی خدد کی جاوے ، انہیں ضرور سزادی جائے لہذا سے صدیث اس صدیث کے خلاف نہیں کہ حضور ، نور نے چورکو معاف
خدری ہے۔

۲ یعنی ایس مدنی سے اللہ تعالٰی اسے اس کے احباب کولوگول کے شرسے بچائے گا اور اس کی عزت بڑھائے گا۔ دیکھ ہو یوسف عدید السلام نے اپنے مجرم بھ ئیوں کو مضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مجرموں کو معافیاں دیں تو اب تک اس کی دھوم کچی ہوئی ہے اور وہ ہوگ ان کے تا بعد اربن گئے ، وفل تی مدنی اعلیٰ چیز ہے مجبوری کی معافی بری ہے۔ (مراق المناجی شرح مشکل ق المصابح ، ج۲، ص ۱۳۸)

(6) شعب الإيمان، باب في حسن الخلق فصل في ترك الغضب ، الحديث: ١٣٩٣، خ ٢٩٣، خ ١٣٠٠،

#### حکیم امامت کے مدنی پھول

ا \_ آپ کا نام ہنرا بن عکیم ابن معادیہ تثیری ہے، آپ تا بنی میں، تُقد ہیں۔

۲\_ خصد اکثر کمال بیان کو بگاڑ و بتا ہے گر کبھی اصل ایمان کا ای خاتمہ کردیتا ہے لہذا بیفرمان عالی نہایت درست ہے اس میں سے

#### حدیث ۲؛ حضرت موکی علیدالسلام نے عرض کی ، اے رب اکون بندہ تیرے نزد بک عزت والا ہے؟ فر، یا: دہ جو باوجود قدرت معاف کردے۔(7)

وولول احمال ہیں۔

سل اینواایک کروے ورفت کا جما ہوا تا ہے ، یفت کروا ہوتا ہے ، اگر شہد بیل ال جادے تو تیز مٹھاس اور تیز کروا ہٹ ل کر بیا برترین مزو پیدا ہوتا ہے کداک کا چکھنا مشکل ہوجا تا ہے ، نیز بیدولول ال کر سخت نقصان وہ ہوجائے ہیں ، اکیلا شہد بھی مغید ہے اور اکیلا ایلو بھی فائدہ مند محرال کر پچھ مغیر نیس بلکہ معتر ہے جیسے شہدو تھی ملاکر کھانے سے برص کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ، بول ہی چھلی اور دودہ ، بینی مؤمن کو تا ج نز خصہ بڑے جائے تو اس کا ایمان بر باد ہوجائے کا اندیشہ ہے یا کمال ایمان جا تار ہتا ہے۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المعانع منه ٢٠٠٩)

(7) المرجع انسابق والحديث: ٨٣٢٧، ج٢، ص١٩٩.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہو تدرت پا گربخش دے وہ سنیت البیہ پر عمل کرتا ہے، اللہ اتوائی قادر ہے گر خفور رحیم ہے، ہمار ہے گزاہ بخشا رہتا ہے اور بخشے گا۔ نیمیاں رہے کہ گناہ قابل بخشش این نہ کہ فداری کہ فداری قابل بخشش نہیں اس لیے رہ تعالٰی انہیں نہ پخشے گا جو کفر پر مرجا کیں، یوں ہی ہم اپنے مجرموں کو ضرور بخشیں گر دین برتو م، ملک کے دعمن کو ہرگز نہ بخشیں۔ (مراۃ المناجے شرح مشکلوۃ المصابح ، ج۲ ہمی اسم

#### غصه پینے اور عفوو درگز ر کے نضائل

(۱) الله عزوجل كا فرمانِ عاليشان هے:

وَالْكَظِيئِنَ الْغَيْظُ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُعِبُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿134﴾

تم جمهُ كنزال يمان: ادر خصه چيخ والے ادر لوگوں ہے در گذر كرنے والے اور نيك لوگ الله كے مجبوب بيں۔ (ب4، آل عمران: 134)

(2) خُذِ الْعَفْوَ وَأَمُرُ بِالْعُرْفِ وَآعُرِ ضَعَنِ الْجِهِلِيْنَ ﴿199﴾

ترجمهٔ کنز لایمان: است محبوب معاف کرنا اختیار کرواور بعلائی کا تھم دواور جاالوں سے مند پھیرلو۔ (پ9، الدعراف: 199)

(3) وَلَا نَسْتُوى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّنَةُ إِذْفَعُ بِالَّيِّ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّيْنِيِّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَلَاوَةٌ كَانَهُ وَإِنَّ جَمِيْمٌ ﴿34﴾ وَمَا يُلَقْ مَهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبُرُوْا وَمَا يُلَقَّمَهَا إِلَّا ذُوْ حَقِلَ عَظِيْمٍ ﴿35﴾

ترجمة كنزامايهان :اوريكى اور بدى برابرنه بوجاكي كى اے سننے والے برائى كو بھلائى سے نال جمعى وہ كه تجھ بى اوراس بىل و جمئى تھى بىنا بوجائے كا جب كه كبرا دوست اور بيدولت نبيل ملتى محرصابرول كواورائي بىل پاتا محر بڑے نصيب والا۔ (پ24جم اسجدة:34\_36) (4) وَلَهَنْ صَبْرٌ وَغَفَرٌ إِنَّ ذَٰلِكَ لَهِنْ عَزْمِر الْأَمُورِ ﴿43﴾

ترجمة كنزاء يمان: اورب شك جس في مركيا اور بخش وياتوية ضرور جمت كام إلى - (ب25 والثوري: 43)

ر المستخصر المن زبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ (عزوجل) اس کی پردہ پوٹی فرمائے گا اور جواپنے غصہ کورو کے حدیث کے: جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ (عزوجل) اس کے عذر کر ریگا، اللہ (عزوجل) اس سے روک دیے گا اور جو اللہ (عزوجل) سے عذر کر ریگا، اللہ (عزوجل) اس سے روک دیے گا اور جو اللہ (عزوجل) سے دن اللہ تعالٰی اپنا عذاب اس سے روک دیے گا اور جو اللہ (عزوجل) سے عذر کو تبول فرمائے گا۔ (8)

ے عدر ویوں مرماے ۵-ر۵) حدیث ۸: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پائی ہی سے بجھائی جاتی ہے، انہذا جب کسی کوغصہ آجائے تو وضوکر لے۔(9)

(5) فَاصْفَحِ الصَّفْحُ الْجَبِيْلَ ﴿85﴾

ر جريه كنزال يمان: توتم المجي طرح در كزر كرو\_ (ب14، المجر:85)

(6) وَلُيَعْفُوا وَلُيَصْفَحُوا آلَا تُحِبُّونَ آنْ يَّغَفِرَ اللهُ لَكُمُ

ترجمه كنزال يمان: اور چاہے كدمعاف كري اور در كزركري كياتم اے دوست نبي ركھتے كدائلة تمبارى بخشش كرے۔

(پ18،النور:22)

(7)وَاخْفِضْ جَنَاعَكَ لِلْبُؤُمِنِيْنَ ﴿88﴾

ترجمه كنزالا يمان: اورمسلمانون كواسية رحمت ك يرون مي كلوم (ب24 والحجر:88)

(8) شعب الا يمان ، باب في حسن أفلق ، فصل في ترك الغفب ، الحديث : ١١٦٨، ٢٢، ٩٥٨.

کیم الامت کے مدنی پھول

ا \_اس فرمان كے دوم مطلب ہوسكتے ہيں: ایک بید كہ جوایٹ زبان ہے لوگوں كے عيوب بيان نہ كرے اورول كے عيوب جھيا و سے تو اللہ لا اللہ اللہ كاروں كے عيوب جھيا و سے تو اللہ لا كاروں كے عيوب و ہنرزبان سے تعالى ،س كے عيوب جھيے رہيں محے ،عيب و ہنرزبان سے اللہ فاموش رہے تو اس كے عيوب جھيے رہيں محے ،عيب و ہنرزبان سے اللہ فعام ہوتے ہيں۔ شعر

عيب ومنرش نبغته باشد

تامرويخن ندكفته باشد

٢ \_ يعنى إس برغضب ندفر مائ كاحبر باعمل ويسابدله-

سے اس فرمان عالی کے : دمطلب ہو سکتے ہیں: ایک میر کہ جواللہ کے لیے دوسرے مجرموں کے عذر قبول کرکے انہیں معافی وے وے گا رب تعالی اس کی تو بہ قبول فرمائے گا اس کومعافی دے گا۔ دوسرے میر کہ بڑے سے بڑا مجرم اگر تو بہ کرسے تو بخش دیاجا وے گا۔ (مراقالمتانی شرح مشکوٰ قالصانی ، ج۲ ہم ۹۳۲)

(9) سنن أبي داود، كرّ ب الارب، باب ما يقال عند العضب الحديث: ٨٣٤ ٢٥٠ ح ١٩٠٠ من ٢٢٥٠.

حکیم الامت کے مدنی مجول

ا سينهال خصه سے مراد شيطاني نفساني غصه ہے، ايماني رحماني غصه مراد نبيل يسلمان غازي كو كافروں پر جو غصه آوے دہ غصه سے

صديث 9: جب كسى كوغميه آئے اور وہ كھڑا ہوتو بيٹھ جائے ، اگر غميہ چلا جائے تبہا در نہ ليٺ جائے۔ (10) حدیث ۱۰؛ بعض لوگوں کو غصہ جلد آجا تا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے، ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے بہال بھی ایک کے بدلے میں دوسراہے لیتی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری اولا بدلا ہو کیا اور تم میں بہتر وہ بین کہ دیر میں انھیں عصر آئے اور جلد جلا جائے اور بدتر وہ بیں جنھیں جلد آئے اور دیر میں جائے۔غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے، دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رکیس بھول جاتی ہیں اور آ تکھیں • جائے۔غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے، دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رکیس بھول جاتی ہیں اور آ تکھیں مرخ ہوجاتی ہیں جو مخص عصر محسوں کرے لیٹ جائے اور زمین سے چیٹ جائے۔(11)

حدیث اا: میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دول، وہ ضعیف ہیں جن کولوگ ضعیف وحقیر جانتے ہیں۔ (حمر ہے میہ

عبادت ہے جس پر تواب ہے محرا کشر شیطانی اور رضانی عصر میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے، ہم خلطی سے شیطانی عصر کورج فی سجھ لیتے ہیں۔ ٣\_ شيطان كى بيدائش كم معلق قرآن كريم مين خود اس مردود كا قول موجود ب " خَلَقْتَنيْ مِنْ كَآرٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِلْمُنِ" - س آيت و حدیث ہے معلوم ہوا کہ ابلیں جن ہے فرشتہ نہیں کہ فرشتوں کی پیدائش نور سے ہے ابلیس کی خلقت میں آئے کا غلبہ ہے جیسے انسان کی خلقت میں مٹی خاک کا غلبہ ہے اس لیے اسے ناری نہیں خاک کہا جاتا ہے۔

س نین جیے سی آگ سی پانی سے بجمائی جاتی ہے ایسے ہی باطنی آگ باطنی پانی سے بجمائی جاوے۔وضورولوں سے مرکب ہے کہ اس میں میں بانی کا استعمال ہے؛ وربیجسم ودل اور روح کی باک کا ذریعہ ہے اس لیے عصر کی آگ وضوے بجھتی ہے یہ ماہ نبوی طب کانسخد بحرب ہےجس سے بونانی طبیب بے خربیں۔شعر

چند خوانی عکمت بونانیال راجم بخوال

حضورانورسل الله عليه وسلم في خصر كاورجى علاج بيان قرمائ بين مثلًا لاحول شريف يراحمنا ،اعوذ بالله يراحنا ،مثلًا قرآن كريم فرما تا ب: "وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْظِنِ نَوْعٌ فَاسْتَعِلْ بِأَلله" يعنى جب تهبيل شيطان كا الرّبينية تو اعوذ بالله برهو بدعسر بحى شيطالى الر ہے۔ بدبہرحان ماحول اور اعوذ تولی علائ ہے اور وضوعملی علائ ہے، شھنٹرا یانی لی لینامجی خصد کا علاج ہے۔ (مرقات واشعة اللمعات) (مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٢ بم ٩٣٣)

(10) المسندللا ما مو بن طبل و حديث أي و رالففاري والحديث: ٢٠٠١م. ٨٥ ميم ١٠٨٠٨.

#### تحکیم الد مت کے مرفی پھول

ا بیغصہ کا دوسراعملی عداج ہے بعن اپنا حال بدل دینا کہ کھڑا ہوتو بیٹہ جادے ،اگر اس سے بھی غصہ نہ جاوے تو نیٹ جائے ان شا ماللہ تحای غصه جاتا رہے گا۔ بیٹ جانے میں اپنے کومٹی میں ملا دیناہے مٹی میں تواضع ہے ان شاءاللہ تعانی عجز وانکسار آجادے گا، نیز کھڑ: " دمی جلسہ کچھ حرکت کرگزرتا ہے بعیثا ہوا یا لیٹا ہوا اس قدرجلدی کوئی حرکت غیرنہیں کرسکتا۔ (مراۃ الناجے شرح مشکوۃ المصابح، ج۲،ص ۵۳)

(11) مثكاة المصانح كتاب الآداب، باب الامر بالمعروف، الحديث: ١٠٥هم، جهام ١٠٠٠.

ک )اگر امقد(عز وجل) پرفتهم کھا بیٹھے تو اللہ(عز وجل)اس کوسچا کردےادر کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت کو تخت نو تكبركرنے والے بيں۔(12)

#### تھیم الامت کے مدنی پھول

سے سریع اللی جس کا غصہ جلدی اثر جائے۔

س بطئی التی جس کا غیسہ دیر ہے اتر ہے، بطوء <del>تا خیر کو کہتے ہیں۔</del>

۵\_اوداج ودئ كى جمع بركيس انتفاخ محولنا-

٢ \_ حيطان حائطه كى جمع ديواري باغ كوبيى حائط مجتب بين اس طويل حديث بين كئ سائل بيان بوس بين جن كي تفصيل يول ہے۔(۱) رسول اکرم صلّی الله علیه وسلم نے اسپتے تحطب میں قیامت تک چیش آنے والے مسائل سے متعلق تھمل احکام ڈکر فرمائے جو آپ کا مجزہ ہے ورندا سے مخضرونت میں اور پھرستقبل کے واقعات کا بیان ممکن نہیں ۔ (۲) دنیا میٹھی اور مرمبز ہے ہر مخض اسے حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن پر درکھنا جا ہے کہ بیرایک آز ماکش ہوتی ہے کہ آیا دولت واقتدار حاصل ہونے کے بعد انسان احکام ضداوندی ہے روگروانی کرتا ہے یا ان کی تعمیل لبذا اس آ زماکش میں نا کامی کے توف ہے کوشش کی جائے کہ دنیا اور عورتوں کے فنتوں سے دور رہیں۔(۳) دنیا میں جو بھی شخص دھوکہ بازی اور نسیانت کرے گا قیامت کے دن سب کے سامنے ذلیل ورسوا ہوگا، تھرانوں اور بڑے بڑے افسروں کو خاص طور پر اس بات کا خیاں رکھنا چاہیے۔ (م)کلمون کہنے میں کسی کا خوف آڑے نیس آنا چاہیے ورند معاشرتی نظام تہاہ و برباد موجائے گا۔(۵) فاتے کے بارے ہیں فکر مندر ہنا چاہیے اور ہرونت حسن خاتمہ کی دعا ماتکتے رہنا چاہیے۔(۲) دنیا میں وہی انسان سب سے امچما ے جس کو غصہ دیر ہے آئے اور جلد چلا جائے اور ووقعس سب سے براہے جسے جلدی غصر آئے اور ویر سے جائے۔(2) غصے سے اجتناب كرنا ہے ہے كيونكديد يك البي آگ ہے جوسب يجھ جلاكر راكھ كروے گی۔(٨) قرض كے سلسلے ميں سركار دو عالم صلى انتدعليدوسلم نے اس شخص کوسب ہے ۔ چھا قرار دیا جوقرض دے تو اچھی طرح واپس ماسکے اور قرض لے تو اچھے طریقے ہے ادا کرے ، جب کہ وہ فض جوطسب میں بدکل کی کامظاہرہ کرے اور کی کا قرض دیٹا ہوتو اجھے طریقے سے اداند کرے وہ سب سے برا آ دمی ہے۔

(٩) نبی، کرم صلی الله علیه وسلم نے عمل کی ترغیب دیتے ہوئے فرما یا جس طرح اب سورج کے غروب ہونے میں تھوڑا سروت باقی ہے اس طرح تیامت بھی؛ علی قریب ہے لبذا اس کے لیے تیار رہنا جاہے۔ (مراۃ المنائج شرح مشکوۃ المصائح، ج٧، ص٧٢٩)

(12) سيح ابخاري، كرّب النسير، باب (عُتُلِ بِيُعُلَّ ذَلِكَ زَنِيْمٍ)، الحديث: ١٩٨٨، ج٣٩، ١٣٧٣.

حكيم الامت كيدني كيول

ا \_ يهار ضعيف كيمعتى ميه بين كداس مين تكبر جرظلم نه جوء ميه مطلب نبيس كداس بين طاقت وقوت نه هو،الند تعالى كوڤوى اور طاقتورمسلمان پند ہیں اینی اس میں طافت تو ہو گروہ این طافت مسلمانوں پر استعال نہ کرے اور متضعف کے معنی ریہ ہیں کہ مسمانوں کواس پر امن ہو کہ یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچ تاءاس کے نثر ہے مسلمان اپنے کو محقوظ سمجھیں ، بیہ مطلب نہیں کہ مسلمان اسے ذکیل و خوار سمجھیں بمسلمان ۔۔۔

صدیث ۱۱: جس کسی کے ول میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے ول میں رائی برابر سکم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے ول میں رائی برابر سکم ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (13) ووٹون جملوں کی وہی تاویل ہے جواس مقام میں مشہور ہے۔
حدیث ساا: بین محفق ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعافی کلام کریگا، نہ ان کو پاک کریگا، نہ ان کی طرف

بڑی عزت والا ہوتا ہے۔ اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت ہے ہوتی ہے "آخِلَّةِ عَلَی الْمُوْمِینِ بَیْنَ آعِزَّةِ عَلَی الْسَلَیْ وَعَلَی الْسَلَیْوِمِیْنَ"۔

۲ مثل اگر وہ کہ دی کہ حما خدا کی تیرے بیٹا ہوگا یا ضم خدا کی آج بارش آوے گی یا ضم خدا کی اس اسلامی لفکر کو فتے ہوگی تو اللہ تعالی اس کی شم ضرور پوری فر ہاوے ، ضرور آئی بارش آوے ، ضرور لفکر اسلام کو فتے ہو خیال رہے کہ پہلے تو بندہ اللہ تعالی کی رضا جاہتا ہے بھرایک وقت وہ آتا ہے کہ اللہ تعالی بندے کی رضا جاہتا ہے۔ حضرت صدیق آکبر کے متعالی فرمایا: "وَ لَسَوْفَ یَوْضِی" اور ایٹ کی بندے کی رضا جاہتا ہے۔ حضرت صدیق آکبر کے متعالی فرمایا: "وَ لَسَوْفَ یَوْضِی" اور ایٹ کی بندے کی رضا جاہتا ہے۔ حضرت صدیق آکبر کے متعالی فرمایا: "وَ لَسَوْفَ یَوْضِیْ الله وَ الله وَالله وَ الله وَالِ

سے مسل کے بہت معنی ہیں: سخت ول میرزبان، جنگز انور ہوں ہی جواظ کے بہت معنی ہیں: موٹا قرب ہرکار ، فامق بخیل جواپنا مال مچمپائے . دومروں کے مال پرنظر دکھے۔ (مرقات) یہاں سارے معنی درست ہیں۔

س زیم بنا ہے زئم ہے بعنی کان کی کری جس کا کان کٹ کرانگ رہا ہو۔ اصطلاح میں زیم حرای کو کہتے ہیں کہ ید فض بھی دوسری قوم سے
المحق ہوتا ہے جیسے دلید بن مغیرہ بہاں زیم بمعنی شریر دلئیم ہے جس کے شرے مسلمان پریٹان ہوں ، اکثر دیکھا گیا ہے کہ حرائی ہے بڑے
شریر و خبیب ہوتے ہیں۔ (مرقاق) بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرائی جنت میں نہیں جاوے گااس کی کوئی اصل نہیں ، ہاں جوح امیوں کے سے
کام کرے وہ جنت میں اوّلاً نہ جاوے گا۔ (اوم قات) علاء فرمائے ہیں کہ حرامیوں کی سل میں کوئی و لی نہیں ہوتا۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس ٩٢٥)

(13) ميح مسلم، كتاب الديمان، باب تحريم إنكبر ديياند، الحديث: ١٣٨-(٩١) ، ١٣٠٠.

عكيم المامت كيدنى محول

ا یہی جس کے دل جس ما آئی برابر فورای اٹی ہووہ ہیں شدہ ہے کے لیے دوفرج جس ٹیس جاوے گالبذا مدیدے داشتے ہے۔ ایس ن سے مراد نتیجہ
ایمان ہے ادر آگ جس جانے سے مراد بینتگی کے لیے جانا ہے، ایمان جس ذیاد آئی کی ناممکن ہے فورایمان جس ممکن ہے۔
۲ ساس فرمان عالی کے چند بی ہوسکتے ہیں: ایک ہے کہ دنیا جس جس کے دل جس دائی برابر کفر ہووہ جنت جس ہر گزند جاد سے گا۔ کبر سے مراد
القد و دسول کے سامنے غرود کرنا ہے کفر ہے۔ دوسرے ہید کہ دنیا جس جس کے دل جس دائی برابر غرور ہوگا وہ جنت جس اول نہ جائے
گو۔ نیسرے ہے کہ جس کے دل جس رائی برابر غرور ہوگا وہ غرور سے کر جنت جس نہ جائے گا چہلے رب تعالی اس کے دل سے تکبر دور کردے گا
گیرا سے جنت جس داخل فرمائے گا، دب نقائی فرما تا ہے: "وَتَوَعْدَا مَا فِیْ صُلُوقِدِ هِمْ قِنْ غِلِّ اِلْحُوقًا عَلَى سُرُورٍ مُتَقَفِيلِيْنَ"۔

کیرا سے جنت جس داخل فرمائے گا، دب نقائی فرما تا ہے: "وَتَوَعْدَا مَا فِیْ صُلُوقِدِ هِمْ قِنْ غِلِّ اِلْحُوقًا عَلَى سُرُورٍ مُتَقَفِيلِيْنَ"۔

(مراة المناج شرح مشکو قالصائے، ج ۲ میں ۱۸

# المروبهارشوبيعت (صرفاديم) المحالي المحالية المحا

نظر فرمائے گا اور ان کے لیے ور دناک عذاب ہے، بوڑ معاا زنا کار ، بادشاہ ۲ کذاب اور مختاخ ۳ منتکبر۔ (14) حدیث مہما: اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفیتیں ایں ، جوفض ان میں سے سی ایک میں مجھ سے منازعت کریگا، اسے جہنم میں ڈال ووں گا۔ (15)

(14) الرجع السابق، باب بيان غلظ تحريم إسبال الازار والمن بالعطبية ... إلى الحديث: ١٢٦ ـ (١٠٤) بم ١٨٠.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی ان تین تنم کے نوگوں سے کرم و محبت کا کلام نہ کرے گا خضب و قبر کا کلام کرے گالبدا مدیث واضح ہے یا بید مطلب ہے کہ قیامت کے اول وقت جب عدل النبی کا ظہور ہوگا تب ان سے کلام نہ کرے گا یا مطلقاً بلا داسطہ کلام نہ کرے گا بواسط فرشتوں کے کرے گا۔ (مرقات) ۲ یعنی ان کے من و معاف نہ کرے گا یا ان کی صفائی لوگوں پر ظاہر نہ کرے گا ، تزکیہ کے یہ دونوں معنی ہی آتے ہیں۔ سے بین نظر رحمت نہ کرے گا نظر قبر کرے گا۔

س ۔ اس کیے کہ زنا اگر چہ بہرحال برا ہے سخت مناہ ہے تحر بڑھا آ دی کرے تو بدترین گناہ ہے کہ اس کی شہوت تریبًا فتم ہو پچل ہے وہ مغلوب ومجبور نہیں جوان آ دمی تو یا معذور ہے ۔ (مرقات)

۵ کے کیونکہ بعض لوگ بجبور اجھوٹ ہو لتے ہیں، بعض لوگ حاکم کے ڈریا بادشاہ کے خوف سے جھوٹ بول دیتے ہیں، بعض لوگ تظمیتی ہے تنگ آ کر جھوٹ کے ذریعے روزی کماتے ہیں بادشاہ کو ان میں ہے کوئی مجبوری نہیں وہ جھوٹ بولٹا ہے تو بلہ وجہ ہی بولٹا ہے۔

(15) مشكاة المصابح ، كمّاب الآداب، باب الغضب والكبر، الحديث: • اا ٥٠ ج ١٠ م ١٠٠٠ و ١٠٠٠ م ١٠٠ م ١٠٠٠ م ١٠٠

تھیم امامت کے مدنی پھول

 حدیث ۱۵: آدمی این کو (اینے مرتبہ سے اویٹی مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہنا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے، پھر جوانھیں پنچے گا اسے بھی پہنچے گا۔ (16)

حدیث ۱۱: متنگرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کی برابرجسموں میں ہوگا اور ان کی صور تیں آ دمیوں کی ہوں گی، ہرطرف ہے ان پر ذائت چھائے ہوئے ہوگی اون کو تھینچ کرجہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں گے جس کا نام پولس ہے، ان کے او پر آگوں کی آگ ہوگی، جہنمیوں کا نچوڑ انھیں بلایا جائے گاجس کو طبینۃ الخبال کہتے ہیں۔(17)

٢ \_اس طرح كدامين ذات ياامين مفات كوبرا سمجه كاميرا مقابله كرے كا كويا ميراشريك بنا جا ہے كا۔خداك بنده ا

سے دنیا میں فرال وہجران کی آگ میں ، آخرت میں دوزخ کی آگ میں متکبرین کی بھی مزاہے۔

سے اسے دوزخ میں ایسے بھینک دوں گا میسے مراکآروڑی کوڑے پر ذلت و تقارت کے ماتھ بھینکا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ کمریا کی عظمت سے اعلیٰ والفٹل ہے اس لیے کبریائی کی چادر اور عظمت کو تبہند فرمایا، چادر تبہند ہے افضل ہوتی ہے۔ تکبر یہ ہے کہ آدی اسپنے کو بڑا سمجے بعظمت یہ کہ کوگئے اسے بڑا مجمیں لبذا عظمت میں فیروں کے خیال کو ذخل ہوالبذ اسمجر و کبریائی اعلی ہے عظمت سے کہ کبریائی ذاتی ہے عظمت اضافی۔ اور مرقات ) خیال دہے کہ اللہ تعالی کی نفست عاجمہ ہے۔ اس استعالی کی نفست عاجمہ ہے۔ اس سے مشکل تا المصافی من اور اسمالی کی نفست عاجمہ ہے۔ (مراق المنائی شرح مشکل تا المصافی من اور اسمالی )

(16) سنن الترمذي التاب البروالصلة ، باب ماجاء في الكبر الحديث: ٢٠٠٥ من ٣٠ سيص ٣٠ ١٠٠.

#### عكيم الامت كمدنى يحول

ا۔ پینی اس کا نام متکبرین و جبارین کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ رب کے دفتر انگ انگ ہیں۔ نیکوں کے معد ہا دفتر بدوں کے ہزار ہا دفتر۔

٢ \_ يعنى جو دنياوى اور اخروى عذاب و ذلت ورسواكى بفرعون، بامان، قارون كوئينى ب يا بينچ كى و و ا يے بھى لىے كى انہيں تيامت والے ا اپنے يا دَن تلے رونديں مے ۔ (مراة المنائج شرح مشكوة المصافح، ج٢ يس ١٣٣٢)

(17) سنن الترندي، كمّاب صفة القيامة . . . إلخ، بإب: ١١٢ الديث: • ٢٥٠ مج ١٣٣ م

#### عكيم الامت كي مدنى يجول

ا یعنی ان کی شکل وصورت بھی حقیر ، ان کی حالت بھی زار وخوار جیسے دنیا میں چونٹیوں کی کوئی قدر ومزات نہیں ایسے ہی آخرت میں انکی کوئی مزلت نہ ہوگی ، دنیا کی عزتنی وہاں ذلت بن جاویں گی ، دنیا وی تحبتیں وہاں عداوتوں میں تبدیل ہوجاویں گی ، رب فر ، تا ہے: "آلا خِسَلاَمُ یَوْمَیْدِانِهَ عَضُهُمُ لِبَعْضِ عَدُولًا إِلَا الْمُثَقِیدُین "۔

ا نیال رہے کہ تمام انسان قبرول سے بشکل انسانی آتھیں ہے ، پھرمحشر میں پیٹنے کربھن کی صورتیں مسنح ہوجا نمیں کی یہاں بھی ان موگوں کا چیونڈیول کی شکل میں ہونا محشر میں پیٹنے کر دی ہوگا۔(مرقات) دوزخ میں لوگول کی صورتیں مختلف ہول گی۔ چینانچے بعض دورخ کنوں کی ۔۔۔۔۔ حدیث کا: جوانتہ(عزوجل) کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ(عزوجل) اس کو بلند کرتا ہے، وہ اپنے نفس میں تیجونا محرلوگوں کی نظروں میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے التد (عزوجل) اس کو پست کرتا ہے، وہ لوگوں کی نظر میں ذکیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے، وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سوئر ہے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (18)

شکل میں ہوں ہے، بعض سؤروں اور گدھوں کی شکل میں، نیز بعض جنتی و نیا میں کانے اور اندھے ہے گھر وہاں سب آنکھوں واسے حسین

ہوں مے۔ بوس بنا ہے بس سے بعنی یاس و ناامیدی کیونکہ وہاں سے نگلنے کی امید نہ ہوگی اس لیے اس مقام کانام بولس ہے۔

سے بعنی جیسے پانی میں ڈو ہے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی بیلوگ آگ کے سندر میں ڈو ہے ہوں مے، ہر طرف سے

اس بھی ہوگی اور اس آگ میں تمام مختلف آئے کوں کی گری تحتی کروی گئی ہوگی اسے آگوں کی آگ فرما یا گیا۔

سے اس طرح کہ ان خصہ اور مشکر میں کو جہنم کے نیلے طبقہ اسمال السافلین میں رکھا جاوے گا جہاں تمام دوز خیوں کا خون بیب کے لہو ہر کر آئی رہے گا، ایس گندگی کانام طبیتہ افزیال ہے۔ خیال بمعنی فساد، طبید بمعنی بد بودوار نجو ڈر میز ہمایت ہی گرم بہت بد بودوار، گاڑھا ہوگا، خون بیب کے گہر اسے بر برای ہوگ کے فار سے کھانا پڑے گا۔ خودا کی بناوا

ام انہیں وہ پلا یا جائے گا، اس گندگی کانام طبیتہ افزیال ہے۔ خیال بمعنی فساد، طبید بمعنی بد بودوار نجو ڈر میز ہا بیت ہی گرم بہت بد بودوار، گاڑھا ہوگا، سخت بدمز ہ جے دیکھوکر نے آوے ، دل گھرائے مگر بیاس د بھوک کے فلہ سے کھانا پڑے گا۔ خودا کی بناوا

(مراة السنا جے شرح مشکل قالمان بھرے ہوں کا میں اس وجوک کے فلہ سے کھانا پڑے گا۔ خودا کی بناوا

عیم الامت کے مرنی پھول

۔ یعن آپ نے کسی خاص مختص ہے معمولی طریقہ ہے نہ کہا بلکہ بہت اہتمام کے ساتھ برسرمنبراعلان فرمایا۔ ۳ یعنی ہرمسیمان اپنے بھی کی مسلمان کے ساتھ زنم رہے، رہ تعالٰی مومنوں کی صفت یوں فرما تا ہے:''اَ ذِلَاثِهِ عَلَی الْمُؤْمِدِ فِیْنَ اَ عِنْ قَاعَلَی عَمْ مِیْنَ مِیْنَ اِلْمُؤْمِدِ فِیْنَ اَ عِنْ قَاعَلَی مُنْ مِیْنِ مِی مِی اِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِیْنِ مِی مِیْنِ مِیْنِ کِیْنِ کِیْنِ مِیْنِ مِی مِیْنِ مِی مِیْنِ مِی م مِیْنِ مِیْ

سیر است بی مجرب ہے۔جوکوئی اپنے کورضا الی کے لیے مسلمانوں کے لیے نرم کردے ان کے سائے انکسارے ڈیٹر آئے تو اللہ سے بی تاعدہ بہت بی مجرب ہے۔جوکوئی اپنے کورضا الی کے لیے مسلمانوں کے لیے نرم کردے ان کے سائے انکسارے ڈیٹر آئے تو لتا ای لوگوں سے دلوں میں اس کی عزت پیدا فرمادیتا ہے اور اسے بڑی بلندی بخشاہے۔

۳ \_ حضور صلی التدعید وسلم نے ایک دعاتعلیم فرمائی ہے: الله حد اجعلنی فی نفسی صغیر اوفی اعین الناس کہ درا۔ اللی مجھے میر کی اپنی نگاہ میں چوڑی ہوگوں کی نگاہ میں بڑا بنادے۔ حضرات اولیاء اللہ بمیشہ اپنے کو عاج و گنہ کار سمجھتے اور لوگ ان کے آت نوب پر چیٹا نیال رکڑتے ہیں۔ شعر

مخويشتن راعبده فرموده است

بهردرش حميتي جبين فرسوده امت

حضور میں مند عدیدہ سم نے ہمیشہ اپنے کو ہندہ فرمایا ، دنیا ان کے آسانے پر ماتھا ٹیکٹی ہے آج حضور کے آستانہ کا غبر بھی لیس ہے۔ ۵ جبیبا کہ آج بھی دیکھا جادیا ہے کہ بعض لوگ بیخی کے مارے اکڑے جاتے ہیں ،لوگ انہیں گالیاں دیتے ہیں ،ائہیں برائی سے یاد کرتے ہیں ، دیکھ لواہیس اپنے آپ کو بہت ہی او نچا مجھتا ہے مگر دنیا اس پر لعنت و پھٹکار کر دبی ہے ، یہ ہے اس فر مان عاں کا ظہور۔ سے حديث ١٨: تين چري نجات دين والي بي اور تين بلاك كرنے والى بين:

نجات والی چیزیں میہ ہیں: پوشیدہِ ا اور ظاہر میں اللہ(عزوجل) سے تقویٰ، خوشی ۴ و ناخوشی میں حق بات بولنا، مالداری ۱۳اور احتیاج کی حالت میں درمیانی حال جلنا۔

ہلاک کرنے والی بیر ہیں: انحوائش نفسانی کی بیروی کرنا اور ۲ بخل کی اطاعت اور ۱۳ پینفس کے ساتھ معمنڈ کرنا، بیسب میں سخت ہے۔ (19)

#### 多多多多多

٣\_لوگول كى نگاه يش اس كى بيد ذلت اس كى دليل بے كدوه اللہ تعالٰی كے بال بھى ذليل بے مؤمنوں كى نگاه يش ذلت مردوديت كى دليل ہے۔ خداكى پناه! (مراة الهناجي شرح مشكورة المصابح ،ج٢٩ص٠٩٩)

(19) شعب الايمان، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة ، فعل في اللبع على القلب، الحديث: ٢٥٣، ج٥ م ٥٣٠٠.

#### عيم الامت كمدنى كعول

ا \_ يعنى نجات چعنكارااورسب تين چيزي بي-

۲۔ یعنی اوگول کے سامنے اور خلوت ہر حالت میں نیک کام کرے اور اللہ ہے ڈرے ، اللہ کا ڈرٹرام نیکیوں کی جڑ ہے اللہ نصیب کرے۔ ۳۔ یعنی ہر حالت میں کی بی نے بی مصدا در خوتی اسے حل کوئی سے باز ندر کے اور اپنا فرج در سیانہ رکھے نہ بخل کرے نفسول فر ہی ۔ کمانا ایک کمال ہے اور میج فرج کرنا بچاس کمال ، درمیانی جال ہیٹ ہی مفید ہے۔

س کے جودل چیپ دہ کرے مجائز اور ناجائز کا خیال نہ کرے اس کی باگ دوڑنفس امارہ کے ہاتھ جس بو، ظاہر ہے کہ ایب مخفس ہلاک ہی ہوگا۔

۵ مرایا مال ناحل کعنا ۱۰ یخ د مدجوحقوق بول وه اواند کرنا محناه می مشغول ربتا بیسب بخل کی اطاعت می سے بوتا ہے، بخل کا متیجہ ترمی سے۔ (مرقات)

٢ \_ يعنى كى بات نه مانناخواد كتنى اليمى مودايتى بات بى منواناخواد كتنى عى برى مودا سيخ كوكال سجمة دوسرول كوناتص جاننا يبعى تكبركى ايك تشم ہے۔

ے کونک ہرعیب سے پاک ہونا ہرخولی سے موصوف ہونا اللہ تعافیٰ کی صفت ہے، جوابے کو ایسا سمجھے وہ اپنے کو خدا کا ہمسر ہمنتا ہے، ہم سب عیب دار ہیں ہے عیب ذات اللہ تعافیٰ کی ہے یا اس کی جے بے عیب بنادے جیسے فرشتے یا حضرت انبیاء علیم انسلام یا بعض اولیائے کرام۔(مراة المناجِح شرح مشکونة المصابح ، ج۲ ہیں ۴ میں)

# بجراورقطع تعلق كيممانعت

#### احاويث

صدیث ان سیح مسلم و بخاری میں ابو ابوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرہ یا: آ دی کے لیے بیرطال نہیں کہ آپ بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے، کہ دونوں ملتے ہیں ایک إدھر موخھ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں ہیں بہتر دہ ہے جو ابتد ہوسلام کرے۔ (1) موخھ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں ہیں بہتر دہ ہے جو ابتد ہوسلام کرے۔ (1) صدیث کا: ابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مدیث کا: ابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے دوایت کی کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا کہ مسلم کے لیے بینیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے، جب اس سے ملا قات ہوتو تین مرتبہ ملام کرلے، اگر اوس نے جو آب نہیں دیا تو اس کا گاناہ بھی ادی کے ذمہ ہے۔ (2)

(1) منج ابخاري، كتاب الادب، باب المجرة، الحديث: ٢٠٧٤، ج٣،٥٠١.

#### حكيم الامت كمدنى پھول

ا بہاں چوڑ نے سے مراد و نیادی رخبشوں کی وجہ سے ترک تعلق کرنا ہے، چونکہ تین دن کے عرصہ بیل نفس کا جوش شعنڈا پڑجا تا ہے اس ہے تین دن کی تیدلگائی گئی۔ بدند مب بے دین سے دائی بائیکاٹ کرنا یا تعلیم و تربیت کے لیے ترک تعلق کرنا ذیادہ کا بھی جائز ہے۔ حضور نی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب ابن ما لک، بلال ابن امیے، مرادہ ابن اوی رضی اللہ عنهم اجمین کا بچاس دن رکھا، یہ بائیکاٹ اجر، ن خدتی ہلکہ تعلیم تھی کہذا ہے حضرت کعب کی حدیث کے خلاف نیس ۔

۳ یعنی اگر دنیاوی معاملات میں دومسلمان کو پڑیں پھر ملیں تو بھتر وہ ہوگا جواس کی ابتداء کرہے۔ یہاں کشیدگی دورکروسینے کی ہدایت ہے کسی خطرناک آ دمی سے مختاط رہنا اس کے خلاف نہیں متہا جراور چیز ہے احتیاط دوسری چیز ۔ابتداء بالسلام کرنے و سے کواس لیے خیرفر ما یا کہ وہ تو اضع کرتا ہے امتد کے لیے وہ ہی ہجران دورکرتا ہے۔ (مراق الستانج شرح مشکل نة المصائع اج بھر ۸۵۵)

(2) سنن أي دادد، كمّاب الادب، باب فين يعجر أخاه المسلم، الحديث: ١٩٣٣، ج٣٩، ص ١٢٣.

#### حكيم الامت كيدني يهول

۔ ا یعنی بہتر تو رہے کہ بین دن کے لیے بھی نہ چیوڑ کے لیکن تین دن کے بعد چیوڑ ہے رکھنا تو گناہ ہے اس کی وہ تمام تیدیں خیول میں رہیل جو پہنے بیان ہوئیں۔

۲ \_ اگر کہلی بار میں جواب نددے تو دوبارہ کرے ،اگر دوبار میں بھی جواب نددے تو تئیسری باد کرے ، گرتیسری بار میں بھی ---

صدیت سا: ابو داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ سالی علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے مید طال نہیں کہ مومن کو تین دان سے زیادہ چھوڑ دے، اگر تین دان گرز گئے ما قات کر لے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گئاہ اس کے ذمہ ہے اور میخص چھوڑ نے کے گناہ سے فکل گیا۔ (3)

حدیث سم: ابوداود نے ابوخراش ملمی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ انھوں نے رسول الندسلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بیفر ماتے سنا کہ جوشحص اپنے بھائی کوسال بھر چھوڑ دے، تو بیاس کے آل کی ششل ہے۔ (4)

جواب ندد سے تو چوتی بارندکرے کہ تین باراک سلام کی حد ہے۔ بیسلام مصالحت ہے ندکر سلام ملاقات کیونکہ مل قات کا سلام ایک ہار ہوتا ہے اسلام بہت تشم کا ہے اور اس کے الگ احکام۔

(3) الرفع السابق والحديث: ١٩١٢م، ج ١٩٠٨ س١٣٣.

#### عكيم الامت كے مدنی پحول

ا۔ زیادہ سے مراد یا تو ایک ساعت کی زیادتی ہے یا چوشتے ون کی زیادتی مینی آگر چاردن چھوڑے رہایا تنمن سے ایک ساعت زیادہ چھوڑا۔ (مرقات)

۳ ۔ یعنی جمران کی سزا کا مستحق ہوگا ہمسلمان بھا لگ سے عداوت دنیاوی آگ، حسد بغض کینہ بیسب مختلف قسم کی آگ ویں ، در آخرت میں اس کی سز ، د دبھی آگ ہی ہے دب چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے دے۔ (مراۃ الستانج شرح مشکلوۃ المصابع ، ج۲ ہم ۸۶۲) (4) المرجح ، لسابق ، الحدیث : ۹۱۵ ۲۴ ، ج۳ ہم ۳۲۳ ،

#### تعلیم الامت کے مدنی پھول

' ۔ ان کا نام حدرد ابن حدرد سلمی ہے بقیلہ بن سلیم سے ہیں،آپ محالی ہیں،آپ سے مرف بیر ہی ایک حدیث مروی ہے،کنیت ابوخراش ہے،آپ کے حالات معلوم ندہو سکے محامیت میں بڑی فنہیلت ہے حالات معلوم ہوں یا ندہوں۔

٣ يعني جيه مسلمان كا ناحق قتل يرا كناه ہے ايسے ہى اے ناحق سال بھر تك چيوڑے رہنا برا محناه \_ خون بہانے بير جسم كو تكليف \_\_\_

# سوچ سہاد سوج سہاد سوج اور اور نے اوہ بریرہ مضی استقل سے رہے کی کیر وال است کی مہ تعال سیاستہ کے دروز دروز کی استان کی استان کی استان کی کار وال استان کی استان کی استان کی کار وال استان کی اور مرکبی توجیم نے فرود ایسا کی درمرکبی توجیم میں گیا۔ (5)



کینی ہے اتن دراز مدت تک مجھوڈ ہے دہتے ہے اس کے ول کو ایڈاء پہنچی ہے۔ سال کا ذکر اس لیے فرمایا کہ سال دراز مدت ہے جس میں اکثر سافر اپنے گھر لوٹ آتے ہیں، اس میں ہرموہم ہوتا ہے، سردی گرمی بہار فرال جن ٹیں مختلف لوگوں کے مزان پر انٹر ہوتا ہے ایس سخت اکثر سمافر اپنے گھر لوٹ آتے ہیں، اس کا دل قرم اور خصہ شمنڈ انہ ہوا، جو دل سال بھر تک صاف نہ ہوآ تندہ اس کے صاف ہونے کی امید نہیں۔ ول ہے کہ کئی موہم میں اس کا دل قرم اور خصہ شمنڈ انہ ہوا، جو دل سال بھر تک صاف نہ ہوآ تندہ اس کے صاف ہونے کی امید نہیں۔ (مراق المناج شرح مشکل نے المعنائع، ج4 ہم ۱۹۲۳)

(5) المرجع السابق، الحديث: ١٩١٣م، جمام ١٩٣٠ -

# سلوک کرنے کا بیان

الله تعالى فرما تا ہے:

﴿ وَإِذَا خَنْنَا مِينَا أَ مِينَا إِسْرَاءِيُلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبِي وَالْمَيْنِي وَالْمَانَ وَالْمَانَ وَالْمَانَى وَالْمَانَ وَالْمَانِي وَالْمَانِي وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيْهُوا الصَّلُوةَ وَلَا الزَّكُوةَ ) (1)

(1) بالترة ٨٣٦.

اس آیت کے تحت مفر شہر مولانا سید مجد نیم الدین مراوآبادی علیدالرحمۃ ادشاد فرماتے ہیں کہ انشد تعالی نے اپنی عہدت کا تھم فرمانے کے بعد والدین کے مداتھ مجلائی کرنے کا تھم ویا اس معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے والدین کے مداتھ مجلائی کے بعد معنیٰ ہے کہ ایس کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہوا وورا پنے بدن و مال سے ان کی خدمت ہیں درائی نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے مسئلہ: اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑ نے کا تھم ویں تو چھوڑ دے ان کی خدمت لئل سے مقدم ہے۔ مسئلہ: واجبات والدین کے حاسمت ویر خاست ہیں اوب لازم جانے ان کی شان ہیں تعظیم کے طابعت ہیں کہ یور نہ کی گرا اور گفتار میں ان کے مرف کے بود ان کی وسیتیں جاری کرے ان کے طابعت ہیں کو داخی کی دیا تک کی شان ہیں تعظیم کے لئظ کہان کو داخی کرنے کی سی کرتا رہے اپنیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کی مغفرت کی وعا کرے، ہفت وار ان کی قبر کی زیارت کے خاتھ معد قات طاورین کے مرف کے دیروں کی مغفرت کی وعا کرے، ہفت وار ان کی قبر کی زیارت کے خاتھ معد قات طاورین کی کہ دیری میں گرفتار ہوں تو کو برزی اصلاح و تقل کی اور مقتبہ و حقد کی گوشش کرتا رہا۔ (خازی)

#### رشنه دارون برصدته كرف كاثواب

الله تعالى ارشاد فرياتا ي

فَأْتِ ذَا الْغُرْبِي حَقَّهُ وَ الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذُلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِينُونَ وَجُهُ اللّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفُلِحُونَ ﴿38﴾ ترجمه كنزالا يمان: تورشة داركواس كاحق دواور محكين اور مسافركويه بهتر ہے ان كے لئے جواللّه كى رضا جاہتے ہیں اور انہى كاكام بنا۔ (پ 21ماروم: 38)

اورفرما تاہے:

# اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہدلیا کہ اللہ (عزوجل) کے سوائسی کونہ پوجٹا اور مال باپ اور رشتہ والول اور

سوروبقرہ شک ہے:

قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلُوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَامَى وَالْمَسْكِيْنِ وَابْنِ السّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيْمٌ ﴿215﴾

ترجمہ کنزالا یمان: تم فرما و جو پھر مال نیکی میں خرج کروتو وہ مال باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور تیبوں اور محتاجوں اور راہ محیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بے فٹک ایڈواے جانا ہے۔ (پ2 مالبقرۃ: 215)

#### ال بارے مل احادیث مقدسہ:

حضرت سیدنا حبداللہ بن مسعودرضی اللہ عند کی زوجہ معظرت سیر تنا زینب تعفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی جی کدسرکا یہ والا عبرہ ہم ہے کموں کے ہددگار شفیح روز شہر، ود عالم کے ہالک و مختار، حبیب پرورد کارسٹی اللہ تعالی علیہ فالبہ وسلم نے فرمایا، اے عورتو ؛ صدقہ کیا کرواگر چہا ہے زیورات ہی ہے کرورت بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور الن سے کہا، آپ ایک تنگدست مختص ہیں اور رسول الله صلی اللہ تعلی طبیہ فالہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا تھم دیا ہے، جاسے اور آ قاصلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم سے بوجھے کہ آگر جس آپ پرصدقہ کرول تو کیا میری طرف سے صدقہ اور اور برصدقہ کردول سے سیدنا عبداللہ بن مسعودر شی شدتھا لی عنہ نے میری طرف سے صدقہ اور اور برصدقہ کردول سے سیدنا عبداللہ بن مسعودر شی شدتھا لی عنہ نے میری طرف سے صدقہ اور ایس سودر شی اسے آپ کے علاوہ کی اور پرصدقہ کردول سے سیدنا عبداللہ بن مسعودر شی شدتھا لی عنہ نے اسلام کی بارگاہ میں صاضری کے لئے روانہ ہو لی تو جس نے دیک کہ انسار کی ایک عورت بھی ہی میں وال کرنے کے دودولت پر حاضر ہے۔

ہم رسول الشعلى، مقدتنى عليدة لدوسلم مے مرعوب والنيس تعين چنانچہ جب معرب سيدنا بلال وضى الله تعالى عنه ١٥ رى طرف آئے تو ہم نے
ان سے کہا، رسول الله صلى الله تعالى عليدة له وسلم كى خدمت بل جا كرعوض كروكه دو عورتى درواز سے ير يه سوال كرنے كے لئے كھڑك الله
كداكروه اپنے شوہراور اپنے زير كفالت بيسول يرصد قد كريں توكيا اكى طرف سے صدقد ادا ہوجائے كا؟ اور اسے بلال اصنور صلى الله عليه
وسم كويہ نه بنانا كر ہم كون ايل -

# ينيمول اورسنينول ك ما تحديملاني كرية اور نماز قائم كرواورز كا قادو\_

رینب ہے۔ آپ می انقد تھ کی عبید فائد و سمم نے قرب یا اولی زینب؟ حرض کیا جمیدانند بن مسعود یکی اللہ تھ ٹی ہوئی ژوجہ تو رسول الندسلی اللہ تعانی عبید فائد وسم سائے قرب یا مان ووقوں کے سے و سختا التر ہے، ایک رشتہ داری کا بوردوس احد قد کا۔

( منج مستوم تماب "ترکار و باب منتل العقطة ، والي . قيم و و و و و و ( ع. )

حضرت سيرتنا ام كنتم بنت عُمّيه رض التدعم أسه عنها من دوايت ب كه حضود ياك، ماحب أو لاك سيّات اللاك صنى الله تعالى عليه الهوسكم في مراحب المعتقل منه الله وسلم في الله وسلم في الله وسلم في الله الله وسلم في الله الله وسلم في الله الله والمراح والمامدة عند من المام الله والمراح والمرامدة عند من الله الله والمرامدة والمرام والمرامدة والمر

( مي ابن قريب كتاب الزيوة ، باب فنش العبيرة يوخلي و دارهم الكاشي قم ٢٣٨٦، جهم م ٨٠)

حضرت سیدنا مکیم بن جوام رضی اندعندفر اتے بین کو ایک فخص نے سیند المیلغین ، وشکنة للتنکیف اند تعلیٰ علید یالدوستم سے سوال کیا کہ سب سے افعال صدقد کون ساہے؟ قربایا ، جو کیند پر دورشتہ دار پر کیا جائے۔

(السندللام) حمد بمن منبل ،مند حكيم بن حزام ، رقم • ١٥٣٣ ، خ٥ مم ٢٢٨)

#### الل خاند پرخرج كرنے كا ثواب

الشرتعالي ارشادفرما تا ہے:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُو يُخْلِفُهُ وَهُوَخَيْرًا لَرُزِقِتُ ﴿ 39﴾

ترجمه کنزال بمان :اورجو چیزتم الندکی راه شن تری کردوه ای کے بند لے اور دے گااور دوسب سے بہتر رزق دینے والا۔ (پ 22 مسا: 39)

اورفرها تاہے:

لِيُنْفِقُ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُبِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقَ ثِثَا أَتْمَهُ لِايُكِلِّفُ لِللهُ نَفْسًا اِلَّا مَا أَتْمَهَا سَيَجُعَلُ لِللهُ بَعْدَ عُنْمٍ يُنْرُ ا﴿7﴾

ترجمہ کنزالا بمان: مقد در والااپنے مقدور کے قابل فقۃ دے اور جس پراس کا رزق تک کیا گیا ووائی میں سے فقۃ دے جواے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر یو جو نہیں رکھتا تکر ای قابل جتااہے دیا ہے ترب ہے اللہ دشواری کے بعد آ سانی فریادے گا۔ (ب 28ء المطاق: 7) سے

#### اس یارے میں احادیث میارکہ:

حضرت سيدنا عبداللد بن مسعود رضى الله عنه سے روايت ہے كه الله عزوجل كے تحيوب، دانائے عميوب، مُنَزُ وعَنِ الْعَعِ ب صلَّى الله تعالى عليه والہوسلم نے فر ، یا ، جب کوئی مخص تواب کی نیت ہے اپنے اٹل خانہ پرخرج کرتا ہے تو دہ اسکے لئے صدتہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم برکتاب الزکان، رقم ۱۰۰۲ بس ۵۰۲)

حصرت سیدنا بوامًا مَدضی، مندعنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبون کے تمر وَر، دوجہال کے تا جور، سلطان بحر و برصلی اللہ تعالی علیہ فالہوسلم نے فر ، یا ، جو باکدامن چاہتے ہوئے اپنے آپ پر پھے خرج کرے توبیاس کے لئے صدقہ ہے اور جو اپنی بیوی ، بجیل اور محمروالول پرخرچ کرے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ ( جمع الزوائد ، کتاب الز کا ۃ ، باب نی الرجل ، رقم ۲۲۲ ۲۳، ج۳، ص ۳۰۲)

حضرت سیدنام فقد ام بن منتبری کرت رضی الله عند سے روایت ہے کہ شہنشا وخوش جعمال، پیکر شن د جمال، وافع رخج و تلال، صاحب بجودو نوال، رسول ہے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللّٰہ تعالی علیہ کالہ وسلّم نے فرمایا ، جو پچھ توخود کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو پچھ تو ا پئی بوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو بھی تو اپنے خادم کو کھلائے وہ مجمی تیرے لئے صدقہ ہے۔

(متدامًام احد بن عنبل مرقم الانكام جهم ١٩٥٧)

حضرت سيدنا جابر رضى الله عندے ووايت ہے كه خاجم التر سلين ، رَحْمَةُ اللغلمين ، شغيع المذنبين ، انبين الغريبين ، مرامج السالكين ، فحيوب رب العمين ، جناب صادق وامين صلى الله تعالى عليه والبوسلم في فرمايا، برنيكي معدقد باور بنده جو يحد البيع محمروالول برخريج كرتاب ده صدقد شار ہوتا ہے اور جو چھ بندہ اپنی عزت بچانے کے لئے فرج کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ٹار ہوتا ہے اور جو پچھ بندہ فرج کرتا ہے اس کا بدلہ اللّہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اور اللہ تعالی ضامن ہے گرجو وہ ممارت بنانے یا معصیت میں خرج کر ہے۔

(المعددك، كماب البيوع، باب كل معروف مندقة ، رقم ٢٣٥٨، ج٢، ص ٣٥٨)

ایک روایت میں ہے کہ بندہ جو پکھاپنے آپ پر اور اپنے بچول، اپنے تھر والوں اور دشتہ داروں پرخرج کرتا ہے وہ اسکے لئے معدقہ شار ہوتا ہے۔(مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب في نفقة الرجل....الخ،رقم ٢٩٢٣،ج٣،٩١٥)

مشرت سیدنا عبدالحمید یعنی این الحسن حلالی علیدالرحمة مستح بین که بین سنے این متکدر علیہ الرحمة ہے ہو چھا کہ بین حضرت سیدنا عبدالحمید یعنی این الحسن حلالی علیدالرحمة مستح بین کہ بین سنے این متکدر علیہ الرحمة ہے ہو چھا کہ بی عزت بجائے کے لئے خرچ کرتا ہے کیا مطلب ہے؟ فرمایا اس سے مرادوہ مال ہے جوایک متّق شخص اپنی عزت بچانے کے لئے کسی شاعر یا

حضرت سيدنا گغب بن مُجر و رضی الله عنه قرماتے ہيں كه ايك شخص تا جدارِ رسالت، شبنشاهِ نُيوت بيخز نِ جودو يخاوت ، پيكرِ عظمت وشرافت ، مُوپوبِ رَبُّ العزت بحسنِ انسانیت صلّی الله تعمالی علیه کاله وسلّم کے قریب سے گز دا توصحابہ کرام میسیم الرضوان نے اس کے پھر تیلے بدن کی مضبوطی ورجستی کو دیکھا توعرض کیا، یا رسول الله! کاش! اس کا میرحال الله عزوجل کی راه میں ہوتا ۔ تو آپ صلی الله تعالی عدیہ فاله وسلم نے 

# (قُلُ مَا ٱنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِلَئِنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتْمَى وَالْمَسْكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا

والدین کے لئے رز آ کی تلاش میں لکلا ہے تو بھی میداللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر سابٹی پاکدامنی کے لئے رز آ کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی بیامند عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر میدو کھاوے اور مقافر کے لئے لکلا ہے تو میرشیطان کی راہ میں ہے۔

(الترغيب والترهيب ، كمَّاب النكاح ، باب الترغيب في الدفقة على الزوجة ، رقم ١٠ ج ١٠ م ٣٠)

حفرت سدنا سعد بن الى وقاص رضى الله عندست روايت ب كدنور كے پيكر، تمام نبول كے نز دَر، دو جہال كے تافور، سطان بحرو برسلً الله تعالى عدول وسلّم في ان سے فرما يا، تو جو بحد محى الله عزوجل كى رضا چاہتے ہوئے خرج كر رہا تجھے اس كا نواب ديا جائے كا يہاں تك كه جو بجو اہتى بيوى كے مندين والے كا اس كا مجى ثواب و يا جائے گا۔

( منج ابغاری، کتاب المرضی، باب تول الریض، ۱۰ الخ، رتم ۵۶۲۸، ج۴، م ۱۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض اللہ تعالی عندے روایت ہے کہ سرکار والا عبارہ ہم بے کسول کے بدرگار شفیع روز شہر، دو عالم کے مالک و مختار، صبیب پروردگار سنی اللہ تعالی علیہ فالبوسلم نے فرمایا، وہ وینارجوتو اللہ عزد جل کی راہ میں خرج کرے اور وہ دینار جوتو کسی غلام کوآزاد کرنے میں خرج کرے اور وہ دینار جوتو کسی علام کوآزاد کرنے میں خرج کرے اور وہ دینار جوتو اپنے تھر وا بول پرخرج کرے ان میں سب سب میں خرج کرے اور وہ دینار وہ ہے جوتو اپنے تھر والول پرخرج کرتے ہیں خرج کرے اور وہ دینار جوتو اپنے تھر والول پرخرج کرے ان میں سب

(صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فعنل العفقة على العيال، رتم ٩٩٥ م ١٩٩٠)

تعفرت سیدنا الوبان رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرور معموم، حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تا جور، تحبوب رتب المبرصنی الله تعالی علیہ فالبد و الله و تعالی علیہ فالبد و الله و تعالی علیہ فالبد و الله و تعالی میں اپنے جانور پرخرج کرتا ہے۔ اور وہ وینارہے جے الله کی راویس اپنے ساتھیوں پرخرج کرتا ہے۔ اور وہ وینارہے جے الله کی راویس اپنے ساتھیوں پرخرج کرتا ہے۔ اور وہ وینارہے جے الله کی راویس اپنے ساتھیوں پرخرج کرتا ہے۔ اور وہ وینارہے جے الله کی راویس اپنے ساتھیوں پرخرج کرتا ہے۔ اور وہ وینارہے جے الله کی راویس المبرس المبرس الله وہ میں الله م

حضرت سيدنا جابروض الله تعالى عندست دوايت ہے كه في مُلَرَّم، أو يَجْسَم ، رسول اكرم، شهنشاء بن آ وم صلَّى الله تعالى عليه فاله وسلّم في را ياكه بندے كيران بل سب سے بہلے اس كے اپنے محروالول برخری كئے گئے مال كوركھا جائے گا۔

(الجم الاوسط ، رقم ۵ ساد ، جس من ۳۲۹)

تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ ﴿ ٢١٥﴾ (2)

تم فرماؤ! جو پھھ نیکی میں خرج کروتو وہ مال باپ اور قریب کے رشتہ والوں اور بتیموں اور مسکینوں ادر راہ گیر کے ليے ہواور جو بچھ بھلائی کرو گے، بے شک اللہ (عز دجل)اس کوجانیا ہے۔

(وَقَطْى رَبُّكَ آلًا تَعُبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ آحَدُهُمَا اَوْكِلْهُمَا فَلَا تَقُلُ لَهُمَا أُفِّ وَّلَا تَنْهُرُهُمَا وَقُلَ لَّهُمَا قَوُلًا كَرِيْمُا ﴿٣٣﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحُ الذُّلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلُ رَّبِ ارْحَمُهُمَا كَمَارَبَيْنِي صَغِيْرًا ﴿٣٣﴾)(3)

اور تمھارے رب نے تھم فرمایا کہ اس کے سواکسی کو نہ پوجو اور مال باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے ساہنے ان میں ایک یا دونوی بڑھا ہے کو پہنچ جا کی تو ان سے اُف نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑ کنا اور ان سے عزت کی بات کہنا اور ان کے لیے عاجزی کا باز و بچھا وے نرم ونی سے اور بیا کہہ کہ اے میرے پردردگار! ان دونوں پررتم کر جیسا کہ

رسول التُدملي التُدعليه وسلم كرسائة وكرك من تورسول التُدملي التُدتعالي عليه فالذوسلم في فرمايا جمره في جها المحتم جو بجوابي تحروالول پرخرج كرتے ہوده ان پرصدقه بی ہے۔ (الترخیب دالترحیب ، كماب النكاح ، الترخیب فی النفقة ... مالخ ،رقم ۱۵ ، ج ۱۳ مس حعرستوسيدنا حرباض بن ساربيرض القدتعالى عندفرمات بين كديم في شبنشاه مدينه قراد قلب وسين صاحب معطر يسينه باعس توول سكيت، فيض تغييد صلى اللدتعالى عليه والبوسلم كوفر مات بوع سنا، جب كوئى مخف اين بيوى كويانى بإناتاب تواسه اسكااجروياجا تاب رراوى كہتے ہيں كد پھر ش اسى بيوى كے پاس آيا اور ش في اسے بانى با يا اور جو بچھ ش في رسول الشملى الله تعالى عليه فالدوسلم سے سنا تعا ا الله الله الله الله الله الله الزكاة ، باب في نفقة الرجل .... الخ رقم ١٥٩ ١، ج ١٩ م ١٠٠٠)

(2) پ١٠١لبقرة ٢١٥.

اس آیت کے تحت مفر شہیر مولانا سیدمحد نعیم الدین مراد آبادی علید الرحمة ادشاد فرمائے ہیں کدید آیت عمرو بن جموع کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ دسلم سے موال کیا تھ کہ کیا خرج کری، ورکس پر خرج كريں اس آيت ميں انہيں بناديا حميا كرجس تنم كااورجس قدر مال قليل يا كثير خرج كرواس ميں تواب ہے اور مصارف اس كے يہ ہيں \_

(3) پ٥١، ين امرآء يل ٢٣ ـ ٢٣.

اس آیت کے تحت مفسم شہیر مولا ناسید محد تعیم الدین مراد آبادی علیدالرحمة ارشاد فرماتے بیں کر حسن اوب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔ مسکد: ماں باپ کو ان کا نام لے کرنہ نیکارے میرخلاف اوب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ، ن کا ذکر نام

مسكنه: مال باب س السطرح كلام كر يسي غلام وخادم آقا س كرتا ؟-

انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

اور قرما تاہے:

(وَ وَضَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِلَهِ مُسُنًّا وَ إِنْ جَاهَلْكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمُ فَلَا تُطِعُهُمَا ) (4)

اور ہم نے انسان کو مال باب کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی ادر اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک تغمراا يسيكوجس كالتجهيم بين توان كاكبنانه مان\_

اور فرما تاہے:

(وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِلَيْهِ عَمَلَتُهُ أَمُّهُ وَهُنَا عَلَى وَهُنِ وَّ فِصْلُهُ فِي عَامَيْنِ آنِ اشْكُرُ لِي وَ لِوَالِلَيْكَ إِنَّ الْبَصِيْرُ ﴿ ﴿ ﴾ وَإِنْ جَاهَلْكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمُ ﴿ فَلَا تُطِعُهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي اللَّائْتِيَا مَعُرُوفًا) (5)

اور ہم نے انسان کواس کے مال باپ کے بارے میں تاکید فر مائی، اس کی مال نے اسے پہید میں رکھا کمزوری پر کمز دری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹما دو برس میں ہے ہید کہ شکر کرمیرا اور اپنے ماں باپ کا ، میری ہی طرف تھے آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک تھبرا ایسے کوجس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور ونیا میں معلائی کے ساتھ ان کا ساتھ وے۔

#### (4) پ ۲۰ انعکنبوت ۸.

ال آیت کے تحت مضر شہیرمولا ناسید محمد تیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمة ارشاد فرماتے ہیں کہ بیرآیت اور سور و کفمان اور سور و احقاف کی آیتیں معد بن الی وقاص رضی الله تعافی عند کے حق میں و چھول این آئتی سعد بن ما لک زہری کے حق میں نازل ہوئمیں ان کی ہاں حمنہ بدیب انی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی معفرت معدما بھین اوّ لین میں ہے شفے اور اپنے والدین کے شاتھ اچھا سلوک کرتے ہے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تونے بیر کیانیا کام کیا خدا کی تسم اگرتو اس سے بازندآیا تو ندمیں کھاؤں ندیوں یہاں تک کہ مرجاؤں ورتیری ہمیشہ کے سئے بدنا می ہواور تیجے مال کا قاتل کہا جائے بھراس بڑھیانے فاقد کیا اور ایک شاندروز ند کھایا، ندبیا، ندسایہ میں بیشی اس سے ضعیف ہوئی بھرایک دات دن اور ای طرح رہی تب حضرت سعداس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ہ ں اگر تیری سو ۱۰۰ جانیں ہول اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جا لیمی تو بھی میں اپتادین چیوڑنے والانیں تو جاہے کھا جاہے ست کھا ، جب وہ حظ ت سعد کی طرف نے مایوں ہوگئ کہ میدا بنا دین چھوڑنے والے ہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالٰی نے بیر آیت نازل فر ، کی اور علم دیا . المان من کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر دو گفر دشرک کا علم دیں تو نہ مانا جائے۔

ورفر ما تاہے:

(وَ وَصَّیْنَا الْإِنْسَانَ بِوَ الِنَایُهِ اِحْسُنَا مَمَلَتُهُ أُمَّهُ كُرُهُا وَّ وَضَعَتُهُ كُرُهُا) (6) اور ہم نے آدی کو مال باپ کے ساتھ ہملائی کرنے کا تھم دیا، اس کی مان نے تکلیف کے ساتھ اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔

اور فرما تاہے:

اورفرما تاہے:

﴿ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعُدِمِ يُثَاقِهِ وَيَقُطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ آنُ يُّؤْصَلُ وَيُغْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ أُولَمِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوَّءُ الدَّارِ ﴿ (٤٠﴿ ٤) (8)

اور جولوگ اللہ (عزوجل) کے عہد کومضوطی کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ (عزوجل) نے جس کے جوڑنے کا تھم ویا ہے، اسے کا شخصے ویا ہے، اسے کا شخصے ہیں، ان کے لیے نعت ہے اور ان کے لیے برا تھر ہے۔ ہے، اسے کا شختے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں، ان کے لیے نعنت ہے اور ان کے لیے برا تھر ہے۔ اور فرما تاہے:

> (وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ) (9) اورالله (عزوجل) مے ڈرو،جس سےتم سوال کرتے ہواور رشتہ سے۔

\*\*\*

<sup>(6)</sup> س٢٦ءالاحقاف ١٥.

<sup>(7)</sup> پ ۱۱۰۰ ارغد ۱۱۹۹.

<sup>(8)</sup> پساءارير ۲۵.

<sup>(9)</sup> پهم،النسآء:١٠

#### احاديث

حدیث انظیمی بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند سے روایت ہے، کہ ایک فخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (سلّی اللہ تعالی علیہ فائر وسلّم) سب سے زیادہ حسن صحبت لینی احسان کا مستق کون ہے؟ ارشاد فرما یا جمعاری مال مینی مان کا حق سب سے زیادہ ہے۔ انھوں نے بوچھا، پھر کون؟ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) نے پھر ماں کو بتایا۔ انھوں نے پھر بوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرما یا جمہارا والد۔ (1) اور ایک روایت میں ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) نے بھر وہ ہو زیادہ قریب، پھر وہ ہو علیہ فالہ وسلّم) نے فرما یا: سب سے زیادہ مال ہے، پھر مال، پھر مال، پھر باب، پھر وہ جو زیادہ قریب، پھر وہ ہو زیادہ قریب ہے۔

حدیث ۱: ابو داود و ترمذی بروایت بنیربن عکیم عن ابید عن جده راوی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللّٰد تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے

(1) مع ابغاري، كماب الادب، باب من أحق الناس بحن العوبة والحديث: ا ١٩٥٥، ج ١١، مساو.

(2) ميحمسلم، كتاب البرد الصلة ... و لخ ، باب برالوالدين ... و لخ ، الحديث ٢٠١١\_ (٢٥٣٨) بم ١٩٠١هـ ١٣٥٩،

#### مكيم الامت كمدنى كهول

ا معابة صاد کے کسرہ سے بمعنی مددیا برتادا، خدمت ای سے ہے محبت وہمرائی جوالفت قدمت و مدد کے ساتھ ہوائی لیے جن کفار نے حضورانور کے ساتھ مجلس کی انہیں محالی نہیں کہا جاتا کہ وہ ہمراہی انفت وخدمت کے ساتھ نہتی یعنی میر سے رشنہ دارقر ہی دور کے بہت ہی بیں اچھ برتا داکمی سے کردن اس کا کون مستحق ہے۔

اسان فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ مال کائل یاب سے بین گنا زیادہ ہے کیونکہ مال بچ پر تین احمان کرتی ہے باب ایک احمان ۔ پیٹ میں رکھن، جنا، پرورش کرنا باب صرف پرورش بی کرتا ہے۔ بیٹا مال باب دونوں کی خدمت کرے گر مقابلہ کی صورت میں اوب و، حزام باب کا ذیادہ کرے خدمت و انعام مال کی ذیادہ ۔ (اشعہ) مال باب کے ساتھ سلوک بیہ ہے کہ ان سے زم اور تیجی آ واز سے کلام کرے، بل وبدنی خدمت کرے لین اپنی کام نے ان کی ای کا کام نہ کرائے بلکہ خود کرے، ان کا ہم جائز تھم مائے ، انیس نام لے کرنہ پکار نے، اگر دہ مند کرے لیوں تو فری سے ان کی اصلاح کرے، اگر قبول نہ کریں تو ان پر ڈانٹ ڈیٹ نہ کرے ، ان کی تنی بھل کرے ، بیت واب قر آئ مجد میں اند علیدالسلام کے مل شریف میں فہور ہیں اس کے متعلق بماری تفریف می کا مطالد قرباؤ۔

س لینی ، ں باپ کے ساتھ ان کے عزیز دل کے تن بھی اوا کرے کہ پچا مامول ، وادا نانا ، بین بھائی وغیر ہم کے حقوق ، دا کرے۔ (مراة المناجع شرح مشکلو قالم سریح ، ج۲ ہم اسم) ساتھ؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنی مال کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے ساتھ؟ فر ، یا: اپنے باپ کے ساتھ، پھراس کے ساتھ جوزیادہ قریب ہو، پھراس کے بعد جوزیادہ قریب ہو۔ (3) حدیث سو صحیح مسلم میں این عمر رضی الله تعالی عنهما سے مروی ، که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرما یا که

زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اسپتے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت ہیں احسان كرے\_(4) يعنى جب باب مرتميا يا كہيں چلا كيا ہو-

صديث سم: سيح مسلم بيس ابو ہريره رضى الله تعالى عنه سے روايت ہے، كه رسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم في فر ما یا کہ اس کی ناک خاک میں ملے۔ (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو۔ کسی نے بوچھا، یارسول اللہ! (صلّی الله تعالی علیہ فالہ وسلم ) کون؟ لین میس کے متعلق ارشاد ہے۔ فرمایا:جس نے مال باپ دونوں یا ایک کو بڑھا ہے کے وفت یا یا اور جنت میں داخل ندہوا۔ (5) لینی ان کی خدمت ند کی کہ جنت میں جاتا۔

(3) سنن التريذي، كتاب البروالصلية ، باب ماجاء في برالوالدين ، الحديث: ١٩٠٢، ٣٥٨م ٣٥٨٠٠

علیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ آپ کے حالات پہلے بیان ہو بچے کہ آپ بہزاہن تھیم ابن معاویہ ابن حیرہ قشیری بیں ، بیمال جدہ میں وضمیر بہزگ طرف لوئی ہے لہذا معاومیا بن حیدہ سے بدروایت ہے۔

٢ \_إس ك شرح بهلي موجكي كدحق الحذمت مال كالتين ممناه باب كاايك من كدمان في بحيد اولاً بيد يس ركها، پعر جنا، پهر دووه بلايو اس کے بعد کی پروش میں ماں بوپ دونوں شریک رہے۔ خیال رہے کرحق خدمت ماں کا زیادہ ہے۔

سے ظاہر ہے ہے کہ قرابت داروں سے مراد نبی قرابت دار ہیں ان میں جنٹا قرب زیادہ اتناحق زیادہ۔ چنانچہ پہلئے بھائی بہن پھر ماموں پچا وغیره ادر جوسکتا ہے کہ قرابت دارعام مراد جون جن میں سائی،سالا رضای مال وغیرہ سب شامل ہوں۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة المصابح، ج٧ يس ٥٥٩)

(4) صحيح مسلم، كتاب البروالصلة ... إلخ، باب فضل صلة أصدقاء... إلخ، الحديث: ١١٠١ ـ (٢٥٥٢)، ٣٨٢ م.

(5) صحيح مسلم، كمّاب امبر ١٠٠٠ إلخ، باب رغم من أدرك أبويه ١٠٠٠ إلخ ءالحديث: ٩٠٠١ ـ (٢٥٥١) جن ١٣٨١.

حکیم الرمت کے مدنی مچول ہے بعنی وہ زلیل ہوجادے وہ ذلیل ہوجادے وہ ذلیل ہوجادے۔ ناک رگڑنے سے مراد ذلت وخواری ہے ناک رگڑنے سے مراد ذلت و

٢ \_ حداهها اور كلاهها ميدونون عندالكبر كا فاعل إن لهذا مرفوع إن يعني أنيس اس حال مين پائي كدوه دونون يا ايك - بره هايي كي تيد خوارکی ہوتی ہے۔ 

حدیث 2: میج بخاری و مسلم میں اساہ بدید انی بکر مدین رضی اللہ تعالی عنہا ہے مردی بہتی ہیں: جس زبانہ میں تر بیش نے حضور (مسلی اللہ تعالی علیہ اللہ وسلم) ہے معاہدہ کیا تھا میری ماں جومشر کہتی میرے پاس آئی، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالی علیہ اللہ وسلم) میری ماں آئی ہے اور وہ اسمام کی طرف راغب ہے یا وہ اسمام سے اعراض کے ہوئے ہے، کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ سلوک کرو، کافرہ ماں کے ساتھ سلوک کرو، کارشاد فرمایا: اس کے ساتھ سلوک کرو، کیا جائے گا۔

حدیث ۲: سیح بخاری ومسلم میں مغیرہ رضی اللہ تعالٰی عند سے مروی، که رسول الله ملی الله لعالٰی علیه وسلم

سفید دا زخی ہالوں والے بندے کے تھیلے ہوئے ہاتھ خال نیس مجھیرتا ،اولاد کو چاہیے کدایسے ونت اور ایسے ونت کی خدمت کوفنیمت حالیں۔۔

سے یا اس طرح کدان کی نافر مانی کرے یا اس طرح کدائی فدمت بیل کی کرے یا اس طرح کدائییں سخت جواب دے۔ خیال رہے کہ بڑھا ہے میں طبیعت چڑچڑی ہوجاتی ہے، فصد بڑھ جاتا ہے اس دقت ان کی سخت بات برداشت کرے ان کی سختی کی پرداہ ندکرے، سجھ انکی مت کٹ گئی ہے ان شاہ اللہ دونوں جہان بی آرام پائے گارتر آن کریم فرما تا ہے: "اِمّنا یَبْلُغَنَّ عِنْدَلْتُ الْحَبْدُ آتُحَدُ اللّٰمِ کُورَ آن کریم فرما تا ہے: "اِمّنا یَبْلُغُنَّ عِنْدَلْتُ اللّٰمِ کُورَ آک کُورِ مُنا اللّٰهِ کُورُ آک کُورُ مُنا کُورُ آک کُریم فرما تا ہے: "اِمّنا یَبْلُغُنَّ عِنْدَلْتُ اللّٰمِ کُورُ آک کُورُ مُنا کُورُ آک کُریم فرما تا ہے: "اِمّنا یَبْلُغُنَّ عِنْدَلْتُ اللّٰمِ کُورُ آک کُریم فرما تا ہے: "اِمّنا یَبْلُغُنَّ عِنْدَلْتُ اللّٰمِ کُورُ آک کُورُ مُنا کُورُ آک کُریم فرما ہے کہ وہ دفت توسنجا لئے کا ذکر اس لیے بارہا ہوتا ہے کہ وہ دفت توسنجا لئے کا خدمت ہی ہے جس نے وہ وفت سنجال لیا اس نے کمائی کرلی، ایسے آڑے وفت جس ان پر دل کھول کر خرج مجمی کرے، ان کی خدمت ہی کرے، ان کے لیہ کہ کرے، ان کی خدمت ہی سنجائے گا۔ (مرقات) (مراق المناجی شرح مشکو ق المعان کی میاس کا اور وہ مجبود بیل تو یہ آئیں سنجائے گا۔ (مرقات) (مراق المناجی شرح مشکو ق المعان کی میاس کا ایس کے اس میاس کے اس میاسے گا۔ (مرقات) (مراق المناجی شرح مشکو ق المعان کی میاس کا ایس کے اس کا میاس کے کے درمزقات کی درمزقات کی جہاں کی کرائے کے اس کا میاس کی درمزقات کی دورمزقات کی درمزقات کی دورمزقات کی درمزقات کی درمزقات کی درمزقات کی درمزقات کی درمزقات کی درمز

(6) منح البخاري، كمّاب الجزية والموادعة الحديث: ١٨٣ من ٢٦م المعنى المسم. وصح مسلم ممرّاب الزكاة، باب نضل النفظة والعدقة ... إلخ الحديث: ٢٩م، ٥٠ ( ١٠٠٣) ، ص ٥٠٢.

عکیم الامت کے مدنی پھول

م ملکوۃ شریف کے بعض نئوں میں واغمۃ ہے میم سے گرا کو نئوں میں واغمۃ ب سے ہوراغمۃ میم ہے بمعنی عربی وار دسکین وغریب مین وہ میرے پاس عابر وعیاج ہوکر آئی ہے میرے مال کی حاجت مند ہے۔ واغمۃ ب سے ہوتو اس میں دواختا ہیں: ایک ہی کہ معنی رغبت خواہش ہو لیجنی وہ میرے مال میری خدمت کی خواہش مند ہے ووسرے پر کہ محتی ہے رغبتی وروگروائی ہو یعنی وہ اسمام ہ ب منی رغبت خواہش مند ہے ووسرے پر کہ محتی ہے رغبتی وروگروائی ہوتی وہ اسمام ہے مرفبت ہوتی ہوئی ہوتو بھتی میلان ہوتی ہے آگر من ہوتو بھتی ہے رغبتی۔ سے معلوم ہوا کہ کا فروشرک ماں باب کی بھی خدمت اولاو پر لازم ہے۔ فقیاء فرماتے ہیں کہ شرک باب کو بت خانہ لے نہ ج سے محر جانے ہیں بت پرتی پر عدد ہے اور لے آئے میں خدمت ہوں موارک کا فروشرک میں ہوتو وہاں ہے گھر لے آئے کہ لے جانے ہیں بت پرتی پر عدد ہے اور لے آئے میں خدمت ہوں تو ان کی مالی خدمت کرے۔ (از اشعہ) (مراۃ المنائی شمرک مشکوۃ ، لمصنی من ۲۰ میں ۲۰

قرمایا کداشتعالی نے یہ چیزی تم پرحرام کردی ہیں:

(۱) ما دُن کی تا فرمانی کرنا اُور (۳) کڑکیوں کوزندہ در گور کرنا اور (۳) دومروں کا جواپنے اوپر آتا ہواہے نہ دین اور اپنا ما نگنا کہ لاؤ۔ اور بیہ باتیں تمھارے لیے مکروہ کیں (۳) قبل و قال یعنی فضول باتیں اور (۵) کثرت سوال اور (۲) اِضاعت مال۔ (7)

حدیث کے: صحیح مسلم و بخاری میں عبد اللہ بن تمر ورضی اللہ تعالٰی عنبا ہے مردی، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: یہ بات کبیرہ سمنا ہوں میں ہے کہ آدمی اینے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّٰم) کیا کوئی اینے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں، اس کی صورت ہے کہ بیہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور بیددوسرے کی مال کو گائی دیتا ہے، وہ اس کی مال کو گائی دیتا ہے، اور بیددوسرے کی مال کو گائی دیتا ہے، وہ اس کی مال کو دیتا ہے۔ وہ اس کی مال کو دیتا ہے۔ وہ اس کی دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے۔ وہ

(7) منتيح البخاري، كتاب الاستقراض والديون، باب ما ينتمي من إضاعة المال والحديث: ٢٣٠٨، ٢٢، ١١٥٠

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے تکہ بمقابلہ باپ ماں کا حق زیادہ ہے، نیز ماں کزور دل ہے بہت جلد رنجیدہ ہوجاتی ہے یا اکثر اولاد وہاں سے آئ صد کرتی ہے اس کا تحرفید میں کا ذکر فرمایا ورنہ باپ کی نافر مانی بھی ممنوع ہے، اہلی عرب زندہ بچیوں کو ڈن کر دیتے ہے۔ وھات کے معنی بیس کہ جمیشہ لیتے رہنا بھی کمی کو دینا جمیس ہے ہیں کہ جمیشہ لیتے رہنا بھی کمی کو دینا جمیس ہاہیے ہی کہ لیما سکھے تو دینا بھی تکھے بعض نے فرمایا کہ اس کے معنی بیں واجب حقوق اوا نہ کرنا حرام کم کی سے پر میز نہ کرنا۔

س يعنى برتهم كى وجه بوجهنامل ندكرنا ياؤياده بولنالوكول عدماتكة رمنا-

سے جرام رسموں میں مال خرچ کرنا فعنول خریجی ہے، مال اڑا تا مال کی بربادی ہے، اچھا کھاتا پینا جب کداس میں اسمراف اور تکبیر نہ ہو بالکل جائز ہے ریفر مان عالی جامع کلمات میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا تکلف ہم وزن الفاظ بولٹاممنوع نبیس۔ (مرقات) (مراة المناجج شرح مشکو ة المصابح ، ج۲ ہم ۵ م ۷)

(8) صحیح مسلم، كتاب الايمان، بأب الكبائر وأكبرها، الحديث: ٢٣١ ـ (٩٠)، ص٠٢.

#### حکیم الامت کے مدتی پھول

ا بمعنى الله مان ياب كويا ان شل سالك كو كالى و يا اب

ع فے روبایاں میہ بات عقل کے خلاف ہے کہ کوئی بیٹا ہے ماں باپ کوگالی دے سے ان اللہ! وہ زمانہ قدوسیوں کا تھا کہ میہ جرم ان کی عقل میں نہ آتا تھا اب تو تعلم کھا۔ نا یا کق لوگ اپنے ماں باپ کوگالیاں دیتے ہیں ذراشرم کمیں کرتے۔۔

سحابہ کرام جنھوں نے عرب کا زمانہ جا البت و یکھا تھا، ان کی مجھ میں ینہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی وے گالیعنی مید بات ان کی مجھ سے باہر تھی حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے بتایا کہ مراد دوسر سے سے گائی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گائیاں دیتے ہیں اور بچھ کے اظہیں کرتے۔

صدیث ۸: شرح سندین اور بیبق نے شعب الایمان می عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنها ہے روایت کی، کہ رسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: میں جنت میں گیا، اس میں قرآن پڑھنے کی آ وازسی، میں نے پوچھا بیکون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا، حارثہ بن نعمان ہیں۔حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) نے فرمایا: یہی حال ہے احسان کا، عہی حال ہے احسان کا، حارثہ اپنی مال کے ساتھ بہت بھلائی کرتے ہے۔ (9)

شتم بمعنی سب کی سے کہا تیرا باپ احمق ہے یہ ہے سب کی سے کہا تیرا باپ زانی ہے حرامی ہے یہ ہے مطلب یہ ہے کہ کس کے بزوگوں کوتم براند کہوتا کہ وہ تمہارے بزرگوں کو برانہ کے بیر بی تھم اولا دو کزیزوں کے متفلق ہے تم کس کی بیٹی بہن بھا جی کوگائی نہ دوتا کہ وہ تمہاری دینی بہن بھا جی کوگائی نہ دے جیسے کہو سے دلی سنو سے بہت اعلی اخلاق کی تعلیم ہے کس نے کیا خوب کہا۔ شعر

مر ما در تویش دوست داری دشام کمن به مادد من

ابن الى الدنيا ميں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عند مرفوعا ہے کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کرنا اسے بہتان لگانا محمناہ کبیرہ میں سے ہے۔(مرقات) (مراۃ المناجِ شرح مشکوۃ المصابح،ج ہیں ۲۷)

(9) شرح اسنة ، كمّاب البروالصلية ، باب برالوالدين ، الحديث: ١٢ ١٣ ١٣ ١٣ م. ٢٢ م ٢٢ م. ٢٧ م.

تھیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ یعنیٰ ایک بارخواب میں ہم نے جنت دیمی تو کسی کوخوش الحانی سے قر آن مجید تلاوت کرتے پایا قراءۃ کی تنوین مضاف الیہ سے عوض ہے یعنی قراءۃ القرآن ۔

٣ ــ آب بزے جلیل القدر محالی ہیں ، فزوہ بدر واحد ہی اثریک ہوستے ، ایک بار حضور اقدی کی خدمت میں حاصر ہوئے حضور کے پاس کوئی فخص بیٹھا تھا آپ سے سلام کیا اس فخص نے بھی جواب دیا ، جب دوبارہ خدمت اقدی میں حاضر ہوئے تو حضور نے قربایا وہ صاحب جنہوں نے تم کوسلام کا جواب دیا حضرت جریل تھے۔ خالبًا حارث ای وقت وفات پانچے تھے ہوسکتا ہے کہ اس وقت زیرہ ہوں ، پہل احتمال تو ک ہے۔ سے تم کوسلام کا جواب دیا حضور انور کا قربان ہے جو محابہ سے فرمایا یا فرشتوں کی عرض ومعروض ہے جو انہوں نے حضور سے کی تو ذاکم کی جمع تعظیم کے لئے ہے۔

۲ \_ یہ قول را دی ہے کہ دہ اپنی ذیدگی ش اپنی والدہ کی بہت ہی خدمت کرتے ہتے اس کی وجہ ہے آئیں یہ عظمت ملی ۔ ۵ \_ اس عمبارت سے صاف معلوم ہوا کہ میدوا قعہ تحواب کی معراج کا ہے نہ کہ بیداری کی معراج کا جیسا کہ انجی عرض کی عمیار (مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصافح ، ج ۲ بص ۵۹)

حديث 9: ترندي في عبدالله بن عمرورض الله تعالى عنهما سے روايت كى ، كدرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في ما یا: پروردگار کی خوشنودی باب کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی تاخوشی باب کی ناراضی میں ہے۔(10) حدیث ۱۰: تر مذی وابن ماجہ نے روایت کی ، کدایک مخض ابوالدرداء رضی الله تعالیٰ عند کے پاس آیا اور بیکھا کہ برک مان مجھے سے ملم ویق ہے کہ میں این عورت کوطلاق وے دوں۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عند نے فر ما یا کہ میں نے سول الندسكى المند تعالى عليه وسلم كوفر مات سنا كه والدجنت كوروازون مين اللي كا دروازه هي، اب تيرى خوشى سه كه س دروازه کی حفاظت کرے یاضائع کردے۔(11)

حدیث اا: تر مذی وابو داود نے ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کی ، کہتے ہیں میں اپنی بی ہے محبت رکھتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنداس عورت سے کراہت کرتے ہتے۔انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو، میں نے نہیں دی پھر حضرت عمر رضی اللہ تیوائی عندرسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی خدمت میں عاضر ہوئے اور بیہ واقعہ بیان کیا ،حضور (صلّی الله تعانی علیه فاله وسلم) نے مجھ سے قرمایا کدا سے طلاق دے دو۔ (12) سے علما فرماتے ہیں کدا گروالدین حق پر ہوں جب تو طلاق دینا واجب ہی ہے اور اگر بی بی حق پر ہو جب مجلی والدین

(10) سنن الترندي، كمّاب البردالصلة ، باب ماجاء من الفعنل في رضا الوالدين، الحديث: ١٩٠٤، ج ١٩٠٠،

## تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا نالبُ اس وقت ؛ پ کی خدمت ہی کا ذکر ہوگا اس کیے صرف ؛ پ کا ذکر فرما یا ورنہ مال کا نجی ہے، تکم ہے بلکہ بطریق اولی اس کی مستحق ہے بمکن ہے کہ والد سے مرادجتس ہولیتن وفا دت والاخواد مرد ہو یا عورت بین ماں ہو یا باب مطبر انی نے معزت ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا فی رضا الوالدین ا در فی مخطم با ۔ وہ حدیث اس کی شرح ہے کہ والدے مراو والدین ہیں۔اضعۃ اللمعات نے فر مایا کہ حضور کا بیفر مان خود عبد مندابن عمرد سے تھا کہ وہ خود عابد زاہد تہجرگز ارشب بیدار ہے گران کے والدعمروابن عاص نے حضور سے شکایت کی کہ میں اسپتے ہیئے ا ناراض مؤل تب آب نے بان سے فرمایا۔ (مراة المناج شرح مشكوة المعائع، ج١٠ م ٢٥٥)

(11) الرجع السابق الحديث:١٩٠١، ج٣٥٠ ١٥٥٠.

#### حكيم الامت كي يحول

ا \_ یعنی فرمائے میں کی کروں اے طلاق دول یا ندوول کہ طلاق تمام مباح چیزوں میں بہت ہی تاپندید ، چیز ہے۔

۲ \_ مقصد میہ ہے کہ یا تو اپنی بیوی ہے اپنی مال کوراضی کر دوساس بہوگی سے کرا دویا طلاق دے دومراحة طلاق کا حکم ندویا کہ ایسی صورت میں طلاق دینا داجب نہیں بہتر ہے اور اگر مال باپ بیوی پرظم کرنے کا تھم دیں کہ اسے قرچہ شدوے اسے میکے میں چھوڑ دے تو ہرگز نہ كرسه كظم حرام ب مال باب كي اطاعت علم شرع كے قلاف شي تيل - (مراة المناتي شرح مشكوة المصابح، ٢٠ م ٢٥٨) (12) سنن أي داود، كمّاب الإدب، بأب في برالوالدين، الحديث: ٥١٣٨، ٣٣٣، ٣٣٣.

كى رضامندى كے ليے طلاق دينا جائز ہے۔

حديث ١٢: ابن ماجه في ابوامامه رضى الله تعالى عنه سے روايت كى مكه ايك مخص في عرض كى ، يارسول الله! ( صلّی القد تعالی علیہ فالہوسلم )والدین کا اولا دیر کیاحق ہے؟ فر ما یا کہوہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔(13) کیعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے کی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے ستحق ہو گے۔

حدیث الذبیبق نے ابن عباس رضی اللد تعالی عنها سے روایت کی، کدرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے فر، یا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرما نبردار ہے، اس کے لیے مبح ہی کو جنت کے دروازے کھل ج تے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہوتو ایک دروازہ کھاتا ہے اورجس نے اس حال ہیں منے کی کہ والدین کے متعلق خداکی نافر مانی کرتاہے، اس کے لیے سے ہی کوجہنم کے دوم دردازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہوتو ایک درواز ہ کھلٹا ہے۔ ایک مخص نے کہا، اگرچہ ماں باپ اس پرظلم کریں؟ فرمایا:اگرچہظم کریں، اگرچہظلم کریں، اگرچہظلم کریں۔(14)

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ش بداس ني لي بي كوكي ديني تراني جوگي من دنيادي وجه پر طلاق كاعم شدد يا جوگا \_

۲ \_ ظاہر میہ ہے کہ میدامروجوب کا ہے اور حضرت حبراللہ ابن عمر پر اس عظم کی بتا پر طلاق دینا واجب ہو گیما۔ مرقات نے فرمایا کہ امر استیاب کے لیے ہے بعن بہتر یہ ہے کہ طلاق دے دوتا کہتمہارے دالدتم پرناراض ندہوں۔(مراۃ المناجِج شرح مشکلوۃ المصابح، ج٢ بص٠٥٧) (13) سنن ابن ، جه، كماب ال دب، باب برالوالدين، الحديث: ١٦٢٣ م، جم ١٨٢٠.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ يعنى تيرے مان باپ تيرے ليے جنت دوزخ من داخله كاسب بين كدائيں خوش ركدكرتوجنتى بے كا انبير باراض كركے دوز في سي فرمان عالی وعده وعبد دونون کا مجموعہ ہے اگر چہ بیمال خطاب بظاہر خاص ہے تکر تھم تا قیامت عام ہے۔

(مراة المناج شرح مشكوة المعاجع، ج٢٩٠ مل ٢٤١)

(14) شعب الأيمان، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما فصل الحديث: ٢٠١٧ ٤، ٣٠٠، ٣٠٠ ٠

#### عليم الامت كي مدنى محول

ا بہاں مند فرما کر دومسئلے بتائے: ایک میر کہ مال باب کی اطاعت اپنی تاموری یا رزق میں برکت کے بیے نہ کرے بلک محض اس سے كرے كه اللہ تعالى كا تتم ب رب تعالى اس سے راضى رہے۔ودمرے ميدكدان كى فرمائبردارى ناج ئز باتوں ميں نہ كرے اگر وہ نم ز

۲ \_ کہ اگر اس حال میں مرجاد ہے تو مرتے بی ان میں داخل ہوجاد ہے۔دو دروازے کھولنا اس کی عزت افزائی کے لیے ہے درنہ ہے

صدیث ۱۱ بیبق نے ابن عمال رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جب اولا و اپنے والدین کی طرف نظر رحمت کر ہے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ہر نظر کے بدلے جج مبرور کا تواب لکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا، اگر چہ دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا: ہاں اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور اطیب ہے۔ (15) یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اس سے پاک ہے کہ اس کواس کے دینے سے عاجز کہا جا ہے۔

جنت میں داخلہ کے لیے ایک درواز و کھنٹائی کافی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق کے لیے جنت کے ہر درواز ہ پر پکار پڑے کی کہ ابو بکر ادھرے آ ہے۔ خلاصہ بیہ ہے کہ مال کی خدمت کا ورواز وعلیٰ د ہے باپ کی خدمت کا درواز وعلیٰ د ممکن ہے کہ ان دونوں درداز دن میں فرق ہو مال کی خدمت کا درواز وعظیم الثان ہو کہ مال کی خدمت اعلیٰ ہے۔ داللہ اعلم!

ساس کا مطلب اہمی عرض کیا گیا کہ ماں باپ کی ناقر مائی دو زخ کے دروازہ کھلنے کا ذریعہ ہے کہ نافر مان مرا اور دو زخ بیں گیا اگر چہ بعد
تیامت اس کی دومری نیکیاں دو زخ سے اسے تکال وی محر فی الحال تو دو زخ بیں جاسے گا، ماں باپ کی بدد عا بڑے سے بڑے متی کو آفت
میں ڈال ویتی ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ جر نے اسرائیل نے نماز کی وجہ سے مال کی بکار کا جواب ندد یا تو مصیبت بیں پھنس گیا کہ اسے زنا کی
تہمت گلی او گوں نے مارا اگر چہ پھر اپنی نیکیوں کی وجہ سے نجات یا گیا کہ تر خوار بچے نے اس کی پاکدامنی کی گوائی دی جس سے اس کی گئی
ہوئی عزت واپس آئی مگر ماس کی نا خوشی نے اپنارنگ وکھا دیا مال باپ کی نافر مائی ان کی بدد عاسے دب کی پناہ۔

سے سے مراد و نیادی ناانعمانی ہے دین گناہ مراونہیں مثل ایک باپ اپنے بیٹوں میں ہے ایک سے عمیت کم کرتا ہے دوسری اول دکواس پر سے جاتے دینا دی ناانعمانی ہے دوسری اول دکواس پر جہتے کہ دینا ہے کہ دینا ہے گر بیرمظلوم لڑکا ان کی خدمت ضرور کرےاس کی عوض اللہ تعالٰی اسے مالا مال کردے گا آڑ ما کرد مجھلو مال باپ کی خدمت مجمی رائیگال نہیں جاتی۔ (مراۃ المنازیج شرح مشکوۃ المصانیج بیج 1 میں 21)

(15) شعب الايمان، باب في برالوالدين، الحديث: ٢٥٨١، ج٢، ٥٢١.

#### تھیم الامت کے مدنی مچول

ا ۔ ضلاصہ بیہ ہے کہ اطاعت شعار لڑے کو ان کی فرمانبرداری کا ثواب توسلے گائی بیار وحیت سے انہیں دیکھنے کا ثواب بھی سلے گائے ور کرد کہ جب ماں باپ سے دیکھنے کا اثنا ثواب ہے تو جو مؤمن ان آتھوں سے حضور کا چیرہ انور محبت سے دیکھے اس کو ثواب کتا سلے گافقیر تو کہتا ہے کہ ان کے نام کو محبت سے دیکھنا چومنا بھی ثواب ہے۔شعر

خوشاوه وفتت کے دیدارعام تقران کا

خوشاده واتت كهطيبه مقام تفاال كا

اس سكل في معلى كدن بمرك نكابي ايك باريس الدون كى اس ليديد وال كريد مناسل كرايا

س بعن سے پوچھنے والے اللہ کریم کی دین پر تعجب نہ کراگر تو دن بھر میں ہزار بار مال باپ کو پیاد ہے و کھے لے تو تھے ہزار جج مقبول کا تو بسطے کا نوال میں سے کہ بیتوں نے ہم کوجتا بھی ماں نے حضور معطفے صلی اللہ عدید وسلم دنیا کو بسطے کا نوال رہے کہ بیتوں ہے ہم کوجتا بھی ماں نے حضور معطفے صلی اللہ عدید وسلم دنیا کو بخش اس ماں بیتن آمند خاتون معزمت عبداللہ وضی اللہ عنہما ہے جبت کا تو اب کٹنا ہوگا بیدوہ مال ہے جس کے قدم پاک پرس رہے ہے۔

حدیث ۱۵: امام احمد ونسائی ویبیقی نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی، کہان کے والد جاہمہ حضور اقد س منگی اللہ تعالٰی علیہ والد جاہمہ میں ازادہ جہاد میں تعالٰی علیہ والبہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والبہ وسلّم) میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والبہ وسلّم) سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد فر مایا: تیری ماں ہے؟ عرض کی، بال۔ فرمایا: اس کی خدمت لازم کر لے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔ (16)

عدیث ۱۱: بیبق نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر ما یا کہ س کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور بیران کی نافر مانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی اس کوئیکوکارلکھ دیتا ہے۔ (17)

جبان کی ما تیس قربان و فتار ہول ہاری جیسی سینکروں جانیں ان کے نام پر نجماور ہوں۔

(مراة السّاجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ ، م ٣٧٧)

(16) السندنلامام أحمد بن حنبل، حديث معاوية بن جاحمة ، الحديث: ١٥٥٣٨، ج٥، ص٠٩٠.

وسنن النسائي، كماب الجمعاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة والحديث: ١٠١٠ ١٠ من ١٠٥٠.

مكيم الامت كيدني محول

ا بيد معاوية محاني بن ان كوالدجابد ابن عباس ابن مرداس ملى بعي محاني بدابل حجاز سے بيل ـ

۲ \_ بنالباس ونت کفار کا د با و زیادہ نہ تھا بعض تھوڑ ہے مسلمان بھی ان کے مقابلہ کے لیے کافی تھے۔ نمر ضکہ اس ونت غزوہ فرض عین نہ تھا فرض کفامیر تھا۔

سے بین اپنی مال کے پاس رہواس کی خدمت کروتمہارے لیے اس وقت جہاد سے بہتر مال کی خدمت ہے کہ مال کوتمہاری خدمت کی ضرورت ہے۔

سے پاؤل کا ذکر فر ، کراشار ڈ بتایا کہ مال کی خدمت اور اس کے سامنے عاجزی ووٹوں ہی ضروری ہیں۔خدمت کے سرتھ اکڑنہ کرے اس کے پاؤل سے نگارہے تب جنت پائے گا۔ (مراۃ المتاجع شرح مشکوۃ المصائح ، ج۲ ہم ۲۷۹)

(17) شعب الديمان، باب في برالوالدين بصل في حفظ حل الوالدين يعدمونهما، الحديث: ٩٠٢ ٢، ٢٠٨م، ٢٠٠٠.

عكيم الامت كمدتى كھول

ا ۔ مال باپ کی نافر مانی میں حق اللہ کی تلفی مجسی ہے اور حق العباد کی بربادی مجسی لیند اسداسلامی گناہ مجسی ہے اور مال باپ کاحق مرما مجسی ، ورسمن مجسی ہے کبیرو۔

ا سینی بینا فرمان دالدین کی وفات کے بعد اولاً نافر مانی سے تو ہر کرنے پھر مرتے وم تک ان کے لیے گن ہوں کی بخشش کی وعا اور ایسال اور اس کرتا رہے تو رہ بنائی بزرخ میں اس کے مال باپ کو اس سے راضی کردے گا اور اس کا ممناہ کبیرہ تھا بغیر تو ہے سے حدیث کا: نسائی و دارمی نے عبداللہ بن عُمْرُ ورضی اللہ تعالٰی عنیما سے روایت کی، کہ دسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ منان یعنی احسان جنانے والا اور والدین کی نافر مانی کرنے والا اور شراب خواری کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔(18)

صدیث ۱۸: ترفدی نے ابن عمرض الله تعالٰی عنبها سے روایت کی، که ایک فخص نے نبی کریم صلّی الله تعالٰی علیه وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، که یارسول الله! (صلّی الله تعالٰی علیه کالم وسلّم) میں نے ایک برا محناہ کیا ہے، آیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا: کیا تیری وال زندہ ہے۔ عرض کی ہاں، فرمایا: تیری کوئی خالہ ہے۔ عرض کی ہاں، فرمایا: اس کے ساتھ احسان کر۔ (19)

حدیث ۱۹: ابو داود و ابن ما جہنے الی أسید ساعدی رضی اللہ تعالی عند ہے ردایت کی، کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ و لہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہے کہ بن سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ اللہ اللہ تعالی علیہ و لہ وسلّم ) میرے والدین مریحے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باتی ہے؟ اللہ اللہ اللہ اللہ کے علیہ و اللہ میں مریحے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باتی ہے؟ فرمایا: ہاں ان کے لیے دُعا و استغفار کرتا اور جو اُنھوں نے عبد کیا ہے اس کو پورا کرتا اور جس رشتہ والے کے ساتھ انھیں

مع ف نہیں ہوتا۔ (مرقات) آپ مال باپ کے بعد ان کا تیجہ، چالیسوال، بری دغیرہ اور وقتاً ان کے نام پر خیرات جو کیا کرتے ہیں ان سب کی اصل بیرحدیث ہے ملکہ ہر نمازی نماز ختم ہوتے وقت مال باپ کو دعا کی دے کر سلام پھیرتا ہے رب اغفر کی ولوالدی۔ (مراقالمنا نیج شرح مشاؤی المصابح، ج۲ ہم ۲۷)

(18) سنن امنساكي ، كمّاب الرثربة ، باب الرواية في المدمنين في الخر، الحديث: ٥٩٨٦، ٥٩٥م.

(19) سنن الترندي، كتاب البروالصلة ، باب في برالخلة ، الحديث: ١٩١١، ج٣٥، ١٩٢٠.

حکیم الامت کے مدفی پھول ا یعنی میں نے تولی یا عملی بدترین گناہ کرلیا ہے ایسے بدترین گناہ کی بھی توبہ ہو مکتی ہے یا نہیں۔ نیال رہے کہ یہ ں سواں عمناہ کے متعلق ا یعنی میں نے تولی یا عملی بدترین گناہ کرلیا ہے ایسے بدترین گناہ کی بھی توبہ ہو تا ہے۔ ہے کی بندے سے تق سے متعلق نہیں کے تق العبد بغیرادا کیے یا بغیراس صاحب تق سے معاف کیے معاف نہیں ہوتا۔

ے کی بندے ہے ت نے کہ دوہ نوش کہ اس سے بو چھانیس کرتو نے گناہ کیا گیا ہے تا کہ دہ لوگوں کے سامنے بیان کرکے رسوانہ ہو حضور کو

اس یہ ہے تعفور کی نثان پر دہ نوش کہ اس سے بو چھانیس کرتو نے گناہ کیا کاحق نیس مارا ہے جس کی معانی صدر حمی وغیرہ نیک کس سے معلوم تھی کہ اس نے گناہ کیا ہے جو صلہ دحی کی وجہ سے معانی ہوتے ہیں کہ صلہ دحی ہجی نیکی ہے اور نیکیوں سے بوسکے ہیں فرمان عالی سے دومسلے معلوم ہوئے: ایک میر کہ صلہ دحی سے گناہ معاف ہوتے ہیں کہ صلہ دحی ہجی نیکی ہے اور نیکیوں سے بوسکے ہیں فرمان عالی سے دومسلے معلوم ہوئے: ایک میر کہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں کہ صلہ تو بہ ہمی حجب کرتی معانی ہوتی ہوتے ہیں کہ معانی ہوتی ہوا۔

الس کی معانی ہوتی ہے، دب تعانی فرماتا ہے: "اِن الْحَسْمَ فَتِ ہُوہ گناہ کے حدی ہواں سے نی کریم کے علم غیب کا بھی شوت ہوا۔

الس معانی ہوتی ہے، ہو مشکو تا الحق ہوتے ہیں قدر الحوجة تو ہہ گناہ کے حدی ہواں سے نی کریم کی غیب کا بھی شوت ہوا۔

الس معانی ہوتی ہے مشکو تا الحق ہوتے ہی قدر الحوجة تو ہہ گناہ کے حدی ہواں سے نی کریم کی غیب کا بھی شوت ہوا۔

الس معانی ہوتی ہے مشکو تا الحق ہوتی ہواں سے نی کریم کی خوات ہوتے ہوتے ہوں۔

الس معانی ہوتی ہے مشکو تا الحق ہوتی ہواں سے نی کریم کی خوات ہوتے ہوتے ہوں۔

الس معانی ہی تعانی کی تو ہو علائے کرے التو ہوتی تو ہوتی ہواں سے نی کریم کی خوات ہوتے ہی ہوتے ہوتے ہوتے ہوتے ہیں۔

وسلم) منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا: آمین، جب دوسرے پر چڑھے کہا: آمین، جب تبسرے درجہ پر چڑھے کہا: آمین۔ جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم) منبرے اُترے ہم نے عرض کی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی عدیہ فامہ وسلم)

(20) سنن أي داود، كمّاب الاوب، باب في برالوالدين، الحديث: ١٩٢٢، ج ١٩٠٠م ١٩٣٠.

#### حكيم الامت ك مدنى محول

ا۔ آپ سحائی ہیں، انصاری ہیں، تمام فروات ہیں حضور کے ماتھ دہ ہا ہے بہت محدثین نے روایات کیں آخر میں نابٹا ہو سکے شے، ۸۷ اٹھٹر مال عمر یائی مواجع ما تھے میں وقات ہوئی، آپ مارے بدری سحابی آخری محائی شنے کہ آپ کی وفات سے بدری سحابہ کا سلمائے موا، بڑی مخلتوں برکتوں والے شنے رضی الند عند۔ یعنی میرے مان باپ کا انتقال ہو چکا ہے اب ہیں ان سے کوئی سوک کیے کرول دل چاہتا ہے کہ سلمائی تم رہے۔

ا سینی اب تم ان کے ساتھ چوھم کے سٹوک کر یکے ہو: ایک تو ان کے لیے دعاء تیر اور ان کے گناہوں کی معافی کی رہ سے درخواست ، دعا شی تماز جنازہ بھی واقعل ہے۔ (مرقات) ہر تماز کے آخر ش رہ افغر فی واوالدی پڑھنا بھی ، بن کے نام پرصداتات و کھا بھی ان کی طرف ہے تی بدل کرنا کی مان کا جیجہ وہوا ، جالیہ انسان کرنا بھی غرضکہ بدایک افظ بہت جامع کی ان کی وہیت چوٹ ان کی وہیت چوٹ کرنا بھی غرضکہ بدایک افظ بہت جامع ہے لین ان کی وہیت چوٹ کرنا بھی مراکع ہوں وہ جورا کرنا بی ہے لین ان کی وہیت چوٹ ان کی وہیت چوٹ کرنا ہی انسان کی وہیت چوٹ کرنا ہی ہوں وہ جورا کرنا ہی جی ان کی وہیت جو ان بھی واقع ہے ، اگر مال باب کسی تاریخ بی جی ادا کے ترض بھی واقع ہے ، اگر مال باب کسی تاریخ بیل خیرات کرتے ہیں یہ جی وہی تی بہت مسجد جی ان مسجد کی آبادی کی کوشش کرتے ہیں یہ جس مسجد جی آبادی کی کوشش کرتے ہے یا میانا و شریف کرنا ہو تی کرتے ہیں یہ جس مسجد جی آبادی کی کوشش کرتے ہیں وہی واقع ہیں۔

سے الرفرمان عالی کے دومطلب اوسکے جی اگی ہے کہ جن ازیزواں سے دشتہ مرف مال یا باب کی وجہ سے او دومری وجہ سے ند اوال سے سلوک کرنا کہ یہ میرسے والدین کی خوشنود کی کا فرجہ ہے اس میں جائی بین ، پچیا موں ، پھوپھی خالہ سب ہی داخل الل ۔ دومرے یہ کہ خالعی رضا و والدین کے لیے الن سے سلوک کرنا اپنی ناموری یا شہرت وغیرہ کو وقل شد سے اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کی رضا کے لیے کام کرنا بھی بعض صورتوں میں قواب کا باعث ہے لیذا حضور کی رضا کے لیے نیک افغال کرنا بالکی جائز ہے الاس نے کہ بھی کا میں کرنا بھی بعض صورتوں میں قواب کا باعث ہے لیذا حضور کی رضا کے لیے نیک افغال کرنا بالکی جائز ہے الاس یہ کا میں کہ اس بال جائے ہے دوستوں میں تو دوسر سے احتمال کو افغال کرنا بالکی واقع ہے اور ان کی فدمت الن پر مال خرج کرنا بھی شال ہے وار ان کی فدمت الن پر مال خرج کرنا بھی شال ہے ، دیا ہے دوستوں مال کی سینیوں سے سلوک کرے۔ (مراة المنا جی شرح مشکل قالعہ سے دیا ہے ۔ اس کے دوستوں مال کی سینیوں سے سلوک کرے۔ (مراة المنا جی شرح مشکل قالعہ تھی دیا ہم ہے دوستوں مال کی سینیوں سے سلوک کرے۔ (مراة المنا جی شرح مشکل قالعہ تا ہے دیا ہم ہے اور ان کی فدمت الن پر مال خوری کرنا بھی شال ہے ، دیا ہا ہے دوستوں مال کی سینیوں سے سلوک کرے۔ (مراة المنا جی شرح مشکل قالعہ تا میں جی ہم ہوں ہے )

ہے آج ایسی بات سی کہ بھی ایسی ہیں سنا کرتے تھے۔

فرمایا کہ جرئیل میرے پاس آئے اور ریم کہا کہ اسے رحمت الی سے دوری ہو،جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، اس پر میں نے آمین کی ۔ جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا، اس مخف کے لیے رحمت الہی سے دوری ہو،جس کے سامنے حضور (صلّی اللّہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم ) کا ذکر ہوادر وہ حضور (صلّی اللّہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم ) کا ذکر ہوادر وہ حضور (صلّی اللّہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم ) کالہ وسلم ) پر درود نہ پڑھے، اس پر میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا اٹھون نے کہا، اس کے لیے ووری ہو، جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھایا آیا اور اٹھول نے اسے جنت میں داخل ند کمیا، میں نے کہا

صدیث ۲۱: بیبقی نے سعیر بن العاص رضی الله تعالی عند سے روایت کی ، که رسول الله صلّی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا: بڑے بھائی کا حجو نے بھائی پر ویسائل حق ہے، جیسا کہ باپ کاحق اولاد پر ہے۔ (22)

حدیث ۲۲: سیح بخاری وسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی، کہرسول اللہ سکی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا که جب الله نتعالی مخلوق کو پیدا فر ماچکا، رشته ( که میجی ایک مخلوق ہے ) کھڑا ہوا اور در بار الوجیت میں استغاثہ کیا، ارشادِ اللِّي موا: كيا ہے۔ رشتہ نے كہا، ميں تيرى پناہ ما نكتا موں كافيے والوں سے۔ ارشاد موا: كيا تو اس پر راضى تبيل كه جو تخصے ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو سخمے کائے میں اسے کاٹ دوں گا؟ اس نے کہا، ہاں میں راضی ہوں، فر ما یا: تو بس

(21) استدرك لعما كم ممماب البروالصلة ، باب لعن الله العاق لوالديه . . . إلى ما كاديث : ٨ ٢٥٣ ع ٢٠١٠ م

علیم الامت کے مدنی پھول

یعنی ایسا مسلمان خوارو ولیل ہوجائے جومیزا نام من کر درود نہ پڑھے۔عربی جی اس بددعا ہے مراد اُظہار نارانسی ہوتا ہے حقیقتنا بددعا مرادنہیں ہوتی، اس عدیث کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ ایک بی جس اگر چند بارحضور کا نام شریف آ و ہے تو ہر ہار درود شریف پڑھنا واجب ہے، تمریداستدل کے کزورسامے کیونکد زیند آنف ہاکا کلہ ہے جس سے درود کا استحباب ثابت بوسکتا ہے نہ کہ دجوب مسطلب سے ے کہ جو بلامحنت دس رحمتیں ، دس در ہے ، دس معافیاں حاصل نہ کرے بڑا بیوتوف ہے۔

٣ \_ يعنى و دمسمه سمجى ذليل دخوار بهوجائے جو رمضان كامهينه پائے اور اسكا احرام اوراس شن عبادات كركے گناہ نه بخشوائے ، يونكى وہ بھى خوار ہوجس نے جوانی میں ماں بآپ کا بڑھا پا پایا گیران کی خدمت کر کے جتنی نہ ہوا۔ بڑھا پے کا ذکر اس لیے فر مایا کہ بڑھا ہے میں اولا و ک خدمت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اس وقت کی دعا اولا دکا بیڑا پار کردیتی ہے۔خیال رہے کہ بیے تینوں چیزیں مسلم نوں کے بیے مفید ہیں، کافر کسی نیکی ہے جنتی نہیں ہوسکتا، ہاں بعض نیکیوں کی وجہ ہے اسے ایمان لانے کی توفیق مل جاتی ہے اور بعض کی برکت سے اس کا عذاب بلكا بوجاتا ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصائع، جمع بس ١٥٣)

(22) شعب الا يمان، باب تي برالوالدين، فصل في صلة الرحم، الحديث: ٩٢٩ عـ ٢١٠م. (22)

يى ہے۔(23)

صدیث ۲۲۰ میچ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: رحم (رشتہ) رحمن سے مشتق ہے، اللہ تعالٰی نے فرمایا: جو تجھے ملائے گا، میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کا لے گا، میں اسے کانوں گا۔ (24)

صدیث ۲۴ می بخاری و مسلم میں اُم المونین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے مروی، کہ رسول اللہ تعالی علیہ صدیث ۲۴ نے و وسلم نے فرما یا کہ رشتہ عرش اللہ سے لیٹ کر رہے کہتا ہے : جو جھے ملائے گا، اللہ (عزوجل) اس کو ملائے گا اور جو مجھے کا فے گا، اللہ (عزوجل) اسے کا فے گا۔ (25)

(23) مي البخارى، كماب الدوب، باب من وصل وصله الله، الحذيث: ١٩٨٥، ج ١٩٠٠م، ٥٩٨.

(24) الرقع السابق، الحديث: ٥٩٨٨، جمين ٩٨٠.

حكيم الأمت كيدني يعول

ا يعنى معبود حقيق مول اسب من في مول اسب كا دا تا مول ـ

ا رقم سے مرادیا تو رقی رشتے اور قرابت داریاں ہیں یا خاص رحم ہے لین بچہ دانی جوعورت کے پیٹ میں ہے کہ بیرتمام نسی رشنوں کا ذریعہ ہے۔

سے بعن اسے نام سے اس کا نام بنایا یہاں اشتقاق مرنی مرادبیس کداس قاعدہ سے تو لفظ رحمن بنا ہے رحم سے۔

ہم یعنی جورشتہ وارول کے حقوق ادا کرے گا جی اے اپنے سے ملالوں گا اور اپنی رحمت تک پہنچادوں گا اور جوان کے حقوق اوانہ کرے گا یا ان پرظلم کرے گا بیں اے اپنی رحمت سے دور کروں گا جو مجھ سے ملنا جا ہے وہ اسپتے عزیزوں کے حق اور کرے گا یا ان پرظلم کرے گا میں اسے اپنی رحمت سے دور کروں گا جو مجھ سے ملنا جا ہے وہ اسپنے عزیز وال کے حق اوا کرے۔

(مراة المناتي شرح مشكوّة المماع، ج٢ بس ٤٤٠)

(25) صحيح مسلم، كمّاب البروالصلة ... إلخ، باب صلة الرحم... الخ، الحديث: ١٤ ـ (٢٥٥٥) بس ١٣٨٣.

حكيم الامت كے مدنی پھول

ا اس عبدت کے معنی پہلے بیان ہو بھے کہ جورشہ دارول کا حق ادا کرے گا اللہ ہے قرب یائے گا اور جوادا نہ کرے گا یا ان پرظلم کرے گا
وہ اللہ کی رحمت سے دور ہوجادے گا۔ اس میں گفتگو ہے کہ رشتہ دارول کی حد کیاں تک ہے جس کے حقوق ادا کرنا ضرور کی جس معنی ما و
اند کی رحمت سے دور ہوجادے گا۔ اس میں گفتگو ہے کہ رشتہ دارول کی حد کیاں تک ہے جس کے حقوق ادا کرنا ضرور کی جس معنی مناور میں جمع کرنا جرام ہے
ان فراید کی رحم ہے بعض نے نور کی جس کو میراث بھی کے وہ ذی رحم ہے لہذا والدین ،اولاو، بھائی، بہن بچھاموں ان کی اولاد سب ذی رحم
ایل یہ بی قول قول ہے۔ (مرقات) رب توائی فرما تا ہے: "وَاُولُوا الْحَرَّتَ الْمِر بَعْضَهُدُ اَوْلَی بِیَعْضِ "۔ یہ گفتگوذی رحم کے سے

حدیث ۲۵: ابوداود نے عبدالرحن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی مسیم ہیں: بیس نے رسول اللہ صلّی ! الله تعالی علیه وسلم کوفر ، تے سنا کہ اللہ تبارک و تعالی نے فر مایا: میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں ، رحم (بیعنی رشنہ) کو میں نے پیدا کیااوراس کا نام میں نے اپنے نام سے شتق کیا، لہذا جواے ملائے گا، میں اسے ملاؤں گا اور جواسے کا نے گا،

میں اسے کا ٹول گا۔ (26) حدیث ۲۶: سیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عندہ دوایت ہے، کہ رسول اللہ مسلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بیہ پہند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہواور اس کے اثر (بینی عمر) ہیں تا خیر کی جائے ، تو اپنے رشتہ

والوں کے ساتھ سلوک کرے۔ (27) صدیث کا: این ماجد نے تو بان رضی اللہ تعالی عندسے روایت کی، کدرسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے

متعلق ہے ان کے علاوہ دوسرے قرابت دار جیسے ساس،سالا،رضائی ماں رضائی جمالی لینی ان کے ساتھ بھی سلوک کرے،رہاتا ہے: "اب ذا الْفُرْنِي حَقَّه الصفور ملى الله عليه وسلم نے حضرت عليه اور جناب توبيه محريزوں سے سلوك كئے۔

٢\_ قاطع سے مراد یا تو ڈاکو ہے یعنی قاطع طرایق (راو بار) یا قاطع رحم یعنی حقوق ادانه کرنے والا دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں اس لیے بیرحدیث اس باب میں او تی می یعنی بیاوگ اول جنت میں ندجا کیں مے پہلے سزایا تھی مے بھرجا تھی۔

(مراة المتاتي شرح مشكوة الممائع، ج٢، ص ٥٥٧)

(26) سنن استرمذي بمثاب البروالصلة ، باب ماجاء في قطيعة الرحم، الحديث: ١٩١٣، ج٣ بس ١٢٣٠. وسنن أي دادد، كمّاب الزكاة، باب في صلة الرحم، الحديث: ١٦٩٣، ج٣، من ١٨٨٠.

(27) صحيم سلم، كمّاب البردالصلة ٥٠٠ إلى، باب صلة الرحم ١٠٠٠ لي الحديث: ٢١-(٢٥٥٧) بم ١٣٨٣.

حکیم الامت کے مدنی محول

ا نهاء کہتے ہیں دیر لگائے کوہس کیے ادھار کونسیہ کہا جاتا ہے کہ دہاں مال دیر سے ماتا ہے۔ اثر کہتے ہیں نشان قدم کوہمر نے سے نشان قدم جاتے رہے ہیں کہ پھرانیان جلتا پھرتانیں، پھرزندگی کواٹر کہنے گئے کہ زندگی ہیں نشان قدم زمین میں پڑتے ہیں۔موت میں ویر نگانے ے مراد ہے عمر دراز دینا لیعنی جورزق میں برکت غمر میں ورازی چاہے وہ رشتہ دارول ہے اچھا سلوک کرے۔ تحیال رہے کہ نقد پر تیمن قسم ک ہے: مبرم ،معلق ،مشابہ مبرم ،تقذیر مبرم میں کمی وہیشی نامکن ہے تکر باتی دونقذیروں میں کمی ہیشی ہوتی رہتی ہے۔دعا نیک اعمال سے عمر بر ر جائے ،ور بدرہ بر مل سے عر کھٹ جانے کا یہ تل مقصد ہے کہ آخری دوقتم کی عمریں گھٹ بڑھ جاتی ہیں۔ہم بید مسئلہ باب القدر میں بیان کر بچلے ہیں اور تنسیر بھی سے پہلے پارہ بیں مجمع عرض کر بچلے ہیں۔ویکھو حصرت آدم علیہ السلام کی عمر بی نے ساٹھ سال کے سووں ابریں ہوگئ ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وعاہے وفات یافتہ لوگ بی جاتے ہتھے اور زعرہ رہتے ہتھے۔ بی نے ساٹھ سال کے سووں ابری ہوگئ ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وعاہے وفات یافتہ لوگ بی جاتے ہتھے اور زعرہ رہتے ہتھے۔ (مراة المناجيح شرح مشكوّة المصابح ، ج٢ بس ٨ ٣٨ )

فر ما یا کہ نقذ پر کوکوئی چیز رونہیں کرتی مگر دعا اور بر۔(28) لینن احسان کرنے سے عمر بیں زیادتی ہوتی ہے اور آ دم مناہ کرنے کی وجہ سے رزق ہے محروم ہوجا تا ہے۔

ال حدیث کا مطلب سے کہ دعاہے بلائی دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقذیر سے مراد تقذیر معلق ہے اور زیادتی عمر کا مجل کے مراد کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے تواب اُخروی مراد ہے کہ مناہ اس کی محروم کا سبب ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض صور تول میں دُنیوی رزق سے بھی محروم ہوجائے۔
سبب ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض صور تول میں دُنیوی رزق سے بھی محروم ہوجائے۔

حدیث ۲۸: عالم نے منتدرک میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنها ہے روایت کی، رسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر مایا: اپنے نسب پہچانو تا کہ صلہ رحم کرو، کیونکہ اگر رشتہ کو کا ٹا جائے تو اگر چہ قریب ہو وہ قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو ووزنہیں اگر چہ دور ہو۔ (29) جائے تو دور نہیں اگر چہ دور ہو۔ (29)

(28) سنن ابن ما جه، كماب الفتن عباب العقوبات، الحديث: ٢٢٠ مه، جهم م ١٩٩٠.

#### عيم الامت كي مدنى محول

ا \_ آپ کے حالات پہلے بیان ہو بچے کہ آپ ثوبان ابن بجد دہیں، کنیت ابو عبداللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، سمر وحضر ہیں قیام رہا وہاں ہی ہے ہیں وفات ہائی۔
ہیں صفور کے ساتھ رہے ، حضور کی وفات کے بعد شام جلے سمتے ، پہلے رملہ ہیں پھر حمص ہیں قیام رہا وہاں ہی ہے ہی ہیں وفات ہائی۔
۲ \_ نقلہ یر معتق ہے اور وعا سے مراو وعائے مقبول ہے تحواہ ابنی وعا ہو یا کسی بزرگ کی ، نقلہ یر مبرم کسی طرح بھی نہیں بدل سکتی۔ (مرقات و اشحہ) نقلہ یر معتق کہتے ہیں اسے ہی جو شرائط و قیود پر موقو ف رکھی گئی کہ فرشتوں سے فرمایا گیا ہو کہ فلال شخص اگر میر کرے گا تو اس کا مید سے ہوگا علم اللہ بیس تبدیلی نہیں ہو سکتی۔
ہوگا علم اللہ بیس تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

س یعنی اپنے مال ہاپ اور قرابت وارعزیزوں سے اجھاسلوک کرنا محر بڑھاؤیتا ہے اس کا مطلب بھی وہ بی ہے جو ابھی تقدیر بدلنے کے متعمق عرض کیا مجمد اللہ کی اور اس کا تطعی فیصلہ اس میں زیادتی کی نائمکن ہے، ووسری عمر معلق جہ س متعمق جہ س کر شتوں اولیا واللہ کو اطلاع بول دی می موکدا کر بید قلال نیکی کر ہے تو اس کی عمر اتنی ہوگی اگر عمراہ کی جب بیرہ نیکی کر لیتا ہے تو اس سے کم جب بیر بندہ نیکی کر لیتا ہے تو است وہ بی زیادہ عمرال جاتی ہے جو نیکی پر معلق تھی۔

۳ \_اس فرمان کے چند معنی این :ایک مید کد گناہوں ہے رزق آخرت لیعنی ٹواب اٹمال گھٹ جاتا ہے۔ دوسرے مید کہ مؤس کا محناہوں کی وجہ دجہ سے رزق روحانی لیعنی اخلاص، اطمیعان قلب، دل کا چین وسکون، رغبت الی اللہ گھٹ جاتی ہے۔ تیسر ہے یہ مؤس ایپنے ممناہول کی وجہ سے تنظی رزق، یا بلاوں میں گرفتار ہوجاتا ہے تا کہ ان کی وجہ سے گناہوں سے توبہ کرکے پاک وصاف ہوکرونیا ہے جائے لہذا اس فرمان پر معنائی رزق، یا بلاوس میں گرفتار ہوجاتا ہے تا کہ ان کی وجہ سے گناہوں سے توبہ کرکے پاک وصاف ہوکرونیا ہے جائے لہذا اس فرمان پر معنائی کہ اکثر مقلوک الحال ہوتے ایں اور فائق و جرکار بڑے مالدار۔ (مرقات، اشعہ)

(مراة المناجيح شرح مشكوة المعانع، ج٢، ص ٥٥٧)

2) المستدرك، كمّاب البروانصلة ، باب ان الله يعمر بالقوم الزمان للهم لارحامهم ،الحديث: ٢٢٣٥، ج٥،٥ ٢٢٣٠.

صدیث ۲۹: تر مذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرہ یا: اسٹے نسب کو اتن سیکھوجس سے صلہ رخم کرسکو، کیونکہ صلہ رخم اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے اس سے مال میں زیادتی اور انر (یعنی عمر) میں تاخیر ہوگی۔ (30)

صدیت + سا: حاکم نے متدرک میں عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ منائی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم سنے نے فرمایا: جس کو بیہ پہند ہو کہ عمر میں درازی ہواور رزق میں وسعت ہواور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالٰی سے ڈرتا رہے اور رشتہ والوں سے سلوک کرے۔(31)

حدیث اسا: شیح بخاری ومسلم میں جبیر بن مطعم رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے، که رسول الله مثلی الله تعالی علیه وسلّم نے فرما یا که رشته کا شنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (32)

صدیث ۳ سا: بیبق نے شعب الایمان میں عبداللہ بن اُئی اُونیا رضی اللہ تعافی عند سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعافی علیہ وسلّم کو میں نے بیفر ماتے سنا کہ جس تو م میں قاطع رحم ہوتا ہے، اس پر رحمت البی نہیں اُئر تی ۔ (33) صلّی اللہ تعافی علیہ وسلّم صدیث ساسا: تر فدی و ابو داوو نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سکّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرما یا: جس گناہ کی مزاونیا میں بھی جلد ہی و سے دی جائے اور اس کے لیے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے، وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔ (34) اور بیبق کی روایت شعب الایمان میں انھیں سے بول ہے کہ جینے گناہ ہیں بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔ (34) اور بیبق کی روایت شعب الایمان میں انھیں سے بول ہے کہ جینے گناہ ہیں

تھیم الامت کے مدنی مچھو<u>ل</u>

ا یعنی جس توم میں ایک مخص اپنے عزیزوں کی تی تلفی کرتا ہواور دومرے لوگ اس کے ای گناہ پر مدد کرتے ہوں یا باوجود قدرت کے اسے ای گناہ ہے باوجود قدرت کے گناہ سے ندرو کتا ہمی گناہ ہے یا اسے اس خطم سے ندرو کتے ہوں تو وہ سب لوگ رحمت سے محروم ہیں گناہ کرتا ہمی گناہ ہے باوجود قدرت کے گناہ سے ندرو کتا ہمی گناہ ہے یا اسے اس خطر میں ایک کی شامت سے بیسب لوگ رب کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں لیڈ اسطاب وہ ضح ہے۔
مصلب ہے کہ اس ایک کی شامت سے بیسب لوگ رب کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں لیڈ اسطاب وہ شکو قالمانے ، ج1 میں ادعا کے اس ایک کی شامت سے بیسب لوگ دب کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں لیڈ اسطاب مشکو قالمانے ، ج1 میں ادعا کے اس ایک کی شامت سے بیسب لوگ دب کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں لیڈ اسٹانے مشکو قالمانے ، ج1 میں ادعال

(34) سنن الترزي، كمّاب صفة القيامة ، باب: ١٢٣، الحديث: ٢٥١٩، ٢٣٩م.

تھیم الامت کے مدنی پھول میں الامت کے مدنی پھول اے چنی تن م تناہوں کی سزا آخرے میں لیے گی کیونکہ دنیا دارالعمل ہے آخرت دارالجزاء گر دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا

<sup>(30)</sup> سنن التريذي بأثباب البروالصلية ، باب ماجاء في تعليم النسب الحديث:١٩٨١، ج ١١،٩٠٠م ١٩٠٠٠

<sup>(31)</sup> المستدرك، كرّب اببر والصلية ، باب من سره أن يدفع عنه جيّة السوو... إلح ، الحديث: ٣٢٢ ٢٠٠.ج٥، ص٢٢٢.

<sup>(32)</sup> صبح مسلم، كمّاب البروالصلة من إلخ، باب صلة اليم مد إلخ ، الحديث: ١٨ ـ (٢٥٥٦) يم ١٢٨٣.

<sup>(33)</sup> فعب الايمان، باب في صلة الارحام، الحديث: ١٢٩ ك، ١٢٠٠م ١٢٠٠٠.

ان میں ہے جس کو اللہ تعالٰی چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سواوالدین کی نافر مانی کے، کہ اس کی سز ازندگی میں موت ہے سلے ری جاتی ہے۔(35)

صدیث ماسو: سیح بخاری میں این عمر ورضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہرسول اللہ سأی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: صلدری اس کا نام تبیل که بدله دیا جائے لینی اس نے اس کے ساتھ احسان کیا اس نے اس کے ساتھ کردیا، بلکہ ملدری کرنے وال وہ ہے کدادھرے کا ٹا جاتا ہے اور بیرجوڑتا ہے۔ (36)

حدیث ١٣٥ سي مسلم ين ابو ہريره رضى الله تعالى عندے روايت ہے، كدايك فخص نے عرض كى، كديارسول امتد! (صنی الله تعالی علیه کاله وسلم )میری قرابت والے ایسے ہیں کہ میں خصیں ملاتا ہوں اور وہ کا نیتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کوتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حکم سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت كرتے ايں۔ارشادفرمايا:اگرايسا بي ہے جيساتم نے بيان كيا توتم ان كوگرم را كھ پھنكاتے ہوادر ہميشداملد (عزوجل) كى طرف سے محصارے ساتھ ایک مددگاررہے گا، جب تک محصاری بہی حالت رہے۔(37)

ل جاتی ہے اور آخرت میں بھی سلے گی: ایک بغی مروسرا رشتہ داروں کاحق ادا نہ کرنا ان کی حق تلفی بغی ہے معی ظلم بھی ہیں ، بادشہ اسلام پر بخادت كرنائجى وكبروفروركرنائجى يهال تينول معنى كااخمال ب\_ر (مرقات) ويكها كمياب كه مال باب كوستانے وال ونيا بيس مجى جين سے نہیں رہتا در بدر پھٹکارا چرتا ہے مال باپ کا خدمتگار دنیا میں عیش چین ،عزت یا تا ہے بیرمیرا خود ابنا تجربہ ہے۔طبرانی کی روایت میں ہے کہ عزیزوں کی حق تلفی نحیانت اور مجموث اس لائق میں کدان کی سزا وونوں جہان میں ملے ،رشتے واروں کی خدمت میں وہ نیکی ہے جس کی جزا دونوں جہان میں ملتی ہے جتی کے بعض لوگ فائن فاجر ہوتے ہیں تحررشتہ داروں سے سلوک کی وجہ سے ان کی مال واولا دہیں برکت ہوتی ہے۔ (مرقات) میکی تجربہ ہے بعض فساق مال باپ کی فدمت کی برکت سے بہت پھلتے بھولتے ہیں۔

(مراة المنافي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس ٢٢٧)

(35) شعب الريمان، باب في برالوالدين، فعل في عنوق الوالدين وما جاء فيه الحديث: ٨٨٨ من ٦٠ يس ١٩٠٠.

(36) تصحيح البخاري، كمّاب الادب، باب ليس الواصل بالمكافئ ، الحديث: ٥٩٩١، ج٣، ص٩٨.

#### حكيم الامت كي مرنى بحول

ا \_ بعنی جو خص، بے عزیز دل ہے سلوک کر سے مگر بدل ش کدوہ کھ کرین تواس کی توض میجی کرے وہ ناتص ہے، کال رشتے جوڑنے والا وہ ہے جوایے عزیزوں کی برائی کابدلہ بھلائی سے کرے کہ وہ اس برزیادتی کریں توبیالوک کرے راس کی تغییر صفور ملی متدعیہ وسم کاعمل شریف ہے۔ یوسف علیہ السلام نے محاتیوں کے علم سبہ کران کی پرودش فرمائی ، دب تعالٰی فرما تاہے ؟ اِ افع یا لَیْ بی انتشل ، غرضیکہ یہ حدیث کمال اخلاق کی تعلیم دے رہی ہے۔ (مراة المناجِح شرح مشکوٰ ة المصافح ، ج۲ بس ۵۵۳) (37) صحيح مسم، كمّاب البرد الصلة ... إلخ مياب صلة الرحم ... إلخ ، الحديث: ٢٣ـ (٢٥٥٨) بم ١٣٨٠.

# 

صدیث ۲ سا: حاکم نے متدرک میں عقبہ بن عامرض اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی ، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ملا قات کو کیا۔ میں نے جلدی سے صفور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واللہ وسلّم) کا دست مبارک پکڑلیا اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) سنے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑلیا۔ پھر فرمایا: اے عقبہ او نیا و آخرت کے افعال اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی عبیہ والہ وسلّم) سنے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑلیا۔ پھر فرمایا: اے عقبہ او نیا و آخرت کے افعال اخلاق یہ بیل کہ تم اس کو ملا و ، جو تصویر جدا کرے اور جو تم پرظلم کرے ، اسے معالف کر دواور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہواور رزق میں وسعت ہو ، وہ اینے رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرے۔ (38).



# مسائل فقهيه

ملد دم کے معنی رشتہ کو جوڑتا ہے لیعنی رشتہ والول کے ساتھ نیکی اورسلوک کرنا۔ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ ملد دم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے، جن رشتہ والول کے ساتھ صلہ واجب ہے وہ کون جیں۔بعض علما نے فر ما یا: وہ ذو رحم محرم جیں اور بعض نے فر ما یا: اس سے مراد فورحم بیں ،محرم ہول یا نہ ہوں۔

اور ظاہر یہی قول دوم ہے احادیث میں مطلقاً رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرنے کا تھم آتا ہے قرآن مجید ہیں مطلقاً دوی القر لی فرمایا عمیا گر میں جاتا ہیں ہیں جوتکہ مختلف درجات ہیں صلہ رحم کے درجات ہیں ہی تفاوت ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذورحم محرم کا، ان کے بعد بقیہ رشتہ والوں کا علی قدر مراتب۔(1)

مسئلہ ۱: صلہ رحم کی مختلف صورتیں ہیں ان کو ہدیہ وتخفہ وینا اور اگر ان کو کسی بات میں حمصاری إعانت ورکار ہوتو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انھیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف ومہر بانی سے پیش آنا۔ (2)

مسئلہ ۲: اگر بیخض پردیس میں ہے تو رشتہ والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ ہے۔ ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بینانہ ہونے پائے اور ہو سکے تو دطن آئے اور رشتہ واروں سے تعلقات تازہ کرلے اس طرح کرنے سے مبت میں إضافہ ہوگا۔ (3)

مسئلہ سان یہ پردیس میں ہے والدین اسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ بوہیں والدین کو اس کی خدمت کی حاجت ہوتو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے بڑی بہن اور خالہ مال کی جگہ پر ہیں، بعض علما نے پچا کو باپ کی مثل بتایا اور حدیث تھنگہ الزّ مجل صِنْوُ آبِیْهِ ، (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے) سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے ان کے علاوہ اورول کے پاس

<sup>(1)</sup> روالحتار، كماب الحظر والاباحة ، فعل في البيخ من ٩٥، ١٨٠٠.

<sup>(2)</sup> دررانوكام ، كما ب الكراهية ، الجزء الاول بص ٢٣٠٠.

<sup>(3)</sup> ردالحتار، كماب المقطر والاباحة ، فصل في البيق من ٩٨ م٧٠٠.

خط بھیجنا یا ہدیہ بھیجنا کفایت کرتا ہے۔(4)

مسئلہ ہم: رشتہ داروں سے ناغہ وے کرملتا رہے بینی ایک دن ملنے کو جائے دومرے دن نہ جائے وعلیٰ ہزا القیاس کہ اس سے محبت و اُلفت زیاوہ ہوتی ہے، بلکہ اُ قربا سے جمعہ جمعہ ملتا رہے یا مہینہ میں ایک باراور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک ہونا چاہیے۔ جب حق ان کے ساتھ ہوتو دوسروں سے مقابلہ اور اظہارِ حق میں سب متحد ہوکر کام کریں، جب اپنا کوئی رشتہ دارکوئی حاجت پیش کرے تو اس کی حاجت روائی کرے، اس کور دکر دیناقطع رخم ہے۔ (5)

مسئله ٥: صله رحى اس كا نام نبيس كه وه سلوك كري توتم بهى كرو، به چيز توحقيقت بس مكافاة يعني ادلا بدلا كرنا ہے کہ اس نے تمحارے پاس چیز بھیج وی تم نے اس کے پاس بھیج دی، وہ محمارے یہاں آیا تم اس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلدرم بیہ ہے کہ وہ کائے اورتم جوڑو، وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے، بے اعتنائی کرتا ہے ادرتم اس کے ساتھ رشتہ کے حقوق کی مراعات کرو۔ (6)

مسکلہ ٢: حديث ميں آيا ہے كەصلەر م سے عمر زيادہ ہوتى ہے ادر رزق ميں دسعت ہوتى ہے۔ بعض علانے ال صدیث کوظاہر پر خمل کیا ہے لیتن یہاں تضامعلق مراد ہے کیونکہ تضامبرم کل جیس سکتی۔

(إِذَا جَاءًا جَلُهُمُ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٢٠﴾)(7)

اور بعض نے فرما یا کہ زیادتی عمر کا بیمطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا نواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب مجھی زندہ ہے یابیمراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیرلوگوں میں باقی رہتا ہے۔(8)

#### 多多多多

<sup>(4)</sup> روامحتار، كماب بحظر والاباحد، ج٩٠٥، ١٤٨.

<sup>(5)</sup> دررالحكام، كتاب الكراهية ، الجزء الاول بص ٣٢٣.

<sup>(6)</sup> رو محدّ ربكما بالحظر والاباحة ، فصل في البيع ، جه ، ص ١٧٨.

<sup>(7)</sup> ساايس: ٩٧٠

تر جمه کنز ، له بیان جب ، ن کا دعد ه آئے گا توایک گھڑی نہ پیچیے جٹیں نہ آگے بڑھیں۔

<sup>(8)</sup> رو لمحتار مركت بالحظر والأباحة ، فصل في البيح ، ج9 ، ص ١٧٨.

## اولاد پرشفقت اوریتامی پررحمت

احاديث

صدیث انتی بخاری وسلم میں اُم المونین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے مردی، کہ ایک اعرابی نے رسول ائلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں اُم المونین عائشہ رضی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انھیں بوسہ نہیں دیتے۔حضور (صلی اللہ تعالی علیہ واللہ وسلم ) نے ارشا وفر مایا کہ اللہ تعالی نے تیرے دل سے رحمت نکال کی ہے تو میں کریا کروں۔(1)

(1) منجع البخاري، كتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبيله • • • الخ ، الحديث: ٩٩٨ : ٥٠٠ ج ٢٠ ج ١٠٠ ه

#### بتیم کی کفالت اوراس پرخرچ کرنے کا تواب

الله تعالى ارشاد قرماتا ہے:

وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ امْنَ بِأَنلُهِ وَالْبَيْوِمِ الْأَيْرِ وَ الْمَلْمُكَةِ وَ الْكِتْبِ وَ النَّبِبِّنَ وَأَلَّ الْمَأَلَ عَلَى حُبِّه ذَوِي الْقُرْبِي وَ الْبَائِي وَالْبَسْكِيْنَ

ترجمه کنزالایمان :بال بسل نیکی مید که ایمان لائے الله اور قیامت اور قرشتوں اور کتاب اور پینیبروں پر اور الله کی محبت بیس اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور پتیموں اور مسکینوں (کو)۔ (پ2 ، البقرۃ: 177)

#### موره بقرهش ہے:

يَسْتُلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِلَاثِينِ وَالْإِقْرَبِيْنَ وَالْيَثْنِي وَالْيَائِينِ وَاللَّهِ وَلَيْنِ وَاللَّهِ وَلَيْلُوالِلْلُولِينِ وَالْكُولِيلِينَ وَالْيَائِيلِ وَمَا

ترجمہ کنزال بمان :تم سے بوچھے ہیں کیاخری کریں تم فرماؤ جو پھے مال نیکی میں خرج کروتو وہ مال باپ اور قریب کے رشتہ واروں اور پتیموں اور مخت جول اور راہ گیرکے لیے ہے اور جو بھلائی کرد بے شک اللہ اسے جاتا ہے۔ (پ2، البقرة: 215)

#### اورقرماتاہے:

وَ يُطْعِبُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُيِّهِ مِسْكِيْنًا وَ يَرِيمًا وَآسِيْرًا ﴿ 8﴾ إِثَمَا لُطُعِبُكُمْ لِوَجُهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَ لَا شُكُورًا ﴿ 9﴾

ترجمہ کنزالا بمان : اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر سکین اور یتنم اور امیر کوان سے کہتے ہیں ہم تہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ باشکر گزاری نہیں مانگتے۔(پ 29 ، الدھر:8۔9)

حدیث ۲: سیح بخاری وسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے روایت ہے، کہتی ہیں: ایک عورت این دولز کیوں کے کرمیرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے پچھ مانگا، میرے پاس ایک محجور کے سوا پچھ نہ تھا، میں نے وہی دے دی۔ عورت نے مجورتقتیم کرے ووٹو ل اور کووے دی اور خور نہیں کھائی جب وہ چلی کی، حضور نبی کریم علیہ الصلوة والتسلیم تشریف لائے، میں نے بیروا تعدیمان کیا،حضور (صلّی الله تعالی علید کالبروسلم) نے ارشاد فرمایا:جس کو خدا نے کڑ کیاں دی ہوں، اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ ہے اس کے لیے ردک ہوجا <sup>کی</sup>ں گی۔ (2)

ينتم كا مال كهامًا يبت سخت حرام اوركمناه كبيره اورجهم من لے جانے والا كام بے قرآن جبيد من الله تعالى في اس كى قباحت كا بيال كرتے

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ آمُوالَ الْيَعْنِي ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ كَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيْرًا ﴿٠٠﴾

ترجمه كنزالايمان: ووجو يتيمول كامال ماحق كمات بين وه تواية بين بن نرى آمك بمرت بين اوركوني وم جاتا ہے كه بعثركة دعرے (بحر كتر آك) يس جاكي كر به الساه:10)

، در دومري آيت شي ارشا دفر مايا كه

وَابُوا الْيَتِنِي آمُوَالَهُمْ وَلَا تَنَبَدَّلُوا الْحَيِيْ فَ بِالطَّيْبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمُوالَهُمْ إِلَّا مُوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ مُحُوبًا كَبِيرًا ﴿ وَ ﴾ ترجمه كنزلا يمان: اوريتيمون كوان كے مال دوادر ستحرے برائندا نه لواوران كے مال اپنے مالوں ميں ملا كرنه كھاجاة بينك به بزامناه

> (2) منج مسلم "كتاب البروانصلة ... إلخ ، باب فعل الاصان إلى البنات الحديث: ٢٩٢٩) إص ١١١٣، و و بیٹیاں یا دو بہنیں ہوئے کی صورت میں صبر کرتے ہوئے ان کی پرورش کرنے کا ثواب

حضرت سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنبها ب روايت ہے كه حضور پاك، صاحب أو لاك، سيّاح ، فلاك صلّى الله لغوالي عليه فاله وسلم نے فر، یا کہ جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ جب تک اس کے پاس رہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے تو یہ بیٹیاں اسے جنت میں د خل كروادين كي \_ (سنن ابن ماجيه كمّاب الاوب ، باب برالوالد ... والخير تم ١٨٤٥، ج٣، ج٣، م ١٨٩)

معرت سيديا أنس رضى الله نعالى عنه سے روايت ہے كہ سيّدُ المبلغين ، وَتَمَة لِلْعَلَمِينَ صَلَّى اللّه تعالىٰ عليه فالبروسلم نے فر ماي ،جس نے دو بچيول کے ویغ ہونے تک ان کی پرورش کی تو بیں اور وہ مخص قیامت کے دن اس طرح آئیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالی عدیہ فالہ وسم نے اپنی دونوں الگلیاں مل کردکھا تیں۔ ( سیج مسلم، کتاب البروالصلة ...الخ باب تصل الاحسان ،، الخ ،رقم ۱۳۲۳ ،ص ۱۵ ۱۳٪)

ا یک روایت میں ہے کہ جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں اس طرح واخل ہوں گے۔ پھر آپ صلی ،للد تعالی علیہ فالدوسلم نے اپنی دو، نگلیوں کی طرف انتمارہ کیا۔ (جامع التر مذی، کمآب البروالصلة ، باب ماجاء فی العفقة ، رقم ۱۹۳۱، ج سوم سر ۲۷ س

## حدیث سو: امام احمد ومسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، کہتی ہیں: ایک مسکین عورت دولڑ کیول کو

اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے دویا تین بچیوں کی شادی ہوجانے یا مرجائے تک ان کی پردرش کی تومیں ادر وہ مخض جنت میں اس عرح داخل ہوں سے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور پیچ والی انگلی ملا کر اشارہ کیا۔

(الترغيب والترهيب ، كماب النكاح ، باب الترغيب في النفقة ، رقم ٣٣ ، ج٣ ، ص ٣٥)

دعزت سيدنا عوف بن ما لک رضى الله تعالى عند ب دوايت ب كه الله عز وجل كي تحيوب، دانائ عميوب، منز وغن النع بسنى الله تعالى عليه والله وسلم في الله والله وسلم في الله والله وسلم في الله والله وال

حضرت سیرنا ابو منبیزد مُدُری رضی الله تعالی عند سے روایت ہے کہ تور کے پیکیر، تمام نبیوں کے نمز قرر، دو جہاں کے تا اُفقار، سلطان بنحر و بَرَصْلی الله تعالیٰ علیہ الله علی الله علی الله علی الله علی الله عندی الله عندی الله عندی علی الله عندی الله عندی الله عندی الله عندی عندی معالی الله عندی ا

( جامع التريذي ، كماب البروالصلة ، باب ماجاء في النفظة على البنات ، رقم ١٩٣٣ ، ج ١٩٠٠ س

ایک روایت میں ہے کہ جس کی تنین بیٹیاں یا تنین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھاسلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ( جامع التریذی مرکباب البروالصلیة ، باب ما جاء فی النفقة ،رقم ۱۹۲۳ ، ج ۳ مس مس ۳۲۷)

ایک روایت میں ہے کہ چروہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

(جامع الترفدي حمل بالبروالصلة ،باب ماجاء في النفقة ... الخ ، رقم ١٩١٩ ، ج ١٩٨٠)

حضرت سيرنا الوہريره رضى الله تعالى عندے روايت ہے كه شهنشا و نوش نِصال ، منكرِ كسن وجمال ، واقع رخج و مذل ، صاحب مجود ونوال ، رسول ہے مثال ، بى بى آمند كے لال صلى الله تعالى عليه اله وسلم نے فرما يا ، جس نے كسى يتيم كى پروش كى خواہ وہ يتيم اس كا رشته دار ہو يا نہ ہو توجى اور وہ مخص جنت جى اس طرح تھاں ہے۔ بھرآ ہے صلى الله تعالى عليه الدوسلم نے اپنى دوالكيول كو مذاكر د كھايا ۔

ایک ردایت بین ہے کہ بس نے اپنی تین جیٹیوں کی پرورش میں کوشش کی وہ جنت میں ہوگا اور اس کے لئے اللہ عزوجل کی ر و میں ون میں روز ہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والے مجاہد کا سما اجر ہے۔

( مُجْمَع الزوائد، كمّاب البروالصلة ، بإب منه: في الاولاد . . . الح ، رتِّم ١٣٩٣، ج ٨، ص ٢٨٨)

ام الموضين معرت سيدتنا عائشه صديقه رضى الله تعالى عنها قرماتى بين كه بين سفاجم المرسنين، رَحَنهُ اللغنمين، شفيعُ المذنبين، انيس الغريبين، مرامج انسالكين، محيوب ربُ العلمين، جناب صادق وامين صلَّى الله تعالى عليه فاله وسلَّم كوفر مات بوئ سنا كه جس في ابنى دو بينيول يا دو بهنول يا دورشنة دار يجيول يران دونول كالله كفشل ساخى موف تك مبركرة موئ فرج كيا توده الى كسلة سه لے کر میرے پاس آئی، بیس نے اسے بین مجوری دیں، ایک ایک لاکوں کو دے دی اور ایک کو موزھ تک کھانے کے لیے لئے سی کر گرا کیوں کو دے دی۔ جب بید واقعہ حضور (حملی الله تعالی علیہ فالدوسکم) کوسنا باارشا و قرما با: الله تعالی نے اس کے لیے جنت واجب کر دی اور جہنم ہے آزاد کر دیا۔ (3) حدیث سم انس رضی الله تعالی عدیہ سے روایت ہے، کہ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسم نے فرما یا: جس کی عیال (پرورش) میں دولاکیاں بلوغ تک رویں، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس فرمایا: جس کی عیال (پرورش) میں دولاکیاں بلوغ تک رویں، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس بوں گاور حضور (صلی الله تعالی علیہ والم وسلم) نے اپنی انگلیاں طاکر فرما یا کہ اس طرح۔ (4) علیہ وہ تیامت کے دن اس طرح۔ (4) فرمایا: جو شخص میٹیم کو ایٹ میں ابن عباس رضی الله تعالی عنبہ الله تعالی عدیہ وسلم الله تعالی عدیہ وسلم کے لیے ضرور جنت واجب کردے گا گر جبکہ ایسا فرمایا: جو شخص میٹیم کو ایٹ کھانے پینے عیں شریک کرے، الله تعالی اس کے لیے ضرور جنت واجب کردے گا گر جبکہ ایسا فرمایا: جو شخص میٹیم کو ایٹ کھانے پینے عیں شریک کرے، الله تعالی اس کے لیے ضرور جنت واجب کردے گا گر جبکہ ایسا فرمایا: جو شخص میٹیم کو ایٹ کھانے پینے عیں شریک کرے، الله تعالی اس کے لیے ضرور جنت واجب کردے گا گر جبکہ ایسا فرمایا: جو شخص میٹیم کو ایٹ کھانے پینے عیں شریک کرے، الله تعالی اس کے لیے ضرور جنت واجب کردے گا گر جبکہ ایسا

آگ سے پردو ہوجا کیں گی۔ (مستدامام احمد بن حنبل معدیث امسلمہ ،رقم ۲۷۵۷۸، ۱۰ وا اس ۱۵۱)

خطرت سیدنا جابر من اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تا جدار رسالت، شبنشاؤ نبوت، تخزن جودو تخادت، نبیکر عظمت وشرافت، محبوب زب العزت بحسن انسانیت مسئی اللہ تعالی علیہ اللہ وسلم نے فرمایا، جس کی تئی بیٹیاں بول اور وہ ان پررحم کرے اور ان کی کفالت کرے تواس پر جست واجب ہوجاتی ہے۔ برض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وکسلم اللہ علیہ وکسلم اللہ علیہ وکسلم ناور اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا، اور اگر دو بیٹیاں ہول جب ساوی تب بھی ۔ راوی کہتے ہیں کہ بعض سی ابدکرام رشی اللہ تعالی عظیم کا خیال ہے کہ اگر ایک بیٹی کے بارے میں اپر چھا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ضرور اللہ علیہ کا استرافی میں باز فرماتے۔ ایک رو، بیت میں بیاضافہ ہے ، اور انگی شادی کرائے۔

( جَمْع الزوائد، كماب البروالصلة ، باب منه: في الاولاد ... ، الخ ، ١٣ ١١٠١ ، ج ٨ ، ص ٢٨٧)

حضرت ابن عباس رضی الله تعانی عبیر اردایت ہے کہ فور کے پیکر، تمام نیموں سے مَرْ وَر، دو جہاں کے تابخور، سلطانِ بحر و بَرصنی الله تعانی عبیرہ الله عبید فالہ وسلم نے فرمایا ، جس کی ایک پنجی ہواور وہ اسے زندہ وفن ندکرے اور ندبی اسے حقیر جانے ، اور ندا ہے جبیم ہم کہ الله عبید فالہ وسلم نے فرمایا ، جس کی ایک پنجی ہواور وہ اسے زندہ وفن ندکرے اور ندبی اسے حقیر جانے ، اور ندا ہے جبیم ہم کہ ۲۳ الله وسرے مند عبیر ناا ہو ہر برہ وضی الله تعانی عدر الله تعانی عالی بیری الله تعانی عالی بیری الله تعانی عدر قارضی الله تعانی عدر الله تعانی عدر الله تعانی عدر مند الله تعانی عدر الله تعانی ہوں اور آئی پرورش کی وجہ سے تینی والی تنی ، نشک وتی اور خوشحالی پر مبرکرے الله عزوج من اسے الن بچیوں پر شفقت کی وجہ سے جنت علی وافل فرمائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا ، یا رسول الله ااور جس کی دو بھیاں ہوں اسے بھی۔ ایک شخص نے عرض کیا ، یا رسول الله الورجس کی دو بھیاں ہوں اسے بھی۔ ایک شخص نے عرض کیا ، یا رسول الله تعالی علیہ فالہ وسمی کا ایک بینی بور اسے بھی۔ ایک شخص نے عرض کیا ، یا رسول الله مندالی عدر من کا ایک بینی میں دو جس کی ایک بینی ہور ایک میں ایک بینی میں دائی ہور میں اسے بھی۔ ایک میں میں اسے بھی۔ ایک میں میں دو جس کی ایک بینی میں دو جس کی ایک بینی ہور کی ایک بینی ہور دو بھی اسے بھی ایک میں عدر الله میں میں ایک بینی میں دور جس کی ایک بینی ہور کی ایک ہور کی ایک بینی ہور کی ہور کی ہور کی ایک بینی ہور کی ہور ک

(3) صحیح مسلم، كمّاب لبردالصلة ... إلخ، باب فعنل الاحبان الى البنات، الحديث: ۱۳۸- (۳۲۳)، ص۱۳۵.

(4) امرجع السابق، الحديث: ٩١٩هـ (١٣١٣)، من ١٥١٥،

عناہ کیا ہوجس کی مغفرت نہ ہواور جو مخص تین لؤکیوں یا آتی ہی بہنوں کی پرورش کرے، ان کوادب سکھ ہے، ان پر مہر بانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالی انسی بے نیاز کردے ( بینی اب ان کو ضرورت باتی شدہ ب)، اللہ تعالی اس کے مہر بانی کردے کا کسی نے کہا، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم ) یا دو ( بینی دو کی پرورش میں بی لئے جنت واجب کروے گا۔ کو کہا، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم ) یا دو ( بینی دو کی پرورش میں بی لئواب ہوجائے)، فرمایا: دو ( بینی ان میں بھی وہی تواب ہے ) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم ) ایک کو بھی فرما فریتے۔ اور جس کی گو بھی تندین کواللہ (عزوجل ) نے دور کردیا، اس کے لیے جنت واجب ہے۔ دریا فت کیا گی گو بھی تندین کواللہ (عزوجل ) نے دور کردیا، اس کے لیے جنت واجب ہے۔ دریا فت کیا گی گو بھی تو ایا ہیں؟ فرمایا: آنگویں ۔ (5)

عدیث ۱: ابو داود نے عوف بن مالک انجی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ منگی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسارے میلے ہیں، دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔(6) یعن جس اسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسارے میلے ہیں، دونوں جنت میں اس طرح کلمہ اور بچوہ ہوگئی اور اس مے مراد وہ عورت ہے جومنصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہوگئی اور اس نے بینی بڑے جومنصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہوگئی اور اس نے بینی بڑے ہوجا کیں یا مرجا سمیں۔)

حدیث کن امام احمد و حاکم و ابن ماجد نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ و سلّم نے فرمایا: کیا میں تم کو بید نہ بتا دول کہ افضل صدقہ کیا ہے، وہ اپنی اس لڑکی پرصد قہ کرنا ہے، جو تمھاری طرف واپس ہوئی ( یعنی اس کا شو ہر مرحمیا یا اس کو طلاق دے دی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمھارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے۔ (7)

صدیث ۸: ابو داود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جس کی لڑکی ہوا در وہ اسے زندہ در گور نہ کرے اور اس کی تو بین نہ کرے اور اولا و ذکور کو اس پرتز جیج نہ دے، دللہ تعالٰی اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (8)

صدیث ۹: ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عندسے روایت کی، کہرسول اللہ سناًی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے فرمای کہ کوئی شخص این اولا دکوادب دے، وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔(9)

<sup>(5)</sup> شرح النة ، كمّاب البروالصلة ، بأب ثواب كافل البيم ، الحديث: ٣٥١، ٢٤ م ٣٥٢. ومشركا وَالمصابح ، كمّاب الآواب، بإب الشفقة والرحمة على الخلق، الحديث: ٩٤٥، ٣٩٤، ج ٣٩٠٠.

<sup>(6)</sup> سنن أي دادد، كتاب الادب، باب في نظل من عال يتامى، الحديث: ٩١١٥، تهم، ص٥٣٥.

<sup>(7)</sup> سنن ابن ماجه، كمّاب الادب، باب برالوالد ... الخي ، الحديث: ١٨٨٣، ٢٠٣٥، ١٨٨٠.

<sup>(8)</sup> سنن أي داود ، كمّاب الادب ، باب في قضل من عال ينا مي ، الحديث: ٢ ١٠٥٠، ج ٢، من ٥ ٣٨.

<sup>(9)</sup> سنن التريذي، كمّاب البروالصلية ، باب ماجاء في أدب الولد، الحديث: ١٩٥٨، جسم ٣٨٢.

حدیث ۱۰: تر مذی و بیہقی نے بروایت الوب بن موکی عن ابیا من حدہ روایت کی، کدرسول الله سلّی الله تعالی عدیہ وسلم نے فرہ یا کہ باپ کا اولا د کو کو کی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔ (10)

حديث اا: تزندي وحاكم نے عمرو بن سعيد بن العاص رضي الله تعالى عنه سے ردايت كى، كه رسول الله على الله تعالی عدیدوسلم نے فر مایا: والد کا این اولا د کواس سے بڑھ کر کوئی عطیہ ہیں، کداسے اجھے آ داب سکھائے۔(11)

حديث ١٢: ابن ماجه في انس رضى الله تعالى عنه سے روایت كى ، كهرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم نے قرمایا: ا پنی اولا د کا اِ کرام کرواور آھیں ایجھے آ داب سکھا ؤ۔(12)

حدیث سا: ابن النجار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندسے روایت کی، کدرسول الله صلّی اللہ تعالٰی عدید وسلّم نے فرمایا: باب کے ذمہ بھی اولا و کے حقوق ہیں، جس طرح اولا دکے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔(13)

حدیث مها: طبرانی نے ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کی ، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فره یا: اپنی اولا دکو برابر دو، اگر میس کسی کوفضیلت دیتا تولز کیول کوفضیلت دیتا۔ (14)

حدیث ۱۵: طبرانی نے تعمان بن بشیررضی الله تعالی عنها سے دوایت کی رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فرہ یا کہ عطبیہ میں اپنی اولا دیسے درمیان عدل کرو، جس طرح تم خودیہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمھ رہے ساتھ احسان و مهربانی میں عدل کریں۔(15)

حدیث ۱٪ این النجار نے تعمان بن بشیروشی اللہ تعالی عنها سے روایت کی ، که رسول الله سلّی الله تعالی عنیه وسلّم نے فر ما یا کہ انتد تعالی اس کو پہند کرتا ہے کہتم اپنی اولا دے درمیان عدل کرو، یہاں تک کہ بوسہ لینے میں۔ (16) حدیث کا: سیح بخاری میں سہل بن معدرضی الله تعالی عندے مروی، کدرسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا کہ جو تخص بیتیم کی کفالت کر ہے وہ بیتیم اس گھر کا ہو یا غیر کا ، میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں سے۔حضور

<sup>(10)</sup> الرجع السابق الحديث: ١٩٥٩، جم ٣٨٣.

<sup>(11)</sup> المستدرك للحاكم، كمّاب الأدب، باب فضل تاديب الاولاد، الحديث: ٥٣-١٥، ج٥، ص٢٥٣.

<sup>(12)</sup> سنن ، بن ماجه، كمّاب الأوب، باب برالوالد . . والحّ ، الحديث: ١٧١، ج٣،٩٥١.

<sup>(13)</sup> كنزالعمال، كتاب النكاح، رقم: ٢ ٣٥٢٣م، ج١٢، ص ١٨٨.

<sup>(14)</sup> أنعجم الكبير، الحديث: ١٩٩٤، ج ١١، ص ٢٨٠.

<sup>(15)</sup> كنزالعمال، كماب النكاح، رقم: ٢٥٣٩م، ج١٦، ص٩٨١.

<sup>(16)</sup> كنزالعمال، كتاب النكاح، رقم:۲۲م۵۳۰، ج۲۱، ص ۱۸۵.

(صلی اللہ تعالٰی علیہ فالبہ وسلم) نے کلمہ کی انگلی اور چے کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمین تھوڑا سا فاصلہ

حدیث ١٨: این ماجه ف ایو ہریرہ رضى الله تعالى عنه سے روایت كى ، كهرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم نے فر ما یا:مسلمانوں میںسب سے بہتر گھروہ ہےجس میں کوئی بیتیم ہواور اس کے ساتھداحسان کیا جاتا ہواورمسلمانوں میں سب سے براوہ تھرہے،جس میں پیٹیم ہواور اس کے ساتھ برائی کی جاتی ہو۔(18)

حديث ١٩: امام احمدوتر مذى في ابوامامدرضى الله تعالى عند مدروايت كى ، كدرسول التدسى المتد تعالى عليه وسلم نے فرمایا: جو مخص یتیم کے سر پر محض اللہ (عزوجل) کے لیے ہاتھ پھیرے تو جینے بالوں پراس کا ہاتھ گزرے گا، ہر بال کے مقابل میں اس کے لیے نیکیاں ہیں اور جو شخص ینتیم لڑکی یا پنتیم لڑ کے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں ( د و الكليول كوملا كرفرمايا) السطرح جول مي .. (19)

حدیث + ۲: امام احمد نے أبوہر يره رضى الله تعالى عندسے روايت كى ، كه أيك شخص في اپنى در كى سختى كى

(17) من ابن ري اكتاب الطلاق، باب اللعان . . . إلى ، الحديث: ١٠٠ ٥٠٠ ج ١٠٠ م ١٥٠٠ م

ميح مسلم كناب الزهد . . . والخ، باب نضل الاحسان إلى الارملة . . . والخ والحديث: ٣٢ م. (٢٩٨٣) بم ١٥٩٠ .

#### تحکیم الامت کے مدنی کچھول

ا پیتم اوه نابالغ انسان ہے جس کا والدِ توت ہو چکا ہوخواولز کا ہو یالز کی لفظ پیتم ان دونوں کوشل ہے۔ (مرقات) جانوروں میں پیتم وہ تجوتا بيجس كى مال مركن بواورموتى وه يتيم كبلاتا بجوابن سيب بين اكيلا ، ويهال انسان يتيم مراوب ركا يالزك .

٢\_ يعنى وه ينتيم خواه ا پنالوتا لواسا بهتيجا بحانجا مو يا كوكى غير كا بحيبس سے سيرشته دارياں نه مول \_

سے تینی جیسے ان دونون انگلیوں میں کوئی فاصلہ جیس ایسے ہی قیامت میں مجھ میں اور اس میں کوئی فاصلہ ،ور دوری نہ ہوگی اس کو مجھ سے بهت بى قرب نعيب موكا ـ (مراة المناتي شرح مشكوة المصاح من ٢٩٥)

(18) سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باسباحق اليهيم، الحديث: ٩ ٢٤٣م، ح ١٩٣٠م،

# عليم الامت كندني يحول

ا یتیم ہے سلوک کی بہت صورتیں ہیں: اس کی پرورش ،اس کے کھانے پینے کا انتظام ،اس کی تعلیم وتربیت ، اے دین درنمازی بناتا سب ی اس میں داخل ہے۔غرضکہ جوسلوک اپنے بچے سے کیا جاتا ہے وہ یتیم سے کیا جاوے ریکلمہ بہت ہی جاسم ہے۔ ۲ \_ برے سلوک میں ندکورہ چیزوں کی مقابل تمام چیزیں داخل ہیں، پیتم بچہ کو تعلیم تربیت کے لیے عمانچہ وغیرہ مارنا ظلم نہیں بلکہ ہیں ک اصلاح ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصائح ، ج٢، ص ٨٠٣)

(19) السندمل مام أحمد بن خنبل وحديث أي أمامة الباهلي والحديث:۲۲۳۴ م ۲۲۳۴ ني ۸ م ۲۲۲ و ۳۰۰،۲۷۲ م

شکایت کی۔ نبی کریم صبَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: یتیم کے سمر پر ہاتھ پھیرواور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (20) حدیث ۲۱: طبرانی نے اوسط میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنبما سے روایت کی ، کہ حضور (صلّی اللہ تعالی عدیہ طالہ وسلَّم ) نے فرہ یا کہ لڑکا یتیم ہوتو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہوتو ہاتھ پھیرنے میں گرون کی طرف لے جائے۔ (21)

## 多多多多多

# تعلیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ ہاتھ پھیرنا محبت کے ساتھ ہو یا اس سے مراد ہے مطلقاً معمولی سے مربانی حقیری محبت مگر پہلے معنی زیادہ موزوں ہیں، یتیم کے مر پر محبت سے ہاتھ پھیرنا بھی عبادت ہے۔

۲ ہے حدیث بالکل ظاہر معنی پر ہے کمی تاویل کی ضرورت نہیں واقعی جو نفس اپنے عزیز یا اجنمی پتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے محبت وشفقت کا یہ محبت صرف اللہ رسول کی رضا کے لیے ہوتو ہر بال کے موض اسے نیکی لیے گی۔ بیٹواب تو خال ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرج کرے،اس کی خدمت کرے،اسے تعلیم و تربیت و سے موج کو کہ اس کا ثواب کتنا ہوگا۔

س یعنی وہ جنت میں میرا ساتھی یا پڑوی ہوگا جیسے بادشاہ کے فدام بادشاہ کی کوشی میں بی رہتے جیں گر خادم ہوکرا یہے بی وہ بھی میرے ساتھ درہے گا گر میرا امتی غلام ہوکر۔ یہاں بھی احسن مطلق ہے جتم بچیر ہے کسی حتم کاسلوک ہوٹو اب کا باعث ہے۔ سب سے بڑی بات سے ہے کہ حضور صلی رند علیہ دسلم خود بیتیم سختے اس لیے بیتیم کی فدست بڑی بی اعلیٰ ہے۔ مصرع بیتیم ہو کے بیٹیموں کو بالنے والے وو الگیوں ہے کہ حضور صلی رند علیہ دسلم خود بیتیم سختے اس لیے بیتیم کی فدست بڑی بی اعلیٰ ہے۔ مصرع بیتیم ہو کے بیٹیموں کو بالنے والے وو الگیوں سے مراد کلمہ کی اور چی کی انگی مراد ہے جن جی فاصلہ بالکل نہیں۔ (مراق المنائج شرح مشائح قالمعائج من ۲۶ میں ۲۰۰۳)

(20) السندمل، م أحمد بن عنبل بمندأي هريرة الحديث: ٩٠٢٨، ج٣٥، ٣٣٥.

عليم الامت كيدني محول

ا سبحان الله! عجیب علی ہے بیپیوں مسکینوں پر مہر یائی الله تعالٰی کی رحمت کا ذریعہ ہے اور الله کی رحمت ہوتا ہے، رب
فرما تا ہے: "اَوْ اِضْعُمْ فَیْ یَوْمِ ذِیْ مَسْعَبَ لَهُ یَکِیْمَ الله وَ مِسْکِیْدُ اَفَا مَقُرْبَهُ اَوْمِ سَکِیْدًا فَا مَتُرْبَهُ اِسْدِی الله کی بری رحمت ہے علی یا باضد
فرما تا ہے: "اَوْ اِضْعُمْ فِیْ یَوْمِ ذِیْ مَسْعَبَ لَهُ یَکِیْمَ اَلله مِلْ اِسْدِی اِسْدِ

لمعجم الدوسط، باب الإلف، الحديث: ٩٤ ان جم الدوسط، باب الإلف، الحديث: ٩٤ ان جم الدوسط، باب

# یرا وسیوں کے حقوق

اللدعز وجل فرماتا ب:

(وَاعْبُلُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِنِى الْقُرُنِى وَالْيَهْ وَالْبَسْكِيْنِ وَالْجَادِ ذِى الْقُرُلِى وَالْجَادِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَعْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَثَ آيُمَانُكُمْ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٣﴾) (1)

ہ اور املہ (عزوجل) کی عبادت کرواور اس کے ساتھ کی کوشر بیک نہ کرد، مال باپ سے بھلائی کرواور رشتہ داروں اور بتیموں اور مختاجوں اور پاس کے جمسامیہ اور دور کے جمسامیہ اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے بائدی غلام سے، ب فٹک اللہ (عزوجل) کوخوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا، بڑائی مارنے دالا۔



### احاديث

حدیث انسیح بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بیں ابوہریں مور کو تعلیہ وسلّم اور مومن نہیں۔ عرض کی محمّی کو ن پارسول اللہ! (حسّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) فرمایا: وہ محض کہ اس کے پروی اس کی آفتوں سے محفوظ شہوں۔ (1) بعنی جواسینے مروسیوں کو تکیفیں ویتا ہے۔

پ صدیث ۲: سیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عندے روایت ہے کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: وہ جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پروس اس کی آفتوں ہے اس میں نہیں ہے۔(2)

عدیث سا: سی بخاری ومسلم میں حضرت أم المونین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مردی، که رسول اللہ سالی اللہ تعالٰی عنہا ہے مردی، که رسول اللہ سالی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم بنے فرمایا کہ جملے کمان تعالٰی علیہ فالہ وسلم بنے فرمایا کہ جملے کمان تعالٰی علیہ فالہ وسلم بنے فرمایا کہ جبر کیل علیہ السلام مجھے پردی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ جملے کمان

(1) صحيح ابخاري، كمّاب المادب، باب الثم من لاءاً من جاره بواكفر، الحديث: ٢٠١٦، ن ٣٩٠٠.

عكيم الامت كمدني يحول

ا نین بار فرمانا تاکید کے لیے ہے، لایؤمن میں کمال ایمان کی نفی ہے بیٹی مؤمن کال نہیں ہوسکتانہیں ہوسکتانہیں ہوسکتا۔

م حضورانورصلی الله عبیدوسلم نے اس کی وضاحت پہلے ہی نافر مادی بلکہ سائل کے بوجھنے پر بتایا تا کہ سنتے و اوں کے دل میں بیر بات بیٹھ جا دے جو بات انظارا در بوچھ کھے کے بعد معلوم ہووہ بہت ولٹھین ہوتی ہے آگر چہ ہر مسلمان کو این شرحہ بو یا ضرور کی ہے گر پڑوی کو بچ تا فہارے جو بات انظارا در بوچھ کھے کے بعد معلوم ہووہ بہت ولٹھین ہوتی ہے آگر چہ ہر مسلمان کو این شرحہ بر وقت کام رہتا ہے وہ ہمارے اعظال کا ذیادہ مشتق ہے درب تعالی فرما تا ہے: " وَالْحَارِ فِنِی الْفَارُ بِی الْفَارُ بِی وَالْحَارِ اِلْحَارِ فِنِی الْفَارِ بِی الله بِی الله بیاری مشکور والمصافح میں ایس کے برجی کا میں مشکور والمصافح میں ہوت کی الله بیاری مشکور والمصافح میں ہوت کی الله بیاری کا دیاری معلوم کی الله بیاری کا دیاری کا الله بیاری مشکور والمصافح میں ہوت کی سے برحی کا دیاری کا دیاری کے بیاری کا دیاری کا دیاری کی الله بیاری کی دیاری کا دیاری کا دیاری کا دیاری کا دیاری کا دیاری کی دیاری کا دیاری کے دیاری کا دیاری کا دیاری کی کا دیاری کے دیاری کا دیاری کی کا دیاری کی دیاری کا دیاری کی دیاری کا دیاری کی کا دیاری کا دیاری کا دیاری کا دیاری کا دو میاری کا دیاری کا دو میاری کا دیاری کا

(2) صحیح مسلم، كتاب الريمان بنب بيان تخريم إيذاء الجار، الحديث: ٢٢ـ (٣١)، صهم.

عکیم ایامت کے مدنی پھول

ں سے معدل ہوں۔ ، یعنی صافحین ورنجات پانے والوں کے ساتھ وہ جنت ٹس نہ جاوے گا اگر چرسزا پاکر بہت عرصہ کے بعد وہال پہنچ جاوے لہذا ریہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ "من قال لا الله الا الله دخل الجنة"۔ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ "من قال لا الله الا الله دخل الجنة"۔

۔ ۲ \_ اِفسوس کہ سیبیں آج بہت ہے مسلمان بھول گئے اب تو ان کے تیر کا پہلا شکاران کا پڑوتی بھی ہوتا ہے۔ ۲ \_ اِفسوس کہ سیبیں آج بہت ہے مسلمان بھول گئے اب تو ان کے تیر کا پہلا شکاران کا پڑوتی تاریخ مشکلو قاء کمصابی میں ۲ م

ہوا کہ پروس کو وارث بنا دیں گے۔(3)

حديث من ترندى و دارى و حاكم في عبدالله بن تخر و رضى الله تعالى عنهما سے روايت كى ، كه رسول الله ساقى الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کے نز دیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے، جوابینے ساتھی کا خیرخواہ ہو اور پر دسیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزویک وہ بہتر ہے، جوایئے پروی کا خیرخواہ ہو۔ (4)

حدیث ۵: حالم نے متدرک میں ابو ہریرہ رضی الله تعالی عندے روایت کی ، کدرسول الله ملی امتد تعالی علیہ وسنّم نے فرمایا: جو مخص اللّد (عزوجل) اور پیچھلے دن (قیامت) پرایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پروس کا إکرام کرے۔ (5)

(3) منيح ابن ري مكتاب الادب، باب الوصاة بالجار والحديث: ١٠١٧ وجهم ١٠١٠.

#### تھیم ال مت کے مدنی پھول

ميه ل وصيت سے مراد اصطارى وصيت نبيس بلكة تاكيدى تكم مراد ہے اور تكم بس كا أتكم الحاكمين كا شدكه حضرت جريل كا كه حضرت جريل حضور کے حاکم ٹیس حضور کے خادم ہیں دب کی طرف سے قرمان دسماں فیضاًن دسماں ہیں۔ پیوصیدی سے مراد ہیں حضور کی است کے لیے حضور کو علم چانو تے سے کہ آپ این است کو بیتم مہنجادو۔

٣ \_ يعنى جھے يه خيال ہوا كداللہ تعانى مسلمانوں كو پڙ دى كى مالى ميراث ميں شريك كرديں سے كه قرابت كى طرح بيدوميت بھى ميرانث پانے كاذر بيد بوجاد ہے كى حضور كى ميراث مرازيس كەحضرات انبيا وكرام كى مالى ميراث كى كۈنيس ملتى۔

(مراة الهناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس ١٩٧)

(4) سنن الترندي، كما ب البروالعلمة ، باب ماجاء في حق الجوار، الحديث: ١٩٥١، ج-١٩٠٠ مع مره عام.

#### طيم الامت كي مدنى مجول

ا ۔ یہاں ساتھی سے مراد عام ساتھی ہیں مدرسہ کے ساتھی ،سنر کے ساتھی ،محر کے ساتھی ۔فرمشکہ مسلمان کو چاہیے کہ ہرساتھی کے ساتھ اچھا سلوک کرے ان کی خیر خوابی کرے ان ہے اچھا برتا واکرتا ،انہیں بری باتوں ہے روکتا، اچھی راہ وکھ ٹاسب ہی ،س میں داخل ہے۔ سے عبادات کی درتی ہے بھی زیادہ اہم ہے معاملات کی درتی ، پڑوی ہے ہروقت معاملہ رہتا ہے اس نے اس ہے اچھا برتادا کرتا بہت منر دری ہے ،اس کے بچوں کو آپٹی اولا د سمجھے اس کی عزت و ذلت کو اپنی عزت و ذلت سمجھے ، پڑوی اگر کا فربھی ہو تب بھی پڑوی کے حقوق واس كرے معرت بايزيد بسط مى رحمة الله عليه كا يبودى يا وى سفر ميل عمياس كے بال يح محمرره محكة رات كو يبودى كا بجيروتا تھا آب نے پوچھ کہ بچہ کیوں روتا ہے یہودن ہولی تھر میں جراغ نہیں ہے بچہاند میرے میں تھیراتا ہے اس ون سے آپ روزانہ جراغ میں خوب تیل ہے کر روشن کر کے بیبودی کے تھر بھیج ویا کرتے ہے، جب بیبودی لوٹا اس کی بیوی نے بیوا قعدستایا بیبودی بولا کہ جس تھر میں ویزید کا جراغ آگيود بال اندهبراکيون رہے ده سب مسلمان ہو گئے۔(مراۃ المتاجع شرح مشکوۃ المصاح ،ج٢ يص ١٨)

؟) لمستدرك للي كم ، كمّاب البرد الصلمة ، ياب تير الاصحاب عند الله . . . والخ ، الحديث : ٢٢٨، ٢٥٠ م ٢٢٨.

حدیث ۲: این ، حبہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنبہ سے روابیت کی ، کہتے ہیں: ایک صخص نے حصور (صلّی ا القد تعالى عليه فالبوسلم) كي خدمت مين عرض كي ، يارسول الله! (صلّى الله تعالى عليه فالبوسلم) مجصے بيه كيونكر معلوم جو كه مين نے اچھا کیا یا براکیا؟ فرمایا: جبتم اپنے پروسیوں کو یہ کہتے سنو کہتم نے اچھا کیا ہے تو بے شک تم نے اچھا کیا اور جب يد كہتے سنوكتم نے براكيا توب فكائم نے براكيا ہے۔ (6)

حديث ك: بيهق في شعب الإيمان مين عبد الرحن بن الي قر ادرض الله تعالى عند عدروايت كي ، كه ايك روز نبي كريم صلى الله تعالى عليه وسلم في وضوكيا مصابه كرام (رضوان الله تعالى عليهم) في وضوكا بإنى في لحرمونط وغيره برمس كرنا

# تعکیم الامت کے مدنی پھول

ا سینی اس کوتکلیف دینے کے لیے کوئی کام نے کرے فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نے پڑوی کے حمیارہ حق جیں: (۱) جب اے تمہاری مدد کی ضرورت ہواک کی مددکرو(۲) برمعمولی قرض مائے دے دو(۳) اگر وہ غریب ہوتو اس کا خیال رکھو(۴) وہ بیار ہوتو مزاج پری بلکہ ضرورت ہوتیارداری کرو(۵)مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ(۲)اس کی خوشی میں خوشی کے ساتھ شرکت کرو(۷)اس کے تم ومصیبت میں ہدردی کے ساتھ شریک رہو(۸) اپنا مکان اتنا اومچانہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو گر اس کی اجازت ہے(۹) مگر بیں پھل فروٹ آئے تو اسے ہدیۃ بھیجے رہونہ سے سکوتو خفیہ رکھواس پر ظاہر نہ ہونے دو ہتمبارے بچے اس کے بچوں کے سامنے نہ کھا کیں (۱۰) ہے تھر کے دھو میں ے اسے تکلیف نہ دو(۱۱)اپے گھر کی حیبت پر ایسے نہ چڑھو کہ اس کی ہے پردگی ہوتے ماس کی جس کے قبضہ بیس میری جان ہے پڑوی كے حقوق وہ بى اداكرسكتا ہے جس پر الله رحم فرمائے۔(مرقات) كها جاتا ہے بمسايا اور مال جايا برابر ہونے چا جيس ۔افسوس! مسلمان يه باتیں بھول سکتے۔ قرآن کریم میں پڑوی کے حقوق کا ذکر فرمایا بہرحال پڑوی کے حقوق بہت ہیں ان کے اواکی توفیق رب تعالیٰ سے ما تكتئے - (مراة المناجع شرح مشكؤة المصابح، ج٢ بم ١٩)

(6) سنن ابن ماجه، كمّاب الزهد، باب الشاء الحسن، الحديث: ٣٢٢٣، جهم، ٩٧٨٠.

# عكيم الامت كي مدنى بيول

ا یعنی مجھے تو اپنے سارے کام بی اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر واقعہ میں اچھے کام اور برے کام کی علامت کیا ہے، یہاں کام سے مراد معامات بیں۔عقائد،عبادات میں کی سے اچھابرا کینے کا اعتبارہیں۔

٢ \_ يعنى معاملات مير اچھائى برائى كى علامت بيائے كيتمهارے سارے پاوى قدرتى طور يرتم كواچھا كہيں يا براكہيں قدرتى بات ہے ك بعض بندول کے لیے خود بخو د منہ ہے اچھا کی نگلتی ہے حضور فرمائے ہیں آتم محمد اء اللہ فی الارض مسلمانوں کی زبان رب کا قلم ہے پڑوی چونکہ ڈیسے حالات سے خبردار ہوتے ہیں اس لیے بہان پڑوسیوں کی قید لگائی گئی ورنہ اپنے متعلق تود فیصلہ نہ کرو کہ ہم اجھے ہیں یا برے بخلوق کی زبن سے دہی نکلتا ہے جورب نکلوا تا ہے۔ آج بعض قبر والوں کولوگ ولی اللہ کہدرہے ہیں ان کے مزارات پر میلے سکھے ہوتے ہیں حالانکہ کسی نے ان کو دیکھا بھی نہیں رہے خلق کی زبان۔ (مراۃ المتاجیح شرح مشکلوۃ المصابح، ج۲ ہم ۸۱۸)

نروع کرویا۔

حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا: کیا چیز سمیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے؟ عرض کی، اللہ و رسوں (عزوجل وسلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کی محبت، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا: جس کی خوش ہے ہو کہ اللہ و رسول (عزوجل وسلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) اس محبت کرے یا اللہ و رسول (عزوجل وسلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) اس سے محبت کریں، وہ جب بات ہو لے تو اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کردے اور جو اس کے جواریس ہو، اس کے ساتھ احسان کرے۔ (7)

حدیث ٨: بیبق فے شعب الایمان میں ابن عہاس رضی الله تعالٰی عنها سے روایت کی ، کہتے ہیں: میں نے رسول

(7) شعب الا بمان، باب لي تعظيم النبي منكى الله عليه وسلم واجلاله وتو قيرو، الحديث: ١٥٣٣، ٢٠،٥،٠٠٠ و٢٠ عكيم الامت كي مدنى بجول

ا جرک کے لیے کیونکہ حضرات محابہ کرام بھیشہ حضور کے وضو کا پانی برکت کے لیے اپنے ہاتھوں اور منہ پر مختے سے کہ بی حضور کے سے مس بوا ہے۔ حضرت جمر بیل علیہ السلام کی محوڑی کی ٹاپ کی خاک نے سونے کے بچھڑے جس زندگی بچونک دی تو جو پانی حضور کے عضو شریف سے مس بوجائے اس کی تا ثیر کا کیا ہو چینا۔ گاہر بیہ ہے کہ اس پانی سے وہ پانی مراد ہے جو اعضہ وشریف سے گرتا تی عسالہ شریف اور بوسکتا ہے کہ اس سے وضو کا بقیہ پانی مراد ہو پہلا احتال تو کی ہے ویکھو اشعہ۔ بھارے وضو وضل کا عسالہ استنہ رسے ماک شریف اور بوسکتا ہے کہ اس سے وضو کا بقیہ پانی مراد ہو پہلا احتال تو کی ہے ویکھو اشعہ۔ بھارے وضو وضل کا عسالہ استنہ رسے ماک شہیر ہے ورنے حضور انور کو تو ہرا کے دل کا ہر حال معلوم ہے۔ شعر اسے فروغت میں کا تارو وجود ہو اور کو تو ہرا کے دل کا ہر حال معلوم ہے۔ شعر اسے فروغت میں کا تارو وجود ہو گئا ہو جائے دل کا ہر حال معلوم ہے۔ شعر اسے فروغت میں کا تارو وجود ہو گئا ہو دائی الصدور

س یعنی حضور ہمارے محبوب ہمارے دلول کے چین جی جو پانی حضور کے عضو ہے میں ہووہ بی ہم کو بیارا ہے اس لیے اسے چوستے جیں۔ س یعنی ہمارے عسالہ کوتبرگا استعمال کرناممنوع یا بے کارٹبیں بیٹک اس سے برکت حاصل ہوتی ہے گر انڈرسول کی محبت کے لیے صرف یہ عمل کانی نہیں کہ بیکا م نفس پرگرال و بھاری نہیں میرکام تو منافقین بھی کر لیتے ہیں اللّٰہ رسول کی محبت کے لیے ان کی اطاعت وفر ما نیرداری مجی ضروری ہے کہ وہ ہی نفس پرگرال ہے۔

۵ پونک بہتین کام درتی معاملات کی جڑ ہیں اس لیے ان کا ذکر فرہایا۔ جومسلمان مجاملات درست کرنے گا اے عبادات درست کرنا آسان ہوگا اور معاملات ہیں زبان تچی ہر حسم کی امانت کی اوائیگی اپنے پڑوسیوں ہے اچھاسلوک بڑی ہی اہم چیزیں ہیں۔ کی کوسرف اس کی عبادات اور کثر ت نوائل ہے ۔ آج مہت ہے مسلماں ن ہی تیم کی عبادات اور کثر ت نوائل ہے نہ آز ما کا بلکہ معاملات ہے آز ما وَ بمعاملات ورست ہیں تو واقعی کائل ہے ، آج مہت ہے مسلماں ن ہی تیم بتوں میں فیل ہوج سے ہیں بنمازی حالی بہت ہیں مگر ہے استی تھوڑ ہے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے پہلے ہی صادق وعد المن کے قب ہے نکارے جاتے تھے کفار عرب ان القاب سے حضور کو یا دکرتے تھے۔ (مراة المتاجی شرع مشکو آ د المعائی ، ج۲ ہے ۸۸) الله صلَّى الله تعالى عليه وسلَّم كوية فرمات سنا: موكن وه نبيل جو خود پيث بعر كھائے اور اس كا پردى اس كے پہلو ميل بعوكا رہے۔(8) يعنى مومن كامل نبيس۔

عدیث 9: طبرانی نے جابر رضی اللہ تعالی عند سے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم) نے فرما یا: جب کوئی شخص ہانڈ کی پکائے توشور بازیادہ کرے اور پروی کوجمی اس میں سے بچھدے۔(9) مرما یا: جب کوئی شخص ہانڈ کی پکائے توشور بازیادہ کرے اور پروی کوجمی اس میں سے بچھدے۔(9) حدیث مانڈ دفالی علیہ اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم)

نے فرمایا: اے عائشہ! پروی کا بچیآ جائے تو اس کے ہاتھ میں پچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔(10) حدیث اا: سچے بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مروی، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پروی تمھاری دیوار پرکڑیاں رکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو۔(11) بیتھم دیانت کا ہے، تضاء اس کومنع کرسکتا

(8) شعب الريمان، باب في الزكاة، فعل في كراهية اساك أفعنل ... الخ ، الحديث: ٣٢٨٩، ج٣، ص٢٢٥.

حکیم الامت کے مدنی مچول

- (9) المعجم الاوسط، باب الراء، الحديث: ١٩٥١، ج١، ص ١٤٩٠.
- (10) ، لفردوس بما تو را لخطاب ، الحديث: ٨٧٣ ، ج٥، ص٢٧ م.
- (11) صحيح ابني ري، كمّاب المنطالم، باب لا يمنع جارجاره أن يغر زخشبة في جداره ، الحديث: ٣٣٣م. ٢٣٣، ج ٢٩٣.
  - . (12) المسندلا مام أحمد بن تبل مسنداً في هريرة ، الحديث: ٩٩٨١ ، جسابه اساس.

وشعب الايمان، باب في وكرام الجار، الحديث: ٩٥٣٥، ١٥٣٥، ق٤، ٥٨٠ ١٠٩٥،

حدیث ۱۱: امام اسم و بیبقی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی کہ رسول اللہ صنّی اللہ تعالٰی علیہ

منام نے فر مایا کہ اللہ تعالٰی نے جمعارے مابین اخلاق کی ای طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی ، اللہ تعالٰی

ونیا ہے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہواور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دین صرف اس کو دیتا ہے جو اس کے نزد یک بیارا

ہے، البذا جس کو خدا نے وین دیا اسے محبوب بتالیا، قشم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بنده

مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو۔ (13) یعنی جب تک دل میں تقدر پق اور زبان سے

اقرار نہ ہواور مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پروی اس کی آفتوں سے اسن میں نہ ہو، اس کی مشارک میں

دامت کی ۔

حدیث سما: حاکم نے متدرک میں نافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ، کہرسول الله ملی الله

علیم الامت کے مدنی پھول

ا بناید کہنے والے نے اس بی بی کا نام لیا ہوگا تحرراوی کو یا دندرہا یا حمد انام ندلیا تا کداس مؤمندگی رسوائی ہو۔ زبان کا ذکراس سے کیا اکثر لوگ دومروں کو زبانی تکلیف ویتے ہیں لڑنا ہمونا غیبت چفلی کرنا وفیرہ زبان کا زخم ستان یعنی ہمالے کے زخم سے زیاوہ تکلیف وہ ہوتا ہے کہ بیمرہم سے ہمرجا تا ہے گر وہ نہیں ہمرتا۔ معفرت علی فرماتے ہیں:

ولايلتام ماجرح اللسأن

جراحأت السفان لها التيأم

كى اردوشاعرنے اس كاتر جمد بول كيا ہے:

لكاجوزخم زبان كاربا بميشه هرا

تجرى كاتير كالكوار كاتو كمعاؤ بمرا

م یعنی بیکام دوزنیوں کے بیں اگر بیرعبادت گزار لی لی این تیز زبان سے توبہ نہ کرے گی تو اولاً دوزخ بیں جادے گی بنوافل سے دوگوں کے حق معانے نہیں بنوتے ، پھر سزا بھگت کر جنت بی جاوے گی لہذا بیہ حدیث اس قانون کے خلاف نہیں کہ صحابہ تمام ہی عادل ہیں کوئی ماس نہیں بعض حضرات صحابہ سے گزاہ ہوسے گروہ قائم ندرہ توبہ کرکے دنیا سے سکے۔

س يعنى وه نغلى نما زنغلى صدية كم كرتى ب فرضى نماز جى كى مرادنيين كدية وفسق ب محابر كرام فسق سے محفوظ جيں۔

ر اس المران عالی ہے ہم اوگوں کے کان کھل جانے چاہیں ہم میں ہے بہت اوگ اصول جیوڈ کر نفنول میں کوشش کرتے ہیں فرائفل کی ۵ یاس فروافل پرزور، معاملات فراب وظیفوں چلوں کا اہتمام، دوا کے ساتھ پر ہیز ضرور کی ہے۔ پرواہ میں فوافل پرزور، معاملات فراب وظیفوں چلوں کا اہتمام، دوا کے ساتھ پر ہیز ضرور کی ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بص ٨٢٢)

(13) شعب الا يمان، باب في قبض البير عن الاموال الحرمة ، الجديث: ٥٥٢٣، ٣٩٣، ١٩٩٥. ٣٩٠.

تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مردمسلم کے لیے و نیا میں یہ بات سعادت میں سے ہے، کداس کا پروی معالح : و اور و کان کش دہ ہواور سواری انچھی ہو۔ (14)

حدیث ۱۵: حاکم نے متدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے عرض کی ، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالبہ وسلّم) میر ہے دو پروی ہیں، ان میں سے کس کے پاس ہدیہ جیجوں؟ فرما یا: جس کا درواز ہ زیادہ نزدیک ہو۔ (15)

صدیث ۱۱: امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت کے وان سب سے پہلے جو دو فحض اپنا جھڑا چیش کریں گے، وہ دونوں پروی ہوں گے۔ (16) حدیث کا: بیبقی نے عبد اللہ بن عُمرُ ورضی اللہ تعالٰی عنبماسے بسند ضعیف روایت کی، کہ رسول الله صلّی اللہ تعالٰی عنبماسے بسند ضعیف روایت کی، کہ رسول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جمعیں معلوم ہے کہ پروی کا کیاحق ہے؟ یہ کہ جب دہ تم سے مدد ماتے مدد کرواور جب قرض ماتے علیہ وسلّم نے فرمایا: جمعیں معلوم ہے کہ پروی کا کیاحق ہے؟ یہ کہ جب دہ تم سے مدد ماتے مدد کرواور جب قرض ماتے

(14) المستدرك، كماب البروالصلة ، بأب ال الله لا يعلى الايمان الأمن يحب ، الحديث: ٨٦، ٥٥، ٥٥، ٢٣٠.

(15) المعدرك للحاكم، كمّاب البروالصلة ، باب لا يشبع الرجل دون جاره ، الحديث: ٩ ٨ ٣٤ ، ٢٥٠ م ٢٣٣ .

#### حكيم الامت كمدنى يحول

ا اساس صدیث سے چند مسئے معلوم ہوئے : آیک ہے کہ پر وسیوں کو ہدید دینا سنت ہے کداس سے مجت بڑھتی ہے۔ دوسر سے ہے کہاس کی علت پڑ وسیت ہے جس تقدر پڑ دسیت تو ک ہوگی ای قدر ہدیر کا استحقاق زیادہ ہوگا۔ تیسر سے ہی کہ پڑوئ کا قرب دروازہ سے ہوتا ہے نہ جست سے شد یوار سے ۔ اگر ایک فخض کے مکان کی و اور اور جست تو ہمارے مکان سے کی ہو گر دروازہ دور ہواور دوسر سے کی نہ جست می ہو نہ دیوار گر دروازہ قریب ہوتو زیادہ قریب ہوتو زیادہ قریب ہوتو زیادہ ہوتی ہا تا جائے گا اور اس کی وجہ بھی ظاہر ہے کیونکہ دروازہ کی وجہ سے طاقات ہوتی ہے اور اس کے ذرید فریع نہ نہ ہوتو کہ اس آیت کر یمہ کی تغییر فریع دروازہ فوط ملط رہتا ہے اور ایک کو ددسر سے کے درو وغم بھی شرکت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ یہ صدیت اس آیت کر یمہ کی تغییر ہے "والی نہ دوسطلب یہ ہے کہ سب کو دو تکر ہے کہ سب کو دو تکر ہے کہ سب کو دو تکر ہوتا ہے اور المنائج شرح مشکو قالممانج ، جان مطلب یہ بھی کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دوسطلب یہ ہے کہ سب کو دو تکر یب کوتر بچے در۔ (مراۃ المنائج شرح مشکو قالممانج ، جان مطلب یہ بھی کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دوسطلب یہ ہے کہ سب کو دو تکر یب کوتر بچے در۔ (مراۃ المنائج شرح مشکو قالممانج ، جان مطلب یہ بھی کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دوسطلب یہ ہے کہ سب کو دو تکر یہ کوتر بچے در۔ (مراۃ المنائج شرح مشکو قالممانج ، جان مطلب یہ بھی کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دوسطلب یہ ہے کہ سب کو دو تکر بے کوتر بچے دو۔ (مراۃ المنائج شرح مشکو قالممانج ، جان مطلب یہ بھی کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دوسطلب یہ ہو کہ بھی کہ دور واسے کہ دور واسے کہ دور واسے کوتر بھی کوتر بھی کا دور واسے کوتر بھی کا دور واسے کہ دور واسے پڑوی کو بالکل نہ دور واسے کی دور واسے کوتر بھی کوتر بھی کوتر بھی کہ میں کوتر بھی کی کر بھی کوتر واسے کوتر بھی کر بھی کوتر کی کوتر واسے کر بھی کوتر بھی کوتر بھی کوتر ہوتر بھی کوتر ہوتر کوتر بھی کوتر ہوتر کی کوتر ہوتر ہوتر کر بھی کوتر کر بھی کوتر ہوتر کی کر بھی کر بھی کوتر کوتر کوتر کر بھی کوتر کوتر کوتر کوتر کر بھی کر بھی

(16) المسندلال، م أحمد بن صنبل حديث عقبة بن عامر الجعنى ، الحديث: ٧٤ ساء المجامع ٢٠٠١.

# تحکیم ارامت کے مدنی پھول

ا یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے پڑوسیوں کے جھڑے چاکے جا کی گے بہلے ان کے نیسلے ہوں کے پھر دوسروں کے میہ اولیت ضافی ہے حقیق نہیں، یعنی دوسرے جھڑوں کے مقابلہ میں پڑوسیوں کے جھڑے پہلے بارگاہ الیمی میں چیش ہوں گے رسیال رہے کہ عبادیت میں پہلے حسب نماز کا ہوگا بمعاملات بیں پہلے حساب نون ناحق کا ہوگا ،اداء حقوق میں پہلے حساب پڑوسیوں کا ہوگا۔

(مراة المتاجي شرح مشكوة المعانيج ، ج٢ بم ١٦٢)

قرض دوادر جب مختاج موتو است دوادر جب بيار موعيادت كروادر جب استه خير پنج تو مبارك با د دواور جب مصيبت ینچے تو تعزیت کرو اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی ممارت بلند نہ کرو، کہ اس کی ہوا روک دو اور ا پن ہانڈی سے اس کو ایذانہ دو، مگر اس میں سے پچھاسے بھی دواور میوے خرید د تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرواور اگر ہدید نہ کرنا ہوتو جھیا کر مکان میں لا و اورتمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ تکلیں کہ پردی کے بچوں کورنج ہوگا۔

مسميں معلوم ہے كديروى كاكيات ہے؟ فتم ہے اس كى جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے! بورى طور پر بروى كا حق اوا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ (عزوجل) کی مہریانی ہے۔ برابر پروس کے متعلق حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم ) وصیت فرماتے وہ بے پہال تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پروی کو وارث کردیں گے۔

پھر حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ قالہ وسلم)نے فرما یا کہ پروی تمین قشم کے ہیں ،بعض کے تین حق ہیں ،بعض کے دواور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پروی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو، اس کے تین حق ہیں۔ حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت۔ پروی مسلم کے دوجن ہیں، حق جوار اور حق اسلام اور پروی کا فر کا صرف ایک حق جوار ہے۔ ہم نے عرض کی، یارسول الله! (صلّی الله تعالٰی علیه ڈالہ وسلم)ان کو اپنیٔ قربانیوں میں سے دیں؟ فرما یا کہ مشرکین کو قربانیوں میں سے پچھے نہ دو\_(17)



# مسائل فقهيه

مسئلہ ا: حیبت پر چڑھنے میں دوسروں کے گھروں میں نگاہ پینجی ہے تو دہ لوگ جیبت پر چڑھنے ہے منع کر سکتے ہیں، جب تک پردہ کی دیوار نہ بنوالے یا کوئی الیمی چیز نہ نگالے جس سے بے پردگی نہ ہوادر اگر دوسرے لوگوں کے گھروں میں نظر نہیں پڑتی گروہ لوگ جیبت پر چڑھتے ہیں تو سامنا ہوتا ہے تو اس کو چڑھنے ہے منع نہیں کر سکتے، بلکہ ان کی مستورات کو یہ جاہے کہ وہ خود چھتوں پر نہ چڑھیں تا کہ بے پردگی نہ ہو۔ (1)

مسئلہ ۱۲: اس کے مکان کی پیچیت (لیتی مکان کے پیچیے کی دیوار) دوسرے کے مکان میں ہے بیائی و ایوار میں مئی لگانا چاہتا ہے، مالک مکان اپنے گھر میں جانے سے اسے دو کتا ہے۔ اب مٹی کیول کرنگائی جائے مالک مکان سے کہا جائے گا کہ اسے مکان میں جانے کی اجازت دے، ورنہ دہ خود مٹی لگوادے، اس کے پیسے اس سے دلوادے جا کیل سے۔ اسی طرح اگراس کی دیوار دوسرے کے مکان میں گرمئی ہے، وہاں سے مٹی اٹھانے کی ضرورت ہے، مالک مکان اس کواجازت دیدے کہ بید دہاں سے مٹی اٹھائے اور اجازت نہیں دیتا تو خووا تھائے۔ (2)



<sup>(1)</sup> الدر لخار، كمّاب القضاء، مسائل فتى، ج٨، ٢٥٠٠.

ر 1) الفتادى المعندية ، كمّاب الكرامعية ، الباب الثلاثون في المتغرقات، ج٥، ص ١٩٧٣. (2) الفتادى المعندية ، كمّاب الكرامعية ، الباب الثلاثون في المتغرقات، ج٥، ص ١٩٧٣.

# مخلوق خدا پرمهربانی کرنا

الله عز وجل فرما تاہے:

(وَتَعَاوَنُوَا عَلَى الْبِيرِ وَالتَّقُوٰى وَلَا تَعَاوَنُوَا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُلُوانِ) (1) نَكَى اور پرميز گارى پرآپس ميں ايك دوسرے كى مدكرواور كناه وظلم پرمددنه كرو۔

安安安安

#### احاديث

حديث التي بخارى ومسلم ميں جرير بن عبدالله رضى الله تعالى عند سے مروى، كه رسول التد ملى الله تعالى عديد وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی اس پررحم نہیں کرتا جولوگوں پررحم نہیں کرتا۔(1)

حدیث ۲: امام احمد و ترمذي نے ابو ہريره رضى الله تعالى عند سے روايت كى، كہتے ہيں كه ميں نے ابوالقاسم صادق مصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیفر ماتے سنا کہ رحمت نہیں نکالی جاتی محر بدبخت ہے۔(2)

صدیث سا: ابوداود ونزمذی نے عبداللہ بن عمر ورضی الله تعالی عنبها سے ردایت کی ، که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، زمین والوں پر رحم کرد ، تم پر وہ رحم فرمائے گاجس کی حکومت آسان

# تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ بيرفر مان عالى يا بطور بددعا ب يا بطور خريعنى خدا اس بررحم ندكر سديارهم ندكر سدكا الوكول بررحمت الثد تعالى كا خاص كرم ب-(مراة المناجي شرح مشكوة المصاع من ٢٥٥)

(2) السندلامام أحد بن طبل مسندأي حريرة الحديث: ٢٠٠٨، ج٣٠٩م ١٦٣٠.

وسنن امتر لذي ،كتاب اسر والصلة ، باب ماجاء في رحمة الناس ، الحديث: ١٩٢٣ ، ج ١٩٠٠ ما ٢٠٠٠

عيم إلامت كمدنى كهول

ا بہاں بھی رحمت میں بڑی مخبائش ہے اپنے پر رحم کرنا کہ گناہوں سے پچنا مسلمانوں پر رحم کرنا بلکہ کفار پر رحم کرنا کہ انبیں وعوت اسلام رینا بلکہ جانوروں پر رحم کرنا کدان کے دانہ پانی کا خیال رکھنا۔ مقصد سے کہ بدیخت کی علامت سے کہ اس کا دل تخت ہوتا ہے اے کسی پر حمنیں آتا ہذرنیک بخت کی علامت سے کدوہ زم دل ہوتا ہے سب پر رحم کرتا ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصابح من ٢٩٨)

(3) سنن استرندي، كماب البروالصلة ، باب ماجاء في رحمة المسلمين، الحديث: المهامج ٢٠٠٣م.

طیم الامت کے مدنی کھول

ا \_ كونكه رحم وكرم والي بندے الله تعالى كى صفت و رحمت كے مظہر بين الله كے اخلاق سے موصوف بين، رحمت سے مراد ...

<sup>(1)</sup> صحيح ابغاري، كتاب التوحيد، بابقول الله (قل ادعوا الله ... إلخ)، الحديث ٢٠ ٢ ١٥٠ من ١٠٠٠ من ١٣٥٠

عدیث ۱۲ ترفدی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنیما سے روایت کی، کہرسول اللہ سائی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرماید دوج ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پررخم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تو قیر نہ کرے اور اچھی بات کا تھم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔ (4)

حدیث ۵: ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی:جو ان اگر پوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ ہے کریگا تو اس کی عمر کے وقت اللہ تعالٰی ایسے کومقرر کردے گا، جو اس کا اکرام کرے۔(5)

عام رحمت ہے۔

۱ یعنی تم اللہ کی زمین تخلوق پر رحم کروانسانوں پر جانوروں پرتم پروہ رحم کرے گاجس کی رحمت خاصیجس کی سلطنت آسانوں میں بھی ہے ۔ بینی رب تعالی بیاس سے مراوفر شیتے ہیں بیعنی فرشیتے تمہاری حفاظت کریں محرتمہارے لیے دعا ومغفرت کریں محر (مرقات) (مراۃ المناجع شرح مشکلوۃ المصابع ، ج۲ ہم ۱۹۹۷)

(4) المرجع السابق، باب ما جاء في رحمة الصبيان ، الحديث: ١٩٢٢، ١٩٢٨، ج-م، ٣٦٩.

### · تھیم الامت کے مدنی مجھول

ا یعنی جماری جماعت سے یا جارے طریقہ دالوں سے یا جمارے پیاروں سے نیس یا ہم اس سے جیزار ایں وہ جمارے مقبول لوگوں میں سے نیس اید مطلب نہیں کہ وہ جماری امت یا جماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافرنیس جوتا ہاں جو حضرات انبیاء کرام کی تو ہین کرے وہ اسلام سے خادج ہے۔

الم یعنی اپنے سے چھوٹوں پر دم شکرے، اپنے سے بڑول کا ادب ندکرے، چھوٹائی بڑائی خواہ عمرکی ہوخواہ عم کی خواہ ورجہ کی بیفرہ ن بہت عام ہے۔ خیال دہ کہ مسفیرتا اور کبیرتا فرائکر بے بتایا کہ چھوٹے بڑائے سلمانوں کا ادب ان پر دم چاہیے بیر تید بھی زیادتی اہت م کے لیے ہوندکافرہ ں باپ کا بھی بادرگ ادب کافر چھوٹے بھائی پر بھی قرابت داری کا رقم چاہیے جیسا کہ فقتہا ہے فرامین اور دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے ایوں بی ان کے حقق قرابت اواکرے۔ (اشعہ)

سے برائیاں رو کے، عالم عام زبانی تبلیغ سے مطابق وی احکام اوگوں میں جاری کرے بیمرف علاء کا بی فرض نبیں سب پر درم ہے۔ حاسم ہاتھ سے برائیاں رو کے، عالم عام زبانی تبلیغ سے بیفرض انجام وے فی زمانداس سے بہت غفلت ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصانيح، ج٢ بم ٨٠٠)

(5) سنن الترمذي، كمّاب امبروالصلمة ، ياب ماجاء في إجلال الكبير؛ الحديث:٣٠٢٩، ج٣٠م، ااس.

#### علیم الامت کے مرنی پھول

ا یعنی جو تھی بوڑھے مسلمان کا صرف اس لیے احترام کرنے کہ اس کی عمر زیادہ ہے، اس کی عمادات مجھ سے زیادہ ہیں، میدمجھ سے پرانے اسلام والا ہے تو ان شاءاللہ دنیا ہیں وہ دیکھ لے گا کہ اس کے بڑھائے کے وقت لوگ اس کا احترام کریں سے۔اس ومدے ہیں سے صدیث ۲: ابو داود نے ابو موئی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر مایا: یہ
بات اللہ تعالٰی کی تعظیم میں ہے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حامل قر آن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی
ہو، نہ جانی (بیعنی جو غلوکرتے ہیں کہ حدسے تجاوز کرجاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط
بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جھا یہ ہے کہ اُس سے احراض کرے، نہ قر آن کی تلادت کرے،
نہ اس کے احکام پڑمل کرے ) اور بادشاہ عادل کا اکرام کرنا۔ (6)

فر مایا گیا کہ ایسا آدمی دراز عربی پائے گا دئیا میں مال بیش وعزت مجی اے ملے گی آخرت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔ خوداس صدیث کے راوی حضور کی درس سال خدمت کی دیجے لوکہ ان کی عمر ایک سوجین سال ہوئی ان کی زندگی میں ان کی اولا دکی تعداد ایک سوجوئی بیٹن اولا و اور اولا دکی اولا د ایک مخلوق نے ان سے احادیث روایت کیں، جہال پہنچ جاتے ہے لوگ ان کی زیارت کے لیے جع موجاتے سے لوگ ان کی زیارت کے لیے جع موجاتے سے رمر قات ) یہ ہے اس حدیث کا ظہور اور اس وعدہ نبوی کی جبتی جاتی تصویر وتفسیر۔

(مراة المناجيج شرح مشكلوة المصابح من ٢٩٠١)

(6) سنن أي داود، كمّاب الاوب، باب في تمزيل الناس منازهم ، الحديث: ٨٨٣٠، جم ١٩٣٠، على ١٣٣٠، على ١٣٣٠، على ١٩٣٠، على ١٩٣٠، على الناس منازهم ، الحديث المرت كي يجول

ا سفید ڈاڑھی وانے مسلمان کا احر ام بخود رب تعانی فرماتا ہے کہ جب وہ دعائے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ کریم اس سے شرم فرماتا ہے کہ ان ہاتھوں کو خانی بھیرے تو بندواس کا احر ام کیوں نہ کرے۔ حال قرآن میں حافظ ، عالم وین ، قاری ،مضر ، بمیشہ تلاوت کرنے والا سب ان ہاتھوں کو خانی بھیرے تو بندواس کا احر ام کیوں نہ کرے۔ حال قرآن میں حافظ ،عالم وین ،قاری ،مضر ، بمیشہ تلاوت کرنے والا سب بی واضل ہیں سب کا احر ام چاہیے۔ (مرقابت )

، ن دا ن بین سب ۱۰۰۰ روسید سر روسید این مین بر بدنین شده و جوقر آن کولوگوں کے گمراه کرنے کا ذریعہ بنا کمی اس کی غلط علی ده حالی قرآن ده عالم د حافظ قابل تعظیم بیل جو بدغه به بیدین شده و جوقر آن کولوگوں کے گمراه کرنے کا ذریعہ بنا کمی اس کی غلط علی ده حالی قرآن ده عالم د حافظ قابل کے بختی میں اس کی در ایعہ مسلمانوں میں فتنہ نساد کھیلا کمی ان پر تو خدا تعالی کی بھی پیشکار ہے بندوں کی علی میں اس میں خیانتیں کریں ،اس کے ذریعہ مسلمانوں میں فتنہ نساد کھیلا کمی ان پر تو خدا تعالی کی بھی پیشکار ہے بندوں کی میں ۔ اس میں خیانتیں کریں ،اس میں خیانتیں کی خیانتیں کریں ،اس میں خیانتیں کی خیانتیں کی خیانتیں کی خیانتیں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ، اس میں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ،اس میں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ،اس میں کریں ،اس میں کریں ،اس میں خیانتیں کریں ،اس میں کریں ہوئی کریں ہوئی ہوئی کریں ہوئی ہوئی کریں ہوئ

دام تزدیر کمن چول دگرال قرآن را تاویل سے کر مکتے ہیں قرآن پاڑند

عافظا میخوردرندی کن دخوش باش وے احکام ترہے تی ہیں مگراہے مفسر

ارہ ہر سے میں میں میں میں ہے۔ سے منصف عالم عدل دالا بادشاہ القد کی رحمت ہے جس کے سامید بیں اللہ کی تلوق آرام پاتی ہے وہ رعایا کے بیے مثل مہر بان والد کے ہے اس سے اس کا ،حتر ام ضروری ہے۔ (مراق المناتج شرح مشکلوٰ ق المصائح ،خ۲ام ۲۰۰۸)

صدیث ٨: بیبقی نے انس رضی الله تعالی عند سے روایت کی ، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو میری اُمت میں کسی کی حاجت پوری کردے جس سے مقصود اس کوخوش کرنا ہے، اس نے مجھے خوش کیا ادر جس نے مجھے \*\* عرب الله عند الله (عزوجل) كوخوش كيا اورجس نے الله (عزوجل) كوخوش كيا، الله (عزوجل) اسے جنت ميں داخل (8)\_82,1

(7) المتدلاله م أحمر بن متبل مستداكي حريرة والحديث: ٩٠ - ٩٢ ، ج سيس ٢٢ سيس ٢٢ س.

وشعب الايمان، بانب في حسن الخلق بصل في لين الجانب • • • إلخ ، الحديث: ١١٩، ٢٢، ص ٢٥٠ ـ ٢٥١.

عيم الامت كمدنى محول

ا مالف مصدر میں ہے بمعنی اسم فاعل بینی الفت والا کہ اسے اللہ تعالٰی اس کے مجبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی امت ہے انفت ہوتی ہے اور امت کواسی سے الفت ہوتی ہے اس کی طرف ول خود بخو د کھنچتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ما لف اسم ظرف ہو لینی مؤمن الفت کی جگہ ہوتا ےاس میں او کول کی الفتیں جمع ہوتی ہیں۔

٣ \_ يعنى مسلمانوں سے وہ پہنظر ہواورمسلمان اس سے پہنظر ہوں ايسافخص نور ايمانی سے محروم ہے۔ جيال رہے كەمسلمانوں سے الفت ركھنا مچھاور ہے لوگوں کی شرہے بیجنے کے لیے علیحدہ رہنا پچھاور ہے لبندا میدیث اس مدیث کے خلاف نہیں جس میں قرما یا سی کہ اپنا تھمر والى بكرو\_(مراة الهناجي شرح مفكوة المصابح، ج٠ بس٨٢٥)

(8) شعب الايمان، بأب في التعادل على البردالتقوى، الحديث: ٢٥٣ ٤، ج٢، ص ١١٥.

# عيم الامت كمدنى محول

ا یعنی اس حاجت روانی سے اس بنده مؤمن کوخوش کرنا چاہتا ہو مض ایمانی رشتہ کی بنا پر کسی اور وجہ ہے نیس۔

الے یعنی اس امتی بندے کی توثی سے مجھے توثی ہوگ ۔اس سے معلوم ہوا کہ تا قیامت حضور ملی انٹہ علیہ وسلم کو ہر ہر خص سے ہر ظاہر باطن جسمانی دلی حالات کی خبر مے اگر حضور مدخر مول اور مؤمن کی خوشی کاحضور کوعلم ند ہوتو آب کوخوش کیے ہو۔

سے اس فرمان عالی سے دومسئلہ معلوم ہوئے: ایک میکہ نیک عمل سے مؤمن کوراغی کرنے اور مؤمن کی رضا کے ذریعہ حضورصلی الندعدیہ وسلم کوراضی کرنے کی نیت کرنا شرک نبیس ریانہیں بالکل جائز ہے۔ جب کدابٹی نامود اور ناموری مقصود ندہور دوسرے بیر کدخدا تعالٰی کی رض صرف حضور کی رضا میں ہے بڑی ہے بڑی نیکی جس سے حضور راضی نہ ہوں اس سے خدا تعالی ہر گز راضی نہ ہوگالبذا ہرعبادت میں حضور کو راض كرنے كى نيت كرنى جائے كه بيدؤ رابعہ برب كى رضا كا۔

س اس معلوم ہوا کہ جنت خدا نعانی کی خوش نو دی ہے سلے گامخض اپنے ممل سے تیں۔

(مراة المتاجع شرح مشكوة المصابيح، ج٢ بس ٨٢٧) `

حديث ٩: بيهق في السرضى الله تعالى عند الدوايت كى كرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم في ما يا جوكسى مظلوم کی فریادری کرے، اللہ تعالی اس کے لیے جہتر ۲۵ مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہوجائے گی اور بہتر ۲۷ سے قیامت کے دن اس کے درج بلند ہوں گے۔(9)

حدیث ۱۰: سیح مسلم میں نعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنبها سے مروی، که رسول الله صلّی الله تعالی علیه وسلم نے فر ما یا کہ تمام مومنین شخص واحد کی مثل ہیں، اگر اس کی آنکھ بیار ہوئی تو وہ کل بیار ہے اور سر میں بی ری ہوئی تو کل بیار

حدیث اا: سیج بخاری ومسلم میں ابومویٰ رضی الله تعانی عنه سے مروی، که رسول الله صلّی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچا تا ہے۔ پھر حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والهوسلم) نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں۔(11) بینی جس طرح میم کی ہوئی ہیں

(9) شعب الريمان، باب في التعاون على البروالتوى الحديث: • ٢٤٥ من ١٢٠ ما ١٢٠ ا

علیم الدمت کے مدنی کھول

ا ہملھوف کے معنی ہیں ممکین، جیران پریشان،اس میں پانچ حروف ہیں پہلے دوحرف میم اور لام ہیں جن کے عدد ہیں ستر ۰ کماس کے بعد تین حرف ہیں ہ وف، پہلے دوحرفوں کےعدد اور آخری تین حرفوں کی ٹنار کل ۲۲ ہوئی اس حساب ہے اسے تہتر رحمتیں عطا ہوتی ایل۔ ٣ \_ سبحان الله! جب ایک مففرت ہے سمارے گناہ معاف ہو گئے تو باتی بہتر مغفرتوں ہے کہیں ہے گی رب تعالی نصیب فر مادے۔ (مُراة الْمِنَاجِ شرح مشكوّة الْمُصابح ، ج٢ إص ٨٢٧)

(10) سيح مسلم، كمّا ب اببردانصلة ٥٠٠٠ الخ، بابتراهم الموثين ١٠٠٠ لخ، الحديث: ٢٦، ٦٤٠ (٢٥٨٦) بم ١٣٩٧.

عيم الامت كي مدني محول

ا ۔ یعنی تو مسلم کو یا ایک جسم ہے،افرادسلم کو یا اس جسم کے اعضاء،ایمان مسلم کو یا اس جسم کی جان ہے ۔حرارت وغیرت ایمانی کو کو پا ایمان سے تعلق ہے اس تعلق کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی تکلیف سارے افراد کی تکلیف ہے۔ خیال رہے کہ غدار مسمانوں کوقوم سے تکارنا ایسا ہے جسے محلے سرے عضو کوجسم ہے کاٹ وینا تا کہ اس کا فساد دوسرے اعضاء جس نہ پہنچے۔ (مراة المناجح شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بص ١٨٨)

(11) صحيح ابتخاري، كترب الدرب، بإب تعاون المؤمنين ... إلخ ، الحديث: ٢٠٢٧، ج٣٥، ١٠٠٠.

حکیم الامت سے ید فی پھول \_\_\_\_\_ الے بینی مؤمنوں کے ونیادی اور دینی کام ایک دوسرے سے ل جل کر کمبل ہوتے جیسے مکان کی دیوار بھی ایک دوسرے سے ل کر مکان مکمل الے بینی مؤمنوں کے ونیادی اور دینی کام ایک دوسرے سے ل جل کر کمبل ہوتے جیسے مکان کی دیوار بھی ایک دوسرے سے ل کر مکان مکمل

عدیث ۱۲: سی محاری و مسلم میں انس رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے، کے درسول الله مثلی الله تعالی علیه وسلم نے فر ۱: اینے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ کسی نے عرض کی ، یارسول الله! (صلّی الله تعالی علیه کا له وسلم) مظلوم ;وتو ربیں۔ بدوکروں گا ظالم ہوتو کیونکر مدوکروں۔ قرمایا کہ اس کوظلم کرنے سے روک دے یکی مددکرنا ہے۔ (12) حدیث سال سیح بخاری وسلم میں ابن عمرض الله نعالی عنها ہے مروی، که رسول الله منگی الله تعالی علیه وسلم نے ز مایا: مسلم مسلم کا بھائی ہے، نہ اس پرظلم کرے، نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو، الله (عزوجل)اس کی حاجت میں ہے اور جو تھی مسلم سے کی ایک تکلیف کو دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں ہے ایک تکلیف اس کی دور کردے گا اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کر نیگا،اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی

ا ال طرح كدايك باتح شريف كى الكليال ووسرك باتح من داخل كردي يعن محقا دين ميسمجمان كريسي كد جيسے بيدالكليال ايك دوسرے میں داخل ہوئمیں ایسے بی مسلمان ایک دوسرے میں متھے ہوئے ہیں کہ بیمی بے تعلق نہیں ہوسکتے متھانے والے یا حضرت ابو موی اشعری ایں باحضور صلی الله علیہ وسلم بیر مثال بیر بتانے بنے لیے ہے کہ سلمانوں کے بعض کے بعض پر حقوق ہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكَّوة الصابح، ج٢، ص ٨٨٨)

(12) صحح ابناري، كمّاب الإكراد، باب يمين الرجل ... والخي الحديث: ٦٩٥٣، ج ١١، ٩٨٠٠.

ومشكاة المعانيج، كمّاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على أخلق، الحديث: ١٩٥٧م، ج٢٠ م ٢٢٠.

# عیم الامت کے مدنی بھول

ا \_ بعن ا ہے بھ ئی مسلمان کی بہرحال مدد کروخواہ تمباری مدداس کوخوش کرے یامغموم کرے۔

ا سین ظالم کوظم سے روک دینا ہی اس کی بڑی مدوہے کہ اسے مظلوم کی بددعاؤں سے اللہ کے عذاب سے بچالیا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے ینی قدرت پاکرکسی پرظلم نه کرد که ظلم کا انجام ندامت ہے تم تو رات کوسوجاؤ کے تحرمظلوم نه سوے گا،تم پر رات میں بدد عاکرے کا ، شدک آنکھ سوتی نہیں وہ اس وقت اس کو دیکھتی ہے۔ (مرقات) (مراۃ المناجِح شرح مشکوۃ المصابیج ، ج ۲ بس ۷۸۷)

(13) ميح بناري، كمّاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ... الخ الحديث: ٢٣٣٣، ج٢، ص١٢١.

ا ۔ یعنی مسمان مسلمان کا دینی واسملامی بھائی ہے یامسلمان سے لیے سکتے بھائی کیطرح ہے بلکداس ہے بھی ہم کہ نبی بعد کی کو ماں بب نے بھائی بنایا ہے اورمسلمان کوحضورصلی الله علیہ وسلم نے بھائی بنایا جضور سے رشتہ غلامی قوی ہے ماں باپ سے رشتہ نسبی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضور مسلمانوں کے بھائی نہیں حضور تومثل والد کے بیں اس لیے حضور کی بیو یال مسلمانوں کی ، تیں ہیں جو وج نہیں ، ۔۔۔

یہ بھی معدم ہوا کہ مؤس وسلم ہم معنی ہیں کہ قرآن کریم نے مؤسوں کو جھائی قرار دیا" آنٹ الْنُوْمِنُوْنَ اِخْتُوَةً" اور حضور نے یہاں
مسمون کو۔ (ازمرقات) خیال رہے کہ یہاں بھائی ہوتا رحمت وشفقت کے لخاظ ہے ہے شکدا حکام کے اعتبارے۔
مسمون کو۔ (ازمرقات) خیال رہے کہ یہاں بھائی ہوتا رحمت وشفقت کے لخاظ ہے ہے شکدا حکام کے اعتبارے۔
مسمون کو۔ (ازمرقات) خیال دیا ہے جس کا مادہ سلم بمعنی سلامتی ہے ہمزہ سلب کا تومعنی ہوئے سلامت ندر کھنا بعنی اسے بلاک کردیتا یا مدد کی
ضرورت پراسے بے یارو مددگار مجبور دیتا۔

" \_ بیجان الله! کیسا پیارا وعده ہے مسلمان بھائی کی تم مدوکرو الله تنهاری مدد کرے کا بمسلمان کی حاجت روائی تم کرو انله تمهاری حاجت روائی کرے کا معلوم ہوا کہ بندہ بندہ کی حاجت روائی کرسکتا ہے بیٹرک نہیں بندہ بندہ کا حاجت روامشکل کشاہے۔

س یعن اگرکوئی حیا دارا آدی ناشانستر و کت تخفیر کر بیٹے پھر پچھتائے تو تم اے خفیہ مجا دو کہ اس کی اصلاح ہوجائے اے بدنا م نہ کروا گرتم نے ایسا کیا تو اللہ تعافی قیامت بیس تمہارے گناہوں کا حباب خفیہ بی لے لے گاتمہیں دسوانہ کرے گا، ہاں جو کسی کی ایڈا کی خفیہ تدبیریں کر رہا ہو یا خفیہ و کتوں کا عادی ہو چکا ہواس کا اظہار ضرور کردو تا کہ ووضی ایڈا ہے بی جاوے یا یہ تو ہہ کرے یہ قیدی ضرور خیال جس رہیں فرضکہ صرف بدنا می ہے کسی کو بچانا اچھا ہے گر اس کے خفیہ ظلم سے دوسرے کو بچانا یا اس کی اصلاح کرنا بھی اچھا ہے یہ فرق خیال میں رہے۔ یہ ں مرقات نے فریا یا کہ جومسلمان کی ایک عیب بیشی کرے دب تعالی اس کی سات سوعیب پوشیاں کرے گالہذا کر بہت کی تنوین تعظیم ہے دوسر میں تارہ حیالات سے دراہ ہیں۔

(مراة المناجي شرح مشكوة الصابع، ج٢ م ٨٨٥)

(14) میح مسم، کتاب از برن، باب الدلیل علی ان من تصال الایمان . . . الخ ، الحدیث: ا ۲۰۱۵ ـ (۳۵) بم سم، منابع ما تعکیم ال مت سے مدتی مجول

مدین ۱۵: می مسلم میں تمیم داری رضی الله تعالی عند سے مروی، که نمی صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرہ یا: دین خیر مرای کا نام ہے، اس کو تین مرتبہ قر ما یا۔ ہم نے مرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرما یا: الله ورسول اور اُس کی کتاب کی اور ائمہ مسلمانوں کی۔ (15)

(15) مع مسلم ، كتاب الإيمان، إب بيان ال الدين العمية ، الحديث: ٥٥ ـ (٥٥) من ٧٥.

# عیم الامت کے مدنی مجول

ا آپ کا تام حمیم این اوس این وار ہے،آپ عیمائی سے و انجری میں ایمان لائے،آپ سے کل افخارہ احادیث مردی ہیں جن میں سے صرف یہ ایک حدیث سیمین میں ہے،آپ شب کونوافل میں ایک رکعت میں قرآن مجیزتم کرتے ہے اور بھی ایک آپت مسیح تنک بار بار پر جتے اور دو تے ہے اور بھی ایک آپت میں تک بار بار پر جتے اور دو تے رہے ہے، اول مدیند منورہ میں رہے، معرمت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے وہاں ہی وفات پائی ، مسجد نبوی میں سب سے پہلے جراغ آپ نے ہی روش کیے۔ (مرقات) جراغ کیا۔

ا \_ نصیحة بنا ہے نصح سے بمعنی خالص ہونا عرب کہتے ہیں نصحت العسل عن الشبع بیں نے شہد کو موم ہے خالص کرنیا۔اصطلاح میں کی خالص فیرخوائی کرنا جس میں بدنوائی کا شائبہ ندہو یا خلوص دل ہے کی کا بجدا چاہنا نصیحت ہے، یہ کی جامع کلمات میں سے کہ اس ایک لفظ میں لاکھوں چیزیں شامل ہیں جی کہ اعتقاد کو کفر سے خالص کرنا ،عبددات کو ریا ہے پاک وصاف کرنا ، مدہ ملات کو خرابیوں سے بچانا سب ہی تصیحت میں داخل ہیں۔

سل الله کے لیے نصیحت بیر ہے کہ الله تعالٰی کی ذات و صفات کے متعلق خالص اسلامی مقیدہ رکھنا، خلوص دل ہے اس کی عبوت کرنا، اس کے علیہ اللہ کے کہ وہ اللہ کے کہ اللہ تعالٰی کی ذات و صفات کے متعلن خالص اسلامی مقیدہ رکھنا، مل کی شرح بہت وسیع ہے۔ (مرقات) کے مجودیوں سے محبت دشمنوں سے عدادت رکھنا، اس کے متعلن ایسے عقید سے خالص رکھنا اس کی شرح بہت وسیع ہے۔ (مرقات)

سے کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی تھیعت ہے ہے کہ اس کے کتاب اللہ ہونے پر ایمان رکھنا اس کی علاوت کرنا ،اس میں بقدر طاقت فورکرنا ،اس پرسی عمل کرنا ،اس پر سے خالفین کے اعتراضات وقع کرنا غلا تاویلوں تحریفوں کی تر دیدکرنا۔

۵ \_انند کے رسول لیعن حضور صلی الله علیہ وسلم کی نفیجت سیدے کہ انہیں تمام نبیوں کا سروار ما نتا ان سکے تمام مفات کا اعتراف کرنا جان و مال و اول د سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا انکی اطاعت وفر مانبرواری کرنا ان کا ذکر بلند کرنا۔۔

۱ \_ الموں سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماء دین مجتهدین کالمین اولیا ، واصلین ہیں۔ان کی تقیدت یہ ب کدانے ہرجائز علم کی بقدر طاقت تعمیل کرنا ، اوگوں کو ان کی اطاعت جائز ، کی طرف رغبت دینا ، آئمہ مجتبدین کی تقلید کرنا ، ن کے ساتھ اچھا ممال رکھنا۔(مرقات) علماء کا ادب کرنا۔

ے ہے مہملہ نول کی نفیحت بیہے کہ بقدر طاقت ان کی خدمت کرنا،ان سے دین وونیا مصیبیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا،ان میں علم دین پیمیلانا، اعمال نیک کی رغبت وینا، جو چیز اپنے لیے پندنہ کرے ان کے لیے پندنہ کرنا بیصدیت بہت ہی جامع ہے۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بس ٢٩٧)

المسوع مهار شور بعد (مدن المراد)

حدیث ۱۱ سی بخاری و سلم میں جریر بن عبد الله رضی الله تعالی منے مروی النج آب جی فی من مول الله منی الله تعالی ملیه و سلم سے نماز قائم کرنے اور زکا قاویے اور برمسلمان کی فیر خوان کرنے پر بیت لیمی ۔ (16) حدیث کے ابوواوو نے حمرت ما کشرت عاکشہ رضی الله تعالی عنها سے روایت کی ، که رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم مرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتار و۔ (17) یعنی برخوص کے ساتھ اس طرح پیش آؤجوہ سے مرتبہ کے مناسب بو مسبب کے ساتھ ایک سابر تاؤنہ ہوگھر اس میں مید لیاظ ضرور کرنا ہوگا کہ دوسرے کی تحقیر و تذکیل نہ ہو۔

عب سند ما انترازی و سرد و حرار میں میں میں اللہ تعالٰی عند ہے روایت کی کررسول اللہ منٹی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے صدیت کی کررسول اللہ منٹی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے فرمایا : تم مذی و بیجتی نے ابو ہر برہ رضی اللہ تعالٰی عند ہے روایت کی کہرسول اللہ منٹی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم نے جس فرمایا : تم میں اچھا وہ مختص ہے جس سے بھلائی کی امید جو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو۔ (18)

صدیث ۱۹: بیبق نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، که رسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلّم نے فرمایا: تمام

تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا حضورصی اللہ عدید وسلم اسے صحابہ ہے ایمان تقوی پر بھی بیعت لیتے تھے اور نیک اٹمال پر بھی یعنی میرک معرفت رب تعالی ہے یہ وعدہ

کروکہ ہم نیک اٹمال کریں سے گزاہوں ہے بچیں سے بیعی گے۔ بیعت کی بہت تسمیں ہیں یہاں بیعت اٹمال مراد ہے۔ بیعت کی اقسام ہم رک

سراب شان حبیب الرحمن سے ضمیمہ میں ملاحظہ کرو۔ ایک بارحفزت جریر نے ایک فض سے گھوڈ اٹین سودر ہم میں خریدا سود طے ہوج نے

پر فرما یا کہ تیرا گھوڈ ازیادہ قیت کا ہے اچھا چارسودوں گا پھر کہانیں پانچ سودوں گاجی کہ آٹھ سوود ہم تک بڑھ کر خریدلی بالغ جران ہوکر

پول حضرت بیکیا فرہ یہ میں نے حضور سے بیعت کی ہے ہر مسلمان کی فیر ٹوائی پر سیدائی پر محل ہے۔ (مرقات)

بول حضرت بیکیا فرہ یہ میں نے حضور سے بیعت کی ہے ہر مسلمان کی فیر ٹوائی پر سیدائی پر محل ہے۔ (مرقات)

(مرق الحنائی شرح مشکو ق المصابح ، ج اس م

(17) سنن أي دادد، كمّاب الادب، باب في تنزيل الناس منازهم ،الحديث: ٣٨٣، ج٣٠، ص٣٣٠.

علیم الامت کے مدنی پھول ایسین تمہارے پاس جس حیثیت کا آدی آدے اس کی تواضع خاطر، اعزاز واکرام اس کی حیثیت کے لائق کروہ حضرت عائشہ صدیقہ کھونا کھاری تھیں ایک اجنبی ممائل وروازے ہے گزرا آپ نے اے روٹی کا گزا بھیج ویا، ایک اجنبی گھوڑا سوار گزرا تو آپ نے اس سے کہلا کر کھاری تھیں ایک اجنبی ممائل وروازے ہے گزرا آپ نے اے روٹی کا گزا بھیج ویا، ایک اجنبی گھوڑا سوار گزرا تو آپ نے یہ ی صدیت پڑھی بھیج کے "سرآپ کو کھنے نے کی خواہش ہوتو کھاٹا حاضر ہے، کسی نے ام المؤمنین سے ای فرق کی وجہ سے پوچھی تو آپ نے یہ ی صدیت پڑھی مدہ ملات عقد کد بلکہ عبادات میں فرق مراتب کرنا ضروری ہے۔ مصرع کرفرق مراتب ریکن زندیق مدہ ملات عقد کد بلکہ عبادات میں فرق مراتب کرنا ضروری ہے۔ مصرع مشکل قالمائی بے 10 میں ا

ية المريدي، من التريدي، كمانب البروالصلية ، باب: ٢١١، الحديث: ٢٢٠٠، جهم ١١١٠. (18) (18) سنن التريدي، كمانب البروالصلية ، باب: ٢١١، الحديث: ١٢٥٠، ح مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔(19)

صدیث ۲۰: ترندی نے ابوذررضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جہاں کہیں رہوخدا سے ڈرتے رہواور برائی ہوجائے تو اس کے بعد نیکی کرویہ نیکی اسے مٹادے گی اورلوگوں سے انتھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (20)

(19) شعب الايمان، باب في طاعة أولى الامر فصل في نصيحة الولاق الحديث: ١٣٨٨، ج٢ بس ١٣٣٠.

#### عليم الامت كے مدنى محول

اے میال کے معنی پروروہ بہت مناسب ہیں۔ بال بچوں کو میال ای لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب فاند کے پروروہ ہوتے ہیں، ترآن کریم فرا تا ہے: "وَ وَجَدَلْتَ عَائِيلًا فَاعْلَى "رب تعافی نے تم کو بڑا ہی میال والا پایا تو تم کو اتنافنی کردیا کہ تم سرے جہاں کو پار اور عاملاً کے بیان معنی حضرت این جہاس نے کے رویکھو بخاری شریف کتاب التغییریہ ہی آیت۔ اللہ تعافی سب کا راز ق ہے مخلوق اس کی مرزوق ہے لہذا اس کی عمال ہے یعنی پروروہ۔

ا یعنی جیسے تم ال خفس سے بہت خوش ہوتے ہو وہ تہارے غلاموں لونڈ بول بال بچوں سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پروروہ بیل ایسے ہی جوکوئی اللہ کی مخلوق سے بھلائی کرے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے، دیکھو جوکوئی تمہارے بچوں لو کروں غلاموں کو بچھو دے تو تم پر ترض ہوجا تا ہے تم انظار کرتے ہو کہ جھے موقعہ لے تو اس کے ٹوکروں کو ٹوش کروں ،کی بینچ کی شادی میں تم نیوتا دو تو وہ تمہارا قرض ہوتا ہے دب سے بندوں کو دو تو وہ مہارا قرض ہوتا ہے بفر ما تا ہے بامن خا الگیزی کے شوائلة قرز شا تھسنگا ال

(مراة الهناجيج شرح مشكوة المصابع، ج٢،ص ٨٢٨)

(20) سنن الترمذي، ابواب البروالصلة، باب ماجاء في معاشرة الناس، الحديث: ١٩٩٣، ج ١٩٠٠ سوم ٢٩٥

#### تحکیم الامت کے مدنی مجول

ا \_ بو دی نے ابنی کتاب اربعین جی فرمایا که حضرت ابوذ رخفاری اور معاذ ابن جبل رضی الله عنهما چیارم سلمین ہیں ۔ (مرتات) حضرت ابوذ رخفاری سے خصوصیت سے بیار شادفر مایا گیا اگر چیا ور لوگ بھی شتے تنھے۔

۲ \_ اس طرح کرساد ہے واجبات اوا کرو اور سادے حراموں سے پچو تقویٰ دین کی بڑ اور یقین کی بنیاد ہے۔ تقوی کے بہت ورج ہیں جو ہم نے ، بنی تغییر میں هدی للمتنفین کی تغییر میں عرض کیے۔ پہلا ورجہ بدعقیدگی سے پچنا ہے ، دوسرا ورجہ برملی سے بچنا ہے، تیسر درجہ مکروہ بلکہ مشتبہ چیزوں سے بچنا، چوتھا ورجہ بریکار چیزوں سے بچنا، یا نچوال ورجہ جو بارے تجاب ہواس سے بچنا۔ غرضکہ ہر طرح کی آڑ بچار کر یارتک بہنچن ہے اللہ اس قال کو حال بناوے۔ جہال کہیں ہونے سے سراد ہے علانہ خفیہ ہر طرح ہر جگہ خدا سے ڈرنا۔

سے بینی کن ہوں کے بعد توبہ کراواور بداعمالی کے بعد نیک اعمال کراوجن ہے میہ برائیاں مث جاویں۔ گانا من بیا ہے توقر آن مجید سے

أر سوج به أو سويت المار المار



# نرمى وحيا وخو في أخلاق كابيان

#### احاديث

عدیث از اللہ تعالی مہر بان ہے، مہر بائی کو دوست رکھتا ہے اور مہر بائی کرنے پروہ دیتا ہے کہ بختی پرنہیں دیتا۔(1) حدیث ۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرما یا: نرمی کو لازم کرلو اور شخق وفحش سے بچو، جس چیز ہیں نرمی ہوتی ہے، اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کرلی جاتی ہے، اُسے عیب دار کردیتی ہے۔(2)

صديث ١١٠ جوزي سے عروم موادہ فيرسے عروم ہوا۔ (3)

حدیث ۳۰: جس کونری ہے حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جوشن نری کے حصہ سے محروم ہوا وہ دنیا · وآخرت کے خیر ہے محروم ہوا۔ (4)

حدیث ۵: کیا میں تم کوخبر ندوول کہ کول شخص جہنم پرحرام ہے اورجہنم اس پرحرام وہ مخص کہ آسانی کرنے وال نرم

(1) منح مسلم، كتاب البردانصلة ٥٠٠٠ لخ، باب فضل الرفق ، الحديث: ٢٤ سام ٢٥٩٣) من ٩٨ ١٣٠.

(2) میچمسلم، کتاب ابر دانصلة ... الخ ، باب فعنل الرفق ،الحدیث: ۲۹،۷۸ کـ (۲۵۹۳) مِص ۹۹،۱۳۹۸ ۱۳۹۹. میچ ابتخاری ، کتاب الادب، باب لم بین النبی صلی الله علیه وسلم فاحشا... الخ ،الحدیث: ۹۰۳ ، ج ۴،۶ م ۱۰۸.

#### عكيم الامت كمدنى يحول

سے بدگوئی بتیجہ ہے تن کا اولا ول میں بخق آئی ہے، پھر بدگوئی، زبان ورازی، پھر ہاتھا یائی بینی مار پید، پھر تنل و خون خدا محفوظ رکھ، شیطان پر سخت رہو بھائی مسلمان پرزم۔

س یعنی اگر حقیر آ دی سکے دل میں نرمی ہوتو وہ عزیز بن جاو ہے گا مقیم الشان آ دی سکے دل میں بختی ہوتو وہ حقیر ہوجاو ہے گا ۔مول تا فر ، تے ہیں شعر

خاک شوتاگل برویدرنگ رنگ

در بمارال کے شود مرسز سنگ

لوہا زم ہوکر ادزار بلنا ہے، سونا زم ہوکر زیور، زیمن زم ہوکر قابل کاشت ہوتی ہے، انسان زم ہوکر ولی بن جاتا ہے۔ اسلام میں میں میں میں میں اور اور اور میں میں میں میں اور میں اور میں میں میں میں میں میں میں میں اور میں اور

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح ، ت٧ بس ٩٥٥)

- (3) صحيح مسلم ، كمّاب البروالصلة ... إلخ ، باب فعنل الرفق ، الحديث: 24\_(٣٥٩٢) ، ص ٩٨ ١١٠.
  - (4) شرح السنة ، كمّاب البروالصلة ، باب الرئق ، الحديث: ٣٣٨٥، ج١٢، ص ٢٥٣.

قریب سبل ہے۔ (5)

عدیث Y: مومن آسانی کرنے والےزم ہوتے ہیں، جیسے تکیل والا اونٹ کہ تھینچا جائے تو تھنچ جاتا ہے اور چٹان ير بھايا جائے تو بين جائے۔(6)

حديث ك: أيك شخص اين بهائى كوحيا كم تعلق نفيحت كرر ما تفاكه اتن حيا كيول كرتے بو، رسول الله ملى الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ و لیعنی نصیحت ندکر و کیونکہ حیاا بیان سے ہے۔ (7)

(5) المسند بلامام أحمد بن عنبل بمسند عبد الله بن مسعود بالحديث: ٨ ١٩٣٨ عن ٢٠٠٠ و.

وسنن الترندي، كتاب صفة القيامة ٥٠٠ الخ، باب: ١١٠ الديث:٢٣٩٦، جهيم، ٢٢٠.

### حكيم الامت كمدنى كهول

ا \_ دونوں له زم ومزدم بیں کدووزخ کی آگ پر وہ حرام ہوجاوے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوجاد ہے کہ ندآ گ اس تک پہنچے ندآ گ تک دہ پنچ اور اگر وہ کسی ونت دوزنیوں کو نکالنے کے لیے دوزخ میں جادے تو اس کو آگ کی گری نہ پنچے۔

٢ مين اوركين ي ك شدسه بحي آتا ہے اوري كيسكون سے بحي دونوں كے معنى بيں نرم محرز جب بيدونوں جمع ہوجا ديں تو ايك سے مراد زم طبیعت ہوتا ہے دوسرے سے مرادزم زبان سبل کے معنی ہیں سمج بعنی لوگوں کی زیاد تیوں سے درگزر کر جانے والا بقریب سے معنی ہیں نوگول سے نزاد میک رہے وال کہ جب اس کی ضرورت پڑے تو حاضر ہوجادے اگر لوگ اس سے مستغنی ہوں تو میجی بے نیاز رہے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح مع ٢٠٩٠)

(6) مشكاة المصائح، كتاب الآداب، باب الرفق والحياد... إلخ، الحديث: ٥٠٨٦، ج٣،٥٠٨٨.

#### حليم الامت مسك مدنى يهول

ا \_ بیرحدیث مرسل ہے کیونکہ کھول تا بھی ہیں محالی تیں ابدامحانی کا ذکر نہیں ہوا تکر چونکہ کھول بڑے عالم ثقہ ہیں اس لیے ان کا ،رس ل قبول ہے، جب امام بخاری کی تعلیق معتبر ہے تو حضرت مکول کا ارسال کیوں ندمعتبر ہو۔

٢ \_ يعنى مؤمن زبان كامجى زم ہوتا ہے ول كامجى زم اور وہ الله رسول كے باتھ ميں ايسا ہوتا ہے جيسے كليل والا اونث اپنے ولك كے قبضه میں۔انف ارف کے فتحہ نون کے کسرہ سے میرینا ہے انق بمعنی تاک سے ،انف وہ اوٹٹ جس کی تاک میں نکیل اور کیل ما مک کے ہاتھ میں

سے یعنی مؤمن امتدرسول کے احکام پر بلا جرت قدح سر جھکا دیتا ہے خواہ احکام زم ہوں یاسخت وجہ نیس پوچھتا کہ بیے تکم کیوں ہے۔ (مراة المناجيح شرح مشكوّة المصابيح، ج٢ بص ٩١٢)

(1) صحيح ابني ري ، كمّاب الا يمان، باب الحياء من الا يمان ، الحديث: ٢٣، ج ابس ١٩٠٠

عدیث ۸: حیانہیں اُ آئی ہے مگر خیر کو حیا کل ہی خیر ہے۔(8) حدیث 9: بدا گلے انبیا کا کلام ہے جولوگوں میں مشہور ہے، جب تھے حیانہیں تو جو جاہے کر۔(9)

# حكيم ال مت كي مدنى بيمول

ا ہے! یہ سے کبدرہا تھا کہ تو بہت شرمیلا ہے اتنی شرم نہ کیا کر کیونکہ بہت شرمیلا آ دمی دنیا کمانہیں سکتا، یہاں وعظ ہے مراد فررا کرنفیحت کرنا ہے۔ (مرقات)

ا سیعنی اسے حیا موقیرت سے ندر دکواسے شرمیلا رہے دو۔

سے بیال رہے کہ جو حیا گناہوں سے روک وے وہ تقویٰ کی اصل ہے اور جو فیرت و حیاء اللہ کے مقبول بندوں کی جیب ول میں بیدا کردے وہ ایمان کا رکن اعلیٰ ہے اور جو حیاء نیک اعمال سے روک دے وہ بری ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کونماز پڑھنے سے شرم گلتی ہے
یہ حیاء نہیں ہے وہو تی ہے میباں پہلے یا دوسرے ورجہ کی حیاء مراد ہے۔ اللہ تعاتی ہمارے دلوں میں اپنا خوف اپنے حبیب کی فیرت نصیب
کرے۔اعلیٰ حضرت اقدی سرہ فرماتے ہیں

شرم نی خونی خدا میبهی نبیس وه مهمی نبیس (مراة السناجیج شرح مشکلوة المعه بیچ ، ج۲ بس ۸۹۷) دن لهو مل كمونا مختص شب نيند بحرسونا مختب

(8) منج مسلم برتاب الريمان، باب بيان عدد شعب الايمان ... إلخ ، الحديث ٢٠ ما١٠ \_ (٢٥) يم ٥٠٠.

علیم الامت کے مدنی پھول

ا حطرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ شرعی حیاء کی تفیقت ہے کہ بندہ اللہ کی نعتوں اور اپنی کوتا ہیوں ہیں غور کر کے شرمندہ و ناوم ہو، اس شرمندگی کی بنا پرآئندہ گنا ہوں ہے بچنے بنیکیاں کرنے کی کوشش کرے، جو نیرت نیکیوں ہے روک دے وہ عجز ہے حیاء نیس ۔اس معنی سے میرصدیت یاک بالکل داشتے ہوگئی واقعی ہے حیا تو کو یا ایمان ہی ہے نیم ہی ہے۔ (مرقات واشعہ)

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابع ،ج٢ بم ٨٩٨)

(9) صحيح البخاري، كمّاب أحاديث الانبياء، باب: ١٩٥١ الحديث: ٣٨٨ ١٠٠٠ م٠٢٥ م. ٢٥٠٠.

#### حكيم الامت سك مدنى بجول

ا بید کلام بمعنی چیز ہے لیمن گزشتہ انبیاء کرام نے ابنی امتوں سے جو عکیمانہ کلام فرمانے ان میں سے ایک بید کلام شریف بھی ہے کہ جب
تیرے دل میں القدرسول کی اپنے بزرگوں کی شرم و حیاء ند ہوگی تو برے سے برے کام کرگز دے گا کیونکہ برائیوں سے رو کئے والی چیز تو
غیرت سے جب وہ ندرای تو برائی سے کون رو کے ، بہت لوگ اپنی بدنای کے خوف سے برائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی بدنای کی کروہ نہوں وہ برگزاہ کرگز دتے ہیں ۔ ایک شاح کہتا ہے

اذالم تغشعاقبة الليالي

صدیث ان حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بے ہودہ گوئی جھا سے ہے اور جھا جہنم میں ہے۔(10)

حدیث اا: ہر دین کے لیے ایک خلق ہوتا ہے لینی عادت وخصلت اور اسلام کاخلق حیا ہے۔ (11) حدیث ۱۲: ایمان وحیا دونوں ساتھی ایں ایک کواٹھالیا جاتا ہے تو دوسر ابھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (12) حدیث ۱۳: نیکی ایجھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھلے اور تھے یہ ناپسند ہو کہ لوگول کو اس

وفى الدنيا اذا ذهب الليالي

فلاواللهمأ فيالعيشخير

(مراة المتاجي شرح مشكوة المعاجى، ٢٠٠٥)

(10) سنن الترمذي وكتاب البروالصلة وباب ماجاء في الحياء والحديث:٢٠١٦، ج٣٩، ١٠٠٥.

#### عليم الامت ك مدنى يحول

ا یعنی شرم و حیاء ایمان کارکن اعلی ہے۔ ونیا والوں سے حیاء ونیاوی برائیوں سے دوک دیتی ہے، وین والوں سے حیاء ونیا والوں سے حیاء ونیاوی برائیوں سے دوک دیتی ہے، الله رسول سے شرم و حیاء تمام برعقید گیوں برحملیوں سے بچالیتی ہے، ایمان کی محادث ای شرم و حیاء پر قائم سے، درخت ایمان کی جڑ مؤمن کے دل میں رہتی ہے اس کی شاخیس جنت میں ہیں۔

۲ \_ یعنی جوشن زبان کا ہے باک ہو کہ ہر بری بھی بات بے دحرک منہ ہے نکال دے تو سجھ لو کدائل کا دل سخت ہے اور اس میں حیاء مہیں ۔ ختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے ادر اس کی شاخ دوزخ میں، ایسے بے دھڑک انسان کا انجام بیہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ رسول کی بارگاہ میں بھی ہے ادب ہو کر کافر ہوجاتا ہے لہذا بیفر مان عالی بالکل ہی سیجے ہے ۔ صفور تھیم مطلق ہیں ہماری بیمار یوں از اربوں پر ہم سے زیادہ فجر دار ہیں ۔ (مراقالین جے شرح مشکل قالمانے بن ایم عام )

(11) الموطاء كماب صن الخلق، باب ماجاء في الحياء ، الحديث: ٢٦٤م ١٠٥٠م.

وسنن ابن ماجه مركز ب الزمعد، باب الحياء، الحديث: ١٨١ ١٩،٠٠ م.م. ١٠٠٠م،

# تحكيم الامت كي مدنى مجول

ا یعنی اگرچہ اسمام کی بہت می عیادات ہیں گر حیاداری سب سے بڑی عیادت ہے۔ کل دین سے مراد باطل ادیان ہیں اور دین اسمدم

سے مرزور ب تعالی کا دین کیونکہ سب انبیاء کرام نے حیاء داری کا میں دیا بے غیرتی بے حیائی سب نے منع قرمایا، بے غیرت کا کوئی نیک
عس قبول نہیں اگر چہ ساجد و عابد ہو، دسول الشصل اللہ علیہ دسلم کی گستاخی سب سے بڑی بے غیرتی ہے۔ ۲ لیبذ ایس مدر سن مرسل بنک مسند ہے کیونکہ اس علی حضرت انس اور این عمیاس رضی اللہ عنہ کیا ام آئی ایس چونکہ این طلحہ تا بھی ہیں اور یا مک نے انہی مسند ہے کیونکہ اس علی حضرت انس اور این عمیاس رضی اللہ عنہ مرسل ہے۔ (مراق المنائی شرح مشلوق المعائی میں جو ہیں اور یا میں دوایت کی صی فی کا ذکر نہیں کیا لہذ اان کی روایت میں صدیث مرسل ہے۔ (مراق المنائی شرح مشلوق المعائی میں جو ہیں اور یا کا دیر نہیں کیا لہذ اان کی روایت میں صدیث مرسل ہے۔ (مراق المنائی شرح مشلوق المعائی میں جو اللہ بیا الحق و المعائی میں دوایت کی صی فی کا ذکر نہیں کیا لہذ اان کی روایت میں صدیث مرسل ہے۔ (مراق المنائی شرح مشلوق المعائی میں جو اللہ بیا الحق و المعائی میں دیر دائی شعب المیان، بیاب الحق و الحدیث دیں جائی ہیں اور میں میں دوایت کی صورت الحدیث دیں جو المیان میں دوایت کی صورت المیان، بیاب الحق و الحدیث دیں جو میں میں دوایت کی صورت المیان میں بیاب الحق و الحدیث دیں جو المیان میں بیاب الحق و الحدیث دیں جو المیان میں بیاب الحق و المیان میاب الحدیث دیں جو المیان میں بیاب الحق و المیان میں بیاب الحق

يراطلاع بوجائے۔(13)

بیت کم اس کا ہے جس کے سینے کوخدا نے منور فرما یا ہے اور قلب بیدار دروش ہے پھر بھی بید وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ ہے اس کی حرمت ثابت نہ ہواور اگر دلائل حرمت پر ہوں تو نہ کھکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

حدیث ۱۲۷: تم میں سب سے زیادہ میرانحبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (14)

# تحکیم الامت کے مدنی محفول

ا بیب نقرنا و بیغ دو کے لیے ارشاد ہوا بقرنا بیغ ہے قرین کی بہتی ساتھی بہتکوۃ شریف کے بعض نسخوں بیس قرنا مشنیہ ذکر ماضی مطلق سے بیغی حیاء ادرا کیان رہنے اور جانے میں ساتھ ہیں، جس دل ہیں ہوں گے ددنوں ہوں گے ند ہوں گے دونوں نہ ہوں گے مؤمن ہے حیا نہیں ہوسکتا کا فرحیا دار نیمانی شرم وغیرت ہے لیتی نہیں ہوسکتا کا فرحیا دار نہیں ہوسکتا ۔ ہی تحییال رہے کہ یہاں ایمان سے مراد کائل ایمان ہے اور حیاء سے مراد ، کیانی شرم وغیرت ہے لیتی الشداور رسول صلی الشدعائیہ وسلم سے فیرت جو محمانہ وال سے روک دے۔ (مراق المناجیح شرح مشکل قالمصافی ، ج۱ بس ۱۹۵۷)

(13) صبح مسلم ، کتاب البردالصلة . . . والح ، باب تغییر البردالاثم ، الحدیث : ۱۲ ۔ (۲۵۵۳) بھی ۱۳۸۲)

# مكبم الامت كي مدني يحول

ا۔ آپ (حضرت نواس بن سمعان) محانی ہیں بقبلہ بن کلب سے ہیں بعض نے فرمایا کہ آپ انساری ہیں، آخر میں شام میں قیام فرمایا۔ مرقات نے فرمایا کہ آپ اصحاب صفہ سے ہیں، اشعہ نے فرمایا کہ آپ کی والدہ کلابیہ سے حضور نے نکاح کیا اور طلاق دے دی اور کلابیہ عورت آپ کی والدہ بی خورت آپ کی دالدہ بی خورت آپ کی والدہ بی دورت آپ کی دالدہ بی خورت آپ کی دورت کی دورت آپ کی دورت کی دورت کی دورت آپ کی دی دورت کی دورت کی دورت کی دورت کی دورت کی دورت کی دی دورت کی دی دورت کی دور

٢ \_ يعنى نيكى اور كناه كى بيجان كياب مجمع كي به شك كديد كام نيكى باوربيكام كناه ب مجمع ارشاد فرما كي -

سے المجھی عادت عام ہے مخلوق کے ساتھ برتاوا اور خالق سے معاملات سب بن کوشائل ہے نماز روز و کی پابندی اچھی عادت ہے گن ہوں سے بچٹا اچھی عادت ہے وغیرہ۔

۳ \_ بیفر مان کائل مسلمانوں کے لیے ہے جیسے ہم کو کھی ہضم نہیں ہوتی فوراتے ہوجاتی ہے یوں ہی صالحین کو گناہ ہضم نہیں ہوتا فورا انہیں ولی قبض روحانی تکلیف محسوس ہوتی ہے عام لوگوں کا بیحال نہیں ۔ بعض تو گناہ پر خوش ہوکر اعلان کر تے ہیں حضور صلی اللہ عدید وسلم حکیم مطلق ہیں ہر خص کو اس کے مطابق دواء عطافر ماتے ہیں، یوں عی الناس سے مراد مقبول بندے ہیں۔ امام نووی نے حضرت و بعد ابن معید اسدی سے روایت کی کہ ہیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے در یافت کیا کہ نیکی اور گناہ کیا ہوتے ہیں فرمایا اپنے در سے فتوئ میا کروجے تہا را دل کا میاس نیکی کے دو نیکی ہے جو تہا را دل جس پر ہی را ہاتھ ہے ہر دل کا میاس نہیں ۔ (مراة المناجے شرح مشکلوة المصافح ، جا ہی ۔ (اربعین للنووی ومرقات) یعنی تمہارا دل جس پر ہی را ہاتھ ہے ہر دل کا میاس نہیں ۔ (مراة المناجے شرح مشکلوة المصافح ، جا ہی ۔ (اربعین للنووی ومرقات) یعنی تمہارا دل جس پر ہی را ہاتھ ہے ہر دل کا میاس نہیں ۔ (مراة المناجے شرح مشکلوة المصافح ، جا ہی ۔ ۹۰)

(14) صبيح دبني ري، كمّاب نضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنده الحديث: ٣٤٥٩، ٢٦، ٣٤٥٩. ...

حدیث ۱۵: تم میں ایتھے وہ ہیں جن کے اخلاق ایتھے ہوں۔ (15)

صریث ۱۱: ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اجھے ہوں۔ (16)

عدیث کا: خلق حَسَن ہے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (17)

حدیث ۱۸: قیامت کے ون مومن کی میزان میں سب میں بھاری جو چیز رکھی جائے گی وہ خلق حسن ہے اور الله تعالیٰ اس کو دوست نہیں رکھنا جو فحش کو بدزبان ہو۔ (18)

# حكيم الامت كي مدنى يحول

ا یعنی سارے مسمانوں میں مجھے بڑا بیارامسلمان وومعلوم ہوتا ہے مجھے اس سے بڑی محبت ہے جس کے اخلاق پاکیزہ خصلت المجھی ے \_اگر حضور کا پیارا بنا ہے تو خوش ضلتی اختیار کرو۔

٣ \_ الحيمي عددت والدبنده الله تعالى كوپيارا هير،اس كے حبيب كوپيارا بخلوق كوپيارا، دنيادي معاملات ميں نهايت نرمي دين ميں نهايت پختلي و حنی ، یہ ہے طلق محدی اس کی بہال تعلیم ہے۔افسوس! کہ آج ہم رفع یرین ،آمین بالجبر ،قراوت خلف الامام کے مسائل پرسر پھوڑے جاتے الى اگرىيا عمال سنت بين توكيا اخلاق محمدي سنت نبين ان پر بعي بهم كوتو جددينا جائيد \_ (مراة الهناج شرح مشكوة المصابع ،ج ٢ بص ٩٠)

(15) صحيح البخاري، كمّاب المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٣٨٩، ٣٥٥٩، ج٣، ٥٩٨٩.

(16) سنن أي درود، كتاب السنة ، باب ألد ليل على زيادة الايمان ونقصانه الحديث: ٣٩٨٢، ج٣٥، ص ٢٩٠.

(17) شعب الايمان، باب في حسن الختش، الحديث: ٩٩٢ ٤، ج٢٥، ١٥٠٠.

ومث قاله عنى ، كمّاب الآداب، باب الرنق والحيام . . . إلى الفصل الثاني ، الحديث : ٥٠٤٨ ، ي سوم ٢٥٥ .

(18) سنن الترمذي، كمّاب سردالصلية ، باب ماجاء في حسن الخلق، الحديث: ٢٠٠٩، ج ١٩،٩ مسم.

علیم الامت کے مدنی پھول

\_آپ كا نام جرجم أبن ناشب ب، تعبيله من سي بين ، اس تغييله كي مورث كا نام نفن اين نمر تعا، جرجم الهنى كنيت بيس زياد ومشبور ب يعني ابونغیبہ،آپ بیعت الرضوان میں شریک تھے، حضور انور نے آپ کوخیر کی فلیمت سے حصہ دیا،آپ کی تبلیغ پر آپ کی قوم ایمان لا کی ، ۵۷ھے میں وفات پاکی بعض نے قربایا کہ امیر معاوید کے زمانہ میں فوت ہوئے۔ (اشعہ)

۲ کے کیونکہ خوش خلق ہری ، کشر نیک اعمال زیادہ کرتا ہے گتاہ اس سے کم سرزد ہوتے ہیں۔اخلاق سے سراو اخلاق محمدی ہیں کفار پر سخت،مؤمنوں پر بہت ہی نرم ، دیانتداری، وعدہ پورا کرنا،معاملات کا درست ہونا سب ہی خوش خلتی میں داغل ہیں۔ خیال رے کہ خوش

خلقی،خوشامه میں فرق ہے، یوں برخلتی اور استنعاء میں فرق ہے۔ م کیونکہ بدخلق اکثر بدمل ہوتے ہیں بدخلق خود بھی بدمل ہے اور بہت سے بدعملیوں کا ذریعہ۔جھوٹ، نییانت، وعدہ خلافی ،بدمعاملگی سب میں کیونکہ بدخلق اکثر بدمل ہوتے ہیں بدخلق خود بھی بدمل ہے اور بہت سے بدعملیوں کا ذریعہ۔جھوٹ، نییانت، وعدہ خلافی

ى بىر خلاقى كى شاخىس بين-

حديث ١٩: مومن البين اليح اخلاق كي وجهست قائم الليل اورصائم النهار كا درجه بإجاتا بـــــــ (19) صدیث ۲۰: مومن دهوکا کھا جانے والا ہوتا ہے ( لینی اینے کرم کی وجہ سے دهوکا کھا جاتا ہے نہ کہ ہے <sup>عقب</sup> ے )اور فاجر دھوکا دینے والالئیم یعنی بدخلق ہوتا ہے۔(20)

السيائر ثأرون بنائب ثوثو قاسم بمعنى كثرت كلام يا ايك بات كوبار باركبنا منشد قون بنائب شدق سي بمعنى منه كاجز أ ہے جو مند بھر کر باتنی کرے یا جس کے جڑے ہاتوں کے لیے کھلے رہیں اور متفیہ بقون بنا ہے فیھی سے بمنی دسمت وفراخی لین مت ای کلام کرنے والا جے اردویس کہتے ہیں ملی، فاری میں کہتے ہیں بسیار گو۔ایک شاعر کہتا ہے

م گفته گفته من شدم بسیاد گو به از شا یک مونه شدامرارجو

(مراة الستاجي شرح مشكوة المصانيح ، ج٢ بس ٢٣٢.

(19) سنن أي داود، كمّاب الادب، باب في حسن الخلق، الحديث: ٩٨ ٢ ١٨، ج ١١، من ١١٠٠. والمسندللامام أحمد بن منبل مسند السيدة عائشة رضي الله عنها ، الحديث: ٩٠ ٣ ٣٣، ٥٠ من ٢٣٣٠.

# عکیم الامت کے مدنی پھول

ا مؤمن مے مرادمؤمن كامل عالم و عامل ہے۔ (مرقات)

٣ \_ يعنى خوش خلتى مسممان كو مخوش خلقى كى وجد سے نظلى روزوں اور نظلى تنجير كا ثواب مل جاتا ہے كه وہ علائيه اور حفيد الله كى مخلوق كوخوش . ت ہے، نظی روز ہ نماز کا فائدہ صرف اپنے کو ہوتا ہے گر نوش خلتی کا فائدہ کلون اٹھاتی ہے لازم سے متعدی اچھی ہے

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابيح، ج٦٩ إص ٩٠٨)

(20) سنن الترندي ، كتاب البروانصلة ، باب ماجاء في البخل ، الحديث: ١٩٤١، ج ٣٨٨م.

### علیم الامت کے مدنی محول

ا فرينا الم فرور س جمعني وهوكا يبال مراد ب ديده دانسته مسلمانول سے دهوكا كھالينے والالبذابياس كى مبرياني الله ندك ب وتوفى بمر ا پے نیک لوگ دیکھے ہیں جو دیدہ وانستہ طور پر لوگوں ہے وحوکا کھا کران کا بھلا کردیتے ہیں۔مشہور ہے کہ مول نا حمر جیون ہے لوگوں نے دالی بنج کر کہا کہ حضورا آپ کے شہر جو نپور کا دریا وہاں کے لوگوں کو ڈبو دے رہا ہے حضوریا نج سور و پیدویں تو وریا کو دے رہے اس حرکت سے ہذر تھیں آب نے دے دیے بچھ عرصہ بعد دولوگ آ کر ہوئے کہ حضور بڑی مشکل ہے دریا کو یا نجے سورو پیر میں رائی کر کے شہر سے دفع کیا توالمیں دع تمیں اور انعام دیتے،عالگیر بادشاہ نے کہا حضور بیرکیا فرمایا مسلمان جموث نیں بولتے بیلوگ مسمان ہیں چ کہتے ہوں مے حضرت آوم عدید السلام نے شیطان سے دحوکا کھایا شیطان چالاک نے دعوکد دیا بدے کریم اورائیم میں فرق۔ \* نسب بمعنی جالاک دھوکا باز اس کا جمیجہ ہے گئیم ہونا جس مسلمان میں رہیوب ہوں وہ ان سے توبہ کرے کہ یہ کفار کے عیب ہیں ،کس کو

عال کی سے پینس لینا کمال نہیں میں کے نکال لیما کمال ہے۔ (مراة المناجع شرح مشکوٰة المصابح، ج٢ من ١٩١)

المرح بها و تسوید مستان می المرادیم) می می المرادیم المر

عدیث ان اللہ (عزوجل) ہے ڈر جہال بھی تو ہواور برائی ہوجائے تو اس کے بعد نیکی کرکہ بیاس کو منادے کی مدیث ان اللہ تعلیٰ است کے بعد نیکی کرکہ بیاس کو منادے کی اور لوگوں کے ساتھ اخلی ق سے ڈیٹ آیا کر۔ (21)

#### 多多多多多

(21) الرجع اسابق ، باب ، جاء في معاشرة الناس الحديث: ١٩٩٣ ،ج ٣٩٥ معاشرة الناس الحديث

(22) سنن التر لدي، كمّاب البروالصلة ، باب في تظم الغيظ ، الحديث: ٣٠١٨، ج ١٩٠٥مل ١٩٠٠، و 22) سنن التر لدي، كمّاب الروالصلة ، باب من تظم هنيظا، الحديث: ٣٢٥ م، ج ١٩٠٣م من ٣٢٥، ح

(23) ، موطاللم لك، كتب حسن الخلق، باب ما جاء في الحياء، الحديث: ٢٣١، ١٥ مم ١٠٠٨م،

تحكيم الامت كے مدنى كھول

# اچھول کے پاس بیٹھنا بُروں سے بچنا

#### احادیث

صدیث ا: التبھے اور بُرے ہم نشین کی مثال جیسے مثل کا اُٹھانے والا اور بھٹی بھو تکنے واڑ، جو مثک لیے ہوئے ہوئے ہے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچ گی اور بھٹی بھو تکنے وال تیرے کپڑے جا دے گا یا تجھے خوشبو پہنچ گی اور بھٹی بھو تکنے وال تیرے کپڑے جا دے گا یا تجھے خوشبو پہنچ گی۔(1)

(1) منع ابغاري ، كمّاب الذبائح والصيد ، باب المسك ، الحديث: ٣٥٥٣، ٣٣٠، ١٥٥٠.

# عيم الامت كي مدنى يحول.

ا بہنان اللہ! کیسی پاکیزہ مثال ہے جس کے ذریعہ مجمایا گیا ہے کہ بردل کی محبت فائدہ اورا چیول کی محبت نقصان کیمی نبیں دے عکتی ، بھٹی واسلے سے مشک نبیس سے گاگری اور دھوال ہی ملے گا،مشک والے سے نہگری ملے نہ دھوال مشک یا خوشبو ہی ملے گی۔

۲ \_ یہ ونی نفع کا ذکر ہے مشک فرید لیمنا یا اس کا مغت ہی وے دینا اعلیٰ نفع ہے جس ہے بمیشہ فائدہ رینچنا رہے گا اورصرف خوشبو پابیٹا اونی نفع ہے۔خیال رہے کہ ابوجہل وغیرہ دشمنان رسول حضور کے پاس حاضر بوے عی نبیس وہاں حاضری محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

سے، س فرمان عالی کا مقصد سے کہ حتی الامکان بری محبت ہے تھے کہ سے دین و دنیا برباد کردیتی ہے اور اچھی محبت ، فتیار کرد کہ اس ہے دین و دنیا سنجل جاتے ہیں۔سانپ کی محبت جان لیتی ہے، برے یار کی محبت ایمان برباد کردیتی ہے۔

يار بربردين وبرايمان زعر

مار بدتنها جميس برجال زند

صوفیاءکرام کے نزدیک ساری عبادات سے انفل صحبت نیک ہے آئ مسلمان نمازی مفاذی مطابی ، قاضی بنتے رہتے ہیں محرصی انہیں ہنتے کر صحابی صحبت نبی سے بنتے ہتھے وہ صحبت اب کہال نصیب رحضور سب کچھ دے گئے مگر صحبت ساتھ دی لے گئے صلی امتد عدید رسم ۔ (مراة السناجیج شرح مشکل ة المصابح ، ج ۲ ہم ۸۳۸)

# صُحبت وجلس کے بارے میں جالیس انمول تکینے

بیارے مجھائیوا

محبت کے متعلق مختر مضمون تحریر ہوا اب آخر میں محبت کے ساتھ ساتھ مجلس واجتماع کے بارے میں بھی بچھ ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ محبت و مجلس دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں کہ جب کسی کی محبت اپنائے گاتو اس کے ساتھ مجلس ضرور ہوگی ، ابند اس سیسے میں یعن محبت ومجلس دونوں کے متعلق میران بچھ دوایات جمع کی گئی ہیں ، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (۱) ہے تنگ اللہ تعالی صالح مسلمان کی وجہ ہے اس کے پڑوسیوں سے سو تھمروالوں کی بلا مومصیبت سے حفاظت فرما تا ہے۔ لیم کی اللہ تعالی صالح مسلمان کی وجہ ہے اس کے پڑوسیوں سے سو تھمروالوں کی بلا مومصیبت سے حفاظت فرما تا ہے۔ (اعجم الاوسط،الحدیث: ۴۸۰،۳۰، ج۳،م ۲۹۱)

(۲) رمنے النی کے لئے ملاقات کر کیونکہ جس نے اللہ تعانی کے لئے ملاقات کی توستر ہزار فرشنے اسے سزل تک پہنچ نے ماتھ جاتے بیں۔(کشف الخفاء حرف الزامی، الحدیث:۱۱سا، جا،م ۳۸۵)

(۳) جب تواین بین بین تعسکتیں و کیجے تواس سے امیدر کھ (وہ تین چیزیں بدین) حیاء، امانت ، سپائی اور جب تو (ان تین چیزول)
کوینہ و کیجے تو اس سے امید نہ رکھ۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، رشدین بن کریب، ج ۱۹ م ۲۵۰۔ کنزالعم ل، کتاب المعجة ، تشم ارتوال،
البب الثانی فی آواب المعجة مده الخ، الحدیث: ۲۵ ۲۳ م ۱۹ م ۱۳ م ۱۹ م ۱۳ )

( م ) تیرا مصاحب وساتھی ندہو تحرمومن اور تیرا کھانا نہ کھائے تکرمتی پر ہیز گار۔

(سنن اني دادد، كمّاب الادب مباب من عؤمران يجالس والحديث ٣٨٣٧، جهن ص ١٣٨١)

(۵) تنہا کی بہتر ہے برے ساتھی سے اور اچھا ساتھی بہتر ہے تنہا کی ہے اور اچھی بات بولنا بہتر ہے فاموثی ہے ورف موثی بہتر ہے بری بات بولنے ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عمالا یعنیہ ، الحدیث ۱۹۹۳، جسم، ص۲۵۷ تا ۲۵۷)

(٦) بہت ہے جال عابد ہیں اور بہت ہے فاجر عالم ہیں بہن تم جاتل عابدوں اور فاجر عالموں ہے بچو۔

(الكال في ضعفاء الرجال محفوظ بن بحرالانطاك ،٢٩٢/ ١٩١١ ، ج٨ م ١٩٥٥)

(2) تو برے ساتھی ہے نے کیونکہ تو اس کے ساتھ بیجانا جائے گا۔

( كنزالعمال، كمّاب المعجة ، تتم الاتوال، الباب الثالث في التربيب من محبة السود، الحديث: ٢٣٨٣ م، ج٩ ، ص ١٩)

(۱۸) تو بُریب ساتھی سے نکا کیونکہ دوجہنم کا ایک کلڑاہے اس کی محبت تھے فائد دہیں پہنچائے گی اور وہ اپٹا عبد تجھے ہے و فانہیں کر ریگا۔ (فردوس الا خیار ، الحدیث : ۳۲۵)

(۹) معترت عمر رضی الله تعالی عندے دوایت ہے کہ انہوں نے فرمایا بیرے نز دیک لوگوں میں زیادہ محبوب دوہے جو میرے غیوب مجھ پر ۱ معترت عمر رضی الله تعالی عندے دوایت ہے کہ انہوں نے فرمایا بیرے نز دیک لوگوں میں زیادہ محبوب دوہے جو میرے غیو

پٹی کرے۔(اسطبقات الکبری، ذکرانتخلاف عمر رحمہ اللہ، جسم ۲۲۳) پٹی کرے۔(اسطبقات الکبری، ذکرانتخلاف عمر رحمہ اللہ، جسم کے بانچ (چیزوں) کی طرف بلائے بینی (۱) تنگ ہے بقین کی طرف (۱۰) تم ہر عالم کے پاس مت جمیفو تکر وہ عالم جو تہمیں پانچ (چیزوں) ہے بانچ (چیزوں) کی طرف (۳) رباء نمود ونماکش ہے اخلاص کی طرف (۲) غرور ہے تواضع و انکساری کی طرف (۳) دشمنی ہے تھیجت و خیر خواتی کی طرف (۳) رباء نمود ونماکش ہے اخلاص کی طرف

(۲) غرور ہے تواس و اعماری فی سرت رائی اور دیا ہے۔ (۵) خواہش وطلب سے زہد کی طرف لین ایسے باعمل عالم وین کے پاس بیٹھو۔

( كنز العمال، كمّاب أصحية تشم الاتوال، حقّ الحالس والحلوس، الحديث: ٢٥٣ م ٢٥٠، ج٩٥، ص ٢٢)

( 1 ) آپ صلی اللّد تعالی عذبیہ فالہ وسلم نے فرما باہتم علیاء کے پاس بیٹھتا اور دانا لوگوں کے کلام کو دھیان سے سننا لازم پکڑو کیونکہ ہے

الله تعالى دانانى وعكمت كورى ورل كوزنده كرتاب، جيها كمرده د بنجرز من كوبارش كے بال عازنده كرتا ہے۔

(مهیمات این حجرعسقلانی، باب النتائی، س)

(۱۲) کسی دانا مخص سے مروی ہے کہ تین چیزی تم وآلام کو دور کردی ہیں۔

(۱)الله تعالی کا ذکر (۲)الله تعالی کے دوستوں کی ملاِ قات (۳) دانا حضرات کی گفتگو۔

(۱۳) حطرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عند نے فرمایا : چار چیزی دل کی تاریجی ہے جیں۔(۱) خوب پیٹ بھرا ہوہ الا پر داہی کی وجہ ہے۔(۲) ظلم کرنے والول کی محبت اختیار کرنا۔(۳) بچھلے گناہول کو بھول جانا (۴) لمبی امیدیں۔اور چارچیزیں دل کی روشی ہے ہیں۔(۱) مجھوٹی ہیں امیدیں۔اور چارچیزیں دل کی روشی ہے ہیں۔(۱) مجھوٹی ہیں۔(۱) مجھوٹی اور کھنا۔(۳) مجھوٹی اور کھنا۔(۳) مجھوٹی اور کھنا۔(۳) مجھوٹی اور کھنا۔(۳) مجھوٹی امیدیں۔(منہات ابن جرعسقلائی، باب الرباعی، صوب استانی)

(۱۳) ابونعیم نے حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ زمین کے نکڑوں میں ہے کسی نکڑے پرسجدہ کرتا ہے تو دہ مکٹوا (حصہ) اس کے لئے قیامت کے دن محواہی وے کا ادروہ اس پرروتا ہے جس دن وہ (بندہ مومن) مرتا ہے۔

(حلية الاولياء،عطائن ميسرة، الحديث: ٩٠٩، ج٥، ص ٢٢٣)

(۱۵) ابونعیم اور ابن منده نے حضرت ابو جریره رضی اللہ تعالی عندے روایت کیا که رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ قالہ وسلم نے فرمایا :تم اپنے مردول کو نیک لوگون کے درمیان دفن کرو کیونکہ مرده برے پڑوی کی وجہ سے مردول کو نیک لوگون کے درمیان دفن کرو کیونکہ مرده برے پڑوی کی وجہ سے تکلیف اٹھا تا ہے جس طرح زندہ برے پڑوی کی وجہ سے تکلیف اٹھا تا ہے۔ (صلیة الادلیاء، مالک بن انس، الحدیث: ۳۴،۹۰،۹۰، ج۲،مس،۳۹)

(۱۲) تھیم ترفدی، ابن عدی، ابن عساکرادوا بن مندہ نے حضرت ابن محرض اللہ تعالیٰ عنبا سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ عبد کا مہم نے فرما یا کہ مومن جب مرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستان مزین ہوجاتے ہیں ہی نبیس ہے ان قبرستانوں ہیں ہے کوئی عبد محر وہ تمن کرتی ہے ان قبرستانوں ہیں ہے کوئی عبد محر وہ تمن کرتی ہے کہ وہ مومن اس میں وفن کیا جائے اور جب کا فرمرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستانوں ہیں ہوجائے ہیں ہی تبیس ہے ان قبرستانوں میں ہے کہ وہ مومن اس میں وفن کیا جائے اور جب کا فرمرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستانوں ہیں ہوجائے ہیں ہی تبیس ہے ان قبرستانوں میں ہے کہ وہ کوئی جگر دہ اللہ تعالی کی بناہ مائٹن ہے اس بات سے کہ وہ کافر اس میں دفن کیا ہو ہے۔

(شرح العدور، باب ذفن العيد في الارض التي خلق منها بص١٠١)

(۱۷) ابن عسا کرنے معترت عبدالرحمن محار لی سے روایت کیا قرمایا کہ ایک شخص کی وفات کا وقت قریب آجیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اُرّا اِلْهُ اِللّٰهُ (بینی پورا کلمہ طیبہ) پڑھ تو اس نے کہا کہ میں طافت نہیں رکھتا ( کیونکہ) میں ان لوگوں کا مصرحب ہوتا تھا جو مجھے ابو بکر وعمر رضی اللّٰہ اللّٰهُ کو تِبْرُ اوگالی دینے کا تھم دیتے ہتھے۔ (شرح الصدور، یا ب من دنا اجلہ وکیفیۃ الموت و شدتہ بم ۳۸)

(۱۸) حفرت ابن عبیدرممنة الله تعالی علیہ ہے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عیش پرست اور نفسانی خواہشت کی بیروی کرنے والوں میں سے دو فخص حفرت ابن سیرین رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے پاس آئے تو ان دونول نے کہا، ہم آپ کوایک حدیث بتا کیں ؟

آب رحمة الله تعالى عليه في فرمايا: تيس ( مجر) وونول في كها: جم آب كوكناب الله كي ايك آيت سنا كيم؟ آب رحمة الله تعالى عليه في فرمایا: نیس پھرآ پ رحمة الله تعالی علید نے قرمایا: تم دونول مجھ سے دور ہوتے ہو یاشل (خود) اٹھ جا دُل حضرت ابن عبیدر حمة الله تعالی ملیه ئے کہا (بیئن کر) وہ دونوں چلے گئے تو کسی شخص نے کہا: اسے ابو بکر! (بیابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت تھی) آپ پر کی حرث تھ کے وہ آپ کو استد تعالی کی کتاب سے ایک آیت سنادیتے ،آپ نے فرمایا: (ش اس بات سے ذراک ) وہ جھے ایک آیت سناتے مجراسے بدل ڑا لتے (یعنی معنوی تحریف کردیتے اور وہ میرے دل میں تخبر جاتی )۔

(سنن الداري، المقدمة ، باب اجتناب الل الا واء ٠٠٠ الخ ، الحديث ٢٥ ٣٠ ، ج ١ م ١٢٠)

(۱۹) حضرت ابن عمررضی املد تعالی عنبماہے روایت ہے کہ ایک مختص ان کے پاس آیااور کہا کہ فلاں آپ کوسلام نہیجہا ہے (بیس کر) آپ نے فرمایا: مجھے خبر پہنی ہے کہ اس نے دین میں نئ بات پیدا کی ہے مین بدعت سیر کامر تکب بواہے ہیں امراس نے (دین میں نئ بات) پيدا كي تواسي سلام نه پنجايا (سنن الداري، المقدمة ، باب اجتناب اللي الاجواه . . . الخي ، الحديث سبه سا، ج ا ، ص ١٢٠) (٢٠) اجھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مثل والے جیسی ہے اگر تھے اس سے پچھے نہ لیے تنب بھی خوشبو پہنچے گی اور برے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے اگر مجھے (اس کی بھٹی کی) سیابی نہ بھی پہنچے پھر بھی اس کا دھوال تو پہنچے گا۔

(سنن افي داود، كمّاب الادب، باب كن يؤمران يجانس، الحديث ١٨٢٩، جسم، ص٠٣٣)

(۲۱) تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی خالص بحیت کرنے کا ذریعہ ہیں، (۱) جب تو اس سے مطے تو اسے سلام کرے (۲) اور تو اس كے لئے جلس ميں (جگه) كشاده كرے \_(٣) اور تواسے اس نام سے بلائے جواسے بيارا اور

(المستدرك، كمّاب معرفة الصحابة ، باب ثلاث . . . الخ، الحديث ٥٨٧ ، جسم ٣٣٥)

(۲۲) حضرت نافع رحمة الله تعالى عليه كابيان م كه حضرت ابن عمروضى الله تعالى عنهما كا ابل شام ميس سے ايك ووست تھا جوآپ رضى الله تعالی عنہ سے زود و کما ہت رکھا تھا چنا نچہ مصرت ابن محروضی اللہ تعالی عنہائے اس کے لئے خطائکھا کہ مجھ تک یہ بات بینی ہے کہ مسئلہ تغذیر میں تنہیں کچھکا م (اتکار) ہے لہٰذا میرے لئے آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ مین نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ کالہ وسم کوفر مائے ہوئے سٹاہیے کے عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقتریر کا اٹکار کریں گے۔

(سنن الي داود، كمّاب السنة، باب لزوم السنة ، الحديث: ١١٣ ١١، ج ١٢، ص ٢٧)

(۳۳) حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنها نے نبی کر بیم صلی الله تعالی علیه ڈالہ وسلم ہے دوایت کی کہ فرمایا: قدر بیاس امت کے مجوس ہیں ، اگر یور پڑی توان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مرجا کی توان کے جنازے میں شامل نہ ہوتا۔

(سنن الي داود، كمّاب السنة ، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، الحديث ١٩٩١م، جسم م ٢٩٧)

۲۰) کچھ کلمات ہیں جنہیں کوئی اپنی مجل میں کھڑے ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اس کی طرف سے کفارو ہوجائے ہیں اور جو ان ہے

كلات كوبهلائى وذكرى جلس مين برّمتا بتوان كى اس برمبرنگادى جالى بين كاغذ برمبرنگائى جاتى بـ (ووكلمات بـ بن) مُنْعُذَكَ اللَّهُ هَ وَيَعَهُ مِكَ لَا إِلَهُ إِلَّا أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَٱتُوبُ إِلَيْكَ

(سنن الى دادور كتاب الادب، باب في كفارة الجلس ، الحديث ٥٥٨ مم، ج مربس ٢٥٠ م)

(۲۵)جو ہوگ مجلس سے اُٹھ جا میں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، تو وہ ایسے اٹھے جیسے گدھے کی فاش اور وہ (مجلس) ان پر (تیامت سے دن) حسرت (کا باعث) ہوگی۔

(سنن افی واور، کتاب الاوب، باب کرایت ان یقوم الرجل من مجلسہ والا یذکر الله، الحدیث: ۸۵۵، جسم ۲۳۰) کوئی مختص کسی توم کے پاس آئے اور اس کی خوشنووی کے لئے وہ اوگ جگریں وسعت کردیں تو اللہ تعالی پر حق ہے (اس معنی میں کہ وہ اپنے نفضل وکرم سے ایسا کر سے یوں نہیں کہ اللہ تعالی پر واجب وضروری ہو، کیونکہ اللہ تعالی نے نیاز ہے، ور ہر طرح کی مختاجی ہے منزہ وقمبر ا ا ہے نفضل وکرم سے ایسا کر سے وی نہیں کہ اللہ تعالی ہر واجب وضروری ہو، کیونکہ اللہ تعالی نے نیاز ہے، ور ہر طرح کی مختاجی ہے منزہ وقمبر ا ہے) کہ الن کوراضی کر سے ۔ ( کنز العمال، کتاب الصحبة جسم الاتوال جتی العالی والعلوس، الحدیث ۵ سے ۲۵۳، ج ۹ بص ۸۵)

(۲۷) کوئی مختص دوآ دمیوں کے درمیان نہ بیٹھے گران کی اجاز ت سے ۔اور دومری روایت میں ہے کہ کی مختص کے لئے حل ل نہیں کہ وہ ورمیان بیٹھ جائے۔

(سنن الی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس جین الرجلین بغیراذ نها، الحدیث: ۸۸۳۸\_۸۵۸۸، ج، م، م، م، م) (۲۸) جب تم بیشوتواینے جوتے اتارلوتم بارے قدم آ رام یا نمیں گے۔

( كنز العمال؛ كمّاب الصحبة ، فتهم الاقوال، حق الحالس والعلوس، الحديث: • ٢٥٣٩، ج ٩ ، ص ٥٩)

(۲۹) جب كوئى فخص اپنی جگه سے اٹھ جائے مجردہ وائین لوٹ كرآئے ( يعنی جب كه جلد ى لوٹ آئے) تو اپنی جگه كا وى زيادہ مستحق و حقدار ہے۔ (سنن الى وادر، كتاب الاوب، باب اذا قام الرجل من مجلس ثم رجع، الحديث: ۸۵۳، ج، برج ۴۳۳) (۳۰) زيادہ شرف والی جينفک وہ ہے جوقبلد رُخ ہے۔

(المتدرك على السيحين، كتاب الادب، باب اشرف المجالس...الخ، الحديث: ٢٥٧٧)، ج٥٥، ص٣٨٣) (٣١) بهترين نيكى جمنشينول كي تعظيم كرنا ہے۔ (فرددس الا خبار، ذكر نصول اخر في عبارات شتى، الحديث ٢٠٨٨)، ج ١،ص٢٠٠)

(٣٢) تم ابن مجنس كو مجھ پر درود پڑھ كرمزين كروكيونكه تمهارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے تيامت كے دن نور ہوگا۔

(فردوك الاخبارة الحديث:٩٣١٩، ج ١،٩ ٢٢٨)

(۳۳) بدترین مجلس راستے کے بازار ہیں اور بہترین مجلس مساجد ہیں ہیں اگر تومسجد میں نہ بیٹھے تو اپنے گھر کولازم کر ( کنزالعمال، کتاب الصحبة عصم الاقوال جن المجانس والحبوس اندیث المجانس والحبوس اندیث الاسم ۲۵، ج ۹ جس ۱۰ )

(٣٣) وگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں رسول اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم پر درود ہیں پڑھتے تو وہ ان پر حسرت کا باعث ہوگی ۔۔۔

### حدیث ۲: مصاحبت نه کرومگرمومن کی۔(2) یعنی صرف مومن کامل کے پاس جیفا کرد۔ حدیث سا: بڑوں کے پاس بیٹا کرواورعلاء ہے باتیں پوچھا کرواور حکما ہے میل جول رکھو۔ (3)

اگر چہ جنت میں داخل ہوجا کمی (وروونہ پڑھنے پرحسرت ہوگی) جس وقت وہ (درود پڑھنے کی) جڑا دیکھیں ہے۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلاله وتو قیره مالحدیث ۱۹۷۱، ج۲ بس ۲۱۵)

(٣٥) مجلسيس تين بين \_(١) غانم (٢) سالم (٣) شاجب

غایم وہ مجلس ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہواور سالم وہ مجلس ہے جس شاموثی ہو۔ (بینی ہے ہودہ اور خلاف شرع بات نہ ہو ) اور شاجب (٣١) اپنے تيسر ہے ساتھي کو چھوڙ کر ووشخص آپس جس سرگوشي نہ کریں کيونکہ بيہ بات اس کور نج پہنچاہے گا-

(سنن الي دادو، كمّاب الادب، باب في المتناجي، الحديث: ١٥٨١، جسم ١٧٨٨)

(٣٤) حضرت جابر بن سمره رضى الله تعالى عند فرما يا كه جب هم نبي كريم صلى الله تعالى عليه ذاله وسلم كى بارگاه بس ما منر موت توجم بيس ے جوآتا وہ آخریں بیٹے جاتا۔ (سنن الی داور، کتاب الادب، باب فی اخلق ، الحدیث: ۲۸۲۵، جسم، ص۳۳۹) (٣٨) مسمان كامسلمان پر (به) حق ہے كہ جب اے و كھے تو اس كے لئے سرك جائے۔ (بعن مجلس بيس آنے والے اسلامي مجعائی كے لتے إدهرأدهر بجي سرك كرجك بناوے كدوه ال من بين جائے۔)

(شعب الايمان، باب في مقاربة . . . الخيصل في قيام المرولساحيه الحديث ١٩٣٣ ، ج٢ بص ٢٨٣)

(٣٩) حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنبها نی کریم صلی الله تعالی علیه فالدوسلم بر رایت کرتے بیں که آپ نے (اس بات سے) منع فرمایا کے کسی شخص کواس کی جگہ ہے اٹھادیا جائے اور اس جگہ جس دوسرا جیٹھ جائے البتہتم سرک جایا کرواور جگہ کشادہ کردیا کرو (لیعنی جیٹھنے والوں کو چاہیے کہ آئے والے ملامی بعد تی کے لئے سرک جائیں اور اے بھی جگہ دے دیں تا کہ وہ بھی جیٹے جائے ) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهر ( اس بات کو ) نمروه جائے تھے کہ کو کی مخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور بیاس کی جگہ پر بیٹیس۔( حضرت ابن عمر رنسی اللہ تعالیٰ عنهما کا فعل کماں درجہ کی پر ہیز گاری ہے تھا کہ ہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا دل تو اشینے کوئیں چاہتا تھا گر گھن ان کی خاطر جگہ چپوڑ دی ہو )۔ (صحیح ابخاری، کتاب الاستخدان، باب اذا قبل لکم ...الخ ، اندیث ۲۲۷، ج ۴، م ۱۷۹)

(۴۰) حضرت انس رضی امتد تعالی عنه بے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ نتعالیٰ علیہ ڈالہ وسلم کی مدینہ منورہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں اوکا تفا تمرمیرا ہر کام آپ صلی انڈ تعالی علیہ دالہ وسلم کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تھا الیکن جو میں نے کیا اس پر تطعی آپ صلی اللہ تعالی عليه واله وسم في أف تك ندكيا ذور ندبي فرمايا كدبيم في كول كيايا ايسي كول ندكيا-

(سنن ابی داود ، کمّاب الادب، باب فی اتحلم واخلاق النبی ، الحدیث ۲۲۷ م، جهم، ص ۳۲۳)

- (2) سنن أي داود، كرب الادب، بأب من يؤمران يجالس، الحديث: ٣٨٣، ٢٥،٥٠ المهر.
  - و 3) الجامع الصغير، الحديث: ١٥٥٥م، ١٨٠٠.

حدیث مہم: جومسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاؤں پرمبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور ان کی تکلیف دہی پرمبرنہیں کرتا۔(4)

حدیث ۵: اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد رلائے۔(5)

حدیث ۲: اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے شمعیں خدایا د آئے ادر اس کی گفتگو سے تمھارے مل میں زیادتی ہواور اس کاممل شمصیں آخرت کی یادولائے۔(6)

حدیث ک: ایسے کے ساتھ ندرہو جو تمھاری فضیلت کا قائل ندہو، جیسے تم اس کی فضیلٹ کے قائل ہو۔ (7) لیمن جو تمھیں نظر حقارت سے ویکھیا ہواس کے ساتھ ندرہو یا بید کدوہ اپنا حق تمھارے ذمہ جانتا ہوا در تمھارے حق کا قائل نہ ہو۔

صدیت ۸: حضرت عمرضی اللہ تعالٰی عند نے فرمایا: ایسی چیز بیل ند پڑو جو محصارے لیے مفید ند ہواور دشمن سے الگ رہواور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ ابین ہو کہ ابین کے برابر کوئی نہیں اور ابین وہی ہے جواللہ (عزوجل) سے فررے اور فاجر کے ساتھ ندر ہو کہ وہ تصمیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بحید کی بات نہ کہواور اپنے کام بیل ان سے مشورہ لوجواللہ (عزوجل) ہے ڈرتے ہیں۔ (8)

حدیث 9: حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عند نے فرمایا: فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کر بھا اور بیر چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہوجائے اور اپنی برترین خصلت کو اجھا کر کے دکھ نے گا، تیرے پاس اس کا آتا جانا عیب اور ننگ ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈائل دے گا اور تجھے بچھ نفع نہیں بہنچائے گاور بھھے بہتر ہے اس پہنچائے گاور کھھے نفع بہتر ہے اس کی خاموثی ہو لئے سے بہتر ہے اس کی دور کی نزد کی سے بہتر ہے اس کے ساتھ معاشرت کی دور کی نزد کی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر اور کذاب سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت

وسنن ابن « جه، كمّاب الفتن ، باب الصبر على البلاء، الحديث: ۳۳۰ ۴، ج ۴،م ۵ ۳۵۰.

- (5) الاخوال لابن أي الدنيا، باب من أمر بقى سبتد ... والخي ص ١٠٠١.
  - (6) الجامع الصغير، الحديث : ١٣٠٠ مر ٢٣٥.
  - (7) علية الدلياء، وتم : 40 ساء ج٠١٠ أص ٢٣.
- (8) الصمت لابن أي الدنياء باب النحى عن الكلام فيها لا يعنيك من ١٢١٠.

وشعب الإيمان، باب في حفظ اللسان بصل في نصل السكوت عمالا يعنيه والحديث: ٩٩٥، ج٣، ص ٢٥٧.

<sup>(4)</sup> سنن الترزي كمّاب صفة القيامة ، باب: ١٢٠ الديث: ٢٥١٥، ج٣٥، ١٢٧.

تخصی نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سے ہونے کا جب ہمی وہ سے نہیں بولے گا۔ (9)

多多多多

## الله (عزوجل) کے لیے دوستی وڈمنی کا بیان

#### احادیث

حدیث ا: روحوں کالشکرمجتمع تھا جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں اُلفت ہوئی اور وہاں نا آ شائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔ (1)

حدیث ۲: اللہ نعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں جومیر سے جلال کی دجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہتھے آج میں ان کو اپنے سامیہ میں رکھوں گا، آج میر ہے سامیہ کے سواکوئی سامینیں۔(2)

صدیث ۳۰: ایک مخفی اپنے بھائی سے ملنے دومرے قربے بیل گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بھا دیا۔ جب وہ فرشتہ کے پاس آیا، اس نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا اس قربیہ بیس میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا، کیا اس پر تیرا کوئی اصان ہے، جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہانہ بیل اس بر تیرا کوئی اصان ہے، جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہانہ بیل ،صرف یہ بات ہے کہ بیل است اللہ (عزوجل) نے تیرے پاس بیجا ہے کہ تجھے میں است اللہ (عزوجل) نے تیرے پاس بیجا ہے کہ تجھے

(1) صحيح البخاري، كمّاب أهاديث الانبيام، باب الارواح جنود مجندة ، الحديث: ٢ سهر ١٠، ج٠، ص ١١٧٠م.

#### عکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی انسانی رومیس بدنوں میں آنے ہے پہلے آپس میں کلوط تھیں اس طرح کہ سعید رومیں ایک گروہ تھیں اور ثنی رومیں ووسرا گروہ تکر سعید آپس میں کلوط کلوط تھیں اور ثنی آپس میں کلوط ۔ (مراۃ المناتیج شرح مشکلوۃ المصابح، ج۲ بس ۸۶۳)

(2) معيم مسلم ، كتاب البردالصلة ... والخ ، باب نشل الحب في الله تعالى ، الحديث: ٢٥٧٦) ، ١٣٨٨.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ینی وہ مسلمان ہماری بارگاہ میں حاضر ہول جو کسی و نیاوی وجہ ہے تیں بلکہ صرف میری رضا میری خوشنووی کی وجہ ہے آپس میں محبت کرتے ہے کہ میری عظمت ان کے دلول میں تھی اس لیے جھے راضی کرنا چاہتے تھے میرے بندول کو راضی کر کے۔ "

ا سال كمعنى بين سابير كربهى ال معمراد بوتى بيد بناه المان جيد كها جاتا ب كه عادل بادشاه ظل الله ب يا بزركون كو يكفته بيل هاه وظل هد ، حمر يهال سابير كم عن على بيل آو مراد ب عرش اعظم كاسمايه جم كا بوتا برب تعالى جسم سد ياك ب اورا كرمراد ب بذه توفا برب در مراة المتاتيج شرح مشكوة المعافق مع بيس ١٩٨٨)

ية خردول كه القد (عزوجل) نے تخمے دوست ركھا كەتونے الله (عزوجل) كے ليے إلى سے ميت كى ۔ (3) حدیث سم: ایک مخص نے عرض کی میارسول الله ا(صلی الله تعالی علیه فالبه وسلم )اس کے تعاق ایا ارشار ب جو ک توم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملائیس یعنی ان کی محبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے ان جیسے ا<sup>وں کا ای</sup>ٹ ہے۔ ارشادفر مایا: آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔ (4)

اس حدیث مست معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنادیتی ہے اور اس کا حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدول کی محبت برا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اُن کے ساتھ ہوگا۔

(3) المرجع السابق، الحديث: ٣٨ـ (٢٥٦٤) بم ١٣٨٨.

#### حلیم الرمت کے مدنی پھول

ا بیہاں ملاقات کرنے سے مراد ہے ملاقات کے لیے جاتا ملاقات کا ارادہ کرتا، بھائی سے مراد ایمانی اسلامی بھائی ہے جس کو اللہ کے لیے مِعانَى بنايا موخواه سبى مِعانَى مجى مو يانبيس -

٣ ير بي ميں مدرج راستہ كو بھى كہتے ہيں سيوهى كو بھى ليننى جلنے كى جگہ يا چڑھنے كى، يهاں جمعنی راستہ ہے۔ ممکن ہے كداس كى بستى يبال سے کے بیندی میں ہوفرشتہ یا حضرت جبریل علیہ السلام ہتھے یا کوئی اور دوسرا فرشتہ جو پہلے ہے وہاں مقرر کردیا حمیا۔ (از مرقات) س پیسوال بے علمی کی بناء پر جیس مکساس سے وہ جواب حاصل کرنے کے لیے ہے جو یبال مذکور ہے اور اسے بشارت دینے سے لیے ہے

تا کہ لوگ میددونوں ہو تنیں میں جھنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اے بیان فر مانا ای مقصد کے لیے ہے۔ س یعنی تو تمجی اس پراحسان کر چکا ہے جس کا موض حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے یااس کا تجھ پر پچھاحسان ہے جس کا موض دیے تو جارہا ہے۔ ترب بناہے رب ہے بمعنی پرورش کرنا، عاصل کرنا، اصلاح کرنا۔ (اضح اللمعات)

دے بین اس سے میری محبت اس لیے ہے کہ وہ اللہ کا نیک بندہ ہے اور نیک بندول کی محبت سے اللہ تعالی راضی ہوجا تا ہے بخشے ہوؤل کی ملا قات كروكه تم بهي بخشے جا ك-

أتحدجاك فريداستياتون فلقت ويكفن جا مت کوئی یخیال پوئے تول جمی بختیا ہ

" یعنی تیر، بیس بارگا و ، الی میں قبول ہو گیا اور تیرا مقصد حاصل ہو گیا۔اس حدیث سے چیدمسئلے معلوم ہوئے: ایک بید کہ اللہ سے واسطے کسی ہے مجت کرنا بہترین نیکی ہے۔ دوسرے میہ کہالی محیت اللہ تعالی کی محبت کا ذریعہ ہے۔ تیسرے یہ کہ صالحین کی ملہ قات ان کی زیارت کے سے محبت کرنا بہترین نیکی ہے۔ دوسرے میہ کہالی محبت اللہ تعالی کی محبت کا ذریعہ ہے۔ تیسرے یہ کہ صالحین کی ملہ قات ان کی زیارت کے سے جاتا بہت انفس ہے۔ چوشے یہ کہ عام انسان فرشتہ کوشکل انسانی میں و کھ کتے ہیں۔ پانچ یں میہ کہ انلند تعالٰی مجمی حضرات اولیوء القد کے پاس فرشتہ کے ذریعہ پنیام بھیجیا ہے یہ درجہ الہام سے او پر ہے۔(مرقات) گریہ پیغام وی نہیں کہ وی حضرات انبیاء کے سواء کسی کونییں موتى\_(مراة المناح شرح مشكلة ة المعائع، ج٧، ص ٨٣٥)

(4) صحيح، بني ريء كما بالأدب، باب علامة حب الله . . . إلخ ، الحديث: ١١٦٩ ، خ ١٠٠٣م ١٣٥ ، إ

عدیث ۵: ایک طفی مے وض کی میارسول اللہ! (ملی اللہ تعالی علیہ قالہ وسلم) تیا مت کب ہوگی؟ فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا طیاری ٹبیس کی معرف اتن بات ہے کہ میں اللہ و سول (عزوجل وسلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم) سے حجت رکھتا ہوں۔ ارشا وفرمایا ؟ تو ان کے ساتھ ہے جن سے مجھے معبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم ) سے حجب رکھتا ہوں۔ ارشا وفرمایا ؟ تو ان کے ساتھ ہوئی ، ایک خوشی مجت ہوئی ، ایک خوشی میں نے بھو سلمانوں کوجتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ، ایک خوشی میں نے بھی شہیں ویکی ویکی ، ایک خوشی میں نے بھی شہیں ویکی ویکی میں نے بھی کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کوجتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ، ایک خوشی میں نے بھی شہیں ویکھی ۔ (5)

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ نہ تو بھی ان سے ملاقات کی ہوندان کے لیے نیک اعمال کیے ہوں گر ان سے دنی محبت رکھتا ہوجیے آج ہم گندے کہنے برکاد سیاہ کار حضور سیدال برا رسنی ابتدعلیہ وسلم اور ان کے اصحاب اخیار سے محبت کریں۔

(5) منجح ابنخاري، كتاب نضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وتلم، باب مناقب عمر بن النطاب رضى الله عنه ... و لخ، الحديث: ٣٦٨٠ ان ٢٠٠٠ من ٢٥٧، وكتاب الادب، باب ما جاء في تول الرجل ديلك ،الحديث: ٢١٦٧، تي ٣ من ٣٦٨١.

ومشكاة المعانع ، كمّا ب الأواب، باب العب في الله . . . إلى الحديث : ٥٠٠٩ ، ج ١٩٠٠ م

#### محيم الامت كي مدني بحول

۲ بید است میں بڑے متنی پر بیزگار عبادت گزار سے گر انہوں نے اپنے اعمال کو قیامت کی تیار کی قرار نہ ویا کہ بیسب نیکیاں تو اللہ کی نامیوں کا شکر رہے جو جھے دنیا بین الویک اورال رہی ہیں آخرت کی تیاری صرف سے کہ جھے اس برائت کے دواب سے محبت ہے ، دواب سے تعلق اس سے محبت برائت کے کھانے والے جوڑے انعام کا مستی بناوسیتے ہیں۔ مرقات نے فر مایا کہ اللہ رسول سے محبت سائریں ، ور طائرین کے مقا، ت بین سے اعلیٰ مقام ہے ، ساری عیا وات محبت کی فروغ ہیں گر محبت کے ساتھ اطاعت بلکہ متابعت صروری ہے ۔ برات کا کھانا صرف عمدہ لیاس سے نہیں مایا بلکہ دوابہا کے تعلق سے مایا ہے اگر دب تعلیٰ سے بھی لینا ہے تو حضور سے تعلق بیدا کرو۔

سے لینی حضر است صحابہ کرام کو سب سے بڑی خوشی تو اپنے اسلام الانے پر ہموئی تھی کہ اللہ تعالیہ وسلم پر ول و جان سے سے بعد آج بیفریان عالی من کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی کی وجہ بیہ ہے کہ حضر است صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ول و جان سے سے بعد آج بیفریان عالی من کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی کی وجہ بیہ ہے کہ حضر است صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ول و جان سے سے بعد آج بیفریان عالی من کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی کی وجہ بیہ ہوئی تھی اسلام الانے بیامی کی معارات سحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ول و جان سے سے بعد آج بیفریان عالی من کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی کی وجہ بیہ ہے کہ حضر است سحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ول و جان سے سے بعد آج بیفریان عالی من کر بڑی خوشی ہوئی۔

حدیث ۲: اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: جولوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جاتے ہیں اور مال فرج کرتے ہیں، ان سے میری محبت واجب موثنی۔(6)

حدیث ے: اللہ تعالی نے فرمایا: جولوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے نور کے منبر ہوں سے ، انبیا وشہداان پر غبطہ کریں گے۔(7)

صدیت ۸: اللہ تعالیٰ کے پچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انہیا ہیں نہ شہدا اور خدا کے زدیک ان کا ایسہ مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیا اور شہدا ان پر غبطہ کریں گے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ ا(صلّی اللہ تعالیٰ عدیہ فالہ وسلّم) ، ارشاد فرمایئے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمتِ اللّی کی وجہ ہے آپس ہیں محبت رکھتے ہیں، نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے، نہ مال کا لیمنا و بینا ہے۔ خدا کی قتم الله کے چرے نور ہیں اور وہ خود نور پر ہیں ان کوخوف نہیں، جبکہ لوگ خوف میں ہوں گے۔ اور حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) نے بیرا ہوں گے۔ اور حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) نے بیرا بیت پڑھی:

#### (ٱلْإِلَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ لَاخَوَفَّ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَخُزَنُونَ ﴿١٢﴾)(8)

- (6) كموطالاا، م، مك، كماب الشعر، باب ماجاء في المخاليان في القد، الحريث: ١٨٢٨، ٢٥،٥ ٩٣٩.
  - (7) سنن الترندي، كمّاب الزهد، باب ماجاء في الحديث الله، الحديث: ٢٣٩٧، ج مهم مهما. 1.
- (8) سنن أبي داود، كما ب البيوع، باب في الرهن، الحديث: ٣٥٢٤، ٣٥٢، ١٥٣٥، وياا، يولى: ٩٢٠.

علیم امامت کے مدنی پھول اے اناس جمع فرہ کریے بتایا کہ سے مطرات اثبان بیں اور دو ایک دونیس بلکہ پوری جماعت ہے بیادلیاء اللہ بیں اور ایسے لوگ ہمیشہ رہیں

# 

ین لو بے فٹک اللہ (عزوجل) کے اولیا پر نہ ٹول ہے، نہ وہ ٹم کریں ہے۔ حدیث 9: ایمان کی چیزوں میں سب میں معنبوط اللہ (عزوجل) کے بارے میں موالا 1 ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے محبت کرنا اور پختل رکھنا۔ (9)

سیاس فرمان عالی کا مطلب ایمی عرض کردیا گیا کدان معزات کے قرب الی کی انبیاء کرام تہداء مغلام تعریف کریں ہے یوان کی بے کئی ہے فکر کی پر رفک کریں مطلب ایمی عرض کردیا گیا کہ ان معزات انبیاء کرام کواپٹی است کی فکر بھی ہوگی تم بھی مگریہ معزات اپنے اور دوسروں کا کریں پر فکر کے آزاد ہول سے اس آزادی پر معزات انبیاء رفک کریں سے لہذا اس سے بدلازم نہیں کہ بدلوگ انبیاء کرام سے الفشل ہوں، رب تعلٰی فرما تا ہے: اللّٰ اِنَّ اَ وَلِیْکَ اللّٰهِ لَا حَدُوفَ عَلَیْهِ مَرُ وَلَا هُدُ تَحْدُونَ اللّٰ بیال اولیا واللّٰه فرما یا گیا انبیاء ندارشا وہوا۔

سے تو ی ہے ہے کہ روح اللہ رکے ضمد سے ہے بعنی زندگی بخش چیز اور اس سے مراد قرآن کریم ہے کہ یہ بھی مسلمانوں کو جاووانی زندگی بخش ہے، رب تعالی فرما تا ہے: "اَوْ تحدیدًا اِلَیْاتَ وُوْ تھا قِینَ اَمْدِ دَا اُس کی اور بھی شرعیں کی گئی ایں بیجن قرآن مجید کی اتباع اس کے احکام کی یا بندی کی وجہ سے محبت کرتے ایں کہ براوگ کے مسلمان ہیں۔

س یعنی ان کی اس محبت کی وجد آلیس کی قرابتداری اور مالی لین دین نبیس ہوتی بصرف اس لیے محبت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کا متعبول بندہ ہے حضورت ان کی اس محبت کرتے ہیں کہ دند فی اللہ محبت صرف اجنبی حضورت اللہ عند مند اللہ عندی اللہ محبت صرف اجنبی حضورت اللہ عندی اللہ محبت صرف اجنبی سے بی چاہیے اسپنے مزیز وقر ابت واروں سے نہ جا ہے اگر چہ وہ کیسا ہی نیک و صالح ہو، چوککہ دنیاوی محبتیں اکثر نسب اور مالی تعلق کی بنا پر ہوتی ہوتی ہوتی ہے۔ اس سے ان بی وہ چیزوں کا ذکر فرمایا کی اطبع لائے مال کی زیادتی ہوتی ہے۔

۵۔ یعنی ان کے چبرے نورانی ہوں گے اور دہ نور کے ممبروں پر ہوں گے جیسے دنیا کی مجنسوں میں معزز آ دی کوعزت کی جگہ بٹھا یا جاتا ہے ایسے انہیں رب تعالٰی قیامت میں عزت کی جگہ عطافر مائے گا تا کہ اہلِ محشر پر ان کی عظمت ظاہر ہو۔

۲ \_اس ارشاد عالی نے حضرات انبیاء کے رشک کی وجہ بیان فرمادی کہ بیلوگ اس دن اپنی اور ووسروں کی فکروں ہے آزاد ہوں سے اس بے فکر کی اور آزادی پر رشک کیا جادے گا نہیں ندا ہے بخشے جانے کی فکر کہ وہ بخش و ہے سکتے نہ دوسروں کو بخشوانے کی فکر کہ وہ کسی کے ذمہ دارنیس لہذا حدیث بالکل واضح ہوگئ۔

ے۔ یا تو حضور سید عالم صلی الشعلیہ وسلم نے بیآ یت کر بحد تلاوت فرمائی اپنے فرمان عالی کی تائید کے لیے یا حضرت محرض امتد عند نے اللہ است کی حدیث کی تعدیث کا تعدیث کی تعدیث کی

(مراة المناجي شرح مشكوة المصانيح، ج٢،٩٠٠)

(9) كنزالعمال، كتاب الصوبة ، رقم: ٢٣٢٥٢، ج٩ بسس.

حديث ١٠: رسول التُد ملى الله تعالى عليه والهوسلم في فرمايا: مصي معلوم ب الله (عزوجل) كرزد يك سب ے زیادہ پسندکون ساعمل ہے؟ کسی نے کہا، تماز وزکاۃ اور کسی نے کہا جہاد۔حضور (صلّی الله تعالی علیه فالبه وسلم) نے فر ما یا: سب سے زیادہ اللہ (عزوجل) کو بیارا، اللہ (عزوجل) کے لیے دوئی اور بغض رکھٹا ہے۔ (10) حدیث اا: جب کسی نے کسی سے اللہ (عزوجل) کے لیے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اگرام کیا۔ (11) حدیث ۱۱: دو شخصوں نے اللہ (عزوجل) کے لیے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے، دوسرا مغرب میں، قیامت کے دن اللہ تعالی دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا: یمی دہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی

#### تھکیم الامت کے مدنی پھول

ا مری جمع ہے عروق کی جمروہ ری کا وہ کنارہ جو ڈول سے بترها ہوتا ہے اور ڈول اس سے وابستہ ہوتا ہے پھر ہراس چیز کو عروہ کہا جانے لگا جس ہے کوئی چیز پکڑی جاوے جیسے کوزہ کا دستہ وغیرہ لبذا عروہ کے معنی گرہ بہت مناسب ہے بیباں اس سے مراد ایمان کے ارکان اور مؤمنوں کے اعمال ہیں بینی ایمان کا کون سار کن اور مؤمن کا کون سامل زیادہ لائق مجروسہ ہے۔

٣\_دوطر فه دوي موالات ہے اور يک طرفد دوئ حب ايوں بى دوطرفه عداوت معادات ہے يک طرفه دفسنى بغض۔ (مرقات) يعنى شراكى اللہ کے لیے ہے ملاپ اللہ کے لیے بیتی جواللہ کا مقبول ہو وہ جارا بیارا ہوجائے اگر چداجتی ہواور جواللہ کا مردود ہو وہ ہمارا دشمن ہوا اگر چہ

قرابت داربو \_حضرت سعدى رحمة الشعليه \_ تركيا خوب فرمايا

فدا و يك ش بيكا ندكا شا با شد واردى كين ديهه كوكه جن كانا بين رام

بزار خویش که برگانداز خدا باشد رام نام کئے بھلے کہ پ ب کیے جام

(مراة المناجح شرح مشكوة المصابح مرج ٢ بم ١٣٨)

(10) المسندندا، م أحمد بن صبل، مسند الانصار، حديث أي ذر الغناري، الحديث: ٢١٣ ٦١، ج٠٨، ٩٨٠

(11) المسندللامام أحمر بن طبل، مندال نصار، حديث أي المعة الباعلي، الحديث: ٢٢٢٩٣، ج٨٥، ١٨٩٠.

(12) شعب الإيمان، باب في مقاربة وموادة احل الدين يفعل في المصافحة .... لا تح الحديث: ٩٠٢٢ ومرج ٢٩٠٩م.

عکیم ال مت کے مدنی چھول

ا بهم مجورین مشرق میں ہیں مضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں اللہ تعالٰی حضور کاعشق دے تو ان شاءا ملذ جنت بلکہ قیامت میں بھی حضور كا قرب نصيب موكا، آخرت كا قرب و بعد دنيا كے لبى قرب و بعد كا نتيجه موگا دعا ہے كہ مولى۔ شعر

بھے تیرے پیارے کا در جاہیے

زماند کی تو بی زمان*د کودے* 

بعض بدنصیب مدینه میں رہ کر حضور سے دور بیل بعض خوش نصیب مدینہ سے دور رہ کر بھی در حضور میں ہیں۔ بعض بدنصیب مدینه میں رہ کر حضور سے دور بیل بعض خوش نصیب مدینہ سے دور رہ کر بھی در حضور میں ہیں۔

حدیث سا: جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے ہیں، وہ ایسے روش ہیں جیسے جمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ لتعالٰی علیہ فالہ وسلّم )ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ(عزوجل) کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹے ہیں، آپس میں لمتے ہیں۔ (13)

عدیث ۱۲ الله (عزوجل) کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گردیا توت کی کری پر ہوں گے۔ (14)

حديث ١٥: جوكس سے اللہ (عزوجل) كے ليے محبت ركھ، اللہ (عزوجل) كے ليے وسمنی ركھ اور اللہ

(عزوجل) کے لیے دیے اور اللہ (عزوجل) کے لیے تع کرے، اس نے اپناایمان کامل کرلیا۔ (15)

حدیث ۱۱: دو محض جب الله (عزوجل) کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں، ان کے درمیان ہیں جدائی اس وقت ہوتی ہے کہان ہیں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ (16) یعنی الله (عزوجل) کے لیے جومحبت ہواس کی پہچان ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دومرا اس سے جدا ہوجائے۔

صدیث کا: القدتعالی نے ایک نبی کے پاس وی بھیجی، کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہداور دنیا میں ب رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تھاری عزت ہے، جو پچھتم پرمیراحق ہے اُس کے مقابل کیا عمل کیا۔عرض کر دیگا، اے رب!وہ کون سامل ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دھمنی کی اور

ا ہے۔ ان محب ومجوبین کو قیامت اور جنت میں جمع فر یا دینا اتفاقا نہ ہوگا بلکہ یہ بتاکر جناکر ہوگا کہ یہ قرب تیری اس محبت کا متبجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ سارے اعمال سے زیادہ بیاداعمل محبوبوں ہے محبت ہے کہ بدان کے قرب کا ذریعہ ہے۔ خیال رہے کہ حضور سے محبت کی علامت ہے کہ ان کے احکام، ان کے اعمال، ان کی سنتوں ہے، ان کے قربان سے فربان، ان کے مدینہ کی خاک سے محبت ہو، بے نماز سے روز وہمتی جس دور وہمتی جس موری محبت ہو، بے نماز سے روز وہمتی جس دوری مشکو قرائے المائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محب کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی شرح سٹکو قرائے میں محبت کی علامت اطاعت ہے۔ (مراق السناجی سٹکو کی محبت کی مح

علیم الامت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا ہے۔ ان اللہ! ستون یا توت کے اور بالا خانے زبرجد کے بہت ہی شاندار ہوئے۔ غرف جمع ہے غرفہ کی بمعتی بالا خانہ کھڑ کی کوغرفہ کہنا مجاڑ ا ہے کہ اکثر دو بھی بالا خانہ میں ہوتی ہے۔

۲ \_ بیجگہ توصرف محبت فی سبیل الله کی جزاہے اس محبت فی سبیل الله ہے جواجھے نتیجے نگلتے ہیں ان کے ثواب عسیدہ ہیں۔ ۳ \_ بینی ان تینوں کا موں میں ہے ایک کام کرنے والے یا تینوں کام کرنے والے۔(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح ، ۲۲ ہم ۸۵۸) (14) المجم الکبیر، الحدیث: ۳۹۷۳، جسم ۱۵۰.

- (15) سنن أي دادر، كرّب السنة ، بإب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، الحديث: ١٨١٧م، ج٠٣٠م. ٢٩٠٠
  - (16) الادب النفر دللخاري، بالمعيز ة المسلم، الحديث: ٣٠١م ١٣١٠

میرے ہورے میں کسی ولی ہے دوئتی کی۔(17)

صدیث ۱۸: آدمی اینے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اسے بید یکھنا چاہیے کہ سے دوئی کرتا ہے۔ (18) حدیث ۱۹: جب ایک شخص دوسرے سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور بیر کہ دہ کس قبید سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔ (19)

(17) كنز العمال، كماب أصحبة ، رقم ١٥٥٣ ٢٨٢، ج ٩ بس ١٠.

وحلية اراولياء، رقم ١٥٣٨١، ٢٠١٠ من ١٥٣٠.

(18) المسندلل مام أحمد بن عنبس، مسنداكي حريرة ، الحديث: ١٦٨ م ٣٠ م. ١٦٩ ـ ١٦٩ .

تھیم الامت کے مدنی پھول

ار دین سے مرادیا تو ملت و مذہب ہے یا سیرت واخلاق، ودسرے منی زیادہ ظاہر ہیں لینی عمومنا انسان اپنے دوست کی سیرت واخلاق اختیار کر لینتا ہے بھی اس کا مذہب بھی اختیار کر لینتا ہے لہذا اچھوں ہے ددئی رکھوتا کہتم بھی اجھے بن جاؤے موفیا وفر ماتے ہیں لاتصاحب الا مطیع ول شخال الرتقیٰ نہ ساتھ رہو مگر اللہ دسول کی فر مانبر داری کرنے والے کے نددوئی کرد مگر نتی ہے۔

ا یعنی کسی سے دوستاند کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ انڈرسول کا مطبع ہے یا تیں ،رب تعالٰی فرما تاہے: "قالوائو ائن الطبد بین "موفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اخذ یعنی لے لینے کی خاصیت ہے جریس کی محبت سے حرص دزاہد کی محبت سے زہد دتفویٰ ملے گا۔ خیال رہے کہ خست دنی دوستی کو کہتے ہیں جس سے محبت دل میں داخل ہوجاد ہے۔ یہ ذکر دورتی و محبت کا ہے کسی فاسق و قاجر کو اپنے پاس بھا کر ملی بنا دینا تبلیغ ہے ،حضور انور نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلاکر متنقیوں کا مردار بنادیا۔

بوریه می سب ان بوگون کارد ہے جوہاں حدیث کوموضوح کہتے ہیں جیسے حافظ سران الدین قزویی، حافظ ابن تجرنے قزویلی کا بہت رد کیا اور حدیث کا سمجے ہونا ثابت کیا۔ (مرقات واشعہ) (مراۃ المناتیج شرح مشکوۃ المصائع، ج۲ بس ۱۸۴۷) حدیث کا سمجے ہونا ثابت کیا۔ (مرقات واشعہ) (مراۃ المناتیج شرح مشکوۃ المصائع، ج۲ بس ۱۸۴۷)

(19) سنن التريذي بكتاب الزهد، بأب ماجاء في إعلام الحب ، الحديث: • • ٢٠٠٠ ج٣ من ٢١١.

تھیم الد مت کے مدنی پھول

# السرع بسياد تشويعت (مدي وروم)

多多多多多

<sup>(20)</sup> سنن أي داود، كمّاب الادب، بأب إخبار الرجل الرجل كحسية إياد، الحديث: ٥١٢٣، جميم ٢٨٠٥.

<sup>(21)</sup> شعب ايمان، وب لي مقاربة وموارق و الخيصل في المصافحة و إلى ما عديد ١١٠ من ٢٠٩٠.

<sup>(22)</sup> سنن لترمذي، كمّاب البروالصلية ، بأب ماجاوقيا لاقتضاد في الحب والبغض، الحديث: ١٠٠٧، ج-١٩٠١م، ٥٠٠

# حجامت بنوانا اورناخن ترشوانا

احاديث

حدیث ا: سیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مردی، که رسول الله ملی اللہ تعالٰی علیہ واله وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، لینی انبیاء سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔(۱) ختنہ کرنا اور (۲) موتے زیرِ ناف مونڈ نا اور (۳) موچیس کم کرنا اور (۴) ناخن ترشوانا اور (۵) بغل کے بال اُ کھیڑنا۔ (1)

(1) منيخ مسلم، كتاب الطمعارة ، باب خصال الفطرة «الحديث: ٥٠ ـ (٢٥٧) بم ١٥٣٠.

عیم الامت کے مدنی کھول

، \_ سنت قدیمہ جوگزشتہ انبیا و کرام کا بھی طریقہ رہا ہوا سے فطرت کہتے ہیں تو یا وہ انسان کی پیدائٹی عادت ہے۔ یہال پانچ کا ذکر حد کے لے نیس ہے اس کے علاوہ اور مجی سفتیں انبیا وہیں جود دسری احادث میں مذکور جیں۔

۲ \_ ختندا ما عظم کے بال سنت ہے، امام شافعی کے ہال فرض (مرقات) سات سال کی عمر تک ختند کروینا چاہیے، نومسلم جوان آ دمی کا نکاح ایم عورت سے کردیا جاوے جو ختنہ کرنا جاتی ہو پھر ختنہ کے بعد چاہے تو طلاق ویدے، جو بچے ختنہ شدہ پیدا ہواس کے ختنہ ک ضرورت نہیں۔خیال رہے کہ چودہ انبیاء کرام ننتند شدہ پیدا ہوئے بعضرت آ دم، شیٹ انوح مصالح ،شعیب، پیسف،موئ، ذکر یا،سلیمال، عیسیٰ، حنظلہ بن صفوان جو اُمحاب رُسل کے نبی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بید معنرات مقتند شدہ ناف بریدہ پیدا ہوئے ،عورتوں کا ختند

سے یعنی ناف کے پنچے اور پاخانہ کے مقام کے بال استرہ سے صاف کرناسنت ہمرد کے لیے اور کمی دواویے صاف کردینا مرد سے لیے ض ن سنت ہے پہل سے سے بال کاٹ ویٹا مرود محورت دونوں کے لیے خلاف سنت ہے، بحالت جنابت کوئی بال کافنا مونڈ صنا بہتر

نہیں\_(مرقات)

س ، د پری ہونٹ کے باول کومو تچھ کہا جاتا ہے۔ ساتنے کائے جاوی کہاہ پرے ہونٹ کا کنارہ خوب کھل جاوے، پانی چینے وقت سے بال یا نی میں ندؤ دب سمیں موجوبیں مونڈ نا یا بہت زیادہ بہت کردیتا خلاف سنت ہے۔ محیط میں ہے کہ مردوں کوسر منڈ آ نا عام حالات میں انجھا . نہیں احرام کھو ستے وقت سنت ہے۔ حلق کے بال ندمنڈائے ، مجبویں اور چیرے کے پچھے کچھ بال الگ کروینا جائز ہے جب کہ بیجڑوں سے تشبہ نہ ہو ہسینداور بیٹی کے بال مونڈ ھنایا کترنامتحب ہیں۔ (مرقات)

ے۔ اس طرح نانس تراہے کہ ہاتھوں کے پہلے پاؤں کے بعد میں اداہے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی شروع کرے چینگلی تک کاٹ دے --

صدیث انتیانی مسلم بنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند سے مردی اکدرسول اللہ سنی اللہ تعالی ملیہ وسلم نے فرایا: موجیس کواؤ اور داڑھ میال از کاؤر مجوسیوں کی مخالفت کرو۔(2)

صدیت ساز می بخاری و مسلم میں این عمر رضی الله تغالی عنها ہے مروی، که رسول الله مسلی الله تغالی عدید وسئم نے فر ایاد مشرکین کی مخالف الله تغالی عدید و مسلم میں این عمر و اور موخچموں کوخوب کم کرو۔ (3)

پر با کی ہاتھ کی چنگل سے شروع کر سے انگویٹے تک کاٹ دے پھر دانتے ہاتھ کے انگویٹے کے ناخن کاٹ دے۔ جو کوئی جھرات کے دن ما خن تر اشا کر سے ان شا واللہ فقیر نہ ہوگا۔ جہامت جھرات کو چاہیے اور شسل تبدیلی لباس خوشبو جدد کو افضل ہے۔ دھزت آ دم علیہ السلام کے جسم پر ماخن کا لباس تھا جنت سے باہر آ کریہ کیڑ دن کا فباس عطا ہوا ، آپ کا جسم ساٹھ ہاتھ تھا۔ (مرقات) ۲ بفل کے بال اوکھیڑ ڈ سنت ہے منڈ انا جائز ، اہام شافعی منڈ ایا کرتے تھے۔ ناک کے بال اکھیڑ نا ممنوع ہے اس سے بی دی پیدا ہوتی ہے۔ (مرقاب ) (مراة المناجے شرح مشکو ق الصابح ، ج ۲ ہی ۲۲)

- (2) الرفع السابق والحديث: ٥٥ ـ (٢٦٠) بس ١٥١٠.
- (3) مي ابغاري، كماب اللباس، باب تقليم الاظفار، الحديث: ٥٨٩٢، ج ١٩٨٥،

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا سشرکین سے مرادگفار ایل تواہ بت پرست بول یا اہل کتاب خالفت سے مرادشکل اہل ، وشع تعقع سب میں خالفت ہوگتی ہے گر یہاں شکل میں خالفت مراد سے جیسا کدائی تغیر سے ظاہر ہے۔ بیام وجوب کے لیے ہے کہ مسلمان کو کفار کی می شکل بنانا حرام ہے۔

۲ ساوفروا بنا ہے وفر سے بمعنی بڑھنا نہ یادہ کرانا الحق جع ہے لیچ کی بھنی فاؤھی ، رخدار اور شورٹی پر جو بال ایں ائیس لویہ لینی فاؤھی کہا جا تا

ہے اس کے معتی سے ایک کد ڈاڑھی کو ہاتھ نہ لگا ڈاس بڑھنے والے کہ بڑھے نے دوسری صدیت شریف میں ہے کہ حضور صلی انتد علیہ وہلکم کی کم اور کی کہا ہا تی ہو ہے ان اند علیہ وہلکم کی کہائی چوڑائی کے گئے کہ حضور صلی انتد علیہ وہلکم کی کہائی چوڑائی سے بھی کھر سے زیادہ کو کئور سے کہ وہ وارٹھی ٹیس ہے کہ حضور میں انتد علیہ وہلکم کئوا دیتے تھے ، دیکھو بخاری کہا ہائی وغیرہ اگر گورت کے ڈاڑھی نگل آ و سے تو اس کا اکھیز و بنا ضروری ہے کہ وہ وارٹھی ٹیس سے کہ کو اور می کہائی ہو ہوں کے بھی تھر ہوں ہے کہ وہ وارٹھی ٹیس سے کہا کہ ہوں جا کہائی ہو گئے تھا کہ اور اس کے کہا نفت کو حضور نے مقر رفر مادیا کہ ڈورٹھی و کھنے کہ وہ کہ ہو گئی ہو ہے کہائی ہو گئی تھا ہوں کہا گا ہو گئی ہو ہو گئی ہو ہو کہائی ہو گئی ہو ہوں کے مقبل میں کہائی ہو گئی ہو ہوں کے کہائی ہو گئی ہو ہو کہا ہو کہائی ہو گئی ہو ہو ہو ہو کہائی ہو گئی ہو ہو ہو کہائی ہو گئی ہو ہو کہا ہو کہ کہائی ہو گئی ہو ہو کہا ہو کہائی ہو گئی ہو ہو ہو کہا ہو کہائی ہو گئی ہو ہو ہو ہو کہائی ہو گئی ہو ہو کہا ہو کہ کہائی ہو گئی ہو ہو ہو ہو کہا ہو کہا ہو کہ کہائی ہو کہائی ہو گئی ہو ہو ہو ہو کہا ہو کہائی ہو کہ ہو ہو کہ کہائی ہو کئی ہو کہائی کہائی ہو کہائی کہائی کہائی کہائی کہائی ہو کہائی ہو کہائی ہو کہائی کہائی ہو کہائی

(4) سنن التريذي، كتاب الأدب، باب ماجاء في قص التتارب، الحديث: ٢٤٦٩، ج٣، و٣٩٩.

#### حكيم الامت كي مدنى پيول

ا \_راوی کوشک ہے کہ حضرت ابن عماس نے یا غذ کہا یا ہفض معنی دونوں کے ایک می تالیا۔

۲ یفانیا حضرت ابراہیم پہلے وہ تی ہیں جنبول نے موجھیں تراشیں آپ کے بعد تمام نبول نے میٹل کیا اور ہمارے حضور نے میست فسیل جاری فر ، کی مہذا یہ کمل فطرت ہے اس پر بڑا تو اب ہے۔ موجھیں ہر بفتہ یا پیمدوون عمل ضرور تراشا چا بھیں۔ (مراة المناج شرح مشکوة المعاج ، ت۲ ہیں۔ ۲۸۰)

(5) ، مرجع الدين، الحديث: ٢٤٤٠ م، جمام ٢٣٩٠.

#### عکیم الامت کے مدنی چول

یعنی بھارے طریقہ ہے وہ خارج ہے یابڑی موجیس رکھنے والے کے لیے محطرہ ہے کہ اس کا خاتمہ اسٹام پر نہ ہو۔ معناذ اللہ! (مرقات) (مراق المناجج شرح مشکوق المعاسم ، ج ہم الام)

(6) . أمسندللا، مأحمد بن منبل معديث رجل من بن عفار رضي الشعنه، الحديث: ٢٣٥٣ من ٩٥، ٥٢٥.

(7) سنن استريزي، كما ب الاوب، بأب ماجاء في الاخذ من اللحية والحديث: ا ٢٤٤ م. ٢٣٩م ٢٠٩٠ م.

عكيم الامت كدنى كاول

ا اس سرح کہ لمبائی میں مٹی بھر لیتی چارانگل سے زیادہ بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور چوڑائی میں اس دائر سے کے حد می جو بال آئے الی رکھے جو سے اس سے بڑھتے ہوئے کاٹ دیئے جاتے ۔ چار انگل تک ڈاڑھی رکھتا واجب ہے، ڈاڑھی منڈا تا یا کتر وانا فسق ہے۔ باتی رکھے جو تے اس سے بڑھتے ہوئے کاٹ دیئے جاتے تھے دو مٹس اس حدیث ک حضرت عبدا منداین عمر منی القد عنجما اپنے ڈاڑھی مٹی بھی بجرتے تو چومٹی سے باہر بال ہوتے انہیں کاٹ ویتے تھے دو مس اس حدیث ک مخترت عبدا منداین عمر منی اللہ کو تی ایس کاٹ ویتے ہے دو مس اس حدیث ک مشرح ہے۔ یہاں حضرت شخ نے فر مایا کہ اگر کمی فض نے بہت عرصہ تک ڈاڈٹی نہ کٹوائی حق کہ ڈاڈٹی بہت بڑی بوگی تو اب سے شرح ہے۔ یہاں حضرت شخ

حدیث ۸: میمیمسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عندے مروی، کہتے ہیں کہ موجھیں اور نائن تر شوائے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موسے زیر ناف مونڈ نے میں جمارے لیے بیروفت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس ۴۰ ون سے زیادہ نہ جھوڑیں۔ (8) یعنی چالیس دن کے اندران کاموں کو ضرور کرلیں۔

حدیث ۹: ابوداود نے بروایت عمر دین شعیب عن ابیدی جدہ روایت کی، رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر مایا: سفید بال نہ اکھاڑ و کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے، جو شخص اسلام بیں بوڑھا ہوا، اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے اس کے لیے بیکی لکھے گا اور دطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کر ایگا۔ (9)

اسے نہ کٹوائے بلکہ وکی ای رہتے وے۔ (اشعہ) جن بزرگوں کی ڈاڑھیاں بہت ہی دیکھی گئیں جیں وہاں یہ بی وجہ ہوئی ہوگ ۔ غرضکہ چر انگل سے ہرگز کم شکرے گراس سے زیاوتی اس کی دوصور تیں جیں: کوشش کرتا رہے کہ ذیادہ نہ ہونے بائے ،اگر بہت زیادہ کرلی تو پھر ویسے ای رہنے دے۔ (مراۃ المناجے شرح مشکل قالمصانع ، ج۲ جس۲۸۷)

(8) منج مسلم بمثاب الطمارة ، باب نصال الفطرة ، الحديث: ٥١ ـ (٢٥٨) بم ١٥٣٠.

#### عيم الامت ك مدنى پھول

ا یعنی چالیس سے زیادہ دیرنگاناممنوع ہے۔ سنت ہے کہ موجھیں دناخن ہر جمد کو کانے ،زیر ناف کے بال ہیں دن میں لےلہذا ہفتہ افضل ہے، پندرہ دن درمیانے، چالیس دن انتہائی مدت دراز ناخن سے روزی تھنتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے جمعہ کے دن ناخن تراشے تو ان شاءاللہ دس دن تک بلاوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرقات) (مراة المناجج شرح مشکوٰة المصائح، ج۲م میں ۲۲۵)

(9) سنن أي داود ، كمّاب الترجل ، باب في نعف الشيب ، الحديث: ٢٠١٣، ج٣ من ١١٥.

وشرح السنة للبغوي ، كمّاب اللباس، باب المعي عن قعف الشيب والحديث: ٣١٠-٣، ج٢ بص١١١.

#### حكيم الامت كي مدني يحول

ا یعنی جب سمریا ذار حی جس بے بال شروع ہوجادی تو انہیں مت اکھیڑوان ہے بالوں سے نفس کزور ہوتا ہے وہ سمحتا ہے کہ اب بس ہوڑھا ہوں آخرت کی تیاری کروں یہ بال اکھیڑ دینے ہے وہ اپنے کو جوان عی سمجھے گا، یہ فرق ہے نضاب اور سفید بال اکھیڑنے میں
اس لیے نضاب کا تھم دیا اکھیڑنے ہے منع فرمایا، سفید بال خواہ سفید بی رہیں یا سرخ کردیئے جادی قبریا و والاتے ہیں کہ تیاری کرو چلے کا
وت تریب آئیا سویرا ہوگیا اب جاگ جا دُرشعر

اٹھ جاگ مس فر بھور ہوئی اب دات کہال جو سووت ہے جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے وہ کھورت ہے اٹھ جاگ مس فر بھوں ہوئی اب دات کہال جو سووت ہے اٹھ نیند سے اکھیں کھول ڈرااور رب سے اپنے دھیان لگا ۔ ہیر پریت کرن کی ریت نیس رب جاگت ہے تو سووت ہے سے اسام مالک نے ہروایت سعید این مسیب نقل فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیدالسلام کے بال سفید ہوئے آپ نے پوچھا یارب یہ کیا فرمایا الیمی میرا وقار اور فور اور فریا دہ کر ۔ وہ جو حاکم وائن سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی سے یہ کیا فرمایا ہوئی میرا وقار اور فور اور فریا دہ کر ۔ وہ جو حاکم وائن سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی سے

شوج بہا و شوب بیت (صر ثانزدیم) کا منت سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کدرسول اللہ سنگی اللہ تعالی عدیہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی بن مز ہ رضی اللہ تعالی بن مز ہ رضی اللہ بن مز ہ رضی اللہ تعالی بن مز ہ رضی اللہ بن مزاد ہ رضی ا

نے فرمایا: جواسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھایا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (10)

صدیث ال: امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحن عدیث ال: امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعانہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال علیہ انصافی قو والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تاریخ میں میں میں میں اس کے دروایا ہے؟ پروردگار تبارک و تعالٰی نے فرمایا: اس ابراہیم! یہ وقار ہے۔ عرض کی، اے میرے رب!میرا وقارزیا دہ کر۔ (11)

کدرب نعالی نے حضور کو چنے بال سے بگاڑائیں (حاشیہ بیناوی) وہال معنی بید ہیں کہ حضور کے بچھے بال سفید ہوئے تو اس سے حضور کا حسن اور بھی زیادہ ہو گیا بچھ کی ندآئی۔علی مفرماتے ہیں کہ سفید بال اکھیڑنا زینت کے لیے ہوتومنع ہے۔ (مرقات) (مراة الستانج شرح مشکلہ قالمصانع ، ج۲ بم ۲۹۹)

> (10) سنن الترندي، كتاب نضائل البعاد، باب ماجاء في نضل من شاب هيية في سبيل الله والحديث: • ١٦٣٠ من ٣٩٣٠ و ٢٩٣٠ حكيم الرمت كي مدني مجول

ا یہ بین سفیدریش والے مؤمن کے لیے تیامت بی نور ہوگا کہ اس کی سفید ڈاڑھی نورائی ہوگی یا نور کا باحث ہوگی اس ون سواہ ابراہیم علیہ اسلام کے ڈاڑھی کسی کے نہ ہوگی گر یہ سفید ڈاڑھی چرہ کے نور کا باحث ہوگی ۔ ان دونوں مدیثوں کی بناء پر حضرت علی ہسلمہ ابن اکوئ ، ابی ابن کعب اور بہت محابہ کرام نے بھی خضاب نہ لگایا بین ڈاڑھی اور مرسفید رکھے، وہ فریاتے بھے کہ چٹی ڈاڑھی نور اور ورجات کا باعث ہو گر بعض محابہ کرام اور حضرت حسن وحسین نے خضاب لگایا گزشتہ اعادیث کی بنا پرلہذا دونوں ممل جائز ہیں ۔ علاء فریائے ہیں کہ اگر اپنے شہر بین خضاب کا رواج عام ہوتو خضاب کرنا مجبر ہے، اگر سفید ڈاڑھی کا رواج عام ہوتو سفید رکھنا بہتر اور جہاد سے موقع پر خضاب افضل ۔ (مرقاب کا رواج عام ہوتو خضاب کرنا افضل ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة الممانيج، ج٧ بص ٠٠٠)

(11) الموط، كمّ ب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، بإب ماجاء في النة في الفطرة ، الحديث: ١٥٥١، ٢٠ من ١٥ س.

#### تحكيم الامت كيدني كهول

۔ان طرح کرآپ سے پہلے کی نے مہمان نوازی کا اتنا اہتمام ندکیا جنٹا آپ نے کیا آپ تو بغیر مہمان کھا تا ہی ندکھاتے ہے۔ ۲۔آپ سے پہلے انبیاء کرام ختنہ شکرہ پیدا ہوئے اور اگی امتوں نے ختنہ کیا تہیں کے فکہ اس زمانہ میں ختنہ کا شرع حکم نہ تھا۔سب سے پہلے آپ کے دین میں ختنہ تھم شرعی بنا اور آپ کی وجہ سے ختنہ شنت ابرائی ہوا۔

۔ سے آپ سے پہیے کی بی کی یامونیس بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں گر ان کے دینوں میں مونچھ کا شاتھم شرگ نہ تھا اب آپ کی دجہ سے میڈل سنت ابراجی ہوا۔ (( است مدید ۱۲ دیای نے الس رضی الله تعالی عنه سے روایت کی ، کدرسول الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو عدید مدید الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: جو عنی قصد اسفید بال اکھاڑے گا، قیامت کے دن وہ نیزہ ہوجائے گا، جس سے اس کو بھوٹکا جائے گا۔ (12) علیہ وسلم نے صدید سے سال طبرانی نے حضرت عمر رضی الله تعالی عنه سے روایت کی ، که رسول الله تعالی علیه وسلم نے سے روایت کی ، که رسول الله تعالی علیه وسلم نے سے روایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیه وسلم نے سے روایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیه وسلم نے سے روایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیه وسلم نے سے روایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیه وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی ، کہ رسول الله تعالی علیہ وسلم نے دوایت کی کہ دوایت کی کہ دوایت کی دوایت کی کہ دوایت کی کہ دوایت کی کہ دوایت کی کہ دوایت کی دوایت کی کہ دوایت کے د

جہمت سے سوائر دن کے بال مونڈ انے سے منع فرہایا۔ (13)

حدیث سما مسجع بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے حدیث سمان سے بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے مروی، کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے وجھوڑ و یا جہا ہے منع فرہایہ نافع سے پوچھا کمیا، قزع کیا چیز ہے؟ نافع نے کہا، بچہکا سر پچھمونڈ دیا جائے، پچھمتعدد جگہہ جھوڑ و یا جہا ہے۔

ئے۔(14) حدیث 10: سیج مسلم میں ابن محروض اللہ تعالی عنہما سے مروی، کہ نبی سلّی اللہ تعالی علیہ دسلّم نے ایک بجہ کو دیکھا، س آپ سے پہیکس کے بال سفید نہ ہوئے تھے اگر چہ ان کی محریں صدیا سال ہوتی سب سے پہلے آپ سے بال سفید ہوئے۔ آوم علیہ

السلام ی عمرایک ہزارسال ہوئی ، نوح علیالسلام کی عمر ڈیڑھ ہزارسال عمر بال کسی سے سفید شہوئے۔

۵ یعنی بال کی سفیدی و قار کا سبب ہے، اس مے طم مبر عنواور بڑی اعلی صفات انسان میں پیدا ہوجاتی ہیں۔

۱ \_ یعتی بچھے علم و دقار عطافر ماخواہ اس طرح کہ بالوں کی سفیدی بڑھ جاد ہے جس ہے دقار بڑھے یا اس طرح کہ بال ایسے ہی رہیں صرف دقار بڑھے، یہ تو رب تعانٰی کی دین ہے ہمار ہے حضور ملی اللہ علیہ وسلم سے بال شریف سیاہ رہے و قارمب سے زیادہ عطاموا۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصائح، ج٢ يص ٣٢٩)

(12) كنز العمال، كماب الزينة والجمل، رقم ٢٤٧٤ ان ٢٨٠ ما ٢٨٠.

(13) اعامع الصغيرندسيوطي بحرف النون الحديث: ٩٣٦٣ بم ١٣٥٠.

(14) صحيح مسلم، كمّاب إللهاس، بإب كراحة القزع، الحديث: ١١٣- (٢١٢٠) بم ١١٠٠.

عكيم الامت كمدنى يحول

ا تنزع قاف کے نقر سے نفتہ ہے جمعنی بادل کے نکڑے اب اصطلاح ش مرکا بعض حصد منڈوانے یا کتر اسٹے اور بعض رکھانے کو قزع کہتے تیں اسے بادل کے نکڑ دن سے تشبید دیتے ہوئے ایر ممانعت بچول بڑول سب کے لیے ہے۔ بجوری کے حالات اس سے عنید و بیں جیسے بھی سر سم میں بنار کا تا ہو کھول دیا جاتا ہے بعنی صرف نے کھویڑی کے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں ویسے باضرورت ممنوع ہے کہ کرامت تنزیجی سے ،انگریزی مجامعت بھی قزع ہے۔

۲ \_ بچول کا ذکر اتفاقا ہے کہ عرب بیں بچوں ہی کی تجامت اس طرح کی جاتی ہے ورنہ بیر ممانعت چھوئے بڑوں سب کے لیے ہے۔ ۳ \_ بین س روریت بیس اسطرح سروی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بینفیسر ارشاوفر مائی۔

(مراة المتاجع شرح مشكلوة المصانيح، ج٢ بس٢٩٩)

كه اس كا سر پيچه مونڈ ا ہوا ہے اور پيچه چھوڑ و يا عميا ہے۔حضور (صلّی اللہ تعالٰی عليہ فالہ وسلّم )نے لوگوں كو اس ہے منع كيا اور بيفر ما يا تهمكل موندٌ دو ياكل جيبورٌ دو\_ (15)

صديث ١٦: ابو داود و نسائي في عبدالله بن جعفر رضى الله تعالى عنبما سے روايت كى، كه جب حضرت جعفر شهيد ہوئے تین ون تک حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالم وسلم) نے ان کی آل ہے پچھ بیں فرمایا، پھر تشریف لائے ادر میر فر ما یا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر ندرونا، پھر فر ما یا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بڑا ؤ۔ کہتے ہیں کہ ہم حضور (صلّی اللدتعالی علیه واله وسلم) کی خدمت میں پیش کیے گئے، فرمایا: حجام کو بلاؤ، حضور (صلّی اللدتعالی علیه واله وسلم)نے ہمارے سرمونڈادیے۔ (16)

(15) سنن أي داود، كمّاب الترجل، بأب الذوّابة ،الحديث: ١٩٥ سم، ج سم م سالا.

#### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا نیال رہے کہ کل سرمنڈانا جائز ہے تھر بہتر نہیں سواء احرام ہے کھلنے کے وقت کدو ہاں سرمنڈانا بہتر ہے باتی حالات میں منڈانا بہتر نہیں کہ سواء حضرت علی رضی اہلّٰدعند کے کسی صحافی نے سر مندّایا نہ حضور صلی الله علیه دملم نے۔ (مرقات) حضرت علی سے سرمنڈانے کی محکمت شروع کتاب میں عرض کی گئے۔اس زماند میں توسر منڈانا بہت ہی براہے کدوہا بیوں کی علامت ہے،حضور نے وہا بیوں کے متعلق ارشاد فر ، یا سيها هدر التحديق أن كى علامت مرمندانا موكى -ال حديث عدمطوم وواكرا كريزى بال ركمنا يا قلميس بنو، نا سب ممنوع بكراس میں قزع ہے۔ (مراۃ المذجع شرح مشکوۃ المصاع، ١٢٠٩٥)

(16) سنن أي داود، كتب استرجل، باب في حلق الرأس، الحديث: ١٩٢، ٢٠٠٥، ١٩٢٠.

#### عليم الامت كدني بحول

ا ے حضرت جعفر بھی صی فی ہیں اور ان کے بیٹے عبداللہ ابن جعفر بھی حضرت جعفر جناب علی مرتفی کے بھائی ہیں اور حضور صلی ائلہ علیہ وسلم کے چېزاد کيونکه جعفراين اني طالب جي، دهنرت جعفر غزوه موند چې څېږېو په يېال ای کا ذکر ہے۔

٢ \_ تعزيت كے بيے بيٹے اور عزيز واقرباء كے لى وينے كے ليے آئے كى مہلت تين دن تك دى جيسے آج كل ميت والے ثين دن تك چن کی ڈاتے ہیں میسنت سے ثابت ہے اس کا یہال ڈ کر ہے ، بعض لوگ ان دنوں ٹیل میت کے لیے فاتحہ پڑھتے رہتے ہیں میر بھی چن کی ڈاتے ہیں میسنت سے ثابت ہے اس کا یہال ڈ کر ہے ، بعض لوگ ان دنوں ٹیل میت کے لیے فاتحہ پڑھتے رہتے ہیں میر بھی

سے پہال رونے سے مراد آئے کے آئے تہیں بلکہ تعزیت کے لیے جیٹھنا اور چیرے ہے تم کے آٹار کا ظاہر ہونا ہے۔ کسی میت پر تمن ون ے زیادہ سوگ کر پا ترام ہے سواء خاوند کے کہاس کی بیوہ بیوی چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

ہے پینی حضر ت جعفر کے بچوں کو جواب بیٹیم ہو چکے تھے۔ بیدوا قد غز دوموند کے بعد کا ہے جس میں معزت جعفر شہید ہوئے تھے، ان کے بچوں کے بال بڑھے ہوئے تھے اس لیے جڑیا کے بچوں سے تقبید دی گئ۔

۵ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹیم عزیزوں کی خبر گیری کرنا ان کی ضروریات پوری کرنا سنت ہے اور یہاں بال منڈوا دینا علامت تھی مدت تعزیت ختم ہوجانے کی ۔خیال رہے کہ احرام سے کھلتے وقت کے سواء اور موقعوں پر بال منڈوا نا چھانہیں گر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ اس ان کی والدہ حضرت اساء بنت عمیس ان کی بالوں کی گرانی وخدمت نہ کر سکیں گی بئی عدت وقم بیں گرفت رر جب گی اس لیے خیال فرمایا کہ منڈوا دیئے ۔اس سے رہ محلوم ہوا کہ بیسیوں کا والی تصرف کرسکتا ہے جیسے جامت اور ختنہ وغیرہ ۔ (مرقات) معلوم ہوا کہ بیسیوں کا والی تصرف کرسکتا ہے جیسے جامت اور ختنہ وغیرہ ۔ (مرقات) (مراق المناج شرح مشاؤی المصافی مجام میں سے م

(17) الرجع السابق ، باب ما جاء في إسبال الازار، الحديث: ٨٠ ٣ م.ج ٣ بس. ٨٠ ٨٠.

#### علیم الامت کے مدنی میول

ا \_ آپ کا نام سہیں اہن رہے ابن عمرو ہے بعنظلیہ آپ کی مال کا نام ہے سہیل محانی ہیں بہیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے ، بڑے کوشہ نشین تاریک امد نیا عالم و عامل بزرگ منتے ، لاولد ہتے ، شام میں قیام رہا، وشق میں وفات ہوئی ، امارت امیر معاویہ کے شروع میں وفات ہائی۔
۲ \_ آپ کا نام خریم ابن اخرم ابن شعاد ابن عمرو ابن فاتک ہے ، شام میں قیام رہا، محانی ہیں ، قبیلہ بن اسد سے ہیں جو یمن کامشہور قبیلہ ۔
۔

سے بیفرمان علی حضرت خریم کی غیرموجودگی میں ہوا۔ معلوم ہوا کہ کسی کی لیٹ بیٹ اس کی برائی بیان کرنا درست ہے جب کداس کی بست اس کی برائی بیان کرنا درست ہے جب کداس کی اس بیٹ مقصود ہو،اگر چہمر کے بالوں کا مجھ دراز ہونا ممنوع نہیں گر چوتکدان کی نیت اظہار فخر کی تھی اس نے اس سے منع فرماد یا عمیا اس لیے بال من سے ماتھ درازی تہبند کا ذکر فرما یا درنہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف مجھی دراز ہوتے ہتھے۔

س خیں رہے کہ مردوں کے لیے دونوں تھم میں لیتن مرکے بال کٹوانا تہبنداوٹچا پہننا ، کورتوں کو یہ دونوں کام جرام ہیں عورتیں اپنے سرکے بال نخود دراز رکھیں ہرگز نہ کٹوا کی تہبند نیچا با ندھیں ، ہاں احرام سے فارغ ہونے پر کورتیں بالوں کی نوکیں ایک پوراکٹو دیں۔ (مرقات) یہ بحل خود دراز رکھیں ہرگز نہ کٹوا کی تہبند نیچا با ندھیں ، ہاں احرام سے فارغ ہونے پر کورتیں بالوں کی نوکیں ایک پوراکٹو دیں۔ (مرقات المتاجی شرح مشکوۃ المعانی ، ج ۲ م ۲ م ۳ م ۳ م ۳ م ۱۹ میں المدین ، ج ۲ م ۳ م ۳ م ۱۹ م ۱۹ میں المرجع المابق ، باب ماجاء فی الرخصة ، الحدیث ، ۱۹۲ میں میں سالا،

کیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے نوج معزت انس نے اینے ایکے سرے بال میں نہ کتوائے آئیں قبر میں ساتھ لے گئے کیونکہ ان بانون کو معنور انور صلی انقد علیہ وسلم کے ہے

تعالی علیہ فالہ وسلم ) کا دست اقدی ان بالوں کولگاہے اس وجہ سے بقصد تبرک چھوڑ رکھے ستھے، کٹواتی نہ تعیں۔ حدیث ۱۹: نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول ائٹد مٹلی اللہ تعالٰی علیہ ہملم نے عورت کوسرمونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (19)

حدیث • ۲: سیح بخاری وسلم میں ابن عباس رضی الله تعالی عنها ہے مروی ، که نبی کریم صلّی الله تعالی علیه وسلم کو جس چیز کے متعلق کوئی تھم نہ ہوتا اس میں اہلِ کتاب کی موافقت پبندھی ( کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جو پچھ کرتے ہوں وہ ا نبیاء علیهم السلام کا طریقه ہو) اور اہلِ کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اورمشرکین مانگ نکالا کرتے تھے، لہذا نبی صلی الله تعالى عليه وسلم نے بال سير مصے رکھے يعنى ما نگ نبيس تكالى مجر بعد ميں حضور (صلى الله تعالى عليه كاله وسلم) نے ما نگ تكالى - (20) (اس سے معلوم ہوا كەخضور (صلّى الله تعالى عليه كاله وسلّم) كواس معالمے ميں اہل كتاب كى

ہاتھ مہارک لگا کرتے تھے حالانکدسر کے بعض بال رکھنا بعض کوانا منوع ہے گراس خصوصیت نے بیممانعت دور کردی۔اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کن مس کی ہوئی چیزوں ہے تبرک حا**مل** کرنا سنت محابہ ہے، مدیند منورہ کی زمین پاک کی خاک بھی تبرک ہے کہ اے بھی وہ تو مے لکے ہیں جوعرش اعظم پر سکتے تھے۔شعر

يهال كے پتخرول نے پاؤل چوہ ال محم ك

کہّاں میر ہے اللہ اکبرسنگ اسود کے

اس حدیث سے تصوف کے بہت مسائل حامل ہوسکتے ہیں۔ حضور ملی اللہ علیہ وسلم کو حضرت انس سے ال سے بجین سے بی بڑی محبت تنمی جضور پریار میں ان کےسرے اسکے حصہ پر ہاتھ شریف رکھتے ہالوں کو بٹتے تھے،آپ اس دا قعد کی طرف مشارہ فر مار ہی ایں۔ (مراة المناج شرح مشكوة المصافح من ٢٩٠٣)

(19) سنن النسائي "كتاب الزينة من أسنن ، باب النمي عن طلق المرأة رأسماء الحديث: ٥٠٥٩ م. ٩٠٠٠ م

حليم الامت كي مدنى كھول

ا پینانچید مفترت انس سنے اپنے اسکیے مرکے بال بھی ندکوائے انہیں قبر میں ساتھ لے مٹنے کیونکدان بالوں کوحفور انور معلی اللہ علیہ دسکم سے ہاتھ مہرک لگا کرتے ہتھے حال تکہ سر کے بعض بال رکھنا بعض کٹوانا ممنوع ہے گر ای خصوصیت نے بیرممانعت دور کردی۔ س ہے معلوم ہوا کہ بزرگول کی مس کی ہوئی چیزول سے تیرک حاصل کرنا سنت مجابہ ہے، مدینة منورہ کی زنین پاک کی خاک بھی تبرک ہے کہ اسے بھی وہ

تلوے سکے ہیں جوعرش اعظم پر سکتے تھے۔شعر

یہاں کے پھروں نے یاؤں چوہے ایں تمرک

کہاں بیمرتے اللہ اکبرسنگ اسود کے

اس حدیث سے تصوف کے بہت مسائل حاصل ہو سکتے ہیں رحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت انس سے ال کے بچین ہے ہی بڑی محبت تھی، حضور پیار میں ن کے سرکے اسکلے حصد پر ہاتھ شریف رکھتے بالول کو بٹتے تھے، آپ اس واقعہ کی طرف اشارہ فر مار ہی (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢، ص ٣٠٣)

(20) صحيح ابني ري، تماب اللهاس، باب الفرق، الحديث: ١٩٥٨، جم م ٩٥٠.

شده بها د شریعت (مه نازدیم) که هناوی که در کاردیم)

ئ لفت كاتمم ہوا۔)

#### 多多多多多

حكيم الامت ك مدنى پھول

ا موافقت اور مشابہت میں بڑا فرق ہے کفارے مشابہت بہر حال حرام ہے موافقت جائز ہے گر جائز چیزوں میں مطلب ہیہ ہے کہ جن
چیز دل سے حضور انورکوئن جیس فرمایا گیاان میں ایسے کام اختیار فرمائے تھے جو شرکین کے تخالف ہوں اہل کت بے موافق۔
لا یعنی سرکے بابول میں ما نگ شدتکا لئے تھے ایول ہی کھلے ہوئے چھوڑ دیتے تھے۔
سا پیش نی سے مراوسر ہے بعض دوایات میں داسہ ہے لینی حضور انور نے ما نگ ندتکا لی بلکہ بال شریعہ کھلے رکھی۔
سا پیش نی سے مراوسر ہے بعض دوایات میں داسہ ہے لینی حضور انور نے ما نگ ندتکا لی بلکہ بال شریعہ کھلے رکھی۔
سا پیش نی سے مراوس ہے بعض دوایات میں داسہ ہے لینی حضور انور نے ما نگ ندتکا لی بلکہ بال شریعہ کھلے رکھی۔
سا پیش نی سے مراوس ہے بعض دوایات میں داسہ ہے اول تک تکالا کریں، چٹانچہ اب مسلمانوں کو یہ ہی سنت ہے۔
سا بین نے حضور انور سے یہ ہی عرض کیا کہ ما نگ نکالا کریں، چٹانچہ اب مسلمانوں کو یہ ہی سنت ہے۔
سا بین نے حضور انور سے یہ ہی عرض کیا کہ ما نگ نکالا کریں، چٹانچہ اب مسلمانوں کو یہ ہی سنت ہے۔

## مسائل فقهبيه

جمعہ کے ون ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہوتا اچھا نہیں کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہوتا تنگیک رزق کا سبب ہے۔ایک حدیث ضعیف میں ہے، کے حضور ؛ قدس (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علمیہ فالہ وسلم ) جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے موٹچھیں کتر واتے اور ناخن ترشواتے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے، کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے، اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد(1) نیعنی دس دن تک۔

ایک صدیث میں ہے، جو ہفتہ کے دن ناخن ترشوائے، اُس سے بیاری نکل جائے گی اور شفا داخل ہوگی اور جو اتوار کے دن ترشوائے بنون جائے گا اور تو بیر کے دن ترشوائے بنون جائے گا اور تو بیر کے دن ترشوائے بنون جائے گا اور امن وشفا منگل کے دن ترشوائے مرض جائے گا اور شفا آئے گی اور جو بدھ کے دن ترشوائے وسواس وخوف لکلے گا اور امن وشفا آئے گی اور جو بدھ کے دن ترشوائے مرض جائے گا اور امن وشفا آئے گی اور جو بدھ کے دن ترشوائے مرضت آئے گی اور جو بحد کے دن ترشوائے رحمت آئے گی اور گا اور گا ہی قابل اعتبار جیں۔ (3) اور جو جعد بین ترشوائے مرضعیف ہیں، گرفضائل میں قابل اعتبار جیں۔ (3)

مسئلہ ا: حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے بیر منقول ہے کہ پہلے داہنے ہاتھ کے ناخنوں کو اس طرح ترشوائے ، سب سے پہنے چھنگلیا پھر پیج واٹی پھر انگوٹھا پھر مجھلی بھرکلمہ کی انگل اور بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا بھر پیج والی پھر چھنگلیا پھر

<sup>(1)</sup> مرقاة ،مذتيج ،كتاب اللباس ، باب الترجل بحت الحديث :۲۲۲، ۲۸م ۲۱۲.

<sup>(2)</sup> اکل معفرت سے اس طرح کا سوال کیا گیا کہ ایک حدیث بی بدھ کے دن ناخن کائے کی ممافعت آئی اور دوسری حدیث بی بدھ کے دن ناخن کائے کی نسلیت آئی ، ان دونوں دوایتوں بیل طبیق یا ترج کی کیا صورت ہا اور بدھ کے دن ناخن تراشا کیا ہوگا؟ اس کے جواب بیل اعلی معفرت امام احمد رضاخان علیہ وحمۃ الرحن فرماتے ہیں : ناخن کائے ہے متعلق کی دن کوئی ممافعت نہیں ، اس لیے کہ دن کی تعیین میں کوئی حدیث سے جو بابد اس معلی معلی معلی معلی میں باب البتہ بعض ضعیف حدیثوں میں بدھ کے دن ناخن کائے کی ممافعت ہے ، البذا اگر بدھ کا ون وجوب کا دن آب ہے ، مثلاً ، نتا ہیں دن سے نہیں تراثے ہے ، آئ بدھ کو چالیہ وال دن ہے ، اگر آج نہیں تراشا تو چالیس دن سے نہیں تراثے ہے ، آئ بدھ کو چالیہ وال دن ہے ، اگر آج نہیں تراشا تو چالیس دن سے زائد ہوج کی ہے ، تو اس برواجب ہوگا کہ بدھ کے دن تراشے اس لیے کہ چالیس دن سے ذائد ناخن رکھنا ناجائز و کردہ تحریک ہے ۔ اور اگر خدکورہ مصورت نہ ہوتو اس بدھ کے علی دہ کی اور دن تراشا مناسب کہ جانب منٹ کو ترجیح رہتی ہے ۔ (قادئی رضویہ ، ۲۲۶می ۱۸۵۵ ملخف)

<sup>(3)</sup> الدر المختارة ورد لمحتارة كماب الحظر والاباحة ، فصل في البيخ من ٩٩ م ١٩٨٨.

کلمہ کی انگلی پھر جھلی لیعنی وسٹے ہاتھ میں چھنگلیاسے شروع کرے اور بائیں ہاتھ میں آٹھو تھے سے اور آیک انگلی جھوڑ کر اور بعض میں دوجھوڑ کر کٹوائے۔ ایک روایت میں آیا ہے، کہ اس طرح کرنے سے بھی آشوب چیٹم نہیں ہوگا۔ (4)

مسئلہ ۲: ناخن تراشنے کی بیرتر تیب جو ذکور ہوئی اس میں پچھ پیچیدگی ہے، خصوصاً عوام کو اس کی تکہداشت دشوار ہوئی اس میں پچھ پیچیدگی ہے، خصوصاً عوام کو اس کی تکہداشت دشوار ہوئی اس میں تعفور اقدی سائی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مروی ہے، وہ بیہ ہے کہ وہ نہ ہاتھ کی کلمہ کی انگل سے شروع کر سے اور چھنگلیا پرختم کرے پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگو شھے پرختم کرے۔ اس کے بعد دہنے ہاتھ کے انگو شھے کا ناخن ترشوائے ، اس صورت میں دہنے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور دہنے پرختم ہی ہوا۔ (5) اعلیٰ حضرت قبلہ قدس مرہ کا بھی ہی معمول تھا اور یہ نظیر بھی اس پڑمل کرتا ہے۔

مسئلہ سا: پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اس ترتیب سے ناخن ترشوائے لینی دہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوشھے پرختم کرے بھر بائیں پاؤں کے انگوشے سے شروع کرکے چھنگلیا پرختم کرے۔(6)

مسکلہ سمائہ انت سے نافن نہ کھنگنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس میں مرض برص معافر اللہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔(7)

مسئلہ ۵: مجاہد جب دارالحرب میں ہوں تو ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ ناخن اور موچھیں بڑی رکھیں کہ ان کی بیہ شکل مہنیب دیکھ کر کفار پر رعب طاری ہو۔ (8)

مسئلہ ۲: ہر جمد کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پندر ہویں دن ترشوائے اور اس کی ائتہائی مدت چالیس میں دن ہے اس کے بعد نہ ترشوانا ممنوع ہے۔ یہی تھم موجھیں ترشوانے اور موئے زیرِ ناف دور کرنے اور بغل کے بال صاف کرنے کا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ہونا منع ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہتے ہیں کہ ناخن ترشوانے اور مونچھ کا شنے اور بغل کے بال لینے میں ہمارے لیے سے میعاد مقرر کی گئتھی کہ چالیس ون سے زیادہ نہ جھوڑ کے میں ہمارے لیے سے میعاد مقرر کی گئتھی کہ چالیس ون سے زیادہ نہ جھوڑ کھیں۔ (9)

<sup>(4)</sup> الدرالخيّ روردالحيّار، كمّاب النظر والأباحة ، فصل في البيح من ٩٦، ١٢٩.

<sup>(5)</sup> الدر الخار، كماب العظر والاباحة ، فصل في البيع ، ن ٩٠، ١٧٠.

<sup>(6)</sup> الرج الرابق بم ١٧٠٠.

<sup>(7)</sup> الفدّوي الصندية ، كما ب الكراهمية ، الباب الناسع عشر في الختان ، ج ٥٨ م ٢٠ مله

<sup>(8)</sup> الدرالخار، كتاب الحظر والاباحة ، صل في البيع ، ج٩، ٥٨٧٠.

<sup>(9)</sup> انظر: صحيح مسلم ، كمّاب الطهارة ، باب خصال الفطرة ، الحديث: ٥١- (٢٥٨) ، ص ١٥١٠.

مسئلہ کے: موئے زیر ناف دور کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں نہانا، بدن کوصاف سخم ارکھنا اور موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندر ہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ و ممنوع۔ موئے زیر ناف استر سے سے مونڈ تا چاہیے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہیے اور اگر مونڈ نے کی جگہ ہرتاں چونا یا اس زمانہ میں بال اڑانے کا صابون چلاہے، اس سے دور کرے ریجی جائز ہے، عورت کو یہ بال اکھیڑ ذالنا سنت ہے۔ (10)

مسئلہ ۸: بغل کے بولوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے۔ (11)

مسئلہ 9: بہتریہ ہے کہ گلے کے بال ندمونڈائے اٹھیں چپوڑ رکھے۔ (12)

مسئلہ • ا: ناک کے بال نداکھاڑے کہ اس سے مرض آگلہ پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ (13)

مسئلہ ۱۱: جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈ ائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ ریم کروہ ہے۔ (14)

مسئلہ ۱۲: بھوں کے بال اگر بڑے ہو گئے تو ان کور شواسکتے ہیں، چہرہ کے بال لیما بھی جائز ہے جس کو خط بنوا نا

کہتے ہیں، سینداور پیٹھ کے بال مونڈ ٹایا کتروانا اچھانہیں، ہاتھ، پاؤں، پیٹ پرسے بال دور کر سکتے ہیں۔(15)

مسئلہ سا: پکی (بعنی وہ چند ہال جو بینچ کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں) کے اعل بغل (آس یاس) کے ہال مونڈ آنا یا اکھیڑتا بدعت ہے۔(16)

مسئلہ ہما ؛ موخچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتی کم کرے کہ ابروک مثل ہوجا کیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالا کی حصہ نسے نہ تنگیس اور ایک روایت میں مونڈ انا آیا ہے۔ (17)

(10) الدرالخار، كتاب الحظر والأباحة ، فعل في البيع ، ج٩ ، ص ١٤١.

والفتاوى العندية ،كتاب الكراهية ، الباب الماسع عشر في الختان من ٥٥، ص٥٨ ٥٠٠٠.

(11) روالحدر، كما ب العظر والاباحد، فعل في البيع من ٩٥٠ م ١٥٠.

(12) الرجع اسابق.

(13) الفتادي المعندية ، كنّ ب الكراهية ، الباب النّاسع عشر في الختان، ٢٥٨،٥٥٠.

(14) . لرفع السابق عن ١٥٨.

(15) ردامجة ربركماب بحظر والاباحة ، فصل في البيح من ٩٥، ١٧٠ ، وغيره.

(16) لفتاوى المعندية ، كتاب الكراهمية ، الباب الناسع عشر في الختان، ٢٥٥م ١٥٠٠

(17) الدرالخارورو لحنار، كماب الحظر والاباحة ، فصل في البيع، ج٥، مس ١٧٤.

مسئلہ ۱۵: موٹچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں توحرج نہیں بعض سلف کی موٹچھیں اس نشم کی تعمیں۔(18)

مسئلہ ۱۱: داڑھی بڑھاناسٹن انبیاء سابقین سے ہے۔مونڈانا یا ایک ہشت سے کم کرنا حرام ہے، ہاں ایک مشت سے زائد ہوجائے توجینی زیادہ ہے اس کو کٹواسکتے ہیں۔(19)

(18) الفتاوي العندية ، كتأب الكراهمية ، الباب الماسع عشر في الختان، ج٥٥ م. ٥٥٠.

(19) الدرالخار، كتاب الحظر والاباحة ، فصل في البيع ، ج٩، ص ا ٢٠ وغيره.

اعلیٰ حضرت ،امام ابلسنت، مجدودین وملت انشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فنادی رضویه شریف بین تحریر فرماتے بیں: ریش ایک مشت یعنی چار انگلی تک رکھنا واجب ہے اس سے کمی نا جائز ۔شرح مشکو ۃ شریف میں ہے:

گذاشتن آل بقدرقهند دا جب ست دا نکه آنرا سنت گویند بمعنی ظریقه مسلوک دین سٹ یا بجہت آنکه ثبوت آن بسنت ست چنانچه نمی زعمید راسنت گفته اند ا\_\_\_

۔ د: زخی بمقد ارایک مشت رکھنا واجب ہے اور جواسے سنت قرار دیتے ہیں وہ اس منی میں ہے کہ بید دین میں آنمحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے یا اس وجہ سے کہ اس کا ثبوت سنت نبوی سے ہے جبیا کہ نماز عیر کوسنت کہنا جاتا ہے حالا نکہ وہ واجب ہے۔ (ت)

اسان عند اللہ عات شرح المشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبہ نور بیرضو میسکم (۱/۲۱۲)

فتح الغدير ميں ہے:

الاخذمنها وهىدون ذلك كبأ يفعله بعض البغارية ومخنئة الرجال ٢\_\_

د. زخمی تراشا یا کترنا که وه مشت کی مقداد سے کم ہوجائے نا جائز ہے جبیبا کہ بعض مغربیت زد ولوگ اور نیجڑ ہے کرتے ہیں۔ (ت اللہ میں اللہ میں مقداد سے کم ہوجائے نا جائز ہے جبیبا کہ بعض مغربیت زد ولوگ اور نیجڑ ہے کرتے ہیں۔ (ت (۲ \_ لاے القدیمر باب الصیام باب مابع جب القعنا ۃ والکفارۃ مکتبدنو رپیررمنو پیکھر ۲ / ۲۷۰)

غرض لحیہ سے چھ لینا بھی ای حافت سے مشروط ہے جبکہ طول میں حد شرع تک پینے جاسے۔

فی الهندیه من الهلتقط لاباس ا ذا طالت کمیته طولا و عرضا لکنه مقیده کا اذا زاد علی القبضة سید نروی بندیه مین بخواله المسقط منقول ہے کہ جب داڑمی طول اور عرض میں بڑھ جائے تو ایک مشت مقدارے زائد کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(ت) (سی فرآؤی بندیہ کراب الکرابیة الباب الراسع عشر نورانی کتب خانہ یشاور ۵ / ۳۵۸)

ادر پرظاہر کہ مقدار تھوڑی کے بیچے ہے لی جائے گی بینی چھوٹے ہوئے بال اس قدر ہوں وہ جوبعض بیباک بہالب زیریں کے بیچے سے
ہاتھ رکھ کر جارانگل نا ہے ہیں کہ تھوڑی سے بیچے ایک بی انگل دہے بیشن جہالت اور شرع مطہر بیں ڈیا کی ہے غرض اس قدر میں تو علائے سنت کا اتفاق ہے۔ اس سے زائد اگر طول قاحش حداعتم اللہ سے خارج بیموقع بدنما ہوتو بلا شہبہ خلاف سنت کروہ کہ صورت بدنما بنانا ہے منہ پر دروہ زہ طعن مسخر بیکھولنا مسلمانوں کو استہزاء وغیبت کی آفت میں ڈالنا ہر گز مرضی شرع مطہر نہیں، نہ معاذ لند زنہار کہ سے

### مسئلہ کا: داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے، اس زمانہ میں داڑھی

ريش قدس حضور پرنورصلی الله تعالی عليه وسلم عياذ ا بالله بهی حد بدنما کی تک پنجی سنت موما اس کامعقول نبيس-

وان ذهب بعض العلماء من غير اصابنا الى اعفاء اللحى جملة واحدة وكراهة اخذ شيئ منها مطلقاً وهو الذى اختارة الامام الاجل النووى والعجب من ابن ملك حيث تأبعه على ذلك مستدركاً به على قول نفسه ان الاخذ من اطراف اللحية طولها وعرضها للتناسب حسن كها نقل عنه المولى على القارى فى كتاب الطهارة من البرقاة \_ والعجب انه ايضاً سكت عليه ههنامع انه خلاف ما عليه اعمت الكرام كها ترى.

گرچہ ہمارے اسحاب علم کے سوا پھے دوسرے علماء کا خیال ہے کہ داڑھی کو یک گخت مجموعی طور پر بڑھنے دیا جائے اور محدود نہ کیا جائے وہ داڑھی کو تر اشنے کے حق بیس مطلقا نہیں اور وہ تر اشنے کو کر وہ خیال کرتے ہیں جلیل افقد رایام نو دی نے اس چیز کو پہند کیا ہے لیکن ابن ملک پر تعجب ہے کہ اس نے اس مسلم بیس امام نو وی کی متابعت کرتے ہوئے اپنے قول پر استدراک کیا کہ واڑھی کی اطراف طول وعرض سے تعجب ہے کہ اس نے اس مسلم بیس امام نو وی کی متابعت کرتے ہوئے اپنے قول پر استدراک کیا کہ واڑھی کی اطراف طول وعرض سے تعجب قائم رکھنے کے لئے بچھ تراش خواش کر ماستھ نینی اچھا ہے جیسا کہ اس سے محدث ملاعلی قاری نے مرقا قاشر ح مشکو قائی بیس جیسا طہارت میں نقل کیا ہے اور ال پر بھارے انکہ کرام قاتم ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ (ت) (ایمرقا قائل فائل علی ملے وہ اس العام العا

من سعادة المرء خفة لحيته ٢\_\_ اخرجه الطبراني في الكبير وابن عدى في الكامل عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهها .

آ دمی کی سعادت سے ہے داڑھی کا ہلکا ہوتا لینی ہے کہ بچد دراز شہو۔ (امام طبرانی نے انجم انگیر میں اور این عدی نے الکامل بیس حضرت عبدالمتدابین عبر الله تعانی عنها کے حوالے سے تخریج فرمائی۔ ت) (۲ لیم علم الگیر حدیث ۲۸۴۰ المکمکتبة الفیصدیة بیروت ۱۲ / ۳۱۱ ).

(الکامل ابن عدی ترجمہ یوسف بن فرق بن لمازة قاضی الاحواز دارالفکر بیروت ۲ / ۲۲۲۳ ، ۲۲۲۳)

علامه خفاجي تيم الرياض مين قرمات جين:

المرادمن ذلت عدم طولها جدالها وردفي ذمه اليه

یقینا اس سے مر، دغیرطویل ہے کیونکہ اس کی قدمت میں صدیث واردہوئی ہے۔ (ت)

(ا ينهم الرياض الباب لثاني نصل الثالث بوارة تايف مشرفيه ملتان ا ساس)

، مام جمة الاسمام غزال احياء العلوم بحرمولا ناعلى قارى مرقاة من فرمات بين:

قر اختلفوا فيما طال من اللحية فقيل ان قبض الرجل على لحيته واخذ ما تحت القبضة فلا بأس به وقد فعله ابن عمر و جماعة من التابعين واستحسنه الشعبي و ابن سيرين وكرهه الحسن وقتادة ومن ميم

مونچھ میں طرح طرح کی تر اش خراش کی جاتی ہے، بعض داڑھی مونچھ کا بالکل صفایا کرا دیتے ہیں، بعض لوگ مونچھوں کی دونوں جانب مونڈ کر بیج میش ذراعی باتی رکھتے ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ تاک کے بیجے دوکھیاں ہیٹھی ہیں، کسی ک

(١٣ مرقاة المفاتح كمّاب اللهاس باب الترجل الفصل الثاني المكتبة الحسبيب كوئد ٨ / ٢٢٣)

ردالحتاریس ہے:

اشتہر ان طول اُنٹِ عنة دليل على خفة العقل ا۔ مشہور ي كري وارض بوق ق مونے كى علامت ب\_(ت)

(ا بردالحتار كماب الحظر والاباحة فصل في البيع داراحياء التراث العربي بيروت ٢٦١/٥)

اوراً گرحد سے زائد نہ ہوتو بعض ائد سلف رضى اللہ تعالٰی عنم سے منقول امير المونين عثال غنى رضى اللہ تعالى عنہ كى ريش مبارك كها نص عليه الامام ابن حجر فى الاصابة و كذالك تقل القاضل ابن عبداالله الشافعى نزيل المدينة الطيبة فى كتابه الاكتفاء فى فضل الاربعة الخلفاء عن الامام البغوى

(جیبہ کہا، م ابن مجرئے اصابہ میں نصرتح فرمائی ہے اور ای طرح امام بغوی کے حوالے سے فاضل بن عبداللّه شافعی جویدیة طیب کے باس جیب، نے اپنی کتاب الد کتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء میں نقل کیا ہے۔ت) (فآوی رضوبیہ جلد ۲۲ بھی،۵۸۴،۵۸ نید فاؤنڈیشن، ماہور) دازھی فرخ کے سے اور کسی کی کرزن فیشن ہوتی ہے ، یہ جو کچھ ہور ہا ہے سب نصاری کے اتباع وتقلید میں ہور ہا ہے۔
مسلمانوں کے جذبات ایمانی اسے زیادہ مرزور ہوگئے کہ وہ اپنے وقار وشعار کو کھوتے ہوئے چاتے ہیں ان کواس
بات کا اجساس نہیں ہوتا کہ ہم کیا سے اور کیا ہوگئے جب ان کی بے حسی اس درجہ بڑھ گئی اور حمیت وغیرت ایمانی یہاں
سک کم ہوگئی کہ دوسری قوموں میں جذب ہوتے جاتے ہیں، پامردی اور استقلال کے ساتھ اسلامی روایات واحکام کی
پابندی نہیں کرتے تو ان سے کیا امید ہوگئی ہے کہ اسلامی احکام کا احر ام کرا تھی کے اور حقوق مسلمین کی حفاظت کریں
گے۔مسلم کے ہرفرد کو تعلیم ت اسلام کا مجمعہ ہوتا چاہیے اخلاقی سلف صالحین کا نمونہ ہوتا چاہیے اسلامی شعار کی حفاظت
کرنی چاہیے تا کہ دوسری قوموں پر اس کا اگر پڑے۔

مسئلہ ۱۸: بعض داڑھی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ دہ داڑھی کا نداق اڑاتے ہیں، شریعت کے مطابق داڑھی رکھنے پر پھبتیاں کتے ہیں۔ داڑھی مونڈ انا حرام تھا، گناہ تھا گریہ توسوچو بیتم نے کس چیز کا نداق اوڑا یا کس کی تو ہین و تذکیل کی۔ اسلام کی ہر بات اٹل ہے اور اس کے تمام اصول وفروع مضبوط ہیں ان ہیں کسی بات کو برا بنانا اسلام کوعیب لگانا ہے تو چھنے کی ضرورت نہ بنانا اسلام کوعیب لگانا ہے تم خودسوچو تو جو کھائ کا متبجہ ہے، وہ تم پر داضح ہوجائے گاکسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

مسئلہ 19: مرد کو اختیار ہے کہ سرکے بال منڈائے یا بڑھائے اور یا نگ نکا لے۔(20)
حضور اقد س ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگر چہ منڈانا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈ انا ثابت نہیں۔ (21) ہاں بعض صحابہ سے مونڈ انا ثابت ہے مثلاً حضرت مولیٰ علی وقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈ انا ثابت نہیں۔ (22) ہونے صحاب اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک مہمی رضی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک مہمی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک میں اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک ہوئے ۔ (25) اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے ۔ (25) اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ دسلم) بیج سر ثیں ما نگ نکا لئے۔ (26)

<sup>(20)</sup> ردامحتر، كماب الحظر والاباحة ، فصل في البيع من ٩٥، م ١٤٢.

<sup>(21)</sup> جمع الوسائل في شرح الشمائل للقارئ، باب ماجاء في شعرر سول الله تعالى عليه وسلم جس٩٩.

<sup>(22)</sup> سنن أي داود، كترب الطهارة، باب فيالغسل من البحتابة، الحديث: ٣٣٩، ج ابص ١١١.

<sup>(23)</sup> سنن أي داود، كرّب الترجل، باب ماجاه في الشِّعر ،الحديث:١٨٧، ج٣، ج٣، ص١١١.

<sup>(24)</sup> انظر: سيح البخاري، كمّا ب المناقب، باب صفة الني صلى الله عليه وسلم ،الحديث: ٥٥١، ٣٤ م، ٨٨٨م.

<sup>(25) .</sup> نظر: تح ابني ري، كمّاب السياس، بإب الجعد، الحديث: ٥٩٠٣، ج٣، ص٧٤.

<sup>(26)</sup> انظر: صحيح البخاري، كتاب الهنا تب، باب صفة النبي صلى القدعائية وسلم، الحديث: ٣٨٩، ٢٥٥٨، ٢٦، ١٩٨٩،

مسئلہ ۲۰: مرد کو بیہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لبی لبی النیں (بالوں کی اور بعض بوٹیاں گوندتے ہیں جو اُن کے سینہ پر سانپ کی طرح اہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنا لیتے ہیں بیسب ناجائز کام اور خلاف شرع ہیں۔ تصوف بالول کے بڑھائے اور دیکے ہوئے کپڑے بہننے کا نام نہیں بلکہ حضور اقدی سنگی اللہ تعالی علیہ وسئم کی بوری ہیروی کرنے اور خواہشات نفس کو مٹانے (ختم کرنے) کا نام ہے۔

مسئلہ ۲۱: سپید بالوں کو اوکھاڑتا یا تینجی ہے چن کرنگلوانا مکروہ ہے، ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار یراس کا رعب طاری ہوتو جائز ہے۔(27)

مسئلہ ۲۲: پیج سرکومونڈا دینا اور باقی جگہ کوچھوڑ دینا جیبا کہ ایک زمانہ میں پان بنوانے کا رواح تھا بہ جائز ہے اور صدیث میں جوقزع کی ممانعت آئی ہے اس کے بیمعنی ہیں کہ متعدد جگہ سر کے بال مونڈ نا اور جگہ جگہ باتی حچوڑ نا،جس کوگل بنانا کہتے ہیں۔(28)

بخاری شریف سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (29) پان بنوانے کو قزع سمجھناغلطی ہے، ہاں بہتر یہی ہے کہ سر کے بال مونڈ ائے توکل مونڈ اڈ الے بیٹیں کہ پچھ مونڈ نے جائمیں ادر پچھ چھوڑ دیے جائمیں۔

مسئلہ سائز: بعض دیہا تیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ دہ پیشانی کو خط کی طرح بنواتے ہیں اور دونوں جانب نوکیں نکواتے ہیں یا اور طرح سے بنواتے ہیں بیسنت اور سلف کے طریقہ کے خلاف ہے، ایسانہ کریں۔

مسئلہ ۳۴: گردن کے بال مونڈ نا کمروہ ہے۔ (30) یعنی جب سرکے بال نہ مونڈ انجیں صرف گردن ہی کے مونڈ انجیں، جیسا کہ بہت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈ اتے ہیں اور اگر پورے سرکے بال مونڈ ا دیے تواس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈ ادیے جانجیں۔

مسئلہ ۲۵: آج کل سمر پر مجھا رکھنے کا رواج بہت زیادہ ہو گیا ہے کہ سب طرف سے بال نہایت چھوٹے چھوٹے جھوٹے اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنے یا باسمیں اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنے یا باسمیں اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنے یا باسمیں جانب مانگ نکالی جائے اور بعض مانگ

<sup>(27)</sup> الفتادي الصندية ، كما ب الكراهية ، الباب العشر ون في الزينة ، ج٥٥ م ٣٥٩م.

<sup>(28)</sup> الفتاوي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب المَاسع عَشَر في الحنان، ج٥٥ م ٣٥٧. وردامحة روكماب الحظر والأباحة ، معل في البيع ، ج٩٥ م ١٤٧٣.

<sup>(29)</sup> انظر: سيح البخاري، كتاب اللهاس، باب القزع، الحديث: ٥٩٢٠، ج٣٠، ص٠٨.

<sup>(30)</sup> الفتاوي الصندية ، كماب، لكراهية ، الباب الماسع عشر في الختان، ج٥٥ م ٢٥٥.

نہیں نکالتے سیدھے رکھتے ہیں ریجی سنت منسونہ اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے جبیبا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ مسكلہ ٢٦: ايك طريقه ريجي ہے كه نه بورے بال ركھتے ہيں نه مونڈ اتے ہيں بلكه پنجى يامشين سے بال كتر وات ہیں بیہ ناجائز نہیں مگر افضل و بہتر وہی ہے کہ مونڈ ایئے یا بال رکھے۔

مسکلہ ۲۷: عورت کوسر کے بال کٹوانے جیبا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پرلعنت سکی شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی تھم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافر مانی کرنے میں کسی کا کہنائییں مانا جائے گا۔ (31) سنا ہے کہ بعض مسلمان تھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلہ آئٹی ہے، ایسی پرقینج عورتیں دیکھنے میں لونڈ امعلوم ہوتی ہیں۔

اور حدیث میں فرمایا کہ جوعورت مردانہ ساأت میں ہو، اس پر اللہ(عزوجل) کی نعنت ہے۔(32)جب بال کٹواناعورت کے لیے ناجائز ہے تو مونڈانا بدرجہ اولی ناجائز کہ رہیجی ہندوستان کے مشرکین کا طریقہ ہے کہ جب ان کے یہاں کوئی مرجا تا ہے یا تیز خھ (33) کو جاتی ہیں تو بال مونڈا دیتی ہیں۔

مسکلہ ۲۸: ترشوانے یامونڈانے میں جو بال نکلے انھیں دنن کردے، ای طرح ناخن کا تراشہ پا خانہ یا عسل خانہ میں اٹھیں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیاری پیدا ہوتی ہے۔ (34) موئے زیر ناف کا ایسی جگہ ڈال دینا کہ دوسروں کی نظریزے ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۹: چار چیزوں کے متعلق تھم سیہ ہے کہ دنن کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کا آبا ( یعنی وہ کپڑا جومورت کے حيض كا خون صاف كرنے كے لئے استعال موامو . ) ،خون \_ (35)

مسکنیر • سا: سر میں جو کیس بھری ہیں اور بال مونڈ اوسیے، اٹھیں فن کروے۔ (36) مسئلہ اسا: مجنونہ کے سرمیں بیاری ہوگئی مثلاً کثرت سے جوئیں پڑگئیں اور اس کا کوئی ولی ہیں تو اگر کسی نے اس

<sup>(31)</sup> الدر الخار، كما ب الحظر والاباحة ، فصل في ألبيع ، ج ٩ يص ١٧٤.

<sup>(32)</sup> صحيح البي ريء كتاب اللباس، باب أنتشهون بالنساء... إلخيءالحديث:٥٨٨٥، ج ٢٢ بم سوي.

<sup>.</sup> (33) ہندوؤں وغیرو کا مقدس مقام ہمتبرک دریا ( گنگا، جمنا) پرنہانے کا گھاٹ۔

<sup>(34)</sup> اغة وي الهندية ، كمّاب ، مكراهية ، الباب النّاسع عشر في الختان، ج٥٥ م ٣٥٨.

<sup>(35)</sup> اغتادي الصندية ، كتاب لكراهية ، الباب الناسع عشر في الختان، ج٥٥ م ٣٥٨.

<sup>(36)</sup> امرجع الهابق.

## المراسود بهار شویعت (مر ۱۶۰۸) المان المان

کاسر مونڈادیا اس نے اسمان آیا مگر اس سے سریس پڑھ بال بھوڑ دے تا کہ حلوم ہوئے ایر فورت ہے۔ (37)
مسکنہ ۲ ساز سبید بال اکھیڑنے میں حرج نیل جبلہ اقتصد زینت ایسا نہ لرے۔ (38) ورفع بیل ہے کہ نوب مرب ایسا کہ میں کرتے ایسا نہ لرے۔ (38) ورفع ہوم ہوں ، کی جہ ایسا کرتے ایس وہ روس ہواور جوان معوم ہوں ، کی جہ سے حدیث میں اس سے مم نعت آئی اور ریمجی ظاہر ہے کہ داڑھی میں اس قشم کا تصرف زیادہ منوت ، وگا۔

多多多多多

<sup>(37)</sup> الفتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥م ٣٥٨.

<sup>(38)</sup> الدرالخيّار وردالمحتار، كمّاب الحظر والإباحة ، فصل في العبيع من ٩٥، ١١٧.

### ختنه كابيان

ختندسنت ہے اور بیشعار اسلام میں ہے کہ سلم وغیر سلم میں اس سے امتیاذ ہوتا ہے ای لیے عرف عام میں اس کو مسلمانی تھی کہتے ہیں۔

من المراجيم على الموجريره رضى الله تعالى عندست مردى، كه رسول الله تعالى عليه وسلم نے فرما يا كه حضرت ابراجيم عليه السلام نے اپنا ختنه كيا، اس وقت ان كى عمر شريف الله ١٠٠٠ برس كي تقى ۔ (1)

(1) اعلى حضرت امام ابسنت ، مجدود مين وملت الشاه امام احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فأوى رضويه شريف مي تحرير فريات نين: امام بدرمحود عين عدة القارى شرح بخارى مين خفنه كي نسبت نقل فرمات بن

الهشعائر الدين كالكلمة وبه يتميز المسلم من الكافر سي

ختند کرنا کلد شریف کی طرح شعائز اسلام میں سے ہاس سے مسلمان اور کافر میں باہم المیاذ ہوتا ہے۔ (ت)

(٤٠ \_عده القارى شرح البخاري كماب اللباس باب تص الشارب ادارة الطباعة المعيرية بيروت ٢٢ / ٣٥)

جب ختنه هادا نكدام رفض كلمه طيبه ك شعائر دين اور وجدا تمياز موتين وكافرين قرار پايا يبال تك كهمسلمانان مند في اس كانام معيمسلماني ركه لیا۔ تو واڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہل نظرای پر پڑتی ہے جدرجداولی شعارُ الاسلام ومابدالا میاز کرام ولیام ہے اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا مثانی شد ریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ کرنے میں میود شر یک مسلمین ہیں خودنغی آیاے کریمہ بی میں و یکھیے مورونزول جانوران ہدی میں کہ حرم محترم کوقر بانی کے لئے بھیج جاتے ہیں انھیں شعار دین الجی فرمایا حالانکہ تمام شرکین عرب اس نعل میں شریک ہے اور جب واڑھی شعار دین ہے اور بے شک یونمی ہے تو بحکم قر آن اس کے از الدکوهلال تغمرالیما حرام اور اس کی تعظیم تقوٰی قلوب کا کام۔

وجهرها مس\_\_\_ آيت ۸:

قال عز مجرى: واوحينا اليك ان اتبع ملة ابر اهيم حنيفا ال

میں بے جمعاری طرف وحی بھیجی کہ جناب ابراہیم علیہ البلام کے دین کو اپناؤ ( لیعنی دین ابرا میجی کی بیروی کرو ) جو ہرتشم سے وظل ہے الگ' تھلگ رہنے دالے تھے (ت) (اے القرآن الكريم ١٢ / ١٢٣)

آيت9:

قال سبعانه وتعالى:قلبل ملة ابراهيم حنيفا ٢\_ تم فر ما ؤبلکه بهم ابرا جیم کا دین لیتے ہیں۔ (ت) (۲ \_ القرآن الکریم ۲ / ۱۳۵)

آيت ۱۱:

مسکلہ ان ختنہ کی مدت سات سال سے ہارہ سال کی عمر تک ہے اور بعض علانے بیفر مایا کہ دلادت ہے ساتویں دن کے بعد ختنہ کرتا جائز ہے۔(2)

مسکنہ ۲: لڑکے کی ختنہ کرائی ممی محر پوری کھال نہیں گئی، اگر نصف سے ذائد کٹ ممی ہے تو ختنہ ہوگئی باتی کو کا ٹنا منروری نہیں اور اگر نصف یا نصف سے زائد باقی رہ می تونہیں ہوئی یعنی پھر سے ہوئی چاہیے۔(3)

مسئلہ سا: بچہ پیدا بی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کائی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں اور اگر پچھ کھال ہے جس کو کھینچا جاسکتا ہے تکر است سخت تکلیف ہوگی اور حثفہ (سپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھا یا جائے ،اگر وہ کہدریں کہ نہیں ہوسکتی تو مچموڑ دیا جائے ، بچہ کوخواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔(4)

مسئلہ ہم: سنا جاتا ہے کہ جس بچے جیں پیدائش ختنہ کی کھال نہیں ہوتی ، اس کے باپ دغیرہ اولیا اس رسم کی ادا کے کیے اعز ہ اقر با کو بلاتے ہیں اور ختنہ کے قائم مقام پان کی گلور کی کائی جاتی ہے کو یا اس سے ختنہ کی رسم ادا کی گئی۔

قال جلب الاؤلا (الله تعالى في ارشاوفر مايا كرجس كى برى برى تعتين بين-ت):

ومن برغب عن ملة ابواهيم الامن سفه نفسه س\_ (سيالقرآن الكريم ٢/١٣٠) ادر ملت إبراميم سے كولا كيدرفي كرمك ہے سوااس كے جس كواس كے تنس نے بيوتوف بنا ڈالا ہو۔ (ت

( نَمَا وَكِي رَضُوبِيهُ جِلْدِ ٢ بِصِ ٣٣٩رضا فا وَتَدْ يَشِق ، لا مور )

(2) منج البخاري، كتاب أحاديث الانبياء، بإب (واتخذ الله ابراهيم خليل... إلخ)، الحديث: ٣٣٥، ٣٦٠، ٣٢٠م. على ٣٢٠م. حكيم الأمت كي مدنى مجول

ا بہب دعفرت ابراہیم ای ۱۰ مال کے ہوئے تب عم الی پہنچا کہ اے ابراہیم منتز کرد، آپ نے اپنا منتہ نود کرلیا اور ہوا قبط لم یقد ہے تو
آپ سخت ذخی ہوگئے ، اس کے متعلق رب تعلٰی فرما تا ہے ہ قواؤ اہٹل بلای ایک ان بیگئے فائمین ہورے کہ چند نی فتنہ شاہ ہید
ہوئے جن میں ہمارے مندوصلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں ، آئ جو جوان یا پوڑھا مسلمان ہووہ یا تو اپنا فتنہ خود کرے یا کسی فتنہ جائے والی
عورت سے نکاح کرے جواس کی بیدی بنے کے بعد اس کا فتند کرے ، مائی سے فتنہ بیس کراسکا کیونکہ بالغ مرد کا سر کوئی نہیں د کھ سکتا ۔ اس
عدرت سے معلوم ہوا کہ فتنہ کرانا سنت ابرائیس ہے آپ بی سے بیرسم جاری ہوئی۔

۲ \_ تدوم ق کے فتہ دال کے بیش سے مثام ش ایک بستی ہے اور قدوم دال کے شد سے قیشہ (بسولہ) برحمیوں کامشہور ہتھیار ہے۔ آپ نے مقام قدوم میں ای اوز ارسے اپنا فقنہ خود کرلیا مدب تعالٰی کے تھم پرفوز اعمل کیا ہے ہے اطاعت تھم۔

(مراة المناجيج شرح مشكّوة المعه بيح، ج ٧,٩٥٥)

- (3) الفتاوى المعندية ، كماب الكراهية ، الباب الماسع عشر في الختان، ج ٥، ص ٥٥٠.
  - (4) المرجع المابق

بيرايك لغوح كت بيجس كالميجيم محصل وفائده نبيل-

یہ بیت و رسے ہے۔ ماں ہوں میں مواجس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔ بالغ مسکلہ ۵: بوڑھا آ دمی مشرف باسلام ہواجس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔ بالغ مخص مشرف باسلام ہوا، اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی کرسکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرلے ور نہیں، ہال اگر ممکن ہو کہ کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو ہاں سے نکاح کرے، تو نکاح کرکے اس سے ختنہ کرالے۔ (5)

مسكم ٢: فتنه بو يكل ب مروه كهال پر بره من اور حنفه كوچهاليا تو دوباره ختنه كى جائے ادر اتنى زياده نه برهى مو

تونيس \_ (6)

(5) الرجع السابق

(6) الغتادي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع عشر في الختان، ج ٥ م ٢٥٥٠.

اعلى جعنرت ، امام المسنت ، مجدود من وملت الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحن فآوي رضوبيشر يف جس تحرير فرمات بيس:

اگرختندی طاقت رکھتا ہوتو ضرور کیا جائے۔ حدیث بیں ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی عدیہ وسلم بیس حاضر ہوکرمشرف باسمام ہوئے حضور پرلورصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قربایا:

الق عنك شعر الكفر ثمر اختتن. رواة الإمام احمدًا \_وابوداؤد عن عثيم بن كليب الحضر مي الجهني عن ابيه عن جدة رضي الله تعالى عنه.

ز انه کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنه کر (اس کوامام احمد ادر امام ابوداؤد نے تشیم بن کلیب حضری جبنی سے اس نے اپنے باپ سے ادر اس نے اسے در اسے دروایت کی ہے۔ ان اتار پھر اپنی لا ہورا / ۵۲) اسپنے درواستے روایت کی ہے۔ ست ) (ایسنن افی داؤد کتاب الطبارة باب الرجل یسلم فیؤب الفسل آفاب عالم پریس لا ہورا / ۵۲) اسپنے درواست کی ہے۔ ان اسلامی بیروت سام ۱۵س)

ہاں اگر خود کرسکتا ہوتو آپ اپنے ہاتھ ہے کرلے یا کوئی عورت جواس کام کوکرسکتی ہوممکن ہوتو اس سے نکاح کراد یا جائے وہ ختنہ کرد ہے، اگ کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے یا کوئی کنیز شرقی واقف ہوتو وہ شریدی جائے۔اور اگر بیٹینوں صورتمی نہ ہوسکیں تو حجام (عہ) کہالیی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

عه: فمآوى افريقه بمحن ميمسُله ويكصيل .

درمختار میں ہے:

ینظر الطبیب الی موضع مرضها بقدر العمر ورقاذالعمر ورات تتقدر بقدر هاو کذا نظر قابلة و ختان اله و فتان اله و و ت وتت ضرورت بفتر ضرورت طبیب جائے مرض (خواه ده جائے پرده مو) کو دیکھ سکتا ہے۔ اور قدر ضرورت محض انداز سے ہوگ ۔ اس طرح داید درختند کرنے والے کا معالمہ ہے۔ (ت) (اله در مختار کتاب الحظر والا باحة باب النظر والمس مطبع مجتبائی دہلی ۲ ۲۲۲۲) ردامحتاریس ہے:

### مسكله ك: ختند كرانا باب كاكام ہے وہ ند ہوتو اس كا وسى ، اس كے بعد دادا پھراس كے وسى كا مرتبہ ہے - مول

الوله و عدان كذا جزم به في الهداية والخالية وغيرهما لإن الفتان سنة للرجال من جملة الغطرة لا يمكن تركها الرجال من جملة الغطرة لا يمكن تركها الرجال من جملة الغطرة لا يمكن تركها الرجال من جملة الغطرة لا يمكن

مصنف کا ارش دے وختان ای طرح ہدار اور خانیہ اور و گیرکتب میں اس پریقین خاہر کیا گیا ہے کیونکہ مردوں کے لئے ختند سنت ہے اور ان نظری کاموں میں سے ہے کہش کا جھوڑ نا مناسب نہیں اے ملخصا (ت

(١ \_روالحتار كماب العظر والاباحة باب النظروالس داراحيا والتراث العربي بيردت ٥ / ٢٣٧)

ورمخاريس ي

وقيل في محتان الكبير اذا امكنه ان يختن نفسه فعل والإلم يفعل الإان يمكنه النكاح او شراء الجارية و الظاهر في الكبيرانه يختن س\_\_

بڑی عمر کے آدی کے ختنے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اگر وہ خود اپنا فقند کر سکے تو خود کرا ہی ضرب کے بال اگر اس کے لئے نکاح کرنا یا لونڈی خرید ناممکن ہوتو ان سے فقند کرائے اور ظاہر یہ ہے کہ بالغ آدی کا بھی فقند کیا جائے۔(ت)

(المروثة ركتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء مطبع محبتها كي دابي المراسم م

ردالحت ریس ہے:

الختأن مطلق يشمل ختان الكبير و الصغير هكذا اطلقه في النهاية كما قدمنانا واقرة الشراح والظأهر ترجيحه ولذا عبرهنا عن التفصيل بقيل سم.

ختنہ کرنامطلق بلاتید ذکر کیا ہے لہذا ہے بڑے اور چھوٹے دونوں کوشال جیما کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے اور شارطین نے اس کو برقرار رکھا ہے لہذا بظاہر یہی رائج ہے اس لئے یہاں لفظ قبل سے تفصیل کی تعبیر فرمائی تئی۔ (ت)

(٣ \_ روالحتار كتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء وارحياء اسرات العربي بيروت ٢٣٥/٥)

مندبه میں ہے:

ذكر الكرخى فى الجامع الصغير و يختنه الحمامى كذا فى الفتاؤى العتابية الـ.
الم مرخى في جامع صغير مين فرمايا كدبالغ آدى كاختنام والاكرے يونى فآؤى عمابيات مذكورے . (ت)

(ا\_ فَمَا فِي مِنديهِ كِمَابِ الكرامية الباب الماسع نوراني كتب خانه بيثاور ٥ / ٣٥٧)

خل صديش ہے:

الشيخ الضعيف اذا اسلم ولا يطيق الختن أن قال اهل البصر لا يطيق يترك إلى خي والله تعالى اعدم.
(٢\_فلاصة الفتاذي الفصل الثاني مكتبه حبيبه كوئير ١٠/٠ ٣٨٠) -

اور پیچایاان کے وصی کا پیکام نیس، ہاں اگر بچیان کی تربیت وعمیال میں ہوتو کر کئے ہیں۔ (7)

مسکلہ ۸: عورتوں کے کان چھدوانے بیل حرج نہیں اور لڑکوں کے کان چھدوانے بیل بھی جرج نہیں، ال لیے کہ زمانہ رسالت میں کان چھد تے ہے اور اس برا نکارنہیں ہوا۔ (8) بلکہ کان چھدوانے کا سلسلہ اب تک برابر جاری ہے، صرف یعض لوگوں نے نفر انی عورتوں کی تقلید (لیتنی پیروی) میں موقوف کردیا (چھوڑ دیا) جن کا اعتبار نہیں۔ مسئلہ 9: انسان کو خصی کرنا جرام ہے، ای طرح تیجو اکرنا بھی۔ گھوڈے کو خصی کرنے میں اختکاف ہے مسجے یہ کہ جائز ہے۔ دوسرے جانوروں کے خصی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اس کا گوشت اچھا ہوگا یا خصی نہ کرنے میں شرارت کر رہا، لوگوں کو ایڈ ا پہنچائے گا، انھیں مصالے کی بتا پر بکرے اور تیل وغیرہ کو خصی کیا جاتا ہے یہ جائز ہے اور اگر منفعت یا دفع ضرر دونوں یا تیں نہ ہول تو خصی کرنا جرام ہے۔ (9)

بہت بوڑ ھافخض اگر اسلام تبول کرے اور بوجہ ضعف و کمزوری فقنہ نہ کرسکے یانہ کراسکے تو چندافل بھیرت معفرات ہے رائے لی جائے اگر وہ کہیں کہ واقعی بیخض فقند کی طافت نہیں رکھتا تو اسے بلافقنہ ہی رہنے دیا جائے اور اس کا فقنہ نہ کمیا جائے اگے۔اور اللہ تعالٰی سب بچھ جانتا ہے۔ (ت ) (فآوی رضوبیہ جلد ۲۲ بھی ۵۹۵،۵۹۳ رضا فاؤنڈ بیشن ، لا ہور)

- (7) الفتادي المعندية ، كتاب الكراهبية ، الباب التاسع معرفي الختان ، ج٥٠ م ٢٥٠٠.
  - (8) المرفع اسابق.
  - (9) الرفع السابق.

اعلی حضرت، اہام ابسنت، مجد درین دملت الثناہ اہام احمد رضا خال علید رحمۃ الرحمن فناوی رضوبیر تریف بیں تحریر فرما عور توں کوئتھ یا بلاق کے لئے ناک حجید نا جائز ہے جس طرح بالوں، بالیوں، کان کے گہنوں کے لئے کان حجید نا،

فى الدر البختار لا باسبثقب اذن البنت استحسانا ملتقط وهل يجوز فى الانف لمرارة المخصاقال العلامة الطحطاوى قلت وان كأن هما يتزين النساء به كما هو فى بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط وقال العلامة السندى البدنى قد نص الشافعيه على جوازة الانقلهما العلامة الشامى على واقر اقول: ولاشك ان ثقب الاذن كان شائعا فى زمن الدى صلى تعالى عليه وسلم وقد اطلح صلى الله تعالى عليه وسلم ولم ينكرة ثم لم يكن الامالنزينة فكذا هذا بحكم المسأواة فثبت جوازة بدلالة النص المشترك فى العلم بها المجتهدون

وغیر هد کہا تقرد فی مقرد کا۔ در مختار میں ہے کہ لڑک کے کان جہیدنے میں بطور استحمان کوئی مضا کفتہ ٹیس کیا ٹاک جہید نامجی جائز ہے۔ میں نے اس کوئیس ویکھن، لیکن علامہ طحطاوی نے قرما یا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر میکا م مجورتوں کی زیبائش میں شال ہے جیسا کہ بعض شہروں میں رواج ہے تو وگھر ہے بالیوں کے علامہ طحطاوی نے قرما یا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر میکا م مجورتوں کی زیبائش میں شال ہے جیسا کہ بعض شہروں میں رواج ہے تو وگھر ہے بالیوں کے لئے کان جہید نے کی طرح کا تمل ہے۔ اور علامہ شدھی مدنی نے قرما یا شوافع نے اس کے جائز ہوئے کی تصریح کی ہے۔ ان دونوں ہے مسئلہ • ا: جس غلام کو خصی کیا محیا ہوائی سے خدمت لینا ممنوع ہے، جیبا کدامرا وسلاطین کے یہاں اس قسم کے لوگوں سے خدمت لینے میں بیٹرائی ہوتی ہے کہ دوسر ہوگ اس لوگوں سے خدمت لینے میں بیٹرائی ہوتی ہے کہ دوسر ہوگ اس کی وجہ سے خصی کرنے کی جرائت کرتے اور اس حرام فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور اگر ایسے غلام سے کام ہی نہ لیا جائے تو خصی کرنے کا سلسلہ ہی منقطع ہوجائے گا۔ (10)

مسئلہ اا: محوزی کو کدھے سے گابھن کرنا جس سے نچر پیدا ہوتا ہے اس میں حرج نہیں۔ حدیث بیچ میں ہے کہ حضور اقد ت سنگی اللہ تعالٰی علیہ حضور اقد ت سنگی اللہ تعالٰی علیہ حضور اقد ت اللہ تعالٰی علیہ علیہ جانور کو ارتی سواری میں نہ رکھتے۔ (11) کا لہ وسلم ) ایسے جانور کو ارتی سواری میں نہ رکھتے۔ (11)

(10) المعداية المكاب الكراهية المسائل متغرقه المحاس ١٣٨٠.

والفة وى الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الماسع عشر في الختان ، ٢٥٥ م ٣٥٧.

(11) المعداية ، كمانب الكراهية مسائل متفرقه، ج٢ من ٨٠٠٠

### زينت كابيان

صدیث ا: سیح بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہاہے مروی، کہتی ہیں:حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) کو میں نہایت عمدہ خوشبولگاتی تھی، یہاں تک کہاس کی چک حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلّم ) کے سرمبارک اور دار مھی میں یاتی تھی۔(1)

حدیث ان سیح مسلم میں نافع سے مروی، کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہا مجھی خالص عود (اگر) کی وحونی لیتے لینی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور بھی عود کے ساتھ کا فور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول انتدستی الله تعالی علیه وسلم مجمی ای طرح دهونی لیا کرتے ہے۔(2)

(1) منح ابغاري، كتاب اللباس، باب الطيب في الرأس واللحية ، الحديث: ٥٩٢٣، ج٣، ص ٨٠.

#### عيم الامت كي مدنى ومول

ا الميب كے دومعنى موسكتے بين: خوشبوتياركرتى تقى يا خوشبولكاتى تقى حضور مركار ملى الله عليه دسلم كوخوشبو بهت بى پسندتنى اس ليے از واج مطهرات خصوصًا ام المؤمنين عائشه صديقة رضى الله عنها حضور انور كے ليے خوشبو تيار كيا كرتى تھي حتى كداحرام كھولتے وقت بھى خوشبو تيار كى

۲ \_ بعنی حضور صلی الله عدیه وسلم سرمبارک ادر ڈاڑھی شریف میں خوشبولگاتے ہتے اور وہ خوشبواس قدرزیادہ ہوتی تھی کہ بالوں میں اس ک چک دکیھی جاتی تھی، یہ چمک خوشبو کا رنگ ندتھا چمک تھی، چمک تو بانی کی مجمع توس ہوجاتی ہے لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ مردول کی خوشبو بغیررنگ والی چاہیے کہ وہاں رنگ سے مراوز بنت والارنگ ہے اس کی ممانعت ہے۔

(مراة المناجح شرح مشكوة المصابح ،ج٢ بس ٢٤٨)

) مسجح مسلم سرّب الإيفاظ من اما دب وغيرها، باب كراهية تول الإنسان .... إلح والحديث: ٢١٥ (٢٢٥٣)، ص ١٣٣٧.

- مرالامت کے مدنی محصول

ا استخمار وہ خوشہولینا جو جمرہ مینی آگ کے انگاروں پررکھ کر حاصل کی جادے لینی بخور یا دسونی ای لیے انگیشی کو جمر ے نہ جمارے، جمارے جو استجمار آتا ہے اس کے معتی ہوتے ہیں ڈھیلے سے استخبا کرنا، ای سے ہے جمار جن کی رمی تج میں کی جاتی ہے۔لوبان مشہور خوشبد ہے جو پہلے بہت مروج تھی اب اگریتیوں کی وجہے اس کارواج کم ہوگیا۔

# الشروبهارشويعت (مرازير) المع المستحدد المرازيعت (مرازير)

عدیث ساز ابوداود سنّد انس رضی القدانهای عند سے روایت فی اندیسول انتفاقی انداندی میدیکم سے پال بیب قشم کی توشیوتنی بیس کواستامال فرما یا کرتے ہے۔ (3)

حدیث سم: شرع سندی انس رضی القد تونی عندے مروی، کدرسول الندسٹی اللہ تونی مدید سنم سید ت سے میں تنل دارد داڑھی میں سندھا کرتے۔(4) میں تنل والے اور داڑھی میں سنتھا کرتے۔(4)

ا یعنی بھی تو خانص لوبان سے دھوٹی لیتے بھی لوبان کے ساتھ کا توریجی مٹاش قربانیجے تھے دونوں کی ملا کر دھوٹی نیچ تھے۔ سو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی صرف لوبان سے اور بھی لوبان و کا تور سے جموف سے دھوٹی نیا کر سے تھے بھی ہی سنت پائیس سے بھی سے بھی اس

(مروق) لمناح شرن مقتلوج انعماج من ٢٨ من ٩ مره والمناح

(3) منن أي دادد بكتاب الترجل ماب في إستجاب الطيب الحديث: ١٠٢١ ٣، ج٣ بن ١٠٩٠.

علیم الامت کے مرنی پھول

سكسين كے بيش كاف كے شد سے اور كى ايك مشہر خوشبوب جس ميں بہت خوشبوكي شامل كى جاتى بند محريب مراوده وَ آب يہ ہے جس ميں يہ خوشبور كى جادے اس ليے منہا ارشاد ہوا جس ميں من ابتدائيے ہے۔ (مرقات)

(مراة المناجي شرح مشكوة الصاعي من ٢٠٠٠)

(4) شرح الهنة ، كمّا ب الملباس مباب رجيل الشعر ... والخي والحديث : ١٥٠٥م، ج١٠٥م، المعاوي ٢٠٠٠.

عكيم الامت كيدتى يحول

حضرت انس سے روایت ہے کہ وات کو حضور کے سمریانے مسواک اور تنظمی رکئی جاتی تھی جب شب اٹھتے تو یہ دونوں نیخنے کی ستعوں فرہاتے ، حضرت انس سے روایت ہے کہ وات کو حضور کے سمریانے مسواک اور تنظمی کی جاتی ہے ہوئے ہے۔ بیٹنا ہے ہوتن واکن مستعور سے ، حضرت عاکثہ معدد بیٹنا ہے ہوتن واکن اللہ علیہ وسلم سامت جن کے برتن واکن مسواک جن ایم مسواک جن مسرمہ کی سال کے اسراقات ) (سراة المنائج شرح مشکو قالمصائع، نا ایس ۲۸۸)

(5) سنن أي دادد، كمّاب الترجل، باب في إصلاح الشعر، الحديث: ١٧١٣م جهيم سووا.

حکیم الامت کے مدنی مجول

ا یعی جس نے سر کے بال رکھے ہوں وہ انہیں ہیں ہرا گندہ شدر کھے بلکہ مجمی کی ان پس تیل لگائے تنظمی کرے مگر دائی نہیں لبذ اپنے حدیث کر شند احادیث کے خلاف نہیں۔ (مراة المناجع شرح مشکوٰۃ المصائع، جادیس ۴۹۳) میں نے رسول التد سی القد تعانی علیہ وسلم سے عرض کی ، ان کو کٹاتھا کیا کروں؟ حضور (صلّی القد تعانی علیہ فالہ وسلم) نے فرمایا: ہال اور ان کا اگرام کرو، للبذا ابوا قاوہ رضی اللہ تعانی عنہ حضور (صلّی اللہ تعانی علیہ فالہ وسلّم ) کے فرمانے کی وجہ سے سمجھی دن میں دومر تبہ تیل لگایا کرتے۔ (6)

صدیت ک: ترندی و ابو داود و نسائی نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ سائی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے روز روز کا تعلما کرنے سے منع فرمایا۔ (7) (یہ نبی تنزیبی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مردکو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے)

حدیث ١٠:١م مالک نے عطاء بن بیار سے روایت کی، کهرسول الله تعالی علیه وسلم مسجد میں تشریف فرما

(6) الموط ، كتاب الشعر ، باب إصلاح الشعر ، الحديث : ١٨١٨ ، ج٢ ، ص ٣٥٠.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا ہے۔ وہ بال ہیں جو کند ہے تک ہوں اور کان کے درمیان ہوں۔ سرکے بالوں کی تین حدیں ہیں: وفرہ ، جمہ، نمید کندھوں سے پیچے مرد کے بال نہ جاہئیں۔

یو پینی جوفض اپنے سر پر بال رکھے تو انہیں پریٹان ندر کھے، بال بمیرے ندرہے، بیوت بتا ہوا ندرہے، سردھونا ، تیل ڈائن مکتلمی کرنا ہے کام کرتا رہے، پھراس مانگ پٹی میں اتنا بھی مشغول ندہوکہ روز و نماز بی بچول جاوے۔

س آگر چہا تنازیوں ما تک پٹی کرنا بہتر نہیں مگرانہوں نے سمجھا کہ میرے لیے بہتر ہے کہ حضورا قدیں نے فرمایا یالوں کی خدمت کرولہذا میرا اور تھم ہے دوسروں کا اور تھم جیسے حضرت انس کی والدہ نے جناب انس کے سرکے اسکے بال شرتشوائے خصوصیت کی بناء پر۔(افعۃ اللمعات) (مراۃ المناجح شرح مشکوۃ المصافع من ۲ بس ۳۲۴)

(7) سنن الترزي، كما ب اللباس، باب ماجاء في النص عن الترجل الاعتماء الحديث: ٢٢ كما، جسام ٢٩٣٠ و

تحكيم الامت كمدنى كيول

ال سب عدل ہوں ہوں کے اول میں کتابھی کرنے کے متعلق ہے لینی جس مرد کے مریر بال ہوں وہ روز اندان میں تیل و کتابھی شکرے کہ اس میم مرد کے لیے مرکے باول میں کتابھی کرنے کے متعلق ہے لینی جس مرد کے دون اند کرے ۔ خواجہ حسن بھری فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں ایک ون کرے ۔ خب بین کے کسرہ ہے ہیں ۔ کہ مقتہ میں ایک ون کرے ۔ خب بین کے کسرہ ہے ہیں ہے متد ہے ، اس کے معنی ہیں اوہ نے ایک وان بانی بالا ایک ون نافذ کرنا تجارت کو بھی غب کہا جاتا ہے ۔ اس مماندت کا مقصد ہے کہ انسان طاہری آرائش میں مشخول ہوکر دب کو نہ محول جائے اس تھم ہے کو رقبی مستقی ہیں وہ جاہیں تو روز اند ، نگ چوٹی کریں ، بول ای اگر مرد ڈاڑھی ہیں روز اند کتھی کر ہے تو مضا القد بیس ویکھوم قات الدی ہے اس کی کہ وور وُاڑھی ہیں دو بار کتابھی کرتے ویکھا اللہ علیہ وسلم روز وُاڑھی ہیں دو بار کتابھی کرتے بعد ڈاڑھی ہیں کرا والمائے ، جاہم عزائی نے احیاء العلوم میں فرما یا کہ نی صلی اللہ علیہ وسلم روز وُاڑھی ہیں دو بار کتابھی کرتے ہوں اور شعبہی (مراق المناجی شرح مشکلو ق المصافح ، جاہم عزائی نے احیاء العلوم میں فرما یا کہ نی صلی اللہ علیہ وسلم میں وزو وار کتاب میں 19

سے۔ایک فض آیا جس کے سراور ڈاڑھی کے بال بھھرے ہوئے تھے،حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فا مہوسام) نے اس کی طرف اشارہ کیا، کو یا بالوں کے درست کرنے کا تھم دیتے ہیں۔وہ فخص درست کرکے داپس آیا،حضور (صلّی اللہ تعالٰ علیہ فالہ وسلّم) نے فرمایا: کیا ہے اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی فخص بالوں کو اس طرح بھیر کر آتا ہے کو یا دہ شیطان بے۔ (8)

حدیث 9: ترندی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہماہے روایت کی، نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ دسلّم نے فرما یا کہ اثمہ پھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا ویتا ہے اور پلک کے بال اگا تا ہے۔اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ دسلّم) کے یہاں سرمہ دانی تھی، جس سے ہرشب بیں سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آ کھے میں اور تین اس میں۔(9)

(8) المولاأ ، كما ب الشعر، بأب إصلاح الشعر، الحديث: ١٨١٩، ج٢، ص٢٣٥ ـ ٢٣١.

. عليم الأمنت في مرتى ميول .

ا۔آپ کی کنیت ابوجمہ ہے،ام انمؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں، مشہور تا بھی ہیں، مدینہ منورہ بیں قیام رہا، چوراس سال عمر پائی، پچامجے ستانو سے بھری بیں اُوفات، پائی مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں دنن ہوئے واکثر روایات حضرت ابن عہاس سے لیتے ہیں، بیرحدیث مرسل ہے۔ اُنہ

٧ \_اس طرح كدندمريس تبل كنفعي ندؤاؤهي مين، دونول كربال بكعر \_ بوئ يتفيض عنظ بكر كئ نتى بري معلوم بوتى نتى \_ ساس يعني آپ نفر كار نام بوتى نتى \_ ساس يعني آپ نفر كا برعضوم بلغ ہے ۔ ساس يعني آپ نفر بايا بلكه باتھ سے اشاره كيا كدان دونوں كو شيك كرے عضور كا برعضوم بلغ ہے ۔ ساس يعني مجلس شيد باير كيا و بال دوست كر كے بجر حاضر جوا۔

۵۔ شیطان سے مراد مرد درجن ہیں بعنی بھوت ہے اپنی بدشکلی میں مشہور ہیں ان کی شکل ڈراؤٹی ہوتی ہے جیبے فرشتے امچی صورت سیرت میں مشہور ہیں۔ (مرا 8 المناج شرح مشکز ۃ المصابح ،ج ۲ بس ۳۲ م)

(9) سنن الترقدي، كوب اللهاس، بالله ماجاء في الأكفال، الحديث: ١٤١٢م ٢٩٠٠.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی بمیشد اثد مرمد مگایا کرو ساتھ الف اور میم کے کمروث کے سکون سے ایک خاص مرمد کا نام ہے جے استمبانی سرمد کہا جاتا ہے یہ بلکے مرح برت کا مرمد ہوتا ہے اس بارٹی کے موقعہ پر میسرمہ جھے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے ملا بعض شارحین کا قول ہے کہ یہ سیاوسر مہ کو ہی اثر کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ تید کا نام اثر ہے بعض نے کہا کہ جس مرمہ میں تعوی استک حل کرایا جاوے وہ اثر ہے گر پہرا قول زیارہ تو ی اثر کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ جس مرمہ میں تعوی استحداد کے اس مرمہ کو انہا جاتا ہے۔ ہم رب میں اب بھی ای خاص لال مرمہ کو اٹھ کہا جاتا ہے۔

سی یعنی انگرسرمدآ تکھوں کی روشنی زیاہ کرتا ہے، پلک کے بال دراز کرتا ہے اگر شہون تو اگا تا ہے۔ مرقات میں ہے کہ بیرآ ککے کا پونی خشک کرتا ہے، آنکھ کے زخم، جھے کرتا ہے، نگاہ قائم رکھتا ہے غرضکہ اس میں بہت فائدے ہیں گر اس کے لیے جے موافق آجو ہے بعض ہے حدیث ۱۰: ایو داود و نسائی نے کریمہ بنت ہام سے روایت کی، کہتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها سے منہدی نگانے کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها سے منہدی نگانے کو ناپند عنها سے منہدی نگانے کے تابیند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کواس کی یونا پیند تھی۔ (10)

وگول كوموافق نبيل آتاء غرضكه طبيب كى دائے سے اسے استعال كرنا چاہيد

سے اس طرح کہ پہنے واہتی آنکھ میں دوسلائیاں پھر یا تھی آنکھ میں تین پھر داہتی میں ایک اس طرح کے ابتدا وہمی داہتی سے ہوانہا وہمی واہنی اللہ علیہ واہنی آنکھ میں ایک اس طرح کہ ہندا وہمی دانور مسلی اللہ علیہ وسلم وائنی پر انہیں نہ کوسوتے وقت اس طرح سرمہ دگانا فقیری اور ضعف بھر کو دور کرتا ہے ۔ بعض روایات میں ہے حضور انور مسلی اللہ علیہ وسلم مات کوسوتے وقت واہنی آئکھ میں تین سلائیاں اور بائی میں دودگایا کرتے تے ہوسکتا ہے کہمی میں ہو کہمی وہ لہذا احادیث میں تعارض میں ایک میں میں میں میں میں میں میں میں اور زعم بھتی تول ہے نہ کہ بعنی وہ میں میں بہت دفعہ دیم بھی تول استعمال ہوتا ہے ۔ بعض شارحین نے کہ کہ دیم کا فاعل حضرت ابن عمید ایں جوامام تر فری کے شیخ ہیں گر پہلا احتمال تو ی ہے۔

(مراة السناجيج شرح مشكوة المصابح ، ج٢ بم ١٣٣)

(10) سنن أي داود، كتاب الترجل، بإب في الخضاب للنساء، الحديث: ١٦٣ ٣، ٣٣ م. م. ١٠٠٠.

#### كيم الامت كمدنى كاول

اے آپ تابعیہ بیں، آپ کے والد کا نام ابراہیم این محمد ابن ابزاہیم این عام ہے۔ (مرقات)

۲ \_ کہ ورتوں کو اس کا خضاب ہاتھ پاؤن اور سریں لگانا کیسا ہے گر غالب ہیہ کہ یمال سریس مہندی لگانا مراد ہے تا کہ بیر حدیث اس صدیث کے بی نف نہ ہوجس میں عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے کا تھم دیا گیا ہے لہذا حدیث واضح ہے (مرتاب ) سے میں مدینا نے دھنے ہے امرائی منسوں ہے وہ موروس میں میں میں موجس ہو تھے ہے۔

سے شیرس کلہ نے حضرت ام المؤمنین سے بوچھا ہوگا کہ آپ مہندی کیوں نہیں لگا تی تب آپ نے یہ جواب دیا کہ اس میرے تعل کی وجہ بیرے۔ وجہ بیرے۔

ارم اس مدین کی بنا پر شوافع کہتے ہیں کہ مہندی ہیں توشید میں توشید ہوتی المام اعظم فرماتے ہیں کہ مہندی ہے تو توشیوا اور کو توشیوا پیشار می اور مہندی کی بو پند نہی اگر مہندی ہیں بھی خوشیو ہوتی تو آپ کو پیٹ ہوتی المام اعظم فرماتے ہیں کہ مہندی ہے تو توشیواس کا خضاب احرام ہیں جا ترخیس مگر حضور انور کو جنس خوشیو پیند تھی شکر کوشت پند تھا مگر ہیں جا ترخیس محمور انور کو جنس خوشیو پیند تھا مگر بعض جانوروں کے گوشت باند تھے تو اس سے لازم پینیں کہ وہ گوشت گوشت می آئیں فقیر کہتا ہے کہ اس مدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازوری باک مربی تو مہندی لگاتی ہی بہتر نہیں کو تکر حضور ملی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک مربی تو مہندی لگاتی ہی نہیں ان کے باب سعید ہے بہتھ پاک کی مہندی لگاتی تھیں اسے تا پند فرمایا۔ اس مدیث سے معلوم ہوا کہ حضور انور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی ازواج پاک حضور کی باپند چریں استعمال شرفر ماتی تھیں جضور حیات ہیں اسے ازواج پاک کو بعد وقات ماد حظہ فرما سے ہیں ان کے ارداج پاک حضور کی باپند چریں استعمال شرفر ماتی تھیں جضور حیات ہیں اسے ازواج پاک کو بعد وقات ماد حظہ فرما سے ہیں ان کے مدیمی صور کی باپند پری صرف ازواج پاک کے لیے ہود مرک گوتوں کے لیے ترج تھیں۔

(مراة المناتيج شرح مشكوة المصابح ، ج٢،٩٠٣)

صدیث أأ: ابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ ہند بنت عنبہ نے عرض کی، یا نبی اللہ!

(صنّی اللہ تعالٰی علیہ ڈالہ وسلم) مجھے بیعت کر لیجے۔ فرمایا: میں تجھے بیعت نہ کروں گا، جب تک تو اپنی بتھیایوں کو نہ بدل

دے۔ (بعنی منہدی لگا کران کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہورہے ہیں۔ (11) (بعنی عورتوں کو جائے کہ ہاتھوں کو رنگین کرایا کریں)۔

(11) الرجع السابق الحديث: ١٩٥٥م، جهم مس ١٠١٠

### عيم الامت كيدني پيول

ا آپ ہند ہنت عتبدائن ربیعہ ایں، ایوسفیان کی بوی جناب امیر معاویہ کی والدہ، فتح کمہ کے ون ایوسفیان کے اسلام کے بعد آپ اسلام ما کیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلی بیعت کے وقت فرما یا کہ زنا نہ کرتا تو آپ بولیس کیا کوئی شریف مورت بھی زنا کر سمق ہے حضرت عرکی خلافت میں عین ابوتی فدے وفات کے دن فوت ہوئی حضرت عائشہ نے آپ سے روایات لیس وشی اللہ عنبا۔ (مرقات) عبد فاروتی میں غزوہ قادسیہ و یرموک میں بردی مجابدانہ شان سے شریک روی بیل بردی خدمت اسلام کی۔

٣٠ \_ يه بيعت علاده بيعت إسلام كے كوئى اور تقى كى خاص معاہده پر بيعت إسلام افتح كمه كے دان كى كئى تمى \_

س لینی تمہارے ہاتھ مردوں کی طرح سفید ہیں ان بی مہندی ہے رنگ کرو پھر بیعت کرو۔اس ہے معلوم ہوا کہ تورتوں کو مردول کی طرح بے ہاتھ رکھنا مکروہ ہیں اور مردوں کو تورتوں کی طرح ہاتھ پاؤل ہیں مہندی لگانا مکروہ ہے تی کہ تورت کو چاندی کی انگوشی بہتر نہیں،اگر پہنے تو ہے دنگ کرنے تاکہ مردون کی مشابہت مذرہے۔(افعۃ اللمعات) (مراۃ المناتج شرح مشکوۃ المصائع، ج۱،مے سے )

1) المرجع السابق ، الحديث: ١٦١١ ١٠ ج ١٠ من ١٠٠٠.

### م الامت کے مدنی محدول

۔ بینی بنا ہاتھ شریف روک لیا اس کے ہاتھ سے خط بندلیا اظہار ناراضی کے لیے حضور انور نے کسی اجنبی عورت کو ہاتھ نہ لگایا حتی کہ ان کو زمان سے بیعت فریا ہا۔

ا سیر سوال وجواب بھی اظباد باراضی کے لیے ایل ورنہ حضور کوخیرتی کدر بر مورت کا باتھ ہے جورت کا باتھ چھپانیں رہتا پھراس کی ...

صدیت ساا: ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ دسول اللہ سالی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث حاضر لا یا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤل منہدی سے دیکے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (بعنی اس نے کیوں منہدی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی، بیٹورتوں سے تھبہ کرتا ہے۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلم) نے تھم فرمایا، اس کوشہ ربدر کردیا گیا، مدینہ سے نکال گرفتیج کو تیجے دیا گیا۔ (13)

آواز پہیائی جاتی ہے۔

سے معلوم ہوا کہ عورت مہندی وغیرہ سے اپنے ناخن رکھین کرے یہ بھی کانی ہے یا مہندی سے ہتھیایاں رہے یا صرف ناخن ہا جی کل ناخن کر پالٹ لگانے کاروان ہے مگر پالٹ میں جسامت ہوتی ہے اس لیے اگر ناخنوں پر تھی ہوتو عورت کا دخنو یا تنسل ندہوگا کہ پالٹ کے بہی پالی نہ بہتے گائے فرضیکہ ایسی چیز لگائی جاوے جو مرف رنگ وے اس میں جسامت شہور امجی جو حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت میں گز را کہ حضور نہ بہتر نہتی ہے اور کے جو مرف رنگ وے اس میں جسامت شہور امجی جو حضرت عائشہ مدیقہ کی روایت میں گز را کہ حضور انور کو مہندی پہتر نہتی ہے اپنی از واج پاک کے متعلق تھا کہ حضور انور کی از واج مطہرات کے لیے مہندی بہتر نہتی عام عورتوں کے لیے مہندی بہتر ہے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی شرح مظافرة المصافح میں بہر سے ۔ (مراة المناجی بہر سے ۔ (مراة المناجی بہر سے ۔ (مراة المناجی بھر سے ۔ (مراة المناجی بہر سے ۔ (مراة المناجی بھر سے بھر سے بھر سے ۔ (مراة المناجی بھر سے بھ

(13) سنن أي داود اكتاب الاوب الباوب المحكم في التنتين الحديث: ٣٩٢٨، ج ما م ١٨٣٠.

مكيم الامت ك مدنى ميول.

ا محسف کا بین کتاب اسکاح میں گزر چکا ہے کہ پیدائش مختث ہونافس نہیں وہ تو قدرتی چیز ہے، ہاں بہ تکلف مختث بنا، اہلی آواز، مہاں، وضع قطع مورتوں کی رکھن فسن ہے۔

٣ يورتوں كى سي شكل بنائے كے ليے بيركات كرنا تھا جيسا آج كل آيجوں ميں ديكھا جاتا ہے۔معلوم ہونا ہے كہ بيد بيارى بوى پرانى

ہے۔ سوینقبع مدینہ منورہ کے ہاہرائیک جنگل ہے جہال اہلی مدینہ کے جانور چرا کرتے تھے۔اس مخنث کواس لیے نکال ویا تا کہ انلی مدینہ اس کی معبت سے بحیس اور اسے تعبرت ہواور تو ہہ کرے اور پھر واپس آ جائے ،یہ مطلب نہیں کہ اسے اس حرکت سے منع نہیں فرمایا عمیا بیر نکالناعملی

ممانعت ہے۔

سے این اس مخنث کا نمرزیں پڑھنااس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے اوراس نے کوئی ایسا جرم کیا نہیں جس کی سز آئس ہو جیسے زیا یا ظلما تن اس مخنث کا نمرزیں پڑھنااس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے اوراس نے کوئی ایسا جرم کرے اسے تن نہیں کیا جاسکا۔ خیال رہے کہ یہ لہذا اسے قبل نہیں کیا جاسکا۔ خیال رہے کہ یہ کہذا اس تعلق نہیں کیا جاسکا۔ خیال رہے کہ یہ کہ مزاہوگا کیونکہ اس صورت میں وہ مخنث آگر منافق تھا جب تو کوئی اعتراض نہیں اور اگر مخلص مؤمن تھا تو اس نے بھینا تو ہے کہ فی ہوگی تو ہے کہ مراہوگا کیونکہ اس صورت میں وہ مخت آگر منافق تھا جب تو کوئی اعتراض نہیں اور اگر مخلص مؤمن تھا تو اس نے بھینا تو ہے کہ فی موات کی گوائی قرآن کر یم و سے رہا ہے ، دیکھو صورت اس کی عدالت کی گوائی قرآن کر یم و سے رہا ہے ، دیکھو ہوئی ہے اور سحابہ تمام عادل بیں کوئی فائن نہیں ایس کوئی محالی گناہ پر قائم نہیں رہے ان کی عدالت کی گوائی قرآن کر یم و سے رہا ہوں کہ ان کر کہ اس معاویہ۔ (مراق المتانج شرح مشاؤ ق المصانع ، ج ہم ۳۲۷)

صدیث ۱۱٪ تر مذی نے سعید بن المسیب سے روایت کی، کہتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) طبیب ہے۔ طیب بعنی خوشبو
کو دوست رکھتا ہے، سخرا ہے سخرائی کو دوست رکھتا ہے، کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے، جواد ہے جود کو دوست رکھتا
ہے۔ لہذا اپنے محن کو سخرار کھو، یہود یول کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (14)

(14) سنن الترخدي ، كمّاب الأوب، باب ماجامي الطافة ، الحديث: ٢٨٠٨، جم م ١٥٥٠ م

#### عبم الامت كي عرني محول

ا آپ کا نام سعید ابن مسیب ہے، مشہور تا بھی ہیں بطافت فارد تی کے دومرے سال بیں پیدا ہوئے ، آپ کی کنیت ابو محمد ہے، قرشی مخزومی مدنی ہیں ، بڑے محدث ، فقیہ بتقی پر بیز کار تنے حضرت کھول کہتے ہیں کہ بس طلب علم بیں دنیا بیں تھوما میں نے چالیس نجے کے تکر سعید ابن مسیب سے بڑا عالم نہ پل مامالی تر انوے جبری میں دفات بائی۔ (مرقات)

۲ ۔ ظاہری پاکی کوطہارت کہتے ہیں اور باطنی پاکی کوطیب اور ظاہری باطنی دونون پاکیوں کونظافۃ کہا جاتا ہے بینی اللہ تعالٰی بندے کی ظاہری باطنی پاکی پہند فرمات ہے جن اللہ تعالٰی بندے کی ظاہری باطنی پاکی پہند فرمات ہے بندے کو چاہیے کہ ہرطرح پاک رہے مانی رکھے، اتوال ، افعال ، احوال عقائد مب درست دکھے اللہ تعالٰی ایسی نظافت نصیب کرے۔

۳ کرم وسخاوت میں فرق ہے۔ کریم وہ جوغذا نمی ہی سخاوت کرے پیٹی وہ جو چیز میں سخاوت کرے جس انسان کے ایجھے اخلاق ظاہر ہوں وہ کریم ہے۔ (مرقابت)

٣ \_ ينى اين گھرتك صاف ركھولها كى بدن وغيره كى صفائى تو بہت بى ضرورى ہے گھر بھى صاف ركھوو بال كوڑا جالا وغيره جمع نہ ہونے دو۔ ٥ \_ يكونك يهدوا ہے گھر كے من صاف بير بيرائى اگر چاہ الله على الله بيرائى اگر چاہ الله الله بيرائى اگر چاہ الله بيرائى اگر چاہ الله بيرائى اگر چاہ الله بيرائى الله بيرائى اگر چاہ الله بيرائى بيرائى بيرائى بيرائى بيرائى بيرائى بيرائى مائى بيرائى بيرائى

(15) ميح مسلم، كمّاب الديمان، باب تحريم الكبروبيانية الحديث: ١٣٤ ـ (19) من ٧٠ .

#### عيم الأمت كيدني بجول

ا \_اس کا مطلب ابھی عرض کیا گیا۔ خیال رہے کہ آگ جس کبروغرور ہے فاک جس مجز و انگساری و کیونو باغ کمیت فاک جس آگئے ہیں آگ میں نہیں لگتے ، یہے ہی ایمان وعرفان کا باغ فاک جسے عاجز ومنگسر دل جس لگتے ہیں آگ جسے متکبر دل میں نہیں لگتے ہیں \_ \_\_\_ حدیث ۱۱: سی بخاری وسلم میں ابوہر یرو وشی اللہ لغانی عندے مردی، کہ ہی تریم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرما یا که مابود وانساری خضاب نیس کرتے بتم ان کی مخالفت کرد۔ (16) بینی خضاب کرد۔

حدیث کا: سیم مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ، کہ لتح مکہ کے دن ابو تجا نہ ( حضرت ابو بکر صدیق رضی الله لغالی هند کے والد ) لائے کئے اور ان کا سراور داڑھی ثغامہ (بیا کیکھاس ہے ) کی طرح سفیدتھی۔ نبی کریم صلی انتد تعالی علیہ وسلم نے فرہ یا: اس کوسی چیز سے بدل دو (لین خضاب لگای) ادر سیاس ہے بچو۔(17) لین سیاد خضاب نہ

٢\_ ماكل مجماكم شايد الجمالياس ببنزا بحي خرور بي واقل ب كداس بي الداري يا براتي كا اظهار ب ال في اس في بسوال كيا، نيز اسمر متكبرين اعلى درجه كالباس مينية الى توبيا مركى لباس متكبرين كى علامت ببرحال سوال بالكل درست ب-

سے یعنی رب تعالی ذات و صفات میں اجھا ہے جمیل ہے گلوق اس کی صفات کی مظہرہے تو مسلمان کو چاہیے کہ اپنی عادات مصورت، لہاس، اہل اعظے رکھے تا کہ رب نتائی کی مفت جمیل کا مظہر ہے ، نیز اس لباس میں رب نعافی کی نعت کا اظہار ہے جومجوب ہے،رب تعالى فره تا ہے: "و آمًا بينغة فريك فحقيث "اے كبرے كوكى تعلق نبي -

مہر پینی متنبروہ ہے جو کسی معمولی انسان کی حق بات کواس کیے جبٹلائے کہ بیاس آدی کے منہ سے نکی ہے اور مساکین کو ذکیل سمجے۔ (مراة الهناجي شرح مشكلوة المصابح ، ج٢٩٥ ( ١٢٩)

(15) تشيخ ابناري، كمّاب أحاديث الانبياء، باب ماذكر كن بني اسرائيل، الحديث: ٢٢٣ من ٢٢٣م.

عيم الامت ك مدنى مجول

ب بیت کم مجابدین سے کیے ہے کدوہ سفید بال لے کر جہادیں ندجائی یا ان کے لیے جوسفید بالول کی تفاقلت میں مسلمان ہول اودمرے مسلمالوں کے لیے اختیار ہے کہ بال سفیدر محیں یا سیاہ کے علاوہ کو کی اور خصاب لگا تھی اس کی اور توجیبیں بھی ہیں۔ (سرقات وغیرہ) ۲ یعنی بهودی اپنے سرو ڈاڑھی کے بال پیٹے جیسے سفیدر کھتے ہیں تم سرخ یا پیلے کرلیا کرو تا کدان کی مشابہت سے بجو۔اس میں اشار ق فر، پاسمی کہ مسلمان یہود کی مخالفت کے لیے ڈاڑھیاں منڈوا نہ دیں بلکہ اوبیں سرخ کرے اون کی مخالفت کریں۔ یہاں مرقات نے فرما یا کہ جوسفید ڈاڑھی والا کا فرمسلمان ہووہ ضرور نتضاب کرے تا کہ کفرواسلام کے رنگول بیل فرق ہوجائے تکر جو پرانامسلمان ہواس کے لیے سفید ڈاڑھی رکھنامجی درست ہے۔

سے پیوں بیٹ احمد نے حضرت زبیر سے روایت کی ،احمد نے حضرت الس سے بول روایت کی بالوں کا سفید رنگ بدلو اور سیاہ تضاب سے بوكونكدسيده نضاب كفاركاب-مشهوربيب كرسب يهليسياه نضاب نكاف والافرعون تعاد (مرقات)

(مراة المناجيج شرح مشكّة ة المصابح ، ج٢ ، ص ٢٩٨)

(17) متيح مسلم، كمّاب الله س. و الخيم إب إستوب بضفاب الثبيب بصفر قد . . و الخي الحديث: ٨٠ ـ (٢١٠٢) بم ١٢٣٠.

حدیث ۱۸: ابوداووونسائی نے این عباس رضی اللہ تعالٰی عنہمائے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آخرز مانہ میں کچھ لوگ ہوں سے جو سیاہ خضاب کریں سے جیسے کبوتر کے بوٹے، وہ لوگ جنت کی خوشبونہیں یائمیں سے ۔ (18)

#### تھیم الامت سے مدنی پھول

ا \_ ابو تحافہ کا نام عثمان ابن عامر ہے، قرشی ہیں، وقتح مکہ کے دان اسلام لائے اور خلافت فارد تی تک زندہ رہے، ننانو سے سال عمر پائی اسلام لائے اور خلافت فارد تی تک زندہ رہے، ننانو سے سال عمر پائی اسلام چودہ میں وفات ہوئی، حضرت ابو بکر صدیق اور اساء بنت ابو بکر نے روایت کیورہ میں وفات ہوئی، حضرت ابو بکر صدیق اور اساء بنت ابو بکر نے روایت کیوں ۔ (مرقات) جب آپ کو حضور الور نے فر مایا کہ تم لوگوں کیوں ۔ (مرقات) جب آپ کو حضور الور نے فر مایا کہ تم لوگوں نے ابو تی فائد کی تکیف کیوں وی ہم خود الن کے پاس جا کرانہیں مسلمان کرتے۔ (اشعہ)

۲ \_ ثغامہ ایک گھاس کا تام ہے جو بہت سفید ہوتی ہے برف کی طرح، فاری میں اسے درمنہ سفید کہتے ہیں بینی حضرت ابوتی نہ کے سرو ڈاڑھی کے بال ایسے سفید ہتے جیسے ثغامہ گھاس، حضرت ابو بجر صدیق آنہیں اٹھا کر حضور کی خدمت میں لائے ہتے۔ (مرقات)

سے بین ان سراور ڈاؤھی ہیں سابی کے سواہ کی رنگ کا تضاب کردو چنا نچے مہندی سے سرخ نضاب کردیا گیا۔ جن سے کہ سیاہ خضاب مودھورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔ حضرت علی فئی واہام حسن وحسین نے سیاہ نضاب لگا یا ہے گر زینت کے لیے نہیں بلکہ غزوات میں کفار پر رعب طاری کرنے کے لیے کہ وہ لوگ آپ کو بوڑھا نہ بچھ کھی اور آپ پر دلیر نہ ہوجا ہیں ،اب بھی بحالت جہاد غازی کو سیاہ خضاب درست ہے۔ (مرقات) حضورانور نے داڑھی شریف جی بھناب نہ کیا، بھنجور کے بال خضاب کی مدیک سفید نہ ہوئے صرف خضاب درست ہے۔ (مرقات) حضرت ابو بحرصد این میندی اور وسر کی وجہ سے۔ (مرقات) حضرت ابو بحرصد این میندی اور وسر کی وجہ سے۔ (مرقات) حضرت ابو بحرصد این میندی اور وسر کی دوجہ سے۔ (مرقات) حضرت ابو بحرصد این میندی اور وسر کی خضاب منقول خضاب کیا ہے مگر وسر اثنا ہوتا تھا جس سے سیاہ رنگوت نہ ہوتی تھی بلکہ پنت مرخ رنگ ہوتا تھا ہای طرح اور صحاب سے بھی خضاب منقول ہے۔ (اشعہ) (مراق المنائج شرح مشکو ق المصائح برج ایس کا ا

(18) سنن أي دادر، كرب الترجل، باب ماجاء في عضاب السواد، الحديث: ٣٢١٣، جهم ١١٨.

وسنن النسائي ، كمّاب الزينة من أسنن ، باب المحى من الخضاب بالسواد والحديث: ٥٠٨٥ م ١٢٠٠.

#### علیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی اپنی اپنی مراور ڈاڑھی کے بال خالص سیاہ کیا کریں سے جیسے کیوتروں کے پوٹے خالص سیاہ ہوتے ہیں۔ حواصل جیع ہے حوصلہ کی جمعنی معدہ یہاں سینہ مراو ہے بعض کیوتروں کے مینے سیاہ ہوتے ہیں۔

ع الانكه جنت كى مبك يائج سومال كى داه م محسول بموتى ہے يعنى سياد خضاب كرنے والے جنت مل جانا تو كيو اس كے قريب بمى نه پنجيس سے يعنى اولا بعد ميں معانى موكر پنج جاويں محتو دومرى بات ہے (مرقات) يا يہ مطلب ہے كه ميدان محشر ميں جنت كی خوشبواً تى بوگى جومسلمانوں كومسوس ہوگى اس مبك ہے مست ہوكر محشركى شدت بعول جائيں مج محمر بيسياد خصاب كرنے والے محشر ميں بير صدیث ۱۹: تر مذی و ابو داوو و نسائی نے ابوؤر رضی الله تعالی عند سدروایت لی، ار رول الدمنی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے، منہدی یا تتم ہے۔ (19) یعنی منہدی لگانی حائے یا تتم ہے۔ (19) یعنی منہدی لگانی حائے یا تتم ہ

حدیث ۲۰ ابو داوو نے ابن عہاس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دوایت کی، کہ نبی کریم ملّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سامنے ایک شخص گزراجس نے منہدی کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ خوب اچھا ہے۔ پھرایک دوسرا شخص گزراجس نے منہدی اور سمّ کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھرایک تیسرا شخص گزراجس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھرایک تیسرا شخص گزراجس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔ (20)

(19) سنن استريذي، كمّاب السباس، باب ماجاوني الخضاب، الحديث: ٥٩٩- ١٠٠٥، ٢٩٢٠، ١٩٥٠،

تحكيم الامت ك مدنى كھول

ا اس حدیث کی بنا پر بعض حضرات نے سیاہ خضاب جائز کہا، وہ کہتے ہیں کہ مہندی اور وسمدل کر سیاہ رنگ دیتے ہیں اور ان کے طاکر
لگانے کی اجازت دی گئی ہے گئر ہے ولیل بہت ہی ضعیف ہے کونکہ سیاہ خضاب کی صراحة ممافعت کی گئی جیسے کہ اتعوا السواد وغیرہ گئر سیاہ
خضب کی صراحة، جازت کہیں نہیں دی گئی ان جیسی اجادیث سے سیاہ خضاب کی اجازت نہیں نگلتی اون تو یہاں مہندی وسمہ طاسف کی
اجزت ہے ہی نہیں، حدیث کے معنی ہے ہیں کہ بہترین رنگ سفیدی بدلنے کے لیے مہندی اور وسمہ ہے کہ بھی مہندی سے رنگ کرے بھی
وسمہ سے بہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے وسمہ کا رنگ سبز جیسے کہا جاتا ہے کلمہ اسم ہے اور تقل سے اور حرف ہے ایسے ہی ہے اور اگر طانا ہی
مراو ہوت بھی نہیال رہے کہ اگر وسمہ مہندی کے ساتھ آ دھوں آ دھ یا نیادہ طایا جاوے تب سیاہ رنگ و بتا ہے اور اگر کم طایا جاوے تو پخت
مرخ کرتا ہے سیاہ نہیں کرتا سرخ ہائی ہربری رنگ ہوجاتا ہے وہ میں اس مراد ہے سیاہ خضاب کی سخت ممافعت احادیث میں وارد ہے ، سیہ
مرخ کرتا ہے سیاہ نہیں کرتا سرخ ہائی ہربری رنگ ہوجاتا ہے وہ بی بیال مراد ہے ، سیاہ خضاب کی سخت ممافعت احادیث میں وارد ہے ، سیا
مدیث ان احادیث سے متندرض نہیں اگر بیمال سیاہ رنگ مراد ہوتوا حادیث میں تعادش ہوگا۔ (مرقات واشعہ و اسات)

(مراة المناجي شرح مشكوة المصانيح ، ج٢ بس٢٩٣)

(20) سنن أي دادو، كتاب الترجل، باب في محضاب الصغر قاء الحديث: ۳۲۱۴، ج٣٠، كاله

حدیث ان النوار نے الس رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، که رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے منہدی اور کتم کا خضاب ابراجیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔ (21)

حدیث ۲۲: طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے متدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنبما سے روایت کی ، کہ مون کا نضاب زروی ہے اورمسلم کا نضاب مرخی ہے اور کا فر کا خضاب سیابی ہے۔ (22) میں میں میں میں اور مسلم کا عضاب میں کا عضاب میں ہے۔ اور کا فر کا خضاب میابی ہے۔ (22)

حدیث ۲۳ می کریم صلی الله تعالی و مسلم میں عبدالله بن عمرض الله تعالی عنبها سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: الله (عزوجل) کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور حود نے والی (23) اور گودوائے والی یر۔(24)

حدیث ۲۲: میچ بخاری ومسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، انھوں نے فرمایا کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت کود نے والیوں پر اور کودوانے والیوں پر اور بال تو چنے والیوں پر یعنی جوعورت بھوں کے بال توج حکیم الامت کے مدنی بھول کے

ا ای طرح کرمهندی میں تعوز اساوسر تھاجس سے خضاب کارنگ پخترس نے ہوگیا تھا۔ سیاہ کی حدکونہ پہنچ تھا۔ (مرقات) کہذااس سے سیاہ خضاب کی حلت کی ایک حدیث بحق بیں۔ خضاب کی حلت ثابت نہیں ہوئی سیاہ خضاب کی حلت کی ایک حدیث بحق نہیں ترمت کی بہت احادیث ہیں۔ ۲ معلوم ہوا کہ زرد خضاب خضود نے بہت پسندفر مایا۔ (مراة المناجع شرح مشکوۃ المصابع ، ج۲ بھی ۲۷)
(21) الفردوس بما اور الخطاب الحدیث : ۲۷، ج ایس ۵س

(22) المستدرك، كمّا بمعرفة السحابة ، باب الصغرة خضاب المؤمن ... إلخ ، الحديث: ١٢٩٢، جهم م ٢٤٥٠.

(23) يعنى جسم مين سوئى دغيره عيدالكا كراس من شرمه ياسبزه يا نيل بمرف والى-

(24) صبح ابن ري اكتاب اللهاس باب الومل في الشعر والحديث ٤٥١٥ ١٥٥٠ من ١٩٥٨ م

حکیم الامت کے مرنی مجول

ا یان دونوں چیزوں کی شرح پہلے گزرگئے۔واصلہ وہ تورت جوائے سرے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملا کر دراز کرے۔مستوصلہ وہ عورت جو درسری کے سر میں یہ بال جوڑے یا جو اپنے سرکے بال کاٹ کراہے دے ملانے کے لیے یہ دونوں کام حرام ہیں جن پر بعث فرمائی گئی۔واشہہ وہ عورت جو سوئی وغیرہ کے ذریعہ اپنے اعضاء میں سرمہ یا نیل گودوالے جیسا کہ ہندو عورتیں بعض ہندو مرد کرتے ہیں۔مستوشہہ وہ جو دوسری عورت کے گودے دونوں پر لعنت فرمائی حرام کام قاعل و مفعول دونوں کی لعنت کا باعث ہوتا ہے۔ تعیال رہے کہ اگر بالوں میں دھامی کہ اگر کہ اور کے اور کے اور کا جائے اور کرایا جاوے تو جائز ہے جے موباف کہتے ہیں۔(مرقات)

(مراة المتاجيج شرح مشكوة المصابح، ج٢،ص ٣٧٣)

کرابر وکوخوبصورت بناتی ہے ہیں پر لعنت اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتے والیوں پر لینی جوعورتمیں دانتوں کوریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں۔ ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلان فلان فلان میں کورتوں پر لعنت کی ہے، انھوں نے فرما یا: میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر دسول اللہ سٹی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس پر جو کہا ب اللہ میں (ملحون) ہے اس نے کہا میں نے کہا ہوتا واس میں یہ چیز نہیں ملی۔ فرما یا: تو نے (غور سے پر حا ہوتا تو ضرور اس کو یا یا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا:

(وَمَا اللَّهُ مُلُولًا فَكُنُولًا فَكُنُولًا فَكُنُولًا فَكُنُولًا فَكُنُولًا (25)

یعنی رسول جو پچھ شمصیں دیں اے لواورجس چیز سے منع کر دیں اس سے باز آجاؤ۔

اس عورت نے کہا، ہاں یہ پڑھا ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے فرما یا کہ حضور (حملًی اللہ تعالٰی علیہ فامہ وسلم) نے اس سے منع فرما یا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعداس عودت نے یہ کہا کہ ان میں کی بعض باتیں تو آپ کی لی بی میں بھی ہیں ۔ عبداللہ بن مسعود نے فرما یا اندر جا کردیکھووہ مکان میں گئی پھر آئی، تو آپ نے فرما یا کیا دیکھا؟ اس نے کہا سیجے نہیں دیکھا۔ عبداللہ نے فرما یا اگر اس میں یہ بات ہوتی تو میرے ساتھ نہیں رہتی۔ یعنی ایس عودت میرے کھر میں نہیں رہتی۔ یعنی ایس عودت میرے کھر میں نہیں روسکتی ہے۔ (26)

(25) پ۲۸،الحشر: ۷،

(26) متح مسلم، كتاب اللباس، بابتريم بغن الواصلة والسنو صلة ... الخ ، الحديث: ١٢٠ ـ (٢١٢٥) بم ١٤٥٥ حكيم الامت كي مدنى بجول

ا معتفدجات بنا ہے فلج س، فلج اس کورکی یا کشادگی کو کہتے ہیں جو دو دائنوں کے درمیان ہوتی ہے، بعض مورتی مشین کے ذرایعہ
اینے دانت پنے کروا کر درمیان میں جھریاں کرائٹی ہیں اے اپنے لیے حسن وخوبصورت تصور کرتی ہیں یہ جرام ہے، اس سے دائت بھی خراب ہوجاتے ہیں چر خوندا پانی کرم چائے یا دور وشیس فی سکتیں دائتوں میں لگتا ہے۔ للحسن کا تعلق یا توصرف متفلجات سے یا خراب ہوجاتے ہیں چر خوندا پانی کرم چائے یا دور وشیس فی سکتیں دائتوں میں لگتا ہے۔ للحسن کا تعلق یا توصرف متفلجات سے یا والشہات اور متعمدات اور متفلجات تینوں سے ایعنی جو جورتی پر تینوں کام خوبصورتی کے لیے کریں واقعتی ہیں جو مجبور اکسی والشہات اور متعمدات اور متفلجات تینوں سے ایعنی جو جورتی پر تینوں کام خوبصورتی کے لیے کریں واقعتی ہیں جو مجبور اکسی

مرض کی دجہ ہے کریں اکیس معاتی ہے۔ ۳ نیال رہے کہ تبدیلی خلق اللہ دوطرح کی ہے: ایک شرغا جائز دوسری حرام۔ چٹانچہ خنند کرنا ، ناخن کٹواٹا، موجھیں ترشوانا ، تجامت کرانا ان میں بھی تبدیلی خلق النہ تو ہے تحراس کا تھم ہے اور یہ نہ کودہ چیزیں دانت پٹلے کرانا وغیرہ تبدیلی خلق اللہ ہے تحرحرام، یہال حرام تبدیلی سے حدیث ۲۵: می بخاری میں ایو ہر برہ رضی اللہ تعالٰی عند ہے مردی، کہرسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر بدخن ہے یعنی نظر لگنا میچ ہے ایسا ہوتا ہے اور گود نے سے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) نے منع فرمایا۔(27)

مراد ہے یعنی چونکہ اس حرکت میں حرام تبدیلی ہے لبذا بیمنوع ہے۔(افعۃ اللمعات)

ہے۔ بعنی مسلمان پرلعنت جائز نہیں توتم نے ان مسلمان عورتوں پرلعنت کوں کی تم نے محانی رسول ہو کر ایسی جرامت کس بنا پر کی۔

۵۔ یعنی میں نے خود ایک طرف سے ان پر احنت نہیں کی بلکہ اللہ رسول نے لعنت کی ہے میں تو ان احدنوں کا ناقل ہول احنت رسول تو میں

نے خودسی ہے لعنت الله قرآن مجید سے معلوم کی ہے لبدا میری بالعنت برحق ہے لبدا میر عدیث مرفوع ہوگئی۔

لا یعنی اس کے متعلق عدیت مدیث تو ہوگی جو میں نے زین ہوآپ نے بن ہو کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ حاضر رہنے تنظیم قرقر آن کریم تو مقرر ومعین ہے میں اے دن رات پڑھتی ہوں میں نے کسی آیت میں ان مورتوں ادران پرلعنت کا ذکر خد دیکھ میں اس میں آپ کوسچا کہتے مان لوں لومین ہے مراد قرآن مجید کی جلد کے دو مجتے ہیں جن کے چھ میں قرآن مجید ہوتا ہے مراد ہے سارا قرآن مجد۔

ک\_مطلب بیہ ہے کہ اگرتم قرآن مجید خورسے پڑھتیں سمجھ ہو جوکرتوتم کواس میں بیاحنت ال جاتی اورتم میری تعمد این کرویتیں۔ ۸ سبحان اللہ اکیسا ایمان افروز شاندار استنباط ہے اس آیت سے بیٹابت فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام منع فرماتی ہوئی چیزیں قرآن مجید کی ممانعت میں وافل ہیں اور صفور نے تو ان ہے منع فرمایا ہے لہذا قرآن نے بھی بہیں منع فرم یا حضور کی لعنت خدر تعالی کی لعنت ہے۔ (مرقات )لہذا حضور کی رحمت وکرم دب تعالٰی کی رحمت ہے۔

4 \_اس حدیث کو احمد، ترفدی ابن ماجه، ابوداؤد، نسائی نے مجی روایت کیا۔ (مرقات) اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ حدیث کے احکام کو قرآن کی طرف نسبت کر سکتے جیں کہ کتاب قرآن خاموش قرآن ہے معنور سلی اللہ علیہ وسلم ہو لتے ہوئے قرآن ہیں، بندا کہد سکتے ہیں کہ نماز کی تعداد دمقد ارزکو ق کی مقداد ہی دغیرہ سب کچھ قرآن جی ہے کیونکہ بیصنور نے بتادیے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٢ بم ٢٧٣)

(27) منج ابغاري، كمّاب الطب، باب العين فق ، الحديث: • ٣٢ه، ج٣٣٠.

حکیم الرمت کے مدنی پھول <sub>.</sub>

حدیث ۲۶ :سنن ابوداود میں این عباس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا، بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال تو چنے والی اور تو جوانے والی اور گود نے والی اور گودوانے والی پرلعنت ہے، جبکہ بیاری سے بہ نہ کیا ہو۔ (28)

صدیث ۱۲۷: ایو داود نے روایت کی، کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعافی عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں جج کیا در منبر پر چڑھ کر بالوں کا مجھا جو سپائی کے ہاتھ میں تھا لے کرکہا اے اہل مدینہ تھھا رہے عالم کہال ہیں؟ ہیں نے رسول الندسکی اللہ تعافی علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعافی علیہ والہ وسلم) اس سے منع فرماتے ستھے بینی چونی میں بال جوڑنے سے اور حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) یہ فرماتے ستھے کہ بنی اسرائیل ای وقت ہلاک ہوئے جب ان کی مورتوں نے یہ کرنا شروع کردیا۔ (29)



٣ \_ اللي عرب كاعقيده تفاكه كورنے سے نظرتين لكن اور كلي بولى نظر دفع بوجاتى ہے اس ليے حضور انور نے اس سے منع فرما يا كه بيا خلاف عقل اور عقيده باطل ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصافع، ج٢ م ٢٥٥)

<sup>(28)</sup> سنن أي داود، كمّاب الترجل، باب في صلة الشعر، الحديث: • ١٥٨، ج ما من ١٠١٠.

<sup>(29)</sup> الرجع السابق والحديث: ١٩٦٧م جهيم ١٠٥٠

## مسائل فقهيه

مسئلہ ا: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کرعورت اپنے بالوں میں گوند سے بہرام ہے۔ حدیث میں اس برلانت آئی بلکہ اس بر بھی لعنت جس نے کئی ووہری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوند می اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئ خود اس عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ تا گئی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی جمانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف (1) بنانا جائز ہے اور کلاوہ میں تو اصلاً حرج نہیں کہ بیہ بالکل ممتاز ہوتا ہے۔ اس طرح گود نے والی اور گودو انے والی یا ریتی سے وانت ریت کرخوبصورت کرنے والی یا دومری عورت کے دانت ریت کرخوبصورت کرنے والی یا دومری عورت کے دانت ریت والی یا موجنے (ایعنی بال اکھاڑنے کا آلہ) سے ابرو کے بالوں کوئوج کرخوبصورت بنانے والی اور جس نے دومری کے بال نوچ ان سب پرحدیث میں لعنت آئی ہے۔ (2)

مسئلہ ۲: لڑکیوں کے کان ٹاک حیبیرنا جائز ہے اور بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور ڈریا (3)

اعلی حضرت ، امام البسنت ، مجدودین ولمت انشاه امام احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فناوی رضویه شریف بیس تحریر فرمات نش : عور توں کونتے یا بل آ کے لئے ناک چید ما جائز ہے جس طرح بالوں ، بالیوں ، کان کے کہنوں کے لئے کان مجید تا ،

قى الدراله ختار لا باسبقب اذن البنت استحسانا ملتقط وهل يجوز فى الانف لمرارة المخصاقال العلامة الطحطاوى قلت وان كان هما يتزين النساء به كها هو فى بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط وقال العلامة السندى إنها فى قدن تص الشافعيه على جوازة الانقلهما العلامة الشامى عواقراقول: ولاشك ان ثقب الاذن كان شائعا فى زمن النبى صلى تعالى عليه وسلم وقد اطلع صلى الله تعالى عليه وسلم ولم يتكرة ثم لم يكن الا ايلام الدرينة فكذا هذا بحكم الهساواة فعيت جوازة بدلالة النص الهشترك فى العلم بها المجتهدون وغيرهم كما تقرر فى مقررة.

در عنار میں ہے کہ اڑکی کے کان جھیدنے میں بطور استخسان کوئی مضا اُقتہ جیس کیا ناک جھیدنا بھی جائز ہے۔ میں نے اس کونبیں و یکھا، لیکن علامہ طحطاوی نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر بیرکام حورتوں کی زیبائش میں شائل ہے جیسا کہ بعض شہروں میں رواج ہے تو چر بیہ ہے

<sup>(1)</sup> بانول میں دھا کرنگا کرائیں دراز کرنا موباف کہلاتا ہے۔

<sup>(2)</sup> الدرالحار التاب العظر والالاحة فصل في النظر والسروج من ١١١٠.

<sup>(3)</sup> لین کا نوں کی کو میں بہننے کا جھوٹا ساز بورجس میں عام ظور پر صرف ایک سوتی ہوتا ہے۔

یہناتے ہیں بہنا جائز ہے بینی کان چید وانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنا نا بھی ناجائز۔(4) مسکلہ سا:عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں منہدی لگانا جائز ہے کہ بید ذینت کی چیز ہے، بلاضر ورت چیوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں منہدی لگانا نہ چاہیے۔(5) لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں لگاسکتے ہیں جس طرح ان کوزیور پہنا سکتے ہیں۔

بالیوں کے لئے کان چھید نے کی طرح کا عمل ہے۔ اور علامہ سندھی مدنی نے فرمایا شوافع نے اس کے جائز ہونے کی تعریح کی ہے۔ ان ووٹوں ہاتوں کو علامہ شامی نے قتل کرنے کے بعد برقرار رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں اس عمل کچھ شک تبیل کہ کان چھید نا حضور ملی اللہ تعلٰی علیہ وسم سے عہد مہارک میں متعارف اور مشہور تھا اور حضور پاک منی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس پراطلاع پائی گرمم افعت نہیں فرمائی، یدد کھ پہنچانا، صرف زیب وزیبت کے لئے ہوگا، اور اس طرح یہ بھی ہے کیونکہ دوٹوں کا تھم مساوی ہے۔ ہیں اس کا جائز ہونا دلالت نص کی بنیا د پر ثابت ہوگیا اس علم سے جس میں جبہتہ وفیر مجہد مشترک ہیں جیسا کہ یہ بات اپنے کل جس ثابت ہو چک ہے۔ (ت)

(ا\_دره تاركتاب العظر والاباحة نصل في البيخ مطبع مجتبائي والله ۲۵۲/۲۵۲) (۲ ما شيه الطحطاوي على الدرالخيار كتاب العظر والاباحة نصل في البهيع وارالمعرفة بيروت ۴/۲۰۱) (روامحتار كتاب العظر والاباحة نصل في البيع دارا حياء التراث العربي بيردت ۲۷۰/۵)

اور وہ صرف ایک امر مہار ہے فرض واجب سنت اصلانیں ہاں جو مباح بہتیت محودہ کیا جائے شرعاً محود جوجاتا ہے جیسے مسی لگانی کہ مورت کو مہارج ہے اور اگر شوہر کے لئے سنگار کی نیت سے لگائے تو مستحب کہ یہ نیت شرعاً محود ہے۔ اور جب کہ یہ امر ذبور ہائے گان چھید نے کان چھید نے سے کہ خاص زباند اقد دسلامہ علیہ نے جائز چھید نے جائز معلوات الله دسلامہ علیہ نے جائز معرد رکھا بھی والدت تا ہت تو اس کے لئے ایش ماران واجس کی مسلمان اچھا کہیں تو وہ اللہ تعالی کے زود یک اچھا ہوتا ہے۔ ست کی طرف رجوع کی حاجب تیں فان اللہ ہت بدلالۃ اعس کا ان بہت بلعم۔ (فادی رضویہ، جلد ۱۶۳ می سام اس رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(4) ردامخار، كتاب الحظر والرباحة ، فعل في البيع ، ج ١٩٣٠.

(5) الغتادي المعندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب العشر ون في الزينة ، ج ١٩٠٥م ٥٠٠٠

اعلى حضرت، امام المسنت، مجدود من وطب الثاه امام اجروضا خان عليوجة الرحمي فآوى رضوية ريف ش تحرير فرات من المستد، مودكوته في ياتو عبد بلا مراكة في المستحد عبد مراكة قبل عبد المستحد عبد مراكة قبل عبد المستحد عبد المستحد المحناء سنة في للنساء ويكون لغيرهن من الرجال الا ان يكون لعذر لاله تشبه بهن الما اقول: والكواهة تحريمية للحديث المهار لعن الله المهتشبهان من الرجال بالنساء فصح التحريم لعد الاطلاق شمل الاظفار اقول: وفيه نص الحديث المهار لو كنت امرأة لغيرت اظفارك بالمناء الما ثنيا العدو فاقول هذا اذا الاظفار اقول: وفيه نص الحديث المهار لو كنت امرأة لغيرت اظفارك بالمناء الما ثنيا العدو فاقول هذا اذا لمديقه شيئ مقامه ولاصلح توكيبه مع شيئ ينفي لونه واستعمل لاعلى وجه تقع به الزينة (١ مرقاة الفاق مرح أمثان قرات المام فصل في المام من المردس المناء المستحدل المناء عائش رضى الذعنها ١٠ (١٠٢٠) ...

مسئلہ کہ: عورتنی انوی چو ایوں میں ہوت ( لیعن جیشے یا کا پنج کے دائے) اور چاندی سونے کے دانے نگاسکتی بیں۔(6)

مسکلہ ۵: پتھرکا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصد زینت مردکو لگانا کروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہوتو کراہت نہیں۔(7)

مسکلہ ۲؛ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں اورغیر ذی روح کی تصویر ہے مکان آ راستہ کرنا جائز ہے میسا کہ طغر سے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔ (8)

مسکلہ کہ: محرمی سے بیچنے کے لیے حس یا جواسے کی نمٹیاں (9)لگانا جائز ہے اور اگر بھبر کے طور پر ہوتو نا جائز ہے۔ (10)

مسئلہ ۸: بیخص سواری پر ہے اور اس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے جیں اگر محض اپنی شان و کھانے اور تنکبر کے لیے ایسا کرتا ہے تومنع ہے۔(11) اور ضرورت سے ہوتو حرج نہیں مثلاً بیہ بوڑھا یا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گا یا ساتھ والے کسی طرح اسکے پیدل چلنے کو گوارا ہی نہیں کرتے ، جبیا کہ بعض مرتبہ علما و مشائع کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل

مہندی لگانی عورتوں کے لئے سنت ہے لیکن مردول کے لئے عروہ ہے جرجکہ کوئی عذر ہو ( تو پھراس کے استعال کرنے کی مخوائش ہے) اس کی وجہ ہے کہ مردول کے مہندی استعال کرنے ہیں عورتوں سے مشابہت ہوگی اوراتول: ( پیس کہتا ہوں) کہ بیکرا ہے تو کی ہے گزشتہ صدیث پاک کی وجہ سے کہ مردول کے مہندی استعال کرنے ہیں البندا تو یہ بینی صدیث پاک کی وجہ سے کہ جس میں بیدا یا ہے کہ اللہ تعالٰی نے ان مردول پر لعنت فرمائی جوعورتوں سے مشابہت افتیار کریں، البندا تو یہ بینی کر است تحریک جو کرتوں سے مشابہت افتیار کریں، البندا تو یہ بینی کر است تحریک جو کرے اور اطلاق (الفاظ صدیث) نا فنول کو بھی شامل ہے۔ اقول: ( میں کہتا ہوں) اس میں بھی گزشتہ صدیث کی صراحت موجود ہے ( صدیث: اگر کوعورت ہوئی تو ضرور اپنے سفید نا فنول کو مہندی لگا کر تبدیل کردیتی) رہا عذر کا استثناء کرنا، تو اس کے متعلق میری صواحد یہ ہو ہے کہ ( عذر ایس دفت تسلیم کیا جائے گا کہ ) جب مہندی کے قائم مقام کوئی دوسری چیز نہ ہو، نیز مہندی کسی ایسی دوسری چیز نے ہو، نیز بہور دورا در مان جورائ کے وزائل کروے۔ اور مہندی استعال میں بھی محن ضرورت کی بنا پر بطور دورا در علی جورائ کے وزائل کروے۔ اور مہندی استعال میں بھی محن ضرورت کی بنا پر بطور دورا در علی جورائی ہو، زیب وزینت اور آرائش مقعمود نہ ہو۔ ( ت ) ( فاوی وضورہ جلد ۲۲ میں ۵۳ میں موروز بھی۔ )

- (6) الفتاوى المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب العشر ون في الزينة ، ج 6 م 09 سو
  - (7) الرفع المايق.
  - (8) الرجع السابق.
- (9) يعنى مخصوص كلماس كا پرده يا قنات دروازول وغيره پرلكا كراس ير پاني چيز كتے إلى، تا كه شندك عاصل مو
  - (10) الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب العشر ون في الزينة ، ج٥٩ م ٣٥٩.
    - (11) المرجع السابق من ٢٠٠٠

جلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے ہیں ویتے ، اس میں کراہت نہیں جبکہ اپنے دل کو قابو ہیں رکھیں اور تنگبر نہ آنے دیں اور محض ان لوگوں کی دلجو کی منظور ہو۔

مسکلہ 9: مرد کو داڑھی اور سروغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے تکر سیاہ خضاب لگانا منع ہے ہاں مجاہد کو سیاہ خضاب بیمی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے البیت بیٹھے گی۔ (12)

多多多多多

# نام رکھنے کا بیان

الدمز وجل فرما تابي:

ا ہے ایمان والو! ایک گروہ دومرے گروہ ہے متخراین نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ بدادن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتیں مورتوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے متخراین نہ کر ہے۔ بداگاؤ اور برے لقبوں سے نہ پکارو، ایمان کے بعد فسوق برانام ہے اور جو تو بہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

#### 多多多多多

(1) ١١٢٦ تجر ت: ١١١

اس آیت کے تحت منم شہر میں مولانا میر محرفیم الدین مراد آبادی علیہ الرحیۃ ارشاد فریاتے ہیں کہ اس آیت کا نزول کی واقعوں میں ہوں پہلا واقعہ میہ کہ ٹا بت این قبس بن طفاس و تقلی خاصت تھا جب وہ سیّد عالم ملی اللہ علیہ والروسلم کی مجل شریف میں حاضر ہوتے توصی ہائیں واقعہ میں ہوگئی اور بھل کے بھار خالی کردیے تا کہ دہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک س سیس ، ایک روز انہیں حاضری میں ویر اور کا اور بھل شریف خوب بھر گئی ، اس وقت ٹابت آئے اور قاعدہ بی تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجل میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھوا رہا تابت آئے اور قاعدہ بی تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجل میں جگہ دوجگہ میاں تک کہ حضور کے قریب بی تھے میں تک کہ حقور وہ کہ ایس میں کہ کہ جگہ دوجگہ میاں سیک کہ محمد دوجگہ میاں سی محمد کے تو گوں کو ہٹاتے ہوئے وہ رہولی کر بھی اللہ علیہ دو تھا ہوا کہ اور جب وان تو جب وان تو تاب سے بھی کہ کہ جگہ دو ، اس نے کہا تہمیں جگہ سی میں کہ کہ جگہ دو ، اس نے کہا تہمیں جگہ سی میں کہ کہ جگہ دو ، اس نے کہا تہمیں جگہ سی میں کہ کہ جگہ دو ، اس نے کہا اس نے کہا میں وائی وہ بٹانے ہوئی وہ خوا ہوئی کے اور وہ سے وہ کہا گا اس پر اس شخص نے شرم سے سرجھکا بیا اور اس نے کہا اس نے کہا میں فلال شخص ہوں ، ٹابت نے آئی کہاں کا نام لے کر کہا فلائی کا لوکا اس پر اس شخص نے شرم سے سرجھکا بیا اور اس کے تی بھی اس کا نام لے کر کہا فلائی کا لوکا اس پر اس شخص نے شرم سے سرجھکا بیا اور اس کے تن بھی اس کا نام میں کو خور میں کو تو میں کا تو میں ہوں ، ٹابت وہ کہیں کیا تو میں ہیں کا دور نرایا گیا کہ کہیں کی اس کی مال وار غریبوں کی بٹنی نہ بتا کی ، نہ جہائی کی جس کی آئی میں عیب ہوں۔

#### احاديث

حديث ا: بيبق في ابن عباس رضى الله تعالى عنهما سے روايت كى ، كدرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم في فرمایا: اولاد کا والدیربیش ہے کہ اس کا اچھانام رکھے ادر اچھا ادب سکھائے۔(1)

حديث ١: اصحاب سنن اربعد فعبر الله بن جراد رضى الله تعالى عنه عنه روايت كى ، كه رسول التد ملى الله تعالى

عليد وسنم نے فرمايا: اپنے بھائيول كوان كے اجھے نامول سنے بكارو برے القاب سے نہ بكارو۔(2) حدیث سا: سی مسلم میں ابن عمر رضی الله تعانی عنبها سے روایت ہے، که رسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم نے

فرمایا جمهارے ناموں میں اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ بیارے نام عبداللہ دعبدالرحن ہیں۔(3) حدیث ہم: امام احمد وابو داود نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ردایت کی کہرسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرما یا کہ قیامت کے دن تم کوتمھارے نام اورتمھارے بابوں کے نام سے بلایا جائے گا، لہذا اجھے نام رکھو۔ (4) حديث ٥: ابوداور نے الى وہب جشمى رضى الله تعالى عندے روايت كى ، كدرسول الله ملى الله تعالى عليه وسلم نے

> (1) شعب الإيمان، باب في حقوق الأولاد والأعلين والحديث: ٨٦١،٥٨، ٢٠٩٠م. وكنزالعمال مركماب النكاح ، رقم: ١٩٨٨ ٢٠، ج ١١ مساكاه

> > (2) كنزالعمال، كماب النكاح، رقم: ١١١٥ ١١، ١٢٥، ١٢٥،

(3) صحيح مسلم، كتاب الأداب، بأب النص عن التكني بأني القائم ... إلخ، الحديث: ٣- (٢١٣٢) بم ١٤٧١.

عليم الامت كي مدنى بحول

ا یہ نام اس کیے پیارے ایں کدان جس اپنی عبدیت کو رب کی طرف نسبت کیا گیا ہے تو اس میں وونوں چیزوں کا اظہار ہے اپنی عبریت،اللد کی ربوبیت لینی انبیاء کرام کے نامواں کے بعدیہ نام رب کو بہت پہند ہیں۔سب سے بہتر سیرے کد کسی نی کے نام پر نام ر کھے،اس کے بعد میہ بہتر ہے کہ میہ نام رکھے۔ یہ مال عبداللہ اور عبدالرحمن بطور تمثیل فرمائے سکتے اساء الہید میں ہے کسی کی فرف عبدیت کی طرف نسبت کرے بہتر ہے۔ خیال رہے کہ ملا جملہ کے نام پر نام رکھنا ممتوع ہے لہذا کی چیز کا جریل یا میکا بُٹل نام ندر کھوجیہا کہ حدیث میں ہے۔ (مرقات)چانچے بخاری نے ایک تاریخ میں ایک حدیث نفل کی کہنیوں کے نام پر نام رکھوٹرشنوں کے نام پر نام ندر کھو۔ (مراة المناجح شرح مشكوة المصابح، ج٢ بم ٥٨٩)

(4) سنن أي داود، كمّاب الأدب، باب في تغيير الاسماء، الحديث: ٨ ٩٣ ٨، ج ٣ م، ص ١٩٧٣ و

شرج بهاد شویعت (صر تازدم)

فر ما یا: انبیاعلیم السلام کے تام پر تام رکھواوراللہ (عزوجل) کے نزدیک نامول میں زیادہ پیارے نام عبداللہ وعبد الرحمن بیں اور سیجے نام حارث و امام بیں اور حرب ومُرّ ہ برے نام بیں۔(5)

صدیث ۲: ویلی فی سفے دعترت عائشروسی الله تعالی عنها سے روایت کی ، که رسول الندسلی الله تعالی علیه وسلم نے فر مایا: المچھوں کے نام پر نام رکھواور اپنی حاجتیں استھے چیرہ والوں سے طلب کرو۔ (6)

صدیث ک: سی بخاری ومسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہ رسول الله سالی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نر ما یا: میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نه کرو، کیونکه (میری کنیت ابوالقاسم محض اس وجه نبیس که میرے صاحب زادہ کا نام قاسم تھا بلکہ) میں قاسم بنایا گیا ہوں کے تھارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔ (7)

(5) المرجع السابق الحديث: + 40 س، جسم م ساكس.

### حكيم الامت كے مدنی محول

اے حضرات انبیا وکرام کے نام پر نام رکھوفرشتوں کے نام پر نام ندر کھوکسی کا نام جریل یا عزرائیل ندر کھو بوں ہی جاہیت کے نام ممنوع ہیں میے کلب، تمار عبدالشمس وفیرہ کربیام ممنوع بیں ان کا اڑ بھی برا ہوتا ہے۔ (مرقات)

السديون بى عبدالكريم عبدالرجيم وغيره منيال رب كدان نامون كى محبوبيت انبياءكرام كے ناموں كے مقابله بين نبيس بلكه ب معنى نامون کے مقابل ہے۔

سل کیونکہ حارث کے متنی ہیں کماؤ، حرث کہتے ہیں کمائی کو مام کے متنی ہیں قصد وارادہ کرنے والا، جم کہتے ہیں ارادہ کو ۔کوئی مخض کمائی یا اراده سے خالی بیس ہوتالبذاریام بہت سے بیں نام مطابق کام کے بیں۔

س کے دنکہ حرب کے معنی میں جنگ وخوزیزی مرہ کے معنی ہیں جنگزالویا کڑوی طبیعت کا آدبی مرہ شیطان کا نام بھی ہے۔ (مراة السناجيح شرح مشكوة المصانيخ، ج٦ مِس ١١٨)

(6) المستدالقردوس، الحديث: ۲۳۲۹، ج٢،ص ۵۸.

(7) منتج ابناري، فرض أفمس ، باب تولد تعالى ( قان لله مُحمّد وللرسول) يعنى للرسول تسم ذلك، الحديث: ١٦ إس ٢٦ بس ٢٠ م.

ا یعنی اللہ کی ہر نعمت تقلیم میرے ہاتھ سے ہوتی ہے دنیادی نعمت ہو یا اخروی اس لیے حضر ت محابہ نے بارش، جنت، آ تکھیں ، دولت ، اولا دحضور سے ما تکی بیں جب جنت ہی حضور سے ما تک لی تو دیگر چیزی بدرجہ اولی حضور سے ما تکی جاسکتی بیں اس کے لیے کہ ہوری کتاب سلطنت مصطفی اور جاء احق کا مطالعہ کرو۔ دوسری روایت علی ہے اللہ انتقام ندانلہ کی عطا مقید ہے نہ حضور کی تقتیم رب فروتا ہے: "أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضَلِهِ" بِعَضَ عَلاء فرماتے ہیں کہ بیممانعت حضور کی حیات شریف میں تھی بعد و فات ہر طرح اج زت ہے خواو حضور انور کا نام رکھے یا آپ کی کنیت یا دونول جمع کردے کدنام رکھے تھے، کنیت رکھے ابوالقاسم ،اس کے ہے

حدیث ٨: سيح بخاري ومسلم ميں انس رضي الله تغالی عنه ہے مردي، كه ني كريم ملى الله تعالى عديه وسلم بازار ميں تے، ایک مخص نے ابوالقاسم کہد کر پکارا۔حضور (صلّی الله تعالٰی علیه فالبرسلم) اس کی طرف متوجه ہوئے۔اس نے کہا، میں نے ابن شخص کو پکارا، ارشاد فرمایا: میرے نام کے ساتھ نام رکھواور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرد۔ (8) حدیث 9: ابو داود نے حضرت علی رضی الله تعالی عنه سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول الله! (صلّی الله تعالی علیه فالبه وسلم) اگر حضور کے بعد میرے لڑا پیدا ہوتو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کرون؟ فرمایا: پال-(9)

متعلق اور بہت سے تول ہیں ہے، ہی تول توی ہے جوہم نے عرض کیا کہ بیٹھم حیات شریف میں تغا۔ (مرقات داشعہ) معفرت علی تے صفور کے بعد اپنے بینے کا نام محمد کنیت ابوالقاسم رکمی جنہیں محمر ابن خنفیہ کہا جاتا ہے اور انہوں نے حضورے مہلے پوچھا تھا کہ کیو ہیں آپ کے بعد ا بين كسى بينے كا نام محر، كنيت ابو القاسم ركھ سكتا ہوں فرمايا تھا ہاں۔ خيال رہے كه اگر قاسم قوى بوتنسيم بمى توى بوتى ہے، دول ، جرسه، رہا، ٹیوب ویل، در یا باول سب ہی پانی تقلیم کرتے ہیں مگران کی تعلیموں میں جوفرق ہے وہ معلوم ہے۔ سارے نبی اللہ کی تعلیم كرتے تھے حضور بھى تنتيم كرتے ہيں حضور كى تنتيم بہت توى ہے،تمام امتول بيں وضوتھا تكر اعضاء كا چكنا حضور كى امت كے وضو سے ہے، پانچ نمازوں کا ثواب پچاس ہے، کیوں، اس لیے کہ بیضور کی تقسیم سے کمی بیں اب پڑھوانا کہ المبعطی وانا القاسم۔ (مراة المتاني شرح مشكوة المصافح بيع ٢ إس ٥٨٨)

(8) منجح ابخاري، كتاب الليوع، باب ماذكر في الاسواق، الحديث: ٢١٢٠، ج٢، ص ٢٠٠٠

علیم الامت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا سے معض کا نام ابوالقاسم تفااس نے اسے لکارا۔

٢ \_مقصد بير ہے كداكر بزاروں كے نام محر مول تو دحوكہ ند موكا كيونكہ حضور كو مرف نام سے پكارنا حرام ہے، اب جوحضور كو يكارے كا وہ یارسول امتد کے کا یو محمد تندیجے گاءاگر یا محرکہ کر بکارے گا تو کسی اور محرکو بکارے گا نہ کہ حضور کو، اللہ تعالی سنے ہمارے حضور کو نام لے کر نہ پارایا ایھا النبی یا ایھا الرسول سے بکارالہذا نام کے اشتراک میں شدو دموکہ نہ ہوگا کنیت کے اشتراک میں ضرور دموکا ہوگا۔(مرقات )کہذا صدیث واضح ہے۔ یس حضور انور کو یا ابا القاسم کھہ کر پکار سکتے ہیں کہ مید عضور کا لقب ہے جیسے رسول اللہ ملی . ملدعلیہ وسلم نی الندنگر یا محد کہ کرنہیں پکار سکتے کہ مخد حضور کا نام شریف ہے ،دیکھومرقات حضور انور کے بڑے صاحبزادے کا نام قاسم تھا اس نام سے آپ كى كنيت ابوالقاسم بهونى \_ (مراة المناجي شرح مشكوة المصافح، ٢٩٥٥)

(9) سنن أي داود، كمّاب الردب، باب في الرقصة في الجمع بينهما، الحديث: ١٣٩٧ء، ج ١٩٩٠م.

تھیم الامت کے مدفی مچول

۔ ۔ آپ محمد بن علی ،بن ابی طالب ہیں، کنیت ایوالقاسم ہے،آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر محتقیہ ہیں لیعنی بن کنتفیہ قبیلہ کی ہیں، ←۔ ، \_ آپ محمد بن علی ،بن ابی طالب ہیں، کنیت ایوالقاسم ہے،آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر محتقیہ ہیں لیعنی بن محتفیہ قبیلہ کی ہیں، ←۔

عدیث ۱: ابن عسا کر ابوامامرض الله تعالی عندسے رادی، کهرسول الله تعالی علیه وسلم فرماتے بیں: جس کے لڑکا پیدا ہواور وہ میری محبت اور میرے تام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محدر کھے (10)،

خلافت مدلیق میں گرفآر ہوکر جنگ بمامہ ہے آئمی والم ہواکیا ہی جمری میں آپ کی وفات ہوئی، چھپن سال عمر پائی، مدید منورہ میں دنن ہوئے ،خود تا بھی بیل اور آپ کے بیٹے ایرائیم تنع تا بعی انہی نے آپ سے پچھا حادیث روایت کیں۔

ا بینی حضرت علی سرتفی نے حضور انور سے پوچھا کہ اگر آپ کی وفات کے بعد فاطمہ ذہرا یا کسی اور بیوی سے بررالز کا پیدا ہوتو کیا اس کا علمہ محمد مجھا کہ اگر آپ کی وفات کے بعد دونوں کا اجتها ع جائز ہے۔ بعض لوگوں کا علم محمد مجھا کہ ایک معلوم ہوا کہ حضور کی دفات کے بعد دونوں کا اجتهاع جائز ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ بید حضرت علی کی خصوصیت ہوتی تو حضور کی حیات شریف جس بھی آپ اہر پرعمل فرما لیتے سے کہا کہ بید حضرت علی کی خصوصیت ہوتی تو حضور کی حیات شریف جس بھی آپ اہر پرعمل فرما لیتے معضرت حسین کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢، من ٢٠٠)

(10) امل حضرت المام المسنت المجدودين وطّت الشاه المام الحررضا فان عليه وحدة الرحن فآدى رضوية ريف بين تحرير فرمات بين :

ادرهم واحمد نامول سن نفائل بين تواحاديث كثيره عظير جليله وارد بين : حديث (۱) صحيمين ومستداحر وجامع ترذى وسن ابن ماجه بين حضرت الس (۲) صحيمين وابن ماجه بين المحدود مين الله تعالى عليه ولا تدكنوا به كنديتي المهم ميرك نام برنام ركع وادرميرى كثيت ندر كهور والمحدود والمحتلى عليه والمحتل الله والمحتل ولا تدكنوا به كنديتي المهم المحدود والمحتل المادب باب المعي عن المحتل المادب باب المعي عن المحتل المحدود والمحتل المحدود والمحتل المحدود والمحدود والمحدود

من ولدله مولود فسها المحمد احبالي وتاركاً بأسمى كأن هو ومولود الجنة "...
جمس كراز كابيدا بوزاوره ميرى محبت اورميرے نام باك سے تيرك كے لئے اس كانام محدر كے وہ اور اس كالز كا دونوں بہشت ميں جس كراز كابيدا بوزاد الرائعي من الى المدهديث ٢٥٢٢٣ موسسة الرساله بيروت ٢٦/ ٣٢٢)
جائم خاتم لحفاظ جلال الملة والدين سيوطى قرماتے إلى : هذا المثل حديث ورو فى حدّ الباب واستاده حسن الله جمس تدرحد يثير اس باب ميں أم ميسب جي بہتر ہے اوراس كى سندسن ہے۔

المروالحتار بحواله الميوطي كماب الحظر والاباحة تعل في الهج واراحيا والتراث العربي بيروت ٢١٨/٥) -

وبازعه تلهین دالشامی بمارده العلامة الزرقانی فراجعه ان کے شامی شاگردنے اس می زاع کیا کہ س کوعلام در ان نے ترکیا تھا لہذا اس کی طرف رجوع کریں۔ (ت)

حدیث (۵) حافظ ابوطام سنقی وحافظ ابن بکیر حضرت انس رضی الله تعالٰی عند نے راوی، رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله دسلم فرماتے ہیں: روز قیامت ووقحض حضرت عزیت کے حضور کھڑے گئے جائیں محے تھم ہوگا آئیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں مے: اللی! ہم کس ممل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کو کی کام جنت کانہ کیا۔

ربىء وجل فرمائے گا: ادخلا الجنة فأنی الیت علی نقسی ان لاید خل النار من اسمه احمد و محمد ۲۰۰۰ بنت بین جادیس نے طف قرمایا ہے کہ جس کانام احمد یا محمد ہودوز خ میں نہ جائے گا۔

(٢\_الفردوس بماثورالخطا بحديث ٨٨٣٧دارالكتب العلمية بيروت ٨٥/٥)

یعنی جبہ موس ہوارموس عرف قرآن وحدیث وصحابہ میں ای کو کہتے ہیں جوئی سی العقیدہ ہو، کمانص طبہ الائمۃ فی التوشیح وغیرہ (جیسا کہ توشیح وغیرہ میں انکہ کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ت) در نہ بدنہ ہوں کے لئے توحد شیں بہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے سے ہیں ان کاکوئی عمل قبول نہیں، بدنہ ہب اگر چہر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم آل کیا جائے اورائے اس مارے جانے پر صابر وطالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اورائے جبتم میں ڈالے۔ بیحدیثیں وارقطنی وائن ماجہ وہ بی سے وابن الجوزی وغیر ہم نے حضرت ابوا مامہ د صدیفہ وائس رضی اللہ تعالی عشرے دوایت کئی، (سے کنزامال بحوالہ قط فی الافراد حدیث ۱۲۵ موسست وغیر ہم نے حضرت ابوا مامہ د صدیفہ وائس رضی اللہ تعالی عمرے مدیث ۲۲۱ وارنشر الکتب الاسلامی لاہور ا / ۲۲۳)

اور گفتیر نے اپنے فاؤی میں متعدد جگہ تعمیں تو محرعبدالوہاب مجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں، نہ کہ سیداحدہ ن کی طرح کفار جن کا مسلک کفر تطعی کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقینا حرام ہے۔

سير، مدمان سرس سار ساء جديث (١) ابونعيم حلية الاولياء من معفرت ببيط بن شريط رضى الله تعالى عنها سه راوى، رسول الله مسلى الله تعالى عليه وآله وسلم فره سته إين: جديث (١) ابونعيم حلية الاولياء من معفرت ببيط بن شريط رضى الله تعالى عنها سه راوى، رسول الله مسلى الله تعالى عليه وآله وسلم فره سته إين:

قال الله تعالى عزوجل وعزتى وجلانى لااعلب احلها تسمى بأسعك بالناريا محمدا في قال الله تعالى عزوجل وعزتى وجلانى لااعلب احلها تسمى بأسعك بالناريا محمدات وورث كاعذاب ندون كالمرب وجل في مربع وجل في مربع وجل في مربع وجلال كي مم بس كانام تمهار المام يربع كانام ووزث كاعذاب ندون كا

(ا \_ تذكرة الموضوعات لمحدطا برانعتی باب نعنل اسمه واسم الانبیا و کتب خانه مجید به مان ص ۸۹)

حدیث (۷) حافظ ابن بگیرامیرالموثین مولی علی کرم الله وجهہ ہے داوی کدرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قرماتے ہیں ، حدیث (۸) دیلی حدیث (۷) حافظ ابن بگیرامیرالموثین مولی علی کرم الله وجه قرماتے ہیں ، حدیث (۹) ابن عدی کال اور ابوسعد نقاش بسند سی السیم قبیوخ میں مسندالفردوس میں موتوفا راوی کدمولی علیه وآلہ وسلم فرماتے ہیں ، حدیث (۹) ابن عدی کال اور ابوسعد نقاش بسند سی الله وجه قرماتے ہیں :

رون برون المرون الم الم أاطعم طعام على ما ثن الأولا جلس عليها وقيها اسمى الاقتراسوا كل يومر مرتون الم

# جس دسترخوان پرنوگ بینی کر کھی نا کھا میں اور ان میں کوئی محمہ یا احمہ نام کا مووہ لوگ ہرروز دوبار مقدس کتے جا میں۔

(۲ \_ الكال لا ين عدى ترجمها حمد بن كنانه شامى دارالفكر بيروت ا / ١٧٢)

حامل بية سم محريث ان پاك يامول كاكوني محق موون شي دوبارا مكان شي رحمت اليي كانزول مورالبذا حديث اميرالمؤمنين كفظ بيانيد : مامن مأثدة وضعت فحضر عليها من اسمه احدو همد الاقداس الله ذُلك المهتزل كل يوهر نمر تين س کوئی دسترخوان بچهایانبیں حمیا که اس پر ایسافخص تشریف لائے جس کانام احمد اور محمد ہو (صلی اللہ تغانی علیه وآلہ دیسلم) تو اللہ تغالی ہرروز و دبار

اس محمر کو تقدّی بخشاہ میعنی مقدی کرتا ہے (اور جرروز دوبار دہاں اس کی رحموّں کا نزدل ہوتا ہے۔مترجم )۔ (ت) (٣٠١ الغرووك بما تورالخطاب من على ابن الى طالب حديث ١١٣٧ دار؛ كنتب العلميه بيروت ٣ / ١٢٣، ١٣٣)

عدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عثمان عمری مرسول راوی، رسول الله ملی الله تعالی علیه دسلم فرماتے ہیں:

ماضر احد كمرلوكأن في بيته محمد وعمدان و ثلثة ا\_

تم میں کسی کا کیا نقصال ہے اگر اس کے تھرین ایک جمدیا دوجمہ یا تین مجر ہول۔

(ا \_ كنزالعمال بحوالدا بن معدمن عثان العرى مرسلا حديث ۴۵۲۰۵ مؤسسة الرساله بيروست ۱۶ /۱۹ ۳)

وللذا فقير غفر الند تعالى نے اپنے سب جیوں بھتیجوں کا عقیقے ہیں صرف محد نام رکھا بھرنام اقدی کے حفظ آواب اور باہم تمیز کے لئے عرف مِدامَقرر کے بحداللہ تعالی نقیرے پانچ محداب موجود بیں سلمھیر الله تعالی وعافاهم والی مدارج الکیال رقاهم (الله تعالی ان سب کوسل مت رکھے اور عاقبت بخشے اور انہیں مارئ کمال تک پہنچائے۔ت) اور پائ سے زائد ایش رہ کے جعلهم الله لنااجرا وذخرا وفرطا برحمته وبعزة اسم همه وعديدامين (الثرتباني اين رحمت كرمدة إدراسم قمركي ال عرب وتوقير کے صدیقے جواس کی ہارگاہ میں ہے ہمادے لئے ایک رحمت اور ان کی ذات کوڈر بیر اجر، ذخیر واور دیشر و بنادے، آئین۔ت) حدیث (۱۱) ظرائلی وابن الجوزی امیرالمونین مرتغی كرم الله تعالی وجهدالای منصراوی، رسول الله مسلی الله تعالی علیه دسلم فریاتے ہیں : مأاجتبح قومرقط فيمشور فاوقيهم رجل اسهه محمد بالحريد خلوك فيمشورتهم الإلمريبارك لهمر فيه السم جب کوئی توم کس مشورے کے لئے جمع ہواور ان میں کوئی محمدنام کا ہواور اے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے سے مشورے م بركت ندر كمي ج ئے۔ (٣\_ لعلل المتنابية باب فعنل اسمة مل الله تعانى عليه وسلم عديث ٢٦٧ وارنشر الكتب الاسلامية ما بور ا /١٦٨) حديث (١٢) طبراني كبير على حضرت عبدالله بن عماس رضي الله تغاني عنهما يه راوي، رمول الله ملى الله تغالي عليه وآلبه وسلم فريات بين:

من ولدله ثلثة فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل سي

جس كتين بين بيدا مون اورود ان يس كى كانام محد تدر كم ضرور جال بي

(٣\_ أمجم الكبيرهديث ٢٤٠ الأمكانية الغيصلية بيروت الا / ٢١) \_ \_

#### وہ اور اس کا لڑ کا دونوں بہشت میں جانمیں۔(11)

صدیث (۱۳۳) حاکم وخطیب تاریخ اوردیلی مندین امیرالمونین مولی علی رضی الله تعالی عندے دادی، رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں:

اذا ستميت مرالول معمدا فأكرموا تاواوسعواله في المجلس والاتقبحواله وجها اسه

جب نڑے کا نام تحدر کھوتو اس کی عزت کرو اور مجلس جس اس سے لئے جگہ کشادہ ، اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرد اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔ (اے تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن استعیل العلوی ۱۰۸۴ وارلکتاب العربی بیروت ۱۹۱/۳)

مدیث (۱۳) بزارمسندیس معزست ابوراقع رضی الله تعالی عندے راوی ، رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم فریاتے ہیں :

اذاسميت هده الما تضربوا ولاتحرموا المدجب لاكانا محركوتوا الدارد ندمرهم ركور

(٢\_ كشف الاستارعن زوا كدالبزار باب كرامة اسم النبي صلى الله تعالى طبيروسلم حديث ١٩٨٨ بيروت ٢ /١٣٣)

صدیث (۱۵) فیلا می امام شس الدین سخاری میں ہے ابوشعیب حراتی نے امام عطا (تابعی جلیل انشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوطنیغهر رضی اللّہ تعالٰی عنبما) سے روایت کی:

من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع ین علی بطنها ولیقل ان کان ذکرا فقد سمیته همه را فانه یکون ذکر ۳۱\_\_

جوجاہے کہ س کی عورت کے حمل بیس لڑکا ہواہے چاہیے اپناہا تھ عورت کے پیٹ پررکھ کر کیے : اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ ان شاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ (سوی فراؤی امام شمس الدین سفاوی)

سيرنا امام مالك رحمة الله عليه قرمات بين:

ماكان في اهل بيت اسم محمدا لاكثرت بركته الـ قكرة المناوي في شرح التيسير تحت الحديث العاشر والزرقاني في شرح المواهب.

جس محمروالوں میں کوئی محمدنام کاہوتا ہے اس محمر کی برکت زیادہ ہوتی ہے (دسویں حدمیث کے ذیل میں علامہ مناوی نے اس کوشرح تیمیر میں ذکر فر ، یا اور اس طرح علامہ ذر قانی نے شرح مواہب للدنیہ میں ذکر کیا ہے۔ت)

(٣\_ التيميرشرح الجامع الصغير تحت حديث ماضراحه كم الممكتبة الإمام الثانعي رياض ٢ / ٢٥٣)

بہتر ہیہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان دغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ نعنائل تنہا آئیں اسائے مبار کہ کے وار دہوئے ہیں۔ ( نماوی رضویہ، جلد ۲۳،م سر ۱۹۰،۲۸ رضا فاؤنڈیشن، لاہور )

(11) كنزاسمال، كتاب النكاح، الباب السائع في برالاولاو وحقوقهم والحديث: ١٥١٥م، ج٨، الجهزء السادل عشر بم ٢٥٠ ا. وفقاوي رضوية، ج٢٨٢، ٢٨٢حدیث اا: حافظ ابوطا ہر سلفی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فر ماتے ہیں :روز قیامت دو تحق رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، تھم ہوگا آخیں جنت میں لے ہو ؤ۔عرض كرير كي البي البم بمن عمل يرجنت كے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت كا كوئى كام كيانبيں؟ فرمائے گا: جنت ميں ب وَا مِين نِے علف كيا ہے كہ جس كا نام احمد يا محمر ہو، دوزخ ميں نہ جائے گا۔ (12)

حدیث ۱۲: ابولغیم نے حلیہ میں عبیط بن شریط رضی الله تعالی عنبما ہے روایت کی، که رسول الله حلی الله تعالی علیه وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا: جھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمھارے نام پر ہوگا، اے عذاب نہ دوں گا۔(13)

حدیث سوا: این سعدطبقات میں عمان عمری سے مرسلا راوی ، کدرسول الندستی الند تعالی علیه وسلم فرمات بیں : تم میں کسی کا کمیا نقصان ہے، اگر اس کے تھر میں ایک محمد بیا دومحمد یا تین محمد ہوں۔ (14)

حدیث ۱۲۰ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عماس رضی اللہ تعالٰی عنبما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قرمایا: جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں ہے کسی کا نام محد ندر کھے، وہ ضرور جابل ہے۔ (15) حدیث ١٥: حاكم في حضرت على رضى الله تعالى عند سے روایت كى ، كه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھوتو اس کی عزت کرد ادر مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرد اور اسے برائی کی طرف نسبت

حديث ١١: بزار في ابورانع رضى الله تعالى عنه سے روايت كى ، كهرسول الله سلى الله تعالى عليه وسلم في مايا: جب الركے كا نام محمد ركھوتو اسے نہ مار د اور نہ محروم كرو۔ (17)

حديث ١٤: سيح مسلم بين زينب بنت الى سلمدرضى الله تعالى عنهما يه مروى ، كدان كا نام بروق ورسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرما يا: اپنا تزكيه نه كرو (ليني ابني برائي اور تعريف نه كرو) الله (عروجل) كومعلوم ب كهتم ميس برا

<sup>(12)</sup> فردوس الاخبار، اكديث: ٨٥١٥، ج٢، ص ٥٠٣ وفياوي رضوية، ج٢٣، ص ١٨٨.

<sup>(13)</sup> كشف الخفاء، ترف الخاء، الحديث: ١٢٣٣، ج ١،٩٥٥.

<sup>(14)</sup> الطبقات الكبرى لد بن سعد ، الطبقة الاولى من أحل المدينة من الآبجين ، محمد بن طلحة ، رقم ٢٣٢ ، ج ٥ من ٩٠٠ .

<sup>(15)</sup> بمعجم الكبير، الحديث: ٤٤٥- إن ١١٥ م. ٥٩

<sup>(16)</sup> ا كامع الصغير، الحديث: ٧ • ٢، ص ٩ ٣.

<sup>(17)</sup> البحر الزخار المعروف بمستد البزار ، الحديث: ٣٨٨٣، ٩٥، ٣٤٠.

اور نیکی والا کون ہے، اس کا نام زینب رکھ دو۔ (18)

حدیث ۱۸: سیح مسلم میں ابن عباس رضی الله تعالی عنها ہے مروی، کہتے ہیں: جویر بیر رضی الله تعالی عنها کا نام برہ تھ، حضور (صلّی الله تعالی علیه ظالم وسلم) نے بیرنام بدل کر جویر بیر رکھا اور بیر بات حضور (صلّی الله تعالی علیه ظالم وسلم) کو نا پیند تھی کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے پاس سے چلے گئے۔(19)

حدیث ۱۹: سیح مسلم میں ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما ہے مروی، کہتے ہیں که حضرت عمر رضی الله تعالٰی عنه کی ایک ار کی کانام عاصیہ تھا،حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ فالبہ وسلم) نے اس کانام جبلہ رکھا۔ (20) صدیث ۲۰: ترمذی نے حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنبا سے روایت کی، که رسول الله ملی الله تعالی علیه وسلم

(18) مجيم مسلم، كتاب الآواب، باب إستخباب تغيير الاسم التي ولي حسن ... والخ ، الحديث: ١٩- (٢١٣٢) م ١٨١٠.

عیم الامت کے مدنی پھول

ا یہ زینپ حضور انور کی سوئیلی بیٹی ہیں جواپتی والدہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور اقدی کے تھر ہیں ہمیں اور حضور انور کی پرورش میں رہیں اور زینب بنت خدیجہ الکبری حضور کی تھی جی ہیں جو ابوالعاص کے نکاح میں رہیں۔

٣ يعتي ميري والده امسلمه نے يامير بے والد ابوسلمہ نے ميرانام برہ رکھا، برہ کے معنی ہيں نہایت نیک صالح بکی۔

٣\_ إِس فرمان عال بين اشاره اِس آيات كريمه كي طرف ٢٠ فَلَا تُوَّ كُوُا ٱنْفُسَكُمُ "،" بَلِ اللّهُ يُؤَيِّ مَنْ يَّشَآءُ "،

س نے بہت معنی ہیں زنب بمعنی موٹا پا تندرسی زینب موٹی و تندرست عورت یا زنب وہ درخت جو خوبصورت خوشبووار ہو یا بید نفظ بٹا - ہے زین اور اب سے مینی اعظمے باپ کی بیٹی میر سے معنی نہایت موزوں ہیں۔(مرقات) واقعی ان سے بڑھ کر اعظمے باپ والی بیٹی کون ہوگی رضی اللہ عنہا۔ (مراۃ المناجع شرح مشکوۃ المصاع بج 1 یس ۵۹۳)

(19) المرجع السابق ، الحديث: ١٦- (٢١٥٠) بم ١٨٢.

حكيم الدمت كي مدنى يحول

ا ہے جو پر پیشفیر ہے جاریۃ کی جارب کے معنی ہیں لو کی، جو پر بیرچیوٹی لڑ کی،آپ جو پر بیریٹ الحارث ہیں، غزوہ مریسیع جے غزوہ نی مصطلق بھی کہتے ہیں جو ۵ چیس ہوااس میں قید ہوکر آئی، ثابت این قیس کے تصہ بیں آئیس نے آپ کو مکا تبہ کردیا حضور انور نے آپ کا ، ل کتر بت ادا کردیا اور آپ سے نکاح کرلیاء آپ کی و فات رکھ الاول لا<u>ہ چی</u>ن میں ہوئی، ۲۵ سال عمریائی رضی، مذعنہا۔ (ا کمال) ۲ یعنی حضور انور نے برہ نام اس کیے جل ویا کہ اگر آپ اپنی ان بیوی صاحبہ کے پاس سے نشریف لائی تو نہ کہ جادے کہ آپ برہ یعنی نیک کے یہ نیکل کے پاس ہے آئے کہ اس کا مطلب یہ بن جاتا ہے کہ نیکل سے نکل کر آئے تو نعوذ باللہ برائی میں آئے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٢ جس ٥٩٧)

(20) صحيح مسلم، كمّاب، لآداب، باب إستخياب تغييرالاسم التي ولى حسن ... والخي ما الدين 10: (٢١٣٩)، من ١٨١١.

رسه ۱۰ م بول دسية سقد ( ۱۱ ز )

اے میں بعضی جمعتی تنبیکار کا مؤنث نیمل وو تو عصیان سے بٹا ہے بلکہ عاص یا عمام کا مونث وقرب بیس عمام "فون در بت ایک - چنا نجے حضرت ایعقوب علیہ السلام کے بھائی کا نام عیص این اسحاق تھا ایک محالی کا نام ایواں عاموں کا ماخذ یہ بی دیسی ہے۔ (مرقات)

ا ہے ہونکہ عاصیہ کے ایک معن منہ کا رمورت بھی ہے اس لیے حضور انور نے بینام بدل ویا واقی جا لمیت اس نام کے معنی کرتے ہتے ہرائیوں سے انکار کرنے والی لی لی۔ خیال رہے کہ برہ اور جیلہ میں فرق ہے کہ برہ بذات خود نیک اور جیلہ والد تعال کے نفش سے نیک نی بی جس سے انکار کرنے والی لی لی۔ خیال رہے کہ برہ اور جیلہ میں فرق ہے کہ برہ بنا ہے جمال بمعن حسن سے ، عاصیہ کا مقاعی مطیعہ ہے گر جوجیل ہووہ مطبع بھی ہے۔ (مرتاب )

(مراج المناج شرح مشکوۃ المصابع ، ج الم بھی میں اور مورد میں والد المحنور مشکوۃ المصابع ، ج الم بھی ۵۹۵)

(21) سنن استر مذکی مکتاب الاوب مباب ماجا ولی تغییر الاساد مالدیث ۲۸۴۸، جیم بر ۳۸۲ه. حکیم الامت کے مدنی مجدول

ا یعنی حضور، نورسٹی انتدعلیہ سلم انسانوں کے جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے برے نام بدل کراچھے نام رکھ وہیتے ہتے۔ چنا نچہ ایک فخص کا نام تھ اسود حضور انور نے اس کا نام مدینہ طیب انظم ، بھی وغیرہ مختص کا نام تھ اسود حضور انور نے اس کا نام مدینہ طیب انظم ، بھی وغیرہ رکھے ، کن رکے لیے برکش محل تھا چنا نچے ابوالیم کا نام حضور نے ابوجہل رکھا۔ (مراة السانج شرع مشکوة العد بنج ، ج۲ ہم ا۱۲) مسجع ابنی ری برگ بال بال دب، باب حویل الاسم ولی ایس مند، الحدیث : ۱۹۳۳ من سم ۱۹۳۰ه

محکیم الامت کے مدنی پھول

اے عبدالحمید بھی تا بھی ہیں اور سعید این سیب بھی این سیب بڑے مشہور عالم نقید تا بھی ہیں، صفرت عمر کی خلافت میں آپ پیدا اور عند این سیب بھی این سیب بڑے مشہور عالم نقید تا بھی ہیں، صفرت عمر کی خلول کہتے ہیں کہ میں نے روئے زمین میں سعید این سیب سے بڑا عالم ندو یکھ، چاہیں جج کے سامید میں وفات یائی۔

۲ \_ جزن کے کفتی ہے بخت زمین اور بخت ول انسان ، جزن کے پیش ہے رنج وٹم ، بہل مین کے فتی و کے سکون ہے زم رمین اورزم دل انسان ، آس نی وزمی کوبھی بہل کہتے ہیں ، چونکہ جزن کے معنی اینتھے نبیس اس لیے آپ نے تبدیلی نام کا مشورہ و یا۔

تک سختی یا کی جاتی ہے۔ تنبید: نام رکھنے کے متعلق بعض مسائل عقیقہ کے بیان میں ذکر کیے مجتے ہیں وہاں سے معلوم کریں (23) بعض باتیں بیہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

س ان کا مقصد بہ تھا کہ ہل لینی فرم زمین بہیشہ پاؤں کے بیچروندی جاتی ہے اس پرغلاظت ڈالی جاتی ہے اس لیے ایسا نام رکھنا میری ذلت ہے، نیز اپنے باپ کی بارگار کا منانا ہے اس لیے میں وہ نام رکھوں گا اسے برلول گانیس نیال رہے کہ بیصفور صلی الله عدید وسلم کا مشورہ تفاامر ند تعااس کیے حضور نے مجھارشاد ندفر ہایا حضور کامشورہ آبول متخب ہے واجب نہیں لیذا اس مرض پراعمتراض نہیں۔ نحیال رہے کہ حزن ابن وہب ابن عمرو ابن عاید مخزدی قرشی ہیں، اشراف قریش سے ہیں، بعد اسلام مہاجر ہوئے، بیعت الرضوان میں شریک . ہوئے ہٹا ید بیددا تعدان کی بجرت کی ابتداء میں تھا جب کہ بیر حضور ملی اللہ علیہ وسلم کے آواب سے واقف ندیتھے ندآپ کے مشوروں ک تدرومنزلت جائة تميم ـ (اشعه)

س یعنی حضرت حزن نے جوحضور انور کا مشورہ تیول نہ کیا اس کا اثر بیہوا کہ ہمارے خاعدان بلکہ ہماری پشتوں میں رنج وغم رہے۔حزن کے ہے میب ہیں اور مسیب کے بیٹے سعید ابن مسیب ہیں بسعید کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باتی رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ برے نامول کا برااٹر ہوتا ہے اور بھی آبیک تھی کا علی سے پورے خاندان پر برااٹر ہوتا ہے۔

(مراة المناجح شرح مشكَّوة المصابح، ج٢ بم ١٢٧)

(23) میرے شیخ طریقت ، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد البياس عطّار قادري رضوي ضيائي وَامّت يَزَكامُهم الْعَالِيَهِ كَ ملفوظات ير مِن نام کیے رکھے جائیں؟ مطالعہ فرمائی

# مسائل فقهيه

مسئلہ ا: اللہ تعالیٰ کے نز دیک بہت بیارے تام عبداللہ وعبدالرحن ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، ان دونوں میں زیادہ افضل عبداللہ ہے کہ عبود بیت کی اضافت (لیعنی عبد کی نسبت)علم ذات کی طرف ہے۔ آفیس کے تھم میں وہ اساء ہیں جن میں عبودیت کی اضافت دیگر اساء میں طرف ہو، مثلاً عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالخالق وغیر ہا۔

حدیث میں جوان دونوں ناموں کوتمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزد یک پیارا فرما یا گیا۔اس کا مطلب سے ہے کہ جوفص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہوتو سب سے بہتر عبداللہ وعبدالرحن ہیں، دو نام ندر کھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جائے گئی جو جاہلیت میں درکھے جائے گئی ہو جاہلیت میں درکھے جائے گئی کا نام عبد تھیں اور کسی کا عبدالدار ہوتا۔

للندا یہ نہ مجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام محمد واحمد سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے اسم
پاک محمد واحمد ہیں اور ظاہر بہی ہے کہ بید دونوں نام خود اللہ تعالی نے اپنے محبوب صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے لیے منتخب
فرمائے، اگر بید دونوں نام خدا کے نز دیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پہند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث
ہیں محمد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں، ان میں سے بعض ذکر کی گئیں۔

مسئلہ ۲: جس کا نام محر ہو وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے اور صدیث میں جوممانعت آئی ہے، وہ حضور اقد س صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی حیات ظاہری کے ساتھ مخصوص تھی، کیونکہ اگر کسی کی بیکنیت ہوتی اوراس کے سرتھ پکارا جا تا تو دھوکا لگتا کہ شرید حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کو پکارا، چنانچہ ایک وفعہ ایسا ہی ہوا کہ کسی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہ کر آواز دی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) نے اس کی طرف توجہ فرمائی تو اس نے کہا، میں نے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم) کو بیس ارادہ کیا یعنی نہیں پکارا اس موقع پر ارشاد فرما یا کہمیر سے نام کے ساتھ نام رکھواور میری کنیت نہ کرو۔ (1)

اگر بیشہ کیا جائے کہ نام رکھنے ہیں بھی اس تنم کا دھوکا ہوسکتا تھا تو اس کا جواب بیہ ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کونام پاک کے ساتھ پکارنا قرآن پاک نے منع فرمادیا تھا:

(لَا تَجْعَلُوا دُعَآءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَنُعَآءِ بَغْضِكُمْ بَغْضًا) (2)

<sup>(1)</sup> انظر منج ابني ري، كماب البيوع، باب ماذكر في الاسواق، الحديث: ١١٠٠، ٢٢٠م ٢٠٠٠.

<sup>(2)</sup> پ۸۱ءالنور ۱۲۳۔

لہذا صحابہ کرام (رضی اللہ تعالٰی عنہم)جو حاضر خدمت اقدیں ہوا کرتے ہتھے، وہ کبھی نام کے ساتھ ایکارتے نہ تھے، بلکہ یارسول امتدء یا نبی اللہ وغیرہ القاب سے ندا کرتے۔

وہ اختمال بی یہاں پیدانہ ہوتا کہ تھر کہہ کرکوئی بگارے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) مراد ہوں۔ اعراب وغیرہ ناوا قف لوگوں نے اس طرح بیکارا تو سیدوسرگ بات ہے کیونکہ وہ ناوا قفی میں ہوا اور حضرت علی رضی استہ تعالٰی عنہ نے اسپنے صاحبزاوہ محمد بین المحنفیہ کا نام محمد اور کئیت الوالقاسم رکھی اور بیر حضور اقدی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی اجازت سے ہوا، لہذا اس سے معنوم ہوتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے۔

مسئلہ ۱۳: بعض اساء النہیہ جن کا اطلاق غیراللہ پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدلیع، کیونکہ بندول کے ناموں میں وہ معنی مراونییں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پراطلاق کرنے میں ہوتا ہے اور ان نامول میں الف ولام ملا کربھی نام رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشیر۔

ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تفغیر کرنے کا بکٹرت ردائ ہوگیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہوا ہے ہا ہے بچنا ہی مناسب نہے۔خصوصاً جب کہ اساء البید کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کرنام رکھا گیا، مثلاً عبدالرجم، عبدالکریم، عبدالکریم، عبدالکریم، عبدالکریم، عبدالکریم، عبدالکریم، عبدالکریم، یونکہ عبدالعزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالی ہے اور ایسی صورت میں تفغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تفغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تفغیر ہے گرعوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقینا نہیں ہے، اس لیے وہ تھم نہیں ویا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی ندر کھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو۔ (3)

بعد مسئلہ ہما: ایب نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہونہ حدیثوں میں ہونہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں علیا کو اختلاف ہے بہتر رہ ہے کہ نہ در کھے۔ (4)

مسكند ۵: مرا موا بچه پيدا مواتواس كانام ركف كى حاجت نبيس بغيرنام ركه ون كردير - (5)

ترجمه كنزار عمان: رسول ك يكارف وآئيس بين ايهان تخبر الوجيها كم عن ايك دوس كويكارتاب.

<sup>(3)</sup> الدرامخيّاروردامحيّار، كمّاب الحظر والاباحة بصل في البيخ ، جه بس ١٨٨٠.

 <sup>(4)</sup> اعتادى الصندية ، كمّا ب الكراهية ، الباب الثّاني والعشر ون في تسمية الاولاد، ج٢٥ م ١٢ م.

<sup>(5) .</sup> لفتاوى المصدية ، كرّب الكراهية ، الباب النّاني والعشر ون في تسمية الاولاد، ج٥٥، م ٣٩٢.

الفتاول اهمدیة ، ارب اسراسیة المجاب ال المام المولاد الله المام المولاد المحال المام المحريم كے ال كانام ركھ الله المرواية ہے محرامام ابو بوسف رحمدالله تعالى كاند جب ہے كہ بچه زنده پيوا ہويا مروه بهر حال ال كى تحريم كے ہے اس كانام ركھ الله الرواية ہے محرامام ابو بوسف رحمدالله تعالى كاند جب كہ بچه المام محتل الله المام محتل المحريم ہے كہ الله المورائي ورحق ربائل دورت الله المورائي محترت كى يہ تعد الله محرام ہے ۔ بہار شریعت جلداول مصد من صغی الله مناز جنازه كا بيان ميں بھى اى كوافتيار كيا اور اس مصے پرائل حضرت كى يہ تعد ايق بحى ہے۔ بہار شریعت جلداول مصد من صغی الله مناز جنازه كا بيان ميں بھى اى كوافتيار كيا اور اس مصے پرائل حضرت كى يہ تعد ايق بحى ہے۔ بہار شریعت جلداول مصد من صغی الله مناز جنازه كا بيان ميں بھى اى كوافتيار كيا اور اس مصے پرائل حضرت كى يہ تعد ايق بحى ہے۔

مسئلہ ۲: بچہ پیدا ہو کر مرحمیا تو فن سے پہلے اس کا نام رکھا جائے لڑکا ہوتولڑکوں کا ساا درلڑ کی ہوتولڑ کیوں کا سنہ مسئلہ ۲: بچہ پیدا ہو کہ گا ہوتولڑکوں کا ساا درلڑ کی ہوتولڑ کیوں کا سنہ ہوسکتا ہو۔ (6) کھا جائے اور معلوم نہ ہوسکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد وعورت دونوں کے لیے ہوسکتا ہو۔ (6) مسئلہ ۷: بچہ کی کنیت ہوسکتی ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ہوسکتی ہے، حدیث انی عمیراس کی دلیل ہے۔ (7) مسئلہ ۸: بچہ کی کنیت ابو بکر، ابوتر اب، ابوالس، وغیرہ رکھتا جائز ہے ان کنیتوں سے تبرک مقصود ہوتا ہے کہ ان معرات کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔ (8)

مسئلہ 9: جونام برے ہول ان کو بدل کر اچھانام رکھنا چاہے۔ حدیث میں ہے، کہ قیر مت کے دن تم اپنے اور اپنے بابوں کے نام سے نکارے جاؤگے، البندااپنے نام ایجھے رکھو۔ (9)حضور اقدی صلّی انڈ تعالٰی علیہ وسلّم نے برے ناموں کو بدل دیا۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا اس کو بدل کر ذرعہ رکھا۔ (10) اور عاصیہ نام کو بدل کر جیلہ رکھا۔ (11) بیاز، رہاح، اللّٰح ، برکمت نام رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ (12)

مسئلہ • ا: عبدالمصطفے ،عبدالنبی،عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبودیت کے حقیق معنی یہاں مقصود ہے۔ حقیق معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اضافت غیراللّٰہ کی طرف بیقر آن وحدیث سے ثابت ہے۔

مسئلہ ان ایسے نام جن میں تزکیدنس اور خود ستائی (بعنی ابنی بڑائی اور تعریف) نگلتی ہے، ان کو بھی حضورا قدس صنّی اللہ تعافی علیہ وسئلہ ان از ایسے نام جن میں تزکیدنس الدین، زین اللہ تعافی علیہ وسئم نے بدل ڈالا برہ کا نام زینب رکھا اور فر ما یا کہ اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔ (13) نفس الدین، زین اللہ ین ، محل الدین ، فظام الدین ، قطب الدین وغیر ہا اسا جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبر دست تعریف یائی جاتی ہے اندر خود ستائی اور بڑی زبر دست تعریف یائی جاتی ہے ہیں رکھنے چاہیے۔

ر ہار کہ بزرگان دین وائمدسالقین کوان ناموں سے یاد کیا جاتا ہےتو بیجانتا چاہیے کہ ان حضرات کے نام بیانہ

ے کداے سائل سیحد رجید محقظ منظمیر مشتل پایا البذامسلمانوں کوای برقمل کرنا جاہے۔

- (6) روالحتار بمماب الحظر والاباحة الصل في البيع من ١٨٩٥.
- (7) انظر: مجيم مسلم كناب الآداب، باب إستحباب حسنيك المولود... إلخ والحديث ٣٠٠-(٢١٥٠) وم ١١٨٥.
  - (8) ردامحتار كركاب الحظر والأباحة بصل في المع من ٩٨٩٠٠
  - (9) سنن أي د.ود، كمّاب الادب، باب في تغيير الاساء، الحديث: ٣٩٣٨، ج٣٩، ص ٣٤٣.
    - (10) الرجع السابق، باب في تغيير الأسم التي والحديث: ٩٥٣، ٣٩٥٣، ٣٥٥.
- (11) انظر: صحيح مسلم، كما ب الآداب مباب إستخباب تغيير الاسم التيح ... و لخ الحديث: ١٣٠ ـ (٣١٣٩) إص ١٨١١.
  - (12) روالحتار، كتاب الحظر والاباحة بصل في البيخ ، جه بس ١٨٩٠.
- (13) صحيح مسلم، كمّاب الآداب، باب استخباب تغيير الاسم القيح إلى حسن ... إلى ما كحديث: ١٩- (٢١٣٢) بم ١٨٢٠.

تھے بلکہ یہ ان کے القاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتب علیّہ اور مناصب جلیلہ ( لینی بڑے بڑے رتبوں اور عہدوں) پر فائز ہوئے تومسلمانوں نے ان کواس طرح کہااور یہاں ایک جابل اوران پڑھ جوابھی ہیدا ہوا اوراس نے وین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی است بڑے بڑے الفاظ فحیمہ (لینی بزرگی والے الفاظ) سے یاد کیا جے لگا۔امام کی الدین نو وی رحمہ اللہ تعالی باوجود اس جلالت شان کے ان کواگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے ادر کہتے کہ جو مجھے کی الدين نام سے بدائے اس كوميرى طرف سے اجازبت جيس - (14)

(14) رو لمحدّ روكماب الحظر والدباحة فصل في البيخ وج م ١٨٩ - ١٩٠.

اعلى حصرت ، مام ابسنت ، مجدود مين وملت الشاه امام احدرضا خان عليه رحمة الرحن فآدى رضوبيشريف جي تحرير فرمات بيل: نظام الدين، محي الدين، تأج الدين اور اس طرح وه تمام نام جن بين متى كامعظم في الدين بلكه معظم على الدين ہونا لكلے جيسے متس الدين، بدراندين، نورالدين افخرالدين بتس الاسلام، بدرالاسلام وغير ذك، سب كوعلاء اسلام نے سخت نا پسندر كھا اور مكروہ وممنوع . رکھا، اکابروین قدست اسر، رهم کدامثال اسلائی سے مشہور ہیں، بدان کے نام نبیل القاب ہیں کدان مقامات رفیعہ تک وصول کے بعد مسلمین نے توصیعاً انہیں ان لقبول سے یا دکیا، جیے شمل الائے طوائی، ۔ افر الاسلام بزددی، تاج الشریعة، صدرالشریعة، بوئی می الحق وامدين حضور پرتورسيرناغوث اعظم معين الحق والدين حضرت خواجه فريب نوازه وارث النبي سلطان الهندحسن سنجرى مشهاب الحق والدين عمرسبروردى، بها دُالحق والدين نتشبند، قطب الحق والدين بختياركا كى، شيخ الاسلام فريدالحق والدين مسعود، نظام الحق والدين سلطان الاولياء محبوب البيء محدنصيرالحق والدين جراع والوي محمود وغيرتهم رضى الله تغالى عنهم الجنعين ونفعن هبركاتهم في الدنيأ

حضور نورالنور سیدناغوث اعظم رضی انتد تعانی عن کالقب پاک خووردها نیت اسلام نے رکھاجس کی روایت معروف ومشہور اور بہجۃ ال سرار شرّنف وغيره كتب ائمه وعلماء بيس غدكور، حلّ سجانه، وتعالى فرما تاب، فلانؤكوا انفسكمدا، (پس أب اين جانول كوستمرا نه بناؤست)\_(ا\_القرآن الكريم ٢٣/ ٣٢/)

فصول عمادی میں ہے:

لإيسهيه بمافيه تزكية الح

كوكى اس نام كے ساتھ نام شدر كھے جس ميں تزكيد كا اظهار مو۔ (ت)

(٢\_\_ردالحتار بحواله فصول العمادي كماب الحظر والاباحة فعل في البيخ داراحياء التراث العربي بيروت ٢٩٨،٥)

روالمحتارين ب

يؤخذه من قوله ولايمافيه تزكية المنع عن تحو محى الدين وشمس الدين مع مافيه من الكذب والف بعض الهالكية في الهنع منه مؤلفاً وصرح به القرطبي في شرح الاسماء الحسني وانشد بعضهم فقال مسئلہ ۱۲: غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسن ، غلام حسین دغیرہ اساجن میں انبیاء وصحابہ واولیا کے ناموں کی طرف غلام کواضافت کرکے نام رکھا جائے بیرجائز ہے اس کے عدم جواز کی کوئی وجہیں۔ بعض وہا بیری ان ناموں کو ناجائز بلکہ شرک بڑانا ان کی بدیاطنی کی ولیل ہے۔ ایسا بھی ستا گیا ہے کہ بعض وہا بیوں نے غلام علی نام کو بدل کر

> وهذا له فنر وذاك تصير همرماق مراعى المنكرات حير واعلم أن الذنب فيه كبير

ارى الدين ليستحيى من الله ان يرى فقد كثرت في الدين القاب عصبة وانى اجل الدين عن عزة بهم

ونقلعن الإمام النووى انه كان يكوه من يلقبه عمى الدين ويقول لا اجعل من دعانى به في حل ومال الى ذلك العارف بالله تعالى الشيخ سنان في كتابه تبيين البحارم واقام الطامة الكبزى على البتسبين بمثل ذلك واله من التزكية البنهى عنها في القران ومن الكنب قال ونظيرة ما يقال للمدرسين بالتركى افتدى وسلطانم ونحوة ثم قال فأن قيل هذة مجاز ات صارت كالاعلام فخرجت عن التزكية فالجواب ان هذا يردة ما يشاهد من انه اذا نودى بأسمه العلم وجد على من ناداة به فعلم ان التزكية باقية الله الخ

(ا \_ردالحتاركتاب الحظر والاباحة فعل في البيع واراحيا والتراث العربي بيروت ١٩٨٥،٧٩٨)

مصنف کے تول الا بھافیہ تز کیة الے معلوم ہوتا ہے ممانعت مثل کی الدین وشن الدین نام رکھنے میں ہے، علاوہ اس کے اس میں جموث بھی ہے، اور ترطی مائی علماء نے ایسے ناموں کے ممنوع ہوئے میں ایک کتاب تھی ہے، اور قرطی نے اس کی تصریح شرح اساء حسنی میں گی ہے، اور قرطی نے اس کی تصریح شرح اساء حسنی میں گی ہے، اور بعض نے اس بارہ میں بچھاشعار تھے ہیں، ہیں کہاہے:

یں دیکھتا ہوں دین کو حیا کرتا ہے اللہ تعافی ہے جود کھایا جائے حالا نکہ بداس کے لئے فخر ہے اور بداس کے لیے نصیر یعنی مددگار ہے، تحقیق بہت ہوئے دین میں القاب اس کے مددگاروں کے۔ بدوہ لوگ ہیں جو برائیوں کی رعایت میں گدھے ہیں اور تحقیق دین کی موت ان جیسے لوگوں نے ساتھ اس کی عزت میں کی ہے اور جان لے کداس میں ان کا بڑا گناہ ہے۔

ادراہام فروی نے نقل کیا ہے کہ وہ کمی الدین کے ساتھ اپنے ملف ہونے کونا پہند فرماتے سے اور فرماتے سے جو تحض بھے ہی القب سے

پارے گا میں اسے معاف فہیں کروں گا ، اور اس کی طرف مائل ہوئے شخ سٹان عارف باللہ اپنی کیا ہے تھیں، انحام میں ، اور اس طرح کے

نام رکھنے والوں کے خلاف ججت قاہرہ قائم کی اور فرما یا کہ تحقیق بیدوہ تزکید ہے جس سے قرآن مجید میں سے بھی گیا ہے ، ورجھوٹ سے ہے ، اور

کہ مثل اس کے وہ جو کہا جاتا ہے واسطے مدرسین کے ترکی میں آفندی وسلطانم ، اور اس کی مثل پھر کہا ہے ہی اگر کہ جائے بی پازات ہیں

جونا موں کی طرح ہو گئے ہیں ہیں تزکید سے نگل گئے تو جواب بیہ کہ ہمادامشاہدہ اس بات کور دکرتا ہے کیونکہ اگر ، ن اشخاص کوان کے

اساء اعلام سے پکارا جائے تو پکار نے والے پرلوگ غصہ کریں گے ، کہی معلوم ہوا کہ تزکید کے لئے باتی ہے اگن ہے اگنے (د

(فآوی رضوبیه، جلد ۲۲۴، ص ۲۸۵، ۲۸۵ رضا قد و ندیش، له مور )

ندام الله نام رکھا ، میدان کی جہالت ہے کہ جائز نام کو بدل کرنا جائز نام رکھا، غلام کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کرنا اور سی کوغلا ما متد کہنا ناج سر سے کیونکہ غلام کے حقیقی معنی پسر اور لڑکا ہیں، اللہ (عزوجل)اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے كونى لاكا ہو۔ علامہ عبدالغنى نا بلسى قدس سرہ نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا ؛ یقال عبدُ الله واَمَّةُ الله ولا یقال غلامہ الله وجَارِيّةُ الله (15)

مسئلہ ۱۱: محر بخش، احمد بخش، نبی بخش، بیر بخش، علی بخش، حسین بخش ادر ای قتم کے دوسرے نام جن ہیں کسی نبی یا ولی کے نام کے سرتھ بخش کا نفظ ملا کرنام رکھا گیا ہو جائز ہے۔

مسئلہ سما: غفور الدین ،غفورائندنام رکھنا نا جائز ہے۔ کیونکہ غفور کے معنی ہیں مطانے والا ، الندنغالی غفور ہے کہ وہ بندوں کے مناہ مٹاویتا ہے، ابنداغفور الدین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔

مسكد 10: طذى يس نام بھى ندر كھے جائي كديد مقطعات قرآنيد سے ہيں جن كے معنى معلوم نبيس ظاہر سے كديد اس نے نی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بیں اور بعض علانے اسائے البیدے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہاس کے ایسے معنی ہوں جوحضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یا اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ما كرمحرطا ،محريس كهنا مجى ممانعت كو دفع نه كريگا-

مسئه ۱۱: محمد نبی، احمد نبی ،محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نبی اللہ بھی سن سے ،غیر نبی کو نبی کہنا ہر گز ہر گز جا تزنبیں ہوسکتا۔

تنبيه: اگر كوئى به كيم كه نامول بين اصلي معنى كالحاظ نبين بوتا، بلكه يهال توليد مخص مراد ہے اس كا جواب بير ہے كه اگر ایسا ہوتا تو شیطان اہلیس وغیرہ اس متسم کے ناموں ہے لوگ گریز نہ کرتے اور ناموں میں انتھے اور برے نامول کی ووتسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فر مایا جاتا کہ ایجھے نام رکھو، نیز حضور اقدی صلّی اللّٰد تعالٰی علیہ وسلّم نے برے نامول کو بدل نه ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نبیں تو بدلنے کی کیا وجہ،

## 多多多多

<sup>(15)</sup> الحديقة سندية شرح طريقة المحمدية الوع الثالث والعشر ون...إلخ مج ٢٧٩٠.

تر جمہ یعنی بوں کہا جاتا ہے، اللہ عزوجل کا ہندہ، اللہ عزوجل کی ہندی اور سے بیس کہا جاتا کہ اللہ عزوجل کا غلام یا للہ عزوجل کی ونڈی۔

# مسابقت كابيان

حدیث انتی بخیر بخاری میں سلمہ بن اکوئ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی، کہتے ہیں بچھلوگ بیدل تیراندازی کررے سے بینی مسابقت کے طور پر، ان کے پاس رسول اللہ علی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرہ یا: اے بنی آسلیل (بین اہل عرب کیونکہ عرب والے حضرت اسلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولا دہیں )! تیراندازی کرو کیونکہ تھا رہے ہوں۔
یہی آسلیم علیہ السلام تیرانداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرما یا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔
دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) نے فرما یا: کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روکا۔
انھوں نے کہا، جب حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم ) بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم
کیوں کر تیر چلا تھی یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باتی نہیں رہی۔ ارشاد فرما یا: تم تیر چلاؤ، میں تم سب کے ساتھ
کیوں کر تیر چلا تھی یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باتی نہیں رہی۔ ارشاد فرما یا: تم تیر چلاؤ، میں تم سب کے ساتھ

حدیث ۲: سیح بخاری ومسلم میں عبراللد بن عمر رضی الله تعالی عنها سے مروی ، که رسول التصلی الله تعالی علیه وسلم

(1) صحيح ابخاري، كتاب المناقب، باب نسبة اليمن . . . إلخ ، الحديث: ٢٥٠٥، ج٢٩، ١٢٥٠.

### علیم ال مت کے مدنی مچول

ا \_ آپ سلمی ہیں ہیں المضوان میں شریک ہوئے ، بہت ہی بڑے بہادر اور پیادہ لڑنے والوں کے امام ہنے، تیر . ندازی میں کمال رکھتے تھے، آپ ہی ہے بھیز ہیئے نے کلام کیا تھا، ای برس عمر پائی دیس ہے میں وفات ہوئی ، جنت البقیع میں مدفون ہوئے \_

۳ پین وہ بوگ بیدل تیراندازی کرتے منے طاہر بھی ہے، کو اور ایک خاص جگہ ہے جو مدیند متورہ بیں تھی بعض نے فرمایا کہ سوق سات کی جمع ہے بہتنی بیادہ لینی وہ بوگ بیدل تیراندازی کرتے منے ظاہر بھی ہیں ہے کیونکہ بازار میں تیراندازی مشکل ہے وہاں لوگوں کا جمع ہوتا ہے۔ '

سے بین ساعیل علیہ اسل م تیراندازی میں کمال رکھتے ہتھے تم ان کی اولا وہوتم بھی اس میں کمال پیدا کروتمہارے وپ کی میر، ث ہے۔ سے بینی بیٹر مان عالی من کر دومرے فریق نے تیراندازی بند کردی۔

۵ \_ یعنی حضور آپ تو ان دومروں کے سماتھ ہو گئے ہم ہے سہارا رہ گئے پھر ہم کس کے بل یوتے پر تیراند، زی کریں بیہ عرض معروض اس دومرے فریق نے کی۔

۵ یعنی ہم تمہارے دونوں فریقوں کے معاون اور مددگار ہیں بیمعیت سے مرادلی ہے۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة المصانيج، ج٥،ص ٥٥٨)

# نے مضمر (2) گھوڑوں میں حفیا (3) سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت ثنینۃ الوداع تھی اور دونوں کے مابین جید

(2) صحيح ابنياري، كمّاب بحده ووالسير ، باب غاية السين للخيل المفتمر قه . . . في الحديث: ٢٥٣، ٢٥٣، ٢٥٣٠.

حیم الامت کے مدنی پھول

وغیرہ اس پرکس دی جائے حتی کہ بہیندا سے خوب سلے اور محوڑا قدرے دبلہ ہو کہ ایک اسلی حالت پر آجائے ایسا محوڑا بہت تو می ہوتا ہے اس عمل کوا منار کہتے ہیں اور آیسے کھوڑے کومشر کہا جاتا ہے ، اس کا مارہ ضمر ہے لین بمننی وبلا پن اور پہیٹ کا چینے ہے لگ جانا۔

(مرتات وغيره)

٢ \_حفياً يا جيفاح ك فتر سه بديد متوره سه چندميل ك فاصله برايك جكدكا نام ب منيه بمعنى بهاز كي كمانى اس منيه وداع اس ليه كت ہیں کہ الل مدیندا ہے مہران کو بہاں تک پہنچاتے جاتے تھے، بہال سےاسے وداع مین رخصت کرتے تھے۔ نقیر نے اس جگہ کی زیارت ک ہے اب وہاں ، یک مسجد بنی ہوئی ہے جے مسجد وداع کہتے ہیں ،اس کے متعل موقف سیارات لینی لار میں کا اڑا ہے اورکنٹری و کوئلہ کی

سے عربی میل کہ تین میں کا ایک کوں ہوتا ہے تو چھیل کے دوکوں پختہ ہوئے اب عرب شریف میں بجائے میل سے کمیوہوتے ہیں ہمارے یا کت نی پونامیل کا ایک کیو ہے۔

س زریق ایک تبیله کا نام ہے جس کے مورث اعلیٰ کا نام زریق تھا اس قبیلہ کے محلہ میں میر موقعی اس لیے! ہے مسجد بنی زریق کہتے تھے۔ ۵ پے چونکہ منہ رکیا ہوا تھوڑا بہت تو ک ہوتا ہے اس لیے اس کی ڈور کا فاصلہ زیادہ رکھا گیا اور بغیر منہار والا تھوڑا اس سے ہاکا اس لیے اس کا فاصد تھوڑا تبح پر ہوا۔اس ہے معلوم ہوا کہ تھوڑ دوڑ کرانا جائز بلکہ سنت ہے۔ بشر طبکہ اس پر مالی ہار جیت نہ ہو ورنہ پھر جوا ہے اور حرام ہے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المعانع، ج٥ م ١٢٧٥)

(3) سنن، سترندي، كتاب الجهاد، باب ماجاء في الرهان والسيق ، الحديث: ٢٠١١، ج٣٩، ١٢٧٠،

عليم الامت كمدنى بجول

ا سبن ب اور ل ك فتر سے دومال جوآ كے نكل جانے دالے كوريا جائے لينى مالى شرط لكانا كر جيننے والا بارنے والے سے اتنا مال لے بير تمام مقامات میں توحرام ہے کہ جوا ہے گران تین چیزوں میں جائز ہے کہ یہ تیاری جہاد کا ذریعہ ہے اس سے مجاہد کو تیاری جہاد کا شوق بیدا

م یعنی تیاری جہاد سے لیے مسلمان آپس میں مقابلتا تیراندازی کریں اور شرط میہ وکداگر میرا تیر پیچھےرہ جائے وہ اتنی رقم آ مے تیر دالے کو رے، بوں بن ادنت یا محوڑوں کی دوڑ کرنا مالی شرط پر کہ چیچے رہ جانے والا اتن رقم آگے والے کودے میہ جو تزہے۔ معاء فرماتے جیں کہ تیر ، ند، ری میں پھر پھیکن اور کھوڑ دوڑ میں فچروں گدھوں کی دوڑ اور خود اپنی دوڑ بھی داخل ہے کہ جہاد کی تیار کی ہے موقعہ پر ان ہے

میل مسافت تنمی اور جو محموژ سے مضمر شر سنتھے ان کی ووڑ تندیہ سے مسجد بنی زریق تنگ ہوئی ان وونوں ہیں ایک میل کا فاصلہ تنما۔ (4)

عدیث سا؛ ترندی و ابو داود و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی ، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی عبیہ وسلم نے فرمایا؛ مسابقت نبیس مکر نیراوراونٹ اور محمور ہے ہیں۔(5)

چیزوں میں مقابلہ کرنا جائز ہے۔ (مرقات) نمیال رہے کہ ان چیزوں میں دوطرف الی شرط ترام ہے کہ جو ہے لہذا اس ہے ہوائی صورت سے کہ تیسر الخلم مال رکھے اور کے کہ جو آگے بڑھ جائے اے سے بال سلے گا ہے جائز ہے کہ یہ جو انہیں اندہ ہے، یا فراتھین میں سے ایک طخل کیے کہ اگر تو مجھ سے آگے بڑھ گیا تو تجھ سے بچھ نہ وں گا یہ بی جو نز ہے گئے میں اندہ میں ہے کہ اگر تو مجھ سے آگے نگل عمیا تو تجھ سے بچھ نہ وں گا یہ بی جو نز میں کہ دیا تھ کے کہ اندہ میں باتی کمورت ول کتول وغیرہ کے مقابلہ میں یہ بی ترام ہے کہ جھت ہے۔ (افدہ اللمعات ) بہذا اس حدیث کی بنا کہ دید بھی اندہ میں وغیرہ کو جائز نہیں کہا جاسکا کہ بیرخانس جوائے اور حرام ہے۔ دوطرف مالی شرط کے جواذ کی ایک صورت سے کہ تیسرا تھوڑا بچ میں داخل کردیا جائے جے محلل کہتے ہیں اس کا ذکر اگل مدیث میں آرہا ہے۔

(مراة الهناجي شرح مشكوة المصابح ، ج٥ ، ص ٧٨ ٧)

(4) شرح السنة ، كمّاب السير والجعاد، باب أخذ المال على المسابقة ... ولخ والحديث ٢٦٣٨، ج٥، ص ٥٣٥.

(5) سنن أكي داود، كمّاب الجعاد، باب في ألحلل ، الحديث: ٢٥٤٩، ج٣م ٣٨٠.

#### عليم الامت كيدني يحول

ا بہر حدیث گرشتہ حدیث کی ایک صورت کی شرح ہے۔ اس کا طریقہ بیرے کہ مثانی زید اور عمر اپنے گھوڑے مقابلہ میں دوڑا رہے ایل تو کم کے دوڑا نے ایک نے بھی ان کے درمیان اپنا گھوڑا کھڑا کردیا اور شرط بیٹھیری کہ اگر کر کا گھوڑا نصب العین حدیر پہلے پہنچ میں پھر پہنچ کے پھر تیسرا گھوڑا مہر تھے وہاں پہنچ تو بحر ان دونوں سے سوسو دو پید لے گا اور اگر زید وعمر کے گھوڑے ایک سرتھ وہاں پہنچ کی گئے بھر تیسرا گھوڑا بہر کے گھوڑے کے بھر تیسرا گھوڑا کہ بہنچ تو کسی کو پہنچ تو کسی کا گھوڑا پہلے پہنچ کی دوسرا گھوڑا بھر کے گھوڑے کے سرتھ یا آگے ہیں ہے کہ کا اور اگر برکا گھوڑا اور اس کے ساتھ پہنچ گھوڑ وں بیں سے یک گھوڑ، بیس کے گھوڑ وں بیس سے یک گھوڑ، اور اس کے ساتھ پہنچ گھوڑ وں بیس سے یک گھوڑ، اور اس کے ساتھ پہنچ کھوڑ وں بیس سے یک گھوڑ، اور اس کے ساتھ پہنچ پھر ایک گھوڑا اور اس کے گھوڑا اور اس کے ساتھ پہنچ پھر ایک گھوڑا اور اس کے گھوڑا اور اس کے سرتھ پہنچ پھر ایک گھوڑا اور اس کا گھوڑے والے اس وقم پر قیدہ کرلیں یہ جائز ہے کہ ب جوا نہ دور اس اس کے گھوڑے والے اس وقم پر قیدہ کرلیں یہ جائز ہے کہ ب جوا نہ دور اور اس کے گھوڑے والے اس وقم پر قیدہ کرلیں یہ جائز ہے کہ ب جوا نہ دور اس کی کھوڑا ہوں۔

س بعنی اگر اس تیسر فی محمد کو بھین ہے کہ میرا گھوڑا ان دونوں سے آھے نظے گا کہ بہتیز ہے وہ دونوں ست تو اس ال کالیہا برکو بہتر المرمشکوک معاملہ ہوتو مال اسے حلال ہے۔ خلاصہ کلام بیہ ہے کہ گھوڑ دوڑ ش دونوں فریقوں کا ، ٹی شرط نگانا ہر جیت مقرر کرنا جواادر حرب مہالیکن جب تیسرا آ دمی ان میں اپنا گھوڑا شال کردے جو مال شدے اور اسے اسے اس گھوڑے سے کہ جینے کا بھیں بھی نہ ہوشک میں ہوکہ ندمعوم جیتے یا ہارے تو وہ دونوں فریق مال ہار جیت سلے کرسکتے ہیں اور وہ کمل جواندرہے گا۔ اس تیسرے کھوڑے کوشریعت میں ہے

حديث مم: شرح سنه مين ابو ہريره رضى الله تعالى عنه عدم وى، كهرسول الله سكى الله تعالى عليه وسلم نے فرمايا: دوگھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کرلیا اورمعلوم ہے کہ رہے بیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیرنہیں ادر اگر اندیشہ ہے کہ بیے آ کے جاسکتا ہے تو مضایقہ نہیں۔(6) یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے اور دوسری صورت میں جائز۔

حدیث ۵: ابو داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عندے روایت کی، که رسول الله صلی المتد تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا: دو گھوڑ وں میں ایک اور گھوڑ اشامل کیا اور اس کے پیچھے ہوجانے کاعلم نہیں ہے تو قمار (جوا)نہیں ادر معلوم ہے کہ يتحصيره جائے گا توجواہے۔(7)

محلل سہتے ہیں بینی اس عمل باس مال كوحلال كرتے والا اب جیت و ہاركى چار بانج صورتیں جو الجمي عرض كي تشي -سے پہاں ان یسبی معروف بھی ہوسکتا ہے اور مجبول بھی یعنی اس کے آھے رہنے کا امن واطمینان ہویا پیچے رہ جانے سے امن ہو۔ (مرايّا المناجي شرح مشكوّة المصانع، ج٥ م ٢٩٧)

(6) الرجع الدبق، باب في الحلب على الخيل في السباق، الحديث: ١٩٥٨، ج ١٩٠٠ سام،

عيم ارامت كيدني كيمول

ا \_ آپ کے حالات بار بار بیان ہو بچکے،آپ وہ بی محالی جیں جو تیں سال بیار رہے اور اس بیاری پر صابر وشا کررہے،آپ کوفر شتے سلام

٣ \_ يعني گھوڑ دوڑ ميں دونوں فريق يا ايک فريق نہ جاب کرے نہ جنب سه دونوں لفظ کتا کې الزکوۃ ميں گزر بچلے ہيں مگروہاں ان سے اور معنی تنتیزیں جلب کے معنی جین اپنے تھوڑے کے ساتھ و دسرے گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑنا اور شور مچا کر ڈانٹ کر اس دوڑ والے تھوڑے کو تیز كرنا \_اور جنب كے معنی ہیں اس دوڑنے والے گھوڑے كے ساتھ اور گھوڑا ركھنا اگر راہ میں وہ گھوڑا تھک جائے تو اس دوسرے كو بازى میں لگادیا جائے۔ چاہیے ہے کہ دوڑ کی حالت میں گھوڑوں کواپنے حال پرچھوڑ دیا جائے وہ خود اپنی مرضی و طانت سے دوڑیں جوآ مے نگل جائے وہ جستے ۔لفظ فی الرعان یا توحضور انو رکا بی فرمان عالی ہے یا کسی راوی کا ہے جوحدیث کی تغییر کے لیے بولا میں بینی جسب اور جنب محمور دوڑ

میں ممنوع ہے اور جگہ نیں۔ ۳ یزندی مے دہاں زیادتی میرفرمائی ہے والاشفار فی الاسلام ومن انتھب نھیۃ فلیس منا مینی اسلام میں شفار (مقابلہ کا نکاح بغیرمہر)نہیں در جولوٹ مچائے وہ ہم میں سے میں میر مدیث نسائی نے بھی بروایت حضرت انس نقل فر مائی۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابيح ، ج٥، هم ٠ ٧٧)

(7) سنن أي داود، كمّاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، الحديث: ٢٥٧٨، ج٣٥، ص٣٩.

طیم ال مت کے مدنی پھول 

صدیث ۱: ابو داود و نسائی نے عمران بن تعمین رضی الله اتعالٰی عنهما ہے روایت کی ، که رسول الله من الله اتعالٰی عبیه وسلم نے فرمایا کہ جلب و جُنُب نہیں ہیں یعنی محکور ووڑ میں بیہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے محمور ہے کو ڈانے ۱۰ مرا میں کہ یہ تیز ووڑ نے گئے اور نہ بیہ کہ سوار اپنے ساتھ کوئی محور المحقور المحتور المحقور المحقور المحقور المحقور المحقور المحقور المحقور المحتور الم

صدیث کہ: ابو داود نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ بیہ سفر میں تعییں ۔ کہتی ہیں: میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلَّم) سے پیدل مسابقت کی اور میں آھے ہوئی پھر جب میرے جسم میں گوشت زیادہ ہوگیا یعنی پہلے سے پچھ موٹی ہوگئ، میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلَّم) کے ساتھ ورژی ۔ اس مرتبہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلَّم) آھے ہوگئے اور بیفر مایا کہ بیاس کا بدلہ ہوگیا۔



دوڑ لگائی کہ بید میکمیں کون آئے نکل جائے، بیددوڑ سواری پر شقی پاؤل پر تقی میں آئے نکل گئی حضور نے خود ہی آپ کوآئے نکل جانے دیا ہوگا انیس خوش کرنے کے لیے۔

ا سید پند خداگا کہ میددوڑ کمی جگہ ہوئی بہر حال پچھ عرصہ کے بعد ہوئی ہوگی اور اس دوڑ میں آپ بیچے رہ کئیں ہیں ہے بی از واج پاک سے اخلاق کا برنا ڈرایے اخلاق کے برنا کا برنا ڈرایے اخلاق کے برنا کے تریب تھی اس اسلام کے تریب تھی اس قدر تفاوت عمر کے باوجود آپ بھی نہ تھیرا کی کور ان اخلاق کر بھانہ کی دجہ ہے، باتی بویاں ہوگان اور عمر رسیدہ تھیں لہذا حدیث پر اعتراض نہیں کہ گڑیاں کھلانا دوڑ رگانا بھیں دکھانا صرف مائشہ صدیقت کی اے کون ہے دومری بولیاں سے کول نہیں۔

س یعنی اب کیے، ہم جیت گئے بدلہ ہوگیا۔ فآوی قان میں ہے کہ چار چیزوں میں دوڑ جائز ہے ادنے ، کھوڑا، تیراندازی، بیدر، ان میں دوطرفہ ہاں کی شرط حرام ہے کہ یہ جواہے، یک طرفہ جائز ہے کہ انعام ہوں اگرتیسرا کہددے کہتم میں سے جو جیتے گا اسے یہ انعام سے گا جائز ہے۔ (مراۃ ، لمناجع شرح مشکوۃ المصابح ، ج ۲۵م ۱۵۱)

# مسائل فقهيه

مسائقت کا مطلب ہیہ کہ چند تخص آپس میں رہ طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو سے دیا جائے گا رہ دوڑ میں ہوا کرتا ہو دوڑ میں ہوا کرتا ہو دوڑ میں ہوا کرتا ہے کہ چند گھوڑ ہے ایک ساتھ بھرگائے جاتے ہیں جو آگے نگل جاتا ہے، اس کوایک رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔ اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے کیونکہ اونٹ بھی اسباب جہاد میں ہے لینی یہ جہاد کے لیے کار آمد چیز ہے۔ مطلب رہ ہے کہ ان دوڑ وں سے مقصود جہاد کی طیاری ہے لہو ولعب مقصود نہیں آگر محض کھیل کے لیے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے ای طرح اگر فنے اور ابنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہاوری کا اظہار مقصود ہوتو یہ بھی مکروہ ہے۔ (1)

مسئلہ ا: سبقت لے جانے والے کے لیے کوئی چیز مشروط نہ ہوتو ان مذکور اشیا کے ساتھ اس کا جواز خاص نہیں، بلکہ ہرچیز میں مسابقت ہو کہتی ہے۔(2)

مسئلہ ۲: سابق کے لیے جو پچھے لمنا طبے پایا ہے وہ اس کے لیے طلال وطیب ہے تکر وہ اس کامستی نہیں بعنی اگر دوسرا اس کو نہ دے تو قاضی کے بیہاں دعوے اکر کے جرأ وصول نہیں کرسکتا۔ (3)

مسئلہ ۳: مسابقت جائز ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ صرف ایک جانب سے مال شرط ہو، یعنی دونوں میں سے ایک بنا کہ اگرتم آ کے نکل گئے توتم کو مثلاً سورو بے دوں گا اور میں آ کے نکل گیا توتم سے پچھنیں لوں گا۔ دوسری صورت جواز کی میہ ہے کہ مخص خالث نے ان دونوں سے بید کہا کہ تم میں جوآ کے نکل جائے گا اس کو اتنا دوں گا جیسا کہ اکثر حکومت کی جانب سے دوڑ ہوتی ہے اور اس میں آ کے نکل جانے والے کے لیے انعام مقرر ہوتا ہے ان لوگوں میں ایم کچھ لینا دینا سے نہیں ہوتا ہے۔ (4)

، المسلك من الردونوں جانب سے مال كى شرط ہومثلاً تم آ گے ہو گئے تو ہیں اتنا دوں گا اور ہیں آ گے ہوگی تو ہیں اتنا مسئلہ من اگر دونوں جانب سے مال كى شرط ہومثلاً تم آ گے ہو گئے تو ہیں اتنا دوں گا اور ہیں آ گے ہوگی تو ہیں اور لوں گا بیصورت جوا اور حرام ہے، ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسر ہے تھی کوشائل کرلیا جس کوملل کہتے ہیں اور

<sup>(1)</sup> الدر الخاروردالحتار، كاب أعظر والاباحة الصل في البيع مجه من ١٢٣.

<sup>(2)</sup> الدرالخارء كماب الخظر والذباحة بصل في البيع من ٢٢٧.

<sup>(3)</sup> النتاوي الهندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب الساوى في المسابطة ، ج٥، ص ٣٢٣.

<sup>(1)</sup> الدرانخان كتاب الحظر والاباحة ، صل في البيح ، ج ٩ ، ٩٠ ١٩٥٠ وغيره

تھ ہرا یہ کہ اگریہ آ کے نکل می تورقم ندکور میہ لے گا اور پیچھے رہ می تو رہ دے گا پھی بیں ، اس صورت میں دونوں جانب سے مال کی شرط جائز ہے۔ (5)

مسئلہ ۵: محلل کے لیے بیضرور ہے کہ اس کا گھوڑا بھی آتھیں دونوں جیسا ہولینی ہوسکتا ہے کہ اس کا گھوڑا آ مے نکل جائے یا پیچھے رہ جائے دونوں باتوں میں سے ایک کا یقین نہ ہوادراگر اس کا گھوڑا ان جیسا نہ ہومعلوم ہو کہ وہ بیچھے ہی رہ جائے گا یا معلوم ہو کہ یقینا آ گے نکل جائے گاتو اس کے ثال کرنے سے شرط جائز نہ ہوگی۔ (6)

مسئلہ ٢ : محلل یعن شخص تالت کا گھوڑا اگر دونوں ہے آئے تکل گیا تو دونوں نے جو پھے دیے کو کہا تھا، سیملل دونوں سے لے لے گا اور اگر دونوں سے بیچےرہ گیا تو بیان دونوں کو پچے نہیں دے گا، بلکہ ان دونوں میں جو آئے ہو گیا دو دوسرے سے وہ لے گا جس کا دینا شرط تھے ہراہے۔ اس کی صورت بیہ کدد دخصوں نے پان پانسو کی بازی لگائی اور محلل کوشاش کرلیا کہ اگر محلل آئے ہوگیا تو دونوں سے پان پانسولین ایک ہزار لے لے گا اور اگر محلل آئے نہ ہواتو ان دونوں کو دونوں سے بان پانسولین ایک ہزار لے لے گا اور اگر محلل آئے نہ ہواتو ان دونوں کی دوسرے کو پچھ نہ دے گا، نمحلل سے پچھے لے گا اور اگر دونوں میں ایک کا گھوڑا اور محلل کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پچھے لے گا اور اگر ان دونوں میں ایک کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پچھے لے گا اور اگر ان دونوں میں ایک کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پچھے رہ گیا اور محلل کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پچھے رہ گیا اور اگر ان دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پچھے رہ گیا اور اگر ان دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے پھوٹیس لے سکتا بلکہ اس سے لے گا جس کا گھوڑا چیچے رہ گیا اور دونوں ایک ساتھ ہو کہا ہو دوسر ایکی اس سے بھوٹی ہو میاں کو بھوٹا کے اس کا گھوڑا ہو ہو دوسر ایکی اس سے بھوٹی ہو کا دوسر ایکی اس کی بھوٹی دوسر ایکی دوسر ایکی اس کی بھوٹی دوسر ایکی اس کی بھوٹرا کی بھوٹی دوسر ایکی اس کی بھوٹرا کی

مسئلہ ک: مسابقت میں شرط رہ ہے کہ مسافت آئی ہوجس کو گھوڑے طے کرسکتے ہوں اور جتنے گھوڑے کیے مسئلہ ک: مسابقت میں شرط رہ ہے کہ مسافت آئی ہوجس کو گھوڑے طے کرسکتے ہوں اور جتنے گھوڑے کیے جائیں، وہ سب ایسے ہوں جن میں بیاختال ہو کہ آئے نکل جائیں گے۔ای طرح تیراندازی اور آ دمیوں کی دوڑ میں بھی یہی شرطیں ہیں۔(8)

مسئلہ ۸: اونٹوں کی دوڑ میں آ مے ہونے کا مطلب بیہ ہے کہ شاند آ مے ہوجائے گردن کا اعتبار نہیں اور گھوڑوں کی دوڑ میں جس کی گردن آ مے ہوجائے وہ آ مے ہونے والا مانا جائے گا۔ (9) مگر اس زماند کا رواج بیہ ہے کہ گھوڑوں میں دوڑ میں جس کی گردن آ مے ہوجائے وہ آ مے ہونے والا مانا جائے گا۔ (9) مگر اس زماند کا رواج بیہ ہے کہ گھوڑوں میں

<sup>(5)</sup> الفتاوي العندية ، كماب الكراهية ، الباب السادى في المسابقة ، ح م سه ٣٢٠. والدرائخار ، كماب الحظر والأباحة ، فعمل في البيخ ، ح ٩ ، م ١٩٥٥.

<sup>(6)</sup> الدرالخار " تناب الحظر والاباحة فصل في المع من ٩٩ م ٢٧٥.

<sup>(1)</sup> الدرالتخارورداكتار، كماب النظر والاباحة ، فصل في البيع ، ج ٩ م ١٩٥٥.

<sup>(8)</sup> روالحتار، كماب الحظر والاباحة بصل في الهج مج وم ٢١٥٠.

<sup>(9)</sup> الرجع العابق.

کنوتی (یعنی گھوڑے کے کان) کا اعتبار کیا جاتا ہے اور کنوتی بھی جب بی آھے ہوگی کہ گردن آھے ہوجائے۔
مسئلہ 9: طلبہ نے کسی مسئلہ کے متعلق شرط لگائی کہ جس کی بات سیح ہوگی اس کو بید یا جائے گا، اس بیس بھی وہ ساری
تفصیل ہے جو مسابقت میں مذکور ہوئی لیمنی اگر ایک طرف ہے شرط ہوتو جائز ہے دونوں طرف ہے ہوتو تا جائز، مثلا
ایک طالب علم نے دوسرے ہے کہا چلو استاذ ہے چل کر پوچیس اگر تمھاری بات سیح ہوتو میں تم کو بیدوں گا اور میری سیح
ہوئی تو تم ہے پیچونیس لول گا کہ بیدایک جانب سے شرط ہوئی یا ایک نے دوسرے ہے کہا آؤ میں اور تم مسائل میں گفتگو
کریں اگر تمھاری بات سیح ہوئی تو بیدوں گا اور میری سیح ہوئی تو پھے مذلوں گا، بیجا تز ہے۔ (10)
مسئلہ ۱۰: طلبہ میں بیٹھ ہرا کہ جو پہلے آئے گا اس کا سیت پہلے ہوگا اس صورت میں جو درس گاہ میں پہلے آیا اس کا
حق مقدم ہے اور اگر ہرایک پہلے آنے کا مدعی ( یعنی دعوی کرنے والا ) ہے تو جو گواہوں سے پہلے آنا ثابت کردے وہ
مقدم ہے اور اگر گواہ نہ ہوں تو قرعہ ڈالا جائے جس کا نام پہلے نکلے وہ مقدم ہے۔ (11)

多多多多多

<sup>(10)</sup> انفتادى العندية ، كمّاب الكراهية والباب السادس في السابقة ، ج ٩٥، ٣٢٣. (11) انفتادى الخامية ، كمّاب الحظر والأباحة ، فصل في التبيح ... الخ م ٢٠٠٠.

# كسب كابيان

اتنا کمانا فرض ہے جواپئے لیے اور اہل وعیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور اہل وعیال کے بعدا سے اختیار ہے کہ انتے ہی پربس کرے یا اپنے اور اہل دعیال کے اور اوا استے دین کے لیے کفایت کرسکے اس کے بعدا سے اختیار ہے کہ انتے ہی پربس کرے یا اپنے اور اہل دعیال کے لیے بچھ پس ماندہ رکھنے (بعنی بچا کر دکھنے) کی مجمی سعی وکوشش کرے۔ مال باپ مختاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انھیں بقد رکھایت و ہے۔ (1)

(1) الفتاوي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الخامس عشر في الكب ، ج٥،٣٨٨ ١٩٠٣٠.

صريث بن ب: كفي بالمرء الما ان يضيع من يقوت. اروالله تعالى اعلم.

(أيسنن ابوداؤد كتاب الزكوة آفاب عالم يريس لا بورا / ٢٣٨) (منداحد بن عنبل دارالفكر بيردت ٢ / ١٦٠، ١٩٥،١٩٠) (المجم الكبير حديث ١٩٨٥ المكتبة الغيملية بيردت ٢ / ٣٨٢)

## كسب حلال كانواب

الله عزوجل فرما تاہے،

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضَلَّا مِنَ وَيَكُمُ

ترجمه كنزال يمان :تم پر چيوكناه بين كه اسپنه رب كانشل تلاش كرو\_ (ب2 مالبقرة: 198)

اورفرما تاسبء

غَاِذًا قُضِيّتِ الصَّلُوةُ فَالْنَتَشِرُ وُا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوّا مِنْ فَضْلِ اللهوَ اذْ كُرُّ وا الله كَثِوْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفَيِعُونَ ﴿10﴾ ترجمه كنزال يمان: پھر جب نماز ہو پچکے تو زبین میں پیمل جا وَاورالله كانشل الاش كرواورالله كوبہت بإدكرواس اميد پركه فلاح پا وُ۔ (پ 28 ،الجمعہ: 10)

حضرت سیدنا مقدام بن معد بکرب رضی الله عندے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام جیوں ہے نئر وَر دووجہال کے تاجُور مسط ب بحر و برمسنی معند کے میں معد بکر برمسنی الله عند الله علیہ فام وسلم نے فرما یا کسی الله عالیہ فام وسلم نے فرما یا کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے بہتر بھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور بے شک ، نقد عز وجل کے نبی حضرت سیدنا داؤد علیدالسلام اسپنے ہاتھ کی کمائی ہے کھایا کرتے تھے۔

(می این البیوع میاب الرجل و کلدیده ، رقم ۲۰۷۷ ، ۲۰۹ میل ۱۱) ایک روایت پس ہے کہ بندے نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے یا کیزہ مجھی کوئی کمائی تیس کھائی اور آدی بنی جان ، گھروالوں ، پچوں سے

## مسئلہ ا: قدر کفایت سے زائداس لیے کماتا ہے کہ فقراء ومساکین کی خبر میری کرسکے گایا اپنے قریبی رشتہ داروں

اوراپ خادم پرجو پیم فرج کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ کماب التجارات ، باب العنف علی ، رقم ۲۱۳۸ ، ج ۴،۹۰۷) حضرت سیدنا براء رضی ، لله عنہ ہے روایت ہے کہ صنور پاک، صاحب کو لاک، سیّاح افلاک صلی اللہ اتعالی علیہ 6 لہ دستم کی بارگاہ ہمی سوال کیا گیا ، کون می کمائی پاکیزہ ہے ؟ فرما یا کہبتد ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی اور جرحلال کمائی ۔

(متدرک، کماب البیوع، باب لیس منامن هشنا، رقم ۲۲۰۳، ۲۲۰۹) (متدرک، کماب البیوع، باب لیس منامن هشنا، رقم ۲۲۰۳، ۲۲۰ میل ۳۰۱) دعفرت سیدنا ابن ممرض امتد عنبرات به دوایت به که سیّد آنها تعین ، رقمتهٔ للعلمینین سلّی الله تعالی علیه فاله و شام کی بارگاه میں سوال کمیا حمیا که کون سی کمائی افعال بسیدنا ابن محمد مناب المحمد کی کمائی اور جرملال کمائی۔

( مجمع الزوائد، كمّاب البيوع ، باب اي كسب الميب ، رقم ٢١٢٢ ، ج م ص ١٠٢)

حضرت سیدنا این عمرض الله عنه سے روایت ہے کہ بے تنک الله عزوجل پیشہ درمومن کو پسند فرما تا ہے۔ (انجم الا دسلاء باب میم ، رقم ۳ ۳۳ ۸ ، ج۲ ، ص ۲۲۷)

حضرت سیدتنای نشدرشی الله عنبیاسے روایت ہے کہ جواپنے ہاتھ کے کام سے تعک کرشام کرتا ہے دہ مغفرت یا فتہ ہوکرشام کرتا ہے۔ (مجمع الزوائد ، کمناب البیع ع، باب نوم الصباح ، رقم ۱۲۳۸ ، ج ۲۲ مس ۱۰۸)

حضرت سیدنا کتب بن عجرہ رضی الند عندے روایت ہے کہ ایک مخص الند من وجل کے تحدیب، دانا کے تھی ہو بہ بخنز ہ عن الند تعالی اللہ تعالی اللہ علیہ فالہ وسلم سے قریب ہے گزرا تو صحابہ کرام بہم او ضوان نے اس کو دکھے کرعوض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکاش اس کا بہ حال اللہ عزوجل کی راہ میں ہوتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ اگر بیخص اپنے بچوں کے لئے رذق کی حلاش میں نکلا ہے تو بہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر بیخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رذق کی حال میں نکلا ہے تو بہ اللہ عزوج کی راہ میں ہے اور اگر بید کھا وے اور اگر بید کھا ہے تو بہ اللہ عزوج کی راہ میں ہے اور اگر بید کھا وے اور اگر بید کھا وے اور اگر بید کھا وے اور اگر بید کھا ہے تو بہ اللہ عزوج کی راہ میں ہے اور اگر بید کھا ہے تو بہ اللہ عزوج کی دائے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (ایجم الکہ بیر، قم ۲۸۲ ہے 19 ایم ۱۲۹)

۔ حضرت سیدنا ابوسنید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے علال مال کمایا پھر است خود کھایا یا اس کم کی سے لہاس پہنا اور للہ عزوجل کی دیگر مخلوق کو کھوا یا اور بہنا یا تو اس کا میٹل اس کی زکوۃ ہے۔

(الاحسان بترحيب منح ابن حبان، كتاب الرضاع ، باب النفقة ، رقم ٣٢٢٢، ٢٠ من ٢١٨)

کی مدد کریگا بیمستحب ہے اور بیٹنل عہاوت سے افغنل ہے اور اگر اس لیے کما تا ہے کہ مال ودولت زیادہ ہونے سے میری عزت ووقار میں اضافہ ہوگا، فخر وتکبر مقصود نہ ہوتو بیمہاح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تومنع ہے۔ (2)

مسکہ ۳: جولوگ مساجد اور خانقابوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لیے پچھ کام نہیں کرتے اور اسپنے کو مسکہ ۳: جولوگ مساجد اور خانقابوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لیے پچھ کام نہیں کرتے اور اسپنے کو متوکل نہیں ، اس سے اچھا یہ تھا کہ پچھ کام کرتے ہیں جا اوقات کرتے۔(3)

ای طرح آج کل بہت سے لوگوں نے بیری مریدی کو پیشہ بنالیا ہے، سالانہ مریدوں بیں دورہ کرتے ہیں اور مریدوں بیں دورہ کرتے ہیں اور مریدوں سے طرح طرح سے رقبیں کھسو میتے ہیں جس کونڈ رانہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جوجھوٹ اور فریب سے بھی کام لیتے ہیں بینا جائز ہے۔

اِأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْرَرْضِ حَلْلًا طَيِّبُ

ترجمه كنزالا يمان :اسدنوكو الكما وجو يجوز من من طال ياكيزه بـ السيدا (ب 2 ، البقره: 168)

تو حضرت سيدنا سعد بن ابو وقاص رضى الله تعالى عنه في كور به بوكر عرض كيا، يارسول الله صلى الله عليه وسلم! مير ب سلت الله عزوجل سه وعاسيج كه وه جيه ستجاب الدعوات بناد ب يتوني كريم صلى الله تعالى عليه فاله وسلم في فريايا كدا ب سعد! ابنى غذا كو يا كيزه كراوستجب الدعوات بوجاء كراوست بالدعوات بوجاء كا ايك لقمه الدعوات بوجاء كران و التي بنده جب جرام كا ايك لقمه الدعوات بوجاء كران به ينك بنده جب جرام كا ايك لقمه المين في بيت بين التي التي بين عن والتي وياليس دن تك اس كا كوئي على قبل جا تا اورجس كا كوشت حرام سه بالبرها بوجهم كي آه اس كي فرياده المناهم الاوسط، ياب عم ، وقم ١٩ ١٢٠، ع ١٥٠٥ الله المين الله عليه الموسط، ياب ميم ، وقم ١٩ ١٢٠، ع ١٥٠٥ الله الله عليه الله عليه المين الله عليه الله عليه المين ا

امیر المونین حضرت میدنا عمر بن خطاب رضی الله عند سے دوایت ہے کہ ونیا میٹھی اور سرمبرز ہے، جس نے اس میں سے حلال طریقہ سے کہ ایر المریش حضرت میں فرج کرے اللہ عزوج ل اسے تواب عطافر مائے گا اور اپنی جنت میں وافل فرمائے گا اور جس نے اس میں حرام طریقہ سے کہ یا اور اسے ناحق خرج کیا اللہ عزوج ل اس کے لئے ذات وحقارت کے تھر کو حلال کروے گا اور اللہ عزوج ل وراس کے رسول صلی اللہ علید دسلم کے مال میں خیانت کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے قیامت کے دان جہم ہوگی۔ اللہ عزوج ل فرما تا ہے

كُلِّمَا خَبَتْ زِدْلْهُمْ سَعِيْرًا

ترتمه کنزالایمان: جب بمی بجینے پرآئے گی ہم اے اور بھڑگادیں گے۔ (پ15 ، بنی اسرائیل: 97) ہ (شعب الایمان ، باب فی تین الایمان ، باب فی تین الایمان المحرمة رقم ۵۵۶۷، جس، س ۳۹۷)

(2) المرفع السابق بس ١٩٠٩ س

(3) الفتاوى العندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس عشر في الكسب من ٥٠ مس ٢٥ مس

مسئلہ سا: سب سے افضل کسب جہاد ہے لینی جہاد میں جو مال فنیمت حاصل ہوا تکر بیضرور ہے کہ اس نے مال سے سے افضل کسب جہاد ہے کہ اس نے مال سے کہاد شہر دراعت پھر فرداعت پھر فرداعت ہوجہاد کے بعد تنجادت پھر فرداعت پھر مبنعت وحرفت کا مرجہ ہے۔ (5)

مسئلہ ہم: چرخہ کا تن (بیعنی چرخہ چلانے کا کام کرنا)عورتوں کا کام ہے،مردکو چرخہ کا تنا مکروہ ہے۔ (6) مسئلہ ۵: جس کے پاس اس دن کے کھانے کے لیے موجود ہوا ہے سوال کرنا حرام ہے۔ سائلوں اور گردا گروں نے اس طرح پر جو ہال حاصل کیا اور جمع کیا وہ خبیث مال ہے۔ (7)

(4) يعنى التدعر وجل كانام اوروين اسلام كاسر بلند مونا-

(5) الفتاوى المعندية ، تتاب الكراهية ، الباب الخامس عشر في الكسب ، ج ٥ م ١٣٠٩.

(6) روالمحتار، كذاب العظر والاباحة بصل في البيع من ٩٨٥ الاد.

(7) الفتاوي الصندية ، كتاب الكراهية ، الباب الخامس عشر في الكسب ، ج٥ م ١٠٠٠ ١٠٠٠

اعلی معترت ، امام بلسنت ، مجدودین وطت التاه امام احمد رضاخان علیه رحمة الرحمن فآدی رضویه شریف بیس تحریر فرمات تالک ا محدائی تین قشم ہے :

ایک غنی مالدار جیسے اکثر جوگی اور سادھو بینے ، آئیس سوال کرتا حرام اور آئیس دینا حرام ، اور اُن کے دیئے ہے زکز قالدانیں ہوسکتی ، فرض سریر ماتی رہے گا۔

دوسرے و کہ دواقع میں قدر نصاب کے ہا لک نہیں مگر تو ی د تندرست کب پر قادر ایں اور سوال کسی انسی ضروریات کے لیے نہیں جوان کے کسب سے ہہم ہوکوئی حرفت یا مزد دری نہیں کی جاتی مفت کا کھانا کھانے کے عادی ہیں اور اس کے لیے بھیک مانگتے ہجرتے ہیں انھیں سوال کرنا حرام ، اور جو ہجی انھیں ہیں ہے سلے دہ ان کے تن میں ضبیث کہ حدیث شریف ہیں: الانحل الصدقة لفتی و له لذکھ مرة سوی ۔ اے معدقہ حلار نہیں کسی غن کے لیے اور شرکسی تو انا و تکدرست کے لیے (ت

(ا \_ جامع التريذي، ابواب الزكوة باب ماجاء من لأمحل له الصدقة ، المن مهني كتب خانه رشيريه و بلي ، ١ / ٨٣)

انھیں ہیک دینا منع ہے کہ معصیت پر اعانت ہے، لوگ اگر ند دیں تو مجبور ہوں پھومنت مزدوری کریں۔ قال الله تعالیٰ ولا تعاونو اعلی الاثعد والعدوان، ۲ \_الله تعالٰی کا مبارک فرمان ہے: گناہ اور ذیاد تی پر تعاون نہ کرو(ت) (۲ \_القرآن ۲/۵) محران کے دیۓ ہے زکوۃ اوا ہوجا بیکی جبکہ اور کوئی مافع شرکی نہ ہو کہ تقیر ہیں، قال اللہ تعالٰی انما العدوقت للفقر او سے اللہ تعالٰی کا فرمان مبارک ہے صدقات فقر، ء کے لیے ہیں (ت) (سے القرآن ۹/۲۰)

سبار سے سدہ میں باتھ ہیں اور سے جو اللہ اللہ ہے۔ اور سے معارف زکوۃ سے اتنا کمانے پر قاور تہیں، انھیں بفتر ہواجت سوال سیرے وَ وَ عَ جَزُ نَا تُوالِ کہ نہ بال رکھتے ہیں نہ کب پر قدرت، یا جننے کی حاجت ہے اتنا کمانے پر قاور تہیں، انھیں بفتر ہواجت سوال ، وراس سے جو کھے ملے ان کے لیے طبیب ، اور سے جو مصارف زکوۃ سے ہیں اور انھیں دینا باعث ایم ایم ایم جو کر ان میں وہ جنسیں جمعر کن حرام ہے۔ وابند تی لی اعم ( فرق دی رضوبہ ، جلد ۱۰م ۲۵۳ ، ۲۵۳ رضا فاؤنڈ بشن ، لاہور )

مسئلہ ۲: جو محف علم دین وقرآن پڑھ کرکسب چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے دین کو کھا تا ہے۔ (8) یعنی علم یا قاری ہوکر بیٹے گیا اور کمانا جھوڑ دیا بیہ خیال کے ہوئے ہے کہ لوگ جھے عالم یا قاری سمجھ کر خود ہی کھانے کو دیں سے کمانے کی کیو ضرورت ہے، بینا جائز ہے۔ رہا بیدامر کہ قرآن مجید وعلم دین کی تعلیم پر اُجرت لینا اور اس کے پڑھانے کی نوکری کرنا، اس کو فقہائے متاخرین نے جائز بتایا ہے جس کو ہم اجارہ کے بیان میں ذکر کر بچکے ہیں (9) بید دین فروش میں داخل سیس ۔ اس کو فقہائے متاخرین نے جائز بتایا ہے جس کو ہم اجارہ کے بیان میں ذکر کر بچکے ہیں (9) بید دین فروش میں داخل سیس ۔

مسک ہے: جس شخص نے حرام طریقہ سے مال جمع کیا اور مرکبا وریٹہ کو اگر معلوم ہو کہ فلاں کے بیاموال ہیں تو ان کو واپس کردیں اور معلوم نہ ہوتو صدقہ کردیں۔(10)

مسئلہ ۸: اگر مال میں شبہہ ہوتو ایسے مال کو اپنے قریبی رشتہ دار پرصد قد کرسکتا ہے یہاں تک کہ اپنے باپ یا بیٹے کو د ہے سکتا ہے ، اس صورت میں بہی ضرور نہیں کہ اجنبی ہی کو دے۔(11)



<sup>(8)</sup> المرجع العابق.

<sup>(9)</sup> د کیمئے حصہ ۱۰۱۲ء جارہ کابیان

<sup>(10)</sup> الفتاوى العندية ، كرّب الكراهية ، الباب الخامس عشر في الكب مح ٥٠ م ١٠٠٠.

<sup>(11)</sup> الرجع السابق.

# امر بالمعروف ونهى عنِ المنكر كابيان

القدتعالی فرما تا ہے:

(وَلْتَكُنُ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّلُعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿ ١٠٠٠﴾) (1)

ورتم میں ایک ایسا گروہ ہونا جاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائے اور اچھی بات کا علم دے اور بری بات سے منع

(1) پسئل مران ۱۰۴۰

## نیکی کی دعوت دینا فرض کفایه ہے:

قرش کفارہ وہ ہوتا ہے کہ جے اگر ایک فیض سرانجام دے دیے تو اے تو اب بل جائے گا اور باقیوں ہے دمدواری ساتھ ہو ج ئے گا۔ ای وجہ سے علیا ہے کرام ترجم اللہ انسٹل م کے ایک طبقہ کے نزدیک اس کا نفع زیادہ ہونے کی وجہ سے برفرش بین سے افضل ہے۔
ایک فیص کے فرض کفایہ فیل اوا کرنے ہے دوسر ہے ہاں کے ساتھ ہونے جس شرط ہے کہ اسے دوسر سے کا داکر نے کا جس نام ہو در نہ ایک فیص کے فرض کفایہ فیل اوا کرنے کا جس نام ہو در اس سے ساقط ندہوگا جیسے اپنے مگمان سے (کہ دوسر سے اوا کرتے ہول می ) جان ہوجہ کرکسی واجب کو ترک کر دیتا۔ کیونکہ گناہ جس وار کہ وجہ اس سے ساقط ندہوگا جیسے اپنے مگمان کرتے ہوئے ال سے دمل کی ویدار فاعل کی ذات پر ہوتا ہے نہ کہ نفس فول پر کیا آپ جانے نہیں کہ جس نے کس مورت کو اجنی مگمان کرتے ہوئے ال سے دمل کی ویدار فاعل کی ذات پر ہوتا ہے نہ کہ نفس فول پر کیا آپ جانے نہیں کہ جس نے کس مورت کو اپنی بیوی بچھ کراس سے دملی کی کو اس پر کوئی

ہاتھ اور زبان سے برائی کوروکے کے احکام:

رورد ہیں۔ برس سیس الم اور دنیان سے دوک کے ہول آواس کی ذرواد کی سب پر عائد ہوگی اور اگر ایک مخص ہاتھ سے اور دوسرے
اگر سب لوگ برابر طور پر ہاتھ اور ذبان سے دوک کے ہول آواس کی ذرواد کی سب پر عائد ہوگی اور اگر ایک فض ہاتھ سے اور دوسرے
زبان سے رو کئے پر قادر ہول آو پہلے کی ذمہ داری ہوگی، البت آگر ذبان سے دوکتے در کئے در بار کی سے رکنا زبان سے روکئے
زبان سے روکئے سے وہ ظاہری دباطنی طور پر دک جائے جبکہ ہاتھ سے دوکتے سے سرف ظاہراً آئر کے آواس صورت میں زبان سے روکئے
والے کی ذمہ داری ہوگی۔

سرے اور یہی لوگ قلاح پائے والے ہیں۔ اور فرما تاہے:

## دل مِن بُرا جائے کاتھم:

رن میں برا جاننا مكلف سے بالكل ساقط نہ ہوگا كيونكہ بيافر مانى كو ناپند كرنا ہے جو ہر مكلف پر داجب ہے بلكہ علما كے ايك طبقہ كے

زويك برائى كو دل میں برا نہ جاننا كفر ہے۔ حصرت سنّد نا امام احمد بن حنبل عَلَيْةِ رَخْمَةُ اللهِ الْأَوَّلَ بَعِي الْهِي الْهِي عَلَى مِين شَامْلَ اِيْلَ - كيونكہ حد به شو

یاک میں ہے كہ "بیدا بران كا كمز در ترین درجہ ہے۔"

(منيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون المحل عن المنكر .... الخ، الحديث: ١٨٨)

جو شخص نا واتفیت د جہالت کی بتا پر کسی برائی میں بتاہ ہو کہ اگر آگاہ ہوجائے تو اسے زک جائے تو اسے نری سے مجھانا واجب ہے، بہب کئے کہ اگر اُسے معلوم ہو کہ کسی دوسرے کو مخاطب کرے۔ یہ جو شخص برائی کو جانے کے باوجود اس میں بتنا ہو مثلاً بحبتہ لینے اور فیبت پر ڈٹا رہنے والا، تو اسے تھیجت کرے اور اس مناہ کی وعید یا دیون کر خوف دلائے۔ پھر درجہ بدرجہ انہائی نرمی و دندہ پیشانی سے بچھائے کیونکہ ہر چیز اپنی قضا و تدر کے ساتھ ہوتی ہے اور اللہ عَوْ قَبَالْ کے لطف و کرم پراپنی نظر رکھے کہ بدرجہ انہائی نرمی و دندہ پیشانی سے بچھائے کیونکہ ہر چیز اپنی قضا و تدر کے ساتھ ہوتی ہے اور اللہ عَوْ قَبَالْ کے لطف و کرم پراپنی نظر رکھے کہ اس نے اس برائی سے بچایا ، اگر وہ چاہتا تو اس کے بھس کر و بتا بلکہ اب بھی وہ اس برائی میں جنانا ہونے سے محفوظ نیس ۔

اگر زبان سے روکئے سے عاجز آجائے یا اس پر قادر نہ ہواور تُرشُ رُوئی ، جِمْر کئے ، حَقی کرنے اور خضب ناک ہونے کی تدرت رکھتا ہوتو بیب کرنا ضروری ہے اور صرف دل میں برا جاننا کافی نہیں۔ اگر اس نے وعظ وقعیحت نہ کی اور برائی میں مبتلا شخص کا اس پر وُٹا رہنا معلوم ہوا تو اس سے سخت کلامی سے پیش آئے اور اُسے ڈائٹ ڈیٹ کرے گر گالیاں نہ کے جیسے یوں کیے:''اے فائش!اے جانل! اے احمق! ا اللہ مُؤَ وَجَالُ سے نہ ڈرنے والے!''

برائی ہے منع کرنے والے کو چاہئے کہ خضب ناک ہونے ہے بچے ور شاپئی تھرت کے لئے برائی ہے منع کرے گا یا کسی اور فعلی جمام بل برائی ہے لئے برائی ہے شاہ دوگر جسے اور جو ہاتھ ہے دور بل ہوجائے ہے تا ہوجائے ہے دور بل ہوجائے ہے ہوتا ہے ہے اور جو ہاتھ ہے دور کی جائے ہے ہوتا ہے ہوت

(كُنْتُهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُ وْنَ بِالْبَعُرُ وْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُوْمِنُونَ بِاللّهِ) (2) تم بهتر ہوان سب اُمتوں میں جولوگوں میں ظاہر ہو كی، بھلائی كاتھم ديتے ہواور برائی ہے منع كرتے ہوادر الله (عزوجل) پرائيان ركھتے ہو۔

(2) پستول عمر ن٠١١.

الْتَمُنْدُ بِلَّهِ مَرٌّ وَجَلُّ بِم خُوشِ تصيب بيل

میرے شیخ طریقت،امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عظار قادری رضوی دامت برکاتیم العالیہ ابنی سناب نیک کی دعوت میں تحریر فرماتے ہیں:

آمُرُّ بِالْمِعُرُوفُ وَمَهُى عَنِ الْمُنْكُرِ كَالْرِيفِ

اور قرآن میں ہے:

(لِلْهُ تَى اَلْصَالُولَةَ وَأَمُرْ بِالْهَ عُرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُدُكِرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا اَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِهِ إِلْهُ وَرِ ﴿ الْهِ ﴾ (3)

ر القمان نے اپنے بیٹے سے کہا)اے میرنے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا تھم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افناد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک ہے ہمت کے کام ہیں۔

**多多多多多** 

#### احاديث

حدیث ائم میں جو مخص بری بات و کھے اسے اپنے ہاتھ ہے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہوتو زبان ے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہوتو ول ہے لینی اسے دل سے برا جانے اور بید کمز در ایمان والا ہے۔ (1) صدیث ۲: حدوداللہ میں مداہست کرنے والا ( لینی خلاف شرع چیز دیکھے اور باد جود قدرت منع نہ کرے اس کی ) (1) منج مسلم ، كتاب الا يمان مباب بيان كون النحى عن النظر من الا يمان . . . والتي والحديث: ٨ ير ١٣٩) ، من ٣٣٠،

حکیم الامت کے مدنی مچول

ا مصرت ابوسعید خدری رضی الله عند کا اسم كراى سعد بن ما لك انصارى خدرى باوراً ب این كنیت ابوسعید خدرى كے ساتھوز ياؤه مشہور ہیں،آپ!ن حفاظ حدیث میں سے ہیں جن کو بہت زیادہ امادیٹ یاد ہیں، نیز آپ کا شار بڑے بڑے فضلاء اور عقلاء میں ہوتا ہے،آپ ے محابہ کرام اور تا بعین کی ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں، چورائ سال کی عمر شری کے جم جیس آپ نے وصال فرہایا اور آپ کو جنت القبع (مدينه طيب) ميں ميرو خاك كيا كيا الفظ خدري ميں خام يرضمه ہے اور وال ساكن ہے-

٣ \_ راي يري مهموز العين باب لفح ينتح ديكمنا بمكر باب افعال سے اسم مفعول ہے وہ كام جوازروئے شريعت ناجائز ہوا سے فتم كرنا مراد ہے،استطاعت کس کام کا آدی کے بس میں ہونا طاقت مراد ہے۔

سے برائی کو بدلنے کے لیے ہر طبقے کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ داری سوئی تن کی کیونکہ اسلام جس سمی بھی انسان کو اس کی طاقت سے زياده تكليف نبيس دى جاتى -ارباب اقتذار،اسا تذه، والدين وغيره جوابية ماتحوّل كوكنٹرول كريكتے ہيں وہ قانون پر حتی ہے ممل كرا كے اور مخالفت کی صورت میں سزاوے کر برائی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

مبلغین اسلام،علاء د مشائخ ،ادیب وصحافی اور دیگر ذرائع ابلاغ مثلّ ریڈ مج ادر ٹی وی وغیرہ سے مبحی لوگ ایک تقریروں تحریروں بکسشعراء ا بنی نظموں کے ذریعے برائی کا قلع تمع کریں اور نیکی کوفروغ دیں،بلسانہ کے تحت بیتمام صورتی آتی ہیں۔

سے اور عامسلمان جسے افتد اوکی کوئی صورت بھی حاصل نہیں اور نہ بی وہ تحریر وتقریر کے ذریعے برائی کا خاتمہ کرسکتا ہے وہ ول ہے اس برائی کو برا سمجھے اگر چہ بیدائیان کا کمزور ترین مرتبہ ہے کیونکہ کوشش کر کے زبان سے دو کتا چاہیے گئیں دل سے جب برا سمجھے گا تو یکلینا خود برائی کے قریب نہیں جائے گا اور اس طرح معاشرے کے بے تار افراد خود بخو دراہ راست پر آجا میں گے۔

۵ ۔ حدیث شریف ہے یہ بات بھی واقع ہوجاتی ہے کہ جوآ دی برائی کو دل ہے بھی برا نہ جانے اسے اپنے آپ کومؤمنین میں شار کرنے کا کوئی جی نہیں کیونکہ دل ہے برا بھنے میں تو کسی کا ڈرنیس پھر بھی برانیس جھتا تومعلوم ہوا وہ اس پر راضی ہے۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المصابح، ج٢ بس ٩٥٨) --

اد مدودانقد میں واقع ہوئے واسلے کی مثال میں ہے کہ ایک توم نے جہاڑ کے بارے میں قرعہ ڈالا ابعض اوپر سے حصہ میں دہے بعض بینچ کے حصہ میں بینچ واسلے پائی لینے اوپر جائے اور پائی لے کران کے پاس سے گزرتے ان کو تکلیف بوتی (انھوں نے اس کی شکایت کی) نیچے واسلے نے کلہاڑی لے کر بیچے کا تختہ کا ٹائٹر دع کیا۔

اوپر وافوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟اس نے کہا میں پاٹی لینے جاتا ہوں توتم کو تکلیف ہوتی ہے اور پاٹی لینا بھے ضروری ہے۔ (لبندا میں تختہ توڑ کر پہیں ہے پاٹی لے اور کا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دوں کا) کہیں اس صورت میں اگر او پر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھوونے ہے روک دیا تو اسے بھی نجاف دیں گے اور اینے کو بھی اور اگر جھوڑ ویا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اینے کو بھی۔ (2)

حدیث سونشم ہے اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! یا تو اچھی بات کا تھم کرو سے اور بری بات سے منع کرو

(2) منتج ابخاري، كماب انشما دات، باب القرعة في الشكلات ... الخ والحديث:٢٦٨٦، ج٢،٩٠٨.

### علیم الامت کے مدنی بھول

ا \_ابڑھ براہ شد معنرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ انعماری ہیں،آپ بجرت کے بعد انعمار ہیں سب سے پہلے بیدا ہونے والے ہیں،رسول اکرم معلی اللہ علیہ وسلم کے دصال کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال نو مہینے تھی،آپ کے والدین مجی محانی شخصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دانہ میں آپ کو اللہ عنہ ہیں آپ کے صاحبزاد ہے جمہ اور معنرت امام شبی (رضی اللہ عنہ میں میں شائل ہیں۔

السلاها استهدو الم ماهد عن بنائج بس كامعن فريب كرنا وحوكد وينائج بهال ستى كرنا مراد ب مدود حدى جمع وه شرع برناكم جومقرد الي و استهدو جمع فذكر تعل ماضى باب استفعال قرعه اعدادى كي ماريعير بوجانا، باب ضرب يعفر ب اجوف يائي - تاذوا انهول في ومقرد الي ، باب تفعل سي فعل ماضى جمع فذكر كا صيفه بالدر بالمواقع بائي منه باب تفعيل سي معادع واحد فذكر كا صيفه باك منه بائي منه بالدر بعقر باب تعريف سي معادع واحد فذكر كا صيفه بالدري كرنا توثرنا - اخذ واكل يديكى كا باتحد دوكنا - الجواباب افعال من الهول في بيا يا الركوبال بالمحدوك المواقع بالك بوا دونول المدان باب افعال كي والدول كامعن بلاك بوا دونول المدن باب افعال كي محدود المدن المحدود كا من بالك بوا دونول المرح أنا عاد الى كامعن بلاك بوا دونول المن يك مصفح بول المدن المحدود المن المحدود المن المحدود المناسخ بول المناسخ بول المحدود المحدود المناسخ بول المناسخ المناسخ بول المناسخ بول المناسخ بول المناسخ المناسخ بول المناسخ بول المناسخ بول المناسخ ا

س ای حدیث شریف بین ایک مثال کے ذراجہ برائی سے دو کے اور نیکی کا عم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ اگر سیجھ کر بمر

بلعرف اور نہی عن المنظر کا فریعنہ بڑک کر دیا جائے کہ برائی کرنے والا نوونقصان اٹھائے گا تفارا کیا نقصان ہے تو یہ موج فعط ہے اس لیے

کر اس کے عن و کے افرات تمام معاشر سے کو ایک لپیٹ بیں لیے ایس اور جس طرح کشتی تو ڈنے والا اکیلا بی نہیں ڈو رتا بعکہ وہ سب

لوگ ڈو ہے ہیں جوکشتی بیں موار ہیں ای طرح برائی کرنے والے چندافراد کا بیرج مقمام معاشرے میں نامور بن کر پھیلتا ہے۔

اوگ ڈو ہے ہیں جوکشتی بیں موار ہیں ای طرح برائی کرنے والے چندافراد کا بیرج مقمام معاشرے میں نامور بن کر پھیلتا ہے۔

اوگ دو ہے جو بی جوکشتی بیں موار ہیں ای طرح برائی کرنے والے چندافراد کا بیرج مقمام معاشرے میں نامور بن کر پھیلتا ہے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المعانيّ ، ج٢ بم ٩٥٩)

کے یا اللہ تعالیٰتم پر جلد اپنا عذاب بھیج گا، پھر دعا کرو کے اور تمھاری دعا قبول نہ ہوگی۔(3) حدیث ہم: جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو دہال نہیں ہے گر اس پر راضی ہے ، وہ اس کی مثل ہے جو دہاں حاضر ہے۔ (4) حديث ۵: حضرت ابو بكرصديق رضى الله تعالى عنه في ما ما: المياد أو أواتم ال آيت كو يرضع مو: (يَأَيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا عَلَيْكُمْ أَنُفُسَكُمُ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنَ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ (5)

(3) سنن الترمذي ، كتاب الفتن ، باب ما جاء في الامر بالمعروف . . . والخي الحديث: ٢١٤١، ج ١٩,٥٠٠.

#### علیم الامت کے مدنی مچول

ا \_ حضرت حذیف بن بمان رضی الله عندرسول اکرم ملی الله علیه وسلم کے راز دل کے این ستے ،آپ سے حضرت عمر بن خطاب ،حضرت علی المرتقى ،حضرت ابوالدرداء اور ديگرمي ابركرام اور تابعين (رضي الله عنهم ) نے احاديث ردايت كي جي، آپ نے اسم يي مدائن جي انقال فرمایا اورآپ کا مزار پرانوار بھی وہیں ہے۔

٢ \_ ليوشكن اوشك سه واحد فركر غائب لام تاكير بانون تاكيد ثقيله كامينه ب اوريدانعال مقاربه بس سه بـ سے امر بالمعروف اور نبی عن المنظر کی ذمدداری سے پہلو تمی کتنا بڑا جرم ہے۔اس مدیث بی نہایت دمناحت کے ساتھ اس کا بیان کیا عمیا رسول اکرم صلی الله علینه وسلم نے فرمایا یا توجمہیں میفر بیندانجام دینا ہوگا یا الله تعالٰی کے عذاب کا سامن کرما پڑے گا اور اس کے بعد ڈگر دعا بھی کرو گے تو قبول نہ ہوگی۔ بیزہایت سخت قشم کی وعید ہے لینی جب تک تم اپنی کوتا بی کا ازالہ نیں کرو مے اور اللہ تعالی سے معانی نہیں واقع مے تہاری کوئی وعاقبول نہ ہوگی۔اس حدیث بی امر بالعروف کا ذکر بھی تھم اور تاکیدی صیغوں کے ساتھ ہوا اور عذاب کے ذکر کے لیے مجى تاكيدى صيغه استنعل كيا حمياجواس كى اجميت اورعدم بجاآورى كى صورت من عذاب كيفينى موفى كالمرف اشاره ب-(مراة السّاني شرح مشكلوة المصانع من ٢٩١)

(4) سنن أي داود، كمّاب الملاحم، باب الامر دائمي ، الحديث: ٩٠٣٣٥، ٢٩٣٩، ٢٩٠١، ١٦١٥،

#### حلیم الامت کے مدتی پھول

ا ہے اس ممیرہ ،عرس کی عین پر ضمہ اور راء ساکن ہے جب کہ عمیرہ کی عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔ میہ حضرت عدی بن عمیرہ کے بھائی ہیں، صحابی ہیں، ان سے ان کے بیتیج عدی بن عمیرہ اور زید بن حارث رضی انشد تعالی عنم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲ \_اس حدیث شریف میں برائی کو دل ہے براجائے کی اہمیت کا ذکر ہوا کہ اگر چہ ایک تخص برائی کے اُرتکاب کے وقت دہال موجود نہ بھی ہولیکن اس پر راضی ہوتو گو یا وہ موجود تھا اور جو دہال موجود ہولیکن اس حرکت کو ناپیند کرے گو یا وہ دہال موجود ای نہیں۔حضرت شیخ عبدالحق محدث د بیوی رحمة الله عدية فروحة بين تويا عقيقي موجود كي اورعدم موجود كي دل كي موتى بيم كنبيل (مراة المتاجي شرح مشكوة المصانيح، ج٢ بم ٩٦٢)

# 699 January ( 1996) 1996 Janua

ے ایراں الوالے پنائنس کو الزم کا لوہ ممراہ تم کو طرر نہ پہنچائے گا، جب کرتم مود بدایت پر او۔

ایمنی تمراس آیت سے میں تھے ہوئے کہ جب ہم خود بدایت پر ایل تو ممراہ کی مراہ کا اند سے ہے اعزیس ہم ہوئی سرے کی ضرورت نہیں ) میں نے رسول القرصلی الشرنعالی علیہ وسلم کو بیرفریائے سنا ہے کہ اوک آسر بری ہائے ، پیھیں او سرکا نہ بدلیل تو قریب ہے کہ اللہ تعالی ان پر ایساعذاب ہیسے گا جو سب کو گھیر لے گا۔ (6)

عدیث ؟: جس قوم می گناه موستے ہول اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھرند بدلیں تو قریب ہے کہ اند تی ن سب پرعذاب بھیجے۔ (7)

(6) سنن ابن ماجه، كتاب انفتن مباب الامر بالسروف دانعي عن المنكرة الحديث: ٥٠٠٥، ج٣،٩،٩،٩٥٠.

عيم الامت كي مدني محول

ا ب تعفرت ابو بحرصد الى رضى الله عندى شخصيت غيرمعروف نبيس ،آپ سب سے پہلے ايمان لائے ،سفر وحصر بيس رسول ، کرم صلی الله عليه وسلم سے معلی الله عليه وسلم سے بہلے ايمان لائے ،سفر وحصر بيس رسول ، کرم صلی الله عليه وسلم سے بہلے فعيفه اور سے ماتھ و رہے ،آپ سے فعیفہ اور سے مسلمانوں سے بہلے امير بتھے۔

" برآن كريم كى آيت" اسدايمان والواا بى فكركرداكرتم بدائت پررہوكتو كمراه مونے والے تمبارا بچھ بگاڑ نه سكيں مي سے حوالے سے بعض لوگ محصے منے كار در المرد ف اور نبى من المنكر كى ضرورت نبيل بلك آدى كوا بن اصلاح كرنا جاہيے دوسرول كے كن ويد كوتا بيال الله وقت من كار كار باللہ وف اور نبى من المنكر كى ضرورت نبيل بلك آدى كوا بن اصلاح كرنا جاہيے دوسرول كے كن ويد كوتا بيال الله كار تبيل منكتيل ـــ

سے معنرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عندنے اس مفالطے کو دور کرتے ہوئے رسول اللہ ملی اللہ علید دسلم کے اس ارشاد گرامی کے حوے ست بتایا کہ جب بوگ برانی کود کھے کراہے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو وہ سب عذاب میں جتلا ہوتے ہیں۔

" دومری روایات سے بہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس تبدیلی کا تعلق طاقت ہے ہے یعنی برائی کو بدلنے والے وگ اس بات کی طاقت رکھنے سے باوجود نہ بدلیس تو وہ بھی عذاب کے ستحق ہول گے۔ دھڑت شنے عبدالتی محدث ویلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے آیت عام اور مطلق نہیں بلکہ مقیدا ورخاص ہے لین جب لوگ تمہاری بات نہیں تو آپ ایٹی اصلاح میں معروف ہوجا واس صورت میں ان کے گناہ کا تم مطلق نہیں بلکہ مقیدا ورخاص ہے لین جب لوگ تمہاری بات نہیں تو آپ ایٹی اصلاح میں معروف ہوجا واس صورت میں ان کے گناہ کا تم پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ دھڑت عبداللہ این مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہہ بات ہمارے دورے متعلق نہیں اس وقت لوگ نیک کی بات سنتے اور تم لوگ کر آب نہ باند بعد میں آئے گا بعض مقسر کن نے یہ میں انکھا ہے کہ جب تم ہدایت پر ہوگا مطلب سے ہوگئی برائی سے روکو اور دہ نہ بانس تو کا بلک سے دوکو اور دہ نہ بانس تو اس منہ بیں ہوگا بلک صرف برائی کے مرحکب لوگوں کو ہوگا۔ (مراة المناجی شرح مشکو ق العہ بیج میں ۲۹ میں ۱۹۹۳)

حكيم الامت كي مدني بيمول

(7) منن أبي واود، كماب الملاحم، باب الامر والمحلي والحديث: ٣٣٣٨، ج٣، ص ١٦٣.

ا به معزت جریر بن عبداللد رضی الله عند کی کنیت ابو عمره ب اور آب رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے وصال ہے بیالیس ول ب

حدیث ۷: اچھی بات کا تھم کرو اور بری بات ہے تھے کرویہاں تک کہ جبتم بیددیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور ونیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر مخض ابنی رائے پر محمنذ کرتا ہے اور ایبا امر دیکھو کہ مسیس اس سے چارہ نہ ہوتو اپنے نفس کو لازم کرلو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو · حیموڑ و ( بعنی ایسے وفت میں امر بالمعروف وٹھی عن المنکرضروری نہیں ) چمھارے آھے مبر کے دن آئیں سے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے تھی میں انگارالیہا عمل کرنے والے کے لیے اوس زمانہ میں بچاس مخص عمل کرنے والوں کا اجر ہے۔ لوگوں نے عرض کی ، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلّم)ان میں سے پچاس کا اجر اس ایک کو ملے گا۔ فر ما یا کہتم میں ہے پیچاس کی برابر اجر ملے گا۔(8) پانچویں حدیث میں جوآیت ذکر کی گئی وہ اس موقع اور ونت کے

مہیے اسلام لے اس کے بعد کوفہ تشریف لے سے اور ایک عرصہ درماز کے بعد قرقسیا مقام پرنتش ہوئے اور ای پیش انتقال فرمایا آپ ے بے شارلوگوں نے احادیث روایت کی جیں۔

۲ \_اس حدیث کامضمون گزشتہ حدیث کے مطابق ہے اور اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ جس قوم یا جماعت میں پھیلوگ برائی کے مرتکب ہوں اور وہ توم ان کورد کئے کی طاقت رکھنے کے باد جود ندرو کے تو وہ بھی عذاب خدادندی کے مستحق ہوں مے اور بیرعذاب وہ لوگ مرنے ہے پہلے دنیا میں بنی و کیے لیں سے معفرت شیخ فر ماتے ہیں کد برائی کو بدلنے میں کوتا بی کرنا دومرے جرائم سے مقابلے میں اس لحاظ ہے منفر دیے کہ دومرے گنا ہوں کی سزا آخرت میں لیے گی جب کہ اس کوتا بی کی سزاد نیا بیں بھی لیے گی اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔ (اضعة اللمعات)اس مديث كى ردين ميں ظرانوں كو اين ومدوارى كا اصاس كرنا جائيے كدوہ افترار اور طاقت كے باوجود معاشرے سے برائیوں کا تلع قبع نہیں کرتے حالانکہ بیان کافرض ہے۔(مراۃ المناجِ شرح مشکوۃ المصابع، ج۲،ص ۱۹۳۳)

(8) امرفع السابق، الحديث: اسمسم، جميم ١٢١٠.

عيم الامت كمدنى كهول

، ے حضرت ابو ثعبیہ جرهم بن ناشب تحشنی رضی اللہ عندا میک کنیت ابو **تعلیہ کے ساتھ** زیادہ شہور ہیں، بیعت رضوان کے موقع پر آپ نے رسول اکرم صلی التدعلیہ دسملم کے دستِ اقدی پر بیعت کی تو نبی اکرم ملی اللہ علیہ دسلم نے آپ کوآپ کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ لوگ بھی اسلام لے آئے ، حضرت ابو تعلبہ رضی اللہ عند شام تشریف لے گئے اور 20 میں وی آپ کا انتقال ہوا۔

 انتهروا باب افتعال ہے جمع قد کرحاضر امر کا صیفہ ہے ، تناہوا باب تفاعل ہے جمع فذکر حاضر امر کا صیفہ ہے۔ مطاعا باب افعال ہے اسم مفعول کا صیغه ممتبعا باب انتفال سے اسم مفعول کا صیغه بسم شو تو فاقعیل سے اسم مفعول کا صیغه یا کا مطلب ایکی رائے پر اتر انا

۔ ۳\_ ہیں حدیث شریف میں ان مشکل حالات کا ذکر ہے جن میں آدمی تھی ہے لیکی کی بات سنٹا پہندنییں کرے گا اور نہ ہی کسی کے ہے۔ ۳\_ ہیں حدیث شریف میں ان مشکل حالات کا ذکر ہے جن میں آدمی تھی ہے لیکی کی بات سنٹا پہندنییں کرے گا اور نہ ہی کسی

حدیث ۸: لوگوں کی ہیبت حق ہولئے سے نہ رو کے جب معلوم ہوتو کہد ہے۔(9) حدیث 9: چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ ہے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب نہیں کر ریکا عمر جبکہ دہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قاور ہوں اور منع نہ کریں تو اب عام دخاص سب کو عذاب ہوگا۔(10)

روکے سے برائی سے رسے کا کیونکہ لا بی بخواہشات نفسانی اور تود پندی جیسی صفات ذمیر نے اے اندھا اور بہرہ کردیا بوگا، ان حال ت میں اگرکوئی شخص بحت اے کہ میں الیان کو بی شخص بحت اے کہ میں الیان کو بی شخص بحت اے کہ میں الیان کو بی این کو بی کا بی موافظ میں مول میں مول کوئی ہات سنے کو بی تیار شیں لہذا اب امر بالمعروف سے بہلو تھی تا بی مول میں مول کوئی ہات سنے کو بی سامین کے برابر ٹو اب لے گا اور دو بھی عام لوگ شیس بلکہ می بہرام میں سے بی سام اور ہیں۔

الساس حدیث سے بعض نوگوں نے استدانال کیا کے امت کے آخری دور کے لوگوں کو محابہ کرام پر جزوی فضیت حاصل ہے کیکن جمہورعلاء کے اس کا سخت رد کیا اور فرما یا کہ محابہ کرام رضی اللہ عظیم کو جو شرف محابیت حاصل ہے اس کا مقابلہ کوئی فضیلت نہیں کرسکتی اور دوسر سے لوگ اس اس اعزاز سے محروم ہیں ۔ قوت القلوب میں لکھا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمال پر انوار پر ایک نظر پڑنے سے جو پر دسے محلتے ہیں اوران کا کام بڑتا ہے وہ دوسروں کی سالبا سال کی محت ہے جسی حاصل نہیں ہوتا۔ (افرعة اللمحات)

(مراة الهناجي شرح مشكوة الصابيج ، ج٢ ، ص ٩٧٥)

(9) سنن الترندي، كتاب الفتن، باب ما أخبر النبي صلى الله عليه دسلماً محابه بما موكائن إلى يوم القياسة ، الحديث: ١٩٨٠ ٢ ، جسم ص ٨٠

(10) شرح السنة ، كتاب الرقاتي ، باب الامر بالمعروف والمحى عن السكر ، الحديث: ٥٠٠ م، ٢٤٠ مي ٣٥٨.

#### عكيم الامت كي مدنى پھول

ا عدى ابن عدى الكندى (الكندى كاف كے كسره سے بے) ايك يمنى قبيلہ كنده كى طرف منسوب ہيں، آپ تا بعى فقيہ ہيں، آپ كو والد عدى بن عميره اور چيا عرس بن عميره رضى الله عنهما دونوں محالى ہيں، آپ نے ان دونوں سے احاديث روايت كى إلى اور آپ سے حضرت ايوب ادر عطا خراسانى دغيرها نے احاديث روايت كى ہيں۔

۲ \_العامة عام لوگ، الخاصة قوم كے بعض افراد مهدن ظهر يتهد ان كے سائے۔ اس حديث ميں اس بات كى وضاحت ہے كہ جب كمى قوم ميں ہے ہے افراد برائى كا ارتكاب كريں تو اس كاعذاب صرف الني كو ہوگا قوم كے دوسرے افراد كونيس كيونكه ارشاد خداوندى ہے "وكلا تَوْرُ وَاوْرَدَةً وَوْرُرَ أُخْوَى " كُوكَى بوجه الحالے والا دوسرے كے تناہوں كا بوجه نيس الحائے گا۔

سے البتہ جب ان کے سامنے برائی ہورہی ہواور وہ رو کئے پر قادر ہونے کے باوجود ان کو نہ روکیں تو اب سب کوعذاب ہوگا اور بیار شاد خد وندی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ گناہ کرنے والوں کو ان کے عمل کی سزالطے گی اور دوسرے اس لیے سزا کے مستحق ہوئے کہ انہوں نے برائی کورو کئے سے متعلق اپنی ذمہ داری کو پورانہ کر کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ (مراة السناجی شرح مشکو ۃ المصابیح، ج۲،م ۸۹۸) حدیث • ا: بن اسرائل نے جب گناہ کے ان کے علانے منع کیا گروہ بازتہ آئے گیر علاان کی مجلسوں میں بیٹے لئے اور استے ساتھ کھانے بیٹے لئے، خدانے علا کے دل بھی آئیس جیسے کر دیے اور داور وقیسٹی بن مریم علیما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی۔ بیداس وجہ سے کہ انھوں نے نافر مانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ اس کے بعد حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم ) نے فر مایا: خدا کی تشم! تم یا تو اچھی بات کا تھم کرو گے اور بری بات سے روکو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑلو گے اور ان کوئی پر روکو گے اور جی پالٹہ تعالٰی تم سب کے دل ایک طرح کے کر دے گا پھر تم سب پر لعنت کردے گا، جس طرح ان سب پر لعنت کی۔ (11)

صدیث اا: میں نے شب معراج میں دیکھا کہ چھالوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کانے جاتے ہیں۔ میں

(11) سنن الترفذي، كما بتغيير القرآن [باب] ومن سورة المائدة ، الحديث: ٥٩ - ١٠٠٠ ج ١٠٠٠ س. ٢٠٠٠ س. و 11) سنن الترفذي ، كما باب المالاتم، بأب الامروائعي ، الحديث: ٢ سوسهم ٢٠٠٠ ج ١١٣٠ م ١٦٣٠.

تحيم الامت كيدني يحول

ا منظرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عتہ معروف محالی ہیں ،آپ کی کنیت ابوعبدالرحن ہے، کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام لاتے والوں میں چھنے نم بر پر ہیں ، رسول اکرم سلی اللہ علیہ وسلم کے توامی میں سے سے ،آپ کے تعلین مہارک اور مسواک مہارک کے امین اور آپ کے راز وار سخے ،آپ نے مبتد کی طرف ہجرت قر مائی ، فزوہ بدر میں ہجی شرکے ہوئے ، بے شارا حادیث کی روایت سے مشرف ہوئے ، ساتھ میں آپ کا وصال ہوا اور جنت البقی میں مذنون ہوئے ،آپ سے معزت ابو بر معدیق معزت عمر فاروق معزت علی الرتفی اور دیگر محابہ کرام اور تابعین (رضی اللہ منہم) نے احادیث روایت کی ہیں۔

۳ فی السوهد ان کے ہم پیالہ دہم نوالہ ہو گئے اکلوهد جالسوهد شار ہوهد تمام مینے باب مغاملہ ہے جمع ذکر خائب ہاضی کے مینے تک ادر هده خمیر مفوب مقعل مفول بہ ہے۔ باب مغاملہ فعل میں شراکت کا تقاضا کرتا ہے گویا ان کا کھانے پینے اور مجلس میں اشتراک تفاضا کرتا ہے گویا ان کا کھانے پینے اور مجلس میں اشتراک تفاہ اطریا طریا ہو خارد اور نفر دونوں ہے آتا ہے۔ کی چیز کوتو ڈویٹا ہواد دو ہراکر ڈرائ مدیث شریف میں بنی امرائیل کے علم وکا کردار ذکر کرنے کے بعد اس دونا میں بتایا گیا کہ بنی امرائیل کے علما و نے ایک تو م کو برائی سے متع کیا جب وہ بازیہ آئے وہ بجار کا سے کہ دوان کا بایکاٹ کر کے ان کو برائی چوڈ نے پر مجبود کرتے خودان کے ہم مجلس اور ہم پیالہ وہم نوالہ ہو گئے اور ان کے دوران کے ہم مجلس اور ہم پیالہ وہم نوالہ ہو گئے اور ان کے دل ایک جسے ہو گئے جس کی بنیا و پر دوافت کے متحق ہوئے۔

سے سرکار دو عالم صلی الفدعلیہ وسلم نے اپنی است کے ارباب افتیار اور علاء کو متنبہ کیا کہ تہمیں اس طریقہ کارسے پچنا ہوگا اور برائی کا ارتکاب کرنے والوں کا ہاتھ رو کتا ہوگا ممانقت و عدامت سے کام لینے کے بجائے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنا اور اسر بالمعروف و نہی عن استخل امتکار سے متحق ابنی ذمہ داری کو بورا کرنا ہوگا ظالم کا ہاتھ روک کراسے راہ تی پر لانا ہوگا ورشتم بھی بنی اسروئیل کی طرح لونت کے مستحق بوجاؤ سے۔ (مراۃ المتاجی شرح مشکوۃ المصافح برج ایم ۱۹۹۹)

نے پوچھا، جبر کیل اید کون لوگ ہیں؟ کہا، بہآپ کی اُمت کے داعظ ہیں، جولوگوں کو اٹھی بات کا تکم کرتے ہے اور اپنے کو بھولے ہوئے منصے۔(12)

حدیث ۱۲: بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بوانا، افضل جہاد ہے۔ (13)

حدیث ال : میرے بعد بی امرا ہوں گے جن کی بعض باتیں اچھی ہوں گی اور بعض بری، جس نے بری بات کی دو براک ہوا۔ (14) سے کرا ہت کی دو بری ہوا درجی نے انکار کیا وہ سلامت رہا، لیکن جوراضی ہوا اور بیروی کی دہ بلاک ہوا۔ (14) صدیث اور عدیث سا: مجھ سے پہلے جس نی کو خدا نے کسی امت بیں مبعوث کیا، اس کے لیے اُمت سے حوار بین اور امکاب ہوئے جو نی کی سنت لیتے اور اس کے تھم گی بیروی کرتے پھر ادن کے بعد نا خلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے ہیں اور کرتے دہ جن کی سنت لیتے اور اس کے تھم ٹی بیروی کرتے پھر ادن کے بعد نا خلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے ہیں اور کرتے وہ جن کا دوسرول کو تھم نہ دیتے ، جس نے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے بعد درائی کے دانہ کے برابر ایمان خبیں۔ (15)

#### 

(12) شرح السنة ، كمّاب الرقاق، باب وعيد من يامر بالمعروف ولاداً حيه الحديث: ٥٥٠ ١٠، ج ٢ جس٣٦٢.

#### عيم الامت كي مدنى پھول

ا حضرت انس بن ما لک رضی الله عنه نبی کریم صلی الله علیه وسلم کے خادم خاص شے آپ کی کنیت ابوحز وخز رقی تھی ، آپ ک والدہ کا نام سلیم بنت ملحان تھا ، رسول اکرم سلی الله علیه وسلم مدید طبیبه تشریف لائے تو معزت انس رضی الله عنه کی عمر وس سال تھی ، خلافت فاروتی ہیں آپ بعر و ننتقل ہو گئے وہاں آپ لوگوں کو فقہ کی تعلیم دیتے رہے ، آپ نے اوج ہیں ایک سونتین سال یا ننا نوے سال کی عمر میں وفات پائل۔ اور آپ بھر و میں انتقال کرنے والے آخری محالی شخے ، مقاریق مقراض کی جمع (اسم آلد) تینجیاں۔

ا فی معراج دسول اکرم ملی الله علیه وسلم کومختف لوگ مختلف مزاول میں بنتلا دکھائے گئے تا کہ آپ ایک است کوآگاہ فرما کیں کہ فاہوں فال جرم کی فلال فلال مزاجی نے نود ایک آتھوں سے دیجھی اور یوں لوگ اجتناب کی راہ اختیار کریں ہے، چونکہ داعظین اور نطباء ، پنی فلال جرم کی فلال فلال مزاجی نے نود ایک آتھوں سے دیجھی اور یوں لوگ اجتناب کی راہ اختیار کریں ہے، چونکہ داعظین اور نطباء کی زبانی آگ کی تینجیوں سے کئی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا کہ دوسر سے کہتی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا کہ دوسر سے کہتی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا کہ دوسر سے کہتی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا کہ دوسر سے کہتی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا کہ دوسر سے کہتی ہوئی دکھ کی گئیں اور واضح کیا گیا گیا ہیں کہ ان کو یہنز اوی جائے۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة لمعانيج، ج٢ بص ٩٧٠)

- (13) سنن بن ماجه، كمّاب الفتن مباب الامر بالمعروف وأنهى عن المنكر، الحديث: الم مهم، ج مهم ص ١٣ س.
- (14) صحيح مسلم، كمّاب الإمارة ، باب وجوب الإنكار على الامراء ... إلخ ، الحديث: ٣٣، ١٨٣ ـ (١٨٥٣) ، ص ١٣٠١.
- (15) صيح مسلم، كمّاب الإيمان، باب بيان كون العمى عن المسكر من الإيمان ... إلى الحديث: ٨٠ (٥٠) بم ٣٠٠.

# مسأئل فقهبيه

امر بالمعروف بیہ ہے کہ کی کو اچھی بات کا حکم دینا مثلاً کسی ہے نماز پڑھنے کو کہنا۔اور نہی عن السکر کا مطلب سے ہے که بری با توں ہے منع کرنا۔ بیہ دونوں چیزیں فرض ہیں،قر آن مجید میں ارشادفر مایا:

(كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِٱلْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ) (1)

احادیث میں ان کی بہت تا کید آئی اور اس کے خلاف کرنے کی ندمت فر مائی۔

مسئلہ ا: معصیت کا ارادہ کیا تکراس کو کیانہیں تو محناہ نہیں بلکہ اس میں بھی ایک قشم کا تواب ہے، جبکہ رہیمجھ کر باز رہا کہ بیگناہ کا کام ہے، نیس کرنا چاہیے۔احادیث ہے ایسا ہی ثابت ہے اور اگر گناہ کے کام کا بالکل پکا ارادہ کرئیاجس

کوعزم کہتے ہیں تو بیجی ایک گناہ ہے اگر چیجس گناہ کاعزم کیا تھااسے نہ کیا ہو۔ (2)

مسئلہ ۲: کسی کو گناہ کرتے دیکھے تو نہایت متانت اور نری کے ساتھ اسے منع کرے اور اسے اچھی طرح سمجھائے پھراگر اس طریقنہ سے کام نہ چلا وہ مخص بازنہ آیا تو اب مختی ہے چیش آئے ، اس کو سخت الفاظ کیے ، مگر گالی نہ دے ، نہ ش لفظ زبان سے نکالے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو تفس ہاتھ ہے کچھ کرسکتا ہے کرے، مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہا دے، برتن تو ڑپھوڑ ڈالے، گاتا بجاتا ہے تو باہج تو ڑ ڈالے۔ (3)

مسكله سو: امر بالمعروف كى كئى صورتيس بين:

(۱) اگر غالب مگان میہ ہے کہ بیدان سے کے گاتو وہ اس کی بات مان لیس مے اور بری بات سے باز آجا کیں سے، توامر بالمعروف واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں اور

(۲) اگر گمان غالب میہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت بائد هیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا افضل ہے اور (٣) اگریه معلوم ہے کہ وہ اے ماریں گے اور میں صبر نہ کر سکے گایا اس کی وجہ سے نتنہ و فساد پیدا ہوگا آپی میں

لڑائی کھن جائے گی جب بھی چھوڑ نا افضل ہے اور

<sup>(1)</sup> پ ۱۹۰۳ لي محران ۱۱۰. ترجمه کنزارا بمان: تم بهتر ہواُن سب اُمتوں میں جولوگوں میں ظاہر ہوئمیں، بھلائی کا تھم دیتے ہواور بُرائی ہے متح کرتے ہو۔

<sup>(2)</sup> اغتدوى الصندية ؛ كتاب الكراهية ، الباب السالع عشر في الغناء... إلخ ،ج٥٩ مص ٢٥٢، وغيره،

<sup>(3)</sup> الفدوى الهندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السالع عشر في الغناء .... إلخ ، ج٥٥ م ٣٥٠.

(۷) اگرمعلوم ہو کہ وہ اگراست ماریں مے تو صبر کرلے گا تو ان لوگوں کو برے کام سے منع کرے ادر سے محف مجابد

ہے اور

۔ (۵)اگرمعلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں گرنہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تواسے افتیار ہے اور افضل ہیہ ہے کہ امر کرے۔ (4)

مسئلہ ہم: اگراندیشہ ہے کہ ان لوگوں کو امر بالمعروف کر بگا توقل کرڈالیں سے اور بیرجائے ہوئے اس نے کمیا اور ان لوگوں نے مار ہی ڈالا تو میشہ پر ہموا۔ (5)

مسئلہ 10: امراکے ذمہ امر بالمعروف ہاتھ سے ہے کہ اپنی قوت وسطوت (لیتی طاقت و قبد ہہ) ہے اس کام کو روک دیں اور علاکے ذمہ ذبان سے ہے کہ اچھی بات کرنے کو اور بری بات سے بازر ہے کو زبان سے کہدریں اور عوام الناس کے ذمہ دل سے برا جائا ہے۔ (6) اس کا مقصد وہی ہے جو حدیث بیس فرما یا کہ جو بری بات دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے بدل ہے پر قادر نہ ہوتو ذبان سے بدل دے نیتی ذبان سے اس کا برا ہونا ظاہر کردے اور منع کردے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہوتو دل سے برا جانے اور سے ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہوری در مرتبہ ہوتو دل سے برا جانے اور سے ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہوری کی ہمت ہے اور نہ ذبان سے منع کرنے کی جمت ہے اور نہ ذبان سے منع کرنے کی جرات ہو می کرد کے بیاں کہ ہاتھ سے دوک سکتے ہیں، ان پر جرات ہو می کردوکیں ایسوں کے لیے فقط ذل سے برا جانا کائی نہیں۔

مسئلہ ٢: امر بالمعروف کے لیے پانچ چیزوں کی ضرورت ہے: اول: علم (8) کہ جسے علم نہ ہواس کام کواچھی طرح انجام ہیں وے سکتا۔ دوم: اس سے مقصود رضائے الی اور اعلاء کلمتذ اللہ ہو۔

سوم: جس كوظهم ديتا ہے اس كے ساتھ شفقت ومبرياني كرے نرمی كے ساتھ كہے۔

<sup>(4)</sup> الرح الرابق الم ٢٥٣-٢٥٣.

<sup>(5)</sup> الرجع الرابق الم ٢٥٣.

<sup>(6)</sup> الفتاوى المصندية: كمّاب الكراهية ، الباب السالع عشر في الغنام ... والح ، ج ٥ يص ٣٥٣.

<sup>(1)</sup> انظر: المسندللا، م أحمر بن عنبل منداكي سعيد الحذري، الحديث: ٢٠ ١١٣ من ٩٨٠.

<sup>(8)</sup> علم سے بیمراد نیں کہ وہ پوراعالم ہو، بلکہ مرادیہ ہے کہ اتنا جانتا ہو کہ یہ چیز گناہ ہے اور دوسرے کو برک بھی بات سمجھ نے کا طریقہ معلوم ہو، کہ موٹز پیرایہ سے اس کو کھد سکے۔

چہارم: امر کرنے والا صابر اور برد بار ہو۔

پنجم: سیخص (9) خود اس بات پر عامل ہو درنہ قر آن کے اس علم کا مصداق بن جائے گا، کیوں کہتے ہو وہ جس کوتم خود نہیں کرتے۔اللہ(عزوجل) کے نزدیک ناخوشی کی بات ہے یہ کہ الی بات کہو،جس کوخود نہ کرو۔اور یہ جمی قرآن مجید میں فرمایا کہ کیالوگوں کوتم اچھی بات کا حکم کرتے ہواورخودائے کو بھولے ہوئے ہو۔ (10)

مسكه ك: عاى تخص كوبين حيابي كه قاضى يامفتى يامشهور ومعروف عالم كوامر بالمعروف كرے كه بيه ادبي ہے۔ مثل مشہور ہے، خطائے بزرگان گرفتن خطاست۔ (لیعنی بزرگوں پراعتراض کرنا بڑی نادانی وخطاہے)اور بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیلوگ سی مصلحت خاص ہے ایک فعل کرتے ہیں ،جس تک عوام کی نظر نہیں پہنچی اور میخض سمجھتا ہے ، کہ جیسے ہم نے کیا انھوں نے بھی کیا، حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہوتا ہے۔ (11) ریحکم ان علما کے متعلق ہے، جواحکام شرع کے پابند ہیں اور اتفا قائم بھی ایسی چیز ظاہر ہوئی جونظر عوام میں بری معلوم ہوتی ہے دہ لوگ مراد نہیں جوحلال وحرام کی پروائیس کرتے اور نام علم کو بدنام کرتے ہیں۔

مسئلہ ٨: جس نے سي كو براكام كرتے ويكھا اور خود بيجي اس برے كام كوكرتا ہے تو اس برے كام سے منع كردے كيونكه اس كے ذمه دو چيزيں واجب ہيں برے كام كوچپوڑ تا اور دومرے كو برے كام سے منع كرنا اگر ايك واجب كا تارك ہے تو دوسرے كاكيول تارك بے -(12)

مسئلہ 9: ایک شخص براکام کرتا ہے اس کے باپ کے پاس شکایت لکھ کربیجی جائے یا نہیں اگر معلوم ہے کہ اس کا باپ منع کرنے پر قادر ہے اور وہ منع بھی کردے گا تولکھ کر بھیج وے ورند کیا فائدہ۔ ای طرح زوجین اور بادشاہ ورعیت یا آ قا وملازمین کے بارے میں اگر لکھنامفید ہوتو لکھے۔(13)

مسئلہ • ا: باپ کواندیشہ ہے کہ اگر لڑ کے سے کیے گاتو اس کا تکم نہ مانے گا اور اس کا جی بھی کہنے کو چاہتا ہے تو یول ہے اگر بیرکے توخوب ہوتا اسے علم نہ دے کہ اس صورت میں اگر اس نے نہ کیا تو عاق ہوگا جو ایک سخت کبیرہ ممناہ

(12) المرفع السابق.

<sup>(9)</sup> اس کا میں مطلب نہیں کہ جو تخص خود عامل نہ ہو، وہ دوسرول کواچھی بات کا تھم تک شدے بلکہ مقصد میہ ہے کہ وہ خور بھی کرے اور دوسرول کو بھی

<sup>(10)</sup> اختادي الصندية ، كمّاب الكراصية ، الباب انسالي عشر في الغناو.... إلى مج ٥٠٠٥ من ٥٠٠٠ م

<sup>(11)</sup> اختاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب العالع عشر في الغتام... إلح ، ج٥٥، ص٥٥٠.

<sup>(13)</sup> انفتادي الخامية ، تم ب الحظر ورلا باحة ، فصل في التبح .... والخ من ٢٨٠٥.

ے۔(14)

مسئلہ اا: کسی نے مخناہ کیا پھرسیج دل سے تائب ہو گیا، تو اسے بیدنہ چاہیے کہ قاضی یا حاکم کے پاس اپنے جرم کو اس کیے چیش کرے کہ حدِشرع قائم کی جائے کیونکہ پردہ پوشی بہتر ہے۔(15)

مسئلہ ۱۱: ایک محض کو دوسرے کا مال چراتے دیکھا ہے مگر مالک کو خبر دیتا ہے تو چوراس پرظلم کر بیگا تو خاموش ہوجائے اور میداند بیشہ ندہوتو خبر کردے۔(16)

مسلہ ۱۱ : مشرکین پر تنہا جملہ کرنے میں غالب گمان ہے کو آل ہوجائے گا، گر بیمی غالب گمان ہے کہ بیمی ان کے آدی کو آل کریگا یا زخی کروے گا یا فلست دے دے گا تو تنہا جملہ کرنے میں جرج نہیں اور غالب گمان ہے ہو کدان کا پھونیں بگڑے گا اور یہ بارا جائے گا تو جملہ نہ کرے اور اگر فساق سلمین کو گزاہ سے روکے گا تو بین خود قبل ہوجائے گا اور ان کا پھونیں بگڑے گا، جب بھی ان کو منع کرے عزیمت ہی ہے اگر چرمنع نہ کرنے کی بھی رخصت ہے۔ (17) کیونکہ ان صورت میں قبل ہوجانا فائدہ سے خالی نہیں اس وقت اگر چہ بظاہر فائدہ نہیں معلوم ہوتا گر آئندہ اس کے نتائج بہتر فلیں سے۔



<sup>(14)</sup> الفتادي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السالع عشر في الغتام... إلى من عن عن عن الم

<sup>(15)</sup> المرفع انسابق.

<sup>(16)</sup> المرجع السابق.

<sup>(17)</sup> الفتادى المعندية ، كماب الكراهية ، الباب السالع عشر في الغنام... إلى من ٥٣ م ٣٥٣ م ٣٥٣.

# علم وتعليم كابيان

علم ایک چیز نہیں جس کی نضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہوساری دنیا ج نتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا طغرائے امتیاز (لیعنی بڑائی کی علامت) ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اس سے دنیا و آخرت سدھرتی ہے گر ہماری مراد اس علم سے دہ علم نہیں جو فلاسفہ سے حاصل ہوا ہو اورجس کوانس نی د ماغ نے اختر اع (ایجاو) کیا ہو یا جس علم سے دنیا کی تحصیل مقصود ہوا یسے علم کی قرآن مجید نے مذمت کی بلکہ وہ علم مراد ہے جو قر آن وحدیث سے حاصل ہو کہ یہی علم وہ ہے جس سے دنیا وآخرت دونوں سنورتی ہیں اور مہی علم ذریعه نجات ہے اور اسی کی قر آن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں ادر اس کی تعلیم کی طرف توجہ دلا کی گئی ہے قر آن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحة یا اشارة بیان فر مائی تئیں۔

الله عزوجل فرما تاہے:

(الْمُمَا يَخْشَى اللهُ مِنْ عِبَادِةِ الْعُلَبَوُ ا) (1)

الله (عزوجل) سے اوس کے بندوں میں وہی ڈریتے ہیں، جوعلم والے ہیں۔

(يَرُفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ أُمَّنُوا مِنْكُمْ وَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجْتٍ) (2)

الله (عز وجل) تمهارے ایمان والول کے اور ان کے جن کوعکم ویا حمیاہے، ورجے بلندفر مائے گا۔

(فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَأَئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي البِّيْنِ وَلِيُنْنِدُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا

(1) پ ۲۸ قطر ۲۸

اس آیت کے تحت مضر شهیر مولاناسید محرفتیم الدین مراد آبادی علیه الرحمة ارشاد قرماتے ہیں کہ اور اس کے صفات جانے اور اس کی عظمت کو بهجانة بين، جتنه علم زياده انتاخوف زياده مه حضرت ابن عماس ضي الله تعالى عنهما نے فرمایا كه مراديه ہے كه مخلوق ميں الله تعالى كاخوف اس کو ہے جو، مقد تعالی کے جروت اور اس کی عزت وشان سے باخبر ہے۔ بخاری وسلم کی صدیث میں ہے سید عام صلی الله علیه وآله وسلم نے فرما ياتسم التدعر وجن كى كدمين الله تعالى كوسب سے زيادہ جانے والا ہول اورسب سے زياوہ اس كا خوف ركھنے والہ ہول -

إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْلَاوُنَ ﴿ ١٣٢﴾ (3)

ہ میں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت لکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کرے اور واپس آ کر این قوم کو ورسنائے ، اس امید پر کہ وہ بچنیں۔

اور فرما تاہے:

(قُلُ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينُ يَعُلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِثَمَّا يَتَنَ كُوُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿(٩) (٩) (٩) مَعْ مَرْ مَا وَالْمَا يَسْتَوِى النَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالْمَا يَسْتَعِينَ تَوْوَى مَا نَتْحَ إِينَ جَوْعَلَ وَالْمَا إِنْ إِينَ مَعْ مَرْ مَا وَالْمَا يَلُوا الْمَالِينَ عَلَى الْمِرْ إِينَ الْمِينَ مِنْ الرَّالِ إِنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ عَلَى مَا مَنْ عَلَى مِنْ اللَّهُ عَلَى مِنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْلِقُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ ا

多多多多多

(3) پالمالتوبة ۱۲۲.

مئد: طلب سم کے لئے سفر کا تھم حدیث شریف میں ہے جو تفس طلب علم کے لئے راہ چلے انتدائ کے لئے جانت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (تر ذی

مئلہ: فِقْہ اَنْهَلْ ترین علوم ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما یا اللہ تعالٰی جس کے سے بہتری چاہت ہے س کو دین میں فقیہ بنا تا ہے ، میں تقسیم کرنے والا جون اور اللہ تعالٰی وسینے والا۔ (بخاری وسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیط ن پر ہزار عابدوں سے زیادہ مخت ہے۔ (ترفدی) فِقْد احکام وین کے علم کو کہتے ہیں، فِقیہ سل کا تیجے مصداق ہے۔

#### احاديث

حدیث ا: جس فخص کے ساتھ اللہ تعالی مجلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کا نقیہ بناتا ہے اور پس تقلیم کرتا ہوں اوراللد (عزوجل) ويتابيه-(1)

حدیث ۲: سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں، جولوگ جالمیت میں اجھے متھے، اسلام میں بھی اجھے بیں جبکہ علم حاصل کریں۔(2)

حدیث سا: انسان جب مرجاتا ہے اس کاعمل منقطع ہوجاتا ہے گرتین چیزیں ( کہ مرنے کے بعد بھی میں ختم

(1) منح ابني رى ،كتاب العلم، باب من يردالله به خيرا يفتحمه في الدين ، الحديث: ١٠٠٠ من ال

نف ك شرى معنى بيال كدا حكام قرر عِيد فر عِيد كوا كتفعيلى دلاكل سے جانا۔ (اس مديث كے) معنى بيرو كد الله جے تمام دنياكى مجلاكى عطافرمانا چاہتاہے اسے نقید بناتا ہے۔ (ماخوذ از نزعة القاری شرح مج ابخاری و اس

حيم الامت كمدنى يهول

یعنی اے علم ، دین سمجھ اور دانائی بخشا ہے۔ خیال رہے کہ فقہ ظاہری ،شریعت ہے اور فقد باطنی ،طریقت اور حقیقت ، بیرحدیث دونوں کوشاخل ہے۔اس (حدیث) سے دومسئلے ثابت ہوئے ایک مید کد قران وحدیث کے ترجے اور الفاظ رف لیماعلم وین تیس بلکدا نگاسمحسناعلم دین ہے۔ یہ مشکل ہے۔ اس کے لئے نقبها می تقلید کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے تمام مُفَتِر بن و مُحَدِ جُنُن آئمتُه مُحَتِبد بن کے مُقلّد ہوئے این حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے۔ دوسرے بیر کہ مدیث وقران کاعلم کمال نہیں ، بلکدا نکا سمحتنا کمال ہے۔ عالم وین وہ ہے جسکی زبان پر انتد عُرٌّ وَجَلَّ اور رسول صلى الله نتعالى عليه أنه وسلم كا فريان بهواور دل بش ا نكافيغنان \_ (مراة المناجع شرح مشكوة المصانيخ، ج ا بس ١٨٤) (2) منجع مسم كتاب البروالصلة ... إلخ، باب الارواح جنود مجندة، الحديث: ١٦٠ ـ (٢٦٣٨)، ٩٨ ١٦١.

عليم الامت كمدنى كهول

ا یعنی صورت بین تمام انسان بکسال محرسیرت، اخلاق اور صفات شل مختلف جیسے ظاہری زمین بکسان اس میں کا نمیں مختلف منیک سے یکی ، ظاہر ہوگی اور بدست بدکائ

٣\_ يعنى جوز مانه كفر مين عمده اخلاق بهبترين صفات كى وجه ہے اپنے قبيلوں كے مردار تقے جب وہ مسلمان ہوكرعلم سيكه ليس تومسلمانوں ميں مردار ہی رہیں سے، اسلام سے عزت بڑھتی ہے مشتی نہیں۔ وہ لوگ اسلام سے پہلے بچیز ٹیل لتھڑے ہوئے لعل ہتھے. مسلمان ہو کر عالم ہے ، دھل کر صاف ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نومسلموں کو حقیر جانتا بہت براہے۔ اور کفار کا سمر دار مسلمانوں کا سر دار ہی رہے كلا سركرامانه جائع كل (مراة المناجي شرح مشكلوة المعانع برج ابس 199)

نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں تکھے جاتے ہیں) (۱) صدقہ جاربیہ اور (۲)علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور (۳) اولا دصالح جواس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔(3)

حدیث کہ: جو محف کمی راستہ پر علم کی طلب میں چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا اور جب کوئی قوم خانہ خدا میں مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھائے تو اس پر سکینہ اتر تا ہے اور رہت ڈھا نک کیتی ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھائے تو اس کے مقرب ہیں اور دہت ڈھا نک کیتی ہے اور ملا نکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں ہیں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں اور جس کے مل نے مستی کی تو اس کا نسب اسے تیز رفتار نہیں کر بگا۔ (4)

(3) مني مسلم، كتاب الوصية ، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفانة ، الحديث: ١٦٣ ـ (١٦٣١) م ٨٨٧. وسنن اكي داود ، كتاب الوصايا، باب ماجاء في الصدقة عن إليت ، الحديث: ١٨٨٠، ج٣ م ١٢١٠.

حكيم الامت كمدنى يحول

ا۔انسان سے مرادمسلبان ہے مل سے مرادنیکیوں کا تواب، جیسا کہ اس گلے مضمون سے ظاہر ہے لہذا اس عدیث پر بیاعتر اض نہیں کہ بعض مقبول قبر میں نماز وقر آن پڑھتے ہیں جیسا کہ اعادیث میں ہے کیونکہ ان اعمال پر تواب نہیں ای لئے ہی مردے زندول ہے تواب بخشے کی تمنا کرتے ہیں جیسا کہ روایات میں ہے کیونکہ تواب زندگی کے اعمال پر ہے۔

(مراة المناجع شرح مشكوة المصابع، ج، مل ٢٠١)

(4) متح مسلم، كماب الذكرور إلخ ، باب نقل الاجتماع على تلاوة القرآن . . . الخ ، الحديث ٢٩٩١) بم ٢٩٩١. على ما ١٠٠٠ عليم الامت كي مد في بحول المسلم المامت كي مد في بحول المسلم المامت المسلم الامت المسلم المس

۵ یتی جونکم دین سکھنے یا دی فتو کی حاصل کر کئے کے لیئے عالم کے گھر جائے۔ سفر کر کے یا چند قدم تو اس کی برکت سے اللہ دنیا بس اس بر اس کے جنت کے کام آسان کرے گا، فررتے وقت ایمان قعیب کرے گا، قبروحشر کے صاب میں کامیابی اور بل صراط پر آسانی عطا فرائے گا۔ جنت کے کام آسان کرے گا، مرتے وقت ایمان قعیب کرے گا، قبروحشر کے صاب میں کامیابی اور بل صراط پر آسانی عطا فرائے گا۔ جنت کے راستے میں مب چیزیں واقل ایں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ملم کے لئے سفر کرنا بہت تو اب ہے۔ موئ علیہ السان مطلب عم کے خصر عدید السان م کے پاس سفر کرکے محدودت جابر ایک حدیث کے لئے ایک ماہ کا سفر طے کرکے عبداللہ ابن قیس کے سے خصر عدید السان م کے کہ جنورت جابر ایک حدیث کے لئے ایک ماہ کا سفر طے کرکے عبداللہ ابن قیس کے سے

حدیث ۵: مسجد دشت میں ایک فض ابودرداءرضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہیں مدیندرسول اللہ مسلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّٰم ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور اللہ تعالٰی علیہ وسلّٰم کے لیے ہیں کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے ہیں آیا ہوں۔ جھے خبر لی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے ہیں آیا ہوں۔ حصرت ابودرداءرضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہیں نے رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّٰم کو می فرمات کے جو مخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالٰی اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبعلم کی خوشتوری کے لیے قران والے اور زمین کے بسنے والے اور پانی کی خوشتوری کے لیے قران والے اور زمین کے بسنے والے اور پانی

پاس پنچ ۔ (مرقاق

آ ۔ پہال اللہ کے تھر سے مراومسجدیں، ویٹی مدرسے اورصوفیاء کی خانقاجیں جیں، جو اللہ کے ذکر کے لئے وقف ہیں۔ یہود ونساری کے عباوت خانے اس سے خارت جی کہ وہاں تو مسلمان کو بلاضرورت جانا ہی منع ہے۔ درس قرآن سے مراوقرآن شریف کی تل وت ۔ تجوید احکام سیکھنا ہیں لہذا اس میں صرف فجو، فقد حدیث تفیر وغیرہ کے درس شائل ہیں۔ جیسا کہ مرقاۃ وغیرہ جیں ہے، اس لیئے تلاوت کے بعد درس کا علیحدہ ذکر قربایا۔

ے۔ سکینہ اللہ کا ایک مخلوق ہے جس کے اتر نے سے داول کوچین نصیب ہوتا ہے، بھی اہر کی شکل جس نمودار ہوتی ہے اور دیکھی مجی جاتی ہے، اس کی برکت سے دل سے فیر خدا کا خوف جاتار بتا ہے۔ رحمت سے خالص دحمت مراد ہے جو بوقت ذکر ذاکر کو ہرطرف سے مجمر تی ہے۔ فرشتوں سے سیاضین قرشتے مراد ہیں جو ذکر کی جلیس ڈھونڈ تے بھرتے ہیں در ندا محال کھنے دالے ادر دھا ظبت کرنے والے فرشتے ہر وقت انسان کے ساتھ در ہے ہیں۔ متعمد ہیہ کہ جہال جمع کے ساتھ ذکر اللہ ہور ہا ہو دہاں یہ تین رحمتیں اترتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تنہا ذکر سے جد عت کال کر ذکر کر تا افضل ہے، جماعت کی نماز کا درجہ زیادہ کہ اگر ایک کی قبول سب کی قبول۔

سین فرشتول کی جماعت - اس کی شرح و و صدیث ہے کہ فرمایا نی سلی اللہ علیہ وسلم نے جورب کوا سکیے یاد کرے رہ بھی اسے ایسے ہی یاد کرتا ہے ، جو جماعت میں یاد کر ہے دہ اسے فرشتول میں یاد کرتا ہے ۔ قرآن کریم فرما تا ہے : " فَا ذُر کُروْنِی اَ ذُر کُورُ وَنِی اَ ذُر کُورُ وَنِی اَ ذُر کُورُ وَنِی اَ ذُر کُورُ وَنِی اَ دُر سے فرما اس یاد کا تہجہ ہے۔
 یاد کا اثر سے پڑتا ہے کہ مخلوق اس بند سے کو یاد کرنے گئی ہے ، بزرگول سے مزادات پر زائرین کا بجوم وہائی ڈکرانڈ کی دھوم اس یاد کا نتیجہ ہے۔
 اس بینی نسب کی شرافت عمل کی کی کو یودانہ کر سے گی شعر

بندهٔ عشق شدی ترک نسب کن جامی که در می راه فلان این فلان چیز ہے فیست

کے اندر محبیبیال بیسب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر الی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام بناروں پر اور ب فنک علما وارث اغیا ہیں، انبیائے اشر فی اور روپید کا وارث نہیں کیا، اٹھوں نے علم کا وارث کیا، پس جس نے علم کولیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (5)

(5) سنن الترمذي ، كماب العلم ، بأب ماجاء في نفنل الفقه على العبادة ، الحديث: ٣١٩١، ج ١٢، ص١١٣.

## علیم الامت کے مدنی میصول

ا \_ دِمثن شام كا دارالخلاف مهر كثير ابن قيس تابعي نين، حضرمت الوالدرداه محمهت يانته بين -

۲ نظاہر ہے کہ اس طالب علم نے متن حدیث س لیا تھا اس شوق ہیں یہاں آئے کہ صحابی کے مندے سنوں تا کہ برکت اور زیادتی یقین عاصل ہو۔ بید مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے متن حدیث نیس سا تھا اہما الی ہے نگا تھا کہ دھٹرت ابوالدردا و فلاں بادے ہیں حدیث بین فرماتے ہیں۔ چونکہ عدید کے متنی مطلقا شہر کے ہیں اس لیے عدید تا ارسول فرمایا، یعنی ہیں عدید منووہ ہے آیا ہوں۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک مید کھٹر علیہ السلام کے بال ترفیف کے فیئے سفر بزرگوں کی بلکہ فیوں کی منت ہے۔ مولی علیہ السلام طلب علم کے لئے بہت وراز سفر کرکے دھڑ عید السلام کے بال تشریف سے گئے ووسرے یہ کہ بی صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط الرسول کید سے ہیں، جب کہ علامت سے معلوم ہوا کہ یہاں حضور مراو ہیں رب تعالی فرما تا ہے: " آئے گیا المق سوگی " اور فرما تا ہے: " تھٹی ٹی طرف سنر جائز نہیں موالا نکہ خود توکری تجارت و فیرہ بی سے اور ان شا داوند " باب الساجة" ہیں مما نوٹ سفری حدیث کے اور کس کا مقت تھور و فیرہ ہے کہ سے اور ان شا داوند" باب الساجة" ہیں مما نوٹ سفری حدیث کے مادی کہ برگوں کی مقت بھی پوری تحقیق ہوگئی میز اس کے لئے صاری کی مطالعہ کرو۔

سم ظاہر یہ ہے کہ بیدوہ صدیث نیم ہے جس کے شننے کے لیئے وہ صاحب حاضر ہوئے تھے بلکدان کی ہمت افزائی اورا کئے سفر کی آبولیت کی بیش رہت کے لئے بیرحدیث سنائی۔مطلب بیرہے کہ جومسئلہ پوچھنے علم پڑھنے ،حدیث سننے وغیرہ کے لئے سنز کرکے یا بغیر سفر تعوڑا راستہ سلے کرکے جائے تو ایسے دنیا میں نیک اجمال کی توفیق سلے گی جو جنت سلنے کا سبب جیں یا آخرت میں بل صراط پر گزر آسان ہوگی اور جنت میں میں موات میں بل صراط پر گزر آسان ہوگی اور جنت میں میں میں موات سے بہنچے گا۔ انام شافی فرماتے جیں: کہ علم دین کی طلب نظی فراز سے افعال ہے کہ یہ فرض ہے وہ نقل۔ (مرقاق)

۵ نی بریہ ہے کہ یہاں حقیقی معنی بی مراد ہیں کہ جب طالب علم میں مشخول ہوتا ہے تو اس کا کلام سننے کے لیئے ملائکہ بنچ اتر آتے ہیں ادر گفتگو سنتے ہیں جیسا تلاوت قر آن کے موقعہ پر یا قیامت میں طالب علم کے قدموں کے بنچ فرشتے اپنے پر بچھا کیں سے یا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کے قدموں کے بنچ فرشتے اپنے پر بچھا کیں سے یا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کے طالب علم کے لیئے مل مگر نیا ومندی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی مشقوں کو آسان کرتے ہیں۔ رب تعانی فرماتا ہے: "وَاخْدِفِفْ لَهُ مَا اَجْدَاحَ اللّٰ اِسْ حَمْدُ مِنْ اَنْ اَلَٰ اِسْ کَ مِنْ مُنْ اَلّٰ اِسْ کِ مِنْ مُنْ اِسْ کے مِنْ اَنْ اِسْ کی مشقوں کو آسان کرتے ہیں۔ رب تعانی فرماتا ہے: "وَاخْدِفِفْ لَهُ مَا اَلْهُ مَا اَلْهُ اِسْ کے مُنْفَلِقَ عِیب واقعات بیان فرمائے ہیں۔

٢ يعنى على ي وين كے ليتے چاند ، سورج ، تارے اور آسانی فرشتے اليے بى زمين كے ذرے يہزيوں كے بيت وربعض جن وائس -

حدیث ۱: عالم کی فضیلت عابد پر ولی ہے جیسی میری فضیلت تمعارے اونی پراس کے بعد مجرفر مایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسان وزمین والے یہاں تک کہ چیونی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ چھلی اس کی مجلائی کے خواہاں ہیں، جولوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔(6)

اور ترم وریائی جانور مجید و و و و عائے مغفرت کرتے ہیں، کونکہ علائے وین کی وجہ ہے وین یاتی ہے اور وین کے بقا ہے عالم قائم ہے، علاء کی بی برکتوں ہے بارشیں ہوتی ہیں اور گلوق کورزق مانا ہے، حدیث شریف میں ہے: " جوشہ مختطر وُق و واقع فیڈ ڈ ڈ ڈوق " معلاء کے انجے ہے اسلام اندر جائے گا اور قیامت بریا ہوجائے گی ، علاء و نیا کا تعوید ہیں۔ (مرقاة واقعۃ ) نیال دے کہ علاء میں علاسے شریعت ہیں واخل ہیں اور عمائے طریقت مجی بلکہ کوئی مخص علم کے بغیر ولی اللہ نیس بڑا ، اللہ جابلوں کو ولی نہیں بناتا ، فرماتا ہے: "اِلْتُمَا اَنْ مُخْتَى اللّه وَنْ عِبْدَ اللّه عَلَى اللّه وَنْ عِبْدَ اللّه وَنْ عِبْدَ اللّه وَاللّه وَل

کے عالم سے مراد وہ عالم ہے جوصرف ضروری اعمال پر قناعت کرے اور بجائے نوافل کے علمی خدمات انجام دے۔ عابدے وہ مخص مراد
ہے جوصرف اپنے ضروری مسائل سے واقف ہو اور اپنے اوقات نوافل میں گزارے ہے دین اور فاسق عالم اور نرا جابل عابداس گفتگو
سے خارج ہے۔ خیال یہ چ ندآ نمانب ہے نور لے کر رات میں سارے عالم کو جگرگاد یتا ہے، ایسے بی عالم نمی الشعلید اسلم سے فیل لے کر
وین روشن مچیانا ویتے ہیں۔ تارے خود نور ہیں گر چاند نور بخشے والا عابد اپنے لیئے اور عالم عالم کے لیئے کوشش کرتے ہیں، عابد اپنی کملی
میا تا ہے ، یہ لم طوفان سے لوگوں کا جہاز نکال لے جاتا ہے۔ لازم سے متحدی افضل۔

٨ \_ بى ن الله! جب مورث النيخ اعلى تو وارث كيب شان دار بول محد مرقاة في ما يا كه علائے مجتبدين رسولون كے دارث إي اور عمائے فير مجتبدين نبيوں كے، لفظ علماء وانبيا وان دونوں كوشال بے۔ خيال رہے كه علائے اسلام حضور كے دارث اور چونكه حضور تمام نبيوں كی صفات كے جامع بين لهذا علماء سادے انبياء كے دارث ہوئے۔

9 نیمیال رہے کہ بعض انبیا وتارک الدنیا تنے جنہوں نے بچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت بھی وٹیسی علیماالسلام اور بعض نے بہت مال رکھا۔ جیسے حضرت سلیمان و داؤد علیماالسلام کیکن کسی نبی کی مالی میراث نہ بڑی ان کا حجوز اہوا مال دین کے لیئے وقف ہوتا ہے اور تا تیا مت علاءان کے دورے میں اس کے دورے میں اور تا تیا مت علاءان کے دارے ، اس لیئے علم ءکو دارثین انبیاء کہا جاتا ہے۔ (مراة المناتج شرح مشکو ة المصائح ، جاءم ۱۲۰)

(6) امرجع الرابق، الحديث: ١٩٥٧ أ، جهم، ص ١١٣٠.

تھیم الامت کے مدنی بھو<u>ل</u>

اروب المراد المرد ال

عدیث ک: ایک فقیہ بڑار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (7) حدیث ۸: علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے اور علم کو ناال کے پاس رکھنے والا ایسا ہے، جیسے سوئر کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ (8)

مال کی ، جھے والے کو بے کس پر قوت کی جسین کو برشکل پر جمال کی بزرگی حاصل ہے۔ گریہ بزرگیاں، دنیوی اور فانی ہیں، نی کو گلوق پر وی بزرگی مصل ہے، جو ابدالآباوتک قائم ہے، ایسے عی عالم کو جائل پر، آج سکندرکو کی تقیر پر کئی بزرگ نہیں، گرامام ابو معنیف کو تمام مقلدین پر سیے بناہ عظمت اب بھی حاصل ہے۔ خیال رہے حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو جیوں پر اور ورجہ کی بزرگ ہے، محابہ پر اور ورجہ کی، اولیاء و علماء پر اور ورجہ کی، عوام پر اور ورجہ کی، آئی گھر ش اس آخری ورجہ کی طرف اشارہ ہے۔ فرماتے ہیں: "والحد اللہ فی اور ورجہ کی، اولیاء و علماء پر اور ورجہ کی، عوام پر اور ورجہ کی، آئی گھر ش اس آخری ورجہ کی طرف اشارہ ہے۔ فرماتے ہیں: "والحد اللہ فی مثال اور جرائے ہے وی والیہ سنہ کو ایس آیت ش نور اللی کی مثال اور جرائے ہے وی معلی حالا کیہ جرائے کو نور کو اس نور سے کیا نسبت ؟ ایسے تی یہ جی تمثیل ہے۔

سے طائکہ سے حالمین عرش فرشتے اور احل سمون سے باتی فرشتے مراد ہیں۔انڈی صلوۃ سے اس کی خاص رصت اور مخلوق کی معلوۃ سے خصوصی دعائے رحمت مراد ہے ،ورندعام رحمتیں اور عام دعا میں سارے مسلمانوں کے لیئے ہیں۔ دب تعافی فرما تا ہے: " فحق الّذِی اُن کے مقتبائع علیہ گھڑ و مقالیہ کی شخہ و مقالیہ بھڑ ہے۔ اور نداس سے علیہ گھڑ و مقالیہ کھڑ و مقالیہ کے شور کے برابر ہوجا کی کیونکہ حضور پر مجی دب تعافی صلوۃ ہھجٹا ہے اور علاء پر مجی۔

(مراة السناجيح شرح مشكلوة المصابع، ج ابس ١١٧)

(7) سنن الترمذي مكتاب العلم، باب ماجاء في فقتل الفقد على العبادة ، الحديث: ٢٦٩٠، جهم ١٣١٠. وسنن ابن ماجره كماب السنة ، باب فقتل العلمهاء والعبط على طلب العلم ، الحديث: ٢٢٢٠، ج إم ١٥٠٥.

## عيم الامت ك مدنى محول

ا ۔ عدیث شیطان سے بیچے کا بڑا ذریعہ ہے۔ خیال رہے کہ بہاں عالم سے وہ عالم مراد ہے جس پر اللہ کا فضل ہوای لیئے فقیہ فر مایا عمیا یا لم نہ فر ، یا عمیا ، لینی دین کی سیجے سمجھ در کھنے والا۔ (مراۃ المناتج شرح مشکوۃ المعانی ، ی ایس ۱۹۳)

(8) سنن اين ماجه، كمّاب المنة ، باب فعل العلماء والحث على طلب العلم، الحديث: ٢٢٦٣، ١٥ مم ١٧٠١٠.

## عکیم الامت کے مدنی بھول

حدیث 9: جو تخص طلب علم کے لیے گھر ہے نکلاتو جب تک واپس نہ ہو، اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہے۔ (9) حدیث • ا : مومن بھی خیر ( لینی علم ) ہے آسودہ ہیں ہوتا ، یہاں تک کہاں کاملیجا جنت ہوتا ہے۔ (10 ) حدیث اا: اللّہ تغانی اس بندہ کو خوش رکھے جس نے میری بات سی اور یاد کر کی اور محفوظ رکھی اور دومرے کو پہنچا دی، کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں، جو ان سے زیادہ فقیہ

٣ \_ يبال علم ہے مراو و قبق و باريک مسائل اور حمر ہے علمی نکات جيں جنہيں عوام نہ جھ عمين ، بعنی وہ عالم جوعوام کے سامنے غير ضروری اور باریک دیجیدہ مسائل یا تائل شرح آیات واحادیث بیش کرے وہ ایسا ہی ہے وقوف ہے جیسے موتیوں کا ہارسوروں کو پہنانے والا کہ جہلاء الیں چیزیں من کرانکارکر بیٹھتے ہیں۔اس لیئے سیدناعلی مرتضی فرماتے ہیں کہلوگوں ہےان کی عقل کے لائق کلام کروورنہ وہ الثداور رسول کو حجثلا دیں سے ادراس کا وبال تم پر ہوگا۔ (مراۃ المناجع شرح سٹکوۃ المصابع، ج اجس ۲۱۵)

(9) سنن الترندي بكتاب العلم، باب تضل طلب العلم، الحديث ٢٧٥٢، ج ١٢ جسم ١٩٠٠.

عيم الامت كي مدنى يحول

ا \_ پینی جوکوئی مسئلے پوچھنے کے لیئے اپنے تھمرے، یاعلم کی جستجو ہیں اپنے وطن سے علاء کے پاس کیا وہ بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہے، غازی کی طرح گھرلوشنے تک اس کا سارا وقت اور ہر دفت اور ہرحرکت عمادت ہوگی، گھر آ جانے کے بعد بیٹواب فتم ہو جائے گا، پھرتمل اور تبلغ كرنے كا ثواب شردع ہوگا۔لہذا ميرحديث اس حديث كےخلاف نبيس كهم صدقد جار بدہ جس كا ثواب بعدموت بھى ملتار ہتا ہے۔ (مراة المناجيج شرح مشكوة المعانع ، جا بس ٢١٧)

(10) الرجع السابق، باب ماجاء في نصل الفقة على العبادة والحديث: ٢٦٩٥، جه من ١٣٠٣.

تحکیم الرمت کے مدتی کچول

ا یعنی علم دمین کی حرص ائیمان کی علامت ہے، جنٹا ائیمان قوی اتنی عی سیر حرص زیادہ، بڑے بڑے علاء علم پر قناعت نہیں كرتے \_صونيا وفر ماتے ہيں: "أُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ" لِينَ گيواره ہے قبر تک علم سيكھو۔ بر عديث ميں علم يحريس كو جنت کی بث رت ہے۔ان ٹیاءاللہ کلم دین کا متلاقی مرتے ہی جنتی ہے۔علماءفر ماتے ہیں کہ سی کواپنے خاتمہ کی فیرنیس سواعالم دین کے کہان کے لیئے حضور نے وعد و فرمالیا کہ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اے کلم دین و بتا ہے۔ (مراۃ المنائج شرح مشکوۃ المصائح ،ج ، ج ، مل ۹ ،۹) (11) سنن انترندي، كمّاب أعلم، باب ماجاء في الحث ... إلخ، الحديث: ٣٩٦٥، جسم، ص ٢٩٨. ومشكاة المصابح اكماب العلم، باب ماجاء في الحث على تنطيخ الساع الحديث: ٢٢٨ من اجم الله

حکیم ال مت کے مدنی پھول ۔ ۔ ۔ ۔ یونی صحابہ ہے میرایا ان کا کوئی تول یا ممل سنے ۔ لہذا حدیث چارتھم کی ہوئی صنور کا تول اور نعل ہمحابہ کا قول ۔۔۔

حدیث ۱۲: مومن کواس کے ممل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی ہید چیزیں پہنچتی رہتی ہیں۔علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی اور اولا د صالح جسے چھوڑ مراہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑ ایا مسجد بنائی یا مسافر کے سے مکان بنادیا نہر جاری کردی یا ابن صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ زکال دیا جواس کے مرنے کے بعد اس کو یا گا۔ (12)

حدیث ساز حضرت این عباس رضی الله تعالی عنهمانے فر ما یا که ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا، ساری رات عبادت سے افضل ہے۔ (13)

اورنفل الى كيم مِنْ الله الدينية الكروارة

۲ \_اس طرح کہ مضمون نہ بدلے یا حدیث کے الفاظ میں فرق نہ پیدا ہو۔ خیال رہے کہ ابن عمر مالک ابن انس ابن سیرین وغیرہم کے نزدیک حدیث کی روایت بالحضے حرام ہے، کیونکہ با اوقات لفظ کے بدلنے ہے معنی بدل جاتے ہیں اور راوی کو خبر نہیں ہوتی اور امام حسن شہی بختی و مجاہد وغیرہم کے نزدیک روایت بالمعنی جائز کہ راوی حدیث کے الفاظ اس طرح بدل و سے کہ معنی شہدلیں ۔ پہلے قول میں احتیاط ہے دوسرے میں مختی شہر نہ بہتر میں ہے کہ الفاظ میں نہ بدلیں۔ دیکھے حضرت وائل ابن حجر نے نماز کی آمین سے بارے میں فرماید احتیاط ہے دوسرے میں مختی شہر بہتر میں ہے کہ الفاظ میں نہ بدلیں۔ دیکھے حضرت وائل ابن حجر نے نماز کی آمین سے بارے میں فرماید احتیاج کے متن ایک ہی ہیں اس کے متن ایک ہی ہروایت ہا معنی میں دوایوں کو دونوں کے متن ایک ہی ہروایت ہا معنی میں موایت ہا تھا ہے دوسرے ہیں اس لینے فرمایا کہ جس سے دمی ہونے نے۔ (مراة المناج شرح مشکوۃ المصابع بہ ام ۲۲۳ میں اس لینے فرمایا کہ جس سے درای ہونوں کے متن ایک ہوں وایت ہا میں میں سے دلی ہونیا ہے۔ (مراة المناج شرح مشکوۃ المصابع بہ ام ۲۲۳ میں اس لینے فرمایا کہ جس سے درای ہونے کے۔ (مراة المناج شرح مشکوۃ المصابع بہ ام ۲۲۳ میں اس لینے فرمایا کہ جس سے درای ہونوں کے میں ہونوں کے درای ہونوں کی ہونوں کے درای ہونوں کرای ہونوں کی ہونوں کے درای ہونوں کی ہونوں کے درای ہونوں کے درای ہ

(12) سنن ابن ماجه، كمّاب السنة ، إب ثواب معلم الناس الخير والحديث: ٣١٣ من الم ١٥٥٠.

عیم الامت کے مدنی پھول

اے زبان سے یا تنم سے کہ اپنے کامل شاگر داور بہترین تصنیفات جھوڑیں، جب تک مسلمان ان سے فائدہ انی تے رہیں گے،اسے ثواب پنجتارے گا۔

۲ یخواه اولا د کونیک بنا کر گیا یا اس کے مرتے کے بعد اولاد تیک ہوگئی دونوں صورتوں میں اے تواب ملکار ہے گا۔

سے اس طرح کرا ہے ہاتھ ہے قر آن لکھ کریا خرید کر چھوڈ کمیا ای عم میں تمام دین کتب ہیں۔

س كوشش سے يا اپنے بيسر يا اپنے باتھ سے اى علم من مدرسے اور خانقا يال بھى الله-

۵ \_ تندر سی کی اس لیئے تیدلگائی کہ مرض الموت میں خیرات کرنے کا آدھا تواب ہے کیونکہ اس وقت خود اپنے کو مال کی عاجت نہیں رہتی اس میں تمام صدقہ جاریہ آ سکتے جیسے کنویں کھدوانا، شکے لگوانا، بہتال بناجانا وغیرہ۔

٣ يعض تا قيامت بعض اس يم جس قدر معدقه كابقااى قدراى كااجر ـ (مراة المناجع شرح مشكوة المعاج ، ج ا بم ٢٣٥)

(13) سنن الداري ، بإب مذاكرة العلم ، الحديث: ١٩٢٠، ٢٥٠٥،

صدیث ۱۲ : رسول الله منگی الله تعالی علیه وسلم مسجد بین تشریف لائے ، وہال دو مجاسیل تھیں ۔ فر ما یا کہ دونوں مجاسیل احجمی بیب اورایک و وسری سے انفل ہے ، بیلوگ الله (عز وجل) سے دعا کرتے ہیں اورای کی طرف رغبت کرتے ہیں ، وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کردے اور بیدوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جابل کوسکھاتے ہیں بیا افضل ہیں ، معلم بنا کر بھیجا عمیا۔ اورای مجلس میں حضور (صلّی الله تعالی علیہ کالم وسلّم ) بیٹھ گئے۔ (14)

## حكيم الامت ك مدنى يهول

ا ایسے ہی دن پس کو دریم کا مشغلہ تمام دن کی عباوت ہے افضل ہے۔ عہادت سے نقلی عبادات مراد ہیں بیہ مطلب نہیں کہ فرائعل چھوڈ کر علم سکھے۔ صوفیا مفر ، تے ہیں کہ عالم وین کی فیر مجی عہادت ہے۔ علا مفر ماتے ہیں کہ تلادت قرآن سے فقہ سکھنا افضل ان دفول کا ، فذیب طدیث ہے اس کی دجہ ہم بار بابیان کر بچکے عالم تھوڈی عبادت پر جائل کی بڑی حمادت سے زیادہ تواب حاصل کر لیتا ہے۔ لطیفہ: ایک بزرگ پشنہ ہے تج بیت اللہ کے لیے پا بیادہ ہم پا پی قدم پر دونول پڑھتے بھے، دس مال ہی تجرات پہنچ ان کی خدمت ہیں عرض کیا گئے۔ کیا گئے کہ ان کی خدمت ہیں عرض کیا گئے۔ کیا گئے کہ دات میں مکد مشافہ تا ہے کہ دات ہو ایک دات میں مکد منظمہ بینے جاتے اور اسے نوائل دہاں پڑھتے تو ہر دکھت پر ایک لاکھ کا تواب پاتے۔ کیا گئے گئے میں مدال ہے شرح مشکو قالمانی میں ایس کا ایس کی مدال ہے ایس کا ایس کا تواب پاتے۔

(14) سنن الدارمي، بأب في نَصْل العلم والعالم، الحديث: ٣٩٧، ١٠٠ من ١١١١ ـ ١١١٠.

#### تحکیم الامت کے مدنی کھول

اسينى جلس علم مجلس عمادت سے انسل باكى وجدا كے آراى ب-

سے بدول کی محنت اپنی ذات کے لیئے ہے جس کی تیولیت اور تواب بھی تین کیل کے ونکہ بیداللہ کے کرم پر موقوف ہے ، س نے ، ن چیزوں کا وعدہ نہیں فرمایا۔اس حدیث میں معتزلہ کا کھلا ہوا رو ہے کہ دوعیادت کا ٹواب واجب اور ضرور کی جانتے ہیں۔ نویل رہے کہ آیت کر ہمہ الاڈ عوزی آئس تیجب السی محمدے بیریں کہتم جھے بھارو ہیں جواب دول گایاتم مجھ سے دعا کروٹو اب دول کا قبویت وہ کا وعدہ آئیں ، بہذا بیہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔

س لین اپنے لیئے ہی تھیں ما جگتے دین پھیلا رہے ہیں انکی خدمت بیٹن قائل قدر ہے۔ خیال رہے کہ بے ممل عالم اس اند سے کراخ واسے کی طرح ہے جو اپنے تچراغ سے خود فائدہ شدا تھائے مگر لوگ فائدہ اٹھالیں لیکن غیر مقبول عمادت بالکل ہی بیکار جس سے کسی کو قائدہ نہیں ،لہذا حدیث پرکوئی اعتراض نہیں ہے مل عالم ایسا ہی ہے جسے بھار طعبیب اوروں کا علاج کردے۔

ے سبی ن انتد المجس علم کہبی بابر کت ہے اب بھی سر کارعلاء ہی ہیں تشریف فرما رہتے ہیں آئیس مجل علم میں ڈھونڈھو۔ خیوں رہے کہ حضور میں انتد عبیہ وسلم میر چے اول ورجہ کے عابد بھی جی لیکن حضور کی عمادت عمل تعلیم ہے۔ لبذا آپ نماز پڑھتے ہو سے بھی معلم ہیں اور ہے۔ مسلی القد عبیہ وسلم میر چے اول ورجہ کے عابد بھی جی لیکن حضور کی عمادت عمل تعلیم ہے۔ لبذا آپ نماز پڑھتے ہو سے بھی معلم ہیں اور ہے حدیث ۱۵: جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں حفظ کیں، اس کو الند تعالٰی نقیدا تھائے گا اور میں اس کا شافع وشہید ہوں گا۔ (15)

حدیث ۱۴: دوتر پیس آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا تر پیس کہ علم سے بھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا ادر ایک دنیا کا لا کئی کہ ہیے بھی آسودہ نہیں ہوگا۔ (16)

حدیث کا: عبدائلد بن مسعود رضی الله تعالی عند نے فر ما یا دوحریص آسودہ نہیں ہوتے ، ایک صاحب علم ، دوسرا صاحب دنیا ، تکرید دونوں برابرنہیں۔صاحب علم الله (عزوجل) کی خوشنودی زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے ادرصاحب دنیا

حسور ك تشريف آورى كا مل مقصدتعليم برب فرماتا ب: "وَيْعَزِّلْمُكُمُ الْكِتْبَ وَالْحِكْمَةُ "-

(مراة السناجي شرح مشكلوة المصابح ،ح ا مِس ٢٣٨)

(15) شعب الايمان، بأب في طلب العلم فصل في فضل العلم وشرف، الحديث:٢٦١، ج٢٥، ص ٢٥٠.

## تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا۔ اس حدیث کے بہت پہلو ہیں: چالیس حدیثیں یادکر کے مسلمان کو سنانا، چھاپ کر ان ہیں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگول
کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کہا ہی شکل ہیں جمع کرنا، سب ہی اس ہیں داخل ہیں۔ یعنی جو کسی طرح دینی سائل کی چالیس حدیثیں میری
مت تک پہنچاد ہے تو قیامت ہیں اس کا حشر علائے دین کے زمرے ہیں ہوگا اور ہیں اس کی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقویا کی خصوصی گواہی و دل گا ورند عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر سلمان کونصیب ہوگی۔ اس حدیث کی بنا پر قریب تمام محد شن نے جہاں حدیثوں کے وضوصی گواہی و دل گا ورند عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر سلمان کونصیب ہوگی۔ اس حدیث کی بنا پر قریب تمام محد شن نے جہاں حدیثوں کے وفتر کہتے و ہاں علیخدہ جبل حدیث ہیں۔ امام نو دی اور شیخ عبد الحق کی اربعینی ہے مشہور ہیں۔ نقیر نے بھی ، ہیں کہت ساملانت مصنفی ہیں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں۔ (مراة المناج شرح سکاؤ ة المساج ، جا اس ۱۳۸۸)

(16) شعب الايران، باب في الزحدوقصر الال، الحديث: ١٠٢٤٩، ٢٥، ٥٠١٠م

#### تعلیم ارامت کے مدنی بھول

ا حرص کے مصنے ہیں ہمیشہ ذیادتی کی خواہش، دنیاوی حرص بری ہے دینی حرص اچھی، عالم کوئلم سے بھی سیری نہیں ہوتی ہے اللہ کی افعت ہے، رب فرہ تا ہے: " قُتُل دَّتِ إِدْنِي عِلْمَهُا" دنیا دارو نیا سے سیرنیس ہوتا، بیسے جَلَنَدُ خُر کا بیار پانی ہے۔ خیال رہے کہ یہ سب اپنے لیئے ہیں، حضور امت کے لیئے بیان سے لے کرمیرنیس ہوتے حضور دے کرمیرنیس ہوتے ، رب فرما تا ہے: " حرِیْت عَلَیْ گُفہ " لفظ ایک ہے مصنے علیحدہ۔

٢ \_ امام نودى في اينى چبل عديث مين فرمايا كه ابوالدرداء كى عديث بهت اسنادوں سے مردى ہے جوسرى منعيف بين مگر سنادوں ك كثريت اور علماء كے قبول كر لينے كى وجہ سے حديث توى موكى ، كيونكه تعدد استاد سے ضعيف حسن بن جاتى ہے۔ نيز نصائل اثمال ميں حديث ضعيف مقبول ہے ۔ (ازمر قاقا واقعۃ اللمعات) (مراقالمناجي شرح مشكوفة المعائج، جا اس ٢٣٨) سرکشی میں بڑھتا جاتے۔اس کے بعد حصرت عبداللہ نے بیآیت پڑھی: (کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَیَطْغی ﴿ ﴿ ﴾ اَنْ زَّا کُاللہ تَغْلی ﴿ ﴾ ) (17) اور دوسرے کے لیے فرمایا:

(إثَّمَا يَغُشَى اللهَ مِنْ عِبَادِةِ الْعُلَّمُولُ) (18)

۔ حدیث ۱۸: جس علم ہے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کی مثل ہے جس میں سے راہِ خدا میں خرج نہیں کیا ا۔ (19)

، برب سے زیارہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا ہیں طلب علم کا موقع ملاء مگر اس خطب نہیں کی اور اس مخض کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دومروں نے نفع اٹھایا خود اس نے نفع نہیں

(17) پ ۱۰۳۰ العلق ۲ ـ ۲.

ترجمه كنزال يمان: بان بان ، ب حنك آدى مرشى كرتاب ان پركدائ آپ كونى مجوليان

(18) سنن الداري ، باب في نضل العلم والعالم الحديث: ٢ ١٣٣٠ ج الم ١٠٨٠.

پ۲۲، فاطر ۲۸.

ترجمہ کنزالا یمان: اللہ (عزوجل) ہے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جوملم والے ایں۔

تعلیم الامت کے مدنی کھول

اے آپ تا بعی ہیں آپ نے حضرت ابن عباس، ابن مسعود، ابو ہریرہ ہے روایتیں لیں اور آپ سے امام زہری ادر امام ابوعنیف نے روایتیں میں

۲۔ مَدُنَوُو هُمَ مَهُو ہِ ہِ بِهِ بِمَعْنَ کُھانے کی ذیادہ رخبہ بینی طالب علم اور طالب دنیا حریص دوٹوں ہیں محرانجام میں فرق ہے۔
سے صوفیہ عرکی اصطلاح میں دنیا وہ ہے جو رہ سے غافل کر ہے۔ منافقوں کی نماز دنیا تھی اور عثمان خنی کا بال عین دین، وہی بیبال مراد
ہے۔ لہذا حضرت سلیمان، عثمان غنی اور ایام ابو صنیفہ جیسے بالداروں کو دنیا دار نیس کہا جا سکتا، ان کا مال رضائے رحمان کا فر ریوہ ہے۔
سے بہذا حضرت سلیمان، عثمان کی اور ایام ابو صنیفہ جیسے بالداروں کو دنیا دار کے بال کو ذیا دتی طفیان اور عالم کے علم کو زیا دتی رحمت کا سبب
سے بینی ہے جس محض اپنے رائے ہے جبیں کہتا بلکہ دب تعالٰی نے دنیا دار کے بال کو ذیا دتی طفیان اور عالم کے علم کو زیادتی رحمت کا سبب
بتا یہ۔ (مراة الدناجی شرح مشکل نا المصافح میں ایس ۲۵۲)

(19) السندلالهام أحمر بن ضبل مسندائي حريرة الحديث ١٨١١٠١، ج٣٩ مس١٩٥.

عكيم الامت سي مدنى ميمول

ر سے استان ابقد! کیا پاکیزہ مثال ہے، یعنی جس علم سے نہ عالم نفع اٹھائے نہ دوسرے دوای مال کی طرح ہے جس سے نہ مالک فا کمرہ اٹھائے نہ ا بسجان ابقد! کیا پاکیزہ مثال ہے، یعنی بیلم وبال (مراۃ المنائج بشرح مثلوۃ المصائح، نجایس ۲۹۹) ، درلوگ، جیسے دو، ل بیکار بلکہ معنرا یسے بی بیلم وبال (مراۃ المنائج بشرح مثلوۃ المصائح، نجایس ۲۹۹)

الفايا\_(20)

حدیث • ۲: علما کی سیاہی شہید کے خون ہے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہوجائے گی۔(21) حدیث ۲۱: علما کی مثال مدہے جیسے آسان میں ستار ہے جن ہے خطنی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتا چاتا ہے اور اگر ستار ہے مث جائمیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائمیں گے۔(22)

حدیث ۲۲: علم تین ہیں، آیت محکمہ یاسنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور ان کے سواجو پچھے ہے، وہ زائد ہے۔ (23) حدیث ۲۳: حضرت حسن بھری (رحمۃ اللہ تغالٰی علیہ ) نے فر ما یاعلم دو ہیں ایک وہ کہ قلب میں ہو سیلم نافع ہے دوسرا وہ کہ زبان پر ہو سے ابن آ دم پر اللہ (عزوجل) کی حجت ہے۔ (24)

حدیث سم ۲۶: جس نے علم طلب کیا اور حاصل کرلیا اس کے لیے ود چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر۔(25)

حذیث ۲۵: جس کوموت آئی اور وہ علم کواس لیے طلب کردیا تھا کہ اسلام کا احیا کرے، اس کے اور انبیا

(20) تاريخ دمثق لا بن عساكره الرقم : ٥٩٤٨، مجد بن اخر بن مجده جا ٥٩٥ ما ١٣٨٠.

(21) تاريخ بغداد، الرقم : ۱۹۸، مجرين الحسن بن ازهر ، ج ۲، ص ۱۹۰.

(22) السندللا مام أحربن مثبل يسندانس بن ما لك الحديث: ١٠٠٠ ١١، ج ١٩٠٧ اس.

(23) سنن أي داود، كمّاب الفرائض، باب ماجاء في تعليم الفرائض والحديث: ٢٨٨٥ من ٣٥٠ م

عيم الامت كي مدني بحول

۔ یعن علم دین ان چیزوں کا جاننا ہے احکام کی فیرمنسوخ آیتیں مع تنصیل اور سی غیرمنسوخ حدیثیں اجهاع امت اور تیاس جو کتاب وسنت کی طرح واجب التمل جیں۔ خیال دیے کہ یہاں فر بینہ سے مراوعلم فرائنس (میراث) نیس کہ وہ کتاب وسنت بیں آھی بلکہ فقہ ہی مراد ہے۔ تا دائہ بہتنی عدیل وشل۔ (مرقاۃ واشعہ)

م یعنی ان تنین کے علادہ باتی علوم علم دین تہیں بلکہ زائد یافضول ہیں۔خیال رہے کہ مرف وقو دغیرہ قرآن وحدیث سیحضے کے سئے ہیں اور اصول فقہ واصول حدیث وغیرہ الن علوم کے خدام جوان کو اپنامقعود بنالے بڑائے وتوف ہے۔شعر ہے

مركه جوبدغيرازي باشدخبيث

علم دين فقداست تغيير وحديث

(مراة المناجع شرح مشكوة المعانع، ج من ٢٣١)

(24) سنن الداري ، المقدمة باب التوجع لمن مطلب العلم لغير الله ، الحديث: ٣١٣ - ٢٠ أص ١١٠٠ .

(25) سنن الداري ، المتغدمة باب في فعنل العلم والعالم والعديث: ٣٣٥ من المم من الم

کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (25)

حدیث ۲۷: اچھافخص وہ عالم وین ہے کہ اگر اس کی طرف احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچا تا ہے اور اس ہے ہے پر دائی کی جائے تو وہ اسپنے کو بے پر وار کھتا ہے۔ (27)

(25) سنن الدرري ، باب في قضل أعلم والعالم رالحديث: ٣٥٣ من الم ١١٤٠.

#### تھیم ارامت کے مدنی پھول

افن حدیث یل جب حسن مطلق بولا جائے تو اس سے خواجہ حسن بھری مراد ہوتے ہیں۔ آپ کے والد کا نام ابوسعید ب وہ ذید ابن
ثابت رضی اللہ عنہ کے غلام سے ، ان کے والد بہار کو رُقع بنت نظیر نے آزاد کیا تھا، نواجہ حسن بھری دید منورہ میں عہد فارد تی میں فارد تی
اعظم کی شہادت سے ووسال پہلے پیدا ہوئے ، حضرت عمر فاروق نے اپ وست مبارک سے ان کی حسنیک (یعنی پہلا پہیہ) کی۔ آپ ک
وامد وام المؤسنین حضرت ام سلمہ کی لوئڈ کی تھیں، بار ہا حضرت اس سلمہ نے ان کی والدہ کی غیر موجود گی میں ان کو اپنا شیر مبارک پلایا ہے، اس
کی برکت سے آپ اسے بڑے والے عالم اور امام وقت ہوئے، شہاوت عثبان کے بعد بھرے آگئے ہے، آپ نے بہت صحابہ سے ما قات کی
ہرکت سے آپ اسے بڑے مقی پر ہیزگار ہے۔ رجب والے میں مقام بھرہ میں آپ کا وصال ہوا دیوں میرون ہیں ، آپ کی قبر شریف
زیادت گاہ عوام وخواص ہے۔ (اکرل) فقیر نے قبرانور کی ذیادت کی ہے۔

ا من اہر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ طالب علم ہے جو عالم دین نہ بن سکا پہلے ہی موت آئی جب اس کی یہ فضیلت ہے تو عمائے وین کا کم وجہ نا ہے۔ اس کی یہ فضیلت ہے تو عمائے وین کا کم وجہ نا ہے وہ دوگ مررد ہیں جو عالم دین ہیں محرطم ہے بیر نہیں ہوتے ہیٹ مطالعہ کتب صحبتِ علما وسے اپناعلم بڑھاتے رہتے ہیں اور ہمیشہ اپنے کو طالب ہم سمجھنے رہتے ہیں اور بیرب مجھ فدمت دین کی نیت سے کرتے ہیں۔

س یعنی انہین انبیا و سے بہت قرب نصیب ہوگا کہ اعلی علمین میں وہ معزات ان کے پنچے یہ علا و کونکہ یہ دنیا بی وارثین انبیاء سے ۔ خیال رہے کہ بعض مؤمن جنت میں انبیاء کے ساتھ رہیں گے۔رب فرما تا ہے ؟ فَا وَلَٰئِکَ مُثَعَ الَّذِیْنَ الله یکر بید امرا ہی ایسی ہوگی جیسے باوش ہ کے خدام خاص اس کے سرتھ کو تھی میں وہ جے ہیں کہ بید باوٹ انہیں بن جاتے ایسے تی یہ معزات نبی کے دوجہ پر ندہوں سے بلکہ خادم خاص مہذ صدیت اور آیات قرآنی بالکل واضح ہیں۔ (مرا قالمنانج شرح مشکلوۃ المصائح، نی ایس میں اس

(27) مشكاة المصابح ، كتاب أتعلم والحديث: ٢٥١ مج الص ١١٥٥

تھیم ایامت کے مدنی پھول

یعنی نہ مسکر سینے نہ ہی جو کوں کی ضرورت پرول وجان سے حاضر ہوجائے اور جب لوگ اسے نہ چاہیں ان پر نہ کر ہے، امیرغریب کے درواز ہے پر بہتر ، مگر خریب امیر کے درواز ہے پر بہتر ، مگرخریب امیر کے درواز ہے پر بہتر ، مگرخریب امیر کے درواز ہے پر برا مرقاۃ بی ہے کہ عابد باعل کا چرچہ ملکوت میں ہوتا ہے، فریختے اسے تخلیم کہتے ہیں یعنی درواز ہے پر بہتر ، مگرخریب امیر کے درواز ہے پر برا آدی۔ خیاں رہے کہ جس عالم بی تین با تیں تھے ہوں وہ ذیانہ کا مروار ہوگا علم دین کا ال ، قناعت اور استختاء اعمال صالحہ۔ برا آدی۔ خیاں رہے کہ جس عالم بی تین با تیں تھے ہوں وہ ذیانہ کا مرواد ہوگا علم دین کا اللہ تاجی شرح مشکوۃ المصافح ، جا ہم ۲۳۲)

صدیث ۲۷: حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالٰی عند نے فرمایا: جس کوکوئی بات معلوم ہے وہ کیے اور ندمعلوم ہوتو یہ بوتو یہ کہد سے کہ الله تعالٰی عند نے فرمایا: جس کوکوئی بات معلوم ہے وہ کیے اور ندمعلوم ہوتو یہ کہد سے کہ الله تعالٰی نے ہوتو یہ کہد الله اعلم الله تعالٰی نے الله السلام ) نے فرمایا:
اپنے می (علیہ السلام ) نے فرمایا:

(قُلُ مَا اَسْتُلُكُمْ عَلَيْهِ مِنُ أَجْرٍ وَمَا اَنَامِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٢٨﴾) (28)

میں تم سے اس پر اُجرت نہیں ما نگنا اور نہ میں تکلُف کرنے والوں سے ہوں۔ .

لینی جو ہات معلوم نہ ہواس کے متعلق بولنا تکلف ہے۔ (29)

صدیث ۲۸: قیامت کے دن اللہ(عزوجل) کے نزدیک سب سے برا مرتبداس عالم کا ہے، جوعلم سے مُختَفِعند ہو۔(30)

صدیث ۲۹: زیاد بن لبیدرض الله تعالی عند کہتے ہیں کہ نبی صلّی الله تعالی علیه وسلّم نے ایک چیز ذکر کر کے فر مایا کہ بیاس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کی، یارسول الله! (صلّی الله تعالی علیه فاله وسلّم )علم کیونکر جائے گا؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھا تھیں تے، اس طرح قیامت تک سلسلہ دون سور جی بدی

(29) منج ابني ري مكتاب التغيير، بأب تولد ( ومآانامن المحكلفين )، الحديث ١٠٨٩، ج٣، ص١١٣.

عيم الامت كمدنى كهول

ا بیرصدیث موقوف ہے بینی حضرت عبداللہ ابن مسعود کا اپنا فرمان ۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی عالم اپنی بے علی ظاہر کرنے بیل شرم نہ کر ہے ، اگر

\* کوئی مسلم معلوم نہ ہوتو گھڑ کرنہ بنائے ہماری بے علی علم ہے زیادہ ہے دب فرما تا ہے: "وَ مَا أُوْتِیْتُ مُو بِیْنَ مُو لِلَّا قَلِیْلًا" فرشتوں نے عرض کیا تھے: "لا عِلْمَدِ لَیْنَ " حضرت علی ہے سرمنبر کوئی مسئلہ بو چھا گیا آپ نے فرما یا جھے معلوم نہیں ، وہ گرتا نے بولا کہ آپ یا علی کے باوجود منبر پر کیوں کھڑ سے ہوگئی آپ نے فرما یا کہ جس بفقہ علی مسئلہ بو چھا گھا آپ نے فرما یا کہ جس بفقہ علی منبر پر چڑ ھا ہوئی آگر بقدر جہالت چڑ سات تو آسان پر پہنے جاتا۔ (مرقاق) الذہ وہ کی ایک ہے جس اس اللہ ہوں ایک ہوئی کرام فوٹ سے کے آخر میں لکھتے ہیں: "اللہ وہ رسی ایک ہوئی ہائی ہے ایک جہالت سے ناواقف ہونا جہل مرکب مفتیان کرام فوٹ سے کے آخر میں لکھتے ہیں: "اللہ وہ رسی اللہ اللہ کہ اللہ کو کہ بھی اللہ سے اخذ ہے۔

" حامانکہ نی صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین سب سے بڑے عالم ، تمام جہان کے معلم این گرائیں تھم ویا عی جس جیز کاعلم آپ کواب
تک ندویا گیا ہو بت کلف نہ بنا کیں۔ چنا تی حضور سے امتحاب کہف کی تعداد ہو تھی گئی نہ بنائی کیونکہ اس کاعلم بعد میں عطاء ہوا، حضر سے عمر سے
مواں ہوا کہ فیا کہا اور اب (میرو اور چارہ) میں کیا فرق ہے؟ فرمایا جھے خبر نہیں ، حضرت امام مالک نے چھتیں مسائل میں فرمایا کہ میں
نہیں جانتا، حضرت امام ابو صنیفہ ہے ہو چھا گیا کہ وحرکیا چیز ہے فرمایا جھے خبر نہیں۔ (مراة المناج شرح مشکل ق المصابح ، جا ہم ۲۲۲)

(عراة المناج شرح مشکل ق المصابح ، جا ہم ۲۲۲) سن الدار می بہاب العمل وحسن المدیة فیے الحدیث ۲۲۲۱، جا ہم ۳۳،

# المراح سراء سراء المراجعة المر

جاری رہے گا۔ بھٹور (ممنی اللہ تو تی مید فائد وسلم ) نے فراہ پراٹے تیج تیج کی داں روسند ایس نوبال براٹا تھا یہ آ میں نتھیں تھنے کیا رہے میں و انساری تو رات و انجیل نہیں پڑھتے وسلم ہے کہ جو پچھواٹ میں ہے اس پڑھی نہیں کرتے۔ کرتے۔(31)

حدیث و معن معنزت عمرض المدتولی عندے کعب احبار (منبی اللہ تولی عند) سے پوچھ وارباب عمر کون ہیں؟ کہنا دوجوجہ نے ہیں اس پر کمل کرتے ہیں رفر ہایا: کس چیز نے عن کے تقویب سے عمر کونکال دیا؟ کہا طمع ہے۔ (32)

(31) سنن الن وجديك بالمنت وبالب وهاب القرآن ويعظم والديث المهم وسيرج المراس المه

### تحيم الامت كيدني محول

ا۔ آپ کو کتیت اوئر براند ہے، الحد رقی تندار ڈنٹی تیں۔ حضور کے موقوقی مغز دات بھی شریک دے ، بھرت سے پہلے حضور کے پاس کمد معتقمہ بنتی سے شخصہ مجر درینہ منورہ بجرت کرکے آئے اس شیئے آپ کوتنا مسحابہ مہاجرانصاد کہا کرتے ہتے، حضور نے آپ کوحفرموت کا حاتم مقرر فردی امیر معاویہ کے شروع ذمانہ امارت بھی وقات پائی۔

٣ \_ يعنى سينهايت مونة ك واتعات جب مول مح جب وتياسيهم دين الحو كما موكار

سديبال قرآن برصف برحاف سے مراد بردائم سيكونا سكوا ہے ين جب تعليم وتعلم كامشفلہ قائم دے كا توعلم كيوكر الله جائ كارمدر ك بوت واصل معدد كبال جاسكت بـ

(32) سنن الداري ، باب ميانة العلم ولحديث: ٥٨٨، ج ابس ١٥٢.

#### حكيم الامت كمدنى مجول

ا \_ آپ کا نام سغیان ابن سعید ہے ، تبیلہ تور کے ہیں ، کوئی ہیں ، جلیل القدر تالیل ہیں ، آئر جہتدین اور قطب عالمین میں ہے ہیں ، 19 ھے میں پیدا ہوئے ، الااج میں بھر اے میں وفات یا کی۔

۲ \_ آپ کا نقب کعب احباد ہے، آوریت کے بڑے عالم تنے، تی امرائل کے مرداد تنے جنور کا زمانہ پایا گرویدار نہ ہوا، عبد فارد آل می اسلام مائے ، حضرت عمر صبیب و عائز صدیقہ سے دوایتیں لیس فلافت عائیہ می سام جس مقام تمس می وقات پائی وہیں دنن ہوئ شاندار تابعی ہیں۔ حدیث اسا: میری اُمت میں پچھلوگ قرآن پڑھیں مے اور ریکیں مے کہہم امرا کے پاس ہو کر وہاں سے دنیا عاصل کرلیں اور اپنے دین کو ان سنے بچائے رکھیں گے مگر ایسانہیں ہوگا، جس طرح قناد (ایک کانے والا در خت ہے ) ے نہیں لیا جاتا مکر کا نٹا، اس طرح امرا کے قرب سے سوا خطا کے پچھے حاصل نہیں۔ (33)

حدیث ۳۳ : خدا کے نز دیک بہت مبغوض قراء (علما) وہ ہیں جوامراء کی ملاقات کوجاتے ہیں۔ (34) حدیث سوسا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اگر اہلِ علم علم کی حفاظت کریں اور اس کو اہل کے پاس رجیس تو اس کی وجہ ہے اہلِ زمانہ کے سردار ہوجا نمیں ، تمر انھوں نے علم کو دبنیا والوں کے لیے خریج کیا تا کہ ان سے دنیا حاصل کریں، لہذا ان کے سامنے ذلیل ہو سکتے۔ میں نے تمعارے نی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بی فرماتے سنا ہے: جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کردیا، اللہ تعالی فکرِ دنیا ہے اس کی کفایت فرمائے گا اور جس کے لیے احوال ونیا کی فکریں متفرق رہیں، املہ (عزوجل) کواس کی سمجھ پروانبیں کہ دہ کس دادی میں ہلاک ہوا۔(35)

سے حضرت کعب احبار نے بید دونوں باتیں غالبا توریت شریف ہے دیکے کر بیان فرمائیں۔حضرت قارد ق اعظم نے ہی ہو چھا تھا کہ توریت میں کے عالم کہا تمیا ہے۔ علم نکل جانے سے مراد ہے علم کے انوار کا نکل جاناطمنائی عالم حق بیان نہیں کرسکتا جیسا آج دیکھا جارہا ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصابح، ج ابص ٣٥٧)

(33) سنن ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به الحديث: ٢٥٥، ج ١٩٦١.

## عكيم الامت ك مدفى كهول

ا \_ یعنی بعض عماء و قاری صاحبان بلاضرورت طمع نفسانی کی خاطراور مال وعزت حاصل کرنے کے لیئے فاسق مالداروں اور دکام کے پاس جانا آنا ونشست وبرخاست رميس محصن ونياكى غرض \_\_\_

٣ \_ به ری شرح سے معلوم بوگيا كداميرول سے فائل اور بے ديني امير مراوييں ان كے پاس علما مكا آنا جانا دين كے ليئے خطرناك ہے كه وہ ان سے اپنی مرضی کے مطابق غلوفتوے حاصل کرتے ہیں جیسے کدآج ریکھا جارہا ہے کدنساق مالدار انتخاب کے موقعوں پر ووثوں کے لیتے عالموں اور پیرول کونا جائز استعال کر لیتے ہیں۔ دین دار امیرول کے پاس دین قائدے کے لیتے عماء کا جانا جائز بلکہ بڑا فائدہ مند ہ۔ یوسف عدیدالسلام عزیز مصر کے افسر مال دے ،آپ کی برکت سے عزیز کوائیان اور ونیا کو قط سے امان ل منی ۔ قاضی ، ، م یوسف ہارون رشید یا دشاہ کے قاضی الفضاق رہے،آپ کی برکت سے بادشاہ کو تفوے نصیب ہوا اور دنیاعلم سے مال مال ہوگئ۔ یہ وا تعات اس حدیث کے خلاف نہیں ،محمد ابن مسلمہ فرماتے ہیں کہ یا خانہ پر جیسے والی کھی امیروں اور حاکموں کے درواز و پر جانے والے عالم و قاری ہے اچھی ہے کہ وہ نبی ست لے کرآتی ہے اور میدوین ویکراور ظلم لیکرآتے ہیں۔ (مراۃ المناجی شرح مشکوۃ المصابح ،ج،م ۲۵۳)

(34) الرجع الهابق، الحديث: ٢٥٧، ج اص ١٧٤.

(35) الرجع الهابق، الحديث: ٢٥٤، ج اص ١٦٤.

حدیث ہم سا: جس سے علم کی کوئی بات پوچیم ممئی اور اس نے نہیں بتائی ، اس کے موٹھ میں تیامت کے دن آگ کی لگام لگا دی جائے گی۔ (36)

حدیث ۵ سا: جس نے علم کواس لیے طلب کیا کہ علما ہے مقابلہ کریگا یا جاہلوں سے جھڑا کریگا یا اس لیے کہ لوگوں کواپنی طرف متوجہ کریگا، اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کردے گا۔ (37)

## تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا ۔ ایسی علم کوذات اور اہانت سے بچاتے اس طرح کر خووظم اور لا بچ میں دنیا داروں کے دروازے پر دھے نہ کھاتے کہ عالم کی ذات سے علم کی ذات سے علم کی ذات سے علم کی ذات ہے۔ علم کی ذات ہے۔ علم کی ذات ہے۔ علم کی ذات ہے۔ اور علم کے بے حرمتی دمین کی ذات ہے۔

س\_ يعنى قدر دالون اورشريف الطبع لوكون كوعلم سكها ي.

٣ \_ال طرح كد بادشاه ان كے قدمول كے يتج اور ان كے احكام ان كے قلمول كے يتج موتے جي رب كا دعدہ ہے: "وَ الَّـذِيْنَ أَوْتُوا الْعلْقِرِ ذَدْ خِيتِ" -

سم معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں لا لجی اور حریص عالم پیدا ہو سیکے تھے جنہیں دیکے کرمحابہ بیفر مارہ ایں۔

۵ \_ سبحان الله التجرب بھی اس حدیث کی تائید کرتا ہے الله تعالٰی کمی مسلمان کو وغم اور دوفکرین بیس ویتا ، جس ول یس آخرت کاغم وفکر ہے ال شرعان الله التحرب فیل میں آخرت کاغم وفکر ہے ال شرعان الله اس میں دنیا کاغم وفکر نیس آتا و نیاوی تکلیف شرع اگر آنہی جائی تو ول ان کا افر نیس لیتا کے کورا فارم سنگھا وہے ہے آپریشن کی تکلیف محسوس نیس ہوتی ۔ الله تعالٰی غمر آخر ۔ نصیب کرے معزمت حسین رضی الله تعالٰی عند بھی کلورا فارم سوتھے ہوئے ہے جس کی وجہ ہے کر بلاک مصیبتیں خندہ پیشانی ہے جس کی وجہ ہے کر بلاک مصیبتیں خندہ پیشانی ہے جسل گئے۔ (مرأة المنانج شرح مشکل آلصانج من ایس ۲۵۴)

(36) سنن استريذي، كتاب العلم، باب ماجاء في متمان العلم، الحديث: ٣١٥٨، جهم، ص ٢٩٥٠.

## علیم الامت کے مدنی بھول

ا یعنی برکسی یا میں ہے وین ضروری مسئلہ پو بچھا جائے اور وہ بلاوجہ نہ بتائے تو قیامت میں وہ جانوروں سے بدتر ہوگا کہ جو نور کے منہ میں پر سے کہ کام ہوتی ہے اور اس کے منہ میں آگ کی لگام ہوگی۔ خیال رہے کہ یہاں علم سے سراو حرام ، حلال ، فرائنس واجبات وغیرہ تبلیغی پر سے کی لگام ہوگی۔ خیال رہے کہ یہاں علم سے سراوح ام ، حلال ، فرائنس واجبات وغیرہ تبلیغی سے مسئل ہیں جن کا ججھیانا جرم ہے۔ عالم پر شری مسئلہ بتانا ضروری ہے نہ کہ تکھتالہذا مفتی نقرے لگھنے کی اجرت لے سکتا ہے۔ خصوصا وہ نتوی مسئل ہیں جن کا ججھیانا جرم ہے۔ عالم پر شری مسئلہ بتانا ضروری ہے نہ کہ تکھتالہذا مفتی نقرے لگھنے گی اجرت لے سکتا ہے۔ خصوصا وہ نتوی کے بیار برمقدے جلتے ہیں ، درمفتی کو بچبریوں میں حاضری وینی پڑتی ہے۔ وب فرماتا ہے: "اوّ لا یُضَارَ کا نِیْب وَلا تَسَعِیْدُن"۔ بن پرمقدے جلتے ہیں ، درمفتی کو بچبریوں میں حاضری وینی پڑتی ہے۔ وب فرماتا ہے: "اوّ لا یُضَارَ کا نِیْب وَلا مُشعِیْدٌ"۔ (مراق المنانِ جسٹرح مشکلو ق المعانِ جو بی ایم ۲۳۰)

(37) الرجع السابق، بأب فين يطلب يعلمه الدنياء الحديث: ٢٩٢٣، ج٣٥، ص ٢٩٤.

حکیم ارامت کے مدنی پھول

ا تب الصارى بير، فزرجى بير، عقبه تانيكى بيعت ين شريك في الملام كے نامورشعراء ش سے بير، آب فزود أبوك بيل ب

عدیث ۲۳۱: جوعلم الله تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے ( یعنی علم دین )اس کو جو مخص اس سے حاصل سرے کہ متاع دنیال جائے ، اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبونہیں ملے گی۔ (38)

حدیث کے سا: وعظ نہیں کہتا ، مگر امیریا ماموریا متکبر۔ نیعنی وعظ کہنا امیر کا کام ہے یا دہ کسی کو حکم کردیے کہ دہ کیے اوران کے سواجو کوئی کہتا ہے، وہ طلب جاہ وطلب دنیا کے لیے ہے۔(39) حدیث ۸ سا: جس کو بغیر علم فتو کی دیا عمیا تو اس کا عمناہ اس فتو کی دینے والے پر ہے ادر جس نے اپنے بھائی کو

۔ چھے رہ گئے تنے اس پرآپ کا بائیکاٹ کیا گیا، پھر بھی عرصہ بعد آپ کی اور آپ کے دوسائقیوں ہلال ابن امتیہ اور مرارہ ابن ربیعہ کی توب تبول مونى درب فرماتا ہے: "وَعَلَى الطَّلْقَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا" آپ آخر من نابينا مو كئے تے، 22 سال عمر مول، وه عيس وفات

٣ \_ يعنى جود ين علم دين كے لئے نديكھے بلكة عزت يا مال حاصل كرتے يا دين جس فساد مجيلائے كے لئے يحيصے تو اول درجه كا جہنى ہے۔اس ہے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو قرآن کا ترجمہ و کھے کر اور چار صدیثیں پڑھ کرآئم۔ مجتمدین اور علاء دین کے مندآنے کی کوشش کرتے ہیں، امتد تعالی نیت فیرعطا فر مائے۔ فیال رہے کہ علاء کا مناظرہ اور ہے مقابلہ پھے اور ،مناظرہ میں فینیق می مقصود ہوتی ہے،مقابلہ میں اپنی بڑائی کا انلېر، پونت ضرورت مناظره اچھاہے مقابلہ برا، يهال مقابله كى برائى غەكورے مناظرے آئمہ مجبتدين بلكه محابه كرام بس بھى ہوئے۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المعاجي بيج اجس٢٣١)

(38) سنن أي داود ، كمّاب العلم ، باب في طلب العلم لغير الله ، الحديث: ٣٦٦٣ من ٣٠٥٠ ما ٥٠٠٠ علیم الامت کے مدنی چھول

ا ۔ بیر حدیث گزشتہ احادیث کی شرح ہے جس جی فرمایا حمیا کہ علم دین رضائے الجی کے لیئے حاصل کروا ہے صرف ونیا حاصل کرنے کا ڈرلید شد بنا کہ۔ دنیا سے سرمان سے ردیبیہ پیمہ مجی مراد ہے اور و نیوی عزیت وجاہ بھی۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ علم وین سکے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی دوصورتی بیں:ایک میرکد دنیا اصل مقصود ہو اور علم دین محض اس کا دسیلہ میر بخت برا ہے وہی پہال مراد ہے۔دوسرے میر کہ علم دین ہے رین ہی مقصود ہو گر تبغا دنیا مجی حاصل کی جائے تا کہ فراغت ہے خدمت دین ہوسکے بیمنو گانبیں، کیونکہ اپ دین مقصود ہے اور دنیا س کا وسید فقیر عالم کا دعظ دلول میں موٹر نہیں ہوتا۔ حضرات خلفائے داشدین نے خلافت پر تخواہیں لیں۔ جہاد کا بھی بھی تکم ہے کہ عمر فقط غنیمت کے لئے کرتا ہے تو برا اور اگر تبینے وین کے لئے ہے اور غنیمت و ملک اس کا دسیلہ ہے تو اچھا ہے۔

۲ کینی اولاً گرچہ یا کاری کی سزا بھٹٹ کریاحضور کی شفاعت کے ذریعہ معانی جوجائے گی۔

(مراة المناجيح شرح مشكونة المصابح، ج أبس ٢٢٢)

(39) سنن مي د وديكم باب العلم، باب في القصص، الحديث: ٣٤١٥ ٣، جهيم ١٥٥.

مشورہ وید اور میہ جانتا ہے کہ بھذائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی۔ (40) حدیث ۹ سا: رسول اللہ مسلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آسان کی طرف نظر اٹھائی پھر میہ فرما یا کہ میہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے علم جدا کردیا جائے گا، یہاں تک کہ علم کی کسی بات پر قاور نہیں ہوں گے۔ (41) حدیث ۴ سم: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کر ایگا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کر لے، بلکہ علم کا قبض کرنا علم

صدیث \* ۱۲ اللہ تعالی علم کو اس طرح تہیں قبض کر ایگا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کر لے، بلکہ ہم کا مبل کرنا علما کے قبض کرنے سے ہوگا، جب عالم باتی نہ رہیں سے جاہلوں کولوگ سردار بنالیس سے، وہ بغیر علم فنو کی دیں سے، خود مجی سمراہ ہوں سے اور دوسروں کوہمی گمراہ کریں سے۔(42)

(40) المرجع السابق ، باب التوتي في الفتياء الحديث: ١٥٧ ٣٥، ٣٣م، ١٥٠ ٨٠٠.

## حكيم الامت كي مدنى مجمول

ا ان کے دومطلب ہوسکتے ہیں: ایک بیک جوفض علا مرکوچیور کر جابلوں ہے مسئلہ ہو جھے اور وہ فلط مسئلہ بڑا کی تو ہو جھنے والا بھی مجنہ کا رہوگا رہوگا کہ یہ عالم کوچیور کر اس کے پاس کیوں گیا نہ ہو چھتا نہ وہ غلط بڑا تا اس صورت میں آفیتی ہمعنی اِستکفٹی ہے۔ دوسرے یہ کہ جس شخص کو فلط نو کی دیا تو اس کا گناہ فتی ہے۔ دوسرے یہ اس سورت میں پہلا اُفتی مجبول ہے۔ خلاصہ بیہ ہے کہ بے علم کومسئلہ شرق بیان کرنا مخت جرم ہے۔

۲ یبنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشور و حاصل کرے اور وہ وانستہ غلط مشورہ دے تاکہ وہ مصیبت جس گرنتار ہوجائے تو وہ مشیر لکا خائن ہے خیانت صرف مال ہی جس نہیں ہوتی، راز ،عزت ،مشورے تمام جس ہوتی ہے۔ (مراۃ السنائج شرح مشکلوۃ المصائع ،ج ، مس ۲۳۳) (41) سنن التر ذري ، کمّا ب ابتعلم ، باب ما جاء في ذھاب العلم ،الحديث : ۲۶۲۶ ،ج ۲۴ مس ۲۹۷ ،

### تحکیم الامت کے مدتی پھول

ا علم سے علم وین مراد ہے اور بدوا تعد تیامت کے قریب ہوگا جب مال بڑھ جائے گا بلم دین گھٹ جائے گا بلکہ فنا ہوجائے گا کہ علماہ وفات

پا جا تھی سے اور پیدا ندہوں ہے۔ اس حدیث ہے معلوم ہوا کہ حضور کی نگاہ صد پاسال بعد آئے والے واقعات کو بھی ملاحظہ فر مالیتی ہے ، ان

کے لئے معذر م موجود کھئی بچپی سب چیزیں مکسال ہیں۔ کہ فرما رہے جی خلا او قوائ بھے جم خیال اور تواب میں اسکا بچپیلی چیزیں شکلول
میں دیکے لیتے جیں۔ بادشاہ مصر نے آئے والے قبط کے سال گائے اور بالیوں کی شکل میں خواب دیکھے ، انبیاء ان کے خلیل سے بعض اولیاء کی

علی ہارے خواب وخیال سے ذیادہ تیز ہوتی جی۔ مولانا فرماتے جیں شعر

اب بلكة تل از زادن توسالها مراتر ابيند يجند ين حالها

حضورصلی الله علیه والم من معراج میں دوز خیول کے دہ عذاب ملاحظ فرمالیے جو بعد قیامت ہول کے۔

(مراة المناجيم شرح مشكوة المصابح ، ج ا بم ٢٣٦)

(42) صبيح ابخاري، تماب أنعلم، باب كيف يعتمض العلم، الحديث: • • انج ام م م **٥٠**.

عديث المن برزيت برزير ساعلان اور بهرست بهرا وهي علان .. (43) مديث ويه علم كي أفت نسيال باورناول سعم كي بات كبناعلم كوضائع كرناب - (44) جديث عومه: ابن ميرين نه فرمايا: بينم وين ب مسيل ويكمنا جابيته كه نسب ماينا دين ليته : و- (45)

مار الاست كم في محول

وه يت كا تخمه ب جس على فرها يا كما كروري قيامت علم أله جازيا، جهالت اليل جائة كي اليني ال في الان والدند والأروك باحد موا بمول جائي سك بكسطاء وفات باست رجي محاور بعدش وومرے علاء بيدا تد بول مح جيدا كداب بور باہ كدالك علقت اگریز ک کے چھے کھر رہی ہے او میں رسول اللہ میٹم ہو کررہ کیا۔ علم سے علم وین مراد ہے۔

ا بیشوا سے مراد قاضی مفتی وامام اور فیج بیں جن کے ذیعے دیلی کام ہوتے ہیں۔مقصدیہ ہے کددینی عبدسے جائل سنجال لیس سے اور ابنی ب نت كا اللهاد نا يسندكرين مح رمسكند يوجعت يريد زكيس مح كريس فرنيس بلكه بغير علم محزكر غلط مسئلے بنا ميں محماس كا انجام طاہر ہے۔ بسام جبیب مریش که جان لیتا ہے اور جامل مفتی اور خطیب ایمان بر بادکرتے ہیں۔ (مراۃ انسناجی شرح مشکوۃ المصافح اج ابس ۱۹۰۳)

(43) سنن الداري ، ياب التوقيح لمن يطلب العلم لغير الله ، الحديث: • ٢ سام ج الم ١٤١٠ .

(44) سنن الدارمي وبأب تداكرة العلم والحديث: ٦٢٣ من ١٥٨.

عيم الامت كمدنى محول

ا \_ آپ کا نام سلیمان کنیت ابو محمد اسدی جی بکونی جی عظیم الشان تابعی جی معفرت انس بن مالک سے ملاقات کی ہے، تیرہ سووه سلا مدیثیں آپ سے منقول ہیں و مال جماعت کی تھیراونی ہے نماز پڑھی وامام حسین کی شہادت کے دن پیدائش ہے وہ اس ين وفات موكى \_آب كوسيد المحدثين كباجاتا بيكين مأئل برفض تقے\_(احد اللمعات)

ا سين بي مال وصحت بعض أنون سے برباد موجاتے بي ايس علم مجولے سے برباد موجاتا بلبندا علم كو جاہيئ كمام كا مشغله ر کھے، کتب میں جھوڑ نہ وے وحافظ کمزور کرنے والی عادتوں اور چیزوں سے بیجے۔علامہ شامی نے فرمایا کہ جھ چیزیں حافظہ کمزور کرتی ہیں۔ چوسے کا جونما کھانا، جول پکڑ کر زندہ جہوڑ دینا بھرے پانی میں پیٹاب کرنا،علک مورد چہانا، کھٹا سیب کھانا،سیب کے حیلکے چبات ( نوت ) جو کوئی بعد نماز دابنا باتھ سر پرر کھ کراکیس بارتیا قیو می پڑھ کردم کرلیا کرے ان شاء الله اس کا حافظ توی ہوگا۔ خیال رہے کہ يهاں ١١ بل سے وولوگ مراد ہيں جوعلم كى بار يكيال مجھ نه تكيل بيلوگ علم پڑھ كرونيا بيل نساوى پھيلائي مے جيسا كه آج مشاہرہ ہورہ ہے۔ (مراة المناجع شرح مشكوة المصابع بيج ابس ٢٥٥)

(45) مقدمة كذب ملاه مسلم، باب بيان أن الاسناد من الدين و و الخيم ااو

تنيم الامت كيدني پھول

ا ۔ آپ کا نام محد ابن میرین کنیت ابو بحرہے مثا تدار تا ابھین میں ہے اللہ اآپ کے والدمیرین معفرت انس کے آزاوکردہ غلام تھے، ۔۔۔

المراج سراي المراج المر

食够够够够

آپ بڑے عالم، نقیہ علم تعبیر کے امام تھے،آپ کی عمرے کے سال ہوئی والیو یس وصال ہوا، بھر و سے قریبا دس میل دورعشر و میں خواجہ حسن بھری کے قبہ یس آپ کا مزاد ہے، فقیر نے ذیارت کی ہے۔
م یعنی علم شریعت علم دین جب ہے گا جب سکھانے والا استاد عالم دین ہوگا، بے دین عالم سے حاصل کیا ہوا علم بے دین ہی دے گا، آج لوگ تب وین جو رہ ہوگا، بالا کے ساتھ فیضان ضروری ہے۔
لوگ تب دینوں سے تسیر وحدیث پڑھ کر بے دین ہورہ ہیں، فرمان کے ساتھ فیضان ضروری ہے۔
(مراق الحسانی مشکو ق الحصانی میں مشکو ق الحصانی میں مشکو ق الحصانی میں مسلو ق الحصانی میں اس

# مسائل فقهبته

مسئلہ ا: اپنے بچہ کو قر آن وعلم پڑھنے پر مجبور کرسکتا ہے، یتیم بچہ کو اس چیز پر مارسکتا ہے جس پر اپنے بچہ کو مارتا ہے۔(1) کیونکہ اگریتیم بچہ کومطلق العنان ( ایعنی بالکل آزاد ) حجبوڑ دیا جائے توعلم دادب سے بالکل کورارہ جائے گااور عمو ما پچے بغیر تنبیہ قابو میں نہیں آتے اور جب تک انھیں خوف نہ ہو کہنا نہیں مانتے ،گر مارنے کا مقصد سمجے ہونا ضرور ہے ایسے ہی موقع پر فرمایا گیا:

(وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِلَ مِنَ الْمُصْلِحِ) (2) الله (عزوجل) كومعلوم ہے كہ كون مفید ہے اور كون مصلح \_

ای طرح اساتذہ بھی بچوں کونہ پڑھنے یا شرارت کرنے پرسزائیں دے سکتے ہیں، گروہ کلیدان کے پیش نظر بھی ہونا چاہیے کہ اپنا بچہ ہوتا تو اسے بھی اتنی ہی سزا دیتے، بلکہ ظاہر تو بہ ہے کہ ہر شخص کواپنے بچہ کی تربیت وتعلیم کا جتنا خیال ہوتا ہے دوسرے کا اتنا خیال نہیں ہوتا تو اگر اس کام پراپنے بچہ کونہ مارا یا کم مارا اور دوسرے بچہ کو زیادہ مارا تو معلوم ہوا کہ یہ مارنا محض غصہ اتا رنے کے لیے ہے سدھارنا مقصود نہیں، ورنہ اپنے بچہ کے سدھارنے کا زیادہ خیال ہوتا۔

مسئلہ ۲: عالم اگرچہ جوان ہو بوڑھے جائل پر نضیات رکھتا ہے، لہٰذا چلنے اور بیٹھنے میں گفتگو کرنے میں بوڑھے جائل کو عالم پر نقدم کرنا نہ چاہیے بینی بات کرنے کا موقع ہوتو اس سے پہلے کلام یہ نہ شروع کرے، نہ عالم سے آگے ہے، نہ متاز جگہ پر بیٹھے، عالم غیر قرشی قرشی غیر عالم پر فضیات رکھتا ہے۔ عالم کا حق غیر عالم پر ویسا ہی ہے جیسا استاذ کا حق شاگر دیر ہے، عالم اگر کہیں چلا بھی جائے تو اس کی جگہ پر غیر عالم کو بیٹھنا نہ چاہیے۔ شوم کا حق عورت پر اس سے بھی زیادہ ہے کہ عورت کوشو ہر کی جرالی چیز میں جو مہاح ہوا طاعت کرنی پڑے گی۔ (3)

مسئلہ سا: دین حق کی حمایت کے لیے مناظرہ کرنا جائز ہے بلکہ عبادت ہے اور اگر اس سے من ظرہ کرتا ہے کہ کی مسئلہ سا: دین حق کی حمایت کے لیے مناظرہ کرنا جائز ہے بلکہ عبادت ہے اور اگر اس سے من ظرہ کرتا ہے کہ اس کا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر ہوجائے یا دنیا حاصل کرنا مقصود ہے، مال معے گا یا

<sup>(1)</sup> الدرالخارور دامحتار، كماب الحدود، مطلب: في تعزير المقم ، ج٢، ص١٢٥.

<sup>(2)</sup> پاء،القرة:۲۲۰.

<sup>(3)</sup> اغة دى الهندية ، كمّاب لكراهية ، الباب الثلاثون في المتغرقات، ج 6 م ساس.

لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوگی ، میہ نا جائز ہے۔ (4)

مسکلہ سمبنہ مناظرہ میں اگر مناظر طلب تق کے لیے مناظرہ کرتا ہے یا اس کا بیر مقصود نہیں گر بے جا ضداور ہٹ نہیں کرتا انصاف پندی ہے کام لیتا ہے جب تو اس کے ساتھ حیلہ کرنا جا گزنہیں اورا گرمحض اس کا مقعود ہی ہیں ہے کہ اپنے مقابل کو مغلوب کرد ہے اور ہرا دے جینا کہ اس زمانہ میں اکثر بدند ہب ای قسم کا مناظرہ کرتے ہیں تو اس کے کمر اور واؤں سے اپنے کو بچانا ہی چاہیے ایسے موقع پراس کے کید سے بچنے کی ترکیبیں کرسکتے ہیں۔ (5)

مسئلہ ۵: منبر پر چڑھ کروعظ ونصیحت کرنا انبیاعلیہم السلام کی سنت ہے اور اگر تذکیرو دعظ سے مال د جاہ مقعبود ہوتو یہ یہود و نصاریٰ کا طریقتہ ہے۔(6)

مسئلہ ۲: وعظ کہنے میں بے اصل باتیں بیان کر دینا، مثلاً احادیث میں اپنی طرف سے پچھے جملے ملا دینا یا ان میں سیکھوا سے کی جملے ملا دینا یا ان میں سیکھوا سے کئی کر دینا جس سے حدیث کے معنی گرئے جا تیں، جیسا کہ اس زمانہ کے اکثر مقررین کی تقریروں میں ایسی باتیں باتیں بیشرت یائی جاتی ہیں کہ مجمع پر اثر ڈالنے کے لیے ایسی حرکتیں کرڈالتے ہیں ایسی وعظ گوئی ممنوع ہے۔

ای طرح ہیں ممنوع ہے کہ دوسروں کونفیحت کرتا ہے اور خود آخیں باتوں میں آلودہ ہے، اس کوسب سے پہلے اپنی ذات کونفیحت کرنی چاہیے اور اگر واعظ غلط باتیں بیان نہیں کرتا اور نہاں قشم کی تمی پیشی کرتا ہے بلکہ الفاظ وتقریر میں لطافت اور ششکی کا خیال رکھتا ہے تا کہ اثر اچھا پڑے لوگوں پر رفت طاری ہوا ورقر آن وحدیث کے فوائد اور نگات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتا ہے توبیہ اچھی چیز ہے۔ (7)

مسئلہ ک: معلم نے پچوں سے کہا کہ م لوگ اپنے اپنے گھروں سے چٹائی کے لیے بینے لاؤ۔ پینے اسٹھے ہوئے،
سکلہ ک: معلم نے پچوں سے کہا کہ م لوگ اپنے اسٹھ کر ایکا ایسا کرسکتا ہے کیونکہ بچوں کے باپ وغیرہ
سکتی پٹیوں کی چٹائیاں لا یا اور پچھ نود رکھ لیے، جو اپنے کام میں صرف کر ایکا ایسا کرسکتا ہے کیونکہ بچوں کے باپ وغیرہ
اس شم کے پٹیے اس غرض سے دیتے ہیں کہ بچ کہ ہے گا تو وہ میاں کی کا ہوگا، وہ ہرگز اس کے امید وارنہیں رہتے کہ جو
سکتی کے بیار میں ملے گا اور جان ہو جھ کر اس سے زیاوہ دیا کرتے ہیں جینے کی ضرورت ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
ان کا مقصود اس رقم زائد کی تملیک ہے۔ (8)

<sup>(4)</sup> الدرالخدر، كماب الحظر والرباحة ، فصل في البيع ، ج م م ١٩٥٠.

<sup>(5)</sup> الفتادي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتعرقات، ج٥٠ مس ٣٧٨.

<sup>(6)</sup> الدرالخاريكاب العظر والأباحة بصل في البيع ، جه بس ١٩٥٠.

<sup>(7)</sup> الدر لخار ، كما ب النظر والا باحد مصل في البيع ، ج ٩ م ١٩٧.

<sup>(8)</sup> ابدرالمختار وردامحتار ، كتاب الحظر واللباحة ، فعمل في البيح ، ج ٩ م م ١٩٧٠.

مسئلہ ۸: عالم اگر اپنا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر بیضر در ہے کہ تفاخر کے طور پر بیا ظہار نہ ہو کہ تفاخر حرام ہے، بلکہ تھش تحد یہ فیست النمی کے لیے بیا ظہار ہوا در بیہ تقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو استفدہ کریں سے کوئی دین کی بات ہو چھے گا اور کوئی پڑھے گا۔ (9)

مسئلہ 9: طلب علم اگر اچھی نیت سے ہوتو ہر عمل خیر سے یہ ہتر ہے، کیونکہ اس کا نفع سب سے زیادہ ہے عمر میں ضرور ہے کہ فرائض کی انجام وہی میں خلل ونقصان نہ ہو۔ اچھی نیت کا بیمطلب ہے کہ دضائے النی اور آخرت کے لیے علم سیجے۔ طلب و نیا وطلب جاہ نہ ہواور طالب کا اگر مقصد یہ ہو کہ میں اپنے سے جہالت کو دور کروں اور مخلوق کو نفع ہنچاؤں یا پڑھنے سے مقصود علم کا احیا ہے، مثلاً لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا ہے ہیں بھی نہ پڑھوں تو علم مت جائے گا، یہ بہتیں بھی اچھی ہیں اور اگر سے بر قادر نہ ہوجب بھی نہ پڑھنے سے پڑھنا اچھا ہے۔ (10)

مسئلہ • ا: عالم و طعلم (عالم وطالب علم) کوعلم میں بخل نہ کرنا چاہیے، مثلاً اس سے عاریت کے طور پر کوئی کتاب مسئلہ • ا: عالم و شعلم (عالم وطالب علم) کوعلم میں بخل نہ کرنا چاہیے، مثلاً اس سے کوئی مسئلہ سمجھاد ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک من اللہ تعالٰی عند فرماتے ہیں: جو محص علم میں بخل کر دیگا، تین یا توں میں سے کسی ہیں جنٹلا ہوگا یا وہ مرجائے گا اور اس کاعلم جاتار ہے گا یا دشاہ کی طرف سے کسی بلا ہیں بنتلا ہوگا یا علم بھول جائے گا۔ (11)

مسئلہ اا: عالم مختلم کوعلم کی تو قیر کرنی چاہیے، بیندہ و کہ زمین پر کتابیں رکھے، پا خانہ پیشاب کے بعد کتابیں چھونا پاہے تو وضو کرلین مستحب ہے، وضونہ کرے تو ہاتھ ہی دھولے اب کتابیں چھوئے اور بیجی چاہیے کہ بیش پسندی میں نہ پڑے، کھانے پہننے، رہنے سہنے میں معمولی حالت اختیار کرے، عورتوں کی طرف زیادہ توجہ ندر کھے، گریہ بھی نہ ہو کہ اتن کی کردے کہ تقلیل غذا اور کم خوالی میں ابنی جسمانی حالت خراب کردے اور اپنے کو کمزور کروے کہ خود اپنے نفس کا مجھی جن ہے اور بی بی بچوں کا بھی جن ہے، سب کا حق پودا کرنا چاہیے۔

عالم و ختیم کو بیجی چاہیے کہ لوگوں ہے میل جول کم رکھیں اور فضول ہاتوں میں نہ پڑیں اور پڑھنے پڑھانے کا سلسمہ برابر جاری رکھیں، دین مسائل میں مذاکرہ کرتے رہیں، کتب بین کرتے رہیں، کسی سے جھڑا ہوج نے تو نرمی اور انصاف ہے کام لیس جال اور اس میں اس وقت بھی فرق ہونا جاہیے۔(12)

<sup>(9)</sup> انفتادى المعندية بكمّاب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص ٢٥٠ س

<sup>(10)</sup> امر فيح السابق من ٢٨٨.

<sup>(11)</sup> الفيّادي الهندية ، كرّب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتفرقات ، ج ٩٨٠ م.

<sup>(12)</sup> المرجع اسابق.

مسئلہ ۱۲: استاذ کا ادب کرے اس کے حقوق کی محافظت کرے اور مال ہے اس کی خدمت کرے اور استان سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس میں ویروی نہ کرے۔ استاذ کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے ذیاوہ جانے اس کے ساتھ تو اضع سے ویش آئے، جب استاذ کے مکان پر جائے تو وروازہ پر دستک نہ دے بلکہ اس کے برآمہ ہونے کا انتظار کرے۔ (13)

مسئلہ ساا: تا اہلوں کوعلم نہ پڑھائے اور جواس کے اہل ہوں ان کی تعلیم ہے انکار نہ کرے کہ تا اہلوں کو پڑھا تا علم
کوضائع کرتا ہے اور اہل کو نہ پڑھا تا تعلم وجور ہے۔ (14) تا اہل ہے مراد وہ لوگ ہیں جن کی نسبت معلوم ہے کہ علم کے حقوق کو محفوظ نہ رکھ سکیں گے، پڑھ کر چھوڑ دیں گے، جا ابلوں کے سے افعال کریں سے یا لوگوں کو گراہ کریں سے یا علما کو برنام کریں گے۔

مسئليه سما: معلم الرثواب حاصل كرنا چاہتا ہے تو پانچ باتنیں اس پر لازم ہیں۔

(1) تعلیم پراجرت لینا شرط نہ کرے، اگر کوئی خود پھے دیدے تولے لیے، ورنہ چھے نہ کے۔

(2) باوضبورہے۔

(3) خیرخوا بانه علیم دے ، توجہ کے ساتھ پڑھائے۔

(4) لڑکوں میں جھڑا ہوتو عدل و انصاف ہے کام لے، بیرنہ ہو کہ مال داردں کے بچوں کی طرف زیادہ توجہ کرے اورغریوں کے بچوں کی طرف کم۔

(5) بچوں کوزیادہ نہ مارے، مارنے میں حدہے تجاوز کر دیگا تو قیامت کے روز محاسبہ (یعنی حساب) دینا پڑے ا۔(15)

مسئلہ 1: ایک فخص نے نماز وغیرہ کے مسائل اس لیے سیسے کہ دوسرے لوگوں کوسکھائے بتائے گا اور دوسرے مسئلہ 1: ایک فخص نے نماز وغیرہ کے مسائل اس لیے سیسے کہ دوسرے لوگوں کوسکھائے بتائے گا اور دوسرے نے اس لیے سیسے کہ ان پرخود عمل کر بیگا، بہلافخص اس دوسرے سے افضل ہے۔ (16) یعنی جبکہ پہلے کا بیہ مقصد ہوں کہ کہ بھی کر بیگا اور تعلیم بھی کر بیگا اور تعلیم بھی کر بیگا اور دوسرے پر نصلیت ہے، کیونکہ پہلے کا مقصد دوسروں کو فائدہ پہنچا تا اور دوسرے کا مقصد صرف اپنے کو فائدہ پہنچا تا ہے۔

<sup>(13)</sup> المرجع السابق عم ٢٥٨ سـ ٣٧٩.

<sup>(14)</sup> الرجع السابق من 24.

<sup>(15)</sup> الفتادي معندية ، كماب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتغرقات ، ج٥، م وعسو

<sup>(16)</sup> الدرائخار، كماب الحظر والذباحة الصل في الهيع من ١٥٢.

ر شرح بها و شویعت (مر نادی) ) ها ها ها ها ها ها اون )

مسئلہ 11: گھڑی بھرعلم وین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتلو کرنا ساری رات عبادت آرنے سے افضل ہے۔(17)

مسکلہ کا: پہُم قرآن مجید یاد کر چکا ہے اور اے فرصت ہے تو افضل ہیہے کہ علم فقد ﷺ، کہ قرآن مجید حفظ کر: فرض کف میہ ہے اور فقہ کی ضروری ہاتوں کا جانتا فرض عین ہے۔ (18)

多多多多

<sup>(17)</sup> الدرالخاروروالمحتارة كتاب الحظر والاباحة ، فعل في البيع من ٩٩ م ١٤٢.

<sup>(18)</sup> روامحتاره كراب النظر والاباحة الصل في الديع من ٩٥، ١٤٧٠.

## ريا وسمعه كابيان

ریا مینی و کھاوے کے لیے کام کرتا اور سمعہ مینی الل لیے کام کرنا کہ لوگ سیس سے ادر اچھا جانیں سے بیدونوں چیزیں بہت بری بیں ان کی وجہ ہے عمبادت کا تو اب بیں مانا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور میٹ مستحق عذاب ہوتا ہے قر آن مجید

(یا یُنَهَا الَّذِینَ امّنُوْ الاَ تُبْطِلُوْ اصّلَاقٰتِ کُمْ بِالْهَنِّ وَالْآذِی کَالَّذِی کُانَّذِی مُالَهٰ فِی مَالَهٰ فِی اَلنَّاسِ) (1) اے ایمان والو! اپے صدقات کو احسان جما کر اور اذیت دے کر باطل نہ کروں اس مخص کی طرح جو دکھا وے کے لیے ماں فرج کرتا ہے۔

(فَهَنُ كَانَ يَرُجُوُلِقَاءً رَبِّهِ فَلْيَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا وَلا يُشْرِكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ آحَدًا ﴿١٠٠﴾(2) جے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو، اسے چاہے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کی کوشریک نہ

اس کی تفسیر میں مفسرین نے بیلکھا ہے کہ ریانہ کرے کہ دہ ایک تنم کا شرک ہے۔

(فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ ﴿﴾ إِلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاةِ إِمْ سَاهُونَ ﴿ه﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُونَ ﴿و•﴾

(1) پس، البقرة ١٩٧٣.

اس آیت کے تحت مفسر شہیر مولانا سیدمحد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرمائے ایل کدید منافق ریا کارے مل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پرمٹی نظر آتی ہے لیکن بارش ہے وہ سب دور ہوجاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے بھی حال منافق کے ممل کا ہے کہ و کیمنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کیمل ہے اور روز تیامت وہ تمام مل باطل ہوں سے کیونکد رضائے الی کے لئے نہ تھے۔

(2) پالهالکمن ۱۱۰

اس آیت کے تحت مفسر شہیر مولا ناسید محد تعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ شرک اکبر ہے بھی بچے اور رباء ہے بھی جس کو شرک اصغر کہتے ہیں ۔ سلم شریف میں ہے کہ جو تنص سور و کہف کی پہلی دس آ پہیں حفظ کرے الند نعالی اس کو فتنہ وجال ہے محفوظ رکھے گا۔ یہ جس حدیث شریف میں ہے کہ جو تن سورہ کہف کو پڑھے دو آتھ روز تک ہر فتنہ سے تحفوظ دے گا۔

وَيُمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿ ٤ ﴾ (3)

ویل ہے ان نمازیوں کے لیے جونماز ہے مفلت کرتے ہیں، جوریا کرتے ہیں ادر برتنے کی چیز ماسکے نہیں دسیتے۔

اور فرما تاہے:

(فَاعْبُرِاللّهَ فَغُلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿ ٢﴾ أَلَا يِلْهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (4)

اللہ (عزوجل) کی عماوت اس طرح کر کہ دین کو اس کے لیے خالص کر، آگاہ ہوجاؤ کہ دین خالص اللہ ہے (عزوجل) کے لیے ہے۔

اور فرما تاہے:

(وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُونَ آمُوالَهُمُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْأَخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْظِنُ لَهُ قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾)(5)

اور جولوگ ایئے مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ (عزوجل) پر ایمان لاتے ہیں اور نہ پچھلے دن پر اور جس کا ساتھی شیطان ہواتو براساتھی ہوا۔

احادیث اس کی مذمت میں بہت ہیں بعض ذکر کی جاتی ہیں:

多多多多多

<sup>(3)</sup> پ٠٣٠ *المائون ١٣٠* ٧٠.

<sup>(4)</sup> پساءالزمر ۲۔۳.

<sup>(5)</sup> پ٥، لند٦٠٨٠.

#### احاديث

صدیت ا: ابن ماجہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہتے ہیں: ہم نوگ میخ دجال کا ذکر سررہ سے کے کہ رسول اللہ سالی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے اور بیفر مایا کہ میں شمصیں ایسی چیز کی خبر نہ دون جس کا میچ دجال سے بھی زیاوہ میرے نزویک تم پرخوف ہے؟ ہم نے کہا، بال یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم)، ارشاد فرمایا: وہ شرک خفی ہے، آ دمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ بید تکھتا ہے کہ دومرافخض اسے مناز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔

سر پرت رہے۔ ہا م احد نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عند سے ردایت کی کہ رسول انٹرسٹی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کاتم پرزیادہ خوف ہے، وہ شرک اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کی ، شرک اصغرکیا چیز ہے؟ ارش دفر مایا کہ ریا ہے۔ (2)

> (1) سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الرياه والسمعة وأقديث: ٢٠٠٣، جه، ص٠٤٣. ومفكا ة المصابح ، كتاب الرقال، باب الرياه والسمعة والحديث: ٥٣٣٣، جه، ص٠١١.

## مكيم الامت كمدنى كاول

۔ اے دولت خاند سے یا باہر ہے مسجد نہری شریف ہیں تشریف لائے نماز کا وقت تھا یا و سے می حضرات سحابہ کا مجمع تھا اور اتفاقا وجال کے خطرناک کا ہم موگ تذکرہ کرد ہے نتھے۔

ا کونکد د جال کوتو کوئی فض بی پائے گا دہ بھی قیامت کے قریب پھر انسان اس سے فتا بھی سے گا کہ ندال کے پاس جائے ندال کے بیتا نہ د جال سے زیادہ نظرنا ک ہے۔

میں بھینے گرری کاری کی مصیبت ہر فضی کو ہر د تت در چائی ہے اس لیے بیا آفت د جال سے زیادہ نظرنا ک ہے۔

میں بھی اگر اس سے میں نمرز پڑھے تو تھوڑی اور ہلکی پڑھے گر جب اے کوئی دیکے دریا ہوتو تو افل بہت تعداد میں پڑھے اور خوب لیے وراز پڑھے ، بیب وصف میں ریا جب یہ بھی شرک نفی ہواتو اصل نماز میں دیا بہت ہی نظرنا ک ہے۔ ہم ریا کی بدوقت میں پہلے بیان کر چکے ہیں پڑھے، بیب وصف میں ریا جب یہ بھی شرک نفی ہواتو اصل نماز میں دیا بہت ہی نظرنا ک ہے۔ ہم ریا کی بداوشمیں پہلے بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی بنا چھے ہیں کہ اصل عبادت میں ریا زیادہ نظرناک ہے تماز کا ذکر مثلاً قرمایا ہم نئی کا کئی حال ہے۔ اس بھاری میں واصفین نے دو وہ بھاری کو ہر داعظ کا خیال ہے ہوتا ہے کہ میرا وعظ سب سے اچھا رہے لوگ خوب داہ داہ کہیں، بعض واعظین بغیر داد سے وعظ نہیں کہہ جن اللہ تعالی اخلاص عطا فرمائے دیا دائی عہادت میں ہوئے میں بھارت ہوتا ہے کہ میرا وعظ سب سے اچھا رہے لوگ خوب داہ داہ کہیں، بعض واعظین بغیر داد سے وعظ نہیں کہہ بیان ارتبیں ہوتی ۔

(مراة المناجي شرح مشكوة المعاج ، ج ٧، ص ١٧١)

(2) المندلامام حمد بن منبل معديث محمود بن لبيد الديث: ۲۳ ۲۹۲ ، ۳۴ م ۱۳۰ م.

بیمق نے اس حدیث میں اتنازیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلد دیا جائے گا، ریا کرنے والوں سے اللہ تعالی فرمائے گا:ان کے پاس جاؤجن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے، جاکر دیکھو کہ دہاں شمعیں کوئی بدلا اور نیر ماتا ہے۔(3)

صدیث ۳: امام احمد وتر مذی و ابن ماجد نے ابوسعید ابن انی فضالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جب اللہ تعالٰی تمام اولین و آخرین کواس دن بی جبح فرمائے گاجس میں شک نہیں، تو ایک منادی ندا کر بگا، جس نے کوئی کام اللہ (عزوجل) کے لیے کیا اور اس بی کسی کوشر یک کرلیا وہ اسپے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالٰی شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (4)

(3) شعب الإيمان، باب في اخلاص المعمل ... إلخ ، الحديث: ١٨٣١، ح٥ بس ٣٣٣.

#### عليم الامت كدنى محول

ا \_ آپ انساری ہیں، المبلی ہیں، آپ کی محابیت میں اختلاف ہے، امام سلم نے آپ کو تابعی مانا ہے، امام بخاری آپ کو محانی کہتے ہیں امام بخاری کا قول توی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر صرف پانچ سال تھی۔ (مرقات الشعدامير علی)

، ۲ مطلیم میں تطاب یا توحفرات محابہ کرام ہے ہے یا سادے مسلمانوں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہرمؤس کے لیے تنظرات بہت ہیں مگردیا کا تنظرہ سب سے زیادہ تنظرہاک ہے کہ اس سے بچتا بہت مشکل، بڑے بڑے اس میں گرفآر ہوجائے ہیں۔

س بینی وہ مدیث ہے جس میں ریا کو شرک اصفر قرمایا گیا ہے۔ شرک آبئ عبادات سے اپنے جھوٹے معبودوں کو راضی کرنے کی نیت

کرتا ہے، ریا کا راپٹی عبادات ہے اپنے جھوٹے مقصودوں لینی اوگوں کو راضی کرنے کی نیت کرتا ہے اس لیے ریا کا رچھوٹے درجہ کا مشرک
ہے اور اس کا یمل جھوٹے ورجہ کا شرک ہے، چونکہ دیا کا رکا عقیدہ فراب نیس ہوتا عمل و ارادہ فراب ہوتا ہے اور کھلے مشرک کا عقیدہ بھی
فراب ہوتا ہے اس لیے دیا کو جھوٹا شرک فرمایا۔

س یعنی قیامت کے دن جب اٹمال کے بدلے دیئے جانے کا دفت آوے گا توریا کاربھی مخلصین کے ساتھ بڑا اٹمال کا انتظار کریں گے تب ان ہے کہا جادے گا۔

۵ \_ بعنی ان خلصین کے ٹولہ ہے الگ ہوجا کہ جنہیں خوش کرنے کے لیے تم انمال کرتے ہتے ،ان ہے اپنے انمال کا بدلہ لووہ ای تم کو بدلہ دیں ، بیفر ، ن عالی انتہائی غضب کے اظہار کے لیے ہوگا۔ (مراۃ المناتیح شرح مشکوۃ المصائیح ،جے بس ۱۷۳)

(4) السندللا، م أحمر بن عنبل، حديث أي سعيد بن أي قعلة ، الحديث: ١٩٨٣٨، ٢٥٥، ١٩٧٠.

#### تحكيم الامت كے مدنى كھول

ا۔ "پ کی کنیت بی آپ کا نام ہے، آپ انساری حارثی ہیں، اہلِ مدینہ ہے ہیں، مشکوۃ شریف کے بھٹ نسخوں میں صرف ابوسعید ہے لوگ ابوسعید خدر کی سمجھے میہ غلط ہے۔ حدیث سم: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ مسلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا
اللہ تعالٰی نے فرمایا: میں تمام شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شرک کیا ، میں اس کوشرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا۔ (5) لیمنی اس کا میکھوٹو اب شہ دوں گا اور ایک روایت میں ہے کہ فرہ تا ہے: میں اس سے بُری ہوں، وہ ای کے لیے ہے جس کے لیے مل کیا۔ (6)

٢\_ يعنى تيامت كون ايك فرشته الله تعالى كى طرف سے اعلان فرمائے گا ساعلان تمام لوگول كومنانے كے ليے موگار

س یعنی جوکام رضائے الی کے لیے کی جاتے ہیں ان جس کمی بندے کے رضا کی نیت کرے۔ بندے سے مراد دنیا دار بندہ ہے اور فاہر کرتا بھی اپنی ناموری کے لیے ہوتا مراد ہے لبذا جوشن اپنی عبادت جس حضور صلی الشد طیہ وسلم کی رضا کی بھی نیت کرے یا جوکوئی مسلمانوں کو سکھنانے کی نیت سے نوگوں کو اپنے اندال و کھائے وہ اس وعید جس واقل نہیں۔ اس مدیث سے معلوم ہوا کہ ریا صرف مہادات میں ہوتی ہے معامل ت اور دومرے و نیادی کام تو و کھائے کے لیے بی کے جاتے ہیں ان جس ریا کا سوال ہی پیدائیس ہوتا اس لیے عمل سے ماتھ محکل نند فرمایا میں بیدائیس ہوتا اس لیے عمل سے ماتھ محکل نند فرمایا میں۔

س۔ بینی آج اعمال کے بدلہ کا دن ہے و نیا ہیں جس کی رضا کے لیے عمادت کی تھی آج اس سے جنت بھی ماعویہ انتہائی سختی و ناراضی کا اظہار ہے ، اس کا مطسب بیٹیس کہ ریا کارمجی بخشای نہ جائے گا ہرمؤس آخر کار بخشا جائے گا۔

۵ \_اس فرمان عال کی دوشرص ابھی گزشتہ مدیث ہیں عرض کی جانچی ہیں ۔شرکا ہ ہے مراد دنیا کے شریک وحصہ دار ہیں یا مشرکین سے بت وغیرہ جنہیں وہ اللہ کے شریک جانبے ہتے۔ (مراۃ المناجع شرح مشکوۃ المصابح ہے ہے ہیں ۱۵۸)

(5) مي مسلم كاب الزهد، باب من أشرك في عمله الحديث: ٢٩ مر ٢٩٨٥) بس ١٥٩١.

(6) شعب الريمان، باب في إخلاص الحمل نفر... إلح، الحديث: ١٨١٥، ج٥، ١٥٠م.

#### عيم المت ك مدنى محول

ا سینی دنیا دالے اپنے حصد دارد ل شریکول سے داخی وخوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ اکسے اپنا کام نیس کر سکتے مگر میں شریکول سنے پاک سبه
نیاز ہوں بچھے کی شریک کی ضرورت نہیں ۔ شرکا و سے مراود نیا کے شریک ہیں جو آئیں جس ایک دوسرے کے حصد دار ہوتے ہیں لہذا حدیث
بالکل واضح ہے۔ بعض شرحین نے فرما یا کہ یہال روئے شن شرکین سے ہے اور سخی ہے ہیں کہتم لوگوں نے جن چیز وں کومیر اشریک مخمرا یا
ہے جس ان سے بے نیاز بھی ہول بے زار بھی ، بے تیاز کوشریک کی کیا ضرورت ہے۔

ا ۔ یعنی جو خص میری عبادات میں میرے ساتھ میرے بندوں کو مجی راضی کرنا چاہے فالعی میرے لیے عبادت نہ کرے تو میں اس پر نظر
کرم نہ کروں گا، اس سے فرماؤں گا کہ جاؤائیس سے قواب لوجنہیں راضی کرنے کی تم نے نیت کی تھی ۔ دعنرات موفیا وفرماتے ہیں کہ عبادت
میں جنت حاصل کرنے ، دوز خ سے بچنے کی نیت کرنا بھی ایک قشم کا شرک ہے، اللہ کے بندے بنوجنت یا دوز خ کے بندے نہ بنو، اگر اللہ
تعافی جنت دوز خ بیدا نہ کرتا تو کیا دوعیادت کا متحق نہ ہوتا۔

صدیث ۵: سیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ لغائی عنہ ہے مردی، کہ رسول اللہ مسلّی اللہ دستّم نے فرمایا کہ اللہ تغالی محماری مسورتوں اور محمارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا، دہ محمارے دل اور تمحمارے اس کی طرف نظر کرتا ہے۔ (7)

مدیث ۲ : سیح بخاری و مسلم میں جندب یعنی ابوذر رضی اللہ تغالی عندہ مردی، که رسول اللہ متالی علیہ صدیث ۲ : سیح بخاری و مسلم میں جندب یعنی ابوذر رضی اللہ تغالی عندہ مردی، که رسول الله متالی علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنانے کے سیے کام کر دیگا، اللہ (عزوجل) اس کو سنائے گا بینی اس کی سزا دے گا اور جو ریا کر دیگا اللہ تغالی اسے ریا کی مزادے گا۔ (8)

(7) ميحمسلم بمتاب البروووالخ وبابتحريم ظلم المسلم ووالخ والحديث: ١٣٨٧ (٢٥٣٦) يم ١٣٨٧.

#### عيم الامت ك مدنى يعول

ا یعنی تہاری الم صورتی جب سرت سے فالی ہوں ظاہر باطن سے فالی ہوں اللہ خیرات وصد قات سے فالی ہوں تو رب تغالی اسے نظر رحت سے نہیں دیکھتا۔اسے مسلمانوں صورت بھی ہناؤ سرت ہمی اچھی لہذا حدیث کا مطلب بیٹیں اعمال استھے کر واور صورت مجھوان داس کی سی بنا کا ، یا مطلب ہے ہے کہ رب تعالٰی نقط صورت نہیں و کھتا سیرت بھی دیکھتا ہے۔

۲ \_اس صدیث میں دیکھنے سے مراد کرم دمجت سے ویکھنا ہے مطلب وہ بی ہے کہ تمہار سے دلوں عملوں کو بھی ویکھنا ہے۔خیال رہے کہ کوئی شریف آ دی گند سے برتن میں اچھا کھانا نہیں کھاتا ،رب نعائی صورت بگاڑنے والوں کے اقتصے اعمال سے بھی خوش نہیں ہوتا میں تشدیدہ بقو ہر فہو منہدر . (مراۃ المناتِج شرح مشکل ۃ المصائح ، جے بھی 100)

(8) صحيح ابخاري، كمّاب الرقاق، باب الرياء والسمعة والحديث: ١٣٩٩، ج٣٥، ص ٢٣٧.

#### حکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی جوکوئی عبادات نوگوں کے دکھلاوے سٹانے کے لیے کرے گاتو اللہ تعافی دنیا میں یا آخرت میں اس کے ممل نوگوں میں مشہور کردے گا مگرعزت کے ساتھ نہیں بلکہ ذلت کے ساتھ کہلوگ اس کی ممل س کراس پر پھٹکاری کریں گے اس کی شرح، بھی پھھآ گے آری ہے۔ بم نے دیکھا کہ بعض لوگ اپنے صدقات ثیرات شہرت کے لیے اخباروں میں ولواروں پر تکھواتے ہیں، لوگ پڑھ پڑھ کران پر عن طعن کی بوچھاڑ کرتے ہیں کہ اس شہرت کی کیا ضرورت تھی ، بعض لوگ شہرت کے لیے اولاد کی شاویوں میں بہت فرج کرتے ہیں مگر چوطرف سے ان پروہ پینکار پڑتی ہے کہ خدا کی بناہ ۔ اس حدیث کا ظہور آج بھی ہورہا ہے (مراة السنائیج شرح مشکوة ، مصر بی میں کے اس کا اس حدیث کا ظہور آج بھی ہورہا ہے (مراة السنائیج شرح مشکوة ، مصر بی میں کے اس کا میں کرد کی شاور کی شاور کی شاور کی شاور کی شاور کی کا در اس کے اس کردہ بھی کردیا ہے اور اس کی کرد کی کا در اس کا کہ بی کا در اس کی کردہ کی کا در اس کی کرد کی کا در اس کی کرد کردیا ہے کہ خوا کی بناہ ۔ اس حدیث کا ظہور آج بھی ہورہا ہے (مراة السنائیج شرح مشکو تا میں بی کے اس کے اس کردیا ہو کہا کے اس کی کردیا ہے کہ در اس کردہ کو کردیا ہو کہ کردیا ہو کردیا ہے کہ خوا کی بناہ ۔ اس حدیث کا ظہور آج بھی ہورہا ہے (مراة السنائیج شرح میں کردیا ہو کردیا ہے کہ خوا کی بیاں کردیا ہو کردیا ہو کردیا ہو کردیا ہے کہ خوا کی بناہ ۔ اس کی کردیا ہو کردیا ہے کردیا ہو کر

حديث ٤: طبر انى وحاكم نے اين عمر رضى الله تعالى عنها يے روايت كى ، كدرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فره یا: ریا کا اونی مرتبہ بھی شرک ہے اور تمام بندول میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں، جو پر ہیز گار ہیں جو چھے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو انھیں کوئی تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچائے نہ جا تھیں، وہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔(9)

حدیث ٨: ابن ماجه نے روایت کی، که ایک روز حضرت عمر رضی الله تعالی عند مسجد نبوی میں تشریف لے گئے، معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو قبر نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم کے باس روتا ہوا یا یا۔حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنه) نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ حصرت معاذ (رضی اللہ تعالی عنه)نے کہا، ایک بات میں نے رسول التد علی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے تی تھی ، وہ مجھے رلاتی ہے۔ میں نے حضور (صلّی اللہ تعالی علیہ کالہوسلم ) کو بیفر مائے سنا کہ تھوڑا ساریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ(عزوجل)کے ولی سے وحمنی کرے، وہ اللہ (عزوجل)سے لڑائی کرتا ہے۔اللہ تعالی نیکول، پر ہیز گاروں ، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں تو ڈھونڈیں نہ جائیں ، حاضر ہون تو بلائے نہ جائیں اوران كونزديك نه كيا جائے، ان كے دل ہدايت كے جراغ ہيں، ہرغبار آلود تاريك سے نكل جاتے ہيں۔(10) ليعني ا

(9) المعدرك، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعانى عمم ، الحديث: ١٣٠١، ٢٠٣٠، ١٠٠٠م.

(10) سنن ابن ماجه، كمّاب الفتن ، باب من ترجى له ٥٠٠٠ إلح ، الحديث: ٩٨٩ ٣، ٢٣٩٥ مل ١٥٣٠.

ومعنكاة المصانع الراقال الرقاق الإسافرياه والسمح والحديث ٥٣٢٨ وهم ١٥٠٠

## عليم الامت ك مدنى يهول

ا \_ اس زمانہ میں جمرہ شریف میں درواز ہ تھا جس ہے لوگ قبر انور تک پہنچ جاتے بہت مرمہ کے بعد درواز ہ بند کردیا حمیا اب قبر انور تک کوئی نہیں پہنچ سکنا آپ خاص قبرانور ہے متصل بیٹے ہوئے رور ہے ہتے۔

٢ \_ حضرت عمر رضى الله عند مدنه بوجها كداسه معاذ كيول رورب بوفراق رسول صلى الله عليه وسلم رلا رہا ہے يا كونى اور تكليف \_معلوم بواك مسلمان بھائی کو تکلیف میں دیکھے تو منرور دجہ ہو چھے اگر ہو سکے تواس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرے۔

س یعنی میں نے ایک نصیحت حضور سے ٹی مگر اس پر کمل نہ کرسکا اپنی اس محرومی یا معذور کی پر رور ہا ہول۔

س علیءفر ، تے ہیں کہریا کے بہت درہے ہیں کے درجے چیوٹی چیوٹی ہے زیادہ باریک ہیں۔انسان ان کوریا نہیں سمحتا مگر دہ ہے ریا،ان ے بچن بہت مشکل ہے اس سے تو خاص لوگوں کا بچنا مشکل ہے عوام کا تو ذکر بی کیا ہے جھے خطرہ ہے کہ میں مجی ریا کے کسی درجہ میں مبتلا

۵ یعنی میرے رونے کی دوسری دجہ میہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے دوستوں کی ایڈ ارب سے جنگ ہے اور اللہ کے اولی ، ایسے چھے ہوئے ہیں کہ ان کی بہوان مہت مشلا ہے ، بہت دفعہ بڑوسیوں دوستوں سے شکر رکھی ہوجاتی ہے ، ممکن ہے کہ

مشكلات اوربلا وَل سے الگ ہوتے ہیں۔

حدیث ۹: امام بخاری نے ابوتمیمہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ مفوان ادر ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا، جندب (رضی اللہ تعالی عنه) ان کونفیحت کررہے ہتھے۔ انھوں نے کہا،تم نے رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم سے یچھ سنا ہوتو بیان کرو۔ جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بیفر ماتے سن: جو

ان میں سے کوئی ولی اللہ ہوان کی تکلیف میرے لیے مصیبت بن جاوے۔ حدیث قدی میں ہے؛ دلیائی تحت تبائی لا یعرفھم غیری میرے ولی میری قبامیں رہتے ہیں انہیں میرے سوا کوئی نہیں بہچانا۔ (مرقات) خیال رہے کہ ادلیاء اللہ دولتم کے بیں: تکوینی دلی اورتشریعی ولی۔ تکوینی ولی جود نیا کے سیاہ سفید کے مالک ومختار برناویئے جاتے ہیں،ان کی تعداد مقرر ہے گرتشر معی اولیا واللہ تعدادیں جہاں چاہیس متق مسممان جمع ہوں وہاں ان شاءاللہ ایک ولی مفرور ہوتا ہے، اس ولی کوخود بھی خرنبیں ہوتی کی میں دلی ہوں گر ہوتا ہے ولی۔اس کی بحث ان شاءاللہ مشکوٰ ق شریف آخری باب میں ہوگ ۔

٢ \_ غالبًا اس سے وہ بنی اولیا وتشریعی مراد ہیں اور ہوسکتا ہے کہ اولیا و بھی ای شن داخل ہوں کہ اکثر ان میں سے چھپے ہوئے رہتے ہیں سم وہ حصرات ہیں جنہیں مخلوق پہچانتی ہے جیسے حضور فوت پاک یا خواجہ اجمیری یا داتا تائیج بخش ہجویری وغیرہم۔ خیال رہے کہ نبوت کا اعدنان ضروری ہے مگر ولایت کا اعلان ضروری نہیں ، اکثر اعلان ولایت کرنے والے خالی ہوتے ہیں۔ شیخ سعدی نے فر مایا شعر · این دعیال در طلبش بے خبر اند کے اور کے خبر شدخبرش باز نہ آمد

علماء کے لیے اعلان ضروری ہے کہ بیا تائین رسول ہیں، ٹیوت کا اعلان ضروری ، اولیاء اللہ آکٹر چھے رہیج ہیں، عماء وین اسلام کی ظاہری پولیس ہیں اکثر اولیا واللہ خفیہ پولیس بیر معنرات بھی اپنے کو دلی نہیں کہتے۔ بعض اولیا و کے متعلق لوگوں کی زبان سے خواہ مخواہ و لی لکتا ہے۔ کے جیسے چراغ سے ہدایت ونور ملتا ہے ایسے بی ان کے دلوں ان کی نگاہوں سے لوگوں کونور ملتا ہے بیر مفرات حقانیت اسلام کی دلیس الى حق دين ده هي جس من ادلياء الله جول البيل كا راسة مراط مسقيمك هي رب فرما تاهي: "حِيرُ ظَ النِّدِينُ ٱلْعَهْتَ عَلَيْهِاهُم " ور نرماتا ہے: "وَ كُونُوا مَعَ الصَّدِقِيةِن " -اى شَاحَ كاتعلق بڑے قائم ہے جس میں سرو پیول ہیں سوكم شاخ كاتعلق بڑے وہ جكا وہ آگ کے انق ہے،اسدم کی ای شاخ کا تعلق حضور سے قائم ہے جس میں ولایت کے پھول ہوں۔

٨ يينى بدادليا والله تاريك محمرون غيرمشهور محلول نامعلوم بستيول سے پيدا ہوتے رہيں مے شعر

خاک ساران جہال را بحقارت مظر توچددانی کددری گردسوارے باشد

یا بید مطلب ہے کہ وہ حضرات تاریک گردو غبار والے عقائد و انکال وشبہات سے نگل جائیں سے مجھی اس میں پھنسیں سے نہیں (مرقات)امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہرعالم دین متنی ولی اللہ ہے آگرمتنی عالم ولی نہ ہوتو کوئی ولی پی نبیں۔(مرقات)مشہوریہ ہے کہ جس سے روحانی فیوش جاری ہون انہیں صوفیاء ادلیاء کہا جاتا ہے، جن سے ترکی فیوش جاری ہوں انہیں علاء کہتے ہیں۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، ج ٢، ص ١٤)

سنانے کے لیے عمل کر بھا، اللہ تعالی قیامت کے دن اسے سنائے گا لیبنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالے گا۔ انھول نے کہا، ہمیں وصیت کیجے۔ فرمایا: سب سے پہلے انسان کا ببیث سڑے گا، ہٰذاجس سے ہوسکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے ، وہ کہی کرے اور جس سے ہوسکے کہ اس کے اور جنت کے ورمیان چلو بھرخون حاکل نہ ہو وہ بیکرے یعنی کمی کو ناحق قبل نہ کرے۔ (11)

ورمیان پوجر ول مان مدور مید منسان اوس (رضی الله تعالی عنه) سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے رسول الله ملکی حدیث ۱۰ امام احمد نے شداد بن اوس (رضی الله تعالی عنه) سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے رسول الله ملکی الله تعالی علیه وسلم کو بیرفر ماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ تماز پڑھی، اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روز ہ

(11) منيح ابغاري، كتاب الاحكام، باب من شاق شق الله عليه الحديث: ١٥١٧، ج٣٩، ٥٢٥٠.

## حكيم الأمت ك مدنى بيول

المستحد معفرت ابو ذر غفاری رضی الله عند کا نام شریف ہے،آب مشہور محانی جیں،آپ ان معفرات کوریا،شہرت سے بیخے کی تعیمت العرب منتے جیسا کدا گلے مضمون سے ظاہر ہے۔

۔ں، سے ہرت ورساں رجب ورساں ورس مشقت وال لے گا جیے دات کو ندسونا، نکاح نہ کرنا، اچھا نہ کھانا، تارک الدنیا ہو کر رہنا وغیرہ یا جو اللہ اللہ کا بوجد و مشقت وال دوسروں برحت بھاری کام لے گا تو قیامت میں اس پر عماب اللی کا بوجد و مشقت وال دوسروں پر مشقت وال

جادے ہ۔ ٢ \_ بیفر مان رسول ہے سکی اللہ علیہ وسلم سجان اللہ! کیسا بیارا فرمان ہے۔ طب بونانی کہتی ہے کہ نوے فیصدی بیاریاں پیٹ ہے پیدا ہوتی جیں، طب ایمانی بھی کہتی ہے کہ نوے فیصدی گناہ پیٹ ہے بیدا ہوتے ہیں، حرام غذاصد ہا بیار یوں کی جڑے۔ گندا پیٹرول موٹر کی مشین کو ٹر اب کرتا ہے، گندی حرام غذا انسان کی مشیئری بگاڑ ویتی ہے لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ اکل طلال صدق مقال ہو۔

نراب کرتا ہے، کندی حرام عذا انسان کی سیم کا ہو ہی ہے جہد ہوں کہی ظائما بہائے گا کہ اسے ظلمنا قبل کرے یا ظلمنا زخمی کرے تو بہ ظلمنا خون اس کے ادر کے بعنی اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا لپ بھر خون بھی ظلمنا بہائے گا کہ اسے ظلمنا قبل کرے یا ظلمنا زخمی کرسے تو بہ ظلم نون اس کے ادر جنت کے درمین حاکل ہوجائے گا کہ اسے جنت میں داخل نہ ہونے وے گالبذا اس سے بچے رہواییا نہ ہو کہ حقیر سما گن ہ تم کواری عظیم نعت ہے محروم کردے۔ نیال رکھو کہ بھی چھوٹی چنگاری گھر جلاڈ التی ہے۔ (مراۃ المناجے شرح مشکوۃ المصافئ ، جے می ۱۲۲) ر کھنا، اس نے شرک کیا اورجس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔ (12)

حدیث ان امام احمہ نے شدادین اوس رضی اللہ تعافی عنہ ہے روایت کی، کہ بیروئے، کس نے بو چھا کیوں روتے ہیں؟ کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ تعافی علیہ وسلم ہے بی تھی وہ یاد آگئی اس نے مجھے راا دیا، حضور رصلی اللہ تعالی علیہ فالم وسلم کی کو میں نے بی فرماتے سنا کہمیں اپنی امت پرشرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالی علیہ فالم وسلم ) کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا: ہاں محمد وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پھر اور بت کونیوں بوجیں میں، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں مے اور شہوت خفیہ بید کہ میں کو دور وہ تو گر دے گا۔ (13)

(12) المستدلل مام أحمد بن عنبل، حديث شداد بن اوس ، الحديث: ١٣٠ عام ٢٢ من ٨١ ٨٠.

حكيم الامت كي مدنى مجول

ا۔ شرک دوسم کا ہے: شرک ملی بشرک فی شرک ملی تو تھلم کھلاشرک و بت پرتی کرتا ہے۔ شرک فنی ریا کاری ہے، یوں کہو کہ شرک اعتقادی

تو کھلا ہوا شرک ہے اور شرک علی ریا کاری ہے۔ صوفیا و فریاتے ہیں کل یاصد \*\* من الله فوصلم \*\* جوشہیں اللہ ہے رو کے وہ بنی تبہا وا بت

ہائس امارہ بھی بت ہے۔ ای حدیث ہے معلوم ہوا کے روز ہے می بھی ریا کاری ہو گئی ہے، ہاں روز ہے ہیں ریا خالص نہیں ہوگتی ای

ہارشاد ہے الصوم فی وانا اجن ک ہے۔ بعض لوگ روزہ و کھی کراوگوں کے سامنے بہت کلیاں کرتے ہمر پر پوئی ڈالے رہے ہیں، کہتے پھرتے

ہیں ہائے روزہ بہت لگا ہے بڑی بیاس کی ہے و فیرہ و فیرہ ہی روز ہی کی ریاء ہے اوراس حدیث میں وافل ہے۔ خیال رہے کہ ریاء کی وو

ہمیں ہیں: ایک ریا اصل عمل میں دوسری ریا وصف عمل میں۔ اصل عمل میں ریا ہے ہے کہ کوئی دیکھے تو بیٹناز پڑھ سے ندویکھے تو نماز پر ھے

ہی شری ۔ وصف عمل میں ریاء ہیہ کہ کوگوں کے سامنے نماز خوب ایسی طرح پڑھے تہائی میں معمولی طرح پڑھے، پہلی ریا بہت بری ہو دوسری دیا و پہلی ہے کہ دوگوں کے سامنے نماز خوب ایسی طرح پڑھے تہائی میں معمولی طرح پڑھے، پہلی ریا بہت بری ہو دوسری دیا و پہلی ہے کہ دوگوں کے سامنے نماز خوب ایسی طرح پڑھے تہائی میں معمولی طرح پڑھے، پہلی ریا بہت بری ہو دوسری دیا و پہلی ہے کہ دفتے سعدی فرماتے ہیں۔

كدور دوسة مردم كزارى وراز

كليدوردوزخ استآل نماز

(مراة المناجي شرح مشكوة ألمعانع ، ج ٢٠٠٠)

(13) الرح البابق الحديث: ١٤٠٠ المان ٢٠٩٧ ع

تھیم الامت کے مدنی پھول

ا النفوف بنا ب تغوف س بمعنی بهت بی دُرنا خوف عام ب معمولی دُر ہو یا سخت دُر ، تخوف فاص ب بهت دُر ، یا تخوف وہ خوف ب جس کی علی مات ظاہر ہو چی ہوں ، خوف میں یہ قید نہیں لیتی میں اپنی است پر بہت ہی دُرتا ہوں۔ یا علامات ریاد کھے کر دُرتا ہوں۔ اس فرمان علی مات طاہر ہو چی ہوں ، خوف میں یہ قید ہوں اس کی است پر جنید شرک اور خفید شہوت سے دُرتا ہوں ۔ خفید وہ شرک علی میں انداز میں اس میں میں اس میں اس میں اس میں میں ہوت ہوں ہوں ہوں ہوں وہ معمرات ہی اس سے دھوکا کھا جادیں مرف توت قدرید والے ہی ہے دشہوت سے جو مجاہدہ ور یا ضت کرنے والوں پر بھی ظاہر شہوں وہ معمرات ہی اس سے دھوکا کھا جادیں مرف توت قدرید والے ہی سے

حدیث ۱۲: امام احمد ومسلم ونسائی نے ابو ہر برہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول الله صلّی اللہ تعالٰی علیہ وستم نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جوشہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا،اللہ تعال ابنی نعمتیں دریا فت کریگا وہ نعمتوں کو بہچانے گا لینی اقرار کریگا، ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں کے مقابل میں تونے کیا عمل کی ہے؟ وہ کے گا، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوا، اللہ تعالی فرمائے گا: توجھوٹا ہے، تونے اس لیے قبال کیا تھ کہ لوگ تھے بہا در کہیں سو کہ الیا تھی ہوگا اس کوموٹھ کے بل تھسیٹ کرجہتم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور ایک وہ مخص جس نے علم پڑھا اور پڑھا یا اور قر آن پڑھا، وہ حاضر کیا جائے گااس سے نہتوں کو دریافت کر بگا، وہ نعمتوں کو پہچے نے گا ،فر مائے گا: ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیاعمل کیا ہے؟ کہے گا ، میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور سکھا یا اور قرآن پڑھا، فرمائے گا: تو مجھوٹا ہے، تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس سیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو تجھے کہدلیا تھیا بھم ہوگا مونھ کے بل تھسیٹ کرجہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک تیسرا مخص لایا جائے گا،جس کو خدانے وسعت دی ہے اور ہرتشم کا مال دیا ہے، اس سے اپلی تعتیں

ال کی خبرر کھ بکتے ہیں۔(مرقات)

٢ \_ سائل كوشه يه بواكدامت محدية وامت مردومه ب يممى ندجر على ال لي يسوال كيا معدف عدم ادحفزات مى بدكرام نيس بلكه بعد كالسليل بين ،حضرات محابه كے ايمان واخلاص كى كوائل قر آن مجيد داحاديث نبويه بين دي ہے،رب تعالٰي فر ماتا ہے: " وَ ٱلْمَرْمَهُمْهُ كَلِيَةَ التَّقُوٰى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَ ٱهْلَهَا"۔

سے دشن ہر بت کو کہتے ہیں جس کی بوجا کی جاد سے خواہ جا ندسورے ہو، یا پتھر درخت دغیرہ یہاں خاص کے بعد عام کا ذکر ہے۔

٣ \_ اس كى تائير اس آيت كريمه ـ ب و من قان يَرْجُوا لِفَاءَ رَبِهِ فَلْيَعْمَلُ عَمَلًا طَلِعًا وَ لَا يُشْرِك بِعِبَادَةِ رَبِهُ اَسترا" ۔اس آیت میں شرک ہے مراد بیای ریا کاری ہے ای کوحضور افور نے شرک فرمایا بالکائ ہے۔

۵ \_ يا توروزه ركه ك كا يار كھنے كى نيت كر سكاكا بہلے معنى زياده ظاہر جيں جيرا كدا تكے مضمون سے ظاہر ہے -

. ٢ \_ إبى طرح كداس نے روز وركاليا ہوگا كوئى اجتمع كھانے كى دعوت آھنى ياكمى نے شريت سوڈا ٹیش كيا تو اس كھانے شربت كى وجہ سے روز ہ تو ڑویا یا روز ہ کی نیت بھی کہ آج روز ہ رکھوں گا گریے چیزیں دیکھیں ارادہ بدل دیا محض نفسانی لذت وخواہش کے لیے کہ ایسا مزہ دار کھانا کون مچھوڑے لہذا میہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور انور نے ازوان مطبرات سے پوچھ کہ کھانا ہے عرض کیا حمیا ہاں بغر مایا لاؤ ہم نے تو آج روزہ رکھ لیا تھا پھر کھانا ملاحظہ فرمایا کہ افطار فرمالینا خواہش تھی کے لیے نہ تھا بلکہ تھم شرقی بیان کرنے کے بیے تھ کیفل روز ہ رکھ کرتوڑ دینا جائز ہے آگر چہ قضا واجب ہوگی ۔حصرت ام ہانی کوحضور انورنے اپنالیس خواہ پانی دیا آپ نے بی کر ہو چھا کہ حضور میر روز ہ تھا فر ، یا کوئی حرج تہیں ، وہ روز و توڑ تا حضور کے تبرک سے برکت حاصل کرنے کے لیے تھا نہ کہ نفسانی خواہش ہے لہذا اجادیث مجھ کریز صناضروری ہے۔(مراة المناجی شرح مشکوۃ المعانی، ۲۶ملا)

دریافبت فرمائے گا، وہ نعمتوں کو پہچانے گا، فرمائے گا: تونے ان کے مقابل کیا ؟ عرض کر بگا میں نے کوئی راستہ ایس نہیں چھوڑا جس میں خرج کرنا تھے محبوب ہے، مگر میں نے اس میں تیرے لیے خرج کیا۔ فرمائے گا: توجھوٹا ہے، تو نے اس لیے خرج کیا کہ مخی کہا جائے سو کہ لیا عمیا، اس کے متعلق بھی تھم ہوگا موٹھ کے بل تھسیٹ کرجہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (14)

حدیث ۱۱ : بخاری نے تاریخ میں اور ترفی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) کی بناہ مانگوجبُ الحزنے یہ چہنم میں ایک وادی ہے کہ چہنم بھی ہر روز چارسو مرتبداس سے پناہ مانگہا ہے، اس میں قاری داخل ہول کے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں اور خدا کے بہت زیادہ مبغوض وہ قاری ہیں، جوامراکی ملاقات کوجاتے ہیں۔ (15)

حدیث سما: طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندسے راوی، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: جو محص آخرت کا ماردہ کرتا ہے، نہ آخرت کا طانب ہے، اس پر آسان و زمین میں بعنت ہے۔ (16)

حدیث ۱۵: علیم نے ابن عہاس رضی اللہ تعالی عنبات روایت کی، کہرسول الدّ سنّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: میری امت میں شرک چیونئی کی چال ہے بھی زیادہ مخفی ہے، جو پکنے پھر پر چاتی ہے۔ (17)
حدیث ۱۱: امام احمد وطبرانی نے ابوموئی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہرسول الله سنّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ دہ چیونئ کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم) کس طرح شرک سے بچیں؟ ارشاد فرمایا کہ بددعا پردسو۔
اللّٰه مَّا اِنَّانَ مُعُودُ بِكَ آنَ نُشْرِ اَنْ بِكُ شَدِیْ اَنْ مُلّمَانَ مُعَلّمُهُ وَنَسْدَةُ فِرُكَ لِبَالَا لَا نَعُلَمُهُ الله (18)

<sup>(14)</sup> صحيح مسلم ، كمّاب الاهرة ، باب من قاتل للرياء والسمعة أسخل التارة الحديث: ١٥٢ ـ (١٩٠٥) بم ١٠٥٥.

<sup>(15)</sup> كنزالعمال، كياب الأخلاق، رقم : ١٤٤، جسم ١٩٠.

وسنن الترمذي ، كمّاب الزهند ماأب ما جاء في الربياء والسمعة ، الحديث: ٢١٣٩٠، جهم من ١١٥٠.

<sup>(16)</sup> معجم الأوسط، باب العين، الحديث: ٢١١ معمم الأوسط، باب العين، الحديث: ٢١٨ معم، ج ٣٥ من ٣٣٨.

والترغيب والتربيب للمنذري والتربيب من الربياه .... الخ والحديث: ١٦٠ ج ١٩٠١ م

<sup>، (17)</sup> نو درال صول في معرفة أحاديث الرسول «الأصل الرابع والسيعون والمئتان ... إلخ ، الحديث: ١٠٩١ بم ٢٧٢.

<sup>(18)</sup> المستدللامام أحمد بن طنبل وحديث أني موى الاشعرى والحديث: ١٩٢٢٥، ج٧م ٢٥١١.

البی! ہم تیری بناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کوشر یک ٹریں اور ہم اس نے انتخار کرتے ہیں جس کونبیں حاتے۔

صدیت کا: طرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ مثل اللہ تعالی عابیہ وہلم نے فرمایا: پچھلوگوں کو جنت کا تھم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچ جا تھیں گے اور اس کی خوشبوس میں سے اور جل اور جو پہنو جا تھیں اللہ تعالی نے جنتیوں کے لیے سامان طیار کررکھا ہے، ویکھیں گے۔ پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کر و جنت میں اللہ تعالی نے جنتیوں کے لیے ساتھ واپس ہول گے کہ الی حسرت کی کونیس ہوئی اور بیلوگ کہیں سے ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ بیلوگ حمرت کے ساتھ واپس ہول گے کہ الی حسرت کی کونیس ہوئی اور بیلوگ کہیں سے کہ اے دیا اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں واخل کر دیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو پچھا بیخ ادلیا کے لیے جنت میں مہیا کیا ہوتا تو بیہ میں برا سمان ہوتا۔

ارشاد فرمائے گا: ہمارا مقصد ہی بیرتھا اے بربختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گنا ہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے توخشوع کے ساتھ ملتے جو پچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے فلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گنا ہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہٰذاتم کوآج عذاب چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔ (19)

حدیث ۱۸: ترندی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کی، کہ نبی کریم صلّٰی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فر مایا: جس
کی نیت طلب آخرت ہے اللہ تعالٰی اس کے دل میں غنا پیدا کردے گا اور اس کی حاجتیں جمع کردے گا اور دنیا ذکیل ہو
کراس کے پاس آئے گی اور طلب دنیا جس کی نیت ہواللہ تعالٰی فقر و مختاجی اس کی آتھوں کے سامنے کردے گا اور اس
کے کا مول کومتفر ق کردے گا اور طلح گا وہی جواس کے لیے لکھنا جا چکا ہے۔ (20)

### حکیم الامت کے مدنی مچول

<sup>(19)</sup> معجم الكبير معطير اي الحديث: 199، ج10، م00.

وجمع الزوائد، كتاب الزهد، باب ماجاء في الرياء، الحديث: ٩ ٦٢ ١٤، ج٠ ١ ع ٢٠٤٠ ١٠٠٠.

<sup>(20)</sup> سنن أسرندي، كما ب صفة القيامة ماب : ٩٥، الحديث: ٢٣٤٣، ج٣٠٥ الا.

ومشكاة المصافح ، كتب الرقاق، باب الرياء والسمعة ، الحديث: ٥٣٢٠، جهم ١٣٨٠.

ا یہ استعمال جمع ہے شعبالة کی بمعنی حاجت یا عادت بینی اظامی والے کورب تعالٰی دلی استعناء بھی بخش ہے اوراس کی متفرق حاجتیں بجا جمع استعمال جمع ہے شعبالہ کی بخش ہے اوراس کی متفرق حاجتیں بجا جمع بھی فر، دیتا ہے کہ گھر بیشے اس کی ساری ضرور تھی پوری ہوتی رہتی ہیں، ضرورتوں کے پاس وہ نہیں جاتا ضروریات اس کے پاس آتی ہیں۔ جو ابتد کا ہوج تا ہے اللہ اس کا ہوجاتا ہے۔ جس جانورکو کیلے سے باعدد دیتے ہیں اس کی ہرضرورت وہاں بی پہنچ جاتی ہے ۔

صدیث ۱۹: می مسلم میں ایوؤررضی اللہ تعالٰی عند سے مروی، کہ دسول اللہ ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بوجھا میا کہ یہ قربا ہے کہ آدی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (بیریا ہے یانہیں)؟ فرمایا: بیمون کے بیے جد بعنی ونیامیں بشارت ہے۔(21)

صدیث من از ترفری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارمول اللہ!

السلّی اللہ تعالٰی علیہ کالہ وسلّم) میں ایپ مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا، ایک مختص آسمیا اور یہ بات مجھے پہند آئی کہ اس
نے مجھے اس حال میں دیکھ (ریریا تو نہ ہوا)۔ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ اجمھارے لیے دو ۳ ثواب ہیں، پوشیدہ عبادت
کرنے کا اور علانہ کا مجی۔ (22)

یہ اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہواور لوگ عابد سمجھیں، عبادت خالصاً اللہ (عزوجل) کے لیے ہے،عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبخابہ بات انچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے انچھی حالت پر یا یا، اس طبعی مسرت ہے ریانہیں۔

حدیث ا ۲: بیبق نے انس رضی اللہ تعالی عندسے روایت کی ، کہرسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر مایا: آوی کی برائی کے لیے بیدکانی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی کی برائی کے لیے بیدکانی ہے کے دین و دنیا میں اس کی ظرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے ، مگر جس کو اللہ تعالٰی

ہزار سحدوں ہے دیتا ہے آ دی کونمات

و وایک مجده جیے تو گرال مجمتا ہے

۲\_د نیاسے مراد و نیاوی نعتین بھی ہیں اور د نیا کے لوگ بھی لینی و نیا اور د نیا داراس کے پاس خادم بن کرعاضری دیے ہیں جیسا کہ اولی ہوں للہ کے آستانوں پر دیکھا جارہا ہے۔شعر

'' ان کے درہے جو پھر االلہ ای ہے چرکیا

ان کے در کا جو ہواخلتی ضدااس کی ہوئی

سے فقیری ہے مراد ہے لوگول کی محلاجی ان کا حاجت مندر جناہے ، ان کے ورواز ول پر دینے کھانا ، انکی خوش مدیر کرنا۔

ا سے بینی اس کا دل پریٹان رہے بھی روٹی کے پیچے دوڑ سے گا، بھی کیڑ ہے کی قکر میں مارا مارا پھرے گا، بھی ویکر منروریات کے بے پریٹان پھرے گا،انتداملند کرنے کا دفت ہی نہ یائے گاہے بھی تجربہ سے ٹابت ہے۔

۵\_یعنی اس کی ایس دوڑ دحوپ سے اس کی دنیا میں اضافہ نہ ہوگا بلکہ اس کی پریٹا ٹیوں میں ہی اضافہ ہوگا، دنیا آئی ہی ہے گی جتنی مقدر میں ہے۔(مراة المنانج شرح مشکوة المصانع ،ج ۷،م ۱۲۰)

(21) منجع مسلم، كمّاب البروالصلة ... والحّ ، باب إذا أثني على الصالح... والح ، الحديث: ١٦٢١\_ (٢٦٣٢) م ٢٠٠٠ .

(22) سنن الترنذي ، كتاب الزهد، باب عمل السر، الحديث: ١٩ ٣٣ ، ج ١٠٥٠ الماء

وشرح اسنة ، كمّاب الرقاق ، باب من عمل للدفحمد عليده الحديث : ٣٠١ ٥٠، ح ٢، ٥٠ ١٣٠.

# الم شرح بهار شریعت (حرثان م) الم المحالی المحا

بی نے ۔(23) لین نے لوگ اچھا سیجھنے ہوں، اس کوریا و جب سے بچتا بہت مشکل ہوتا ہے، مگر خدا کی خاص مہر ہائی جس پر ہو وہی بچتا ہے۔



(23) شعب اما يمان، باب في اخذ من العمل ... الخي الحديث: ١٩٤٨ من ١٩٥٥ من ١٢٥٠ من علامة حكيم الامت كي مد تى مجول

۔ ا پینی دنیاوی کم مات دولت بصحت ، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات علم ،عبادت ،ریاضت میں مشہور ہونا عوام کے لیے خطرناک ہی ہے کہ اس سے عمومٰا دل میں غردر تکبر پیدا ہوجاتے ہیں اس سے گمنا می اچھی چیز ہے۔ "

۲ \_ بینی ہاں بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ دہ شہرت ہے مشکر نہیں ہوتے وہ بھتے ایں کہ نیک نامی و بدنامی للنہ کے قبضہ میں ہے اور ہوگوں کا کوئی عذبی رنہیں، انہیں زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے ویرنہیں لگتی۔حضور کے قل کا بیرحال ہے کہ

خوششن راعبده فرموده است

پیش او کمیتی جبین فرسوده است

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصانيح ، ٢٤، ١٢٥)

# مسائل فقهبيه

مسئلہ ا: روزہ دار سے بوچھا، کیا تمہاراروزہ ہے؟ اسے کہددینا چاہیے کہ ہاں ہے، کہروزہ میں ریا کودخل نہیں، بیہ نہ کیے کہدویکا ہوں کیا ہوتا ہوں کہ بیا ہے کہ بیا ہوتا ہوں کے سیار دو فی فی بات ہے کہ چھیا تا ہے مگر اس طرح جس سے اظہار ہوجاتا ہے بیرمنافقین کا طریقہ ہے کہ لوگوں کے سامنے وہ بتانا چوہتا ہے کہ ایگوں کے سامنے وہ بتانا چوہتا ہے کہ ایٹے کی ایٹے کہ ایٹے کی ایٹے کہ ایٹے کی ایٹے کہ ایٹے کی ایٹے کہ ایٹے کہ ایٹے کہ ایٹے کہ ایٹے کی ایٹے کی کے کہ ایٹے کہ ایٹے کہ ایٹے کی کے کہ ایٹے کہ ایٹے کہ ایٹے کی کو ایٹے کی کو ایٹے کی کی کے کہ ایٹے کی کی ایٹے کی کے کہ ایٹے کی کو ایٹے کی کی کا ایٹے کی کے کہ ایٹے کی کی کے کہ ایٹے کی کی کی کو ایٹے کی کی کی کے کی کے کہ ایٹے کی کی کے کہ ایٹے کی کی کے کہ ایٹے کی کی کے کی کی ک

مسئلہ ۳: عباوت کوئی بھی ہواس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے بینی محض رضائے البی کے لیے عمل کرنا ضرور ہے۔ وکھاوے کے طور پرعمل کرنا بالا جماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں ریا کوشرک : صغرفر ما یا اخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتب ہو مثلاً ماعلی میں کسی نے بس بانی ہے وضوکیا اور نماز پڑھ کی اگر جب اخلاص کے ماتھ کوئی ہوئی کہ صحت کی شرط طہارت تھی وہ نہیں پائی گی مگر اس فیس کسی نے بس بانی ہے میں معلوم نے صدتی نیت اور اخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا ترتب ہے بینی اس نماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہوگیا کہ منا پائی سے وضوکیا تھا تو وہ مطالبہ جواس کے ذمہ ہے ساتھ نہ ہوگا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کواوا کرنا ہوگا۔ اور بھی شرا نظامت پائے جا تھی گے مگر ثواب نہ ملے گا مثلاً نماز پڑھی تمام ارکان اوا کیے اور شرا نظامجی پائے گئے، مگر ریا کے ساتھ پڑھی تو اگر چیا اس نماز کی صحت کا تھم و یا جائے مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔

ریا کی دوصورتیں ہیں، بھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی
دیکھنے والد ند ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں بیر یائے کامل ہے کہ الیم عبادت کا بالکل تو اب نہیں۔ ووسری صورت بیہ ہے کہ اصل
عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا
مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ بیدوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا تو اب ہے اور خوبی کے ستھ
ادا کرنے کا جوثو اب ہے دہ یہاں نہیں کہ بیر یا سے ہے اظامی سے نہیں۔ (2)

مسئلہ سا: کسی عبادت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا گر اشاء کمل میں ریا کی مداخلت ہوگئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ریا سے عہادت کی بلکہ بیرعبادت اخلاص سے ہوئی ، ہاں اس کے بعد جو پچھ عبادت میں حسن وخو بی پیدا ہوگئی وہ ریا ہے

<sup>(1)</sup> الدرالخاروروالمحتار ، كماب الحظر والاباء ، فصل في العبيع ،ج ٩ من ٢٠٠٠.

<sup>(2)</sup> ردالمحتار، كمّاب الحقر والاباحة بفعل في البيع من ٩٥٠ مل ١٠٠٠

ہوگی اور بیر یا کی قسم دوم میں شار ہوگ\_(3)

مسئلہ سما: روزہ کے متعلق بعض علما کا بی تول ہے کہ اس میں ریانہیں ہوتا اس کا غالباً بیہ مطلب ہوگا کہ روزہ چند چیزوں سے باز رہے کا نام ہے اس میں کوئی کام نہیں کرتا ہوتا جس کی نسبت کہا جائے کہ ریا ہے کیا، ورنہ بیہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو جتانے کے لیے بیہ کہتا پھرتا ہے کہ میں روزہ ہے ہوں یالوگوں کے سامنے موقعہ بنائے رہتا ہے تا کہ لوگ سمجھیں کہ اس کا بھی روزہ ہے اس طور پر روزہ میں بھی ریا کی مداخلت ہو سکتی ہے۔ (4)

مسئلہ ۵: ریا کی طرح اُجرت لے کر قراآن مجید کی تلاوت بھی ہے کہ کسی میت کے لیے بخرض ایصال تواب پھی لے کر تلاوت کرتا ہے کہ بہاں اخلاص کہاں بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پہنے ہیں کہ دہ نہیں ملتے تو پڑھتا بھی نہیں، اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں پھر میت کے لیے ایصالی تواب کا نام لیٹا غلط ہے کہ جب تواب ہی نہ ملہ تو پہنچائے گا کیا۔ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو تواب، نہ میت کو بلکہ اُجرت و بینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار۔(5) ہاں اگر اخلاص کے سرتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر تواب بھی ہے اور اس کا ایصال بھی ہوسکتا ہے اور میت کواس سے نفع بھی .

بعض مرتبہ پڑھنے والوں کو پینے نہیں دیے جاتے گرختم کے بعد مضائی تقتیم ہوتی ہے۔ اگر اس مضائی کی خاطر اوت کی ہے تو یہ بھی مشروط ہی کا تھم دیا جاتا الاوت کی ہے تو یہ بھی مشروط ہی کا تھم دیا جاتا ہے، اس کا بھی وہی تھم ہے جو ذکور ہو چکا، ہاں جو شخص میہ بھتا ہے کہ مضائی نیس کتی جب بھی جس پڑھتا وہ اس تھم سے مشتنی ہے اور اس بات کا خود وہ اپنے ہی دل سے فیعلہ کرسکتا ہے کہ میرا پڑھتا مشائی کے لیے ہے یا اللہ عزوجل کے

بیخ آیت (6) پڑھنے والا اپنا دو ہرا حصہ لیتا ہے بینی ایک حصہ خاص بیخ آیت پڑھنے کا ہوتا ہے اور نہ ملے تو بھڑتا ہے گویا یہ زائد حصہ بیخ آیت کا معاؤضہ ہے اس ہے بھی بھی نکلیا ہے کہ جس طرح اجر کو اُجرت نہ ملے تو جھڑ (یعنی جھڑو) کر لیتا ہے، ای طرح یہ بھی لیتا ہے، الہٰ ذا بظام را فلاص نظر نہیں آتا، وَاللّٰهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَابِ مِی جھڑو (یعنی جھڑو) کر لیتا ہے، ای طرح یہ بھی لیتا ہے، لہٰ ذا بظام را فلاص نظر نہیں آتا، وَاللّٰهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَابِ مِی مِوتا ہے کہ ایک میلا دخوان اور داعظ بھی دوجھے لیتے ہیں جب کہ وعظ میں مشائی تقسیم ہوتی ہے جس سے ظام رہی ہوتا ہے کہ ایک

<sup>(3)</sup> المرجع السابق

<sup>(4)</sup> المرجع السابق من ٢٠٧٠.

<sup>(5)</sup> الرجع السابق.

 <sup>(6)</sup> يعنى سوره فاتحد اور چارول قل، جو فاتحد مين پڑھتے إيں۔

حصہ ایٹ پڑے دے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں، اگر وہی حصہ بیجی لیتے جو عام طور پڑتھیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذرا سی مٹھائی کے بدلے اجرعظیم کے ضائع ہونے کا شہر نہ ہوتا۔

بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو ای حیثیت سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ ہیہ پڑھیں کے بیان کریں مے میخصوص دعوت بھی ای اُجرت ہی کی حدیث آتی ہے، ہاں اگر اور لوگوں کی دعوت بھی ہوتو مینیس کہا جائے گا کہ وعظ وتقریر کا مفاوضہ ہے۔

ای تشم کی بہت می صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چندال ضرورت نہیں، پیخضر بیان دین دارتیج شریعت کے لیے کافی ووافی ہے وہ خودابینے دل میں انصاف کرسکتا ہے کہ کہال عمل خیر کی اجرت ہے ادر کہاں نہیں۔

مسئلہ ۲: جونص جج کو گیا اور ساتھ میں اموال تجارت بھی لے گیا، اگر تجارت کا خیال غانب ہے یعنی تجارت کرنا مقصود ہے اور وہاں پہنچ جاؤں گا جج بھی کرلوں گا یا دونوں پہلو برابر ہیں لینی سنر ہی دونوں مقصد ہے کیا تو ان دونوں صورتوں میں تو اب بین سنر ہی دونوں مقصد ہے گیا تو ال بھی بھے لوں گا صورتوں میں تو اب بین ہے گا تو ال بھی بھے لوں گا تو جو ہے گا تو ال بھی بھے لوں گا تو جو ہے گا تو اب ہے۔ اس طرح اگر جمعہ پڑھے گیا اور بازار میں دوسرے کام کرنے کا بھی خیال ہے، اگر اصلی مقصود جمعہ ہی کو جانا ہے تو اس جانے کا تو اب بین ۔ (7)

(7) روالحتار كاب العظر والاباحة الصل في الهي من ٩٠٠٠.

اعلی حضرت، اب م البسنت، مجدودین و ملت الشاه امام احمد و ضاخان علیه دحمة الرحن فآه ی رضویه شریف پیل تحریر فرمات بیل:
دومرے یه که وعظ حمد و نعت سے ان کا مقعود تحف الله ہے اور مسلمان بطور خودان کی خدمت کریں توبیہ نز ہے اور وہ ، ل حلال، تیمرے یہ
کہ وعظ سے مقعود تو اللہ ہی ہو گر ہے خاجہ تند اور عادة معلوم ہے کہ لوگ خدمت کریں سے اس خدمت کی طع بھی ساتھ تی ہو ل ہے تو اگر چہ
بیصورت دوم کے مشل محمود جیس خمرصور اولی کی طرح شروم بھی نیس میں ورمخاری شرمایا: الوعظ بحق ، لمال من ضمالة الیمود و النصاری ع ہے۔
ال جمع کرنے کے لئے وعظ کہنا ہیں ووقع اللی کی مگر ایبول ہے۔

(٣ \_ درمخنار كماب الحظر والاباحة فصل في البيع مطبع مجتبا كي د بلي ٢ / ٢٥٣)

یہ تیسری صورت بین بین ہے اور دوم ہے برنسبت اولی کے قریب ترہے جس طرح نج کو جائے اور تجارت کا پکھ مال بھی ساتھ نے ج ئے جے لیس علیات جنگا سے ان تبتغوا فضلامن رہ کھر سے (تم پر پکھ گناہ بیس کہ تم اپنے پروردگار کا نفس (یعنی رز قرطل) تماثر کرو۔ ت) فرمایا۔ (سے القرآن الکریم ۲/۱۹۸)

لهذا أثرًى الى كه جزاز يرب افتى به الفقيه ابوالليث رحمه الله تعالى كما في الخانية والهندية وغيرهما والذى ذكرته توفيق بين القولين وبأنله التوفيق والله تعالى اعلم.

حصرت فقید ابواللیث سرقندی رحمدالله تعالی نے اس برکنوی و یا ہے جیسا کہ فاف ی قاص خان اور فاؤی عالمیری وغیر و بیس مذکور ہے ۔۔۔

مسئلہ 2: فرائض میں ریا کو دخل نہیں۔ (8) اس کا بیمطلب نہیں کہ فرائض میں ریا بایا ہی نہیں جاتا ہی لیے کہ جس طرح نوافل کوریا کے ساتھ اوا کرسکتا ہے، ہوسکتا ہے کہ فرائض کو بھی ریا کے طور پر اوا کرے، بلکہ مطلب بیہ کہ فرض اگر ریا کے طور پر اوا کیا جب بھی اس کے ذمہ ہے ساقط ہوجائے گا، اگر چہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ ہے تواب نہ لیے۔

طے۔

اور بیہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کسی کوفرض ادا کرنے میں ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوتو اس مداخلت کو اعتبار ' کرکے فرض کونزک نہ کرے ( نیتنی فرائض کونہ چھوڑے ) بلکہ فرض ادا کرے ادر ریا کو دور کرنے کی اور اخلاص حاصل ہونے کی کوشش کرے۔

<sup>،</sup> در جو پچھ میں نے بیان کیا ہے میدد آنولوں کے درمیان موافقت پیدا کرنا ہے اور اللہ تعالٰی علی سے آو فق ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت) (فاوی رضوبیہ جلد ۲۳۴م میں اسلام سرطا فاؤنڈ پیشن، لاہور)

<sup>(8)</sup> الدرالخار، كتاب الحظر والاباحة الممل في الدي من ١٠٥٠.

## زیارتِ (1) قبور کا بیان

## صديث الصحيح مسلم ميں بريده رضى الله تعالى عندسے روايت ہے، كه رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم في فرماياكه

(1) زیرت کے متعلق مسائل حصہ چہارم میں ذکر کیے گئے ہیں۔وہاں ہے معلوم کریں۔ حکیم الامت کے مدنی مجھول

ا اس جگد چندمسائل بادر کو: (١) تمام است کا اس پر انفاق ہے کہ زیارت قبورسنت ہے کیونکداس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہےجس ے دُل میں نری پیدا ہوکر آخرت کی طرف توجہ اور دنیا ہے بے توجی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) زیارت تبور میں زائر کوجی فائدے ہیں اور میت کوچی ۔ زائر کونواب آخرت کی باور دنیا ہے ہے رغبتی حاصل ہوتی ہے ادر میت کوزائر سے انس اور اس کے ایسال ثواب سے نفع میسر ہوتا ہے۔(m) یہ کہ زائر قبر پر پہنچ کر پہلے صاحب قبر کوسلام کرے، پھر قبر کی طرف منداور کعبہ کو پشت کرے کھڑا ہواور پھے سورتیں پڑھ کراس کا تواب صاحب تبرکو پہنچائے۔(س) یہ کہ ساری است اس پر شفق ہے کہ انبیاء کرام خصوصًا حضرت سیدال نبیا وصلی الله علیه دسلم کی قبرے مدد لینا جائز ہے،غیرالبیاء کی قبروں کے متعلق بعض کا ہر بین علاء نے اختلاف کیا بگر مختفتین فقتها اور تمام صوفیا وفر ہاتے ہیں کہ اوپ و ور علاء کی قبور سے مدر لیما جائز ہے، تہور اولیاء سے تا قیامت دین و دنیادی نیوش جاری رہیں گے۔امام شافعی فرماتے ہیں کہ حصرت موی کاظم کی قبر قبولیت دعا کے سے بحرب تریات ہے،امام غزالی فرماتے ہیں کہ جن بزرگوں سے زندگی میں مدد ماتکی جاسکتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد ماتلی جائے۔ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے چارمخصوں کو ویکھا جوزئرگی سے زیادہ اپنی قبروں سے ونیا میں تصرف کررہے ہیں ،ان میں سے معروف كرخى اورحضرت كى الدين عبدالقادر جيلاني بغدادى جي -سيداحدمرزوق فرماتے جي كدزندے كى مدد سے مردے بزرگ كى مدد زیادہ توی ہے، یہ تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ میت اپنے زائرین کودیکھتی ہے اور ان کا کائم نتی ہے، این قیم نے کتاب اسروح میں کھھا ہے کہ بعد وفات روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ چتانچہ اکیلی روح ایسے ایسے کام کردیتی ہے جو لاکھوں آ دمی نہ کرسکیں۔ چنانچہ ایک بارحضرت ابوبمرصدین کی روح نے صدیا کافروں کوایک آن جمل نہ تینج کردیا اور روح جنت میں رہتے ہوئے ہوئے مشرق ومغرب کو دیجھ لیتی ہے۔ (۵) قبر کے سامنے بلا آڑنماز پڑھنا حرام، ہال بزرگوں کی قبروں کے باس مسجد بنانا یا وہاں نمازیں پڑھنا، برکت کے لیئے دعائیں مانگنا جائز ہے۔(۲) تن رہے کہ قبر لینی تعویذ قبر کو بوسہ نہ دے منہ وہاں ناک یا بیشانی خاک پر رگڑے کہ یہ میسائیوں کا طریقہ ہے ، ہاں آ ستانہ بوئی اور چیز ہے۔(2) جمعہ کے اول دن میں زیارت قبور بہت بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ اس دن میت کاعلم و اور اک اور توجه لی امد نیاز یادہ ہوتی ہے۔(۸) دفات کے بعد سات روز تک برابر مدقہ و خیرات کیا جائے ،اس پر تمام عمام تفق بیں اور اس بارے میں سی احاد بث بھی وارد ہیں۔(٩) بعض روائول میں ہے کہ ہر جمعہ کی شب میت کی روح ایئے گھروں میں آتی ہے ور دیکھتی ہے کہ میرے: ندے میرے داسطے کھ خیرات کرتے ہیں یانہیں۔(از امعات داشعہ اللمعات)

(مراة المناجيج شرح مشكوة المصابيح أج ٢ بص ٩٨١)

میں نے تم کوزیارت قبور سے نع کیا تھا اہتم قبروں کی زیارت کرواور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمھاری تمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔ (2)

> (2) صحیح مسلم، کتاب البخائز، باب استنذان النبی صلی الله علیه وسلم ربر عزوجل ... الخی الحدیث: ۱۰۱ ــ (۹۵۷) جم ۲۸۹. تحکیم الامت کے مدنی مچھول

ا \_ آپ كا نام بريده ابن حصيب اسلمى سبي مشهور محالي بيل، بدر سے پہلے ايمان لائے محر بدر ميں شريك نه ہوئے، بيعت الرضوان ميں شريك ہوئے، يدنى بيل محر بعد بيس بصره قيام كيا، آخر ميں خراسان سطے سيئے ستے، پھر يزيد ابن معاويہ كی طرف سے مرد ميں غازى بوكر گئے، وہاں الاجے ميں وفات يائى۔ (اكمال ومرقاة)

۲ ۔ شروع اسلام میں زیارت تبور مسلمان مروول مورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نے نے اسلام لائے ہے، اندیشہ تھا کہ بت پرتی کے عدل بونے کی وجہ سے اب قبر پرتی شروع کرویں، جب ابن میں اسلام رائح ہوگیا تو یہ ممانعت منسوخ ہوگئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعال کرتا بھی ممنوع ہوگیا تا کہ لوگ برتن و کھے کر پھر شراب یا و نہ کرلیں، جب لوگ ترک شراب کے عادی ہو گئے تو برتوں کے استعال کی ممانعت منسوخ ہوگئی۔

ہیں یہ امر استحابی ہے۔ جن ہے کہ اس بھم میں مورتوں بھی خال ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبر کی اجازت دی گئی۔ (لمعت، اشعہ ومرقات) لیکن اب مورتوں کو زیارت قبور سے دوکا جائے لین گھرے زیارت قبور کے لینے نہ نگلیں سوائے دوضہ المبرحضور انور سلی الشعلیہ دسلم کی قبر انور کی زیارت کو نہ ہوتو زیارت کرلیں جیسا کہ حضرت عائشہ معدیقہ نے حضرت عبد الرحیان کی قبر کی زیارت کی اور اگر کمیں جارہی ہوں اور داستہ میں قبر واقع ہوتو زیارت کرلیں جیسا کہ حضرت عائشہ معدیقہ نے محریس حضور حضرت عبد الرحیان کی قبر مر نیارت کی اور اگر کمی گھر میں ہی اتفاقا قبر واقع ہوتو زیارت کرلیں جیسا کہ حضرت عائشہ معدیقہ کے محریس حضور انور صلی اللہ عبد وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ جاورہ منظم تھیں خیال دہ کہ گؤ ڈو اُروا اصطلق امر ہے لہذا اسلمانوں کو زیارت قبر رحوال اللہ عب بہتالوں اور عکمیوں کے پاس مؤکر کے جاسکتے ہیں تو مزاوات اولیاء پر بھی سؤکر کے جاسکتے ہیں کہ ان کی قبور روصائی میں بین اللہ جب موقعہ ملا تو بحت کو بذر میں ہوئے اللہ جب موقعہ ملا تو بحت کو بذرک کے کوئک میں میں موقعہ ملا تو بحت کا کہ میں سنت مطلقہ ہو اور سے ان میں شرکت منوع خیال ہے۔ نظاح بند کینے جاتے ہیں شوہاں کی شرکت میں میں معاملہ ہوں جمال کی شرکت منوع خیال ہیں۔ نواز دیارت تجور دیوں کی دجہ سے نظاح بین میں میں میں میں میں ہوئے اس کی طرح سنت مطلقہ ہوں کی دو سے ان میں شرکت ممنوع خیس سے دوروں سے اور نا جائز امور کی دو سے ان میں شرکت ممنوع خیس سنت مطلقہ ہوں کی ہے جلد اور اسمائل شامی ہے جلد اور اسمائل ہے اسمائل شامی ہے جلد اور اسمائل شامی ہے جلد اور اسمائل شامی ہور ہے جلد اور اسمائل شامی ہو سے اسمائل شامی ہے دور اسمائل شامی ہور ہے تو اسمائل شامی ہے دوروں ہے کی میں میں میں میں میں ہوئی ہور ہے کی میں میں میں میں میں ہور ہوں ہے تو اسمائل ہے تو اسمائل ہے ا

روں من من من من سے المدن اور افلاس کا غلبہ تھا اللہ کے قربانی کرنے والوں کو تھم تھا کہ جس قدر کوشت تم تمین ون کے اندر کھا سے شروع بسل میں مسل لوں پر خربت اور افلاس کا غلبہ تھا اللہ کے قربانی کرنے والوں کو تھم تھا کہ جس تدر کوشت تم مندوخ ہوگی کھا سکو وہ کھی ہو یہ تی غرباء میں فیرات کروہ پھر جب مسلمانوں کو رب نے مال عام دیا اور عام مسلمان قربانی کرنے سکے تو میہ تھم مندوخ ہوگی اب چاہے سال بھر تک قربانی کا محوشت کھا ہے۔

اب چاہے سال بھر تک قربانی کا محوشت کھا ہے۔

صدیث ۲: این ماجد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عندے روایت کی، کدر ول اللہ منانی اللہ تعالی عدید وسلم فرمایا کہ بیں اللہ تعالی عدید وسلم فرمایا کہ بیں نے تم کوزیارت قبور سے منع کیا تھا ابتم قبروں کی زیارت کرو، کدوہ دنیا میں ہے رغبتی کا سبب ہے، ور آخرت یا دولاتی ہے۔ (3)

حدیث ساز شیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالٰی عند سے مردی، کہرسول اللہ سالی اللہ تعالٰی علیہ دسلم لوتوں کو تعلیم دیتے ستھے کہ جب قبرون کے پاس جائیں ریمبیں۔

ٱلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ اَهُلَ البِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِثَّا إِنْ شَاّءَاللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .(4)

۵۔ یعنی جب شراب حرام ہوئی تو اندیشہ تھا کے مسلمان شراب نے برتن و کیج کر گھرشراب نوشی شروع کردیں گے اس لیے اس کے برتوں میں پانی وودھ یا شراب زلال جنے نبیذ کہتے ہیں پینا حرام کرویا گیا، گھر جب مسلمان شراب ہونی گئے تب اس کے برتوں کی اجازت دے دی گئی جیسا کہ انجی عرض کہا گیا۔ اس صدیث میں تین چیزوں کی حرمت منسوخ کی گئی۔ فتو ٹی اس پرے کہ بتلی نشروالی چیز مطلقہ حرام ہے نشہ دے یا نہ دے بہذا جو ، جوار اور مجبور وغیرہ کی شرابین ایک قطرہ چیا مجی حرام ہے، امام اعظم کا بیدی آخری تول ہے۔ جی ہوئی نشرة ور چیزی اگر نشرویں حرام یا انہیں طرب کے لیے کھانا حرام ہے ورنہ طال ۔ چنا نچوانیون ، بھنگ اور چیز مو دواہ استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ شدند ویں ۔ اس کی ممل بحث ان شاء الذکری بالاشرب میں ہوگی۔ (مراة المناج مشرح سٹمائی تا ورام میں میں میں دیں۔ (مراة المناج مشرح سٹمائی قالے الصابح ، ج ۲ برس ۱۹۸۳)

(3) سنن ابن ماجه، كتاب ماجاء في البحنائز، باب ماجاء في زيارة القيور، الحديث: ا ١٥٧، ج٦، ٢٥٣.

### تحکیم الامت کے مدنی پھول

ا یعنی ممانعت زیارت قبورمنسوخ ہے اب ای کی اجازت ہے۔ حق یہ ہے کہ ای اجازت میں مردوعورت مب بی داخل ہیں جید کہ او برعض کی عمانعت زیارت قبورمنسوخ ہے اب ای کی اجازت ہے۔ ذیارت قبور سے دل بیدار ہوتا ہے، نئس مرتا ہے اور امراء وسلطین کی او برعض کی عمیا۔ اب عورتوں کو اس سے دو کنا دومری وجہ ہے ۔ ذیارت قبور سے دل بیدار ہوتا ہے، نئس مرتا ہے اور امراة المناجی شرح مشکوۃ المصائع، ج میں اوج)

(4) مي مسلم، كماب البن ئز، بإب ما بقال عند دخول القيور... إلى الحديث: ١٠١٠ (٩٧٥) م ٨٥٠٠.

وسنن ابن وجه، كمّاب وجاء في الجنائز، باب وجاء فيما يقال إذا دخل القابر، الحديث: ١٥٣٧، ج٢ج م ٢٠٠٠.

ترجمہ:اے قبرت ن والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلائی ہو اور انشاہ اللہ عزوجل ہم تم ہے آلیس سے ،ہم اللہ عزوجل ہے اپنے انتے اور تمہارے لیے عالیت کا سوال کرتے ہیں۔

#### حکیم الامت کے مدتی پھول

ا ان حدیث معلوم ہوا کہ قبرستان میں جاکر پہلے ملام کرنا پھر بیرض کرنا سنت ہے،اس کے بعداہلی قبورکوا بھال واب کی جائے۔اس سے معلوم ہوا کہ مردے باہر والوں کود کیمنے پہلے نے ہیں اور ان کا کلام سنتے ہیں ورند آئیس سلام جائز ند ہوتا کیونکہ جوسنا نہ ہو ہے حدیث میں: تر مذی نے ابن عمان میں اللہ تعالٰی عنہاسے روایت کی ، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مدینہ میں قبور کے پاس گزرے تو اودھرکوموٹھ کرلیا اور بیفر مایا:

اَلسَّلَاهُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْدِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَعْنُ بِالْآفَرِ اِللهُ لَاللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَعْنُ بِالْآفَرِ اِللهُ لَا اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَعْنُ بِالْكُورِ اللهُ عَلَى عَنْها ہے مروی، کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور (صلَّی الله تعالٰی علیه والہوسلم) آخر شب میں بقتی کوجاتے اور میفر مائے:

ٱلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قُوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَا تَأْكُمُ مَا تُوْعَلُوْنَ غَلَّا مُّؤَجَّلُوْنَ وَإِثَّا إِنْشَاءَ اللهُ بِكُمُ لَاحِقُوْنَ ٱللَّهُمَّ اغْفِرُ لِا هُلِ بَقِيْعِ الْغَرُقَدِ. (6)

یا سلام کا جواب ندد سے سکتا ہوا سے سلام کرنا جا ترقیس ، و یکھوسوٹے والے اور نماز پڑھنے والے کوسلام نہیں کر سکتے۔

" السير ان شاءالله يا تو بركت كے ليے يا ايمان برموت كے ليے يعن اگر دب نے چاہا تو ہمارا خاتمہ بحی ايمان بر ہوگا اور ہم جم سے ميل سے، كفار كے پاس نہ جا كيں سے ورندموت تو يقيعًا آئی ہے وہاں ان شاءاللہ كہنے كی ضرورت نہيں۔

سے عوام سلمین کی قبروں پر بعد سلام بے الفاظ کے جائی ، اولیا واللہ کے مزارات پر بول عرض کرے "سَلْمَدُ عَلَیْ کُفریمنا کَسَبُتُ مُدُ عَمَا کَسَبُتُ مُدُ عَلَیْ کُفریمنا کَسَبُتُ مُدُ عَمَا کَسَبُتُ مُدُ عَلَیْ کُفریمنا کے مزارات پر بول عرض کرے "سَلْمُ عَلَیْ کُفریمنا صَبُوّ تُدَمُ فَینِ عَلَیْ کُفریمنا اللّه اید" - (عالمیری) فید عُدَدُ عُدُ مُن اللّه اید" - (عالمیری) بیال دیار نے مراد قبور ہیں کیونکہ قبریں میدوں کے محربیں اور قبرستان ان کا شہر - (مراة المناجی شرح مشاؤة المصابح ، ج۲ بس ۹۸۷)

(5) سنن استرندي، كتاب البخائز، باب ما يقول الرجل إذا ذخل القابر الحديث: ٥٥٥ امن ٢٠٩٣م ١٣٢٩.

ترجمہ:اے تبرستان وابوا تم پر ملامتی ہو، اللہ عزدجل جاری اور تمہاری مفغرت فرمائے ہم ہے پہلے چلے محکے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ایں۔

تحكيم الدمت كيدني بحول

ا یعنی تبور کی طرف مزیر کرے اور تبلہ کو پشت کر کے گھڑ ہے ہوئے ، زیادت قبر کے وقت ای طرح کھڑا ہونا چ ہے۔ (مرقاق) قبر کو چومن ممنوع ہے ، انبتہ عالمگیری ومرقات میں اس جگہ ہے کہ والدین کی قبریں چومنا جائز ہے۔ ۲ یعنی ہم ہے آھے تم چلے گئے ہمہارے ہیچھے ہم بھی آرہے ہیں۔ حققہ مین کوسلف کہتے ہیں ممتاخرین کو خلف۔ (مراق المناجع شرح مشکلوق المصابع ، ج ۲ مرح ۱۸۵)

> (6) شیح مسلم، تنب البخائز، باب ما يقال عند دخول القيور ... و لخ ، الحديث: ۱۰۲\_(۱۰۲) م ۱۸۳۰. حكيم الأمت سے مدنی مچلول

الاست من برت کے مدن ہوتا ہے کر حضور افور صلی اللہ علیہ و کا مراز اندا آخری شب میں بقتی لینی قبر ستان مدینہ کی زیارت فر، نے ستھے، اپنی بارک کا اللہ علیہ و کا میں اللہ علیہ و کی شب میں بیٹری اور شدت کا ہے۔ وکر اس لیئے فر، تی ہیں کہ آپ کے علم میں بیٹری آیا۔ عربی میں بیٹری ورخت کا ہے۔ وکر اس لیئے فر، تی ہیں کہ آپ کے علم میں بیٹری آیا۔ عربی میں بیٹری ورخت کا ہے۔

صدیث ۲: بیبقی نے شعب الایمان میں محمد بن نعمان سے مرسلا روایت کی، کدرسول التد منگی التد نعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: جوابیے والدین کی دونول یا ایک کی ہر جعد میں زیارت کر بگا، اس کی مغفرت ہوجائے گی اور نیکو کارلکھ جائے گا۔(7)

حدیث ک: خطیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہرسول الله تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایہ: جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گزرے جسے دنیا میں بہچانتا تھا اور اس پرسلام کرے تو وہ مُردہ اسے بہچانتا ہے اور

نام ہے چونکہ اس میدان میں پہلے غرقد کے درخت منے ای لیے اس جگہ کا نام بقیع الغرقد ہو گیا۔

ع یے بینی تمہارا وعد کا موت بورا ہو چکا اور تم کوموت آپکی ، اٹمال کا ثواب کل قیامت میں ملے گا، ہماری ابھی موت بھی ہاتی ہے اور اجر وثواب بھی۔ اس میں اسلے گا، ہماری ابھی موت بھی ہاتی ہے اور اجر وثواب بھی۔ اس صورت میں بیدو جسلے ہیں یامنے میں کہ جس اجر وثواب کا تم سے دعدہ تھا دہ عنقریب بینی کل تیر مت میں تمہیں ملنے والا ہے ، س صورت میں بیدا یک جملہ ہے اُنام کم ماضی بمعنی مستقبل ہے ، پہلے معنے زیادہ موزوں ہیں۔

سے بین وفات پاکرنم تک پینچنے والے ہیں۔ بیسطلب نہیں کہ ہم بقیع میں دنن ہونے والے ہیں کیونکہ حضورصلی ابتدعلیہ وسلم کی قبر انو ربقیع میں نہیں اپنے تھرشریف میں واقع ہوئی۔

س آس وعاکی وجہ سے بعض مؤمن بقیع میں فن ہونے کی تمنا کرتے ہیں تا کداس خصوصی وعامیں وہ بھی شرط ہوج کیں۔وعامیہ ہے کہ اہی تمام بقیع والے مدنونوں کی مغفرت فرما۔ دب تعالٰی اس پاک سرزمین میں دنن ہونا نصیب کرے۔

(مراة المناجيح شرح مشكوة المصابح، ج٢ بص ٩٨٨)

(7) شعب الايمان اباب في برالوالدين وفعل في حفظ حل الوالدين بعدموتها، الحديث: ١٠٩٥، ج٢٠٥ مل ٢٠١٠.

### علیم الامت کے مدنی پھول

ا یعن محدابن نعمان اگرچہ تابعی جی جنبوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی گرانہوں نے محابی کے ذریعہ بیرحدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کی لہذا حدیث مرسل ہے۔

اس کے سلام کا جواب ویتا ہے۔(8)

حدیث ۸: اوم احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی بہتی ہیں میں اپنے تھر میں جس میں رسول النَّد سَلَّى اللَّه تعالَى عليه وسلَّم تشريف قرما ہيں (يعنی روضه اطهر ميں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اوتار ديتي (يعنی زائد کپڑے جوغیروں کے سامنے ہونے میں ستر پوشی کے لیے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں ریمہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ وہال مدفون ہوئے تو حضرت عمر ( رضی اللہ تعالی عنه) کی حیا کی وجہ سے خدا کی تنم! میں وہاں نہیں گئی گراچھی طرح اپنے او پر کپڑوں کولپیٹ کر۔ (9)

### \*\*\*

(8) تاريخ بغداد، رقم ۵ ١ ١١٠٠ ج٠٠ من ١١٥٠ .

(9) المسندللامام أحمد بن طلبل، مسند السيدة عائشة رضي الله عنها، الحديث: ١٥٤١٨، ج٠ أمل ١٢.

عليم الامت كيدني يحول

ا \_ یعنی جب تک میرے حجرے میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور حصرت ابو بحرصد این مدفون رہے تب تک تو میں سر کھوے با ڈھکے ہر طرح حجرے شریف میں جلی جاتی تھی کیونکہ ندخاوندے حجاب ہوتا ہے نہ والد ہے۔

٢ \_ جب ے حضرت عمر میرے حجرے میں دن ہو مسئے تب سے میں بغیر چاور اوڑ ھے اور پروہ کا پورا اہتمام کیئے بغیر حجرے شریف میں ند منی بعضرت عمر سے شرم و حیا کرتی ہوں۔اس حدیث سے بہت مسائل معلوم ہوسکتے ہیں:ایک سے کہ میت کا بعد وفات مجمی احترام چاہیئے۔ نقیها وفر ، ستے ہیں کہ میت کا ایسا ہی احرّ ام کرے جیسا کہ اس کی زندگی میں کرتا تھا۔ دوسرے پید کہ بزرگوں کی قیور کا مجمی احرّ ام اور ان ہے بھی شرم وحیا چاہیئے۔ تیسرے مید کدمیت قبر کے اعدر سے باہر والوں کو دیکھااور انہیں جانتا پہچانتا ہے، دیکھو حصرت عمر سے عالئتہ صدیقہ ان کی دفات کے بعدشرم و حیاءفر مار ہی این ،اگر آپ باہر کی کوئی چیز شدد کیھتے تو اس حیاءفر مانے کے کیو معنی۔ چوتھے یہ کہ قبر کی مٹی شختے وغیرہ تو میت کی آنکھوں کے لیئے تجاب نہیں بن سکتے گرزائر کے جسم کا لباس ان کے لیئے آڑ ہے،لہذا میت کوزائر ننگانہیں وکھائی دیتا ورند حضرت عائشه صديقة كاچادراوڑ هاكر وہال جانے كے كيامعنے تنے، يہ قانون قدرت ہے ۔ لہذا حديث پريہاعتراض نبيس كه جب حضرت عمر قبر کے اندر سے زائز کو دیکھ دہے ہیں تو زائز کے کپڑوں کے اندر کا جسم بھی انہیں نظر آرہا ہے۔ پانچویں بیر کہ بزرگوں کی قبروں پرمجاوروں کا ر ہنا درست ہے، معفرت عائشہ صدیقے دوضہ اطہر کی مجاورہ تھیں۔ جھٹے رید کرورت بھی مجاورہ ہوسکتی ہے تکمر باپر دہ اور حید کے ساتھ ۔ ساتویں بد کہ مجاورہ عورت کو قبر کی ذیادت کی اجازت ہے کیونکہ وہ وہاں ہی رہتی ہے۔ (مراۃ المناتِح شرح مشکوٰۃ المصانیح، ج۲ ہم ۹۹۳)

# مسائل فقهبيه

مسئلہ ا: زیارت قبور جائز ومُسنون ہے۔حضور اقدی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم شہدائے احد کی زیارت کوتشریف لیے جاتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔(1) اور بیفر ما یا بھی ہے کہتم لوگ قبروں کی زیارت کرو۔(2)

مسکلہ ما: جس کی قبر کی زیارت کو گیا ہے اس کی زندگی میں اگر اس کے پاس ملاقات کوآتا تو جتنا نزدیک یا دور ہوتا اب بھی قبر کی زیارت میں اس کا لحاظ رکھے۔(3)

مسکلہ سا: تبری زیارت کو جاتا جائے تومستحب بیہ ہے کہ پہلے اپنے مکان میں دورکعت نماز نفل پڑھے، ہررکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکری ایک بار اور قل ہواللہ تین بار پڑھے اور اس نماز کا تواب میت کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ میت کی قبر میں نور بیدا کر یکا اور اس فض کو بہت بڑا تو اب عطافر مائے گا، اب قبرستان کو جائے راستہ میں لا یعنی باتوں میں مشغول منہ ہوجب قبرستان پہنچ جو تیاں او تارو سے اور قبر کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ قبلہ کو پیٹے ہواور میت کے چبرہ کی طرف موند اور اس کے بعد رہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهُ لَا الْقُبُودِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمُ لَنَا سَلَفٌ وَنَعْنَ بِالْأَثْرِ. اورسوره فاتحه وآية الكرى وسور وإذا زُلْزِلَتْ و اَلَّه كُمُ التَّكاثُر بِرْ هِ، سوره ملك اور دوسرى سورتِس بِرْ صِلَا ہے۔ (4)

مسئلہ مہ: چرون زیارت کے لیے بہتر ہیں، دوشنبہ (پیر)، پنج شنبہ (جعرات)، جعد، ہفتہ، جمعہ کے دن بعد نماز جعدافضل ہے اور ہفتہ کے دن طلوع آفناب تک اور پنج شنبہ کو دن کے اول وقت میں اور بعض علانے فرمایا کہ پچھلے وقت میں افضل ہے، متبرک راتوں میں زیارت قیور افضل ہے، مثلاً شب براءت، شب قدر، ای طرح عیدین کے دن اور عشرہ ذی الحجہ میں بہتر ہے۔ (5)

مسكله ٥: قبرستان كے درخت كا حكم مير ہے كه اگروه درخت قبرستان سے پہلے كا ہے يعنى زمين كوجب قبرستان بنايا

<sup>(1)</sup> انظر: الدرالمنوركسيوطي بسورة الرعد، تحت الآية: ٢٣٠ من ١٣٠ ١١٥٠.

<sup>(2)</sup> منج مسلم بكتاب البخائز ، باب إستخذان النبيصلي الله عليه وسلم ربه عزوجل.... الخيم الحديث: ١٠٠١\_ (١٤٤) بم ٨١٨ م.

 <sup>(3)</sup> نفتاوى الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب السادئ عشر في زيارة القيور، ج٥٠ م٠٠٠.

<sup>(4)</sup> الرجع السابق.

<sup>(5)</sup> لفتاوى المعندية ، كتاب الكراهية ، الباب السادى عشر في زيارة القيور، ي م م ٣٥٠.

گیااس وقت وہ درخت وہاں موجود تھا، توجس کی زمین ہے اس کا درخت ہے وہ جو چاہے کرے ادر اگر وہ زمین بنجر تھی کسی کی ملک نہیں اور اگر ہوں بنجر تھی کسی کی ملک نہیں اور اگر ہوں کہ کسی کی ملک نہیں اور اگر ہونے کہ کسی کی ملک نہیں اور اگر تجرستان ہونے کے بعد کا درخت ہے اور معلوم ہے کہ فلال شخص نے لگایا ہے توجس نے لگایا ہے اس کا ہے گراہے یہ چاہیے کہ صدقہ کر دے اور معلوم نہ ہو کہ کس نے لگایا ہے بلکہ وہ خود ہی وہاں جم گیا ہے تو قاضی کو اس کے متعلق اختیار ہے اگر قاضی کی بیرائے ہو کہ درخت کئوا کر قبرستان پرخرج کردے تو کرسکتا ہے۔ (6)

مسئلہ ۲: بزرگانِ دِین اولیا وصالحین کے مزارات طبیبہ پر غلاف ڈالنا جائز ہے، جبکہ بیمقصود ہو کہ صاحب مزار کی ' وقعت نظرِ عوام میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں ان کے برکات حاصل کریں۔(7)



مزارير جادر يرهانا

<sup>(6)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والقابر، ج٢ يس ٢٢ ٢٠ م ٢٠٠٠ م

<sup>(7)</sup> روامحتار كماب الحظر والأباحة فصل في الليس ع و م 0990.

## الصال تواب

مسئلہ ا: ایصال تواب یعنی قرآن مجید یا درود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا تواب دوسرے کو پہنچ نا جائز ہے۔عبادت مالیہ یا بدنیہ فرض ونقل سب کا تواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے، زندوں کے ایصال تواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کتب فقہ وعقائد میں اس کی تصریح ذکور ہے، ہدایہ (1)اور شرح عقائد نسفی (2) میں اس کا بیان موجود

(1) انظر:العداية ، كتاب التج ، باب التج عن الغير ، ج ا م ١٥٨.

(2) انظر: شرح المعقائد النسفية ومبحث دعاء الاحياء للاموات ... إلى بس ١٥١.

اللى حضرت ، امام المسنت ، مجدود ين وملت الشاه امام احمد رضا خان عليه دحمة الرحمن فنادى رضويه شريف بيس تحرير فرمات بيس:

اس باب میں قول فیصل اور اجماع کلام ہیہ کے کہ سلمان ترووں کو تو اب پہنچا نا اور اجر بذیر کرنا ایک پہندیدہ اور شریعت میں مندوب امر ہے جس پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے ۔ اس میں کو درست قرار دینے اور اس کی رقبت ولد نے ہے متعنق حضور سید الا برار علیہ العسنوة والسلام ہے بہت می حدیثیں وارد ہیں ۔ جن میں ہے چھا احادیث امام علامہ محقق علی الا طلاق نے فتح ، بقدیر میں امام علامہ محق طلا ہیں اور فخر الدین زیلی نے نصب الراب میں امام علامہ جلال الدین سیوطی نے شرح العدور میں فاضل علامہ علی قاری نے مسلک محقہ طامی اور دوسرے حضرات نے دوسری کی بول میں بیان فر مائی ہیں ۔ اس محقق طلا بیا محقول ہیں بیان فر مائی ہیں ۔ اس محقق کا جو بے وقوف جابل یا محمراہ محقول ہیں ایسال تو اب زمان کے بدنہ بول میں محز لیت کا مجبور ایک کے بدنہ بول میں محز لیت کا مجبور ایک کے بدنہ بول میں محز لیت کا مجبور ایک کے بدنہ بول میں محتول ہیں جار مادیث کی محقول کی شہادت اور جمہور ایک کے برا میں اور محقول میں افراد میں کی اگر حفید کا غریب ہے اور اس پر بہت سے محققین شافیہ بھی تو اب بہنچنا قریب ہے اور اس پر بہت سے محققین شافیہ بھی تو اب بینچنا قریب مائی ہے مائی دونوں کو حام ہے ۔ بھی اگر حفید کا غریب ہے اور اس پر بہت سے محققین شافیہ بھی بیں دوروں اس بر بہت سے محققین شافیہ بھی بی داروں کی برجمور ہیں ہیں۔ بھی ایک دونوں کو حام ہے ۔ بھی اگر حفید کا غریب ہے اور اس پر بہت سے محققین شافیہ بھی بین دوروں کی برجمور ہیں ہیں بھی دوروں کی برجمور ہیں ہیں۔

ادر بہی سیجے ، رائے اور نفرت یافتہ مسلک ہے۔ پھر بدنی ومالی دونوں کو بھٹے کرنا اس طرح کہ قر آن بھی پڑھیں، صدقہ بھی کریں ، اور دونوں کا تواب مسمانوں کو پہنچا تھی، بیت کوشن اور مندوب کو مندوب کے ساتھ کیجا کرنائی توہے، ہر گز ان دونوں میں کوئی منافات نہیں، جیسے نماز کے اندر مصحف دیکھ کرتا وہ ت کرنے میں ہے، نہ بی شریعت میں اس جمع ہے منع وارد ہے جیسے رکوع و بجود میں قراوت قرآن سے متعلق ہے، پھراس کو ممتوع تھی رائے تھا کے دائر سے تدم باہر لانا ہے۔

الما جمة الاسلام محمر غزالي تدى سره العالى دراحياء العلوم قرمايد اذا لحد يحره الإحاد فهن اين يحوه المهجهوع وي وهمدو انست ان افراد المه بأحات أذا اجمته عت كأن ذلك المجهوع مباحاً عن (ايا احياء العلوم كتاب آ داب اسمع واوجد مكتبه ومطبعه الشهد الحسين قابره ٢ / ٢٧٣) (٢ يا حياء العلوم كتاب آ داب الساع والوجد مكتبه ومطبعه الشهد الحسيني تابره ٢ / ٢٧٣) ہے اس کو بدعت کہنا ہے وہر می ہے۔ حدیث ہے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے۔
حضرت سعدرضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا، انھوں نے حضورا قدیل سنّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا، کون سما صدقہ انصل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ انھوں نے کوآں کھودا اور میہ کہا کہ میسعد کی مال کے لیے ہے۔ (3) معلوم ہوا کہ زندوں کے انتمال سے مردوں کو تواب ماتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔

اب رہیں تخصیصات مثلاً تیسرے دن یا چالیہ ویں دن سیخصیصات نہ شرگی تخصیصات ہیں نہ ان کوشر کی سمجھا جاتا ہے، یہ کوئی بھی نہیں جات کہ اس دن میں ثواب پہنچے گا اگر کسی دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچے گا۔ بی محض رواجی اور عرفی بات ہے جو اپنی سہولت کے لیے لوگول نے کرر کئی ہے بلکہ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر نظرات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اکثر لوگول کے یہاں اس دن سے بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس کے ہوتے ہوئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ مخصوص دن کے سوا دوسرے دنوں ہیں لوگ نا جائز جانے ہیں، یہ محض افتر اسے جو مسلمانوں کے سر با ندھا جاتا ہے اور زندوں مر دوں کو ثواب سے محروم کرنے کی برکارکوشش ہے، پس جبکہ ہم اصل کی بیان کر پھے تو جزئیات کے احکام خود اس کلیے سے مخلوم ہوگئے۔

امام ججة ، داسلام محرغز الى قدس سره احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: جب الگ افراد حرام نہیں تو مجموعہ کہاں سے حرام ہوجائے گا!\_\_\_\_اور اس میں ہے: جب مباحات کے افراد مجتمع ہوں تو مجموعہ مجمی مباح ہی ہوگا (فناوی رضویہ ،جلد ۹، ص ۵۲۹ رضافہ وَ مُذَلِقُن ، لاہور) (3) سنن اکن داود ، کتاب الزکا ق ، باب فی فضل سعی الماء ، الحدیث : ۱۸۷۱ ، ج ۲، ص ۱۸۰۰ ، '

تحكيم الامت كي يحول

مرور الله الله المراه المراه المراه المراه المراه المراه المراه المراه المراه الله الله الله الله الله المراه المراه المراه المراه الله المراه المرا

سی بیں بیری تربے ریزمہ ہوں کے ایس ایو بکر صدیق ہے مسئلہ یو چھا کہ اگر اب ان کی طرف سے میں غلام آزاد کردول تو کیا آئیس تو اب سی لیننی میں نے حضرت قاسم ابن محمد ابن ایو بکر صدیق ہے مسئلہ یو چھا کہ اگر اب ان کی طرف سے میں غلام آزاد کردول تو کیا آئیس تو اب ما ص

ے ہوں ہی خدات قاسم نے منکہ نہ بتایا بلکہ منکہ کی دلیل بتادی۔ اس صدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے صدقہ و فیرات ونفل نماز کا تواب کسی کو بخشا سے حضرت قاسم نے منکہ نہ بتایا بلکہ منکہ کی دلیل بتادی۔ اس کا تواب پخش دیٹا بھی جائز ہے اور بیٹواب میت کوضرور پہنچا ہے۔ جائز ہے بول بی غدام ہونڈ کی آزاد کر کے اس کا تواب پخش دیٹا بھی جائز ہے اور بیٹواب میت کوضرور پہنچا ہے۔ جائز ہے بول بی غدام ہونڈ کی آزاد کر کے اس کا تواب پخش دیٹا بھی جائز ہے اور بیٹواب میت کوضرور پہنچا ہے۔ جہ میں ۲۱۸)

سوم یعنی جیجہ جوم نے سے تیسرے دن کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید پڑھواکر یا کلمہ طیبہ پڑھواکر ایصال تواب کرتے ہیں اور بھوا کر افراومساکین کو کھلاتے ہیں یاان ہیں اور بھوں اور اہل حاجت کو چنے ، بتاسے یا مٹھائیال تقسیم کرتے ہیں اور کھانا پکواکر فقراو مساکین کو کھلاتے ہیں ، پالا کے کھروں پر جیسے ہیں جائز و بہتر ہے ، پھر ہر بیخ شنبہ کو حب حیثیت کھانا پکا کرغر با کو دیتے یا کھلاتے ہیں ، پھر چالیسویں ون کھانا کھلاتے ہیں ، پھر چھ مہینے پر ایصال کرتے ہیں ، اس کے بعد بری ہوتی ہے۔ بیسب اسی ایصال تواب کی فروع ہیں اس میں واخل ہیں گر بیر مزور ہے کہ بیسب کام انجمی نیت سے کیے جا بھی نمائش نہ ہوں ، نمود مقصود نہ ہو، ور نہ نہ شاہ ہے سے ایسال تواب کے بیر ایصال تواب کی نیت سے کیے جا بھی نمائش نہ ہوں ، نمود مقصود نہ ہو، ور نہ نہ شاہ ہے سے نہ ایصال تواب ۔

بعض لوگ اس موقع پر عزیز و قریب اور رشته دارول کی دعوت کرتے ہیں، میدموقع دعوت کانہیں بلکہ مختاجوں فقیروں کو کھلانے کا ہے جس سے میت کو تواب پہنچے۔ اس طرح شب براءت ہیں حلوا پکتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے، حلوا یکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ بھی اس ایصال ثواب میں داخل۔

ہاہ رجب میں بعض جگہ سورہ ملک جالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا جھوہاروں پردم کرتے ہیں اور ان کوتقسیم کرتے ہیں اور ان کوتقسیم کرتے ہیں اور اُن کوتقسیم کرتے ہیں اور اُنواب مردوں کو پہنچاتے ہیں ہے بھی جائز ہے۔ اس ماہ رجب میں حضرت جلال بخاری علیہ الرحمہ کے کونڈے ہوں اور قانخہ دلا کرلوگوں کو کھلاتے ہیں ہے بھی جائز ہے، ہاں آیک ہوتے ہیں کہ جہاں کونڈ ہے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹے نہیں دیتے، یہ ایک لغو حرکت ہے۔ مگر یہ جاہلوں کا طریق ملل ہے، پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔

اس طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایصالی تو اب کے لیے پوریوں کے کونڈ ہے بھرے جاتے ہیں بیجی جائز گر اس میں بھی ای جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کررکھی ہے یہ بے جا پابندی کررکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈ ہے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستانِ عجیب ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پابندی ہے۔ اس موقع پر بعض لوگ اس کو پر مواتے ہیں اس میں جو بچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالی تو اب کریں۔

ماہ محرم میں دی ۱۰ دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ ودیگر شہدائے کر بلا کو ایصال اور ہے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روثی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلا وَ جائز ہے، ان کوجس طرح ایصال تو اب کرومندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل فادیتے ہیں، کوئی کھجڑا پکواتا ہے جو کار خیر کرواور تو اب پہنچا و ہوسکتا ہے، ان سب کو ناجا ترنہیں کہا جاسکتا۔ بعض جا ہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کر بلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی نے دوسروں کی فاتحہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہوسکت

ماه رئت الآخر کی گیار ہویں تاریخ بلکہ ہرمہینہ کی گیار ہویں کوحضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، ریم ایصال تواب کی ایک صورت ہے بلکہ توث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جنب بھی فاتحہ ہوتی ہے کس تاریخ میں ہو،عوام استے کیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔

ماه رجب کی چھٹی تاریخ بلکہ ہرمہینہ کی چھٹی تاریخ کوحضورخواجہغریب نوازمعین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالٰی عنه کی فاتحه بھی ایصال نواب میں داخل ہے۔اصحاب کہف کا توشہ یاحضورغوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا توشہ یاحضرت شیخ احمد عبدالحق زُدولوی قدس سرہ العزیز کا توشہ (4) بھی جائز ہے اور ایصال ثواب میں داخل ہے۔

مسکلہ ۲: عرس بزرگانِ دین رضی اللہ تعالی عنبها جمعین جو ہرسال ان کے دصال کے دن ہوتا ہے بیمبی جائز ہے، كهال تاريخ مين قرآن مجيدتهم كياجا تا ہے اور ثواب اون بزرگ كو پہنچايا جا تا ہے يا ميلا دشريف پڑھا ہا تا ہے يا وعظ کہا جاتا ہے، بالجملہ ایسے امور جو باعث تو اب وخیر و برکت جیں جیسے دوسرے دنوں میں جائز جیں ان دنوں میں بھی جائز

حضور اقدس منى الله تعالى عليه وسلم برسال كاول يا آخر مين شهدائ احدرضي الله تعالى عنهم كى زيارت كوتشريف کے جاتے۔ (5) ہاں بیضرور ہے کہ عرس کو لغو وخرا فات چیزوں سے پاک رکھا جائے، جابلوں کو نامشروع حرکات سے روكا جائے، اگرمنع كرنے سے بإزندآ كي توان افعال كامكناه ان كے ذمد

多多多多多

<sup>(4)</sup> یعنی کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا ، جو عرت کے دان تقلیم کیا جاتا ہے۔

<sup>(5)</sup> انظر: الدراكميخورللسيوطي، سورة الرعد، تحت الآية ٢٣، ٣٣، ٣٥، ١٣٠ ـ ١٣١.

# مجالس خير

مسكله ا: ميلا دشريف يعني حضور إقدى صلّى اللهِ تعالَى عليه وسلّم كى ولا دت اقدى كا بيان جائز ہے۔ اس كے من ميں اس مجلس بیاک میں حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ فالہ وسلم ) کے فضائل ومعجزات وسیر و حالات حیاۃ ورضاعت و بعثت کے وا تعات بھی بیان ہوتے ہیں، ان چیز وں کا ذکراحادیث میں بھی ہے اور قر آن مجید میں بھی۔اگرمسلمان اپنی محفل میں بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لیے بھل منعقد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وحد مہیں۔اس تجلس کے کیے لوگوں کو بلانا اور شریک کرنا خیر کی طرف بلانا ہے،جس طرح وعظ اورجنسوں کے اعلان کیے جاتے ہیں، اشتہارات چھپوا کرنقسیم کیے جاتے ہیں، اخبارات میں اس کے متعلق مضامین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وعظ اور جلسے ناجائز نہیں ہوجاتے ، اس طرح ذکر پاک کے لیے بلاوا دینے سے اس مجلس کو ناجائز و بدعت نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح میلا دشریف میں شیرین بانٹنائجی جائز ہے، مٹھائی بانٹنا بروصلہ ہے، جب میحفل جائز ہے توشیریٹی تعشیم كرنا جوايك جائز تعل تفااس مجلس كونا جائز نبيس كردے گا، يه كهنا كه لوگ اسے ضروري سجھتے ہيں اس وجہ سے ناجائز ہے یہ بھی غلط ہے کوئی بھی واجب یا فرض نہیں جانتا، بہت مرتبہ میں نے خود دیکھا ہے کہ میلا دشریف ہوا اور مٹھائی نہیں تقسیم ہوئی۔ اور بالفرض اے کوئی ضروری سجھتا بھی ہو، توعر فی ضروری کہتا ہوگا ندکہ شرعاً اس کوضروری جانتا ہوگا۔

اس مجلس میں بوتت ذکر ولادت قیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھتے ہیں علائے کرام نے اس قیام کوستحسن فرمایا ہے۔ کھڑے ہوکرصلاۃ وسلام پڑھنا بھی جائزہے۔

بعض ا کابر کواس مجلس پاک میں حضور اقدی صلّی اللہ نعالی علیہ وسلّم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگر چہ بیہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور (صلّی انڈرتعالٰی علیہ ڈالہ وسلم )اس موقع پرضرورتشریف لاتے ہی ہیں ،تکرکسی غلام پر اپنہ کرم خاص فرما تي ادرتشريف لائين تومستبعد تجي نبين-

مسئله ۲: مجلس میلاً دشریف میں یا دیگر مجانس میں وہی روایات بیان کی جائیں جو ثابت ہوں، موضوعات اور گڑھے ہوئے تھے ہرگز ہرگز بیان نہ کیے جاتھی، کہ بجائے خیر و برکت ایک باتوں کے بیان کرنے میں گناہ ہوتا ہے۔ مسکلہ سا: معراج شریف کے بیان کے لیے جلس منعقد کرنا ، اس میں واقعہ معراج بیان کرنا جس کورجبی شریف کہا

اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں اس کا ثبوت نہیں اور سیبھی ثابت نہیں کہ برہنہ پاستھے، لہذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم کی وفات کی تاریخوں میں مجلس منعقد کرنا اور ان کے حالات و فضائل و کمالات ہے مسمانوں کو آم گاہ کرنا بھی جائز ہے، کہ وہ حضرات مقتدایان اہلِ اسلام ہیں، ان کی زندگی کے کارنا ہے مسلمانوں کے لیے مشعل ہدایت ہیں اور ان کا ذکر باعث خیر و برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔

مسئلہ ۲: رجب کی ۲۷ و ۲۷ کوروز ہے رکھتے ہیں، پہلے کو ہزاری اور دومرے کو کھی کہتے ہیں ایعنی پہلے ہیں ہزار روزے کا ثواب اور دوسرے میں ایک لا کھ کا ثواب بتاتے ہیں۔ان روزوں کے رکھنے ہیں مضایقہ نہیں، تکریہ جوثواب کے متعلق مشہور ہے اس کا ثبوت نہیں۔

مسئلہ کے:عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور وا تعات کر بلا بیان کرنا جائز ہے جبکہ روایات صیحہ بیان کی جائیں، ان واقعات میں صبر وخل رضا وتسلیم کا بہت مکمل ورس ہے اور پابندی احکام شریعت وا تباع سنت کا زبر دست عملی شوت ہے کہ دین حق کی حقاظت میں تمام اعزہ و اقربا و رفقا اور خود اپنے کو راہ خدا میں قربان کیا اور جزع وفزع کا نام بھی نہ آنے دیا، مگر اس مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا بھی ذکر خیر ہوجانا چاہیے تا کہ اہل سنت اور شیعوں کی مجالس میں فرق و

ب سے بین ۔ تعزیوں کے اندر دومصنو کی قبریں بناتے ہیں، ایک پرسبز غلاف اور دومری پرسرخ غلاف ڈاستے ہیں، سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی القد تعالٰی عنہ کی قبر یا شبہ قبر بتاتے ہیں اور دہاں شربت مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلواتے ہیں۔ یہ تصور کرکے کہ حضرت ا، م ی لی مقام کے روضہ اور مواجہہ اقدی میں فاتحہ دلارہے ہیں پھر بہتعزیے دسویں تاریخ کومصنوی کر بلا میں لے جاکر دنن کرتے ہیں گویا ہیہ جنازہ تھا جسے دنن کرآئے پھر تیجہ دسوال چالیسوال سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہرا یک خرافات پر مشتمل ہوتا ہے۔

حفزت قاسم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی منہدی نکالتے ہیں گویا ان کی شادی ہورہی ہے ادر منہدی رچائی جائے گی اور اس تعزید داری کے سلسلہ میں کوئی پیک (لینی قاصد، پیغام رسال) بنتا ہے جس کے کمرے تفکر و بندھے ہوتے ہیں گویا پر حضرت امام عالی مقام کا قاصد اور ہرکارہ ہے جو یہاں سے خط لے کر ابن زیاد یا پر بدکے پاس جائے گا اور وہ ہر کاروں کی طرح بھاگا کھرتا ہے۔

سمی بچہ کوفقیر بنایا جاتا ہے اوں کے گلے میں جھونی ڈالتے اور گھر گھراس سے بھیک منگواتے ہیں، کوئی سقہ (لینن پائی بھر کر لانے والا) بنایا جاتا ہے، جھوٹی کی مشک اس کے کندھے سے لئتی ہے گویا بیدریائے فرات سے پائی بھر کر لائے گا، کسی علّم پر مشک لئتی ہے اور اس میں تیرانگا ہوتا ہے، گویا بید حضرت عباس علّم دار ہیں کہ فرات سے پائی لارہے ہیں اور یزیدیوں نے مشک کو تیر سے چھید دیا ہے، اس قسم کی بہت تی باتیں کی جاتی ہیں بیسب لغوو خرافات ہیں ان سے جرگز سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ خوش نہیں بیتم خورخور کرو کہ انھوں نے احیائے دین وسنت کے لیے بیدز بردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو بدعات کا ذریعہ بنالیا۔

بعض جگہ ای آخر ہے داری کے سلسلہ میں براق بنایا جاتا ہے جو عجب شم کا مجمعہ ہوتا ہے کہ پچھ حصہ انسانی شکل کا ہوتا ہے اور پچھ حصہ جانور کا سا۔ شاید بہ حضرت امام عالی مقام کی سواری کے لیے ایک جانور ہوگا۔ کہیں دلدل بنتا ہے ، کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں، بعض جگہ آ دمی ریچھ ، بندر ، نگور (1) بنتے ہیں اور کو دتے پھرتے ہیں جن کو اسلام آنو اسلام انسانی تہذیب بھی جائز نہیں رکھتی ایسی بری حرکت ، اسلام ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ افسوس کہ مجبت اہلی بیت کرام کا دعویٰ اور ایسی بے جاحرکتیں ہے واقعہ تھا رے لیے تھیجت تھا اور تم نے اس کو کھیل تماشہ بنالیا۔

اس سلیلے میں نوحہ و ماتم بھی ہوتا ہے اور سینہ کوئی ہوتی ہے، اتنے زور زور سے سینہ کو سنتے ہیں کہ ورم ہوجاتا ہے،
سینہ سرخ ہوجاتا ہے بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور تھیر ایوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔ تعزیوں کے
سینہ سرخ ہوجا تا ہے بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور تھیر ایوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔ تعزیوں کے
ایس مرشیہ (2) پڑھا جاتا ہے اور تعزییہ جب گشت کو لگاتا ہے اس وقت بھی اس کے آگے مرشیہ پڑھا جاتا ہے، مرشیہ میں

<sup>(1)</sup> ایک تم کابندرجس کامند کانا اور دُم کمی ہوتی ہے ، بیام بندرے زیادہ طاقور ہوتا ہے۔

<sup>(2)</sup> اعلى معرت الأم المسنت مجدودين وطمت الثاوام الحمد رضا خالن عليه رحمة الرحمن فأوى رضوية ثريف من تحرير قرمات ثل : ميت پر چل كردونا جزع فزع كرنا حرام بخت حرام به، رسول الشعلى الله تعالى عليه وبلم فرمات إلى: الثنتان في الناس هما بهم كفر في النسب والدياحة . روانا مسلم عين ابي هرير قارضي الله تعالى عنه و روانا ابن حيان والحاكم ...

## غلط واقعات نظم کیے جاتے ہیں، اہل بیت کرام کی ہے حرتی اور ہے مبری اور جزع فزع کا ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ اکثر

وزاد اشع الجبیب لوگوں میں دویا تین کفریل کی کے نسب پر طعنداور میت پرلوحہ (امام مسلم نے اس کو حفرت ابو ہردیرہ رضی انقہ تعالی عند کے حواسلے سے روایت کیا این عبان اور حاکم نے بھی اس کوروایت کیاہے گرحاکم نے بیاضافداور کر ببان بھاڑ تا۔ (ت) (۲ہے مسلم کتاب الا بمان باب اطلاق اسم الکفر علی الفعن فی النسب قد بی کتب خانہ کراجی ا / ۵۸)

اور قره ت بين ملى الله تعالى عليه وسلم:

صوتان ملعونان في الدنيا والأخرة مزمار عندنعية ورنّة عنداليصيبة رواة اليزار سيعن انس رضي الله تعالى عنه بسند صيح.

ووآ وازوں پر دنیاوآ خرت میں لعنت ہے، نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے دقت چلانا (محدث بزار نے اس کو پیج سند کے ساتھ حصرت انس رضیٰ اللہ تعالٰی عنہ کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ت)

(۳۷ \_ کشف الاستار عن زوا کدالبزار کتاب البنائز باب ماجاء فی النوح مؤسسة انرساله بیردت ا / ۳۷۷) اور فرمات بین صلی الله تعالٰی علیه دسلم:

النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم الفيمة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب روالامسلم العن ابي مالك الاشعرى.

چلا کرروئے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی ہوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا گرتا ہوگا اور سمجلی کا دو پرد۔ (۱، مسلم نے اسے ابو ہا لک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ت)

(ا میج مسلم کیا ب ابرنا کرفعل نی الوعید للٹا بحۃ الحج قدی کتب فانہ کرا ہی السمام کیا ب ابرنا کرفعل نی الوعید للٹا بحۃ الحج قدی کتب فانہ کرا ہی السمام کیا ب ابرنا کرفعل نی الوعید للٹا بحۃ الحج قدی کتب فانہ کرا ہی السمام کی ب

اورا یک روایت میں ہے: قطع الله شیاباً من قطو ان وحد عامن لهب النار دوالا ابن ماجة عنه ٢ ۔ الله تعالی اے گندهک کے کپڑے پہنائے گا اور او پر سے دوزخ کی لیٹ کا دوپشاڑھائے گا۔ (این ماجہ نے اس کوابوما لک اشعری رضی الله تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت) (٢ \_ سنن این ماجہ ابواب ماجاء فی البخائز، باب فی النبی عن النیاحة انتجا ایج ایج سعید کمپنی کرا پی ص سمالا) ایک حدیث عیں ہے رسول الله علی الله تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان طؤلاء الدوائح يجعلن يوهر الفيهة صفيان في جهده صف عن يمينهم وصف عن يسارهم فينبعن على اهل الذار كما تنبح الكلاب. رواة الطبراني س في الاوسط عن الي هويرة رضى الله تعالى عنه يناول سي واقالطبراني سي في الاوسط عن الي هويرة رضى الله تعالى عنه ينو حدكرة واليال قيامت كون جبتم بن ووضي كى جائي كي دوز خول كوائي بالي وبال اليه بمؤلم كى جيه كتيال بمؤلم إلى وزخول كوائي بالي وبال اليه بمؤلم كى جيه كتيال بمؤلم إلى وزخول كوائي بالي وبال اليه بمؤلم كي عنه كتيال بمؤلم إلى منه واليال في المرافي في كتيال بمؤلم الدول المرافي الله تعالى عنه كوالد من وايت كيام منه الموافي المرافي الله المرافي والدول العارف رياض الله المرافي الله المرافي الله المرافي والدين من منه منه المعارف رياض المرافي المرافي المرافي المرافي الموافي المرافي الم

مرئير(3) رافضيوں ي كے ہيں، بعض ميں تَبَرُّ الجي بوتا ہے مگراس رو ميں تي بھي اے ہے تكلف پڑھ جاتے ہيں اور انص ان كاخيال بمى تبين ہوتا كركيا پڙھدے اين، يدسب ناجائز اور گناہ كے كام اين-

مسكله 9: اظهار عم كے ليے سركے بال جميرتے ہيں، كيڑے بھاڑتے اورسر پر خاك ڈالتے اور بھوسا اڑاتے ہیں، یہ جھی تاجائز اور جابلیت کے کام بیں، ان سے بچتا نہایت ضروری ہے، احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے۔ مسلمانوں پرلازم ہے کہ ایسے امورے پر میز کریں اور ایسے کام کریں جن سے الله (عز دجل) اور رسول صلی الله تعالی

رسول التُدملي التُدتع في عليه وسلم قر مات بين:

انأبر ممن حلق وسلق وخرق. رواة الشيخان اعن ابي موسى الاشعرى رجمه الله تعالى.

میں بیزار بول اس سے جو بعدرا کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے (بخاری دسلم نے حضرت ابومویٰ اشعری رحمہ الله تعالی کے حوالہ سے اسے روایت کیا۔ ت) (استحے مسلم کاب الا میان باب تحریم ضرب الحذود قدیکی کتب خاند کرا ہی ا / ۰ م) اورفر مائة الله ملى الله تعالى عليدهم:

الاتسمعون أن للهلايعدّب بدمع العين ولابحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشأر الى لسأنه أوير حم وأن الميت يعذُّب ببكاء اهله عليه روياة عن ابن عمر عر ضى الله تعالى عنهماً.

ارے سنتے تیس ہو پیک اللہ نہ آنووں سے رونے پر عذاب کرے ندول کے قم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کرے فرمایا) ہال اس پرعداب ہے۔ یارج فرائے اور چیک مردے پرعذاب ہوتاہے اس کے محروالوں کے اس پرفو حدکرنے سے۔ (اس کو بخاری وسلم نے حضرت عبدالله ابن عمروض الله تعالى عثما مدوايت كياب-ت)

( المسلح بخاری کماب البمائز باب الباکا وعندالریش قد یی کتب خانه کراچی ا / ۱۲۳)

عالمكيري من جامع المعمر ات ہے:

النوح العالى لا يجوز والهكاء معرقة القلب لاياس به سي

بلندا واز سے رونا اور بین کرنا (اسلام میں) جائز نہیں لیکن بغیر آواز کے رونا اور آفسو بہانا ممنوع نہیں۔(ت)

("\_فَقَوْ كَا مِنْدِيةٍ كَمَابِ اِلْعِلَوْةِ الْفِصِلِ السادَى نُورانى كتب خانه پيثه در ا / ١٢٤)

در مخارش ہے:

لاتصح الاجارة لاجل المعاصى مثل الغناء والنوح والملاهى الم

عمنا ہون پراجارہ (مزدوری کرنا) درست تیل، گانا بحانا رونا پیٹمنا یہ افعال گناہ این، وانشہ تعالی اعلم (ت)

(٣\_درمختار كماًب الاجاره فاسده مطبح محبتيا كي ديلي ٢ /١٤٩) ( فأوي رضوبيه ، جلد ٣٨٣ ، ٨٨٨ ، ٨٨٣ رضا فا ؤنذيش ، لا هور )

(3) لینی وہ تم جس میں شہدائے کربلا کے مصاحب اور شہادت کا ذکر ہو۔

علیہ وسلم راضیٰ ہوں کہ بہی نجات کا راستہ ہے۔

مسئلہ ۱۰: تعزیوں اور علم کے ساتھ بعض لوگ لنگر لٹاتے ہیں یعنی روٹیاں یا بسکٹ یا اور کوئی چیز او نجی جگہ سے بیسیئتے ہیں یہ ناجائز ہے، کہ رزق کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے، یہ چیزیں بھی ٹالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لو نے والوں کے پاؤں کے بیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کیل کر ضائع ہوتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر نقرا کو الوں کے پاؤں کے بیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کیل کر ضائع ہوتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر نقرا کو تقسیم کی جائمی تو ہے حرمتی بھی نہ ہواور جن کو دیا جائے آھیں فائدہ بھی پہنچے، گروہ لوگ اس طرح لٹانے ہی کو اپنی نیک نامی تصور کرتے ہیں۔

多多多多多

# آ داب سفر (1) کا بیان

حديث ا: سيح بخارى ميں كعب بن مالك رضى الله تعالى عنه سے مروى ، كه نبى كريم صلى الله تعالى عليه وسلم غزوه تبوک کو پنجشنبہ کے روز (بیعنی جمعرات کے دن)روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن ردانہ ہونا حضور (صلی الند تعالٰی علیہ کالم وسلم) كو پسند تفا\_(2)

(1) سنرے متعلق بہت ی باتیں حصہ ششم میں بیان کی گئ ہیں۔ دہاں سے معلوم کریں۔

(2) تشخيح البخاري، كمّاب الجعاد، باب من ارادغز و قد. . إلّخ ، الحديث: ٢٩٥٠، ج٢٩ م ٢٩١٠.

### عیم الامت کے مدنی پھول

ا \_ آپ وہ بن کعب ابن مالک ہیں جوغز وہ جوک میں شریک نہ ہوسکے تھے جس پر آپ کا بائیکاٹ کمیا تھا، پھر سور ہ تو ہہ میں آپ کی تو ہہ تیول ہونے بائیکاٹ کھلوائے کا ذکر ہے، بڑی ہی شان کے مالک جی اللہ تعانی نے آپ کومیاد قیبن جس سے فرمایا ہے کہ ہم مسمالوں کو تھم ديا" كُوْنُوامَعَ الصَّدِيِّيْنَ"-

٢ \_ جنوك غير منعرف بي علمية اوروزن تعلى وجد ، بوك ب بناب بمعنى بإنى كاجوش مارناككرى وغيره ريئ كى وجد ، شام كايك شركانام تبوك بيدية تير تبوك كے او پر سے بوائى جہازے كزرابد مديند منوره سے خيبر ايك سوسا ٹھ ميل ہے اور خيبر سے پانچ سوميل تبوك ہے،اس زبانہ میں مدینة منوروے تبوك ایك ماہ كے فاصله پرتھا،غز وہ تبوك مير میں ہوا اور بيرحضور بنور كا آخرى غز وہ ہے۔ (از مرقات) فقير نے خیبر کی زیارات کی جیں اب حجاز کی مرحد مقام مان تک ہے، مان تبوک سے تقریبًا دوسومیل ہے اور مان سے مقام عمان تین سومیل • ے، عمان اردن كا دار الخلافدے، عمان م ملى بيت المقدى ب جے اب قدى كتے إلى بيت المقدى قلسطين ملى ب-

س یا توسفر جہاد کے لیے جمعرات پندفرہائے ہتے یا ہرسفر کے لیے۔خیال رہے کہ چند وجوہ سے جمعرات کوسفر کے لیے پہند فرمایا مين: ايك يدك جعرات مبارك دن ہے كداى من بندول كے الخال باركاو الى من وثي بوستة بين، بہتر يد ہے كملى ج كى ابتداءاس دن ے ہو۔ دوسرے مید کہ جعرات ہفتہ کا آخری دن ہے۔ تیسرے مید کہ جعرات جعد کا پروی ہے کداس کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ پوتے مید کہ جعرات کوعر نی می خمیس کہتے ہیں تو اس دن روا کی میں نیک فال ہے۔ یا نچویں سے جعرات کوٹمیس کہتے ہیں جوٹمیس بمعنی یا پنج سے بتا ہے اور ننیمت سے اللہ رسول کے لیے تمس بی نکالا جاتا ہے اللہ تعالٰی تمیس کی برکمت سے تمس والی تنیمت عط قرمائے۔ خیال رہے کہ سفر کے لیے ہفتہ، سوموار اور جعرات تہایت ہی مبارک ہیں جوکوئی ہفتہ کے دن سورج تکلتے ہے پہلے ستر کونکل جائے ان شا واللہ کا مباب اور بامراد والیس موكا\_ (ازمر قات واشعه مع زيادة) مكر خيال رب كه اسلام مين كوني وان يا كوني ساعت منحول نبيس بال بعض دن بابر كت بير\_

(مراة المناجع شرح مثلُوة المصاحى، ج٥، ٩ ٨٢)

صديث ٢: ترندي و ابو داود سنے مُحَرِّر بن وَ وَاعَه رضى الله نعالى عندست روايت كي ، كه رسول الله ملى الله تعالى عاب وسلّم نے فرمایا: البی ! تومیری امت کے لیے سے میں برکت دے اور حضور (صلّی اللّٰد تعالی علیہ ڈالہ وسلم ) جب سریہ یالشکر مجيجة توضيح كي وقت مين تجيجة اورضَحُرُ رضى الله تعالى عنه تاجر تھے، يدا پئى تجارت كا مال مبح كو بجيجة ، يدمها حب خروت ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو کمیا۔ (3)

حدیث ساز سی بخاری میں ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے مروی ، کدرسول الله صلّی الله تعالی عدیدوسلم نے فر میا: تنهائی کی خرابیوں کوجو پھھ میں جانتا ہوں ، اگر دومرے لوگ جائے تو کو کی سوار رامت میں تنها نہ جاتا۔ (4)

(3) سنن أكي داود ، كمّاب الجعاد ، باب في الابتكار في أسغر ، الحديث: ٣٦٠٦ ، ٣٣٥٥.

### عليم الامت كے مدنى كھول

ا \_ آ پ کا نام صخر این عمرواین عبدالله این کعب از وی ہے،آپ صحالی ہیں، طائف ٹیل قیام رہا، شار الل تجازے ہے۔ (مرقات اشعه ) ٢ \_ يعنى ميرى امت كے تمام ان ديني وونياوى كامول ميں بركت دے جوده مج سويرے كياكرے جيے سفرطلب عم تجارت وغيره -سے بعن حضور کی دعا وہ تھی جوامجی بران ہوئی اور عمل بیر تھالبد احضور کے دعاد عمل سے بیرونت برکت والا ہے۔ س یعنی سحابہ کا تجربہ بھی اس کے متعلق ہو چکا ہے کہ وہ معزات اس سنت پر مل کی برکت سے بہت فائدے افعا چکے ہیں۔ فقیر نے مجمی تجربه كميا كرمنج سويرست كاموس بيس بهت بركت ہے۔ بعض علماء فرماتے ہيں كہ جو طالب علم مغرب دعثاء كے دوران اور فجر كے دنت محنت كرے كھر عالم ندينے تو تتجب ہے اور جو طالب علم ان دو وقتول بي محنت ندكرے اور عالم بن جاوے تو مجى جمرت ہے۔ ۵ \_ ابن ماجد ف بروایت حضرت ابو بریره روایت کی الی میری امت کے جعرات کے دان منع کے وقت کے کامول میں برکت وے۔(مرقات)(مراة المناجي شرح مشكوة المصابع، ج٥٥،٥٠٠)

(4) صحيح ابخاري الماب الجعاد، إب السير وحده، الحديث: ٢٩٩٨، جم ١٠٩٠٠م.

### تحکیم ارامت کے مدنی کھول

ا به بن و دنیا وی دونول نقصان به دینی نقصان توبه که اکیلا آ دی سفر پیل جماعت نبیس کرسکتابه و نیاوی نقصان میه که اسکیله میں وحشت مجمی هوتی ہے، سفر کے ضرور یات بھی پورے نہیں ہوتے میاری میں تو بہت ہی تکیف ہوتی ہے، اگر موت واقع ہوجائے تو کوئی وطن میں خبر پہنچانے

۲\_ یعنی اگر اسمیے سنرکرنے کے تنصانات کما حقہ معلوم ہوں تو پیدل تو کیا سوار مجی اسکیے سنرکرنے کی جرات نہ کرے لہذا اس میں پیدل کو السميع سنر كرنے كى اجازت نبيں ہے۔ تحيال رہے كدأس زمانہ بيل داستے پر ائن شہ تتے السيع سنرتہايت تحطرناك تعاباب ريل ہوائى جہاز موٹروں کی وجہہ دوخطرے نہیں ہیں لہذااب احکام نرم ہوں ہے، نیز رات کا اسکیے سفراس زیارہ خطرناک تھا وہاں یہ شل مشہور . منتى البيل اخفى با وين اس ليخصوصيت سيه دات بى ين سفر كاذكر جوا (مراة المناتج شرح مشكَّوة الصابيع، ج٥، م ٧٨٧) صدیث سن امام ما لک و ترفزی و ابو داود بر دایت عمر و بن شعیب عن ابیدی جده روایت کرتے بیل که دسول الله من الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: ایک سوار شیطان ہے اور دوسوار دوشیطان بیل اور نین جماعت ہے۔ (5) صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا: ایک سوار شیطان ہے اور دوسوار دوشیطان بیل اور نین جماعت ہے۔ (5) حدیث ۵: ابو داود نے ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کی، که دسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نم من بول تو ایک کوامیر یعنی اینا سردار بتالیں۔ (6)

رہ یہ بہ رسی سی میں ہوں و ایک و ایر سی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ مائی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیث ۲: بیم شی نے سُہُل بن سَعَد رضی اللہ تعالٰی عند سے روایت کی، کہ رسول اللہ مائی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں توم کا سروار وہ ہے جوان کی خدمت کرے، جوشن خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا سمی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔ (7)

(5) سنن التربذي، كتاب الجعاد، باب ما جاء في كربعية أن يبافر الرجل وحده ، الحديث: ١٦٨٠، ٢٥٢، ١٢٥٠. كا ٢٥٠، كا ٢٥٠ م

ا یعنی بینگل میں اکیلا مسافر آفات کے زخہ میں ہوتا ہے ، نماذ باجماعت سے محردم ہے ، ضرودت کے دفت اسے مددگار کوئی ند ملے گا ، بلا ڈِل آفتوں کے خطرے میں ہے خصوصا اس زبانہ پاک میں جب کہ داستے پر خطر ہتے اب اس اس کے زبانہ ہیں ہمی رین کے ڈبہ میں اسکیے سفر کرنے والے چلتی ٹرین میں لٹ سمجے حتی کہ حکومت نے انٹر کلاس کی زبانہ سوار یوں کوا جازت دی کہ دو رات میں اپنی تفرڈ کلاس کی سبیلی کواپئے ساتھ انٹر میں بٹھا سکتی ہیں سرکاد کے فربان بمیشہ ہی مغید ہیں۔

م \_ یعنی دومسافر مجی آفات کے تطرے میں ہیں کدا گرایک بیار ہوجائے تو دوسرائے یارو مددگار دوجائے۔

سی یعنی تمن مسافر ہیں جنہیں سمجے معنی میں قافلہ کہا جادے۔رکب اسم جمع ہے جینے نفر اور رصط اور صحب اس نے ارشاد ہوا کہ جہ عت پر انٹہ کا ہاتھ (رحمت) ہے۔اس فرمان عالی میں بھی بڑی سمتیں ہیں سفر بھی کسی کی رضا فضا واقع ہوجائے تو ہاتی اور دوآ سانی ہے اسے سنجال سکتے ہیں۔(مراة الدناجے شرح مفکزة المصافح من ۵۹ میں ۸۰۴)

(6) سنن أي داود، كمّاب الجمعاد، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، الحديث: ٢٦٠٨، ج٣٦، سا٥.

### عكيم الامت كمدنى يحول

ا یعنی اگر مسافر تین یا زیادہ ہوں تو انظام قائم رکھنے کے لیے اپ شاک اور تجربہ کارکوا بنا سردار بنا کی جو ہر چیز کا نظام دی گھا اور باتی ساتھیوں کا در کھا اور باتی ساتھی اس سرداد کو چاہے کہ اپ کو ان ساتھیوں کا حاکم نہ سمجھے بلکہ خادم تصور کرے بخارتجی وہ بی پڑھائے جیسا کہ بڑاؤ نے بروایت مصرت ابو ہر یرہ مرفوعا روایت کی کہ جبتم چند آدی ساتھیوں کا سنرکروتم میں سے بڑا تاری (عالم ) تمباری امامت کرے اور جب وہ تمباری امامت کرے آو وہ بی تمہارا امیر وسردار ہے۔ (مرقات) سنرکروتم میں سے بڑا تاری (عالم ) تمباری امامت کرے اور جب وہ تمباری امامت کرے آو وہ بی تمہارا امیر وسردار ہے۔ (مرقات) (مراة المتانی شرح مشکوة المصانی ، ج۵ بی د۸۰۵)

(7) شعب الايمان، بب في حسن الخلق، فعل في ترك الغفب، الديث: ١٥٠٠٨، ج١٠، م ١٩٠٠.

حدیث 2: سی بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عنداب کا مکڑا ہے، سونا اور کھانا پینا سب کوروک دیتا ہے، لہٰذا جب کام پورا کر لے جلدی گھرکو واپس ہو۔ (8)

## حكيم الامت كي مدنى محول

ا بِ آبِ سکے حامات بارہا بیان ہو چکے ہیں کرآپ کا نام پہلے حزن تھا حضور انور صلی الله علیہ وسلم نے آپ کا نام مہل رکھا،آپ ساعدی ہیں،انصاری مدنی ہیں،خود مجی محافی ہیں خود آپ کے والد سعد مجی محالی ہیں،حضور صلی اللہ علیہ دسلم کی و فات کے وقت آپ سولہ سالہ ہتھے مچر کانی عمر پائی او اکیانو ہے ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی،آپ مدینہ پاک کے آخری صحابی ہیں،آپ کی وفات پر مدینہ پاک صحابہ سے خال ہو گیا۔ (اشعد)

۲ \_اس فرمان عالی کی دوشرجیں ہوسکتی ہیں:ایک ہے کہ سفر میں جواپنے ساتھی مسافردن کا امیر ہے وہ ان کا حاکم نہ ہے بلکہ فادم ہے کہ ا پنے آرام پراپنے ساتھیوں کے آرام کومقدم رکھے اور ان کی ظاہر کی وائدرونی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے اس صورت میں ہی خبر جمعنی امر ہے۔ دوسر سے بیر کہ سفر میں جو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرے وہ اگر چہ بظاہر معمولی ہے مگر درحقیقت ان سب کا سردار ہے شرف خدمت سے ہے نہ کہ فقط نام سے۔ یہاں مرقات نے فر ما یا کہ ایک سفر ہیں مفترت عبداللہ مروزی کے ساتھ ابوعلی نے سفر کیا حضرت عبدالله امیرسغریخ تو آپ اکثر ابوعلی کا سامان بھی اپنی پشت پر اٹھاتے بارش ہوئی تو ابوعلی پرکمبل تان کر کھٹرے ہو گئے ہو چھا عمیا کہ بیکیا فرما یا کدامیر سفر سے میدی فرائض منصبی بیں ہے ہاں حدیث یاک پر مل-

س یعنی سفر جہاد دغیرہ میں جو تھی اپنے ساتھیوں کی خدمت کرتا رہے گا وہ ان سب نمازیوں وغیرہم سے بڑھ جادے گا ان لوگوں کا کوئی عمل اس خدمت سے نہیں بڑھ سکتا ہاں جوان میں ہے راہ خدا میں شہید ہوجائے گا وہ شہادت اس خدمت سے بڑھ جائے گی۔ بیقر مان عالی عقل سے بھی بالکل مطابق ہے کیونکہ اس سفر میں ریے خدمت کرنے والا ٹماز وغیرہ سارے کام دوسرول کی طرح کرے کا تکر خدمت ریے کرے مح دوسرے ندکریں مے تو اس کاممل زیادہ ہوالبذ ااس کا درجہ دانواب بھی زیادہ ہوتا جاہیے۔

س اس حدیث کوحا کم نے اپنی تاریخ میں ابن ماجہ نے حضرت ایوقادہ سے خطیب نے حضرت ابن عمیاس سے بھی روایت کیا۔ (مرقات) (مراة المناجع شرح مشكوة المعانع، ج٥، ص١٩)

(8) صحيح مسلم، كمّا ب الا مارة ، باب إسفر قطعة من العذاب . . . إلى الحديث: 24 ا\_(1922) يم ١٩٣٠ . و

حكيم الامت كيدني محول

ا پہاں عذاب سے مراد تکلیف وہ ہے نہ کہ مزا کیونکہ بعض سنر تو تو اب ہیں جیسے سنر جہاد ،سنر حج ،سنر طلب علم وغیر ومکر بیر سارے سنر تکلیف ده ضرور ہیں جن میں وہ تکالیف ہوتی ہیں جوآ کے مذکور ہیں۔

م یعنی عمومًا سفر میں انسان وقت پر کھانے ،وفت پر مونے ،وفت پر باجماعت نماز گھر کی طرح نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اب بھی بید و مکھا جاتا ے اگر چاب ریل بنس بیوائی جہازوں کے سفر میں بڑی آسانیاں ہو ہی ایں۔ ہے اگر چاب ریل بنس بیوائی جہازوں کے سفر میں بڑی آسانیاں ہو ہی ایسا۔

عديث ٨: مح مسلم من ابو ہريره رضى الله تعالى عند عدموى، كدرسول الله سنى الله تعالى عليه وسلم في فرمايا: بب رات می منزل پر انزوتو راسته سے فا کر مغمرو، که وه جانورول کا راسته ہے اور ذہر کے جانورول کے تغیر نے کی

صدیث ٩: ابو داود سنے ابوہر یرہ رضی اللہ تعالی عندے روایت کی، کدرسول اللمسلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ۱ یا زمانو رو ل کی چیفول کومنبر نه بناؤ کینی جب سواری رکی ہوئی ہوتو اس کی چینے پر جینے کر باتیں نہ کردہ کیونکہ امند (عزوجل) نے سواریوں کوتمعارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہتم ان کے ذریعہ سے ایسے شدروں کو پہنچو، جہاں بغیمر مشقت تفس تبیں پہنچ سکتے ہتے اور حمعارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے، اس پر اپنی حاجتیں بوری کرولیعنی باتیں

سے بہمہ کے معنی تیں بنوغ البمتہ اور وجمعہ سے مراوا پٹی سفر کی جبت ہے لیخن جس طرف سفر کر کے تمیا تفا توجس مقصد کے لیے تمیا نفا سفر میں دومقصد بورا بوجائے۔(مرقات)

سے تاکہ نماز کی جماعتیں حقوق کی ادائیگی اچھی طرح ہے ہوسکیں بعض علاء نے فرمایا کد دنیادی سفردں کے لیے بیفرمان ہے۔سفریج و سغرجها دوفيره كاليظم نيس مدينه منوره يا مكمعظمه من جنن حاضري نصيب بوجائ بهتر باس لي يهال محمة فرهايا بهمه كهنته بل دنياوي ضرورت وحاجت کو، نقیراس کوترج ویتا ہے، حاکم دبیق نے بردایت حضرت عائشہ بجائے نہمتہ کے حجہ روایت کی لیعن حج سے فارغ بوکر جلد نوٹو جیسا کدمرقات میں ہے مرید بیتہ آخرید بیتہ بی ہے دہ تو ہرمؤمن کا دیس ہے پردیس ہے بی نہیں جبیما سکون قلب اداءعبادات میں وہال ميسر بوتا ہے محريس ميسرئيس بوتا۔ (مراة المناجي شرح مشكوة المصابح من ٥٥ مس ١٩٣٧)

(9) الرجع السابق، باب مراعاة مصلحة الدواب... إلخ والحديث: ١٩٣٨) بم ١٣٣٠.

### عيم الامت كمدنى محول

اسعوستد بنائ تعويس موني من تعويس كمنى جي مسافركا أخرى دات من آرام كرى، يهال بطريق تجربه مطلقا دات می آرام کرنا مراد ہے اول رات میں ہو یا آخر رات می جیما کرآئندہ وجد بیان قرمانے سے معلوم ہور ہا ہے۔ بداحکام استخیالی ہیں بطور

۵۔ دواب سے مراد مسافروں کے جانور ہیں جوام سے مراد زہر ملے جانور سانپ بچھو دغیرہ بہر حال راستے اور گزرگاہ بیں اتر نامخمبرنا تکلیف دو بھی ہے تعرناک بھی۔مرقات نے بہان فر مایا کہ تعریس سے مراد مطلقا انر ناہے رات میں ہو یا دو پہری میں۔

۲ کے نون ، قاف ، ی جمعنی بڈی کی جنگ بعنی اس ہے پہلے سفر تم کر کے گھر پین جاؤ کہ جانوروں کی ہڈی کی مینک فتم ہوجائے اور و لیے ہوکر تمك رہيں۔ بعض شارمين نے نقب ب سے روايت كى ہے بمعنى اونث كے يا وَل كا إِكا ہوجانا ليتى ان كا يا وَل إِكا يرْ جانے سے يہيے كھر بہنچ ج و جب بعی مطلب و و ای ب بعض لوگول نے نقب بمعنی واستہ کیا گریہ قلط ہے کہ پرمطلب بی سرح نہیں بنا۔

(مراة المناجيج شرح مشكوة المعمانيع، ج٥ بس ٩٩)

کرنی ہول تو زمین پر اتر کر کرو۔ (10)

حدیث ۱۰: ابو داود نے ابوتعلیہ حضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ، کہلوگ جب منزل میں اُڑتے تو متغرق کھم سے رسول اللہ صنابی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر مایا: تمہارا متفرق ہو کر کھم رنا شیطان کی جانب سے ہے۔اس کے بعد صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) جب سی منزل میں اُئرتے تومل کر تھم سے ۔(11)

(10) سنن أي داود، كمّاب الجمعاد، باب في الوتوف على الدابة ، الحديث: ٢٥٦٤، ٣٦، ٣٨٠.

### حکیم الامت کے مدنی میصول

ا \_ پینی بلاضرورت انس کھزا کرکے ان پر سوار رہواور لوگوں ہے بات چیت تجارت دغیرہ کرتے رہواس میں جانور کو بلا وجہ تکلیف وینا ہے یہ کام بنچے انز کر کروان پر صرف سفر کرو ۔ بحیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ پر قیام فرما کرعرفات شریف میں خطبہ وینا یا مجاج کا عرفات میں اونٹ پر قیام کرنا ضرور ہ ہے۔

سے بہال بلاضرورت سوار دینے سے ممانعت ہے لہذا ہے حدیث ان احادیث کے خلاف ٹیس اور ممکن ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہو جب جانور بہت دراز سفر کرکے آیا ہو تھکا ہوا ہویا جب بوجہ قحط سالی کے جانور دیلے اور کمزور ہوں اور اجازت اس صورت میں ہوکہ جانور قوی اور تازہ دم ہوں۔واللہ اعلم!

س پی میشد کے لیے ہے اور سب کے لیے بعض حالات میں تھم وجو بی ہے اور بعض حالات میں استخبابی ہے جیسا کہ امجی عرض کیا عمیا۔ (مراة المناج شرح مشکوة المصابح ،ج ۵، م ۱۹۰۸)

(11) الرجع السابق ، باب مايع مرمن انضام العسكر وسعد ، الحديث:٢٧٢٨ من ٣٠٠٠.

#### حکیم الامت کے مدنی پھو<u>ل</u>

ا \_ آپ کا نام جرہم ہے، کنیت ابونتلبہ گر آپ کنیت بیل مشہور ہیں، آپ بیعت الرضوان بیل شریک ہوئے، جضور انور نے آپ کو اپنی توم
خوش کی طرف میں بنا کر جیجا، آپ کی تبلیغ ہے وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے پھر آپ نے شام بیس قیام افتیار کیا، ہے ہے جس انقال
کیر \_ (اشعہ ) گرزیا دہ مجے ہیہے کہ ہے جس معرت امیر معاویہ کے زمانہ ش آپ کی وفات ہوئی رضی اللہ مختما۔ (مرقات واشعہ )

است سب جمع ہے شعب کی بمعنی کھائی یا بہاڑی راستہ یعنی معرات محاب کرام دوران سفر میں جب بھی عارضی قیام فرماتے ہے تو متفرق
ہوگر بچھ معرات کہیں ہے کہ کہیں۔

س ین تمهارے اس طرح بھرنے سے شیطان کو موقع مانا ہے کہ کفارے تم پر چڑھائی کرادے کیونکہ وہ جمعیں مے کہ بیلوگ متفرق ہیں ان پر ، چانک ٹوٹ پڑد بیدایک دومرے کی مدد نہ کر سکیں مے اس طرح الگ الگ اثرنا محفرناک ہے۔ انما ڈاکم تاکید کے لیے ہے جیسے اس نی دوری خطرناک ہے ایسے ہی دلی دوری بھی شیطانی اثر سے ہوتی ہے اور سخت محفرناک رب تعافی مسلم نوں میں شقیم اور پجہتی نصیب حديث ا!: ابو داود نے انس رضى الله لغالى عنه سے روايت كى ، كهرسول الله ملى الله تغالى عابيه وسلم نے فرمايا: رات میں چلنے کونا زم کرلو ( لیعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکدرات کے چھے حصہ میں بھی چلا کرد ) کیونکہ رات میں زمین لپیٹ دى جاتى ہے۔(12) يعنى رات ميں چلنے سے راستہ جلد طے ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲: ابو داود نے الس رضی انتد تعالی عندے روایت کی، کہتے ہیں کہ جب ہم منزل میں اُتر تے تو جب تک کی وے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔(13)

حدیث سا: تر مذی و ابو داود نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کررسول الله ملی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدِل تشریف کے جارہے ستھے۔ ایک مخص کدھے پر سوار آیا اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالی علیہ کالم وسلم ) سوار ہوجا ہے اور خود میجھے سرکا۔ رسول الله سلّى الله تعالٰى عليه وسلم نے فرما يا: بول نبيس، جانور كى صدر جكه بيضنے ميں تہارات ہے مرجبکہ بیری تم مجھے و بدو۔ اُنھوں نے کہا ہیں نے حضور (صلّی انٹد تعالٰی علیہ والہ وسلم) کو دیا۔حضور (صلّی

س بسان الله احضور نے مسلمانوی کے مرف جسموں کو سجانہ فرمایا بلکہ ان کے دلول کومجی سیجا کردیا مسلمان یک دل اور یک جان الل -ال سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ مسافر منزل پر استھے رہیں اس میں بہت فائدے ہیں۔ ہر ایک ایک ودسرے سے خبر دار رہنا ہے تعاون كرسكتاب- (مراة المناجع شرح مشكوة المصاع ، ج٥، ٩٠٨)

(12) الرجع السابق، بأب في الدلجة ، الحديث: المحم، جسيس وس.

### عكيم الامت كمدنى كهول

ا نب بھی الل عرب رات میں سفرزیادہ کرتے ہیں، سمندری جہاز رات میں تیز چلائے جاتے ہیں، تنام جہاج سے بعد نماز عشاہ کہددیا جاتا ے کہاب آرام کردجیا کہ ہم نے تجربہ کیا۔دلجروات کی اندھیری کو کہتے ہیں ای سے ہواولاج۔

٢ \_ اس طرح كدرات كامسافرية بي مجتناسي كدائجي بي في في من مؤكم كياب محرجوجا تاب زياده \_ اس فرمان عالى كامطلب سيمجي بيان كيامميا ہے کہ رات میں مجی سنر کیا کرومرف ون کے سفر پر قناعت نہ کیا کرو، بعض احادیث میں ہے کہ آول ون اور اول رات مین سفر كرو- (اشعه) (مراة المناجع شرح مشكوة المعاجع عدم ١٠٥٥)

(13) امرجع السابق ،باب في نزول المنازل ،الحديث:٢٥٥١، جهيم ٣٣.

### عكيم الامت كيدني مجول

ا سینی ہم نظی عبادت پر اس کام کومقدم رکھتے تھے کہ پہلے اونوں پر سے کباوے وغیرہ اتاریتے ستھے تا کہ وہ مبلکے ہوجاویں پھرمنزل پر لوافل وغيره اداكرتے يتھے اس ميں اونول كوراحت ہوتى تنى اور ان حضرات كوبے ظرى ہوجاتى تنى جس سے تماز اطمينان سے ہوتى تنى اس أيك عمل مين بهت ى مستين رسفر مين بيان جائية والاسفر جهاد وياسفر ج يا اوركوني سفر

(مراة ألمناجي شرح مشكوة المصابع، ج٥ من ١٨١)

الله تعالى عليه فالم وسلم ) سوار بهو محتے ۔ (14)

صدیث 10: سیح بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ سلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم الله وسلّم علیہ وسلّم الله تعالٰی علیہ وسلّم علیہ وسلّم الله تعالٰی علیہ واللہ وسلّم الله وسلّم الله وسلّم علیہ واللہ وسلّم الله الله وسلّم الله

(14) سنن أي داود، كمّاب الجهاد، بإب رب الدابة أحق بصدرها، الحديث ٢٥٢٢، ج ٣٠ص ١٧٠٠

### حكيم الامت ك مدنى يحول

ا یہ پندنہ چلا کہ بیکون ساسفرتھا بہر طال کوئی سفر ہو حضور انور اس جس پیدل نتھاس اعرابی نے چاہا کہ حضور کوآ مے موار کریں خود بیکھے بیٹھیں ادب کے لیے۔

۲ ہے گردن سے قریب کا حصہ سینہ کہلاتا ہے اس فرمان عالی میں بیتاہم دی گئی کدا گرایک جانور پر دوفنس سوار ہوں تو آ مے جانور کا مالک بیٹے پیچھے دوسرا آ دی۔

س پیونکہ جانور کا سینہ مالک کا اپناحق ہے وہ چاہے جسے دے اس کیے حضور انور اس کی اجازت کے بعد آھے سوار ہوئے۔ (مراۃ المنانج شرح مشکوۃ المصانع ،ج ۵ م م ۱۸۱۸)

(15) كنزانعمال، كتاب المقر ، رقم ١٠٥٥ عادج ٢٠٠١

(16) منج مسلم، كمّاب الامارة، باب كراعة الطروق وهوالدخول ليلا ... والخي الحديث: ١٩٢٨) بم ١٩٢٨،

صحيح ابنارِي، كَ بِ العرق، باب الدخول بالعثى الحديث ١٨٠٠، ج الم ١٩٥٠.

تحكيم الامت كمدنى يحول

ا کے دیکہ بغیراطلاع اپ نک رات میں مسافر کا گھر پنچنا گھر والوں کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے اور اس زمانہ میں خبر رسانی کے ذرائع بہت میں دور تنے اب تو خطرہ تار ٹیلی فون وغیرہ سے خبر دی جاسکتی ہے۔ یعلم ق بنا ہے طرق سے بمعنی وروازہ بجانا کواڑ کھڑ کانا، چونکہ رات میں آنے پر اس کھڑ کانے کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے رات میں آنے والے مسافر کو طارق کہتے ایس ستارہ کو کھی طارق کہا جاتا ہے کہ وہ رات میں بی چیکنا ہے۔ (مرقات)

ا من صادق سے زوال تک کا وقت غدوہ ہے اور زوال سے سورج ڈویتے تک کا وقت عصیہ لینی حضور کی مدیند منورہ بیس آمدیا منع کے وقت ہوتی تھی یا بعد ظہر۔(مرابة المناجع شرح مشکلوة المصافح، ج٥٩٥ ١٩٤٨) صدیث ۱۱: سیم بخاری وسلم میں جابر رشی اللہ تعالٰی عند سے مروی، که رسول الله سلّی اللہ وسلّم نے فرمایا: جب سی کے غائب ہونے کا زمانہ طویل ہو لیعنی بہت ونوں کے بعد مکان پرآئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ آئے۔ (17)

دوسری روایت میں ہے کہ حضور (ملّی اللہ تعالٰی علیہ اللہ وسلّم) نے ان سے فرمایا: اگر رات میں مدینہ میں داخل ہوئے تو بی بی کے پاس نہ جانا، جب تک وہ بناؤ منگار کروکے آراستہ نہ ہوجائے۔(18)

ہوتے تو ہی ہی ہے پائی نہ جاتا، جب تک وہ بٹاؤسنگار کروئے اراستہ نہ ہوجائے۔(18) حدیث کا: سیح بخاری ومسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مردی، کہ نبی کریم سٹی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دور کعت نماز پڑھتے مجرلوگوں کے لئے مسجد ہی میں بیٹے جاتے۔(19)

حدیث ۱۸: می بخاری میں جابرضی الله تعالی عندہ مردی، کہتے ہیں میں نبی کریم صلّی الله تعالی علیہ وسلّم کے ماتھ سنر میں تھا، جب ہم مدینہ میں آئے تو حضور (صلّی الله تعالی علیہ فالم وسلّم ) نے مجھ سے فرما یا: مسجد میں جاؤاور دو رکعت نماز پڑھو۔ (20)



<sup>(17)</sup> سيح البخاري، كماب النكاح، باب لايطرق أمل ليلا... إلخ، الحديث: ٥٢٣٣، جهم ٢٥٥٠.

<sup>(18)</sup> المرجع السابق، باب طلب الولد، الحديث: ٥٢٣١، ج٣٤٧ مع ٢٥٠٠.

<sup>(19)</sup> منج مسلم، كمّاب صداقة المسافرين، باب إستحباب ركعتين في السيد... إلَّخُ ، الحديث: ٧٣/ ـ (٢١٧) برس ٣١١. وسنن الداري ، كمّاب الصلاق، باب في صلاة الرجل إذا قدم من سفره الحديث: ١٥٢٠ من ١٨٣٨.

<sup>(20)</sup> منتج ابخاري، كتاب الجعناد، باب العلامة إذا قدم من سنر، الحديث: ٨٧٠ ١٠، ج٢ بم ٢٣١١.

## مسائل فقهيه

عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن یا زیادہ کا سغر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مردصالح یا بچہ کے ساتھ کر ہے تو جائز ہے۔ (1)

(انظر: روالحتار، كتاب الحج، جسوم ۵۳۳) بهارشر يعت جلداول، حصد 4 ، نماز مسافر كابيان، صفحه 752 پر بے كه عورت كو بغير محرم كے تمن دن يو زياده كى راه جانا، ناجائز ہے بلك ايك دن كى راه جانا بھى۔ اور اى حصد 4 پراعلى حضرت عليه رحمة الرحمن كى بياتعد يق بھى ہے كداسے مسائل صححه، رجيحه بحقظة منتحمہ پرمشمنل پايا۔ لبندامسلمانوں كواى پرعمل كرنا چاہے۔

مريدارشا وفرماتي بين:

عورت اگر چرعفیفہ یا طعیفہ ہوا ہے ہے جو ہر یا محرم سنر کو جانا حرام ہے، یہ عفیفہ ہے تو جن ہے ال پراندیشہ ہوا ہے جو جو ہیں، اور بیادہ محتاج میں اور زیادہ محتاج محرم ہے کہ جہازیا اونٹ پر چڑھانے اتارنے کے لیے طعیفہ کو دوسرے فخص کی زیادہ حاجت ہے۔

ہاں اگر جی جائے گی گندگار ہوگی، ہرقدم پر گمتاہ کھا جائے گا، گرتے ہوجائے گا کہ معیت محرم شرط محت نے نہیں، دری واپسی اگر اس کا شوہریا
محرم اس کے ساتھ مج کو جاسک ہے تو ہجی مناسب ہے۔ اس صورت میں واپسی کرنامناسب نہیں، اگرزوج یا محرم کو گئیس یا ہے مگر ج کوئیس
جاسکتا تو اگر ابھی مدت سفر بحک نہیں گئی ہے واپسی لازم ہے، اور اگر مدت سفر بحک قطع کر چگی توشو پر یا محرم ہوتو واپس لا کمی کہ اس میں ازالہ
حرام ان ہے اور از ، لہ گناہ فرض ہے۔ قال الله تعالی یا ایما اللہ ن امنوا قوا انفسکھ واھلیکھ نار الے۔ اللہ تعالی کا ارشادگرا می
ہے: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے الل کوآگ سے بچالو۔ (ے)

وقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من رای منکم منکرافلیغیر دابیده اید اور سرکاردوعالم ملی الله تعالی کافر مان مبرک ب: تم من سے جو برائی دیکھے اسے طاقت سے روکے (ت) (ایالقرآن ۲۱۷)

(۱ مجيم مسلم باب بيان کون انهي عن المتكرمن انايمان قديمي كتب خانه كرا چي ا / ۱۵)

اور آگر شوہر دھر مہیں رکھتی تو اگر آئی دور پہنچ گئی کہ کم معظمہ تک مت سفر میں مثلا جدہ پہنچ گئی تو اب جلی جائے اور وائیس نہ ہو کہ وائیسی میں سفر بائحرم ہے اور وہ حرام ہے۔ و کانت کہن اہانها زوجها اومات عنها ولو فی مصر ولیس ہینها وہ ین مصر ها مداة سفر رجعت ولوہان مصر ها مداة وہان مصر ها اقل مضت مثلا اس تورت کو فاوند نے طاق بائن دے وک یا وہ سے سفر رجعت ولوہان مصر ها مداة وہان مقصدها اقل مضت مثلا اس تورت کو فاوند نے طاق بائن دے وک یا وہ سے

باندی کے لیے بھی یہی علم ہے۔(2)

مسئلہ ا: جہاد کے سواکسی کام کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے مثلاً تجارت یا جج یا عمرہ کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے اس کے لیے والدین سے اجازت حاصل کرے، اگر والدین اس سفر کومنع کریں اور اس کو اندیشہ کو کہ میرے جانے کے بعد ان ، کی کوئی خبر گیری نہ کریگا اور اس کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہے کہ والدین کو بھی دے اور سفر کے مصارف ( یعنی سفر کے افراجات ) بھی پورے کرے، ایسی صورت ہیں بغیر اجازت والدین سفر کونہ جائے اور اگر والدین محتاج نہ ہول ، ان کا فقتہ ( یعنی کھانا ، کپٹرے وغیرہ کا خرج ) اولا و کے ذمہ نہ ہوگر وہ سفر خطر ناک ہے بلا کمت کا اندیشہ ہے ، جب بھی بغیر اجازت سفر کرسکتا ہے۔ (3)

مسئلہ ۴: بغیراجازت والدین علم دین پڑھنے کے لیے سفر کمیا اس میں حرج نہیں اور اس کو والدین کی نافر مانی نہیں

فوت ہو گیا اگر وہ شہر تھا اور اس عورت اور اس کے وطن کے ورمیان مدت سفر نہیں تو دہ عورت لوث آئے اور اگر اس سے وطن سے لیے مدت سفر ہو اور مقصد کے لیے مدت سفر کم ہوتو سفر جاری ر کھے۔ (ت)

پھر بعد ج کہ معظمہ بیں اقامت کرے بلائرم کھر کو واپس آٹا یک مدینہ طیبہ کی حاضری ناممکن ہے، یہ وہ عورت ہے جس نے خود اپنے آپ کو

بلہ بیں ڈال ، اس کے لیے چارہ کا رئیس گریہ کہ اس کا کوئی محرم جا کر اے لائے ، ایول کہ اس مال وہ جانا چاہتا تھا اس سال گیا یا ہول کہ اس

سال تک اس کا کوئی محرم نا بائع تھا اب بائع ہوا اور لا سکتا ہے، اور یہ بھی نہ ہوتو چارہ کا رنگاح ہے تکان ٹیس ہوسکتا، گر ہہ صول محرم یا تحصیل

اگے یا دہیں متیم رہے، اور اگر دولول طرف مدت سفر ہے تو بلا شخت ترہے اور جانا یا آنا کوئی بھی ہے گئاہ ٹیس ہوسکتا، گر ہہ صول محرم یا تحصیل

شوہر، شوہر کے تیفے ہیں آگر بھیشہ رہنا نہ چاہتو اس کا بیعلاج ہے کہ اس شرط پر نکاح کرے کہ میرا کا م میرے ہاتھ ہیں رہے گا جب

چاہوں اسپند آپ کو طلاق بائن دے لول، اور اگر یہ بھی ناممکن ہوتو سب طرف سے ورواز سے بند ہیں پوری مفسطرہ ہے، اگر القد معتمدہ عورتیں

واپس کے لیے بلیس تو ذہب امام شافعی رضی اللہ تعالی عند پر عمل کر کے ساتھ واپس آئے، اور جانے کے لیے بلیس تو ایک ساتھ جائے آپ کے رشاد ہوا

کے ساتھ واپس آئے کہ تقلید فیرعنوالضرورۃ بلاشیمہ جائز ہے کما ٹی الدرالخار و فیرہ (جیبا کہ وری تاروفیرہ میں ہے۔ یہ اس لیے ۔ رشاد ہوا

کہ اختلاف اجھائی لکھ و حدة اے (میرے سے کا بھائے الدرالخار و فیرہ (جیبا کہ وری اروفیرہ میں ہے۔ یہ تاری اس بھروت اس کے ۔ میں اس بیروت الموری باتر اس العمل بیروت الموری باتر اس العمل بیروت الموری بروت الموری باتر اس العمل بیروت الموری بروت الموری بروت الموری بوت الموری بیروت الموری بروت الموری بروت الموری بروت الموری بروت الموری بیروت الموری بروت الموری بھروں بھ

هذا ما ظهر لى والعلم بالحق عندر في فليحر روليراجع

(بدمجھ پرداضح موااور تن كاعلم مير عدب كے پاس ہے۔ت) واللہ تعالى اعلم۔

(فآوي رضوبيه جلد ١٠٥٠ ع ٨٠٠ عرضا فاؤنثه يثن ، ١١ هور)

- (2) الدر الخارور دالحتار ، كماب الحظر والاباحة ، فصل في السيخ من ٩٥، ١٠١٠ م
- (3) . الفتادى المعندية ، كماب الكراهية ، الباب السادى والعشر ون ، ح٠٥، ص١٦٥.

المرا المناوية عن (مرتازيم) المراج ال

كبرجائك كا- (4)

多多多多多

## متفرقات

مسئلہ ا: یا دواشت کے لیے بینی اس غرض ہے کہ بات یا در ہے بعض لوگ رومال یا کمر بند میں گرہ لگا لیتے ہیں یا سمی جگہ اونگل وغیرہ پر ڈورا با ندھ لیتے ہیں بیرجائز ہے اور بلاوجہ ڈورا با ندھ لیٹا کمروہ ہے۔(1)

مسئلہ ۲: گلے میں تعویز لئکا نا جائز ہے، جبکہ وہ تعویز جائز ہولیتی آیات قرآئیہ یا اسائے الہیہ اور ادعیہ سے تعویز کیا عمیا ہوا ور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویز ات ہیں جو نا جائز الفاظ پر مشمل ہول، جو زمانہ جا لہیت میں کیے جاتے تھے۔ اس طرح تعویز ات اور آیات واحادیث وادعیہ (یعنی دعا کیں) رکائی میں لکھ کر مریف کو بہنیت شفایل نا مجی جائز ہے۔ بحب (2) و حاکف (یعنی حیض والی) و نفسا (یعنی نفاس والی) بھی تعویز ات کو مسللے میں جائز ہے۔ بحب بی جبکہ تعویز ات غلاف میں ہول۔ (3)

مسئلہ سا: بچھوٹے یامصلے پر بچولکھا ہوا ہوتو اس کو استعال کرنا ناجائز ہے، بدعبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشائی سے لکھی ہو اگر چہ حروف مفردہ لکھے ہول کیونکہ حروف مفردہ ( بینی جدا جدا کھے ہوئے

اکلی حضرت، اہام ابلسنت، مجدودین وطنت انشاہ اہام احمد وضا خان علیہ رحمۃ الرص فآوی رضوبہ شریعے جس تحریر فرباتے ہیں:
عملیات و تعوید اسائے اٹبی و مکام البی سے ضرور جائز ہیں جبکہ ان جس کوئی طریقہ خلاف شرع ندہ و شالاً کوئی نفذ غیر معلوم المعنی جیے حفیظی،
رمضان، کھسلمون اور اور و عائے طاعون جس طاسوسا، عاسوسا، ایسے الفاظ کی اجازت نہیں جب تک حدیث یا آثار یا اتوال مشائخ
معتدین سے ثابت ندہوں ہو ٹبی دفع صرع و فیرہ کے تعوید کہ صرع کے خون سے لکھتے ہیں ہے بھی ناجائز ہاں کے موض مشک ہے تک میں کہ وہ
معتدین سے ثابت ندہوں ہو ٹبی دفع صرع و فیرہ کے تعوید کہ صرع کے خون سے لکھتے ہیں ہے گئی ناجائز ہاں کے موض مشک ہے تک میں کہ وہ
معتمدین سے ثابت ندہوں ہو ٹبی حدب و تحقیر کے لئے بعض تحوید است وروازہ کی چوکھٹ جس وہن کرتے ہیں کہ آتے جاتے اس پر پاول پڑیں
میں اصل جس خون ہے اس طرح وہ مقصود جس کے لئے وہ تعوید یا تمل کیا جائے اگر خلاف شرع ہو تا جائز ہوج ہے گا جسے تورش تنفیر
شوہر کے لئے تعوید کراتی ہیں، بیتھم شرع کا تکس ہے۔ اللہ مزوج ل سے شوہر کو حاکم بنایا ہے اسے تکوم بنانا تورت پر ترام ہے۔ ہو نبی تفریق وعداوت کے مل وقت یہ تورش میں کئے جا ہیں مثلاً ہمائی کو ہمائی سے جدا کرنا ہو تصویرہ جائے ہوں ہو کرنا میں من وقت والا اور منا فاؤنڈ بیش، والا ہور)
وعداوت کے مل و تعوید کراتی ہیں۔ میل مشلاً ہمائی کو ہمائی سے جدا کرنا ہو تعلق وہ مورس میل ہو تا میں مناف کو ٹریش، والا ہور)
وعداوت کے مل و تعوید کراتی ہو میں اور کو ہمائی سے جدا کرنا ہو تعدید کرنا ہم ہو کر کا میں مورس میں اور ہورس میں کئے جا میں مثلاً ہمائی کو ہمائی سے جدا کرنا ہوئی وہوں کی دن و شوس منافر کرتے ہوں۔

<sup>(1)</sup> الدر المخارور والمحتار ، كماب الحقر والدباحة ، فصل في ألميع ، ج ١٩٠٥.

<sup>(2)</sup> یعنجس پر بھاع یا احتکام یا مجموت کے ساتھ تن خارج ہونے کی دجہ سے مشل فرض ہو کمیا ہو۔

 <sup>(3)</sup> روالحتار، كما ب العظر والاباحة بضل في البيع من ٩٠٠ من ٢٠٠٠.

حروف) کا بھی احتر ام ہے۔(4)

اکثر دسترخوان پرعبارت ککھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعال میں لانا ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض ہوگوں کے تکیوں پر اشعار ککھے ہوتے ہیں ان کا بھی استعال نہ کیا جائے۔

مسئلہ سما: وعدہ کیا گراس کو پورا کرنے میں کوئی شری قباحت تھی اس وجہ سے پورانہیں کیا تو اس کو دعدہ خلائی نہیں کیا جائے گا اور وعدہ خلاف کرنے کا جو گتاہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا، اگر چہدعدہ کرنے کے دفت اس نے استثنا نہ کیا ہوکہ یہاں شریعت کی جانب سے استثنا موجود ہے، اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مشلا وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ آؤں گا اور وہاں بیٹے کرتمہارا انظار کروں گا گر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہنا ج رشک اور شراب خواری وغیرہ میں لوگ مشخول ہیں وہاں سے یہ چلا آیا، یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کے انظار کرنے کا وعدہ کیا تھا اور انتظار کرد ہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا، وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (5)

مسئلہ ۵: بعض کا شت کارا ہے کھیتوں ہیں کبڑا لبیٹ کر کسی لکڑی پراگادیے ہیں اس سے مقصود نظر بدسے کھیتوں ہیں کو بچانا ہوتا ہے، کیونکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے گی اس کے بعد زراعت پر پڑے گی اوراس صورت ہیں زراعت کو نظر نہیں گئے گی ایبا کرتا ناجا تر نہیں کیونکہ نظر کا لگنا سمج ہے، احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث ہیں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور بہندا کے تو برکت کی دع کرے ہے :

تَبَارَكَ اللهُ آحُسَنُ الْخَالِقِيْنَ ٱللَّهُمَّ بَارِكَ فِيْهِ (6)

یا اردو میں بیکہدے کہ اللہ (عزوجل) برکت کرے اس طرح کہنے سے نظر نہیں تھے گی۔

مسئلہ ہے: مشرکین سے برتنوں ہیں بغیر دھوئے کھانا پینا کروہ ہے، بیاں دفت ہے کہ برتن کانجس ہونا معلوم نہ ہو اورمعلوم ہوتو اس میں کھانا پینا حرام ہے۔(7)

مسکدہ ک: عجیب وغریب قصے کہائی تفریح کے طور پر سنتا جائز ہے، جبکہ ان کا جموٹا ہونا بھینی نہ ہو بلکہ جو یقینا حصوت ہوں ان کوجھی سنا جاسکتا ہے، جبکہ بطور ضرب مثل ہوں یا ان سے نصیحت مقصود ہوجیہا کہ مثنوی شریف وغیرہ میں بہت سے فرضی قصے وعظ و پند کے لیے درج کیے گئے ہیں۔اسی طرح جانوروں اور کنکر پتھر وغیرہ کی باتیں فرضی طور پر

<sup>(4)</sup> ردائحتار، كتاب الحظر والاباحة فصل في الليس مع وي من ١٠٠٠

いいいいいまり、どか (5)

<sup>(6)</sup> ردائحتار، كتاب الحظر والرباحة المسل في الليس من ١٠٠٠.

<sup>(7)</sup> الفتاوى الصندية، كتاب الكرامية ، الباب الرافع عشر في أسل الذمة والاحكام، ج٥، ص ٢٥٠٠.

یان کرتا یا سنتا بھی جائز ہے مثلاً مخستان میں معنرت شیخ سعدی علیدالرحمہ نے تکھا۔ مکلے خوشبوئے درجمام روز ہے الخے۔(8)

مسئلہ ۸: تمام زبانوں میں عربی زبان افغل ہے ہارے آقاومو لے سرکار دوعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی بہی زبان ہے آن میں نازل ہوا، اہل جنت کی جنت میں عربی زبان ہوگی، جواس زبان کوخود کھے یا دوسروں کوسکھائے اسے تو اب طبح کا۔ (9) یہ جو کہا گیا صرف زبان کے کیا ظ سے کہا گیا ورنہ ایک مسلم کوخود سوچنے کی ضرورت ہے کہ عربی زبان کا جاننا مسلمانوں کے لیے کتنا ضروری ہے، قرآن وحدیث اور دین کے تمام اصول وفروع ای زبان میں ہیں اس زبان سے ناوا تفی کتنی کی اور نقضان کی چیز ہے۔

مسئلہ 9: عورت رخصت ہوگر آئی اور عور توں نے کہد دیا ، کہ بیٹھاری عورت ہے اُس سے دطی جائز ہے ، اگر چہ میہ خود اُسے پہچا تنا نہ ہو۔ (10) اس طرح عور توں نے ضب زفاف میں اُس کے کمرہ میں جس عورت کو دواہن بنا کر بھیج دیا اگر چہ بیٹین کہا کہ بیٹھا ری عورت ہے اوس سے دطی جائز ہے ، کہ اس کو مما ت مخصوصہ کے ساتھ یہال پہنچا نا ہی اس کی دلیل ہے ، کہوں ہے ، کہوں ہے اوس میں جیجا جاتا۔

مسئلہ ۱۰: جس کے ذمدایناحق ہواوروہ نہ دیتا ہوتو اگر اس کی ایسی چیز مل جائے جواسی جنس کی ہے جس جنس کا حق ہے تو لے سکتا ہے۔ (11) اس معاملہ میں رو پہیاور اشر نی ایک جنس کی چیزیں ہیں، یعنی اس کے ذمہ رو پہیتھا اور اشر فی مل مئی تو بقدر اپنے حق کے لے سکتا ہے۔ (12)

مسئلہ اا: لوگوں کے ساتھ مدارات سے پیش آنا، نرم باتیں کرنا، کشادہ روئی سے کلام کرنامسخب ہے، مگر بیضرور ہے کہ مداہدت نہ پیدا ہو۔ بدند ہب سے گفتگو کرے تو اس طرح نہ کرے کہ وہ سمجھے میرے ندہب کو اچھا سمجھنے لگا برا

( فأوى رضويه، ج ١٤، م ٢١٥ )

<sup>(8)</sup> الدر الخار، كماب العظر والاباحة فصل في البيع ، ج ٩، ص ٢٧٤ ، وغيره .

<sup>(9)</sup> الدرائقار، كما بالعظر والاباحة بصل في البيع ، ج م م ١٩٩٠.

<sup>(10)</sup> المرجع السابق بس ١٩٩٣.

<sup>(11)</sup> اعلی حضرت اہام احمد رضاخال علید رحمۃ الرحمٰن فبآوی رضویہ جمی علامہ شامی اور طحطاوی رحمۃ اللّہ علیجائے جوائے سے اہام اخصب رحمۃ اللّہ علیہ سے لئا کر سے ہوئے درضاخال علید رحمۃ اللّہ علیہ اللّہ علیہ سے معلق سے سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشارکے کے زمانے جس تھا کیوں کہ وہ نوگ باہم شغل تھے کہ کے کا عدم جواز مشارکے کے زمانے جس تھا کیوں کہ وہ نوگ باہم شغل تھے کہ خب اسپے حق کی وصولی پر قادر ہوجاہے کی بھی مال سے ہوتو وصول کرنا جائز ہے۔

<sup>(12)</sup> الدرالخ روردامحتار، كتاب الحظر دالا باحد الممل في البيع من ٩٥٠.

نبیں جانتاہے۔(13)

مسئلہ ۱۱: مکان کرایہ پر دیا اور کرایہ دارائ بی رہے لگا اگر مکان دیکھنے کو جانا چاہتا ہے، کددیکھیں کس حالت میں ہے اور مرمت کی ضرورت ہوتو مرمت کرادی جائے تو کرایہ دارے اجازت لے کراند دجائے، یہ خیال نہ کرے کہ مکان میرا ہے جھے اجازت کی کیا ضرورت، کہ مکان اگر چہائ کا ہے گرسکونت (یعنی مہائش) دوسرے کی ہے اور اجازت کی کیا ضرورت، کہ مکان اگر چہائ کا ہے گرسکونت (یعنی مہائش) دوسرے کی ہے اور اجازت کی وجہ ہے۔ (14)

مسئلہ ساا: سما میں جائے تو تبیند باندھ کرنہائے لوگوں کے سامنے بر ہندہ ونا ناجائز ہے۔ تنہائی میں جہال کسی کی نظر پڑنے کا احتمال نہ ہو برہندہ ہو کر بھی خسل کرسکتا ہے۔ ای طرح تالاب یا دریا میں جبکہ ناف سے او نجا پانی ہو برہند نہا سکتا ہے۔ اس طرح تالاب یا دریا میں جبکہ ناف سے او نجا پانی ہو برہند نہا سکتا ہے۔ (15)

منمر جبکہ پانی صاف ہواور دوسرا کوئی مخص نز دیک ہوکہ اس کی نظر مواضع سنز پر پڑے گی ، تو ایسے موقع پر پانی میں مجی بر ہند ہوتا ، جائز نہیں۔

مسئلہ سما: اہلِ محلہ نے اہام مسجد کے لیے پچھ چندہ جمع کرکے دے دیا یا اسے کھانے پہننے کے لیے سامان کردیا، بدان لوگوں کے نزدیک بھی جائز ہے جو اُجرت پرامامت کو نا جائزِ فرماتے ہیں، کہ بداُجرت نہیں بلکہ اصان ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا ہی چاہیے۔ (16)

مسئلہ 10: جو مخص مفتدی (بینی جس کی پیروی کی جائے)اور مذہبی پیشوا ہواوی کے لیے اہل باطل اور برنے لوگوں سے میل جول رکھنا منع ہے اور اگر اس وجہ سے مدارات کرتا ہے کہ ایسا نہ کرنے میں وہ ظلم کریگا، تو مضابقہ نہیں جبکہ ریخیر معروف فیض ہو۔ (17)

<sup>(13)</sup> الفتاوي الممندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب النَّفاتُون في المتفرقات، ج٥، ص ٢٧٩.

<sup>(14)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكربعية ، الباب الثّانُون في المتغرقات ، ج٠٥٩ م٠ ٣٤٩.

<sup>(15)</sup> المرجع السابق الباب الرالح والعشر ون في دخول الحمام، ج٥٥ ص ١٣٧٣.

<sup>(16)</sup> الدرالخاروردالحترر، كتاب العظر والاباحة مل في العي مج ٩٩، ١٩٩٠.

<sup>(17)</sup> الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الرافي عشر في أعمل الذمة ، ج.٥٥ من ٣٨٧.

<sup>(18)</sup> الفتاوي العندية ، كأب الكراهية ، الباب الحادي والعشر ون فيما يسع من جراحات بني آدم ، ج ۵، ص ۳۷۰ ۳۰.

## المسود بها و شویعت (صرنازدم)

مسئلہ کا: ٹیڈی طلال جانور ہے اسے کھانے کے لیے ماریکتے ہیں اور ضرر سے بیخے کے لیے بھی اسے ماریکتے ہیں۔ چیونی نے ایذا پہنچائی اور مارڈ الی توحرج نہیں ورنہ کروہ ہے، جوں کو ماریکتے ہیں اگر چہادی نے کا ٹانہ ہواورآگ میں ڈالنا کروہ ہے، جوں کو بدن یا کیڑوں سے نکال کرزندہ چینک دینا طریق ادب کے خلاف ہے۔ (19) کھٹل کو مارنا جائزے کہ یہ تکلیف دہ جالور ہے۔

مسئلہ ۱۸: جس کے پاس مال کی قلت ہے اور اولاد کی کثرت اسے وصیت نہ کرنا ہی افضل ہے اور اگر در شداغنیا (بینی مالدار) ہوں یا مال کی دونتہا ئیاں بھی ان کے لیے بہت ہوں گی، تو نتہائی کی دصیت کرجانا بہتر ہے۔ (20)

مسئلہ 19: مرد کو اجنبیہ عورت کا جھوٹا اور عورت کو اجنبی مرد کا جھوٹا کروہ ہے، زوجہ وی رم کے جھوٹے میں حرج نہیں۔ (21) کر اہت اس صورت میں ہے جب کہ تلذ ذرایعنی لڈت) کے طور پر ہو اور اگر تلذ ذمقصود نہ ہو بلکہ تبرک کے طور پر ہو اور اگر تلذ ذمقصود نہ ہو بلکہ تبرک کے طور پر ہو جیسا کہ عالم باعمل اور باشرع پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک مجھ کرلوگ کھاتے چیتے ہیں اس میں حرج نہیں۔
مسئلہ ۲۰: بی بی نماز نہ پڑھے تو شو ہر اس کو مارسکتا ہے، ای طرح ترک زینت پر بھی مارسکتا ہے اور گھر سے باہر فکل جانے پر بھی مارسکتا ہے اور گھر سے باہر فکل جانے پر بھی مارسکتا ہے۔ اور گھر سے باہر

مسئلہ ۲۱: بی بی بے ہودہ بلکہ فاجرہ ہوتو شوہر پر بیر داجب نہیں کہ اسے طلاق تی دے ڈانے۔ یوہیں اگر مرد فاجر ہوتو عورت پر بیر داجب نہیں کہ اس سے بیچیا چیٹرائے، ہاں اگر بیراندیشہ ہو کہ دہ دونوں حدودا مٹدکو قائم نہ رکھ سکیں گے، تھم شرع کی پابندی نہ کریں گے تو جدائی ہیں ترج نہیں۔(23)

مسئلہ ۲۲: حاجت کے موقع پر قرض لینے میں حرج نہیں، جبکہ اواکرنے کا ارادہ ہواور اگرید اراوہ ہوکہ اوا نہ کر بگا توحرام کھاتا ہے اور اگر بغیر اوا کیے مرکمیا مکر نیت بیٹی کہ اوا کردے گا، تو امید ہے کہ آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہو۔ (24)

مسئلہ ٢٣: جس كاحل اس ك دماتها وه غائب جو كيا پتائيس كدوه كمال ب نديد معلوم كدز عده ب يامركي تواس

<sup>(19)</sup> الرجع السابق من ۲۲۱.

<sup>(20)</sup> الدرالخاروروالحتار، كماب الحفر والاباحة ، فعل في ألبح ، ج م ا ٠٥٠.

<sup>(21)</sup> المرفع السابق جي ٢٠٠٣.

<sup>(22)</sup> الدرالخارورواكتار، كماب الحظر والاباحد، فصل في المبح من ٩٠٠ م٠ ٥٠٠.

٠ (23) الدرالخارور دالحدر، كماب الحظر والاباحة ، تعل في أسيع ، ج١٩، ص ١٠٠٠.

<sup>(24)</sup> الفتاوي العندية ، كتاب الكراهية ، الباب السالع والعشر ون في القرض والدّين ، ج٥، م ٣٧٧م.

پر به داجب نہیں کہ شہروں شہروں اُستے تلاش کرتا پھرے۔ (25)

مسکلہ ۲۲: جس کا ذین تھا وہ مرحمیا اور مدیون ( قرض دار ) ذین ہے اٹکارکرتا ہے درشاس سے دمول نہ کر سکے، تواس كانواب دائن (قرض دينے والے) كو ملے كا اس كے ورشہ كوئيس اور اگر مديون نے اس كے ورشہ كوذين اداكرديا تو بری ہو گیا۔ (26)

مسکلہ ۲۵: جس کے ذمہ دین تھا وہ مرحمیا اور وارث کومعلوم نہ تھا کہ اس کے ذمہ دین ہے تاکہ ترکہ سے ادا كرے، اس نے تركه كوخر ج كر ڈالاتو وارث سے دين كا مؤاخذہ نبيں ہوگا اور اگر وارث كومعلوم ہے كہ ميت كے ذمه ة بن ہے تو اس پر ادا کرنا واجب ہے اور اگر وارث کومعلوم تھا مگر بھول گیا، اس دجہ سے ادا نہ کیا، جب بھی آخرت میں مؤاخذہ نہیں۔ود بعت کا بھی بہی تھم ہے کہ بھول کیا اور جس کی چیز تھی اسے نہیں دی تومؤاخذہ نہیں۔(27)

مسئلہ ٢٦: مدیون اور دائن جارہے ہتھے راستہ میں ڈاکوؤل نے تھیرا، مدیون میہ چاہتا ہے کہ ای وقت میں ڈین ادا كردوں تاكه واكواس كا مال مچينيں اور ميں نج جاؤں، آيا اس حالت ميں دائن لينے سے انكار كرسكتا ہے يا اس كوليما ہى ہوگا؟ فقیدابواللیث رحمہ اللہ تعالٰی بیفر ماتے ہیں کہ دائن کینے سے انکار کرسکتا ہے۔(28)

مسئلہ ہے ۲: کسی نے کہا فلاں شخص کی پہلے چیزئیں میں نے کھالی ہیں،اسے پانچے روپے دے دینا وہ نہ ہوتو اس کے وارثوں کو دینا وارث نہ ہوتو خیرات کر دینا، اس مخص کی صرف بی بی ہے کوئی دومرا دارث نبیں ہے اگر عورت ہیے کہ میرا دّین مّهراس کے ذمہ ہے جب تو روپے اس کو دیے جائیں، ورندصرف اسے چہارم دیا جائے یعنی سوا روپیہ جبکہ عورت پیر کیے کہاس کی کوئی اول دندھی۔ (29)

مسكله ٢٨: اگرجان مال آبرد (عزت) كا انديشه (خوف، ڈر) ہے ان كے بچانے كے ليے رشوت ويتا ہے يا كسى کے ذمدا پناحل ہے جو بغیر رشوت دیے وصول نہیں ہوگا اور بیاس لیے رشوت دیتا ہے کہ میراحل وصول ہوجائے بیردینا جائز ہے یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والاضرور گنہگار ہے اس کو لینا جائز نہیں۔

اسی طرح جن لوگوں سے زبان درازی کا اندیشہ ہوجیے بعض لیے تبدے (لینی شریر، بدمعاش) ایسے ہوتے ہیں

<sup>(25)</sup> کرجع السابق۔

<sup>(26)</sup> الفتاوي الصندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الساليّ والعشر ون في القرض والدين، ج٥، ص٣٩٧\_ ٣٩٧ـ

<sup>(27)</sup> المرجع السابق من ١٧٧هـ

<sup>(28)</sup> الرجع السابق من ١٤٧٤.

<sup>(29)</sup> الفتاوي الصندية ، كما ب الكرامية ، الباب السالع والعشر ون في القرض والذين ، ج ٢٥،٥ ساه

کہ مربازار کسی کوگائی دے دینا یا ہے آبروکر دینا (بے عزت کر دینا)ان کے نزدیک معمولی بات ہے، ایسوں کواس لیے پچھ دے دینا تا کہ ایسی حرکتیں شہریں یا بعض شعرا ایسے ہوتے ہیں کہ آخیں اگر ند دیا جائے، تو مذمت میں تصیدے کہ ڈالتے ہیں ان کواپئی آبر دبچانے اور زبان بندی کے لیے پچھ دے دینا جائز ہے۔ (30)

مسئلہ ۲۹: بھیٹر بکر بیوں کے چرواہے کو اس لیے پچھودے دینا کہ وہ جانوروں کورات میں اس کے کھیت میں رکھے گا کیونکہ اس سے کھیت درست ہوجاتا ہے، بیر ناجائز ورشوت ہے آگر چہ بیر جانورخود چرواہے کے ہوں اور آگر پچھو دینا نہیں تھہرا ہے جب بھی ناجائز ہے کیونکہ اس موقع پرعرفا دیا ہی کرتے ہیں، تو آگر چہ دینا شرطنہیں گرمشروط ہی کے تھم میں ہے۔

ال کے جواز کی بیصورت ہوسکتی ہے کہ مالک سے ان جانوروں کو عاریت لے لے اور مالک چرواہے سے بیہ کہد کے کہ تواس کے کھیت میں جانوروں کورات میں تھہراتا۔اب اگر چرواہے کواحسان کے طور پر دین چاہے تو دے سکتا ہے ناجا تزنہیں اور اگر مالک کے کہنے کے بعد بھی چرواہا مانگنا ہے اور جب تک اسے پچھے نہ دیا جائے تھہرا سنے پر راضی نہ ہو، تو بی گھرنا جائز ورشوت ہے۔(31)

مسئلہ مسئلہ مسانہ باپ کواس کا نام لے کر پھارنا مکروہ ہے، کہ بیدادب کے خلاف ہے۔ اس طرح عورت کو بیکروہ ہے،
کہ شوہر کو نام لے کر پھارے۔ (32) بعض جاہلوں میں بیمشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ بیغلط ہے شایداسے اس لیے گڑھا ہو کہ اس ڈرسے کہ طلاق ہوجائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔

مسئلہ اسا: مرنے کی آرز وکرنا اور اس کی دعا ما نگنا کروہ ہے، جبکہ کسی دنیوی تکلیف کی وجہ ہے ہو، مشلاً تنگی سے براوقات ہوتی ہے یا دہمن کا اندیشہ ہے مال جانے کا خوف ہے اور اگر میہ باتیں نہ ہوں بلکہ لوگوں کی عالتیں خراب ہو گئیں معصیت میں جتل ہیں اسے بھی اندیشہ ہے کہ گناہ میں پڑ جائے گاتو آرز دیے موت کروہ نہیں۔ (33) مسئلہ ۲۳۱: زلزلہ کے دنت مکان سے نکل کر باہر آجانا جائز ہے۔ ای طرح آگر دیوار جھکی ہوئی ہے گرنا جاہتی ہے،

ال کے پاس سے بھا گنا جائز ہے۔(34)

<sup>(30)</sup> الدرالخاروردالحتار، كماب الحظر والاباحة ، فعل في البيع ،ج ٩ يس ٢٩٩٠.

<sup>(31)</sup> الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتغرقات ، ج٥، م ٢٥ س

<sup>(32)</sup> الدرالخار، كتاب الحظر والأباحة ، تعل في البيع ، ج من ١٩٠.

<sup>(33)</sup> الفتاوى المعندية ، كتب الكراهية ، الباب الثلاثون في المتفرقات ، حدم ١٠٠٠.

<sup>(34)</sup> المرجع السابق.

مسئد ساس: طاعون جہاں ہو وہاں سے بھا گنا جائز نہیں اور دوسری جگد سے وہاں جانا بھی نہ چاہیے۔ اس کا مطلب بیہ کہ جولوگ کمزور اعتقاد کے بول اور الی جگہ گئے اور جنظا ہو گئے، ان کے دل بیں بات آئی کہ یہاں آنے سے ایسا ہوا نہ آتے تو کا ہے کو اس بلا بیں پڑتے اور بھا صفے میں بھی گیا ، تو بہ خیال کیا کہ وہاں ہوتا تو نہ بچتا بھا گئے کی وجہ سے بچاا کی صورت میں بھا گنا اور جانا دونوں منوع۔

طاعون کے زمانہ میں عوام سے اکثر ای قسم کی باتیں سفتے میں آتی ہیں اور اگر اس کا عقیدہ پکا ہے جانتا ہے کہ جو
سیجھ مقدر میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے، نہ وہاں جانے ہے پچھ ہوتا ہے نہ بھا گئے میں فائدہ پہنچتا ہے توالیسے کو وہاں جانا بھی
جائز ہے، نکلنے میں بھی حرج نہیں کہ اس کو بھا گنا نہیں کہا جائے گا اور حدیث میں مطلقاً نکلنے کی ممانعت نہیں بلکہ بھا گئے کی

مسئلہ سم سا: کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہر گزنہ کرے، ہدایت کی دعا کرسکتا ہے۔ (35)

(35) اعلیٰ حضرت وامام ایلسنت ، مجدودین وملت الشاه امام احمد رضا خان علیه دحمة الرحمن فآوی رضوبه شرنیف جس تحریر فرماتے بیل: طاعون کے خوف سے شہر یامحلہ یا تھے حجووثر کر بھا گنا حرام و ممناہ کبیرہ ہے ، اس کا کافی بیان ہمارے دسمالہ تیسیرالمامون للسکن فی الطاعون میں

رسول الشصلي اللد تعالى عليه وسلم قرمات إلى:

الفارمن الطاعون كألفار من الزحف الـ

مسئلہ ۱۳۵ ایک مخص مراجس کا کافر ہونا معلوم تھا، بحراب ایک مسلمان اس کے مسلمان ہونے کی شہادت دیتا ہے اس کے مسلمان ہونے کی شہادت دیتا ہے ، تو تحض اس کے مرتد ہونے کی شہادت دیتا ہے ، تو تحض اس کے مرتد ہونے کی شہادت دیتا ہے ، تو تحض اس کے مرتد ہونے کی شہادت دیتا ہے ، تو تحض اس کے کہنے سے اسے مرتد نیس قرار دیا جائے گا اور جنازہ کی ٹھازٹرکے نہیں کی جائے گی۔ (36)

الأاسمعتميه بارط فلاتقدموا عليه واذا وقع بأرض وانتميها فلاتخرجوا فرارامنه.

جب ہم کسی زمین میں طاعون ہونا سنوتو وہاں طاعون کے ساسطے نہ جا کا ورجب ہم ارکی خلہ دانتے ہوتو اس ہے ہی کئے کونہ لکفو۔ اس پرامیرالمونین حمرالی بمالائے کہ ان کا اجتماد موالی ارشاد واقع ہوا اور واپس ہو گئے ا

(ا می ابناری کماب الطب باب ماید کرنی افلامون قدی کتب خاند کرا چی ۲/ ۸۵۳)

اسی مجکہ نظر مین قلد الله الی قدر الله کہنا الدیک ہے کہ موافق تھم ہے، طاحون ہے ہوا گنا دالوں ہے فاستوں کا سابرتا و جا ہے، بدصت بمعنی بدندہی دبیں، بال اگر احادیث میحد مشہورہ میں ارشاد اقدی حضور سید عالم صلی اللہ تعافی علید وسلم تر دکرتا اور اپنی نامرادی ویز دلی سے تھم کو اُن پر ترجے ویتا ہے تو ضرور بد تہ جب ہے۔ داللہ تعالیٰ اعلم

( فرَا دِي رَضُوبِهِ، جلد ٢٠١٣، ص ٢٠٥، ٢٠٥ رضا فا دُندُ ليثن ، لا مور )

(36) الغتاوي المعندية ، كمّاب الكراهية ، الباب الرابع مشر في أحل الذمة ، ج٥٥، ص ١٣٨٠.

اعلى حصرت وامام المسنت مجدود مين وملت الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فناوي رضومية شريف جي تحرير فرمات بيس:

علاء نے کافر کے لیے دُعابِ منفرت پر سخت اشراعم مادر قربایا ادراس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے ، پھر دعائے رضوان تو اس ہے ہی امر الا غیر ارفع واعلی ۔ فان السید قدیعقوعی عبد با وهوعدی غیر د احض کہا ان العبد بریما بحب سیدیا وهو علی امر الا غیر ماض وحسیدا الله و تعمد الو کیل اس لیے کہ مالک بعض وقد اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے مالا کہ وہ اس پر راضی فیس ہوتا، جیسا کہ غلام بساد قات است مالک کو پند کرتا ہے گراس کے تھم پر عمل بیرانیس ہوتا۔اللہ میں کائی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ (ت) امام فیر فیر ملی طبہ بین قرباتے ہیں:

"حرح الشيخ شهأب الدين القرافى المالكي بأن الدعاء بالمغفرة للكافر كفر لطلبه تكذب الله تعالى فيما اخبر به ولهذا قال المصنف وغير كان مؤمنين " - ا \_\_\_

یعنی امام شہاب قرآنی ماکن نے تفرق فرمائی کہ کفار کے لیے وہائے مغفرت کرنا کفر ہے، کہ انڈ مزومل نے جو فجر دی اس کا جبوٹا کرنا چاہت ہے اس لیے منید وفیرہ کتب نقد میں تید لگادی کہ مال ہا ہے لیے دھائے مغفرت کرے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔(اے مدینۃ اکمل) مجرا یک ور ق کے بعد فرمایا کہ " تنقل مران کفو "۲ے۔او پر بیان ہوچکا ہے کہ ریکفر ہے۔(۲ے ماینۃ اکمنی) بی مد

ردامحتارین ہے:

الدعاءيه كفر لعدم جوازة عقلاً ولاشرعاً ولتكليب النصوص القطعية يخلاف الدعاء للمؤمدين كها ...

مسكله ٢٠١ مكان ميں يرند نے كھونسلالكايا اور بي بحمى كيے، بچھونے اور كپڑوں پر بيث كرتى ہے، الى عالت میں گھونسلا بگاڑنا اور پرندکو بھگادینا نہیں جاہیے، بلکہ اس وقت تک انتظار کرے کہ بیچے بڑے ہوکر اڑجا کیں۔(37) مسکلہ کے سو: جماع کرتے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے نماز فجر تک بلکہ طلوع آفتاب تک خیر کے موا ووسری ہات نہ کرے۔(38)

مسئله ۸ سا: ماه صفر کولوگ منحوس جانبے بین اس میں شادی بیاہ جیس کرتے لڑ کیوں کورخصت جیس کرتے اور مجی اس عسم کے کام کرنے سے پر بیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ محس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں بیسب جہالت کی باتیں ہیں۔

حدیث میں فرما یا کہ صفر کوئی چیز تہیں۔(39) لیتنی لوگوں کا اسے منحوں سمجھنا غلط ہے۔اس طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو تھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں ریمنی غلط ہے ادر ہر ماہ میں سو، سا، ۲۲۰،۸،۸۱۰ کو منحوس جانتے ہیں ریجی لغوبات ہے۔

مسکلہ 9 سا: قمر درعقرب بینی چاند جب برج عقرب میں ہوتا ہے توسنر کرنے کو برا جاننے ہیں اور نبومی اسے منوں بتاتے ہیں اور جب برج اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے قطع کرانے اور سلوانے کو برا جاننے ہیں۔ ایسی ہاتوں کو ہرگز نہ مانا جائے، بیہ باتنیں خلاف شرع اور نجومیوں کے ڈھکو سلے ہیں۔

مسکلہ • مهم: نبوم کی اس مشم کی باتنیں جن میں ستاروں کی تا شیرات بتائی جاتی ہیں، که فلال ستارہ طلوع کر بگا تو

علمت فالحق ما في الحلية ٣\_\_

اس کی دُعا کفرے کیونکہ میے مقلاً و شرعاً نا جائز ہے اور اس میں نصوص قطعیہ کی تکذیب ہے بخد ف مومنوں کے سیے دعا کے۔ جبیبا کہ تُو جان چکا ہے، اور حل وہ ہے جو حلیہ میں ہے۔ (ت).

( سيد دالحتار كمّاب الصلوة فعل واذ اارا دالشروع في الصلوة دارا حياء التراث العربي بيروت ا / ٣٥١)

در مخارش ب:

الحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافرس

(٣ \_إلدرالغاركاب الصلوة فعل واذ لارادالشروع في الصنوة وإراحياء مطبع مجتبائي وبلي ا /٤٨)

حق بیہ ہے کہ کا فرکے لیے دعائے مغفرت حرام ہے۔ ( فاوی رضوبیہ جلد ۲۹،۷۳۸ میں ۹،۷۳۸ مضا فاؤنڈیشن، لاہور )

(37) المرجح السابق

(38) الفتاوي العندية ، كمّاب الكراهمية ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥٠ م٠ ١٨٠.

(39) المرجع السابق.

فلال بات ہوگی، میہ می خلاف شرع ہے۔ اس طرح مجھتروں کا حساب کدفلال مجھتر سے بارش ہوگی میرمی غلط ہے، مدیث میں اس برختی سے الکار قرمایا۔ (40)

مسئلہ اسما: ماہ مغرکا آخر چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ ایپنے کاروبار بند کردیتے ہیں، سیر و تفری و شکار کو جائے ہیں، پوریال میکی ہیں اور نہاتے وحوتے توشیال مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کے حضور اقدس صلی الله تعالی علیہ وسلم نے اس روز عسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طبیبہ سیرے کیے تشریف لے سے سے ستھے۔ بیسب باتیں ب امنل ہیں، بلکدان دنوں میں حضور اکرم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ 8 لبہ وسلم کا مرض شدست کے ساتھ تھا، وہ با تیں خلاف واقع

اور بعض لوگ میہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیس آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا بیارشاد لاصفر . (41) یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ ایسی تمام خرافات کور د کرتا ہے۔

مسلكه ٢٧٠: ايك مخض نے كسى كواذيت پہنچائى اس سے معافی مانگنا چاہتا ہے مگر جانتا ہے كداہمى اسے غصہ ہے معاف نہیں کر بیگا ، البندا معافی ماسکتے میں تاخیر کی اس تاخیر میں بیمعذور نہیں۔ ظالم نے مظلوم کو بار بارسلام کیا اور وہ جواب بھی دیتار ہااور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا یہاں تک کہ ظالم نے سمجھ لیا کہ اب وہ مجھ سے راضی ہو گیا، بیرکا فی نہیں ب بلكه معافى ماتكنى جائير (42)

مسئلہ ۳۴۳: عمامہ کھڑے ہوکر باندھے اور پاجامہ بیٹے کر پہنے۔جس نے اس کا الٹا کیا وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوانہیں۔ (43)

مسئلہ مہم: کیڑا ہے تو دائے سے شروع کرے یعنی پہلے دہنی آسٹین یاوسنے پائنچہ میں ڈالے پھر بائیں يس\_(44)

مسكله ۵ ۲: باجامه كالتكييف بنائے كدبياوب كے خلاف ب اور عمامه كالبحى تكيين بنائے۔ مسئلہ ٢٧: بيل پرسوار ہونا اور اس پر بوجھ لا دنا اور گدھے سے بل جو تنا جائز ہے بعنی بیضرور نہیں کہ بیل سے

<sup>(40)</sup> مي ابغاري، كتاب الطب، باب لا حارة ، الحريث: ٥٤٥٤، ج ١٠٠٥ سور

<sup>(41)</sup> أعجم الاوسط، الحديث: ١٨١٨، ١٥٠ من ١١١.

<sup>(42)</sup> صحيح البخاري، كمّاب الطب، باب لاهامة والحديث: ٥٥٥٥، ج ١٩،٥ ١٣٠.

<sup>(43)</sup> الفتادي المندية ، كمّاب الكرامية ، الباب الثلاثون في المتغرقات ، ج٠٥ ، ص٧٥ - ٢٧ س.

<sup>(44)</sup> انظر: كشف الالتهاس في إستباب اللباس للشيخ المحقق عبد الحق، ذكر شمله من ٩ سور

صرف بل جوتے كا كام ليا جائے اس پر بوجھ نہ لادا جائے اور كدھے پر صرف بوجھ تى لادا جائے بل نہ جوتا حائے۔(45)

بعد النا المال ال

وَصَلَّى اللهُ عَلَى جَيْرِ خَلْقِهِ مُعَتَّدٍ وَالله وَصَغِيهِ أَجْمَعِنْن وَالْحَمْدُ لِلله رَبِّ الْعَالَدِين

多多多多多

<sup>(45)</sup> انظر : الرجع الهابق، ذكرجيب م ٢٣٠٠.

<sup>(46)</sup> الدرالخار، كتاب العظر والاباحة الممل في البيع من ١٩٣٠.

Miss. Chi

طلاء اللسنت كى كتب Pdf قائل عين طاصل "فقير حنفي PDF BOOK" چینل کو جوائل کریں http://T.me/FigaHanfiBooks عقائد پر مشتل ہوسٹ حاصل کرنے کے لیے تحقیقات مین لیگرام جوائل کریں https://t.me/tehqiqat طاء المسنت کی ٹایاب کتب گوگل سے اس لاک ے قری قاتان لوڈ کیاں https://archive.org/details/ @zohaibhasanattari طالب وطاري وطاري وروسي حسري وطاري